नकशे कोकण मासिक NAQSHE KOKAN - MONTHLY

نقش کوکن

بمبئی

جنوری ۹۹ء

1-12

ماہنامہ نقش کوکن نے ۳۶ سال مکمّل کر لئے ہیں اس کے لئے ہم اُردو داں حضرات و خواتین بالخصوص قارئین کے تعاون اور نقش نوازی کے شکر گزار ہیں۔ ٭ ٭

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۷ ...... شمارہ (۱) ...... ماہ جنوری ۹۹ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: [illegible]

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم

چیرمین: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر۔
اراکین: محمد علی مقدم۔ نقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے — داؤد جوگلے۔ مبین ہاجی

اعزازی نمائندے

محمد سعید علی (یو۔ اے۔ ای) — شیخ اسماعیل و اشفاق شیخ (کینیا)
ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) — مانخوڑے برادران (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم جوگلے (دوحہ قطر)
(ساؤتھ افریقہ) — مختار مردولکر (بحرین)
قمرالدین قاضی (پاکستان) — ایم۔ الیس۔ پرکار (آسٹریلیا)
محمد کامل سیتولے (بحرین) — محمود حسن قاضی (نئی ممبئی)
محمد علی مقدم (جدہ) — مسز سلطان کردمے (ماہم)
آئی۔ وائی۔ سولکر، عبدالمجید جوگاؤنکر (رتناگری) — احمد علی قاضی (اندھیری)
مسز نیلم فضل ماسٹر (رتناگری) — تاج الدین ہوڑیکر (رتناگری)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پیٹوی۔ ندیم صالح،

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے۔ دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲/اے نواگر کمپاؤنڈ نزد
ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ - فون: ۳۷۱۰۶۵۶، ۳۷۵۸۰۶۴

مقام طباعت: الیورواپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم جنوری ۹۹ء ....
کتابت: ....

حکومتِ ہند سے تسلیم شدہ ٹریول ایجنٹس

- اضلاع کوکن، گجرات، کیرالا اور مدراس کے باشندوں کا قابلِ اعتماد ادارہ۔
- بیرونِ ملک سفر کرنے اور ملازمت چاہنے والوں کی رہنمائی کے لئے۔
- پاسپورٹ، امیگریشن، ٹکٹوں کی بکنگ اور غیر ممالک میں سفر نیز ملازمت و روزگار کیلئے ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

پارکر ایجنسی بومبائی

AGENCY

TRAVEL AGENTS

(Recognised by Govt of India)

Ministry of Labour

REGD No BOM/PART/100/3/660/84

31, SHARIF DEVJI STREET BOMBAY-400 003

حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کے لئے

پتہ :- ۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۳

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جسطرح تم سے قبل کی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

برکات رمضان المبارک کی

رمضان شریف میں نزولِ قرآن

اللہ کا آخری نبیؐ جب نبوت پر سرفراز ہوا تو اُس وقت دنیا کا حال یہ تھا کہ وہ اپنی اصل سے ہٹ چکی تھی اور بساطِ عالم کے ہر گوشے میں فساد برپا تھا۔ یہودیت، عیسائیت، زرتشتیت اور بدھ مت کی خانقاہوں کا بحرِ منجمد زمین کے ہر گوشے میں مستور تھا کہ جس نے زندگی کی ہر حرارت کو افسردگی اور ہر شگفتگی کو پژمردگی میں بدل کر رکھ دیا تھا اور انسان کی حیات ایک سُراب میں تغیر ہو چکی تھی۔ اصنام شکن ابراہیمؑ کی اولاد نے پھر سے شیوۂ آذری اختیار کر کے اصنام سازی اور اصنام پرستی کو رواج دیا تھا اور کعبہ میں ۳۶۰ بت سجائے رکھے تھے۔ پوری دنیا میں شخصی حکمرانوں کی گرفت جو آہنی پنجوں کے متبدانہ اور قاہرانہ انداز سے حرّیت فکر اور آزادیٔ خیالات کی ہر رمق کا گلا گھونٹ رہی تھی۔ شاہی محلات اور اُمراء کی محفلیں تو ایک طرف، تقدس و عقیدت کے مذہبی مراکز تک شرمناک فواحش کے اڈے بن چکے تھے۔ مختصر یہ کہ ساری انسانیت ہدایت سے محروم تھی اور بہیمیت کی سطح پر اُتر آئی تھی۔ ایسے جاں گسل حالات میں تاریکی میں لپٹی دنیا طلوعِ سحر کی منتظر اور آسمانی ہدایت کیلئے بے قرار تھی کہ یکلخت رحمتِ الٰہی جوش میں آئی اور اپنا آخری نبیؐ مبعوث کر کے ہدایت سے بھرپور کتاب حکیم کے نزول کا آغاز رمضان المبارک میں کیا جسے وہ یوں فرماتا ہے کہ

" شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ (البقرہ آیت ۱۸۵)

" رمضان جیسے (مقدس) ماہ میں قرآن نزول ہوا (نزول کا آغاز ہوا) جو انسانوں کیلئے ہدایت ہے۔"

☆ محمد سعید علی نولکر (دبئی)

اللہ کے نبیؐ نے اللہ کے حکم سے نبوت کا اعلان کر کے آسمانی ہدایت کو لوگوں تک پہنچانے کا آغاز رمضان شریف میں ہی کیا۔ آپؐ نے دعوت کا آغاز کیا کیا کہ اس پیکرِ رحمتؐ اور حق و صداقت کی شمع فروزاں کو بجھانے کیلئے سرکش اور طغیان مزاج آندھیاں ہجوم کر کے اُٹھیں۔ مکہ کا سردار ابو جہل جو اپنے آپ کو سب سے زیادہ ماہر، باکمال اور حجاز کا چراغ سمجھتا تھا، چراغ پا ہوا اور قومی تفاخر اور قبائلی عصبیت کے غل و غش کا شعلہ بن کر حسد سے غضبناک ہوا اور برملا بول اٹھا کہ ہم نے ہر میدان میں بنی ہاشم کی برابری کی ہے اور اُنہیں کبھی آگے بڑھنے نہیں دیا۔ اب اگر محمد بن عبداللہ نبوت کو اپنے گھر میں لے آیا ہے اور اس کا دعویٰ کرتا ہے تو ہم سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم اس کے دعوے کو سچا مان کر اس کی عظمت کو تسلیم کریں گے۔

ابو لہب اور اُمّ جمیل

اللہ کے نبیؐ نے رمضان المبارک میں کھل کر دعوت دینے اور ہدایت کو انسانوں تک پہنچانے کا آغاز کیا تو ابو لہب اور اس کی بیوی اُمّ جمیل نے آپؐ کو ہر طرح سے تکلیف دینے پر کمر کسی۔ ابو لہب جو اپنے آپ کو عرب کا ستارہ اور انجم سمجھتا تھا اور اُمّ جمیل حجاز کی جمیلہ ظاہر کرتی تھی، ان دونوں نے دیکھا کہ لوگ اسلام کے پرچم تلے جمع ہو رہے ہیں تو ابو لہب آپؐ پر سنگ زنی کرنے لگا۔ آپؐ جب بھی قرآنی ہدایت لوگوں کو سناتے تو یہ بدبخت آپؐ پر پتھر پھینکتا۔ حتیٰ کہ آپؐ کے پائے مبارک لہولہان ہو جاتے۔ اُمّ جمیل لوگوں میں عداوت کی آگ بھڑکاتی۔ حضورؐ پر چھپ چھپ کر سنگ زنی کرتی۔

اُمِ عمارہ اور اُمّ جمیل میں فرق

رمضان المبارک کا مہینہ تھا کہ اس کی برکات سے مجسمۂ اطہر و نور اُمّ عمارہ کا قلب قرآن کے نور کی نورانی بارشوں کا مہبط بن گیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ ہمیشہ مومنین اور مومنات کو کافروں، مشرکوں، منافقوں اور مکاروں کے مکر اور قہر سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ سے دعائیں کرتیں۔ اللہ اور اللہ کے رسولؐ سے بے حد محبت کرتیں، قرآن پاک پر ہمیشہ تدبر کرتیں، جب آپ نے دیکھا کہ قرآن میں صرف مومن مردوں کو ہی مخاطب کیا جاتا ہے تو آپ بے حد پریشان ہوئیں اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ یارسول اللہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ صرف مومن مردوں کو ہی مخاطب کرتا ہے مومنات کو نہیں ایسا کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس پریشان بندی کی پریشانی دور کرنے کیلئے اسی آن سورۃ احزاب کی آیت ۳۵ نازل کی۔ جب حضرت سُمیہ کافروں کے ہاتھوں شہید ہوئیں تو اُمّ جمیل (ابو لہب کی بیوی) پورے شہر میں بغلیں بجاتی پھرتی تھی لیکن اُمّ عمارہ خون کے آنسو روتی تھیں۔ اُمّ عمارہ کا درجہ اللہ کی نگاہ میں بلند ہوا۔ اس کے برخلاف اُمّ جمیل نے جب لوگوں سے یہ کہنا شروع کیا کہ محمد بن عبداللہ یہودی علماء کے پاس جاکر توراۃ اور انجیل کی باتیں لے آتا ہے۔ (نعوذ باللہ) اور تمہیں سناتا ہے، کبھی کہتی کہ یہ شخص احبار و رہبان کی کتابوں اور روزنامچوں سے کلام چراتا ہے (نعوذ باللہ) اور تمہیں سناتا ہے، کبھی کہتی کہ کلیسا کے پادریوں سے باتیں سیکھتا ہے اور آکر لوگوں کو بتاتا ہے۔ اُمّ جمیل اور ابو لہب کی اس روش سے صحابہ کرامؓ اور خود رسولؐ بھی بے حد پریشان تھے کہ اللہ نے اس جھگڑے میں مداخلت کر کے سورۃ لھب نازل کر کے ابو لہب اور اُس کی بیوی اُمّ جمیل دونوں کو جہنمی قرار دیا (سورۃ لھب ۳،۴)۔ اُمّ جمیل نے جب متعدد لوگوں سے یہ خبر سنی تو وہ برق آسا بے قراری کے ساتھ ہاتھ میں ایک بڑا پتھر لئے ہوئے کعبہ تک پہنچی۔ حضرت ابو بکرؓ کی نظر اُس پر پڑی تو آپؐ سے فرمایا "یارسول اللہ وہ آرہی ہے" آپؐ نے جواب میں کہا "اُسے آنے دو، وہ مجھے دیکھ نہیں سکتی۔ قریب آکر اُمّ جمیل نے حضرت ابو بکرؓ سے سوال کیا کہ تمہارا ساتھی محمد بن عبداللہ کہاں ہے؟ وہ میری ہجو کر رہا ہے اس لئے میں اس کا (نعوذ باللہ) سر کچل کر رکھ دونگی۔" اُمّ عمارہ اور اُمّ جمیل دونوں عرب نژاد دونوں قریشی مگر کتنا فرق ایک ہدایت یافتہ تو دوسری گمراہ، ایک رمضان

اور قرآن کی برکات سے سرفراز تو دوسری محروم، ایک مومنہ تو دوسری مشرکہ، ایک پاکیزہ تو دوسری خبیثہ ایک جنتی تو دوسری جہنمی۔ ایک کا دل منور تو دوسری کا مکدر۔

رمضان میں فتح مکہ

۲ھ کا رمضان المبارک تھا کہ اس کی برکات سے مومنین نے اللہ کے رسولؐ کے کندھے سے کندھا ملا کر ظلم و ستم کا بدر فتح کیا اور اس کے ٹھیک چھ سال بعد یعنی ۸ھ میں رمضان المبارک کے ماہ ہی میں اس کی برکات سے دس ہزار قدوسیوں کی جماعت نے اپنے رسولؐ کے ساتھ مل کر مکہ فتح کیا۔ دشمن نے ہتھیار ڈال دیئے (سرینڈر ہوا) آپؐ نے تمام دشمنوں کو معاف کیا سوائے دو اشخاص کے (بعض روایات میں ہے کہ سوائے تین اشخاص کے) جو سرزنش کے قابل تھے۔ فتح مکہ سے مومنین کو یہ سبق ملتا ہے کہ "باطل" اپنے ہتھیار ڈالنے تک (سرینڈر ہونے تک) اُس کے ساتھ "حق" نے جدو جہد جاری رکھنا ضروری ہے، اور اگر سرینڈر ہوتا ہے تو اسے معاف کیا جاسکتا ہے سوائے اُن لوگوں کے جو واقعی سزا کے قابل ہیں۔ اللہ گمراہ لوگوں کے قلوب پر ہدایت کی ترسیل کرے۔ آمین

مسلم جوانوں کا فرض

مسلم نوجوانوں کو ہر دور میں داعی بن کر اللہ کی نزول کردہ ہدایت، کو انسانوں تک پہنچانے کی ذمہ داری اللہ نے ان پر خاص رکھی ہے۔ اس دوران انہیں ابوجہلی، ابولہبی اور اُمّ جمیلی مزاج کے غیر ہدایت یافتہ لوگوں کے طعن و تشنیع کے گھاؤ لگیں گے، اُن کی تقاریر اور تحریر میں تحریف کر کے موضوع کو اصل مفہوم سے دور دھکیلنے والوں کا سامنا ہوگا، سنگ زنی بھی برداشت کرنا ہوگی مگر ایسے صبر آزما اور ہمت طلب حالات میں بھی دعوت کا کام جاری رہنا ضروری ہے۔ رمضان شریف میں صرف بھوکا اور پیاسا رہنے سے اُس کی برکات کا نزول نہیں ہوگا بلکہ اس پر یہ غور کرنا ضروری ہے کہ ہم اس دور کے مسلمانوں کی تاسف انگیز حالت ہے کہ ہم نے رمضان شریف میں نزول شدہ عظیم کتاب "قرآن" کو اس نیّر درخشندہ کو اپنے ہی دامن میں چھپا رکھا ہے اور اس کی روشنی، حرارت اور ہدایت سے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ پوری انسانیت کو محروم رکھا ہے جو سب انسانوں کا حق ہے (البقرہ آیت ۱۸۵)۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں کہیں امن نہیں ہے۔ مسلم جوانوں کا خاص فرض بنتا ہے کہ اس ہدایت کو اپنا کر اس کے مطابق عمل کر کے غیر مسلموں کو بھی اس سے آشنا کریں۔ جب تک ہم اس طرح کا عمل نہیں کریں گے، ہم مقامی آدمی تک آہی نہیں سکتے مقامِ مومن تو بعد کی بات ہے۔ آیئے رمضان المبارک کے مقدس ماہ سے ایسا عمل شروع کریں تاکہ ہم پر اُس کی برکات کی باران برسے۔

قارئین کو اطلاع

کئی مہینے ہوئے ڈاک کی شرح بڑھ گئی ہے اور لفافہ پر تین روپئے کا ٹکٹ لگانا ضروری ہے پھر بھی ہمارے قارئین حضرات دو روپئے کا ٹکٹ لگا کر لفافہ ارسال کر دیتے ہیں جس پر ہمیں دو روپئے جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے امید ہے قارئین نوٹ فرمائے گے۔
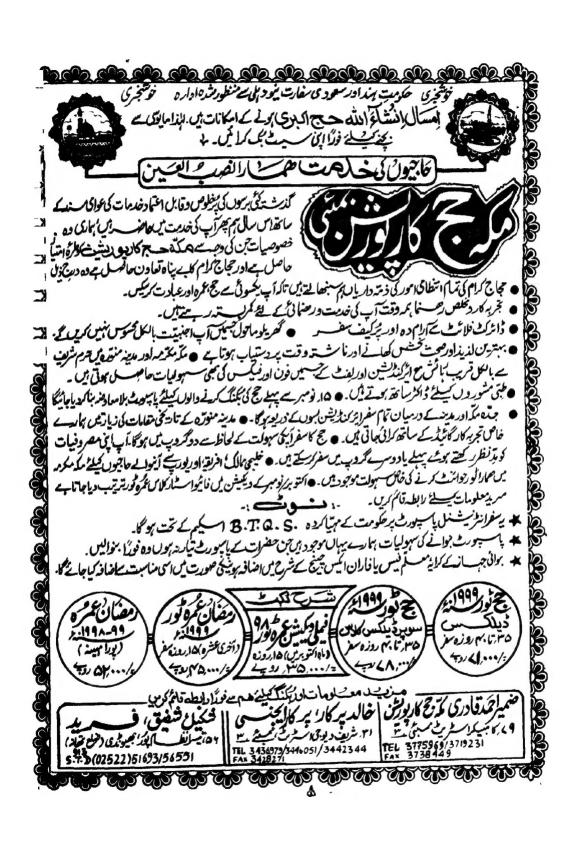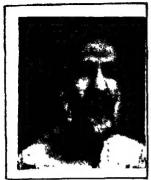
☆ادارہ

گاہے گاہے بازِ خواں

عبدالرحیم نشتر

دورِ حاضر کی ہندوستانی تاریخی کتابوں کو اُٹھا کر دیکھیں یا شخصیات و مشاہیر سے متعلق تذکروں کا مطالعہ کریں تو یہ بات آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ کتابیں تاریخی احوال و حقائق کی مسخ شدہ صورتیں ہیں اور مسلم افراد کے تذکروں سے بالکل خالی ہیں۔ حتیٰ کہ یومِ آزادی اور یومِ جمہوریہ کے موقعوں پر سرکاری تقریبات کی تقاریر تک میں تحریکِ آزادی کی عظیم مجاہد شخصیتوں کے نام تک حکمراں مقرروں کی زباں تک نہیں آتے۔

اوّلین یومِ آزادی سے تاحال مسلم فدایانِ وطن اور مجاہدینِ آزادی کے ناقابلِ فراموش تاریخی کارناموں کو پسِ پشت ڈالنے یا نظر انداز کرنے کی مذموم کوششیں جاری ہیں اور اس منفی طرزِ عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری نئی نسلیں اپنے اسلاف اور ان کے کارناموں سے بے خبر ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکثر دانشور بھی غیر مسلم سیاسی و سماجی قائدین کی طرح " قومی دھارا " کی دہائی دیتے نظر آتے ہیں۔

اس کے برعکس غیر مسلم شخصیات میں ایسے ایسے نام پیش کئے جاتے ہیں جن کے معمولی کام بھی اوراقِ تاریخ میں کہیں بھی جگہ نہ پا سکے تھے۔ ان کے چھوٹے موٹے کاموں کو بھی "عظیم الشان کارناموں" کی طرح پیش کئے جانے کا عام رجحان سا پیدا ہو گیا ہے۔ اس طرزِ عمل سے نئی نسلوں کو ایسا لگتا ہے جیسے ماضی میں ملک و قوم کی خدمت میں مسلم اکابرین کا وجود ہی نہیں تھا یا مسلمانوں نے تحریکِ آزادی میں محض برائے نام ہی حصہ لیا ہے۔

یہ صورتِ حال حقائق کی تکذیب و تنسیخ کے مترادف ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اگر اس سوال پر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ ہم خود غفلت اور لاپرواہی میں مبتلا رہے ہیں نقشِ کوکن

نہ ہم نے اپنے اکابرین کے کارناموں کی تحسین کی اور نہ ان کے کارناموں کو زندہ کیا لہٰذا رفتہ رفتہ تحریکِ آزادی کے عظیم اکابرین محض قصہ پارینہ اور خیالی داستانیں بن کر رہ گئے ہیں۔

ضرورت ہے کہ نئی نسل کو اسلاف کے ناموں اور کاموں سے تقریباً آگاہ اور باخبر کیا جائے۔ ماضی کی عظیم شخصیات اور اکابرین کے اسمائے گرامی اوراقِ تاریخ میں محفوظ ہیں۔ انہیں چھانٹ چھانٹ کر نکالا جائے۔ ان کے کاموں اور کارناموں کو روشن کیا جائے۔ ان کی ذات و صفات سے ملت، سماج، ملک اور قوم کس طرح اور کس حد تک فیضیاب ہوئے۔ اس کی نشاندہی کی جائے ان کی شخصیات پر "لیکچر سیریز" شروع کی جائے "یادِ رفتگاں" کے تحت نہ صرف ماضی بعید بلکہ ماضی قریب کی اہم شخصیات اور انکی خدمات کا احاطہ بھی کیا جائے۔ اس سے ہماری نئی نسل کو روشنی ملے گی۔ انہیں اعتماد و حوصلہ ملے گا۔ فخر و مسرت کے ساتھ کچھ کر گذرنے کی تحریک بھی پیدا ہوگی۔

ہم دورِ حاضر کی خدمت گذار اور قوم و ملت

کے لئے جانی ومالی قربانیاں دینے والی شخصیتوں کے تذکرے بھی مرتب کرتے رہیں تو آنے والی نسلوں سے احساسِ کمتری دور ہوگا۔ "پدرم سلطان بود" کی جگہ ہمارے اسلاف ایسے تھے اور ہمیں ان کے چراغ سے چراغ جلانا ہے، یہ خیال موجودہ نسل کے دل ودماغ میں جگا دیا جائے تو یہ مٹی اب بھی زرخیز ہے اور اب بھی ہم دیدہ وروں کی توقع کرسکتے ہیں۔

اکابرین کے وجود سے ملک کا کوئی خطہ اور کوئی سماج محروم نہیں ہے۔ تلاش وجستجو کے فیض سے ہم بہت سی ایسی شخصیات کو نمایاں کرسکتے ہیں، جن کی خدمات، کارناموں، قربانیوں اور کارگزاریوں سے نہ صرف ملی تاریخ وتہذیب کا چہرہ روشن ہوگا بلکہ جن کے تذکروں سے موجودہ نسل میں نئی امنگ اور نئی تحریک بھی جنم لے گی۔

خطۂ کوکن جسے تعلیمی اور اقتصادی لحاظ سے ایک پس ماندہ علاقہ تصور کیا جاتا ہے، درحقیقت ایک کارگاہِ عمل وحرکت ہے اور اس سنگلاخ زمین سے ایسے ایسے سپوتوں نے جنم لیا ہے۔ جن کی بے مثال قوتِ کارکردگی سے سماجی اور تہذیبی زندگی کا دامن مالامال ہے۔

خطۂ کوکن کو اپنی بے مثال قربانیوں سے چمکانے والی بے شمار ہستیوں میں موضع دہور، تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڑھ کی مشہور ومعروف ہستی الحاج عبدالغنی فجندار صاحب کا نام نامی بھی شامل ہے۔

مرحوم عبدالرحمان فجندار دہور گاؤں کے ایک ممتاز ومفتخر شخص تھے۔ اللہ نے انہیں بے حد نواز رکھا تھا۔ آسودگی اور فراغت ان کے قدموں سے لپٹی پڑی تھی وہ ایک فراخدل اور کشادہ دستِ انسان تھے۔ انہوں نے نقشِ کوکن

اپنے گاؤں کی تعلیمی اور تہذیبی ترقیات کے بہت سے نمایاں کام انجام دیئے۔ عملِ تعمیر ان کا ذاتی جوہر تھا۔ جسے انہوں نے تادمِ آخر چمکائے رکھا۔ اور اس عمل کی تابانی سے ان کی اولاد بھی پُرنور ہوئی۔

(الحاج عبدالغنی فجندار مرحوم کے سب سے چھوٹے اور چہیتے فرزند ہیں۔ زندگی کے نشیب وفراز سے گزرتے ہوئے غنی سیٹھ ایک شخص سے ایک ادارہ کس طرح بنے؛ اس کی تفصیلی روداد" کوکن میں اردو تعلیم، حصہ دوم" میں آرہی ہے)۔

● — ۱۲ر رمضان سنہ انبوی دو شنبہ کی بابرکت ساعت میں رات کے وقت وحی الٰہی کا نزول ہوا، سب سے پہلے غار حرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ اقراء کی ابتدائی پانچ آیتیں نازل ہوئیں، اس روز اگست کی ۱۰ر تاریخ تھی اور سنہ ۶۱۰ء تھا، قمری حساب سے آپ کی عمر چالیس سال چھ ماہ بارہ دن اور شمسی حساب سے انتالیس سال تین ماہ بائیس دن تھی۔

● — ۷ر رمضان سنہ ۲ھ مطابق ۶۲۳ء کو بدر کے میدان میں حق اور باطل کے درمیان پہلا معرکہ پیش آیا، مشرکین مکہ کو شکست ہوئی، مسلمانوں کو سرخروئی ملی۔

● — رمضان سنہ ۲ھ مطابق ۶۲۳ء میں صدقۂ فطر کی ادائیگی کا حکم ملا۔

● — ۲۱ر رمضان سنہ ۸ھ کو مکہ فتح ہوا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۰ر رمضان کو مدینے سے روانہ ہوئے، اور مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام فرما کر مدینہ منورہ واپس تشریف لے گئے۔

● — ۲۵ر رمضان سنہ ۸ھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مشہور بتوں عزیٰ، سواع، منات وغیرہ کو توڑنے کے لیے فوجی دستے روانہ فرمائے، عزیٰ کو توڑنے کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا، سواع کو توڑنے کے لئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور مناجات کو توڑنے کے لئے حضرت سعد بن زید اشہلی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔

● — رمضان سنہ ۹ھ کو غزوۂ تبوک کا معرکہ پیش آیا، مقام تبوک سے واپسی بھی اسی ماہ میں ہوئی۔

● — اسی سال رمضان میں طائف کا ایک وفد دربار رسالت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا، اس وفد نے مدینہ منورہ میں رہ کر دیگر فرائض انجام دیئے اور رمضان کے روزے رکھے۔

● — اسی ماہ میں شاہان حمیر کے بعض نمائندے مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کو حقوق وواجبات پر مشتمل ایک تحریری دستاویز عنایت فرمائی، اس تحریر کا شمار مہذب دنیا کی اہم تحریروں میں ہوتا ہے۔

● — رمضان سنہ ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک فوجی دستہ کے ساتھ یمن بھیجا اور قبیلۂ ہمدان کے نام ایک مکتوب آپ کو عطا کیا یہ پورا قبیلہ ایک دن میں مشرف بہ اسلام ہوا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت میں انھوں نے نمازیں ادا کیں۔

● — رمضان سنہ ۵۳ھ میں عربوں نے جزیرۂ روس کو فتح کیا۔

ماخوذ

قارئین نقشِ کوکن
کو عیدالفطر کی پیشگی
مبارکباد

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جسطرح تم سے قبل کی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

مومن اور عید

عظمیٰ ناہید

روزہ ایمان کا اہم ترین جزو ہے بلکہ یوں کہنا غلط نہ ہو گا کہ ایمان روزہ کی اہمیت ثابت کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تزکیۂ نفس یعنی نفسانی خواہشات کو دبانا تمام عبادات سے زیادہ روزہ میں مضمر ہے اور تزکیۂ نفس اللہ تبارک تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے جس کا دوسرا نام تقویٰ ہے۔ یہی تزکیۂ نفس جب اپنے اعلیٰ ترین مقام پر ہوتا ہے اور انسان اس کائنات کے لامتناہی سلسلہ پر غور کرتا ہے تب اس کا خیال اس قدر بلند ہو جاتا ہے کہ پھر اس کائنات کی ترتیب اس پر آشکار ہو جاتی ہے اور وہ ایک ایسی ہستی کی تلاش میں لگ جاتا ہے جو اس کی حس و عقل سے بالاتر ہو جس کو پا جانے کے بعد اس کے احکام کی پیروی ہی اصل ایمان ہو اور اس کے بعد اگر وہ اپنے اور کائنات کے مابین عملاً اس ہستی کی مدح و ثناء کو شعائر زندگی بنالے تو ایمان کا درجہ اس کے لئے باعث سرور اور لذت ہو جائے اور پھر وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر اس ایک ذات میں گم ہو جانا ہی سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہے جس کا ساتھ سب سے بہتر ساتھ ، جس کی ہمدردی سب سے بہتر ہمدردی ہوتی ہے جو لاثانی ہے یعنی رب کریم۔

ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ سچے دل سے اپنے ظاہر اور باطن پر نظر ڈالتا رہے اور اس کی پاکی کا سامان کرتا رہے تاکہ وہ اس درجہ پاک اور مطہر ہو جائے کہ کائنات کی ہر شئے کو اور خود اپنے آپ کو اس ذات ذوالجلال کے سامنے حقیر سمجھنے لگے یہی دراصل یہ مقام ہے جہاں وہ تمام احکامات کو فرائض سمجھ کر ان کی بجا آوری کو سعادت سمجھتا ہے۔

روزہ کا فلسفہ بھی عین یہی ہے کہ ایک مومن اس حکم کی روح کو سمجھ کر حق تعالیٰ سبحانہ کی حکمت جان کر بجا لائے۔ ایمان باللہ دین کی اساس ہے جس کے بعد تقویٰ کی باری آتی ہے جو ہر شخص میں موجود نہیں ہوتا۔ پھر تقویٰ کے اعتبار سے متقی حضرات بھی یکساں نہیں ہوتے اس لئے اگر نماز کے رکوع، سجود، قرأۃ، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے اہم فرائض ادا کر کے یاد خداوندی نہ کریں تو یہ مادی اجسام روح کو مضمحل کر دیتے ہیں۔ یہ اعمال اسی لئے فرض کئے گئے کہ یہ روح کو جسم پر غالب رکھتے ہیں جس میں روزہ کو خصوصیت حاصل ہے جو لوگ ان پر باعمل ہوئے انہوں نے محسوس کیا کہ اس سے ایمان اور تقویٰ کو تقویت ملی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔"

روزہ کے فضائل میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ روزہ دار کا سونا عبادت اور خاموش رہنا تسبیح ہے

روزہ دار کو ہر عمل پر عام دنوں کی بہ نسبت کہیں زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔ دعا کو جو عبادت کا مغز ہے، روزہ کی حالت میں خاص فضیلت حاصل ہے۔ روزہ گار کے تمام صغیر و گناہ بخش دیئے جاتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ انتباہ بھی ہے کہ روزہ صرف فاقہ کشی کا نام نہیں ہے۔ یعنی روزہ کو جھوٹ اور غیبت سے ضائع نہ کیا جائے۔ یہ تو دراصل انسان کو عیوب سے پاک کرنے کی ایک تربیت ہے۔

جو لوگ ان شرائط کے ساتھ پورے رمضان روزہ رکھتے ہیں عید دراصل ان کے لئے حقیقی خوشی کا دن ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے "ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔"

ایک مومن کو روزہ کی کسوٹی پر کھنے کے بعد نوید سنائی جاتی ہے کہ تم ایک کڑے امتحان سے کامیابی کے ساتھ گذر گئے جاؤ اب جاکر خوشیاں مناؤ۔ عید کے معنی خوشی کے ہیں اس لئے اس خوشی کے دن کچھ رعایت بھی ہے خود آنحضرتؐ نے مسجد نبوی میں حبشیوں کے کھیل کرتب دیکھے اور پردہ کی اوٹ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بھی یہ تماشے دکھائے کیونکہ یہ دن عید کا دن تھا۔

اس خوشی کو جب وہ وسیع تر دائرہ میں دیکھنا اور سمجھنا چاہتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی پیدائش اور موت دونوں خوشی کے موقع ہیں۔ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو لوگ اپنی حیثیت کے مطابق جشن مناتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب وہ مرتا ہے وہ دن بھی اس کے لئے عید کا دن ہے کہ اس نے جس رب العالمین کے سامنے پیش ہونے کی تیاری ساری زندگی کی اور اپنا ایمان سلامت رکھا آج اسی معبود حقیقی سے ملنے کا دن آگیا۔ اس کی مثال اس سے لیجئے کہ جب کسی عزیز کا انتقال کسی مبارک دن یعنی جمعہ یا رمضان شریف میں یا کسی مبارک مقام جیسے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں ہوتا ہے تو اعزہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ متوفی بڑا خوش نصیب تھا ایسی موت سب کو نصیب ہو۔ البتہ کسی عزیز یا دوست کی جدائی پر غم ہونا ایک فطری بات ہے۔ اس لئے حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ "موت تو مومن کے لئے ایک تحفہ ہے۔"

اب عید منانے دے مجھ کو

بروادا اعظمی مرحوم

اے یاد گذشتہ رہنے دے ، اب عید منانے دے مجھ کو
کیا جانے کیا کچھ کاٹوں گا ، کیا جانے کیا کچھ بویا ہوں
پہلے ہی بہت کچھ کھویا ہوں ، پہلے ہی بہت میں رویا ہوں
یہ بات بھی لیکن جھوٹ نہیں میں بیچ کے گھوڑے سویا ہوں
اے یاد گذشتہ رہنے دے ، اب عید منانے دے مجھ کو
برباد تو سب کچھ ہو ہی چکا اب اور کسے برباد کروں
کس کس کی شہادت یاد کروں کس کس کا نگر آباد کروں
قاتل ہی یہاں پر منصف ہیں کیا سوچ کے میں فریاد کروں
اے یاد گذشتہ رہنے دے ، اب عید منانے دے مجھ کو
رت ساری سہانی لوٹ گئے سب آس کے موت ٹوٹ گئے
تہذیب کا موسم ختم ہوا ، انسان سے انساں روٹھ گئے
آواز کسے دوں ایسے میں جب سارے سہارے چھوٹ گئے
اے یاد گذشتہ رہنے دے ، اب عید منانے دے مجھ کو
بدحال غریبوں کی غربت آئینے کئی دکھلاتی ہے
سمجھو تو سمجھ میں آجائے کس بات پہ یہ اکساتی ہے
زندوں کی طرح جینے کا سبق ہر عید مجھے دے جاتی ہے
اے یادِ گذشتہ رہنے دے ، اب عید منانے دے مجھ کو
ترکیب کروں کچھ جینے کی ، مرنے کا ترانہ ٹھیک نہیں
جو بیت گئی سو بیت گئی اب اشک بہانا ٹھیک نہیں
کچھ کام کروں کچھ نام کروں اب وقت گنوانا ٹھیک نہیں
اے یادِ گذشتہ رہنے دے ، اب عید منانے دے مجھ کو

ماہ جنوری کے اہم واقعات

مومن عبدالسلام.........نیتولی کلیان ضلع تھانے

یکم جنوری ۱۸۴۸ء مہاراشٹر کے سماجی خادم مہاتما جیوتی با پھلے نے پہلی بار لڑکیوں کا اسکول جاری کیا۔

۲جنوری ۱۹۷۲ء منی پور میگھالیہ اور تیمورا کو مکمل ریاست کا درجہ دیا گیا۔

۳جنوری ۱۸۴۹ء سکھ اور انگریزوں کے درمیان چیلیانوالہ میں لڑائی ہوئی انگریز فوج کی فتح ہوئی پنجاب انگریزی حکومت میں شامل ہو گیا۔

۴جنوری ۱۹۳۱ء مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر کا وصال ہوا جنھیں بیت المقدس میں سپرد خاک کیا گیا۔

۴جنوری ۱۹۶۴ء وارانسی یوپی کے ڈیزل انجن کارخانے سے پہلا ڈیزل انجن بن کر باہر آیا۔

۵جنوری ۱۹۵۷ء بھارت کی پہلی نیوکلیائی بھٹی کا افتتاح ٹرامبے ممبئی میں ہوا تھا۔

۱۱جنوری ۱۶۱۳ء مغل بادشاہ نورالدین جہانگیر نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو سورت میں کارخانے لگانے کی اجازت دی۔

۱۱جنوری ۱۹۶۶ء وزیر اعظم لال بہادر شاستری کا روس شہر تاشقند میں انتقال ہوا تب عارضی طور پر گلزاری لال نندہ کو وزیر اعظم بنایا گیا۔

۱۲جنوری ۱۹۹۳ء سی پی الیکزینڈر ریاست مہاراشٹر کے گورنر بنائے گئے۔

۱۵جنوری ۱۹۴۹ء جنرل کے ایم کریپا بھارتی فوج کے پہلے کمانڈران چیف بنے تبھی سے یہ دن یوم افواج کی شکل میں منایا جاتا ہے۔

۱۵جنوری ۱۹۹۸ء وزیر اعظم گلزاری لال نندہ کا احمد آباد گجرات میں انتقال ہوا۔

۱۶جنوری ۱۶۸۱ء شیواجی مہاراج کے بیٹے سمبھاجی کی تاج پوشی رائے گڑھ قلعے میں ہوئی۔

۱۹جنوری ۱۵۹۷ء مہارانا پرتاپ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا رانا سنگھ میواڑ کی گدی پر بیٹھا۔

۲۲جنوری ۱۶۶۶ء مغل بادشاہ شاہجہاں آگرہ قلعہ میں آٹھ سالہ قید کے دوران جاں بحق ہوا۔

۲۳جنوری ۱۸۹۷ء شری یت سبھاش چندر بوس کا بنگال میں جنم ہوا انھیں نیتاجی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

۲۴جنوری ۱۹۵۰ء جن گن من کو راشٹر گیت (قومی ترانے) کے طور پر منظور کیا گیا۔

۲۴جنوری ۱۹۶۶ء بھارت کی پہلی خاتون اندرا گاندھی وزیر اعظم بنائی گئیں۔

۲۵جنوری ۱۹۷۱ء ہماچل پردیش کی نئی ریاست کا وجود عمل میں آیا۔

۲۶جنوری ۱۵۳۹ء بہار کے خود مختار حکمراں فرید خاں نے مغل بادشاہ ہمایوں کو بکسر کے نزدیک چوسہ کے مقام پر شکست دی اور فرار ہو گیا تب فرید خاں دہلی کا بادشاہ بن بیٹھا جسے شیر شاہ سوری کے لقب سے جانا جاتا ہے۔

۲۶جنوری ۱۹۵۰ء ڈاکٹر راجندر پرساد نے صدارت کا عہدہ سنبھالا۔

۲۶جنوری ۱۹۵۰ء بھارت کا جمہوری آئین نافذ ہوا تبھی سے یوم جمہوریہ منایا جاتا ہے۔

۲۶جنوری ۱۹۵۰ء اشوک کی لاٹ پر بنے شیر کو قومی

نشان کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

۲۶جنوری ۱۹ء ملک کا اعلیٰ ترین اعزاز بھارت رتن آنجہانی وزیر اعظم اندرا گاندھی کو دیا گیا۔

۲۷جنوری ۱۸۵۷ء آخری مغل تاجدار بہادر شاہ دوئم نے بغاوت میں حصہ لیا تھا۔ اسیر سلطانی کو بندی بنا کر رنگون بھیج دیا گیا۔

۲۸جنوری ۱۵۵۶ء مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کی وفات کے بعد اس کا لڑکا جلال الدین محمد اکبر تخت نشین ہوا۔

۲۹جنوری ۱۷۶۰ء بھارت کا پہلا اخبار بنگال گزٹ کلکتہ سے شائع ہوا۔

۳۰جنوری ۱۹۴۸ء جنونی ناتھو رام گوڈسے نے مہاتما گاندھی (موہن داس کرمچند گاندھی) کا قتل کیا۔

۳۱جنوری ۱۹۴۹ء رات کی فضائی ڈاک سروس شروع ہوئی۔

۳۱جنوری ۱۹۶۳ء مور قومی پرندہ قرار دیا گیا۔

O

[illegible] کے روز

حنا شیحانی

ہم نے بے موسمی ساون کی گھٹا دیکھی ہے

شبنمی دور میں طوفانی ہوا دیکھی ہے

منہ سجائے ہیں پڑی لیکے وہ آسن پٹی

عید کے روز محرم کی فضا دیکھی ہے

فقیر محمد مستری کی سبکدوشی پر ایک وضاحت

ماہ اگست کے شمارے میں جناب فقیر محمد مستری کی سبکدوشی کا اعلان پڑھ کر قارئین نقشِ کوکن و ہمدردان و بہی خواہان کو جو تکلیف پہنچی اس کا اندازہ ان خطوط، ٹیلی فون اور فیکس سے ہوتا ہے جو دفتر نقشِ کوکن کو اور مستری صاحب کو کئے گئے بلکہ یہ خدشہ بھی ظاہر کیا گیا کہ اب نقشِ کوکن چلنے والا نہیں مگر ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مستری صاحب معاون و مدیر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی بینائی کمزور ہو گئی ہے اور وہ لکھنے پڑھنے سے معذور ہیں مگر اس کا علاج بھی انہوں نے ہی ڈھونڈ نکالا ہے کہ اردو کے معروف شاعر جناب شاکر سوپاروی (صحافی و سماجی خدمت گار) کا تعاون انہوں نے حاصل کیا۔ مستری صاحب "نقشِ کوکن" پبلی کیشن ٹرسٹ کے ٹرسٹی سکریٹری بھی ہیں اور ان عہدوں پر ہنوز برقرار ہیں۔ اس طرح وہ نقشِ کوکن کی اداراتی ذمہ داریوں سے سبکدوش ضرور ہو گئے ہیں مگر نہ ادارہ نے انہیں چھوڑا ہے اور نہ وہ ادارہ نقشِ کوکن سے دور ہو گئے۔ اس طرح نقشِ کوکن کے انتظامی امور میں آج بھی برسرِ اقتدار ہیں۔

خدا کرے تا دیر ان کا تعاون ادارہ کو حاصل رہے۔

(مدیر اعلیٰ)

O

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جسطرح تم سے قبل کی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

ان سے ملیئے

☆مصنفہ
پروفیسر مسرت عبدالقادر

آیئے آج آپ کی ملاقات ایک ماہر تعلیم کامیاب منتظمہ اردو کی ایک اچھی مضمون نگار و شاعرہ محترمہ ڈاکٹر صفیہ انکولوی صاحبہ سے کرائیں۔ یوں تو ممبئی، حیدر آباد، پونہ اور کاروار کے اکثر تعلیمی اور سماجی حلقے کے لوگ آپ سے واقف ہیں، اپنے ہزاروں طلبہ کے دلوں میں وہ آج بھی بسی ہوئی ہیں لیکن آج آپ کے سامنے میں صفیہ آپا کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنا چاہوں گی۔

ڈاکٹر صفیہ انکولوی صاحبہ ایم اے، ایم ایڈ، پی ایچ ڈی ہیں۔ اپنے زمانۂ طالب علمی میں ہر جماعت میں اوّل درجہ سے کامیاب ہوئیں اور ہر مضمون کے امتیازی نمبرات حاصل کرتیں۔ چھوٹی سی عمر میں ہی تدریس کا شوق سر چڑھا ہوا تھا۔ اپنی ہم جماعت طالبات کو بڑے موثر انداز میں سمجھاتیں یہی وجہ تھی کہ ساتھی طالبات میں کبھی حسد اور جلن کا جذبہ نہ پایا بلکہ ہمیشہ محبت اور عزت ہی پائی۔ گھر کی صحیح تربیت اور عمدہ تعلیم نے آپ کی شخصیت کے جوہروں کو خوب نکھرنے کا موقع دیا۔ ایک نیک، مذہبی، سیدھی ماں اور گھر کے مذہبی ماحول نے انھیں صحیح مذہبی رجحان عطا کیا۔

اردو اور فارسی میں ایم اے کرنے کے بعد B Ed کیا تو پوری بمبئی یونیورسٹی میں پہلا مقام حاصل کیا۔ ST College کا Roll of Honour آج بھی اس بات کا شاہد ہے۔ اپنے اعلیٰ تعلیمی کریئر کی وجہ سے Mc Gill یونیورسٹی کینیڈا کی فیلوشپ جو کہ پوری دنیا کی خواتین کے لیے صرف ایک مقرر تھی، آپ کے حصے میں آئی۔ آپ یہاں کی فیلوشپ قبول کرنے پر غور کر رہی تھیں کہ برمنگھم یونیورسٹی انگلینڈ نے بھی آپ کو فیلوشپ سے نوازا۔ آپ نے برمنگھم یونیورسٹی کو ترجیح دی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلینڈ جا پہنچیں۔ واپسی پر بمبئی یونیورسٹی سے تعلیم میں پی ایچ ڈی بھی کیا۔ اپنے تعلیمی سفر میں آپ نے تین طلائی تمغے حاصل کیے۔ ان سب کے ساتھ ساتھ آپ تمام ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہیں۔ آٹھ سال کی ننھی سی عمر میں پہلی دفعہ تقریر کی پھر اس کے بعد تو نہ جانے تقریر میں کتنے انعامات حاصل کیئے۔ صفیہ آپا طالب علمی کے زمانے میں کبھی محض کتابی کیڑا نہ بنیں بلکہ انہوں نے مطالعے کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام لطف اٹھائے۔ کھیل کود اور دوسری تمام سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ڈرائنگ کا بھی بڑا شوق تھا۔ لہٰذا کالج میں Nail Drawing میں انعام حاصل کیا۔

آپ کی تدریسی زندگی پر نظر ڈالیں تو صفیہ آپا ہمیں کامیاب معلمہ اور کامیاب منتظمہ کی صورت میں نظر آتی ہیں۔ نوجوانی میں ہی صوفایہ کالج میں شعبۂ اردو اور فارسی کی صدر بنادی گئیں اسی کے ساتھ بمبئی یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز اِن اردو اینڈ پرشین کی

ممبر بھی بنائی گئیں۔ اس کے بعد آپا نے براہِ راست پرنسپل کے فرائض انجام دیئے۔ طیبہ گرلز ہائی اسکول میں۔ اپنی بے پناہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آپا نے اسکول کے معیار کو بہت بلند کیا۔ گاندھی شکشن بھون کالج آف ایجوکیشن بمبئی کے معرضِ وجود میں آنے کے ایک سال بعد ہی آپ نے اس کالج کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں تھامی اور پندرہ سال پرنسپل رہ کر اسے ایسا سنوارا کہ NCERT جیسے قومی تعلیمی ادارے نے ہندوستان کے چھبیس ممتاز تعلیمی اور Innovative اداروں کی فہرست میں اس کا شمار کیا۔

کالج کے فرائض سے سبکدوش ہونے کے بعد جوہر شناس نگاہوں نے آپا کے جوہروں کو پھر بروئے کار لایا اب وہ پہلے سے بھی زیادہ مصروف ہو گئیں۔ اور حیدرآباد میں انوار العلوم بی ایڈ کالج کی فاؤنڈر پرنسپل بنیں۔ نیو اعزا انگلش ہائی اسکول حیدرآباد کی بنیاد رکھی پھر بمبئی کے انجمن اسلام کالج آف ایجوکیشن کی بھی فاؤنڈر پرنسپل بنیں۔ لہٰذا آپ کو آسمان درس و تدریس میں استاد الاساتذہ کا شرف ملا۔ آج بھی آپا تعلیمی سیمیناروں میں بڑی گرم جوشی سے شرکت کرتی ہیں اور اساتذہ کو اپنے مفید تجربات سے نوازتی رہتی ہیں۔

صفیہ آپا کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ میں نے جو ذاتی خصوصیات ان میں پا میں ان کا حساب ہی نہیں۔ آپ نے شاعر کا حساس دل پایا ہے۔ شفقت، محبت، اپنائیت، وفا، خلوص، اصول پسندی، پابندیٔ وقت، خود اعتمادی، سادگی، جرأت و حوصلہ جیسے اوصاف آپ میں بدرجۂ اتم نظر آتے ہیں۔ وقت ضرورت اپنے آپ کو ڈھالنے والی خوبی دیکھ کر تو یوں لگتا ہے جیسے وہ ان اشعار کا بیّن ثبوت ہوں۔

؎ گزر جا بن کے سیلِ تند رو کوہ بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے جوئے نغمہ خواں ہو جا

؎ مصافِ زندگی میں سیرت فولاد پیدا کر
شبستان محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا

صفیہ آپا کو خداداد ذہانت ملی ہے۔ علم کی فراوانی ادبی قابلیت، ذہانت سے بھرپور آنکھیں، نرم لہجہ، گفتگو میں چشمے کی سی روانی، شاعرانہ مزاج، تقریر کی شگفتگی، قلم کی روانی اور بے باکی جیسی خصوصیات آپ کی شخصیت کو ممتاز اور منفرد بنادیتی ہیں۔ گھریلو مذہبی تربیت کے ساتھ یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم اور مغربی ممالک کے تجربات و مشاہدات نے آپ کو ایک نادر و متوازن شخصیت بنایا۔ خود اعتمادی تو آپ کے ہر فعل سے ٹپکتی ہے۔ مدلل گفتگو اور وسیع مطالعہ کی بنا پر اپنے دلائل سے مقابل کو قائل کر کے چھوڑتی ہیں۔

آپ اردو فارسی اور انگریزی زبانوں پر عبور رکھتی ہیں تو تعلیم اور نفسیات پر ملکہ۔ شعر و شاعری سے شغف ہے تو ادب سے لگاؤ۔ حال ہی میں آپ کی ایک کتاب "سوئے حرم" کے نام سے منظر عام پر آئی جس میں آپ نے اپنے سفر حج کے حالات دلچسپ انداز میں قلمبند کیے ہیں۔ کتاب میں قاری کو ادبی چاشنی بھی ملتی ہے اور نفسیاتی باتیں بھی۔ تاریخ سے سابقہ پڑتا ہے تو جغرافیہ سے واسطہ۔ آپا نے اب تک کئی نظمیں اور غزلیں لکھی ہیں جو وقتاً فوقتاً اخبارات میں بھی شائع ہو ئیں اور کچھ اب تک شائع نہیں ہوئیں۔ انہیں کو ترتیب دے کر عنقریب آپا کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ "صحن گلستاں" کے نام سے شائع ہونے

والا ہے۔ آپا نے بڑے اچھوتے موضوعات پر نظمیں لکھی ہیں۔ وسیع مطالعہ، گہرا مشاہدہ، سیر و سیاحت کا شوق، اردو زبان پر عبور اور فارسی پر قدرت۔ ان عوامل کی گہری چھاپ آپ کے کلام میں نظر آتی ہے۔

اگر آپا کی ذاتی زندگی پر نظر ڈالیں تو ہمیں ایک وفاشعار بیوی اور کامیاب ماں کے روپ میں ایک کامیاب عورت نظر آئیں گی۔ خاوند نصیر الدین انکولکر صاحب ہائی کورٹ میں ایڈوکیٹ ہیں۔ بیٹے جاوید اختر جنہوں نے ریڈیالوجی میں ایم ڈی کیا، لندن اور نیویارک سے ریڈیالوجی کی ٹریننگ لی اب ایک کامیاب ڈاکٹر کے طور پر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کی بیوی گریجویٹ ہیں۔ تین بچوں کے ساتھ کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔ بیٹی عذرا شاہین اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سائیکالوجی اور انگریزی ادب سے B A کیا پھر Mass Communication اور جرنلزم کا کورس کر کے B Ed کیا۔ آج اپنے دو بچوں اور شوہر کے ساتھ خوش ہیں۔ اس طرح چھوٹے سے خاندان میں سبھی مطمئن زندگی گزار رہے ہیں۔

آپا کی سماجی خدمات بھی کافی وسیع ہیں۔ خصوصی طور پر خواتین اور طلبہ کے مسائل سے دلچسپی لیتی ہیں۔ "سفینہ" نامی خواتین کی ایک سماجی تنظیم کی آپ صدر ہیں۔

رکھتے ہیں جو اوروں کے لیے پیار کا جذبہ
وہ لوگ جہاں میں کبھی تنہا نہیں رہتے

آپا کی شخصیت کو بڑی خوبصورتی سے محض ایک جملے میں بیان کیا تھا انوار العلوم کالج کے اعزازی سکریٹری نواب محبوب عالم خاں صاحب نے آپا کے الوداعی جلسے میں۔ آپ کے اسی جملے کو میں آپا کے تعارف کا ماحصل سمجھتے ہوئے یہاں رقم کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کہا تھا۔

"She is an iron hand in valvet gloves"

O

روحانی معراج

❖مہ حبیں سعد داماد حنجیرہ مروڈ

O

سورہ فاتحہ کے ناموں میں ایک نام سبع مثانی ہے۔ ہر رکعت اور ہر نماز میں یہ سات آیتیں بار بار پڑھی جاتی ہیں۔ یہ حق تعالیٰ کی راہ کے سات دروازے ہیں۔ اور یہ آیات ان سات دروازوں کی کنجیاں ہیں۔ جو بندہ ساتوں دروازوں کو کھولتا ہے وہ مولیٰ کی راہ میں داخل ہوتا ہے اور نماز میں اسے کیفیت آتی ہے۔ وہ کلام الٰہی کو سننے لگتا ہے۔ اس کیفیت کو خود حضور ﷺ نے فرمایا ہے یہ معراج المومنین ہے۔ یعنی نماز مومنوں کی معراج ہے۔ سات کنجیاں یوں ہے۔

(۱)	بسم اللہ الرّحمن الرحیم	ذکر کر
(۲)	الحمد اللہ ربّ العلمین	شکر کر
(۳)	الرّحمن الرّحیم	امید کر
(۴)	مالک یوم الدّین	خوف کر
(۵)	ایاک نعبد وایاک نستعین	اخلاص کر
(٦)	اھدنا الصراط المستقیم	دعا کر

(۷) صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم والضالین (آمین) انبیاء و صلحاء اور اولیا سے تعلق کی کنجی ہے۔

اس سورت کو نماز میں پڑھنے سے ساتوں دروازے اللہ کی راہ کے کھل جاتے ہیں۔ سبحان اللہ امت رسولؐ اس سورت کو پڑھ کر روحانی معراج حاصل کرتی ہے۔ خدائے برتر ہمیں پنجگانہ نماز میں یہ دولت لازوال حاصل کرنے کی نیک توفیق عطا فرما۔ آمین

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جسطرح تم سے قبل کی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

نعت

عاصی کرنالی

لبِ صادق سے اُن ﷺ کے جو سخن تقریر ہو جائے
کبھی قرآن بن جائے ، کبھی تفسیر ہو جائے

وہ چاہیں اور سر ارض و سما جھک جائے قدموں پر
وہ دیکھیں اور دل کون و مکاں تسخیر ہو جائے

تمنا ہے کسی شب خواب میں اُن ﷺ کی زیارت ہو
تمنا ہے کسی شب خواب ہی تعبیر ہو جائے

قدم جب بھی مرے اُٹھیں مدینے کی طرف اُٹھیں
یہی اک راستہ میرا خط تقدیر ہو جائے

میں تیرے گنبدِ خضرا سے جب اوٹوں تو یوں اوٹوں
یہ بیت النور میرے قلب پر تعمیر ہو جائے

جسے میں مدح آنحضرت ﷺ کے لائق کہہ سکوں عاصی
اک ایسی نعت ساری عمر میں تحریر ہو جائے

امۃ اللہ تسنیم صاحبہ

اللہ اللہ یہ مہینہ کس قدر ذی شان ہے
شاہد اس کی رفعت و عظمت کا خود قرآن ہے
ہوتے ہیں نازل فرشتے اپنے رب کے حکم سے
پابہ زنجیر مصیبت آج ہر شیطان ہے
راتوں سب راتوں سے بہتر ہے تری ماہ صیام
حیف لیکن تیس دن کا تو فقط مہمان ہے
کیا بتاؤں کتنی رونق ایک تیرے دم سے ہے
اے مبارک میہماں صدقے ہماری جاں ہے
مرتبہ کیسا ملا ہم کو تمہارے دم سے آج "
نعمتوں کے ساتھ ہی بخشش کا بھی سامان ہے
تیری خاطر وہ جہاں کی ہم کو دولت مل گئی
اے معزز میہماں کیا خوب تیری شان ہے
پورے دن کے صبر کا دیکھو تو بدلہ کیا ملا !
بھر گیا ہر قسم کے کھانوں سے دستر خوان ہے
اجر بھی حاصل ہے ہم کو اور صدہا نعمتیں !
روزہ داروں پہ تمہارا یہ بڑا احسان ہے
نور چہروں سے عیاں اور قلب میں پاکیزگی
صبر دن کو رات کو شکر خدا ہر آن ہے
ہے دعا تسنیم کی ہر سال مہمانی کرے
اس کی خدمت تو ہمارا دین ہے ایماں ہے

مناجات

وفا راجے واڑی

جادو لگے ہے علم کی پرواز بھی مجھے
خالی ہوں دیدے اک نیا انداز بھی مجھے
رنج و الم کے وقت مجھے تو سنبھالنا
رہتا ہے رحمتوں پہ تیری ناز بھی مجھے
محنت کی ٹہنیوں پہ میری برگ آگئے
تو نے دیا ہے فکر کا انداز بھی مجھے
تو کیا ہے ؟ جو کسی پہ بھی اب تک کھلا نہیں
سمجھا تیری خودی کا کوئی راز بھی مجھے
جنت سے میں نکالا گیا ہوں تو کیا ہوا
بخشا ہے پھر بھی خلد کا اعزاز بھی مجھے
تارے فلک پہاڑ زمیں بحر و بر وفا
دیتے ہیں اپنے لطف کی آواز بھی مجھے

نعت

محمود الحسن ماہر

نبی کے نور سے ہر راہ کہکشاں ہو جائے
زمیں زمیں نہ رہے رشکِ آسماں ہو جائے
نظر کا آپ کی اعجاز پوچھتے کیا ہو
اگر وہ صحرا پہ اٹھے تو گلستاں ہو جائے
احاطہ سیرت احمدؐ کا کیا کریں کوئی
جو ایک وصف بیاں ہو وہ داستاں ہو جائے
فلک پہ پہونچے تو بن جائے عرش کی زینت
زمیں پہ رکھے قدم آخرالزماں ہو جائے
محمدؐ عربی کی یہ شان تو دیکھو
بنے وہ مہماں تو اللہ میزباں ہو جائے
نصیب ہو جسے دیدارِ مصطفےٰ ماہر
قسم خدا کی حیات اس کی جاوداں ہو جائے

لعفتیٰ کرنز

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جسطرح تم سے قبل کی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اعتکاف

محمد مکی ندوی

اس میں شک نہیں کہ تمام اسلامی عبادات یعنی نماز وروزہ، زکوٰۃ وحج اور قربانی کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ لیکن تقویٰ پیدا کرنے میں روزہ کو جو درجہ اور مقام حاصل ہے وہ اسلام کے کسی رکن کو حاصل نہیں، کیونکہ انسان شکم اور جنسی خواہشات میں بے اعتدالی کی وجہ سے ساری برائیاں کرتا ہے، روزہ کے ذریعہ انہی دونوں خواہشات پر پورے ایک ماہ صبح سے شام تک قدغن لگادی جاتی ہے اس طرح روزہ اور رمضان کی دوسری عبادات یعنی قیام اللیل اور اعتکاف کے ذریعہ ضبط نفس کی تربیت دی جاتی ہے تاکہ انسان برائیوں کے معاملہ میں حد درجہ محتاط ہو جائے، اور زندگی کے سارے معاملات میں فرمان الٰہی کی بجا آوری اس کے لئے آسان ہو جائے۔

علامہ ابن قیم روزہ اور اعتکاف کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''کھانے پینے، لوگوں سے تعلق رکھنے، سونے اور بات چیت میں زیادتی کرنے کے سبب دل کی پراگندگی میں اضافہ ہوتا ہے اور خدا تک پہنچنے میں سستی اور رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے روزہ فرض کیا، جس سے کھانے پینے کی زیادتی میں کمی واقع ہوتی ہے اور اللہ تک رسائی حاصل کرنے میں جن خواہشات سے رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے ان سے دل صاف ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اعتکاف بھی مشروع قرار دیا جس کا مقصود اور خلاصہ یہ ہے کہ بندہ کا دل مخلوق سے ہٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے، اور کسی سے مانوس ہونے کے بجائے اللہ ہی سے انسیت حاصل کرے .... توجہ الی اللہ کا مقصد چونکہ روزہ کے ساتھ ہم آہنگ تھا، اس لئے رمضان کے سب سے افضل دنوں یعنی آخری عشرہ میں اعتکاف مشروع قرار دیا گیا۔'' (مختصر زاد المعاد)

اعتکاف کے معنی

اعتکاف کے لفظی معنی ہیں کسی چیز سے چپٹے رہنا اور اپنے آپ کو اس پر روکے رکھنا۔ شریعت کی اصطلاح میں عبادت کی نیت سے اپنے آپ کو مسجد میں روکے رکھنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ (فقہ السنہ)

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سنت، دوسرا واجب، ماہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہے اور اگر اعتکاف کی نذر مانی تو وہ واجب ہو جاتا ہے۔ اعتکاف کی ایک تیسری قسم مستحب ہے، جس کی کوئی متعین حد نہیں، مسجد میں اعتکاف کی نیت سے تھوڑی دیر بھی رکنا اعتکاف مستحب کہلاتا ہے۔ (فقہ السنہ)

شرائط اعتکاف

اعتکاف کے لئے معتکف کا مسلمان ہونا، عاقل، بالغ ہونا، جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ لہٰذا نابالغ، مجنون جنبی، حیض و نفاس والی عورت اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتی۔

ارکانِ اعتکاف

مسجد میں عبادت کی نیت سے اپنے آپ کو

روکے رکھنے کا نام اعتکاف ہے اس طرح اعتکاف کے دو ارکان ہوئے ایک مسجد میں ٹھہرنا دوسرے عبادت کی نیت کرنا۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک ہر ایسی مسجد جس میں پانچوں وقت باجماعت نماز ہوتی ہو اس میں اعتکاف درست ہے۔ لیکن امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جامع مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا۔

اعتکاف کے لئے بیٹھنے کا وقت

اعتکاف کے لئے بیٹھنے کا مسنون وقت رمضان کی اکیسویں رات غروب آفتاب سے قبل ہے اور اعتکاف سے نکلنے کا وقت شوال کا چاند دیکھ لینے کے بعد ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے۔ (بخاری)

لیموں کے فائدے

☆ لیموں ایک مفید پھل ہے جو جسم کی گرمی دور کرتا ہے اس کے علاوہ معدہ کو مضبوط کرتا ہے۔

☆ زہریلے جانور کے ڈنک پر اس کا رس لگانے سے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

☆ لیموں کا اچار کھانے سے گرمی کا بخار اور بڑھی ہوئی تلی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

☆ ملیریا بخار میں لیموں پر پسی ہوئی سیاہ مرچ اور نمک ملا کر کھائیں۔

☆ نکسیر بند کرنے کے لئے ایک گلاس پانی میں آدھا لیموں نچوڑ کر ناک میں چڑھانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔

یہ ہماری عید ہے

بے رنگ قالب بے جان اور شراب بے نشہ۔

اس صدقہ کے وجوب کی حکمت یہ ہے کہ کم سے کم عید کے ان لمحوں میں کوئی شخص بھی بھوکا نہ رہے دیکھا جائے تو اس تقریب سے چند گھنٹوں میں لاکھوں کروڑوں کی رقم غریبوں میں اور بے وسیلہ لوگوں کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ گیہوں کی قیمت کے اعتبار سے ایک صدقہ کی مقدار ان دنوں (۱۹۹۸ء میں) کم و بیش ۲۰ روپے ہے۔

رمضان المبارک میں رحمت و مغفرت کی گھٹائیں گھر گھر کر آئیں اور جھوم جھوم کر برسیں۔ ماہ صیام کے مسافر نے ایک مہینہ کے قیام کے بعد سامان سفر باندھا اور عید کے چاند نے روزہ داروں کی مہمانی کے لئے نئی شان سے ایک وسیع دستر خوان بچھادیا۔ کیسی عجیب بات ہے کہ کھانے پینے کے آداب و احکام بھی وہیں سے ملے جہاں سے ایک مہینہ پہلے بھوک پیاس اور صبر و برداشت کی ہدایتیں جاری ہوئی تھیں۔ اس مرحلے پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام کی روحانی برکتوں اور سعادتوں میں روزوں کا مجاہدہ ایک ایسا مجاہدہ ہے جس کی مثال ریاضتوں اور مجاہدوں کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ پس ہلال عید شکر و مسرت کے دوسرے پیغاموں کے ساتھ ہمیں یہ پیغام خاص طور سے دیتا ہے کہ رمضان المبارک کی متبرک ساعتوں میں صبر و برداشت کی جو مشق کی گئی ہے اس کا اثر سال کے باقی مہینوں میں بھی اسی طرح رہنا چاہئے

اور صلاح و تقویٰ اور غم خواری و ہمدردی کا جو سبق ان تیس دنوں میں سکھایا گیا ہے سال کے ۳۶۰ دنوں میں بھی اس کو فراموش نہ کیا جائے۔

آخر میں تاریخ اسلام کے ایک خاص واقعہ کا ذکر مناسب ہوگا۔ ہم چاہیں تو اس ہنگامہ ناؤنوش میں اس واقعہ سے بہت کچھ سبق لے سکتے ہیں۔ خلفائے اسلام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز غیر معمولی خصوصیتوں کے حکمراں گزرے ہیں ۔ انہی خصوصیتوں کی وجہ سے ان کو عمر ثانی کہا گیا ہے۔ مسند خلافت پر بیٹھنے سے پہلے وہ اور ان کی بیوی شاہانہ کروفر اور امیرانہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ جیسے ہی خلیفہ ہوئے اپنا تمام قیمتی اثاثہ بیت المال (سرکاری خزانہ) میں داخل کردیا۔ اور صرف دو درہم (تقریباً ۹ آنے) یومیہ پر گزر بسر کرنے لگے۔ ایک دفعہ اسی عید کے موقع پر آپ کے بچہ نے نئے کپڑوں کیلئے ضد کی اور ماں کی مامتا نے بھی یہی کہا کہ بچہ کی ضد پوری ہونی چاہیے۔ میرا بچہ جب دوسرے بچوں کو عمدہ کپڑوں میں دیکھے گا تو شرم کی وجہ سے گھر میں چھپ جائے گا۔ خلیفہ وقت نے بیوی کے اصرار سے اجازت دے دی کہ ضرورت کے مطابق بیت المال سے کچھ رقم دست گرداں لے لی جائے چنانچہ بیت المال کے منتظم کو ایک پرچہ لکھ کر ایک مہینہ کا وظیفہ پیشگی طلب کیا۔ منتظم بھی فاروق ثانی کا مقرر کیا ہوا تھا۔ اس نے رقم کی منظوری کے ساتھ یہ اطمینان کرنا چاہا کہ امیر المومنین اس مطالبہ کی ادائیگی تک زندہ بھی رہیں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ اطمینان نہیں دلایا جاسکتا تھا۔ اس لئے معاملہ یونہی رہ گیا اور ایک مہینہ کی یہ پیشگی رقم یعنی کم و بیش سولہ روپے چودہ آنے خزانہ عامرہ سے برآمد نہیں کی جاسکی۔ ملکہ اور شہزادے پر اس کا جو کچھ اثر ہوا ہوگا اس کا اندازہ کرنا دشوار نہیں ہے۔ اس تاریخی واقعہ سے ہمیں جو سبق ملتا ہے وہ یہ ہے کہ عید کی حقیقی مسرت کا راز پرتکلف، نفیس کپڑوں اور بہترین کھانوں میں نہیں، انسانیت کی اعلیٰ قدروں کے تحفظ میں ہے۔ انفرادی اور شخصی مفاد کو قومی اور اجتماعی مفاد پر قربان کردینے میں ہے۔ آیئے امید سعید کے ان خوشگوار اور پرمسرت لمحات میں ایسا انسان بننے کی کوشش کریں جس کی زندگی دوسروں کیلئے لائق تقلید ہو اور جس کے عمل کی روشنی سے بہترین کردار اور اعلیٰ اخلاق کی شعاعیں پھوٹ کر نکل رہی ہوں۔

ایک عید کئی روپ

☆ ابو جاوید بزمی

مردِ حق

ہر ادا اس کی مثال انجم و خورشید ہے
گاہ مرگ ناگہاں، گہ زندہ و جاوید ہے
اس کی فطرت گل فشاں اس کے عزائم بے کراں
مرد حق کی عید پاسِ کلمۂ توحید ہے

اہل زر

ہر طرف ہنستی چہکتی مسکراتی زندگی
سچ ہے یہ تو زندگی کی اک حسیں تمہید ہے
ہیں بہم ان کیلئے سامان صد عیش و نشاط
اہلِ زر کے واسطے ہر روز روزِ عید ہے

مفلسی

قسمتِ نادار پر اک طنز یا تنقید ہے
یا کسی بیمار کی اچٹی ہوئی سی نیند ہے
نے گلوں کی آرزو نے آرزوئے دید ہے
مفلسی کی عید بھی کیا بے نیاز عید ہے

بیوہ

ایک بیوہ صورتِ حالات سے الجھی ہوئی
دلکشی میں آج بھی جو غیرت ناہید ہے
سوچ میں ڈوبی ہوئی ماضی کی بیٹھی ہے نڈھال
عید اس کے تلخ احساسات کی تردید ہے

غزل

محمود الحسن ماہر

کیسے تسکین کے سامان سرابوں میں ملیں
حوصلے جینے کے کیا خاک نقابوں میں ملیں
نیند آنکھوں کی اڑا لے گئے جانے والے
یہ بھی منظور نہیں تھا انہیں خوابوں میں ملیں
دوست مل جائے جو دشمن سے تو حیرت کیسی
کیوں تعجب ہو اگر خار گلابوں میں ملیں
دل میں ناکام تمناؤں کا اس طرح ہجوم
جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں
ہم پہ کیا گزرے کی یارو نہیں سوچا تم نے
طنز و نفرت کے اگر سنگ جوابوں میں ملیں
حسن اخلاق کہاں ملتا ہے کرداروں میں
یہ حوالوں کے مضامیں ہیں نصابوں میں ملیں
ہم تو فکروں میں رہا کرتے ہیں بے خود ماہر
کچھ ضروری نہیں سب مست شرابوں میں ملیں

غزل

ڈاکٹر علیم فاتح سلطان فراز (میر ارود)

کھوئے ہم حسن کے خیالوں میں
راتیں بیتیں کئی سوالوں میں
یہ تخیل کی ہے میرے پرواز
ہیں ملک محو حسن والوں میں
پڑھ کے تفسیر آرہا ہوں میں
نور ہے مٹی کے پیالوں میں
نور ہی نور خاک میں ہے نہاں
اور ہے نور خاک والوں میں
دل میں بس اتنی آرزو ہے فراز
نام ہو میرا باکمالوں میں

غزل

زین العابدین خاکی فردوس

جب بھی آنکھوں سے نکل آتے ہیں آنسو میرے
راز الفت کا بتاتے ہیں یہ آنسو میرے
جس قدر صدمہ جدائی کا ہوا ہے دل کو
میں نہیں حال بتاتے ہیں یہ آنسو میرے
لوگ پیتے ہیں شراب اور مزہ لیتے ہیں
دل مگر میرا جلاتے ہیں آنسو میرے
زندگی غم سے بھری ہے تو بھری رہنے دے
غم شب و روز بہاتے ہیں یہ آنسو میرے
یوں بھی دے جاتی ہے آواز کسی کو خاکی
اُن کو ہر روز بلاتے ہیں یہ آنسو میرے

غزل

اطہر دیر ماعی

جیسا جی چاہے اب اس کا پالے ہمیں
کردیا سال نو کے حوالے ہمیں
وقت احسان ہم پر جتانے لگا
دے کے دو چار سکھ کے نوالے ہمیں
اپنے بل پہ بلندی کو چھولیں کے ہم
کیا ضرورت ہے کوئی اُچھالے ہمیں
خود ہی ہم جب سنبھلنا نہیں چاہتے
وقت کو کیا پڑی ہے سنبھالے ہمیں
کہیں ایسا نہ ہو زہر حالات کا
وقت سے پہلے ہی مار ڈالے ہمیں
امتحاں لے رہا ہے ہمارا ضرور
کرکے وہ آندھیوں کے حوالے ہمیں
قد میں ہم سے وہ چھوٹے ہیں پرویز سب
لوگ دیتے ہیں جن کے حوالے ہمیں

ذرا یاد کرو قربانی

انقلابی شخصیات	تاریخ سن پھانسی		واقعات جرم
• دامودر چاپیکر بال کرشن اور واسودیو	۲۲ر جون	۱۸۹۸ء	پونے کے پلیگ کمشنر رینڈ اور اس کے ساتھی کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا۔ جس کی وجہ سے ان تینوں کو پھانسی دی گئی۔
• وشنو پنگلے کرتار سنگھ بخش سنگھ		۱۹۰۵ء	بغاوت کا منصوبہ بنانے کی سازش فاش ہونے پر پھانسی دی گئی۔
• کھدی رام بوس	۱۱ر اگست	۱۹۰۸ء	بم کا استعمال کرتے ہوئے انگریز کنگز فورڈ کو مار ڈالنے کی کوشش میں انھیں سزائے موت دی گئی۔
• مدن لال دھینگرہ	۷ر اگست	۱۹۰۹ء	والسرائے کے سکریٹری سرکرزن والی پر گولیاں چلا کر قتل کر دیا۔ ۳۱ر جولائی ۱۹۰۹ء میں ان کے خلاف مقدمہ شروع ہوا قتل کرنے کے جرم میں پھانسی دی گئی۔
• اننت کانھیرے اور کروت دیشپانڈے		۱۹۰۹ء	ناسک کلکٹر ک جانسن کا قتل ہوا جس جرم میں انھیں پھانسی سزائے موت دی گئی۔
• ماسٹر امیر چند بال مکنز اور وسنت کمار	۲۳ر دسمبر	۱۹۱۲ء	دہلی کے گورنر لارڈ ہارڈنگ پر بم پھینکا اس سازش میں شریک ان ملزمین کو پھانسی دی گئی۔
• پنڈت کانشی رام	۲۷ر مارچ	۱۹۱۵ء	موگا میں واقع سرکاری خزانہ لوٹنے کے واقعہ میں حصہ لیا۔ ۲۴ر نومبر کو گرفتار کیے گئے دیگر چھ ساتھیوں کے ساتھ انھیں بھی پھانسی دی گئی۔
• موہن لال پھاٹک	۱۰ر فروری	۱۹۱۶ء	برطانوی حکومت کے خلاف سازش کے جرم میں پھانسی دی گئی۔
• اشفاق اللہ خان	۲۲ر اکتوبر	۱۹۲۷ء	سرکاری خزانہ لوٹنے کے جرم میں انھیں پھانسی دی گئی۔
• بھگت سنگھ شیورام اور راج گرو	۲۳ر مارچ	۱۹۳۱ء	ان تینوں نے لالہ لجپت رائے کی موت کا بدلہ لینے کے لیے ڈی ایس پی سینڈرس پر گولیاں چلا کر ختم کیا اس جرم میں انھیں لاہور جیل میں پھانسی دی گئی۔
• اودھم سنگھ	۱۳ر جون	۱۹۴۰ء	جلیان والا باغ کے قتل کے ذمہ دار جنرل ایچ ڈائر کو انگلستان میں ختم کر دیا جس جرم میں پھانسی دی گئی۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پیارے مسلمانوں۔۔۔

از۔ غلام احمد جھٹام۔ وہور

آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام نے دنیا والوں کو اخوت و مساوات کی تعلیم دی۔ لیکن اسلامی تعلیمات سے ہٹ کر نام نہاد اخوت اور مساوات کی ایسی تعریف کی گئی کہ جس سے پورا سماجی ڈھانچہ ہی بدل گیا۔

اشتراکیوں نے دولت کی تقسیم کو اپنایا اور اس نظریئے کے حامل ممالک کو وقتی ترقی بھی حاصل ہوئی جس میں سوویت یونین سرفہرست تھا۔ جسے دیکھ کر بعض اسلامی ممالک نے بھی اس کی دبے لفظوں میں تائید کردی۔ لیکن ۷۰ سال کے قلیل عرصے میں ہی سوویت یونین کے حصے بخرے ہوگئے اور اس نظریئے کے حامل لوگوں کی زبان پر تالا لگ گیا۔ روس کے انتشار کے بعد امریکی نظام کو خوب عروج حاصل ہوا اور ساری دنیا کے عوام اور مفکرین اس طرف جھک گئے۔ اگر ہم امریکی سماج اور وہاں کے حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیں تو بے ساختہ ہماری زبان سے نکلے گا۔

ع چمکتا جو نظر آتا ہے سب سونا نہیں ہوتا

آج پوری دنیا بالخصوص برصغیر میں مغربیت کی بڑی خطرناک لہر چل رہی ہے۔ لوگ مغربی تہذیب کے ایسے دیوانہ اور دلدادہ ہوگئے ہیں کہ اپنے گرانقدر تہذیب اور مذہب کو داؤ پر لگانے سے گریز نہیں کرتے۔ ہم ان اصولوں پر عمل درآمد کو ہی اپنی معراج سمجھتے ہیں اور اس کی ظاہری چمک دمک کو دیکھ کر اتنے مرعوب ہوگئے ہیں کہ ہمیں اس کے اندر پائی جانے والی خامیاں نظر نہیں آتیں افسوس تو اس بات پر ہوتا ہے کہ ہم جس ملک کے سربراہ کو زمینی خدا کی حیثیت سے تسلیم کررہے ہیں جس کے ہر اشارے پر جان قربان کرنا فخر سمجھتے ہیں اس ملک کا سربراہ (صدر) جب اعتراف جرم کرتا ہے تو وہاں کی عوام اپنے صدر کے اعتراف جرم پر غصہ کا اظہار کرنے کی بجائے خوش ہوجاتی ہے۔ یہی موقع ہے سوچنے سمجھنے کا۔

اسلام نے دنیا کو وہ نظام حیات دیا ہے جس کا ہر پہلو فطری تقاضوں کی تکمیل و تائید کرسکتا ہے۔ مساوات مرد و زن بھائی چارگی، عدل و انصاف اور تہذیب و تمدن اسلام کے عطا کردہ نوازشات ہیں جنھیں دنیا کی کوئی طاقت جھٹلا نہیں سکتی۔ اور ایک دن وہ ضرور آئے گا جب ساری دنیا اس کی قائل ہوجائے گی۔

آج قوم کی جو حالت زار ہے اس کی واحد وجہ یہی ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کی روایات کو بھلادیا ہے۔ ہماری قوم کے نوجوانوں کا آئیڈیل عامر خان، شاہ رخ خان اور تینڈولکر ہیں۔ ہم شخصیت پرستی کی طرف راغب ہوگئے ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ خلفائے راشدین یعنی کون؟ خالد بن ولید کون تھے؟ غزوۂ احد و بدر کے شہدا کون تھے؟ جنھوں نے اپنے خون سے

اسلام کی چمک دمک کو برقرار رکھا۔

افسوس ہم اپنی شناخت قائم نہیں رکھ سکے جس کے ذمہ دار ہم خود ہیں۔ ہم خود اسلامی اصول اور روایت کو فرسودہ سمجھنے لگے ہیں اور جن روایات کو روشن اور تابناک سمجھ کر اس کے پیچھے بھاگ رہے ہیں دراصل ریگستان میں نظر آنے والا سراب ہے۔ اگر ہمارے معاشرے کی یہی حالت رہی تو ہمارا خدا حافظ ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کروں گا کہ اللہ پاک ہمیں دین حق پر چلنے اور صحیح معنوں میں دین دار بننے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

O

امن میں جنگ

قاصی فراز احمد

لندن میں ایک کتاب "امن میں جنگ" کے نام سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی تھی جس میں لکھا تھا۔

"دوسری جنگ عظیم کے بعد ایک سو سے زیادہ ملکوں میں ایک سو تیں جنگیں لڑی جاچکی ہیں۔" "جن میں ساڑھے تین کروڑ انسان مارے گئے۔" "ان میں سے بیشتر جنگیں ابھی تک لڑی جارہی ہیں۔ ان میں بھی اسی فیصد جنگیں جو مختلف ممالک کے مابین ہیں۔ ان کو لڑنے والے یا اسلحہ اور بارود دینے والے خود "امن کے پرچارک" ملک ہیں۔" "روس، امریکہ، برطانیہ اور فرانس" جن کو اقوام متحدہ بھی ملزموں کی صف میں کھڑا نہیں کر سکتی کیونکہ ان کو ان کی عالمی قواعد و ضوابط کے خلاف ورزی کے باز پرس سے انکا ویٹو کا حق بچالیتا ہے۔ ان بڑی طاقتوں سے باز پرس کرنے کا حق صرف خدا کو ہے کسی انسان کو نہیں۔

نئے سال کا جشن روشن مناؤ

☆ تاج الدین شاہد کراچی

نئے سال کا جشن روشن مناؤ
جلاؤ محبت کی شمعیں جلاؤ
نہ آئیں نظر درد انگیز نالے
سمندر ہزاروں، خوشی کے بہاؤ
سجاؤ دلھن امن کی ہر نگر میں
نگاہوں میں رشتوں کے موتی لٹاؤ
زمانہ ثریا پہ، تم ہو ثریٰ میں
ان آنکھوں سے غفلت کے پردے ہٹاؤ
اُداسی کا عالم ہے گلشن میں شاہد
اس کا کیا ہے پتا تو لگاؤ

اپنے وطن کا نام بڑھاتے چلے چلو

اپنے وطن کا نام بڑھاتے چلے چلو
جمہوریت کا جشن مناتے چلے چلو
گھیرا ہے گلستاں کو خزاؤں نے آج کل
بن کر بہار اور سجاتے چلے چلو
اے طائرو! چمن پہ اداسی ضرور ہے
لیکن حسین گیت سناتے چلے چلو
تارے جو تمہیں خدا نے عطا کی ہے روشنی
ظلمت میں سب کو راہ دکھاتے چلے چلو
شاہد! تمہارا نام بھی چمکے گا بالیقین
شمع سخن جہاں میں جلاتے چلے چلو
(ماخوذ)

سلام میں زکوٰۃ کا مقام

قاری محمد اسماعیل جولکی) خادم مفتاح العلوم کوپر گاؤں

زکوٰۃ کے معنی ہیں پاکی کے۔اللہ تبارک تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے کہ اس کے ذریعہ سے اقی مال پاک ہو جائے۔ جس مال کی زکوٰۃ پورے طور پر دا کردی جائے وہ حلال و طیب ہے اور خدا کا فضل و نعام ہے اور اس کا رکھنا جائز اور حلال ہے۔

کوٰۃ اسلام کے پانچوں ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ نماز بہ حقوق اللہ ہے تو زکوٰۃ حقوق العباد ہے۔ قرآن کریم میں جہاں نماز کا حکم ہے وہی زکوٰۃ کا بھی حکم ہے۔

جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے وہ قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھ لے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کی زکوٰۃ نہیں نکالتے تو انھیں دردناک عذاب کی خبر ے دیجئے کہ جس دن سونے چاندی و دیگر اشیاء کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے زکوٰۃ دینے مالوں کی پیشانیاں کروٹیں اور پسلیاں داغی جائیں گی اور یہ کہا جائے گا کہ یہ وہ مال ہے جس کی تم نے زکوٰۃ نہیں ادا کی۔ اب اس کا مزہ چکھو اس طرح بخاری شریف کی حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس کو اللہ نے مال دیا۔ لیکن اس نے اس مال کی زکوٰۃ نہیں دی اس کا مال قیامت کے دن گنجا سانپ بن جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ قیامت کے دن وہ سانپ اس کے پیچھے یہ کہتا ہوا دوڑے گا کہ میں تیرا مال ہوں جو تو نے بچا بچا کر اور جوڑ جوڑ کر رکھا تھا۔ حتیٰ کہ بھاگنے والا اپنی انگلیاں اس کے منہ میں دیدے گا۔ اور وہی سانپ طوق بن کر گلے میں لٹک جائے گا اور باچھیں پکڑ کر یہ کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں۔ جس کو تو نے دنیا میں حفاظت سے رکھا تھا۔

آپؐ نے فرمایا جو شخص اپنی پاک کمائی میں سے ایک چھوہارے کے برابر اللہ کی راہ میں دیتا ہے تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور اسے اس طرح بڑھاتا ہے جیسے تم اپنے بچھڑے کو پالتے اور بڑھاتے ہو۔ اور وہ جوان ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اس لئے جنہیں اللہ نے مال دیا ہے وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اپنے مال کی صحیح صحیح زکوٰۃ نکال کر ادا کریں۔ اس زکوٰۃ کے مستحق بہت سارے لوگ ہیں جو نادار غریب بیوہ ہوتے ہیں۔ ان کے دینے میں دوہرا اجر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں اپنے مالوں کی صحیح زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

سب سے چھوٹا

قمر النساء مشہدی

☆ سب سے چھوٹا اخبار میکسیکو امریکہ سے نکلتا ہے جو صرف ۴ انچ کاغذ پر چھپتا ہے۔

☆ سب سے چھوٹا کتا کینگسٹن کے عجائب خانے میں ہے جس کا وزن صرف ڈھائی چھٹانک ہے۔

☆ سب سے چھوٹی لڑائی ۱۸۱۴ء میں برطانیہ اور جنزبار کے درمیان ہوئی تھی جو صرف ۴۰ منٹ تک رہی۔

☆ سب سے چھوٹا ایک سکہ ملایہ کے جزیرہ ٹاپو کا ہے۔ جو ایک بندی کے برابر ہے۔

کوکن ہائر ایجوکیشن کی جانب سے کیپٹن مستری اور محمد علی سرکھوت کا اعزاز:

کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ جو پچھلے پانچ سالوں سے ضلع رائے گڑھ میں سرگرم عمل ہو کر کامیاب طلبہ کے اعزاز میں تقسیم انعامات کا انعقاد کرتا رہا ہے۔ ۶ر دسمبر ۹۸ء کو اس یونٹ نے ایسا ہی ایک شاندار پروگرام انجمن خیر الاسلام اردو اسکول گورے گاؤں ضلع رائے گڑھ کے احاطے میں منعقد کیا۔ یونٹ کے صدر جناب علی ایم شمسی صاحب صدر نشین تھے اور معروف علم دوست اور انجمن اسلام ممبئی کے صدر عزت مآب ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا بطور مہمان خصوصی شریک مجلس ہوئے۔ دیگر معزز مہمانوں میں انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام واسٹی

نقش کوکن

نئی ممبئی کے سماجی رہنما لائین اقبال کوارے، کوکن ہسپتال بوربہ کے نگراں ڈاکٹر فیصل دیشمکھ، انجمن ہائی اسکول اور جونیئر کالج کے چیف ایگزیکٹیو جناب غلام محمد پٹیل، ٹرسٹی جناب عبدالرؤف مجبدار اور جناب قطب قاضی شامل تھے۔

اس پروگرام میں ضلع رائے گڑھ میں امسال ایس۔ایس۔سی۔ ایچ ایس سی اور گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کرنے والے طلباء و طالبات کو نقد انعام، سند امتیاز اور ٹرافیاں پیش کی گئیں۔ اسی جلسہ میں کیپٹن فقیر محمد مستری کو جن کا تعلق اس یونٹ کے ساتھ اس کی ابتداء سے رہا ہے نقش کوکن کی ادارت سے سبکدوشی پر گلدستہ، ایک شال اور سپاسنامہ دے کر اعزاز بخشا گیا۔ سپاسنامہ جناب غلام محمد پٹیل صاحب کا نتیجہ فکر تھا۔ اسی طرح جناب محمد علی سرکھوت جو اپنی عمر عزیز کے ۵۸ سال کو پہنچنے کی وجہ سے ممبئی فائر بریگیڈ میں اپنی ۳۴ سال بے داغ سروس پوری کر کے ڈپٹی چیف فائر آفیسر کے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے۔ سرکھوت صاحب متوطن شریوردھن بھی یونٹ کے دیرینہ ہمدرد رہے ہیں آپ کی سبکدوشی پر اس جلسہ میں آپ کو بھی گلدستہ اور شال دے کر اعزاز کیا گیا اور آپ کے ہاتھوں کمپیوٹر کلاس کا افتتاح بھی عمل میں آیا —— جناب غلام محمد پیش امام، ڈاکٹر جمخانہ والا کی تقاریر اور شمسی صاحب کا خطبۂ صدارت سے حاضرین مسرور و محظوظ ہوئے۔ جناب شکیل کڈو صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے جناب سعید جلگاؤنکر نے استقبال فرمایا اور یونٹ کے سکریٹری پروفیسر عبدالوہاب دھنشے نے غرض و غایت کے بیان کرتے ہوئے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔

اگلا شمارہ انشاء اللہ
عید نمبر
ہوگا

کوکن کی بچیاں

تعلیم نسواں کی منہ بولتی تصویر

۶ دسمبر ۹۸ء کو کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ نے گورے گاؤں ضلع رائے گڈھ میں تقسیم انعامات اور اعزازات کا جلسہ منعقد کیا تو پروگرام کے مہمان خصوصی عالیجناب ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا صاحب جنہیں بجا طور پر مہاراشٹر کا "سر سید" کہا جاتا ہے۔ یہ دیکھکر محو حیرت رہے کہ کوکن میں تعلیم نسواں اپنے پورے عروج پر ہے ــــ رائے گڈھ ضلع میں امسال کامیاب ہونیوالے ایس ایس سی، H.S.C اور اعلیٰ تعلیم کی سند حاصل کرنیوالے طلباء و طالبات کے لئے تقسیم انعامات کا یہ جلسہ تھا۔ جس میں انعام پانیوالی بیشتر طالبات تھیں۔ تفصیل ابھی تک حاصل نہیں ہوئی ہے مگر جن طالبات نے پوسٹ گریجویشن کیا اور اپنی کامیابی پر حاضرین سے داد تحسین حاصل کی۔

ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) مس تبسم عبدالحمید ساونت۔ متوطن: راجے واڑی تعلقہ مہاڈ اس طالبہ نے پونہ یونیورسٹی سے ایم ایس سی (زولوجی) کامیاب کیا۔

(۲) مس فرزانہ عبدالوہاب واریکر۔ متوطن، ٹول تعلقہ مہاڈ اس طالبہ نے بھی پونہ یونیورسٹی سے زولوجی میں ایم ایس سی کی سند حاصل کی اور فی الوقت ڈاکٹر اندرے جونیئر کالج بورلی پنچتن میں لیکچرار ہیں۔

(۳) مس فرحانہ عبدالعزیز، جوے متوطن: کامبلے تعلقہ مہاڈ اس طالبہ نے ممبئی یونیورسٹی سے ایم ایس سی (زولوجی) کی سند حاصل کی۔

(۴) مس شبنم اقبال سیّد متوطن، موربہ اس طالبہ نے پونہ یونیورسٹی سے انگلش میں ایم اے کیا ہے۔

مسلمانانِ عالم کو الفطر کی پیشگی عید مبارکباد

آدم سلیمان منیار

آدم سلیمان منیار ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوئے شہر بمبئی میں۔ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کونسل کے ممبر بنے۔ ۱۹۴۸ء میں میونسپل کارپوریشن بمبئی کے پریذیڈنٹ بنے۔ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر انہوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان خدمات کے اعتراف میں انہیں حکومت پنجاب نے تحریک پاکستان گولڈ میڈل دیا۔

ان کے بیٹے مبین منیار کی شادی ممتاز بینکر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی بھانجی کی بیٹی فرحت اقبال سے ہوئی۔

❋ ❋ ❋

N.K.T.F کا جشنِ سالانہ

حسب الاعلان نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا سالانہ جشن تقسیم انعامات و اعزازات مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۸ء کو مصالحہ والا ہال ڈونگری ممبئی میں انعقاد پذیر ہوا۔

کیپٹن اعجاز شیخ صاحب I.A.S جو حکومت مہاراشٹر میں ہوم ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری تھے اور سبکدوشی کے بعد فی الوقت شیو شاہی پنروسن پرکلپ لمیٹیڈ کے جنرل منیجر مقرر ہوئے ہیں صدر نشین تھے۔ ممبئی کی مخیر علم دوست ہستی الحاج عبدالغنی اطلس والا چیف گیسٹ کی حیثیت سے شریک محفل ہوئے تھے آپ انجمن خیر الاسلام ممبئی کے جنرل سکریٹری ہیں۔ معزز مہمانوں میں جناب ایم ایس پرکار صاحب جو تسمانیہ آسٹریلیا میں اسلامک سینٹر کے صدر ہیں۔ اپنی رفیقۂ حیات کے ساتھ شریک تھے اور خصوصی طور پر مدعو جناب ایم جی سر کھوت صاحب، جوائنٹ چیف فائر آفیسر بھی رونق افروزیٔ محفل ہوئے تھے۔ نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما جو ضلعی سطح پر ناگوٹھنہ نقش کوکن میں بارہا کفیل رہے ہیں۔ جناب اسماعیل دفعدار کی موجودگی نے بھی فورم کی عزت بڑھائی۔ ماہنامہ نقش کوکن کی کتابت کرنے والے خوشنویس مولانا جاوید ندیم صاحب نے سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرکے جلسہ کا آغاز فرمایا۔ کیپٹن فقیر محمد مستری کا نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنی عمر عزیز کی ۷۲ منزلیں طے کیں مگر عمر کے ان ۷۲ سالوں میں سے آدھی عمر یعنی ۳۶ سال نقش کوکن کے نوک و پلک سنوارنے میں گزارے۔ ۱۵ سالوں تک نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کو خونِ دل دیکر اس کی آبیاری کی ہے مگر کبھی کوئی تکلیف نہیں جتنی اس سال (۱۹۹۸ء میں) ہوئی ہے۔ پہلی بات تو بصارت کمزور ہونے سے میں لکھنے پڑھنے سے دور اور دوستوں کو پہچاننے سے معذور ہو گیا ہوں۔ دوسری بات داؤد فاضل بھائی کا کشادہ ہال جہاں ہر سال پروگرام ہوا کرتے تھے حاصل نہیں ہو سکا اور اس چھوٹے ہال پر ہمیں اکتفا کرنا پڑا۔ اور سب سے بڑی تکلیف میں ڈالا ہمارے ایک جوان ساتھی جناب مبارک کاپڑی صاحب کی بے پناہ مصروفیات نے کیونکہ ان کی عدم موجودگی میں تعلیمی مقابلے جاری رکھنا کسی آزمائش سے کم نہ تھا مگر الحمدللہ سب ٹھیک ہو گیا۔

آج فائنل مقابلوں اور ہمارے منتخبہ بیسٹ ٹیچرز، بیسٹ اسٹوڈنٹس اور سلور جوبلی اُستانی کو اعزاز دینے کیلئے ہم جمع ہو گئے۔ اردو تقاریر سے تعلیمی مقابلوں کا آغاز ہوا اور مقابلوں کے اختتام پر معزز مہمانوں کے ہاتھوں انعامات و اعزازات تقسیم کئے گئے۔ صاحبانِ اعزاز معلمین کو ایک خوبصورت مومنٹو، سندِ توصیف اور نقد رقم ڈھائی سو روپئے پیش کئے گئے۔

ماہرینِ تعلیم کے پینل آف ججیز نے جن میں انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر آدم شیخ صاحب، ڈاکٹر عبدالشکور قادری صاحب، سابق اردو ریسرچ افسر جناب خلیق الرحمٰن صاحب پرنسپل انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا اور محترمہ شہزادی حکیم صاحبہ پرنسپل ورسوا انگلش ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج شامل تھے جو فیصلہ کیا اسی مطابق درج ذیل بیسٹ ٹیچر اعزاز کے مستحق قرار پائے۔

اردو: محترمہ رضوانہ لئیق احمد انصاری

عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ ضلع تھانہ،

انگلش؛ جناب یوسف احمد پرکار
حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالسہ۔

سائنس؛ جناب این کے پنچ بھائی اور محترمہ ٹی ایم شیخ۔ بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری

میتھمیٹکس؛ محترمہ سیمین تزویل اور محترمہ صباحت کھٹی میٹھی۔ اقصیٰ گرلز ہائی اسکول، بھیونڈی۔

ہندی مراٹھی کمپوزٹ؛
جناب ٹی بی حوالدار۔ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کڑوئی

مراٹھی: جناب عبداللہ ای قاضی۔ نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری۔

سوشل سائنس؛ جناب اے آر۔ ایم جی شاہ۔ نائیک گرلز ہائی اسکول، رتناگری۔

عربی: جناب عطاءاللہ خان۔ رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی

بیسٹ اسٹوڈنٹ: جو طلباء وطالبات کسی مضمون میں سب سے زیادہ نمبر پائے انہیں بیسٹ اسٹوڈنٹ گردانا گیا اور انہیں ایک خوبصورت مومنٹو، سند امتیاز اور دو سو روپے نقد دیکر ان کا اعزاز کیا گیا۔ وہ حسب ذیل ہیں:

اردو

سید ظہیر عباس ۹۰/۱۰۰
سمیہ ہائی اسکول۔ کوسہ۔ ضلع تھانہ

انگلش:

فرحان محمود پرکار ۸۹/۱۰۰
حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالسہ

ہندی مراٹھی کمپوزٹ:

شاکرہ اے خان مہاڈک
حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول، کھیڈ

میتھمیٹکس:

شمیلہ شفیق احمد شیخ ۱۴۳/۱۵۰
اقصیٰ گرلز ہائی اسکول، بھیونڈی

سائنس:

سنبل آفاق احمد قریشی ۱۴۵/۱۵۰
انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول نالاسوپارہ

مراٹھی (کلیتہً)

عمران غلام محی الدین بھالدارے ۸۳/۱۰۰
مجمندار ہائی اسکول

عربی:

رفعانہ اقبال انصاری ۴۹/۵۰
رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی۔

سوشل سائنس:

سفینہ حیدر علی ۱۴۰/۱۵۰
اقصیٰ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی

بیسٹ بوائے / بیسٹ گرل

جس طالب علم اور طالبہ نے آل کوکن مجموعی اعتبار سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں انہیں سال کا بہترین طالب علم (BEST BOY) اور بہترین طالبہ (BEST GIRL) گردانا جاتا ہے۔ یہ دونوں اعزاز حاجی داؤد امین ہائی اسکول کے حصہ میں آئے اور دونوں طلبات کے درمیان صرف ایک نمبر کا فرق رہا۔

بیسٹ بوائے

فرحان محمود پرکار (667)

بیسٹ گرل

نکہت غلام محی الدین پرکار (666)

انہیں بھی خوبصورت بہترین مومنٹو، سند امتیاز اور نقد دو سو روپے پیش کئے گئے۔

تعلیمی مقابلوں کا فائنل

فورم کے سالانہ جشن میں تعلیمی مقابلوں کا فائنل حاضرین کی توجہ کا مرکز بنا رہتا ہے۔ ضلعی سطح پر سیمی فائنل میں منتخبہ FINALIST سالانہ جشن میں اپنی ذہانت کا لوہا منوا کر آل کوکن بیسٹ کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ امسال ضلع تھانہ میں تعلیمی مقابلے منعقد نہ ہونے کی وجہ سے صرف چار چار امیدوار شریک مقابلہ تھے ان میں جن لوگوں نے کامیابی حاصل کی انہیں اول، دوم

[illegible] کے اعتبار سے نقد رقم، سند توصیف اور ایک ایک تمغہ عطا کیا گیا۔ اوّل نمبر پانے والے کے استاد کو بھی نقد رقم اور سرٹیفکیٹ دیا گیا اور اول نمبر پانیوالے کے ہائی اسکول کو ٹرافی بھی دی گئی۔ یہ ٹرافیاں علم دوست حضرات کی جانب سے عطا کردہ گشتی ٹرافیاں ہیں۔ کامیابی حاصل کرنے والے خوش نصیبوں کے نام درج ذیل ہیں۔

اُردو تقریری مقابلے

اوّل انعام: سلمان محی الدین سمنکے
دسویں کا طالب العلم۔ مجمندار ہائی اسکول، وہور۔

دوسرا انعام: جنید عبدالمجید پرکار
دسویں کا طالب العلم۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالسته۔

تیسرا انعام: فرزانہ تبسم انصاری۔
دسویں کی طالبہ۔ ایس پی ایم ہائی اسکول، راجے واڑی۔

اوّل نمبر پانیوالے اُمیدوار کے ہائی اسکول (وہور) کو ایف ایم مستری ٹرسٹ کی جانب سے ڈاکٹر محمود شیخ اردو ٹرافی پیش کی گئی۔

نقش کوکن

مراٹھی تقریری مقابلے

اوّل انعام: اسماء داؤد پرکار
نویں کی طالبہ۔ نائیک گرلز ہائی اسکول، رتناگیری۔

دوم انعام: آصف اصغر کھمکر۔
نویں کا طالب العلم۔ ڈاکٹر اندرے انگلش اسکول۔ بورلی پنچم۔

تیسرا انعام: مدثر جعفر چوگلے
نویں کا طالب العلم۔ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون۔

اوّل نمبر پانیوالے اُمیدوار کے ہائی اسکول (نائیک گرلز) کو حاجی حسین عبدالغنی مُلاجی ٹرافی پیش کی گئی۔

جنرل نالج پرائمری

پہلا انعام: شعیب حسن کھوت۔
حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول، کھیڈ

دوسرا انعام: مُنذر عبدالمطلب پٹیل۔
یعقوب بیگ ہائی اسکول، پنویل۔

تیسرا انعام: فہیم انصار احمد پٹیل۔
مہاراشٹر ہائی اسکول، چپلون۔

اول نمبر پانیوالے مقدم ہائی اسکول (کھیڈ) کو رحمانی فاؤنڈیشن ٹرافی پیش کی گئی۔

←

جنرل نالج سکنڈری

اوّل انعام: ربانہ عبدالغنی مجوانے
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، مھسلہ

دوسرا انعام: نبیل محمد صالح چرفرے
مجمندار ہائی اسکول، وہور۔

تیسرا انعام: فیاض محی الدین تحویلدار۔
اردو ہائی اسکول پنڈیری۔

اول انعام پانیوالے کے ہائی اسکول کو رابعہ کاڈری ٹرافی پیش کی گئی۔

انگریزی زباندانی

اوّل انعام: سعدیہ اسماعیل دفعدار۔
NES اردو ہائی اسکول، ناگوٹھنہ۔

دوسرا انعام: مبین اسماعیل مقادم۔
سلیمانی ہائی اسکول، اورن۔

تیسرا انعام: معظم علی آئی احمد۔
حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالسته۔

اول انعام پانیوالی طالبہ کے ہائی اسکول (ناگوٹھنہ) کو محمد علی مقدم ٹرافی پیش کی گئی۔

تقسیم انعامات کے بعد معزز مہمان جناب ایم۔ ایس پرکار نے اظہار خیال فرماتے ہوئے ٹاپ کرنیوالے طالب العلم کو ہر سال ایک ہزار روپیہ نقد انعام دینے کا اعلان کیا اور معلومات سے بھرپور خطبہ صدارت کے بعد سند یلکر صاحب نے اظہار تشکر فرمایا اور حاضرین کی ظہرانہ (LUNCH) سے تواضع کی گئی۔ ※ ※ ※

۱۹۹۸ء میں ٹیلنٹ فورم کے تعلیمی مقابلے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین میں جناب مبارک کاپڑی اس کی ابتداء سے ساتھ رہے ہیں اور فورم کے تعلیمی مقابلے دراصل انہیں کے ذہن ودماغ کی پیداوار ہیں اور آپ نے عرق ریزی اور جانفشانی سے ان مقابلوں میں ایسا رنگ بھر دیا ہے کہ وہ مقبول عام ہو گئے ہیں۔ مگر امسال فورم کے اس اولوالعزم اور جواں ساتھی نے اپنی تمام تر توجہ تعلیمی رہنمائی (ووکیشنل گائیڈنس) کی طرف فرمائی جس کے نتیجہ میں وہ بے انتہا مصروف ہو گئے۔ کوکن ہی میں بلکہ مہاراشٹر بھر میں اور مہاراشٹر کے باہر گجرات اور کرناٹک کی ریاستوں میں بھی ان کے پروگرام ہونے لگے ہیں اور کئی مہینوں تک تو کوئی سنیچر اور اتوار ایسا نہیں جس میں وہ مصروفِ (تعلیمی) رہنمائی نہ ہوں ـــ مبارک کاپڑی صاحب کی اس عدیم الفرصتی اور فورم کے پروگرام میں مسلسل عدم موجودگی کے نتیجہ میں فورم کے اراکین کے سامنے یہ سوال پیدا ہو گیا کہ وہ ان تعلیمی مقابلوں کو جاری رکھیں یا بند کر دیں۔ بند کرنا آسان تھا اس لئے کہ ایک سرکیولر بھیجکر تمام ہائی اسکولوں تک اس کی اطلاع پہنچائی جاتی تو بس تھا مگر اس سے پچھلے پندرہ سالوں سے فورم نے کوکن کے اردو ہائی اسکولوں میں تعلیمی بیداری کی جو لہر دوڑائی ہے ـــ علم دوست حضرات کا اعتماد حاصل کیا ہے۔ لوگوں میں جو شوق پیدا کیا ہے اس پر پانی پھر جاتا اور فورم کے اراکین نے یہ گوارہ نہیں کیا۔ مگر مقابلے جاری رکھنے کا مطلب تھا

لائین اقبال کوارے

مبارک صاحب کا قائم مقام (نعم البدل) کھڑا کرنا جو قدرے مشکل امر تھا۔ مگر اللہ رب العزت مسبب الاسباب ہے اس نے فورم کے اراکین میں سے ایک جواں عزم ساتھی جناب لائین اقبال کوارے کو توفیق دی اور انہوں نے آگے بڑھ کر اس بات کا اظہار کیا کہ وہ امسال ان پروگراموں کو ترتیب دیں گے۔ اور ان کا عزم صمیم کامیاب ہوا۔

ویسے تو کوارے صاحب سیاست کے آدمی ہیں ان کی سماجی خدمات بھی نئی ممبئی کے متعدد گاؤں میں فیض رسانی کا کام کر رہی ہے۔ لائینز کلب آف کوپر کھیرنے کے صدر رہے ہیں۔ تعلیمی میدان میں بھی ان کی خدمات قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں۔ تاجر ہیں، فنکار ہیں۔ الغرض اپنی کاروباری مصروفیات میں سے وقت نکال کر جناب لائینز اقبال کوارے صاحب نے یہ ثابت کر دیا کہ:

"رقص کرنا ہے تو پھر پاؤں کی زنجیر نہ دیکھ"

فورم کے اراکین امید کرتے ہیں کہ اگلے سال جناب مبارک کاپڑی صاحب جب اپنی مصروفیات سے فارغ ہوں گے تو فورم کے تعلیمی مقابلے پھر اپنی دیرینہ روایات پر لوٹ آئیں گے۔

انشاءاللہ!

جناب ایدلجی توریل چیرمین بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے ہاتھوں ۱۶ نومبر کو نورتن بلڈنگ پی ڈمیلو روڈ پر بینک کے کارپوریٹ آفس کا افتتاح ہوا۔ تصویر میں بینک کے مینیجنگ ڈائرکٹر جناب شمیم کاظم، ڈپٹی مینیجنگ ڈائرکٹر جناب ٹی اے خان، وائس چیرمین جناب وسیم الدین اعظمی، ایڈوکیٹ رشید متعداد اور مولوی مستقیم اعظمی دکھائی دے رہے ہیں۔ کارپوریٹ آفس کے انچارج جناب جیمی چنائی اور رائیڈ ڈائرکٹر بینک جناب آئی ایس شرما بھی تصویر میں دکھائی دے رہے ہیں۔

جناب ایدولجی ایچ توریل
(چیرمین)

جناب وسیم الدین اعظمی
(وائس چیرمین)

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک کے بورڈ ڈائرکٹرز نے متفقہ طور پر دوبارہ جناب ایدولجی ایچ توریل کو بنک کا چیرمین اور جناب وسیم الدین اعظمی کو بنک کا وائس چیرمین منتخب کیا ہے۔ ٭٭٭

محمد ابراہیم بیٹکر

محمد ابراہیم بیٹکر (مرحوم) ڈاکٹر کریم نائیک کے بہنوئی تھے۔ وہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد بمبئی سے کراچی چلے گئے۔ وہاں بھی کوکنی جماعت سے وابستہ رہے۔ ۱۹۵۷ء حکومتِ پاکستان کی طرف سے پاکستان سفارتخانہ نیروبی (ایسٹ افریقہ) میں تقرری ہوئی۔

نیروبی میں انہوں نے کوکنی برادریوں کے مسائل کو حل کرنے میں دلچسپی لی۔ ۷ فروری ۱۹۹۷ء جمعۃ الوداع کو وہ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

انہوں نے اپنے پسماندگان میں ۵ اولادیں چھوڑی ہیں۔ بڑی بیٹی ممتاز اقبال نے اپنی ۳۰ سالہ سروس U.N.O.P میں مکمل کرکے ایوارڈ لیا۔ ان کے بڑے بیٹے اشرف بیٹکر نیویارک میں ڈائرکٹر کی پوزیشن میں کام کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے صغیر بھی نیویارک میں ہیں اور تیسرے بیٹے بشیر کراچی میں Settled ہیں۔ انکی ایک بیٹی بدرالنساء نواب کا انتقال ہو گیا۔

صبا کوارے

واشی، نئی ممبئی کی مشہور رفا در اینگلو اسکول کا سترہواں سالانہ جلسہ نہایت شاندار پیمانہ پر منایا گیا جو قابل دید اور لائق تحسین تھا۔ نئی ممبئی کے میونسپل کمشنر شری بھاکرے بطور مہمان خصوصی شریک محفل تھے۔ جن کے ہاتھوں بچوں کو انعامات تقسیم کیے گئے۔ اسی اسکول کی پانچویں کی طالبہ صبا اقبال کوارے کو اکیڈمک ایکسیلینسی ایوارڈ دیا گیا۔ طالبہ موصوف مس صبا کو اپنی کلاس میں بہترین انگلش رائٹنگ، مراٹھی رائٹنگ اور ہندی رائٹنگ کے لیے بھی اولین انعامات دیے گئے اور ہندی تقریری مقابلہ کا دوسرا انعام بھی اسے ہی ملا۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے فعال رکن لائین اقبال کوارے کی یہ دختر ہر سال مختلف مقابلوں میں شریک ہوا کرتی ہے۔ ۱۹۹۲ء میں آل انڈیا کلر مقابلوں میں اس کے گروپ نے دوسرا انعام پانے کے بعد ہر سال ۱۹۹۷ء تک یہ طالبہ اتھیلیٹک میں ۵۰ میٹر کی دوڑ میں ہمیشہ اول نمبر کا انعام پاتی رہی ہے۔ یہ ہونہار طالبہ نے انگریزی میڈیم کی ہونے کے باوجود اردو کے بہترین اشعار حفظ کر لئے ہیں جنہیں وہ گاہے گاہے اپنے مخصوص انداز میں سنا کر سامعین سے دادِ تحسین حاصل کرتی رہی ہے۔ اسکول کے مختلف ڈراموں میں حصہ لینے کے علاوہ نقش کوکن کی جانب سے منعقدہ ڈراموں کے مقابلہ میں پیش کردہ "میں بھی سوچوں تو بھی سوچ" ڈرامہ کو بہترین ڈرامہ کا انعام ملا تھا اور اس میں نامی آرٹسٹ رحیم کے بچپن کے کردار میں صبا کوارے نے اپنے جوہر دکھائے ہیں۔ ✤✤

فائنل پروگرام کا فوٹو

جن طلبا یا اساتذہ کو ۲۶-۲-۹۸ کے فائنل پروگرام میں لی گئی تصویروں کی کاپی درکار ہو وہ دفتر نقش کوکن میں آکر یا اپنے کسی رشتہ دار کو بھیجکر تصویر چن لیا تو اس کی EXTRA کاپی بنوا کر انہیں بھیجی جا سکے گی۔

✤ ✤ ✤

ناراض نہ ہوں!

اگر آپ کے کسی پروگرام کی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہو تو ناراض نہ ہوں۔ ممکن ہے وہ خبر ہم تک پہنچی ہی نہ ہو۔ ہمارا کوئی نامہ نگار نہیں ہے۔
لہٰذا اپنے پروگرام کی خبر آپ خود لکھ کر بھیجئے۔ ٭٭

اطلاع: جن حضرات کا سالانہ زر تعاون ختم ہو جاتا ہے ان کو یاد دہانی کے کارڈز بھیجے جاتے ہیں ان حضرات و خواتین سے گذارش ہے کہ وہ اپنا زر تعاون جلد ارسال کریں۔ (ادارہ)

ممبئی مہانگر پالیکا کچرا گاڑی روکو آندولن میں الطاف ایم قاضی چیئرمین ٹرامبے تعلقہ کانگریس کمیٹی (آئی) پروفیسر جاوید خان سابق منسٹر مبارک خان اور پارٹی کے ورکر دیکھے جا سکتے ہیں۔

نقش نواز

ماہنامہ " نقش کوکن" کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا۔ ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

ادارہ

درونِ ہند

جناب اسماعیل محمد جوئے (نانا)۔ کڈوی
اردو ہائی اسکول۔ بارہ پاڑہ
ڈاکٹر مسز صفیہ انکولوی۔ ممبئی
جناب حنیف گھنسار۔ کھیڈ
جناب صفیان عبدالحمید ساکر کوٹے۔ ماہم
جناب ایم ایس پٹیل۔ بھیونڈی
جناب محمد شفیع یوسف پردیسی۔ بورلی پنچتن
جناب نثار عبدالکریم داتے۔ مروڈ جنجرہ
پٹیل افشاں۔ پنویل
ضلع پریشد اردو ہائی اسکول۔ راجیواڑہ
جناب زین العابدین پرکار خاکی۔ اندھیری
جناب نیاز ناخوا۔ ممبرا
جناب شعیب حمید قاضی۔ ممبئی۔ ۳
مسز ساجدہ فیصل خطیب۔ ممبئی۔ ۹
جناب سکندر نظام الدین ٹولکر۔ مروڈ جنجیرہ
مس مریم سلیمان دھنسے۔ وڈولی

بیرونِ ہند

جناب حسن میاں دروگے۔ لندن
جناب مختار اے مروڈکر۔ تنزانیہ
جناب محمد سعید بھونیل۔ کراچی
جناب احمد اسماعیل واگلے۔ کراچی
جناب علی خان۔ کراچی
جناب عبدالرشید ہوٹے۔ کراچی
جناب عبدالقدیر مقادم۔ کراچی

مخیّرین حضرات سے

مخلصانہ اپیل

آپ بخوبی واقف ہیں کہ مساجد روئے زمین کا سب سے بہترین حصہ ہیں۔ انھیں اللہ کا گھر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ شروع ہی سے رشد و ہدایت کا مرکز رہی ہیں اور آئندہ بھی مسلمانوں کی سب سے بڑی علمی و روحانی جدوجہد کا مرکز رہیں گی۔ ایسی ہی ایک خام مسجد زیر اہتمام جماعت المسلمین پندھلے" مسجد تعلقہ راجہ پور ضلع رتناگیری میں قائم ہے۔ جہاں نمازیوں کی تمام سہولتوں کے مدنظر نماز پنجوقتہ جمعہ و عیدین کے مناسب و معقول انتظامات کے ساتھ حلقے کے منتشر نمازیوں کو یکجا جمع کرنے، ان کے دلوں میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنے۔ اجتماعی شکل میں نیک زندگی گذارنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس گاؤں میں دو مسلم محلے ہیں۔ ایک باغ قاضی حسین باغ عبدالقادر ہے۔ مسجد سے مسلمانوں کے گھر فاصلے پر ہیں اور نمازیوں کو مسجد میں آنے کے لئے راستہ بھی نہیں ہے۔ مسجد پرانی ہونے کی وجہ سے اسے تعمیر کرنا اور نمازیوں کے لئے راستہ بنانا اسی طرح دونوں محلوں میں بچوں کے علمی درسگاہ بنانا ضروری ہے تاکہ مسلم طلباء بہترین معلوم کی نگرانی میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرے۔ چنانچہ یہ ادارہ آپ کا اپنا ادارہ ہے جو قوم کی تعلیمی سماجی تہذیبی و اخلاقی ترقی کے فروغ کا کام انجام دے رہا ہے۔

یہاں کے عوام میں اتنی وسعت نہیں ہے کہ اس تعمیری کام میں ایک خطیر رقم مہیا کر سکیں۔ لہذا ادارہ آپ مخیّرین سے مخلصانہ اپیل کرتا ہے کہ ازراہ کرم پیدا شدہ دشواریوں کو دور کرنے کے لئے اس کار خیر میں دامے درمے قدمے سخنے حصہ لیں جبکہ اللہ کے رسول ﷺ کا وعدہ ہے کہ جو شخص دنیا میں اللہ تعالے کے لئے مسجد

بناتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں بہترین مکان تعمیر کرتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ انشاء اللہ اس کار خیر کا اجر اللہ تعالےٰ اپنی بے پناہ رحمتوں و برکتوں کی شکل میں عطا فرمائے گا۔ اور یہی ایک ایسا سرمایہ ہے جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے اور آخرت کو سنوارنے کا بہترین ضامن بن سکتا ہے۔ بڑا ہی خوش نصیب وہ شخص ہے جس کی کمائی کا اور زندگی کا جتنا ہی زیادہ حصہ راہِ خدا میں لگ جائے۔

نوٹ۔ مقامی حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ چیک جماعت کے نام اور پتہ پر ارسال کریں یا نقد چندہ دینا چاہتے ہیں وہ اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ بغیر رسید کے چندہ نہ دیں۔

سلور جوبلی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ تعلیمی حلقہ میں کئی قابل قدر سرگرمیوں کا اجراء اس پلیٹ فارم سے ہوا ہے۔ آج کوئز کنٹیسٹ اور جنرل نالج مقابلوں کا دور دورہ ہے مگر بارا سال قبل نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے اس کی شروعات کی تھی۔ درس و تدریس میں ۲۵ سال گذارنے والے معلمین کی قدر افزائی اور انہیں سلور جوبلی اعزاز دینے کا سلسلہ بھی اسی فورم نے شروع کیا آج کئی ادارے ۲۵ نہیں بلکہ ۱۵ سالوں کی سروس کے بعد اساتذہ کو نوازنے لگے مگر اس سمت نظر دوڑانے کا رواج تو اسی فورم نے شروع کیا۔

ہمیں خوشی ہے کہ امسال NKTF کی طرف سے سلور جوبلی اعزاز کی حقدار رفیع الدین فقیہہ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی کی ہیڈ مسٹریس محترمہ نجم النساء شمس الہدیٰ انصاری فورم کے ۱۳ دسمبر ۹۸ء کے منعقدہ پروگرام میں حاضر تھیں ہمیں ان کی سروس کی تفصیلات حاصل نہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ انہیں صحت و تندرستی عطا فرمائے اور ان کی ہدایت اور رہنمائی میں قوم کی بچیاں جو زیر تعلیم ہیں فیضیاب ہوتی رہیں۔

اشفاق کوپے کو مبارکباد

یہ خبر باعث مسرت ہے کہ اسماعیل یوسف کالج کی جانب سے ۲۸ نومبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہونے والے تابانی ٹرافی اردو انٹر کالجیٹ تقریری مقابلے میں مہاراشٹر کالج کے دو طلبہ نے حصہ لیا۔ دونوں کے نام بالترتیب شہزاد فراز اور محمد خالد صدیقی ہیں۔ ان دونوں طلبہ نے ٹرافی حاصل کر کے مہاراشٹر کالج کے اساتذہ اور طلبہ کا نام روشن کیا۔ ان دونوں کے موضوعات بالترتیب "بیرونی کھیلوں کی آمد کا ہندوستانی معیشت پر اثر" اور "انٹرنیٹ رحمت یا زحمت" تھے۔

خانۂ فرہنگ ایران جمہوریہ ہند کی جانب سے گذشتہ دنوں مضمون نویسی کا انٹر کالجیٹ مقابلہ منعقد ہوا تھا جس میں مہاراشٹر کالج کے ہونہار طالب علم اشفاق عمر کوپے نے اول انعام حاصل کیا۔ ہم اراکین بزم اردو کی جانب سے ان تینوں طالب علموں کو دلی مبارکباد۔

محمد عبد الکریم
بزم اردو مہاراشٹر کالج ممبئی

انجمن ہائی اسکول شریوردھن

ضلع رائے گڈھ میں اول

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کے طلباء کی ایک جماعت نے بزم ملت مروڈ کے تحت منعقدہ آل رائے گڈھ سیرت النبی تقریری اور نعت خوانی کے مقابلہ میں شرکت کی۔ ریشماں نور احمد سید نے نبی کی

کمالیت اور نصیبہ شبیر ہرزک نے معجزات نبی پر ایماں افروز تقریریں پیش کیں اور اول انعام حاصل کیا۔ حذیفہ عبد السلام جو نے نعت پاک سنا کر سوم انعام پایا۔

فرزانہ واریکر .M.Sc

موضع ٹول تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کی رہنے والی ۲۲ سالہ طالبہ فرزانہ عبدالوہاب واریکر امسال پونہ یونیورسٹی سے ایم ایس سی (زوالوجی) میں ۶۷ فیصد نمبر حاصل کرکے کامیاب ہوئیں۔ ۱۹۹۱ء میں آپ نے S S C کا امتحان ممبئی بورڈ سے پاس کیا تو آپ کو ۷۳ فیصد نمبر حاصل تھے۔ ۱۹۹۶ء میں بی ایس سی کی سند آپ نے درجۂ اول میں ممبئی یونیورسٹی سے حاصل کی تھی۔ امسال ایم ایس سی کامیاب کرنے کے بعد آپ ڈاکٹر انڈرے جونیئر کالج پنچتن بورلی میں زوالوجی کی لکچرار ہیں۔

مروڈ او کیشنل گائیڈنس
لائبریری کا افتتاح

انجمن اسلام مروڈ جنجیرہ اسکول اینڈ جونیئر کالج مروڈ کے احاطہ میں ۲۶ نومبر ۹۸ء کو یوتھ ویلفیر ایسوسی ایشن جدہ کی مالی اعانت سے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ممبئی کے زیر اہتمام اوکیشنل گائیڈنس لائبریری کا افتتاح عالی جناب غلام محمد پیش امام صاحب صدر انجمن اسلام جنجیرہ کے ہاتھوں انجام پایا جلسہ کی ابتدا طالب علم سیف سعید قادری کی تلاوت کلام سے ہوئی مشہور شاعر شاکر سوپاروی نے نعت پاک پیش کی کپتن فقیر محمد مستری نے روداد سے جلسے کا آغاز فرمایا سیکریٹری ابراہیم احمد سندلکر نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ غلام محمد پیش امام صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ لائبریری کا جاری کرنا بڑی بات نہیں ہے لائبریری سے استفادہ حاصل کرنا بڑی بات ہے۔ اگر آپ نے کتابوں سے استفادہ حاصل نہیں کیا تو ہزاروں روپے کی کتابیں ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکیں گی۔ مطالعہ ہی انسان کو اپنی منزل تک پہونچا سکتا ہے۔ ماہر تعلیم مبارک کاپڑی ایم ایس سی نے "ایس ایس سی کی پڑھائی کس طرح کی جائے" کے موضوع پر اور اوکیشنل گائیڈنس سے متعلق اپنی دو گھنٹے کی تقریر سے بچوں کی رہنمائی فرمائی۔ طلباء و طالبات نے مبارک کاپڑی صاحب سے سوالات بھی کئے جس کے معقول جوابات دیئے گئے۔ پروگرام میں صدر محترم اور رضوان عبدالحمید خطیب کو شال اور کتابوں کا تحفہ دیا۔ یوتھ ویلفیر ایسوسی ایشن جدہ کے روح رواں جناب محمد علی مقادم اور ساتھی حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

مدرسہ مفتاح العلوم کوپر گاؤں
کا سالانہ جلسہ و تقسیم اسناد

مورخہ ۶ شعبان ۱۴۱۹ھ ۲۶ نومبر ۹۸ء بروز جمعرات صبح ٹھیک دس بجے نئی جگہ کھڑکی پر (زیر صدارت حضرت مولانا محمد حنیف صاحب و شیخ الحدیث معہد ملت مالیگاؤں) ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز حسب معمول تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

تلاوت کے بعد طلبائے معہد نے ایک دلچسپ اور خوش کن پروگرام پیش کیا جس کو سامعین نے نہ صرف پسند کیا بلکہ انھیں نقد انعامات دیکر ان کی حوصلہ افزائی کی۔

مہمانانِ خصوصی میں حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری۔ مولانا مختار احمد صاحب مدنی اور مولانا محمد یوسف صاحب کرن شریک جلسہ تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے بیانات میں علم دین اور درس دینیہ کی اہمیت کو نہایت ہی فصیح و بلیغ اور جامع انداز میں اجاگر کیا۔ ان کے بعد فارغ شدہ طلبہ کو صدر موصوف کے ہاتھوں اسناد پیش کی گئیں۔ رسم تقسیم اسناد کے بعد خطبۂ صدارت میں حضرت مولانا محمد حنیف نے سامعین سے خطاب کیا۔ جلسہ ٹھیک پونے دو بجے حضرت مولانا محمد یوسف کی دعا پر ختم ہوا۔

مولانا محمد شریف کو مبارکباد

مولانا آزاد اردو ہائی اسکول ممبئی ۱۱ کے سینئر کلرک مولانا محمد شریف مہدی حسن نے سیکنڈری اسکولس ایمپلائز کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹیڈ ممبئی کے ڈائریکٹر کے انتخاب میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ان کے ساتھ ہی سمتا پینل کے ۱۳ ڈائریکٹرس بھی منتخب ہوئے ہیں۔ تقریباً ۱۳ ہزار سیکنڈری اسکولس ٹیچرز اس سوسائٹی کے ممبرس ہیں اور ۶۵ ہزار روپیہ بطور قرض مل جاتا ہے۔ موجوہ پینل نے اس رقم کو ایک لاکھ روپیہ کردیا ہے اس کے علاوہ ملازمت سے سبکدوش ہونے پر ۵ ہزار روپیہ دیا جاتا ہے۔ میڈیکل اور ایجوکیشن کے لئے بھی امداد دی جاتی ہے لوناولہ وشرام ودھام تعمیر کیا گیا ہے جس میں معمولی فیس پر ٹیچرز پکنک کے لئے جاسکتے ہیں۔ فی الحال سوسائٹی کی تین شاخیں تائیگام (دادر) وکرولی اور جوگیشوری میں واقع ہیں۔

موجودہ پینل کے بھی ڈائریکٹرس ٹیچرز ہیں اور سوسائٹی کی تعمیری ترقی میں مصروف رہتے ہیں۔ ادارہ سرسید ادبی سنگم سوپارہ ضلع تھانہ کی جانب سے جملہ ڈائریکٹروں کو مبارکباد۔

شیخ معین الدین۔ شاکر سوپاروی اور اراکین سرسید ادبی سنگم سوپارہ

اردو ہائی اسکول پندیری کی شاندار کامیابی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ نومبر ۹۸ء بمقام مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں منعقد کئے گئے جنرل نالج مقابلے میں رتناگیری وسندھودرگ ضلعوں کے ۱۴ ہائی اسکولوں نے حصہ لیا تھا جس میں ہذا اسکول کا طالب علم کمار فیاض محی الدین تحویلدار نے جنرل نالج مقابلے میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کی اس خوشی میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ذریعے نقد انعام، سرٹیفیکٹ اور کچھ کتابیں انعامات کے پر دی گئیں۔

اسی طرح منڈنگڈھ تعلقہ میں منعقد کئے گئے سائنسی نمائش مورخہ ۱۹،۱۸ نومبر ۹۸ء کو، کے، وی بھاٹے ودیامندر ویشوی جس میں ھذا اسکول کے دو طالبات نے پرشن منچو شا مقابلے میں اول نمبر حاصل کیا۔ وہ دو طالبات ہشتم جماعت کی کماری کاروبنہ اکبری عبدالکریم اور ٹھوکن روبینہ مشتاق تھی جنھیں سرٹیفیکٹ سے نوازا گیا۔ ھذا اسکول کی کامیابی پر اسکول کے صدر مدرس اساتذہ کرام، سوسائٹی کے اراکین اور گاؤں کے بزرگ ہستیوں نے ان طالب علموں کو سراہا اور دلی مبارکباد پیش کی۔

وزیر ٹھوکن

اُردو ہائی اسکول دابھول کا تقریری مقابلہ

نقشِ کوکن ٹیلینٹ فورم ممبئی کے زیر اہتمام ۲۱ر نومبر ۱۹۹۸ء کو مہاراشٹر اردو ہائی اسکول چپلون میں رتناگیری وسندھودرگ ضلع کے اردو ہائی اسکولس کے طلبہ کے درمیان تقریری، جنرل نالج اور انگریزی زبان دانی کے مقابلے منعقد کیے گئے تھے جس میں انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول دابھول کی نہم جماعت کی ہونہار طالبہ شبنم اشرف صحیبولے نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے جس سے خوش ہوکر دابھول کے مشہور و معروف سوشل ورکر وگرام سنگھٹن منڈل سے سبھاپتی جناب گلزار اسماعیل خطیب نے شبنم صحیبولے کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اسرار احمد شیخ اور اساتذہ کرام کی محنت اور کاوشوں کی بے حد تعریف کی بعد ازاں پالک شکشک سنگھ کے صدر عہدے داران اور دابھول کے معزز شہریوں نے بھی شبنم صحیبولے کا پرجوش استقبال کرتے ہوئے مبارکباد دی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اسکول کی نمایاں کارکردگی اور ترقی سے خوش ہوکر دابھول کے ایک اور مشہور سوشل ورکر جناب جمال الدین قاضی صاحب نے ۲۹ نومبر ۱۹۹۸ء سے شروع ہونے والے نیشنل ٹیلینٹ ریسرچ اکزامینیشن جو ضلع رتناگیری میں ہورہی ہے۔ شریک ہونے والے طلبہ اور اساتذہ کو مالی امداد (تعاون) دینے کا اعلان کیا ہے۔

ریاض۔ امین۔ شیخ۔ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول، دابھول

ڈاکٹر شاہد نورے کی اعلیٰ تعلیم کیلئے رومانیہ روانگی

شیوں بزرگ تعلقہ کھیڈ کے ڈاکٹر عبدالطیف نورے کے صاحبزادے شاہد لطیف نورے نے بیجاپور کے الامین میڈیکل کالج سے MBBS پاس کیا اور گاؤں ہی میں پریکٹس کررہے تھے۔ ۲ر دسمبر کو رومانیہ روانہ ہوئے جہاں وہ پانچ سال کا کورس Cardiology specialization کرنے والے ہیں۔

ڈاکٹر شاہد جو اپنے والدین کے ساتھ ابوظہبی میں تھے وہیں سے انہوں نے ابتدائی تعلیم نمایاں نمبروں سے پوری کی ہے۔ صوم صلاۃ کے پابند ڈاکٹر شاہد اپنے والد ڈاکٹر عبدالطیف اور چچا محمد علی نورے جو گذشتہ تیس سالوں سے راجہ پور میں پریکٹس کررہے ہیں۔ اس خدمت خلق کے پیشے میں اپنے خاندان کا نام روشن کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اللہ انہیں کامیاب کرے۔ شیوں تعلقہ کھیڈ کی سرزمین سے ڈاکٹر بننے والوں میں یہ دسویں ڈاکٹر ہیں۔

موربہ میں سالانہ جلسہ فراغت

مدرسہ دارالرحمت (موربہ تعلقہ مان گاؤں ضلع رائے گڈھ) بچیوں کا دینی مدرسہ ہے جو مولانا یعقوب دھنسے ندوی کے زیر نظامت چل رہا ہے۔ ۲۹ر نومبر ۹۸ء بروز اتوار کی صبح ثانی میمونہ صاحبہ حاجی قاسم چلوان کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ میمونہ قاسم دھنسے مہمان خصوصی تھی۔ اس جلسہ سے گیارہ طالبات کو "عالمہ" کی سند اور گیارہ طالبات کو قرأت و تجوید کی سند پیش کی گئی۔ طالبات نے ایمان

افروز تقاریر کی اور نبیلہ آدم فرفرے ...ائے کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ناظم و اراکین مدرسہ دارالرحمت للبنات۔ موضع تعلقہ مان گاؤں ضلع رائے گڈھ

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کاسالانہ جلسہ

مورخہ ۶ دسمبر ۹۸ء کو بمقام انجم خیر الاسلام ہائی اسکول گوریگاؤں (رائے گڑھ) میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت یونٹ کے پریسیڈنٹ جناب علی ایم شمسی صاحب نے کی۔ جناب اسحاق جمخانہ والا پریسیڈینٹ انجمن اسلام بمبئی اور سابق منسٹر گورنمنٹ آف مہاراشٹر اور جناب غلام محمد پیش امام چیرمین بورڈ آف مینجمنٹ یونٹ یہ اس جلسہ میں بحیثیت مہمانِ خصوصی مدعو تھے۔ فقیر محمد مستری، سیکریٹری نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اور جناب محمد علی سرکھوت کا اس جلسہ میں اعزاز کیا گیا۔ جناب قطب الدین قاضی (ہرکول) جناب ڈاکٹر فیصل دیشمکھ (مہاڈ)، جناب اقبال کوارے (واشی) جناب عبدالمجید کردیکر (گورے گاؤں) یہ بطور اعزازی مہمان شریک رہے۔ رائے گڈھ ضلع کے تمام مسلم تعلیمی اداروں کے ایس۔ ایس۔ سی / ایچ ایس سی، ڈاکٹرس، انجینئر اور وکیل، گریجویٹس اور پوسٹ گریجویٹس کا اس جلسہ میں اعزاز (ستکار) کیا گیا۔ جو کثیر تعداد میں سرپرستوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان طلباء و طالبات کی ہمت افزائی کے لئے ضلع کی مینجمنٹس کے سربراہوں نے بھی شرکت کی۔ جن میں غلام محمد پٹیل (وہور) جناب عبدالرؤف فجندار (وہور) جناب مشتاق درزی (مروڈ جنجیرہ) جناب اشرف کاپڑی (راجے واڑی) جناب شوکت ملا (پنویل) جناب ایڈوکیٹ دھنسے (پانگلولی) شامل ہیں۔ گورے گاؤں مسلم جماعت کی ایک معروف ہستی جناب حمید بھائی ٹول نے بھی شرکت کی۔ مہمانان نے جلسہ کی کامیابی کو سراہا اور ایک شاندار جلسہ رہا۔ اردو ایجوکیشن سوسائٹی گورے گاؤں کے تعاون سے یہ جلسہ منعقد ہوا۔

عبدالوہاب دھنسے۔ جنرل سکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ

تعارف

دنیا میں کئی ایسے بھی سعادت مند بچے ہوتے ہیں جو والدین کی خواہش کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرنا ان کا نصب العین ہوتا ہے۔ ورنہ ایسوں کی بھی کمی نہیں جو والدین کو چکمہ دینے اور ان کی شفقت کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ چنانچہ یہ زیر نظر سعادت مند نوجوان جناب عبدالروف المرحوم حسن پرکار جنھوں نے والدِ مرحوم کی خواہش کی غرض اعلیٰ تعلیم کے لئے کالج میں داخلہ لیا تھا کہ ذیابیطس کی بیماری سے مرحوم دونوں آنکھوں سے نابینا ہوگئے اور تکمیل تعلیم سے دو سال پہلے ہی وہ اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔ مگر اس باہمت نوجوان نے ہمت نہ ہاری بلکہ امسال ۱۶ جون ۹۸ء کو لیور پل جان مورس Liverpool Johnmoores

یونیورسٹی سے آپلائیڈ کیمسٹری Applied Chemistry میں بیچلر آف سائنس (B Sc) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ موصوف کا آبائی وطن موضع سیکرول تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگیری ہے۔ اور بیک برن انگلینڈ میں آباد ہیں۔ ہم ان کی باعزم کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کر کے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

ابراہیم بغدادی U K

میسکو عوامی خدمات کے ۲۹ سال

میسکو یہ ایک رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے جو ۲۹ سال سے عوامی خدمات انجام دے رہا ہے۔ میسکو کے فلاحی کام ☆ تعلیمی کفالت فی الوقت ۲۲۳ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ جن میں ڈاکٹری کورس کے ۲۵ طلباء بھی شامل ہیں اس مد میں۔ ۸۸۶۳۱۱ روپئے خرچ کئے گئے اعلیٰ تعلیم کے لئے ۶ طلباء کو مالی امداد مہیا کی گئی۔ متفرق امدادی فنڈ بیواؤں غریب افراد کو سلائی مشینیں۔ ۹۹۰۹۱۵ روپئے امداد دی گئی۔ انتہائی مہنگی طبی امداد۔ ۶۰ مریضوں کو ۵۴۷۷۲۴۲ روپئے کی امداد دی جس میں ۴۲ دل کے مریض ہیں جن کا آپریشن کرایا گیا۔ ٹی بی کا مفت علاج۔ مفت دوائیاں فراہم کی جاتی ہیں۔ بیک وقت ۲۵ مریضوں کے لئے ۱۸۴۱۴ روپے خرچ کئے گئے۔ فی الحال ۱۸ انگلش نرسری اسکول۔ ۲ اردو نرسری اسکول۔ ایک اردو پرائمری اسکول۔ ۳ سلائی کلاسیس اور عربی مدرسہ چلاتے ہیں۔ ادارہ میسکو آپ سے تعاون کی درخواست کرتا ہے۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

علامہ اقبالؔ

پتہ۔ میسکو ۱۱۰ ناتال والا بلڈنگ ویر ساور کر مارگ ماہم ممبئی ۴۰۰۰۱۶

فون - 4455365-4444339

Fax 4440857

سمیہ ہائی اسکول کا جشنِ سالانہ

سمیہ ہائی اسکول (کوسہ ممبرا) کا سالانہ جشن جمعرات کی شام زیر صدارت جناب محمد سعد خلیل احمد سعید چیرمین مولانا خلیل احمد جامعی میموریل ٹرسٹ منعقد ہوا جس میں بطور مہمانانِ خصوصی مبارک کاپڑی، قیصر الجعفری، سلمان ماہمی (مدیر فوزان) انور نوری، ایڈوکیٹ سید شمیم احسن، سلطان ملپاری، نادرہ یاسین سرمے (کارپوریٹر) ایڈوکیٹ شکیب اختر اور منصور احمد نے شرکت فرمائی۔ اسکول کی ہیڈ مسٹریس شہناز شیخ نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اس جشن سالانہ میں اسکول کی طالبہ خان نوشین احتشام محمد کی گلپوشی کر کے انعام و اکرام سے نوازا گیا جس نے اکتوبر ایس ایس سی کے امتحان میں ۶۷٫۶۰ فیصد مارکس حاصل کر کے پورے تھانے ضلع میں اول مقام حاصل کیا۔ اردو میڈیم کی اس طالبہ کی کامیابی نے اردو ذریعہ تعلیم کی اہمیت واضح کی ہے۔

تعارف

برمنگھم انگلینڈ کی جانی مانی شخصیت جناب عبداللہ عبدالغنی نورے صاحب کے برخودار محمد سلیم نورے صاحب نے ۱۷ جولائی ۱۹۹۸ء میں ولورہمٹن Wolverhamton یونیورسٹی انگلینڈ سے آپلائیڈ سائنس Applied Science (میتھس اینڈ فزکس) میں بیچلر آف سائنس (B Sc) کی اعلیٰ ڈگری سیکنڈ ڈیوژن میں کامیابی کے ساتھ

...تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جسطرح تم سے قبل کی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

حاصل کر چکے ہیں۔ اور فی الحال P.G.C.E ان میتھمیٹکس (In Mathamatics) میں "دی یونیورسٹی آف برمنگھم" میں اپنی تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس ہونہار نوجوان میں علمی قابلیت کے علاوہ والد کے نقش قدم سماجی خدمات کا بھی جذبہ رکھتے ہیں اور انگریزی زبان کے ساتھ اپنی مادری اور اردو بھی روانی سے بولتے ہیں۔

موصوف کا آبائی وطن متوطن شیوں بزرگ، تعلقہ کھیڈ یا ضلع رتناگیری ہے۔ اور برمنگھم میں آباد ہیں۔ ہم ان کی کامیابی پر دلی مبارکباد دیتے ہوئے مزید ترقی کے لئے دعاگو ہیں۔

پندرھواں کل ضلع رائے گڈھ سیرت النبیؐ نعتیہ و تقریری مقابلہ

بزم ملت محلہ بازار کی جانب سے

جماعت المسلمین محلہ بازار کی سرپرستی میں پندرھواں کل ضلع رائے گڈھ سیرت النبیؐ نعتیہ و تقریری مقابلہ احاطہ انجمن اسلام جنجیرہ میں مولا عبدالسلام جتو (استاد حدیث مدرسہ حسینیہ شریوردھن) کے زیرصدارت منعقد ہوا۔ مولانا عبدالرشید (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، راندیر گجرات) بحیثیت مہمان خصوصی شریک تھے۔ مقابلہ مورخہ ۲۹ رنومبر

فہرست انعام یافتگان

مقابلہ	گروہ	درجہ	طالب علم کا نام	مدرسہ کا نام
نعتیہ مقابلہ	اول	اول	سلمان نثار حبشی	آر زیڈ پی اردو اسکول مجگاؤں
″	″	دوم	ایمن نوشاد چوگلے	مروڈ نگر پالیکا پریشد اسکول نمبر ٦
″	″	دوم	فوزین ولی اللہ پٹھان	آر زیڈ پی اردو اسکول کھارانبولی
″	″	سوم	سہانا مظہر چوگلے	آر زیڈ پی اردو اسکول اسرولی
″	دوم	اول	یا نمین شکیل کھلے	آر زیڈ پی اردو اسکول مجگاؤں
″	″	دوم	سرفراز عبدالقادر ڈولی	اے آئی جے ہائی اسکول گونڈگھر
″	″	سوم	حذیفہ عبدالسلام جتو	اے آئی جے ہائی اسکول شریوردھن
نعتیہ مقابلہ	سوم	اول	فاروق عبدالحمید طالب	اے آئی جے ہائی اسکول مروڈ جنجیرہ
″	″	دوم	رضوان عمر لمباڑے	ایس پی ایم ہائی اسکول راجیواڑی
″	″	سوم	کنیز فاطمہ فیض نایک	اے آئی جے ہائی اسکول بورلی مانڈلہ
تقریری مقابلہ	اول	اول	نعیمہ سیف اللہ فرفرے	آر زیڈ پی اردو اسکول مجگاؤں
	″	دوم	عائشہ راشد فہیم	مروڈ نگر پالیکا پریشد اسکول نمبر ۷
″	″	دوم	صالحہ نصیر الدین تھنام	آر زیڈ پی اردو اسکول ماجھیری
″	″	سوم	سمیع یوسف خان	مروڈ نگر پالیکا پریشد اسکول نمبر ٦
″	دوم	اول	اصیبہ شبیر ہررک	اے آئی ٹی ہائی اسکول شریوردھن
″	″	دوم	ثنا ذیہ امانت انصاری	ایس پی ایم ہائی اسکول راجیواڑی
″	″	سوم	شفیقہ خلیل کزگے	اے آئی جے ہائی اسکول کونڈگھر
″	سوم	اول	ناصر عمر کائیڑی	ایس پی ایم ہائی اسکول راجیواڑی
″	″	دوم	قافیہ عبدالقیوم پٹھان	اے آئی جے ہائی اسکول پنجر وشی
″	″	سوم	اطہر اختر سید	اے آئی جے ہائی اسکول مروڈ جنجیرہ
″	″	سوم	نیلوفر اقبال انوارے	اے آئی جے ہائی اسکول روہا

۱۹۹۸ء بروز اتوار صبح ۱۱ بجے شروع ہوا سولہ مدارس سے ۳۹ طلباء و طالبات شریک ہوئے مولانا عبداللہ خطیب صاحب، مولانا اسلم سرکھوت صاحب اور مفتی مجتبیٰ صاحب منصف کے فرائض انجام دیئے سہیل سعید قادری نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ سمیر احمد گزگے نے حمد اور سیف یوسف خان نے نعت پیش کی۔ سلیم محمد داماد (صدر جماعت) نے خیر مقدم کیا مولانا نصیر احمد کاپسے صاحب نے مہمانان کا تعارف کرایا۔ دیگر تقاریر میں مفتی مجتبیٰ صاحب اور مولانا عطاء الرحمٰن پینکر صاحب سبق آموز کلمات سے نوازا۔ شب ۹ بجے انعام یافتگان کو اسناد و انعامات سے نوازا گیا جن کی فہرست درج ذیل ہے۔ مولانا عبدالرشید صاحب نے روح افزاء وعظ فرمایا بعد ازاں صدر جلسہ نے خطبہ صدارت پیش کی اب کی بار حقیقی معنوں میں سیرت کا جلسہ ہونے پر علمائے کرام نے داد تحسین دی۔ سکریٹری جماعت المسلمین و بزم ملت محلہ بازار جناب راشد عمر فہیم نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض یوسف شریف جمعدار سر اور طفیل علی دلماد سر نے انجام دیئے۔

پروگرام کی کامیابی نعیم الدین عبدالعظیم شیخ صاحب کی مرہونِ منت ہے۔

صوبہ مہاراشٹر کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ مفتاح العلوم کوپر گاؤں (احمد نگر)

برادرانِ اسلام! اہل علم و صاحب حساس مسلمان جانتے ہیں کہ اس وقت عربی مدارس اور دینی ادارے مسلمانوں کی زندگی میں وہ حیثیت رکھتے ہیں جو کسی رقبہ یا آبادی میں شفاخانوں کی حیثیت ہے۔ بلکہ ان کی اہمیت دین کے نقطۂ نظر سے جسمانی دار العلاج اور طبی مرکزوں سے بھی زیادہ ہے۔ کیوں کہ ان ہی مدارس دینیہ پر آخرت کی زندگی کی فلاح اور دنیوی زندگی کا اعتدال موتوف ہے۔ کوپر گاؤں (احمد نگر) کا یہ مدرسہ مفتاح العلوم ضلع احمد نگر بھی یہی حیثیت رکھتا ہے۔ جو مرحوم حضرت مولانا منیر احمد صاحب کی عظیم الشان علمی یادگار ہے۔ اور ۳۰؍ سال سے علوم دین کی اشاعت میں مصروف ہے۔ قابل اساتذہ و طلبہ کی ایک بڑی تعداد محض خدمتِ دین اور حصول علم کی غرض سے یہاں جمع ہیں۔ اس علاقہ میں دعوت و تحریک کی فضاء اسی سے ہموار ہوئی اور ہو رہی ہے۔ مشکوٰۃ تک تعلیم کا نظم ہے۔ ۱۵۰ بیرونی طلبہ ہیں جن کے قیام و طعام علاج و معالجہ کا نظم مدرسہ کی طرف سے کیا جاتا ہے اس لئے یہ مدرسہ آپ کی اپنی امداد و تعاون کا بہت زیادہ مستحق ہے۔ ہم تمام اہل خیر و ہمدردانِ کوکن سے مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ مدرسہ مفتاح العلوم کوپر گاؤں (احمد نگر) کو فراموش نہ کریں۔ ماہ رمضان کے مبارک ایام میں "قاری محمد اسماعیل رحمانی (مدرس مدرسہ ہذا) علاقہ کوکن میں چندہ کے لئے تشریف لاتے ہیں اس لئے ان کا پورا پورا تعاون فرمائیں۔ ویسے مدرسہ ہذا کو مولانا امان اللہ صاحب، رئیس جامعہ حسینیہ شری وردھن اچھی طرح جانتے ہیں موصوف سے مدرسہ کا اچھا خاصا تعارف ہے۔ لہذا مدرسہ کا خصوصی خیال رکھتے ہوئے اس کی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

شعبہ نشر و اشاعت مفتاح العلوم
کوپر گاؤں (احمد نگر)

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جسطرح تم سے قبل کی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

شاعر کا ضخیم ہم عصر اردو ادب نمبر شائع ہو گیا ہے

شاعر کا نہایت ہی ضخیم ہم عصر اردو ادب نمبر (معاصر اردو شعر و ادب کا جدید ترین عالمی گاؤں جلد اوّل) شائع ہو گیا ہے۔ ایک مدت سے پوری دنیا کو اس تاریخ ساز ادبی دستاویز کا شدید انتظار تھا۔ کسی بھی زبان کے ادبی رسائل کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا یہ اولین کارنامہ ہے۔

اس خاص نمبر میں تقریباً ایک ہزار قلم کار شامل ہیں ۔ ۴۲۵ قلم کاروں کا تصویری البم۔ ۶۰ مکاتیب مشاہیر کے عکس مع حواشی۔ ۴ ادبی مذاکرے جن میں ۷۱ نئے پرانے قلم کاروں نے حصہ لیا ہے۔ تنقیدی و تحقیقی مضامین۔ ۴۳ مختصر مختصر تنقیدی و تحقیقی شذرات۔ چھ سو سے زائد غزلیں نظمیں۔ نظمیں غزلیں بخط شاعر۔ ۲۲ مرحوم مشاہیر قلم کاروں کا تعارف مع حواشی۔ آگرہ اسکول (ایک متنوع تنقیدی و تحقیقی کتاب) اردو افسانے پر ایک مکمل کتاب جس میں معاصر اردو افسانے پر ادارتی شذرات معاصر اردو افسانے پر ۴ تنقیدی مضامین ۔ اردو افسانے پر ۴۳ تنقیدی شذرات ۔ ۴۶ مختصر و طویل غیر مطبوعہ کہانیاں۔ ہر افسانہ نگار پر مختلف ناقدین و مبصرین کی آراء جن کی مجموعی تعداد ۲۳۱ ہے ۔ ۱۵ مرحوم مشاہیر افسانہ نگاروں کے غیر مطبوعہ خطوط کے عکس مع حواشی ۔ معاصر اردو افسانے پر ایک اہم مذاکرہ جس میں ۲۱ نئے افسانہ نگار و قارئین شامل ہیں ۔ وسال کے تحت اردو افسانے پر تنقیدی کتابیں ۔ افسانہ نگاروں پر کتابیں ۔ افسانوں کے انتخابات کا تعارف۔ خاص نمبر کی جلد اوّل کے فن کاروں پر مشتمل شاعر کے خصوصی ابواب کے تحت سوانحی لغت، ۳۸۶ عالمی اردو قلم کاروں کے مستند سوانحی اشاریے ۔ شاعر ڈائرکٹری (انگریزی میں) جس میں ۴۸۰ عالمی اردو قلم کاروں کے صحیح پتے اور ذاتی فون نمبر دیئے گئے ہیں ۔ چار رنگ کا دیدہ زیب سرورق۔ سلطان سبحانی اور حامد اقبال صدیقی کے بنائے ہوئے اندرونی ابواب کے سرورق ۔ ۱۲ مشاہیر قلم کاروں کے کیری کچر جینت پرمار کے قلم سے شامل ہے۔

اس فقید المثال تخلیقی، تنقیدی، تحقیقی، سوانحی اور تاریخی ہم عصر اردو ادب نمبر جلد اوّل کی ضخامت ۱۲۵۰ صفحات اور قیمت دو سو پچاس روپئے ہے۔ (ممالک غیر سے ۱۵ ڈالر یا دس پاؤنڈ) اپنے شہر کے کتب فروش سے ہم عصر اردو ادب نمبر خریدیے یا رابطہ قائم کیجئے۔

The SHAIR Monthly, P O Box No 3770, Girgaon H P O Mumbai - 400004, Ph 3829904

تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی زون کا جلسہ

تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم کے مرکزی کلیدی عہدہ داران کی میٹنگ زیر صدارت جناب ناظم رئیس جناب امتیاز شرف الدین ملا کی قیام گاہ پر ۴ نومبر ۹۸ء کو پاپڑی تحصیل وسئی میں منعقد ہوئی ۔ نائب صدر جناب صغیر احمد ڈانگے نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد صدر صاحب کی اجازت سے ایکزیکیٹو سیکریٹری نے پہلے گذشتہ میٹنگ کی روداد پڑھ کر سنائی جسے سب نے متفقہ طور پر منظور کیا اس کے بعد انھوں نے رپورٹ پیش کی ۔ ماہ رمضان کی آمد آمد کے پیش نظر زکوٰۃ کلیکشن کی ذمہ داری مرکزی اور زونل کمیٹی کے عہدہ داران پر ڈال دی گئی ۔ وسئی زون کے خازن

ب اسماعیل حوالدار نے وسئی زون جانب سے ایک لاکھ روپئے جمع نے کاھدف مقرر کیا۔

ں کے بعد وسئی، مرباڈ، بھیونڈی ان شاہ پور اور واڈا زون کے ذمہ روں نے اپنے زون کی کارکردگی کی رٹ پیش کی۔ جناب صدر اور ریٹری جنرل نے زونل کمیٹیوں کی گزاری کو اطمینان بخش بتایا۔ ماہ وری میں منور تحصیل پالگھر میں ڈیکل کیمپ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ا۔ تقریباً دو سال سے مرکز میں نائب درکی ایک جگہ خالی تھی جناب صدر احب نے اس عہدے کیلئے جناب از ملا کا نام پیش کیا جسے سب نے شی اور متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ ریباً دوپہر ساڑھے تین بجے میٹنگ تمام پذیر ہوئی دوسری نشست اس ست میں وسئی زون کی تمام بستیوں سے آئے ہوئے اور زیادہ تر اہلیان ڈی نے شرکت کی اس کی صدارت اب رضوان حارث نے کی وسئی ن کے خازن اور سکریٹری نے زون رپورٹ پیش کی اس کے بعد تنظیم ے سکریٹری جنرل جناب عبدالحمید ین نے تنظیم کا تعارف اور پندرہ الہ کارکردگی کا مختصر جائزہ لیا۔ آخر میں جناب رضوان حارث نے اپنی تقریر کے ذریعہ حاضرین کی رہنمائی کی۔ اس میٹنگ میں منور سے جناب خلیل بھورے، انجم رئیس جناب عصمت رئیس نے بھی شرکت کی۔

شاکر سوپاروی جوائنٹ سکریٹری

پندری اردو ہائی اسکول میں اساتذہ وسرپرستوں کا اجتماع

اردو ہائی اسکول پندری (منڈنگڈھ) کے احاطے میں پہلی بار شکنک پالک سنگھ کے زیراہتمام اساتذہ وسرپرستوں کا اجتماع مورخہ ۶ دسمبر ۹۸ء بروز اتوار کو جناب تاج الدین پرکار کے زیر صدارت اور جناب خالد آرائی (پروفیسر وڈاکر کالج۔ داپولی) کے مہمانِ خصوصی میں منعقد کیا گیا تھا۔ پروگرام کی شروعات تلاوتِ کلام پاک (لقمان) حمد (نفیسہ، فرحین، گلنار، اکبری، لیلہ) نعت (مرتضیٰ) سے ہوئی اس کے بعد صدر کا انتخاب کیا گیا اور آئے ہوئے مہمانِ خصوصی و دیگر حضرات کو گل پوشی کی گئی اس اجتماع میں سرپرست حضرات گاؤں کے معزز ہستیاں و اراکین کمیٹی اور ھذا اسکول کے طلبہ وطالبات شریک تھے مہمانوں کی جانب سے پروفیسر خالد آرائی نے اور سرپرستوں کی طرف سے جناب محمد تویلدار (جبار جناب) جناب عبدالکریم کارویتکر و جناب محمد علی جوروتکر اور کئی سرپرستوں نے اپنے خیالات پیش کئے۔ آخر میں صدر جناب تاج الدین پرکار نے خطبہ صدارت پیش کیا۔ پروگرام کی نظامت جناب اسلام ہیلیف نے کی صدر مدرس جناب سراج الدین پیرزادے سر نے آئے ہوئے سرپرستوں اراکین کمیٹی و دیگر حضرات اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔

نیشنل اردو ہائی اسکول ھرنئی کو حکومت کا اعزاز دس ہزار روپیہ کی اسپیل گرانٹ

محکمہ تعلیم حکومت مہاراشٹر نے نیشنل ہائی اسکول ھرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کو امسال حسنِ انتظام اور اعلیٰ کارکردگی کے لئے دس ہزار روپیہ کی اسپیل گرانٹ عطا کی۔ ضلع رتناگیری کے تقریباً تین سو ہائی اسکولوں میں سے تین مراٹھی اور صرف واحد اردو ذریعہ تعلیم کی نیشنل ہائی اسکول ھرنئی کو گرانٹ ملنے کی خبر سے ھرنئی اور

طرف میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور لوگوں نے نیک خواہشات کے ساتھ مبارکباد کا سلسلہ اب تک جاری رکھا ہے۔ کلچر ڈسپلن اور معیار تعلیم نیشنل ہائی اسکول کی اپنی ایک اہم خصوصیت ہے جس کا اعتراف سب ہی کرتے ہیں لیکن اب محکمہ تعلیم نے گرانٹ دیکراس پر مہر لگادی۔

نیشنل ہائی اسکول کا اجراء ۱۹۸۶ء میں کیا گیا گذشتہ گیارہ سال میں ایس ایس سی کا مجموعی اوسط نتیجہ ۸۰ فیصد کے قریب رہا۔ پورے کولہاپور ڈویژن کا یہ واحد اسکول ہے جہاں ایس ایس سی میں عربی مضمون پڑھانے کا انتظام ہے۔ ابتدائی سال سے جناب جاوید ظفر عابدی صاحب صدر مدرس ہیں اور بہت ہی محنت و مشقت سے قوم کے ہونہاروں کی تعلیم تدریسی اخلاقی و مذہبی نشو و نما کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ معاون اساتذہ بھی خوب محنت کرتے ہیں اور انفرادی ٹیوشن بالکل نہیں کرتے۔ اس ادارے کی نشو و نمائی میں کٹھنائیاں، تکالیف اور صعوبتیں ہمیشہ درپیش رہیں مگر لوگوں کا تعاون بانی مرحوم حاجی داؤد علی حشیور دھنکر اور جناب عبدالغنی عثمان پاوسکر کی لگن محنت و کاوشوں نے یہاں تک تو منزل پالی ہے انشاء اللہ مستقبل میں اور امیدیں ہیں۔

محمد علی سرکھوت کی سبکدوشی

جناب محمد علی جی سرکھوت (متوطن شریوردھن ضلع رائے گڈھ) ممبئی فائر بریگیڈ میں اپنی ۳۵ سالہ خدمات انجام دے کر جوائنٹ چیف فائر افسر کے عہدہ پر پہنچتے ہوئے ۳۰ نومبر ۹۸ء کو سبکدوش ہوئے۔ جناب ایم جی سرکھوت صاحب کوکن برادری کے پہلے فرد ہیں جو ممبئی اگنی شمن دل میں اعلیٰ عہدہ تک پہنچے۔ یکم دسمبر ۹۸ء کو ان کے اعزاز میں ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں نہ صرف موجودہ افسران نے انہیں روایتی انداز میں سلامی دی بلکہ اگنی شمن دل سے دس پندرہ سال قبل ریٹائر ہونے والے اعلیٰ افسران بھی اپنے اس نوجوان ساتھی کو الوداع کہنے کے لئے اس تقریب سعید میں حاضر ہوئے تھے

سرکھوت صاحب کے حلقہ احباب سے موجود حضرات کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب علی ایم شمسی صاحب نے ان کی بے داغ بلکہ شاندار سروس پر انہیں مبارکباد دی اور سبکدوش ہونے پر ان کی باقی ماندہ زندگی میں بھی کامیابی اور کامرانی کے لئے دعائیں کیں۔ آپ نے سرکھوت صاحب کو ریٹائرڈ لائف میں سماجی خدمات کے لئے اور فلاحی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی دعوت دی۔

سرکھوت صاحب کو دورانِ ملازمت ان کی بیش بہا خدمات کی قدرافزائی کے طور پر جمہوریہ ہند کی جانب سے پریسیڈنٹ ایوارڈ بھی ملا ہے۔ ممبئی شہر میں اونچی اونچی عمارتوں کو حادثہ سے بچانے میں ممبئی اگنی شمن دل نے جو کمال کر دکھایا ہے اس میں سرکھوت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اعلیٰ عہدہ پر پہنچنے کے باوجود منکسر المزاجی کے ساتھ لوگوں سے ملنا اور چھوٹے بڑوں کے کام آنا سرکھوت کا خلقِ عظیم ہے۔

ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر نئی دہلی

ابوالکلام آزاد اویکننگ سینٹر" نئی دہلی ملت کا ایک اہم ادارہ ہے، جس نے بحمداللہ گذشتہ اٹھارہ سال کی مختصر مدت میں تعلیمی، تربیتی، دعوتی، تحقیقی اور رفاہی میدانوں میں اپنی بساط کے

مطابق بہترین پیش رفت کی ہے۔ مرکز کے مدارس کے طلبہ اور طالبات نے امتحانات سے لے کر مختلف تعلیمی و تربیتی کورسز اور مسابقات میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے مرکز کے ساتھ ملت کا بھی سر اونچا کیا ہے۔ نومبر ۱۹۹۸ء میں مرکز کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلبہ کے سالانہ مسابقاتی اجلاس منعقد ہوئے۔ دہلی کے اداروں "جامعہ اسلامیہ" سنابل، "معہد التعلیم الاسلامی" جوگابائی "معہد عثمان بن عفان لتحفیظ القرآن الکریم" سنابل کے اجلاس پر مشتمل ہیں۔

"ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر" نئی دہلی ایک تعلیمی، تربیتی، تبلیغی، تحقیقی، تصنیفی اور رفاہی کل ہند سوسائٹی ہے جس کی زمینیں، جائدادیں، عمارتیں اور ادارے ملک کی راجدھانی دہلی میں اور اس کے باہر بھی پھیلے ہوئے ہیں، اس کے رفاہی اداروں میں تین چیری ٹیبل ڈسپنسریاں، دو دہلی میں، ایک بستی میں، ابوالکلام آزاد ریلیف کمیٹی (جس کی طرف سے مختلف آفات و مصائب میں بہ طور ریلیف تیئس لاکھ اٹھائیس ہزار چھ سو تینتیس روپے پچھتر پیسے (۷۵/ ۲۸،۶۳ ۲۳،) روپے تقسیم کیے گئے) ادارہ بناء مساجد (جس کے تحت ملک کے مختلف صوبوں میں ۲۱ مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں اور ۲۹ مسجدیں زیر تعمیر ہیں) اسلامک ویلفیر سوسائٹی (جس کے تحت ۱۲۰ مدارس، معاہد اور جامعات کو اور سیلاب سے متاثرین کو تیئس لاکھ تیس ہزار پانچ سو پچھتر روپے بطور تعاون دیئے گئے) سرگرم عمل ہیں اور خدیجۃ الکبری میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہاسپٹل کی عمارت تیار اور اسلامک ووکیشنل سنٹر کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے اس کے نشریاتی اور تصنیفی ادارہ مجمع البحوث العلمیۃ الاسلامیۃ نے عربی، اردو، انگریزی، فارسی اور ہندی میں ترجمہ معانی قرآن پاک اور تفسیر سے لے کر سیرت رسول کی مشہور کتاب زاد المعاد تک دسیوں معتبر تصانیف اور ترجمے تیار کر کے ان کو مفت تقسیم کیا ہے، اور کئی کتابیں تحقیق کے مرحلہ سے گذر کر طباعت کے لئے تیار ہیں، اس کی ٹھوس تحقیقی اور دعوتی تصنیفات نے ہندوستان، عرب اور اسلامی دنیا سے نکل کر امریکہ اور یورپ کے ممالک سے بھی خراج تحسین حاصل کیا ہے۔

جہاں تک اس کے تعلیمی و تربیتی دائرہ کار کا تعلق ہے تو یہ اس کا سب سے وسیع دائرہ ہے بلکہ یہی اس کی اصل اور بنیاد ہے اور اس کی دوسری کارکردگیاں دوسرے شعبے اور اقسام تعلیم و تربیت ہی کے تابع ہیں اور ان کی حیثیت ضمنی اور ثانوی ہے بلکہ وسائل تعلیم و تربیت کی ہے۔ مرکز کا تعلیمی اور تربیتی دائرہ کار لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو شامل ہے اور دائرہ کار کے تحت لڑکوں اور لڑکیوں کے اسکول، کالج، مدرسے اور کلیات چار زمروں میں بانٹے جاسکتے ہیں:

اسماعیل سمنا کے کا تعارف

(اشفاق شیخ کے قلم سے)

بیس سالہ محمد اسماعیل سمنا کے نے حال ہی میں لندن سے جی سی ای کی ڈگری پہلے درجہ سے حاصل کی وہ اپنی زندگی میں ہمیشہ اول درجہ حاصل کرتے رہے۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم پرائمری اور سیکنڈری پہلے درجہ سے پاس کی۔ ۱۹۹۲ء میں آغاخان پرائمری اسکول نیروبی میں کے۔ سی۔

...ای کی ڈگری پہلے درجہ سے حاصل
۔ وہ نیروبی میں پیدا ہوئے یہ
دوسرے مشاغل میں بھی پیش پیش
ہے ۔ آپ پریسیڈنٹ ایوارڈ اسکیم
کے بھی حقدار رہ چکے ہیں اور خدمت
خلق کے لئے ہمیشہ آگے رہے ہیں
انہوں نے ایریا اسٹاف آفسر کی پوسٹ
حاصل کی اور سینٹ جانس ایمبولینس
بریگیڈ میں تعلیم یافتہ لوگوں کو فرسٹ
ایڈ لیکچر دینے کے لئے منتخب کئے گئے۔
اس کے ساتھ ہی وہ راونڈ اسکوئر کلب
کے ممبر اور کمیٹی چیئر مین ہیں۔ جس
کے رکن مشہور و معروف ہستیاں
نیلسن منڈیلا، سونیا گاندھی وغیرہ جیسے
لوگ ہیں۔

(انگریزی سے عفیفہ رشید بوبکے)

حسین رحمٰن سمنا کے کا تعارف

بیس سالہ حسین رحمٰن سمنا کے نے بی ایس سی کی ڈگری انگلینڈ کے جان موریس یونیورسٹی سے حاصل کی ۔ ابھی فی الحال وہ کچھ تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے آر ایل یو ایچ ہاسپٹل (لیورپل) میں کام کررہے ہیں وہ اپنی زندگی میں سیٹل ہونے سے پہلے ماسٹر ڈگری حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ان کی پیدائش نیروبی کینیا میں ہوئی۔ یو کے جانے سے پہلے حسین نے اپنی پرائمری اور سیکنڈری پڑھائی نیروبی میں حاصل کی۔ وہ اپنے اسکول کے زمانے میں پڑھائی لکھائی کے علاوہ دیگر امور میں بھی دلچسپی لیتے تھے وہ اسکول کے لئے ہاکی کھیلتے تھے بعد میں یونیورسٹی کے لئے بھی کھیلتے رہے۔ کینیا میں وہ پہاڑی پر چڑھنے میں دلچسپی رکھتے تھے اور دوسرے پروگرام وغیرہ بھی انجام دیتے تھے حسین نے کینیا میں پریسیڈنٹ ایوارڈ اسکیم میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔

(انگریزی سے محمد ظفر رشید بوبکے)

معیارِ تعلیم کی ترقی کا راز

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی نظر میں

۱۲ ستمبر ۹۸ء بروز سنیچر درسگاہوں کا تعلیمی معیار کس طرح بلند ہو، اس موضوع پر مکرمی جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے آئیڈیل ہائی اسکول و جونیر کالج چیتا کیمپ ٹرامبے کے اساتذہء کرام و معلمات سے خطاب فرمایا۔

محترم پرنسپل امجد علی صاحب نے مکرمی ڈاکٹر صاحب کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی حسن کارکردگی اور شہر بمبئی و بیرونِ عروس البلاد قومی و ملی خدمات پر روشنی ڈالی اور ساتھ ہی ساتھ ادارۂ ہذا سے آپ کے قلبی لگاؤ اور والہانہ عقیدت سے بھی روشناس کرایا ۔ موصوف ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ موضوع پر بڑے شرح و بسط کے ساتھ رہنمائی فرمائی اور اس کے اسرار و رموز کو کھولتے ہوئے آپ نے مختلف نکات پیش فرمائے بطور خاص آپ نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی وہ یہ کہ اساتذہ اور انتظامیہ کے تعلقات بہتر ہونے چاہیے اور ایک دوسرے میں کافی قربت و نزدیکی اور بے تکلفی کا ماحول ہونا چاہیے، حتی کہ اساتذہ کے گھریلو حالات کیا ہیں یہ پس منظر بھی کارکنانِ انتظامیہ کے علم میں ہونا چاہیے کیونکہ جب تک ایک استاد اپنے خانگی جھمیلوں سے مطمئن نہ ہوگا وہ بہتر اور موزوں تعلیم دینے سے عاجز و قاصر ہوگا۔

اس اجلاس میں شروع ہی سے کارکنان

انتظامیہ کے ڈاکٹر ظہیر احمد خان، امتیاز احمد صدیقی صاحب و جناب لئیق غازی صاحب اور اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب عبدالرب صاحب رونق افروز رہے۔ پروگرام کے اختتام پر جناب عبدالرب صاحب نے موصوف ڈاکٹر صاحب کے ذریں خیالات اور بیش قیمت مشورہ کو سراہتے ہوئے ادارے میں ان کی آمد پر بے پناہ خوشی کا اظہار فرمایا۔ محترم عبدالرب صاحب نے اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کا یہ شعر پڑھ کر اختتام اجلاس کا اعلان فرمایا کہ

اگر ہوں اس انگارۂ خاکی میں یقیں پیدا
تو کرلیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا

محمد فاروق اصلاحی۔ شعبہ نشر و اشاعت
آئیڈیل ہائی اسکول چیتا کیمپ ٹرامبے

مراٹھی تقریری مقابلہ میں نائیک گرلز ہائی اسکول کی کامیابی

رتناگیری۔ یہاں کے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول کی درجہ نہم کی طالبہ اسماء داؤد پرکار نے کوکن ٹیلینٹ فورم ممبئی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۸ء کو مسالہ والا ہال ڈونگری ممبئی میں منعقد کردہ مراٹھی تقریری مقابلہ میں اول نمبر کا انعام حاصل کیا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہمارے اسکول نے پورے کوکن ڈیویژن میں اول نمبر پر کامیاب ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ مذکورہ کامیاب طالبہ کا ایک چاندی کا تمغہ، سرٹیفیکٹ اور نقد رقم دے کر اعزاز کیا گیا جس کی تقریر کا عنوان تھا۔ महागाईचा भस्मासुर ۔اس طالبہ کی رہنمائی کرنے والی معلمہ محترمہ رشیدہ یٰسین ٹھمکر کا بھی انعام اور سرٹیفیکٹ کے ذریعہ اعزاز کیا گیا۔ اس مقابلہ میں اول نمبر پر کامیابی حاصل کرنے پر اسکول کو ایک ٹرافی بھی عطا کی گئی۔

ہیڈ ماسٹر

لجندار ہائی اسکول کی نمایاں کامیابی

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے آل کوکن تقریری، جنرل نالج و انگریزی زباندانی کے مقابلے ۱۳ دسمبر ۹۸ء بروز اتوار مسالہ والا ہال ممبئی میں انعقاد پذیر ہوئے۔ ان مقابلوں میں اسکول ہذا سے اردو تقریر میں سمنا کے سلمان معین الدین نے اوّل انعام حاصل کیا جسے گشتی ٹرافی، سند، میڈل اور نقد انعام سے نوازا گیا۔ جنرل نالج کے مقابلوں میں چھ فرے نبیل محمد صالح دوم رہا۔ فورم کی جانب سے سند، میڈل اور نقد انعام کا حقدار قرار پایا۔ ان دونوں طلبہ کی تیاری، رہنمائی جناب سید اظہر حسین صاحب نے فرمائی انھیں بھی فورم نے سند و نقد رقم سے سرفراز کیا۔

یہ اس اسکول و جونیئر کالج کے لئے باعث مسرت ہے۔ لہٰذا اس پر مسرت موقع پر منتظمین مدرسہ لجندار برادران نیز ایڈمنسٹریٹیو آفیسر غلام محمد پٹیل جناب پرنسپل مختار احمد فاے صاحب و تمام اسٹاف ممبران ان طلبہ و گائیڈ ٹیچر کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے مستقبل میں بھی اسی طرز کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

سُدھار کمیٹی سوپارہ کی امداد کیجئے

سدھار کمیٹی سوپارہ پچھلے گیارہ سالوں سے سوپارہ تعلقہ و سئی ضلع تھانہ اور قرب و جوار کے مصیبت زدہ اور ضرورت مند لوگوں کی امداد کرتا رہا ہے پچھلے سال ۱۶۵ طلباء و طالبات کو اور امسال ۱۰۰ طلباء کو یونیفارم سلوا کر دیئے گئے۔ ۲۰ بیواؤں کو ہر ماہ سو سے چار سو روپے دیئے جاتے ہیں ہر شخص کو میڈیکل ایڈ ۵۰۰ روپے دی جاتی ہے ۔ آپ سے پرخلوص تعاون کی

[illegible] پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے جسطرح تم سے قبل کی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

درخواست ہے ذکر کردہ عطیات اس پتے پر ارسال فرمائیں شکر گذار
شاکر سوپاروی
جنرل سکریٹری سدھار کمیٹی سوپارہ
۳۵۸ واڑہ محلہ سوپارہ ضلع تھانے ۴۰۱۲۰۳
PH: 912405762

صفحہ اطفال

آئندہ ماہ سے صفحہ دو صفحہ کا مضمون کہانی نظمیں پہیلیاں وغیرہ بچوں کے لئے شائع کی جائیں گی۔

ادارہ

گوولکوٹ میں شعری نشست

گوولکوٹ چپلون میں ۲۱ر نومبر ۹۸ء کی شب میں چپلون کی معروف ہستی عالی جناب محی الدین ڈی خطیب صاحب کے دولت کدے پر مشہور و معروف شاعر حضرت شرف کمالی صاحب کی صدارت میں ایک یادگار شعری نشست کا اہتمام فوری طور سے کیا گیا تھا۔ جس میں شرف کمالی صاحب عبدالرحیم نشتر صاحب محمود الحسن ماہر صاحب، سلمان ماہی صاحب اور شاکر سوپاروی صاحب نے اپنے بہترین کلام سے نوازا۔ کیپٹن فقیر محمد مستری، ابراہیم احمد سند لیکر انجمن اسلام بمبئی حاجی حسن رومانی رومانی ٹراویلس حاجی داؤد چوگلے بمبئی ندیم علی صالح، عبدالمطلب پٹوی منیجر نقش کوکن اور دیگر معززین نے شرکت فرمائی بعدہ عالی جناب حاجی محی الدین ڈی خطیب صاحب کی جانب سے لذیذ یادگار عشائیہ کا اہتمام کیا گیا یہ شعری نشست ایک یادگار نشست تھی جس میں شعراء نے بہترین کلام پڑھا۔ خطیب صاحب نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب

نیوز میڈیا کی دوسری سالانہ کانفرنس میں

دہلی۔ انڈین سوسائٹی فور ایڈوانس مین آف رولر نیوز میڈیا کی دوسری سالانہ کانفرنس کا افتتاح مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات شری پرمود مہاجن کے ہاتھوں ۷ار دسمبر ۹۸ء کو دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں ہوا، دہلی کی وزیر اعلیٰ شریمتی شیلا دکشت اور وزیر سیاحت او ماک لاپانگ بطور مہمانان خصوصی حاضر تھے۔ نیوز میڈیا کے صدر بھوپندر جین نے مہمانوں کا استقبال کیا اپنے افتتاحی خطبہ میں پرمود مہاجن نے کہا کہ ملک کی ۹۰ فیصد آبادی مقامی زبانوں کے اخبارات کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ اخبارات دیہی عوام کے اعزازات کے ترجمان ہیں۔ اس کے باوجود گذشتہ ۵۰ سالوں میں ان کی بہتری پر توجہ نہیں دی گئی اب ہماری حکومت نے دیہی صحافت کی ترقی کے لئے منصوبہ بنایا ہے۔ دوروزہ کانفرنس میں ستر گرجا دیاس ڈاکٹر کملا چودھری، سمیت چکرورتی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخری دور کے سیشن میں محکمہ اطلاعات و نشریات کے وزیر مختار عباس نقوی نے کہا کہ اس ملک میں سیکولرزم اور فرقہ پرستی کی تعریف متعین نہیں ہوئی ہے اس لئے عوام میں غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں انہوں نے اخبارات کے مدیران سے کہا کہ وہ تعمیری اور فلاحی خبروں کی اشاعت پر توجہ دیں، آخر میں درج ذیل قرار داد منظور ہوئیں۔

بھی اخبار کے تحفظ کے لئے ریجنل میڈیا کمیشن قائم کیا جائے۔

بھی علاقوں میں کام کرنے والے صحافیوں کے تحفظ کے لئے قانون بنایا جائے۔ پرنٹنگ مشین نیوز پرنٹ اور اخبارات کو مطلوب سامان کی خریداری کے لئے بینکوں سے خصوصی قرضوں کا بندوبست کیا جائے اسی طرح انھیں سب سیڈی بھی دی جائے۔ ٹیلی فون الیکٹرک میں رعایت دی جائے۔

اس دو روزہ اجلاس میں مختلف زبانوں کے چار سو اخباری نمائندوں نے شرکت کی۔ بمبئی سے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نقش کوکن مدیر اعلیٰ، سلمان ماہمی فوزان تھانے ڈاکٹر امین انصاری اور نمائندوں نے شرکت فرمائی۔

اس موقع پر کانفرنس کے ڈیلی گیٹ حضرات کو وزیر اعظم ہند واجپئی صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر خصوصی دعوت دی تھی جس میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب بھی شریک تھے۔

اندھیری میں شعری نشست

مشہور شاعر سگار لکھنوی صاحب کے بھائی جناب شہنشاہ نواب صاحب کے دولت کدے پر شیبا اپارٹمنٹ نزد سگریٹ فیکٹری چکالا اندھیری میں پچھلے ماہ ۱۶ر نومبر ۹۸ء کو بشارت شکوہ صاحب کی صدارت میں نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ نعتیہ مشاعرے کے بعد جناب کے کے سینک اکبر آبادی صاحب کی صدارت میں غزلوں کا دور بھی ہوا۔ جس میں حسب ذیل شعرائے کرام نے اپنا بہترین کلام پیش کیا۔ حسن عباس، ناصر اعظمی، زین العابدین پرکار خاکی، نیاز محمود سامری، سگار لکھنوی، شجر اعظمی، کے کے سینک اکبر آبادی، خورشید ہلوری، ڈاکٹر ذوق لکھنوی، بھنکر کانپوری، مہدی جون پوری، مداح فیض آبادی، محمود الحسن ماہر، شاکر سوپاروی، ہاشم نوگانوی۔ بعدہ جناب سگار لکھنوی اور شہنشاہ نواب صاحب نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر عشائیہ کا خاص انتظام بھی کیا گیا تھا۔

سوپارہ میں رانی چندے کا دواخانہ

چندے خاندان کی ہونہار صاحبزادی ڈاکٹر رانی بنت نصیر احمد چندے نے معین الدین حارث پیلس برہان چوک سوپارہ (ضلع تھانہ) میں اپنا دواخانہ شروع کیا ہے۔ مبارک ہو۔

ایم اے بوبکے

ڈاکٹر سرفراز ادھیکاری کے کلنک کا افتتاح

ناگوٹھنہ ضلع رائے گڑھ کی مشہور ہستی جناب عبدالسلام ادھیکاری کے فرزند ڈاکٹر سرفراز ادھیکاری نے فجندار جونیئر کالج وہور سے بارہویں کا امتحان پاس کرنے کے بعد الامین میڈیکل کالج بیجاپور (کرناٹک) سے چار سالہ میڈیکل کورس لے کر بی۔ڈی۔ایس کا امتحان پاس کیا۔ مورخہ ۲۹ نومبر ۹۸ء کو روہا میں اپنے کلنک کا افتتاح روہا مانگاؤں تعلقے کے ایم ایل اے سنیل تٹکرے کے دست تعاون سے کیا۔ اس موقع پر روہا کے کئی ڈاکٹر اور نامور ہستیاں شامل تھیں۔ محمد سعید کے۔ وہور

پونہ ڈیکن مسلم انسٹی ٹیوٹ میں بزرگ فنکاروں کی پذیرائی

امسال یوم جمہوریہ کے موقع پر پونہ کے بزرگ فنکاروں کی پذیرائی کا فیصلہ بورڈ کی میٹنگ میں کیا گیا صدارت بیگم عابدہ انعامدار نے کی۔ بورڈ کے رکن اور کلچرل کمیٹی کے کنوینر قاضی مشتاق احمد کی اس تجویز کا تمام ممبران نے خیر مقدم کیا۔ میٹنگ میں بشیر احمد انصاری، ایس ایم خان، ممتاز پیر بھائی، صدر صاحب شریک تھے۔ انسٹی ٹیوٹ نے امسال سال بھر ادبی اور ثقافتی پروگراموں کا خاکہ تیار کرلیا ہے۔

شادی خانہ آبادی

بلال ولوی، سنگ نسرین شیخ
ابن ابراہیم ولوی بنت تسیم شیخ
کی شادی ۱۶ر نومبر ۹۸ء کو کوکن ہال ممبئی میں بحسن وخوبی انجام پائی۔
(عرفان بیلوسکر)

☺

سجاد بغدادی سنگ فریدہ بانو قاضی
ابن بدرالدین بغدادی بنت محمد ابراہیم قاضی
کی شادی ۲۱ر دسمبر کو سینٹ ازابیل ہائی اسکول [illegible] ممبئی میں انجام پائی۔

☺

جواد میٹھاگرے، سنگ خیر النساء لانڈگے
بورلی پنچتن ضلع رائے گڑھ کے جناب عبدالحمید مٹھاگرے کے فرزند جواد کی شادی بورلی کے جناب حسین میاں لانڈگے کی دختر خیر النساء کے ساتھ مورخہ ۱۵ر نومبر ۹۸ء بروز اتوار بحسن وخوبی انجام پائی۔
(محمد سعید کنکنے دہور)

☺

نعیم پٹیل، سنگ شائستہ گورے کر
ابن غلام نبی پٹیل ۔ بنت ذکر محمد صدیق گورے کر

فہیم پٹیل، سنگ شگفتہ گورے کر
ابن غلام نبی پٹیل ۔ بنت ذکر محمد صدیق گورے کر
کی شادی ۱۳ر دسمبر ۹۸ء کو وازہ محلہ سوپارہ ضلع تھانہ میں انجام پائی۔

☺

ڈاکٹر رضوانہ مالونکر، سنگ ڈاکٹر آفتاب انصاری
بنت عثمان مالونکر۔ ابن ڈاکٹر عبدالمجید انصاری
کی شادی خانہ آبادی ۶ر دسمبر ۹۸ء کو رضوی کالج گراونڈ باندرہ ممبئی میں بحسن و خوبی انجام پائی ۔ جس میں معززین شہر کے علاوہ دوستوں رشتہ داروں اور واقف کاروں نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی اور دولھا دولہن کو مبارکباد پیش کی۔

☺

منصور پرکار، سنگ عالیہ رضا
ابن حمزہ میاں پرکار۔ بنت انیس رضا سابق انسپکٹر آف پولیس مرحوم ایچ آئی پرکار کے پوتے کی شادی ۱۲ر دسمبر ۹۸ء کو سڈنی آسٹریلیا میں بحسن وخوبی انجام پائی۔

☺

حاجی کلیم شیخ، سنگ نزہت گوونڈی
ابن نور جہاں حسین شیخ ۔ بنت

شاہنواز گوونڈی
کی شادی بڑے تزک اہتمام سے چپا چنی تعلقہ ڈہانو ضلع تھانہ میں ۲۲ نومبر ۹۸ء کو انجام پائی جس میں سیکڑوں افراد نے شرکت فرمائی۔
(محمد اختر بوٹکے)

☺

عمیزہ رئیس، سنگ انتخاب منشی
بنت ارشد رئیس۔ ابن ریاض منشی
حاجی محی الدین رئیس آف منور [illegible] نواسی کی شادی ۱۲ر دسمبر ۹۸ء کو [illegible] تعلقہ پالگھر ضلع تھانہ میں بحسن خوبی انجام پائی ۔ (شکیل الرحمٰن بوٹکے)

☺

ڈاکٹر ماہر پٹیکر۔ ڈاکٹر حوا شریف
ابن عبداللہ ساجد پٹیکر۔ بنت غا[illegible] محمد شریف
کی شادی بڑے تزک و احتشام ۔ کوکن ہال بمبئی میں ۷ر نومبر ۹۸ء بحسن وخوبی انجام پائی جس میں جنا[ب] عبداللہ ساجد (مشہور شاعر) [illegible] واقف کاروں اور دوستوں نے [illegible] تعداد میں شرکت فرمائی۔
(محمد طلحہ بوٹکے)

☺

ریاض حاجی، رسمِ گلنار خان
ابن عبداللہ حاجی۔ بنت عبدالوہاب خان
کی شادی خانہ آبادی مورخہ ۲۹ر نومبر ۹۸ء کو سینٹ ازابیل اسکول ہال مجگاؤں بمبئی میں انجام پائی جبکہ
نازنین بنگالی، رسمِ سجاد پٹھان
بنت نظام الدین بنگالی۔ ابن عابد خان پٹھان
کی شادی اسی ہال میں ۲۹ر نومبر ۹۸ء کو انجام پائی۔ (ندیم علی صالح)

☺

شازیہ خان، رسمِ عبدالرشید واگھو
بنت اعجاز خان ابن عبدالرحیم واگھو
کا نکاح بتاریخ ۱۸ر دسمبر ۹۸ء کو جامع مسجد نوائط محلہ سوپارہ میں انجام پایا جس میں معززین شہر اور مقامی مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی۔

☺

گھریلو نسخے

فریج کی حفاظت

☆... ہزار صفائی و ستھرائی کے باوجود فریج میں لال بیگ ہو جاتے ہیں اگر فریج میں کوئلے کے دو ٹکڑے رکھ دیئے جائیں تو فریج لال بیگ سے مکمل طور پر محفوظ ہو جاتا ہے۔

بالوں کی بے رونقی

☆... بالوں کی بے رونقی کسے اچھی لگتی ہے اس لیے آپ کو چاہئے کہ ایک لیموں تیل سے پاک بالوں میں اچھی طرح لگائیں، آدھے گھنٹے بعد سر کسی اچھے شیمپو سے دھولیں۔ آپ کو فرق صاف محسوس ہوگا۔

پودوں کے لیے چائے

☆... کچن میں چائے بنانے کے بعد اس کی پتیاں ضائع نہ کریں بلکہ اپنے گھروں میں موجودہ گملوں میں ڈال دیں اس سے نہ صرف پتی ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے بلکہ آپ کے پودے بھی خوب پھلے پھولینگے۔

آٹے کی حفاظت

☆... آٹے کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آٹے میں ایک یا دو تیز پتے ڈال دیں۔

بالوں کی خشکی

☆... خشکی بالوں کی دشمن ہے۔ اس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ایک عدد انڈے میں دو سے تین قطرے کچا دودھ ڈال کر پھینٹ لیں اور ایک گھنٹے تک سر میں لگا رہنے دیں اس کے بعد اچھے شیمپو سے دھولیں ہفتے میں دو بار یہ عمل دہرائیں۔ بالوں کی خشکی ۳۰ دن میں دور ہو جائے گی۔

شدت پیاس

☆... کدو کا گودا باریک پیس کر ایک چھٹانک پانی نچوڑ لیں اس میں دو تولہ مصری اور ایک پاؤ سادہ پانی ملا لیں دو تولہ کی خوراک تھوڑے تھوڑے وقفے سے پلاتی رہیں۔

قے

☆... قے کسی طرح رکنے میں نہ آئے تو سبز دھنیا کا پانی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ایک ایک گھونٹ پلانا چاہئے فوراً قے بند ہو جاتی ہے۔

صاف برش

☆... بچوں کی تصویر بنانے والے برش خراب ہو جائیں تو ایک پیالے میں ذرا سا سرکہ اور پانی ڈال کر اس میں برش بھگو دیں۔ برش اپنی اصلی حالت میں آجائے گا۔ بچوں کو برش استعمال کرتے وقت اس بات کی خاص تاکید کریں کہ وہ برش کو استعمال کے بعد صاف کریں۔

انتقالِ پُر ملال

عبدالرحمٰن ملا کو صدمہ

حسین پٹیل مارگ ممبئی ۹ گولنداز س کے جناب عبدالرحمٰن ملا کی بیوی ینہ بی کا ۲۷ نومبر ۹۸ء کو حرکت ب بند ہونے سے بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ ندیم علی صالح

ذکر شیخ مچھالے کو صدمہ

ابچری ضلع تھانہ مہاراشٹر کی جانی مانی شخصیت ذکر بچو میاں شیخ مچھالے کا بنواں سال فرزند عبدالغفور منا کا اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہوگیا مرحوم کو ۳ نومبر ۹۸ء کو چین چنی ضلع تھانہ میں سیکڑوں سوگواروں کے ہجوم میں سپردخاک کیا گیا مرحوم عبدالغفور منا داپچری میں ہردلفریزی کی وجہ سے سب کا چہیتا تھا۔ ایم اے یوٹکے

محمد شفیع شیخ کا انتقال

چین چنی کے کرانہ مرچنٹ محمد شفیع ابراہیم شیخ کا ۱۹ نومبر ۹۸ء کو انتقال ہوگیا مرحوم کو قدیم قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

(محمد عباس عبدالحمید بوٹکے)

باقر شمس الدین گھاوٹے کا انتقال

شاکر سوپاروی کی خالہ زاد بہن خدیجہ زوجہ مرحوم شمس الدین گھاوٹے کے فرزند باقر شمس الدین گھاوٹے کا پہلی رابوڑی تھانے میں ۱۱ دسمبر ۹۸ء کو علالت کے بعد ۴۱ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

عمر محمد شیخ کا انتقال

وازہ محلہ سوپارہ کی جانی مانی شخصیت عمر محمد شیخ (ماموں) کا ۷۰ سال کی عمر میں جمعرات ۱۷ دسمبر ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم ویسٹرن ریلوے میں میکانک تھے اور ۱۲ سال پہلے ریٹائرڈ ہوچکے تھے۔ عزیز آذر

علی ماہمی کا انتقال

پہلی رابوڈی تھانہ کے سابق کونسلر علی ماہمی صاحب کا ۱۷ دسمبر ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو رابوڈی قبرستان میں سپردخاک کیا گیا۔

عبدالستار شیخ کو صدمہ عظیم

۱۷ دسمبر ۹۸ء کو مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری عبدالستار شیخ کے فرزند ریاض شیخ کا ۳۷ سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے کولھاپور میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو کاروار میں سپردخاک کیا گیا۔ ش س

شیخ حسین قاضی کو صدمہ

الامین کواپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ کے چیئرمین نوگیک ودیا پیٹھ کے پریسڈینٹ اور مہاڈ پولادپور امن کمیٹی کے صدر جناب شیخ حسین قاضی کے والد جناب عثمان قاضی بعمر ۸۵ سال چل بسے۔ مرحوم قدیم سارنگ (سی مین) تھے۔

علی بھاردے کو صدمہ

موضع سارنگ تعلقہ دیوالی ضلع رتناگری کی باغ و بہار طبیعت کی مالک شخصیت اور ہر فرد کے دکھ درد میں شریک ہونے والا ہمدرد انسان جناب علی میاں حسین میاں بھاردے جو بھابھا آٹمک ریسرچ سینٹر سے سبکدوش ہوکر کوسہ ضلع تھانہ میں

سکونت پذیر ہیں۔ ۱۴ر دسمبر ۹۸ء کو ان کی رفیقۂ حیات مختصر سی علالت کے بعد انہیں داغ مفارقت دے گئی۔ اس سے قبل ان کے چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا تھا جس کا ابھی تک چہلم بھی نہیں ہوا۔ اللہ علی میاں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بیگم شمسی کو صدمہ

کوکن بنک کے سابق چیئر مین اور مرکز فلاح نیرول نئی ممبئی کے صدر جناب علی ایم شمسی کی زوجۂ محترمہ حمیدہ بی کی سگی چچازاد بہن اکبری کارونکر جو مہاپرل ضلع رتناگری میں بیاہی ہوئی تھی اپنے میکہ موضع سائی تعلقہ مان گاؤں میں ۷ر دسمبر ۹۸ء کو دل کا شدید دورہ ہونے سے راہیٔ عدم ہو گئی۔

فقیر محمد حوالدار کا انتقال

موضع ہاؤس ضلع رتناگری کے جناب فقیر محمد حوالدار ضعیف العمری میں ۱۰ر دسمبر ۹۸ء کو انتقال کر گئے۔

حمید کھوت کو صدمہ

حافا ہائسٹ کے پارٹنر اور نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب حمید کھوت کے چچازاد بھائی نانو علی کھوت متوطن ماکھرن تعلقہ سنگمیشور کا ۲۲ر اکتوبر ۹۸ء کو بعمر ۵۰ سال حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

آصف خان سبحان کو صدمہ

ڈاکیارڈ روڈ خان بلڈنگ کے جناب آصف خان سبحان کی ۲۵ سالہ نوجوان دختر جبین ظہور کھمباتی کا ناگہانی طور پر ایک ریل حادثہ میں جمعہ ۱۱ر دسمبر ۹۸ کی سہ پہر کو بوریولی ریلوے اسٹیشن پر انتقال ہو گیا۔ پانچ ماہ کی نئی نویلی دلہن جناب شبیر حسن میاں گونڈی کی نسبتی بہن تھی۔ مرحومہ کے جنازے میں کثیر تعداد میں سوگواروں نے شرکت کی۔ (عبدالغنی پادسکر)

منصوری برادران کو صدمہ

نوپاڑہ باندرہ کی معزز ہستی حاجی عبدالطیف منصوری کا اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ۷ار دسمبر ۹۸ء کو انتقال ہو گیا۔

(اجمل محمود میاں بوبکے)

انجم عباسی کو صدمہ

معروف شاعر و ادیب اور نقش کوکن کے دیرینہ قلمکار جناب انجم عباسی کے عم محترم جناب عباس میاں کردیکر جو ضلع پریشد رائے گڑھ سے اے ڈی ای آئی کے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے تھے۔ ضعیف العمری میں ۱۴ دسمبر ۹۸ء کو اپنے وطن گوریگاؤں میں راہیٔ عدم ہو گئے۔

مرحوم کے کوئی اولاد نہیں تھی لہٰذا انجم صاحب کو اپنی اولاد جیسا چاہتے تھے اور انجم صاحب بھی ان کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ انجم صاحب کے تخلص میں عباسی کا لفظ مرحوم کی ذات سے نسبت اور محبت کا اظہار ہے۔

سعید رفیع روڈ حادثہ میں جاں بحق

لندن میں پچھلے ماہ گلوکار مرحوم محمد رفیع کے بیٹے سعید رفیع کا جمعرات کی شب یہاں کے ایک اسپتال میں انتقال ہو گیا جنہیں مڈلسیکس میں کار کے ایک حادثے میں بری طرح جھلس جانے کے بعد اسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔

محمد رفیع کے منجھلے بیٹے سعید رفیع کی کار میں لندن کے باہر مڈلسیکس کے

ہوٹلوں میں پُر اسرار طور پر آگ لگ گئی اور وہ جلتی ہوئی گاڑی میں پھنس گئے تھے۔ چند برس قبل ہی سعید رفیع ممبئی سے لندن منتقل ہوگئے تھے اور ۵۵ جمعرات کو ممبئی کے نہرو سینٹر میں ان گیتوں کے ریلیز کی ایک تقریب میں شرکت کرنے کے لئے جمعرات کو آنے والے تھے جنہیں عوام میں پیش نہیں کیا جاسکا تھا۔ اس تقریب میں وہ تو شرکت نہیں کر سکے لیکن ان کی موت کی خبر پڑھی گئی۔

آدم داؤد گیرے کا انتقال

دارالسلام مشرقی افریقہ کی نامور شخصیت جناب آدم داؤد گیرے متوطن بورلی پنچتن ضلع رائے گڈھ ۲۵ر نومبر ۹۸ء کو ہوسٹن ٹیکساس (Houston Texas) امریکہ میں حرکت قلب بند ہونے سے 64 سال کی عمر میں رحلت فرماگئے اور میت کو ان کی ضعیف العمر والدہ، اور بہن بھائیوں کے آخری دیدار کے لئے بذریعہ پلین لاکر بلیک برن انگلینڈ کے قبرستان میں ۲۷ نومبر کو سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم عرصہ سے دل کے مریض تھے۔ اور وہ اپنے بچوں (Richmond Printing کے مالکان) کے پاس علاج کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ مرحوم جانے مانے سوشیل ورکر اور مخلص شخص تھے۔ خواہ لوگوں کو امیگریشن کا مسئلہ ہو یا کسٹم کی رکاوٹ وہ اپنے اثر رسوخ سے بلا معاوضہ اور بلا امتیاز ہر کسی کی مدد کرتے تھے۔ اور آج U.K. میں آباد دارالسلام سے بیسوں کوکنی فیملیز انھیں کی مرہونِ منت ہیں۔

ابراہیم بغدادی U K

عبدالشکور کردے کا انتقال

نقش کوکن کی نمائندہ محترمہ سلطانہ کردے کے شوہر جناب عبدالشکور کردے صاحب کا ۸ جون ۹۸ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو شریوردھن میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم عبدالشکور کردے صاحب نے سماجی کاموں میں کافی حصہ لیا تھا۔ ہمیں اس خبر پر افسوس ہے کہ ہماری نمائندہ کے شوہر کی یہ خبر ہمیں چھ ماہ بعد موصول ہوئی ہے۔

ادارہ

شاہنواز کھمکر کو صدمہ

انجمن اسلام جنجیرہ حلقہ شریوردھن کے سکریٹری جناب شاہنواز کھمکر کی والدہ اور نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب عبدالحمید قاضی صاحب کی خالہ محترمہ خدیجہ بی غلام محمود کھمکر کا ۲۰ر دسمبر ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔

ایڈوکیٹ روشن سرگرہ کا انتقال

مجگاؤں حلقہ کے مشہور ایڈوکیٹ جناب روشن سرگروہ کا ۵۰ سال کی عمر میں ۲۳ر دسمبر ۹۸ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم نقش کوکن کے پرانے خیر خواہ میں شامل تھے۔

عبدالرحمٰن لانبے کا انتقال

دیولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ کے مشہور و معروف ہستی جناب عبدالرحمٰن لانبے (عرف باپوکھوت) کا مورخہ ۲۳ر نومبر ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوا۔ مرحوم گاؤں کے سرپنچ اور رائے گڑھ ضلع کوآپریٹو بینک کے سابق چیرمین تھے۔ اور کانگریس پارٹی کے رہنما تھے۔ (محمد سعید کنکے وہور)

Feature

Rehmani Foundation : Striving for the cause of Islam and Humanity

Rehmani Foundation was established in the year 1979 for the betterment of the people, especially widows irrespective of their caste, creed and colour The trust believes that the poor and needy should not be merely treated as objects of pity requiring charitable handouts but should be considered as a human being who if provided with proper guidance and assistance can earn his own livelihood in a dignified manner As such they need proper education, health, nutrition, guide, equality and financial assistance in the times of distress There are number of small trades and vocation, if distressed persons are encouraged to take up way of such trades/vocation, and given necessary training/guidance and assistance in times of distress, the earning capacity of the person can be enhanced With this objective, Rehmani Foundation has been engaged in the activities of providing sewing machines to the destitute and widows to earn their daily livelihood, providing temporary financial assistance to the person who has borrowed money from moneylender in order to reduce their interest burden and emancipate from shackle of interest bondage, providing financial assistance on repayment basis to start small business, providing financial assistance/scholarship to the poor and brilliant students, conducting balwadi/nursery in the slum areas, providing training, financial assistance, marketing assistance to poor/destitute widows and women for cottage/handicraft industries, conducting free computer coaching classes for poor students of slum areas irrespective of class, creed or colour, providing medical assistance to the poor and needy patients especially who have no relatives, conducting medical camps like eye, dental, diabetes check-up etc for the poor and specially for the slum dwellers training and help the trainees to establish their home, jobs in small villages, cottage and prepare articles like purses, laces, rags and plastic articles of daily use etc Rehmani Foundation is a registered public charitable trust **The trust is also registered under foreign contribution (Regulation) Act, 1979** and is entitled to receive financial assistance from foreign donors vide the ministry of Home affair no 083780278 **The donation are exempted under section 80G of the income tax act 1961.**

You can help Rehmani Foundation to participate in the humanitarian/noble causes by suggesting such schemes which would help the poor and needy persons, requesting your relatives and friends to provide employment to youth sponsored by Rehmani Foundation, sending us the names and addresses of your friends in India and abroad who would like to donate and help the needy and poor persons, allowing us to display/keep charity boxes at your business premises as kept by Cancer Aid Society of India etc , donating your old newspapers etc by just calling us on telephone, sending your Zakaat and inform your relatives and friends to do so, sending us the Name and addresses of institutions in India and abroad who are willing to send consignments of food, medicines for free distribution and inform us, informing us about unclaimed Muslim dead body for whom we can provide kafan and make burial arrangements For any of the above help, you can contact at

Rehmani Foundation, 43/A, Nava Nagar, Next to Dockyard Rd. Rly. Station, Mazagaon, Mumbai-400010. Tel: 3776601/3742232/3710656/3758074.

Inauguration of MES Eng. College

MES college of engineering was inaugurated recently at Kuttipuram, Thrikanapuram, Kerala at the hands of the governor of Kerala. The event was a historical for All India Muslim Educational Society. The photo of the college is given on the cover.

Capt. F.M. Mistry & Fire Officer M.A. Sarkhot felicitated

A felicitation function was organised on December 6, 1998 at Goregaon, Raigad by the Kokan higher education unit to felicitate Capt F M Mistry and Mohd Ali Sarkhot, Retd joint chief fire brigade officer for their devotion and sacrifice for the cause of education and community. Mr Mohd Ali Sarkhot recently retired from his post. Dr Ishaaq Jamkhanawala, President of Anjuman-i-Islam was the chief guest of the function.

Pope Moots apology to Muslims

London's The Observer newspaper has said that Pope John Paul II has paved the way for making the most far-reaching apology that a religious leader has publicly made concerning the Inquisition. The Inquisition was part of the Catholic Church for a period of seven centuries, but the way is also paved for apologising to Muslims for the Crusades. The paper said the Pope is considered an example to emulate in a wider search for peace in the world, which is on the brink of the third millennium. The paper said the Pope indicated there was a possibility that such an apology would be made when he met historians in the Vatican. The encounter will be on the fringers of the seminar for devising a historical and religious framework for recording the church's behaviour vis-a-vis issues which are still debatable.

Use Zakat for Investment, Employment, Cottage Industries

The fifth international conference on Zakah, which completed its deliberations here recently, recommended that a scientific seminar be called to determine the standards for poverty in the light of the modern economic changes. It is also called for creating employment opportunities out of Zakah funds and investment funds for the benefit of teh poor in each Islamic country. It said that the Zakah should be used for setting up cottage industries. The participants appealed for the integration of the Zakah organs in Muslim countries, and to benefit from the advancements in technology. The conference also recommended the means of cooperation between the various organs dealing with Zakah and international development organisations in implementing joint programs for the benefit of the poor in the Muslim world. The conference also called for the setting up of a center specialized on Zakah, so that it could make available researches and prepare studies for consideration by the scientific committees, the Shari'a organs, and the Fiqh academies.

Encyclopaedia on Prophet's Etiquette

An encyclopaedia containing write-ups on the gracious morals of the Prophet of Islam (pbuh) has been published in Makkah and consists of 12 volumes, comprising 7000 pages. It took nine years to prepare the encyclopaedia, which contains the qualities and the impeccable morals of the Prophet Muhammad (Pbuh).

Many prayers are destructive, which Allah in kindness ignores.

The spirit came from Allah and will return to Allah. The present life is only a moment in between.

Rumi

ferent walks of life came for the fourth time in as many years to discuss issues concerning peace, the quality of governance and human rights in India and Pakistan Admiral (Retd) Ram Das, vice chairman of the Indian Chapter of the PIPFPD, during his address stressed for friendly relations and free movement between the two countries I A Rehman, Chairman of the Pakistan Chapter of the PIPFPD, in his address said that there was no need for India and Pakistan to conduct nuclear tests because both were poor countries and a nuclear arms race was bound to add to the miseries of the teeming millions who lived in South Asia

Nearly 140 Indian delegates attended it Admiral (Retd) Ram Das represented the Indian delegates It was really a historical and great event Peshawar being a historical place where whoever has come has conquered the sub-continent and this convention proved to be the beginning of the union of two countries for friendship

While addressing, Dr Naik quoted Upanishad that the whole world is considered to be the family and every person living in this world is a member of the world of the family and therefore, there should not be discrimination on the basis of religion in any country as far as living is concerned

Indian delegates were given warm welcome and were introduced by the cultural program and the delicious dishes of Pakistan Adm Ramdas was given momento & the award from Pakistan Chapter Next convention will be held in Hyderabad

Indians are happier

Rousseau believed that a good bank account was a necessary prerequisite of happiness in life most people agreed with him and continue to do so But he has been proved wrong by a recent World Happiness Survey, led by professors of the London School of Economics Contrary to the popular notion that the search for happiness should ultimately land one in the USA, the professors have found that the USA ranks only 46th, way behind countries like Ghana, Latvia, Crotia, Estonia and India, which ranks as high as fifth but the most exciting revelation is that the happiest people in the world belong to one of the poorest countries – Bangladesh The survey probed the link between personal spending power and the perceived quality of life which proved that money does not bring happiness The British have larger bank balances and spending power but stand 32nd on the list The Netherlands and Canada, believed to be economic 'powerhouses', have also failed to make their people happy In fact the entire findings point to the ancient Indian conviction that poverty is not to be scoffed at, that riches bring misery and that the poor are the blessed one who represent God

Wanted Indian Muslim Doctors

uch more severe This problem can not be solved nless interest is abandoned Zakah is enforced nd currency is linked to a standard measure of ealth Till it is done the righteous should use a andard measure of wealth other than currency s unit of account and restrict use of depreciating urrency to minimum Because, it will allow them participate in economic activity without indulg-ig in interest and protect themselves from most of he losses caused by the inflation However, in uch countries where rate of inflation is below 2 5% urrency may be used as a standard of account specially for the short-term transactions

he book is written by Hifzur Rab and it is priced Rs 40 The book is sponsored by Rehmani Foun-ation and it can be had from Alhad Charitable rust, Rahmat Nagar (Jhapia), Bamrauli, Allahabad-211012

Indonesian Ulema meet to discuss economic crisis

The Indonesian Ulema Council hold a national Islamic conference on November 4-8 to contribute to the solution to the prevailing conomic and social problems affecting the coun-ry Over 1000 scholars, dawah workers and those involved in the social field as well as other Islamic rganisations attended the meet It was the larg-st conference held in Indonesia since 1945

Minorities' right to education being denied

The National Commission for Minorities has expressed concern that a majority of states and universities have deprived the minority communities of their fundamental right to educa-tion by not implementing the relevant constitutional provisions and the directions issued by the Supreme Court The NCM chairman Dr Tahir Mahmood said the state governments and university authori-ties have almost ignored article 30 of the constitu-tion which deals with the minority communities educational rights and the court directions issued from time to time They are least bothered about the constitution and the judiciary to protect the right to education of the minorities which is enshrined in this article, he added

1416 people reverted to Islam in Makkah

During the last year 1416 people reverted to Islam through the Dawah and guidance centres in Makkah and the surrounding areas Dawah workers explained to them the vari-ous pillars of Islam and the duties of a Muslim and provided them with booklets on how to perform prayers in addition to audio cassettes in which there are lectures and instructions in different languages

Author held for blasphemous book

An Aurangabad court in Maharashtra on Oc-tober 3 remanded to police custody Somnath Ram Rana Guruji, author of the controversial book "*Jahannam Madhye Janar Kon? Hindu ki Ahindu*" which has been found anti-Muslim Earlier various Muslim organisations gave a call for bandh against the author

4th Convention of the Pakistan-India Peoples' Forum for Peace and Democracy

Dr Abdul Karim Naik attended as one of the delegates, the fourth two-day conven-tion of the Pakistan-India Peoples' Forum for Peace and Democracy (PIPFPD) held at Peshawar, Pakistan from 21-22 November, 1998 More than 400 participants from India & Pakistan met here Retired armed and civil services offi-cials, journalists, professionals and people from dif-

etc. bought and sold in the course of trade is liable to the payment of Zakah The determination of the minimum Nisab on trade goods will be according to the value of goods in cash which could purchase twenty one ounces of silver or three ounces of gold When trading in partnership or owning rent producing properties in partnership, each partner will be liable to pay Zakah on the proportion of the net share of profits coming to him which is added to his capital Zakah on shares owned shall be determined annually on the cash realisable market value of the share Persons who buy goods on credit for the purpose of trade must deduct the total amount of their debts and determine their net profits, and add these to their capital for the purpose of calculating the payment of Zakah The payment of Zakah is an obligatory duty which has to be discharged in accordance with the conditions imposed by Islam, such as the niy-yah or intention must be expressed, the receiver of Zakah must become the owner of the Zakah given to him, Zakah must be given to the type of persons specified by Islam, Zakah cannot be given in return for services received

Zakah cannot be given to Non-Muslims It can also not be given to mother, father, paternal and maternal grandparents, great-great-parents etc Likewise Zakah can not be given to one's offsprings - sons, daughters, sons, grandchildren, great-grand-children etc Zakah can be given to other relatives such as brothers, sisters, uncles, aunts, cousins, nieces, nephews etc The position of a minor child is linked with his or her father If the father is wealthy, then the child will also be considered as rich and Zakah cannot be given to him Sayyeds are the descendants of the Holy Prophet Muhammed (SAW) through his daughter Hazrath Fatima (RA) and the descendants o his uncles, Hazrat Abbas (RA) and his cousins Hazrat Aqeel (RA), Hazrat Haris (RA) etc Zakah as well as Sadaqah and fitra cannot be given to them Zakah cannot be given to a person in payment of services rendered by him or in payment of wages One cannot give Zakah to a domestic or other servant as wages Zakah money could be given to them as a gift over and above the wages paid to them A Muslim cannot give Zakah money for building, repairing or maintaining a Masjid because a Masjid is a place of worship which does not belong to anyone

The Holy Quran makes specific reference to the headings under which Zakah money must be spent 1) Fuqara The poor 2) Masakin The needy 3 Amilun Those engaged in the collection and distribution of Zakah through a community organisation or Bait-az-Zakah 4) Mu-allafatu al-Qulub Those whose hearts are made to incline towards truth the converts who need help 5) Riqab Ransoming of captives, wherever such necessity arise 6 Gharimun The debtors 7) Ibn as-Sabil The wayfarer (the traveller who is not poor, but finds himself stranded abroad without funds) 8) Fi Sabi lillah Those engaged in the way of Allah

Book Review

Dominance of Interest and the way out

The book is all about the interest in the present society The book deals with marginalization of justice and prevalence of fraud, corruption and exploitation is due to the Dominance o Interest Inflation is caused due to dominance o interest and interest seeking capitalists and adaptation of depreciating paper currency Inflation i a fraud It is very harmful to the have-nots generally but the losses it causes to the righteous an

Editorial ...

The believers must (eventually) win through, those who humble themselves in their Prayers; who avoid vain talk; who are active in deeds of Charity. (AlQur'an 23:2)

Zakah : Purification of Wealth

Zakah is one of the five pillars of Islam. In the legal sense it means "a right on wealth" or "the specified part of wealth designated by Allah to be given to certain beneficiaries." In Shariah it means growth and purification. Zakah is not a tax. Zakah is essentially a spiritual obligation not incumbent on those who are not Muslim. Islam associates belief in Allah with the belief in the Day of Judgement and the life in the hereafter. There are 8 conditions which make Zakah obligatory, some of which relate to the possessor and others to the possessions. The possessor must be a free man, a Muslim, of sound mind, an adult, in complete ownership of his or her wealth, in possession of such wealth which is over and above the requirements to satisfy the essential needs of the possessor and of those legitimately dependent upon him or her, free from debt, in possession of a defined quantity of wealth for one complete Hijrah year. Zakah is calculated on the wealth possessed by a person. Unless and until the minimum quantity of specified wealth is reached, the person is not liable for the payment of Zakah. This minimum limit is known in the Shariah law as *Nisab*. Zakah is applicable on gold, silver, livestock and all types of trade goods. The possession of three ounces minimum gold or its equivalent in cash for one year makes one liable to pay Zakah at the rate of 2 1/2%. The possession of twenty one ounces minimum silver or its equivalent in cash for one year makes one liable to pay Zakah at the rate of 2 1/2%. Gold and silver in any shape or form jewellery, utensils etc. all are considered as wealth and Zakah becomes payable on them if the weight reaches the minimum limit and their possession completes twelve lunar months. Zakah will become liable upon the wife after she has actually received the Mahr from her husband and it remains in her possession for twelve months, provided of course, that the value of Mahr reaches the minimum Nisab limit or over. Money saved for purposes of Pilgrimage is liable for Zakah if it is kept for a year or more and is a Nisab.

Zakah is payable at the rate of one fortieth or 2 1/2% on the possession of wealth in the shape of gold, silver, merchandise and cash. Household effects such as furniture, crockery, personal clothing etc. are generally exempted from the application of Zakah.

Zakah must be given on, and from, a commodity, that is, a portion of the wealth itself could be given in charity to discharge the obligation. But we are permitted also to determine the Zakah due and give its value in cash.

There is no Zakah on farmlands owned by a person, irrespective of the amount of their value or size, provided they are not bought for speculation. The capital involved in the goods owned for trade or commerce is subject to the payment of Zakah. Anything goods, properties, precious stones, livestocks

اشاعت کا ۳۷ رواں سال

ماہنامہ

نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ...۳۷... شمارہ .... ماہ فروری/مارچ ۹۹ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: شاکر سوپاروی ۔ بی آئی شیخ

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے ۔ دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ / اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰۔ ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۷۵۶ / ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت: ایورویا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۲۷۔ ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم فروری سنہ ۱۹۹۹ء ....
کتابت: جاوید ندیم ....

محمد سعید علی ٹولکر (دہلی)

مسلم نوجوانوں کے لئے تحقیقی مضمون

قرآن اور اقبال

" اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ "

(النساء آیت ۸۲)

" انسان قرآن پر غور و تدبر کیوں نہیں کرتا؟

ذرۂ خاک نعلِ رسولؐ نے اقبال کی زندگی کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور انہیں پڑھا تو یہ حقیقت کھل کر آشکار ہوئی کہ اسلام پر عمل پیرا ہونے اور اپنا غیر قرآنی عقائد کا پیچھا چھڑانے کے لئے انہیں اسی ایک آیتِ مقدسہ نے سب سے زیادہ متاثر کیا تھا۔ اقبال کی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ تصوف (MYSTICISM) کی فضاؤں میں گزرا۔ یہ زمانہ ۱۹۱۳ء تک رہا۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن پر بہ نظرِ تعمق تدبر کیا تو صداقت اور حقانیت ان کے سامنے آگئی اور انہوں نے یکسر تصوف اور صوفی ازم کے خلاف ذہنی اور قلبی جہاد شروع کیا۔ سب سے پہلے اقبال نے اُمت مسلمہ پر یہ آشکار کیا قرآن پاک اللہ تعالیٰ پر "ایمان" کا مطالبہ کرتا ہے "عرفان" کا نہیں۔ اقبال نے یہ بھی انکشاف کیا کہ اُمت مسلمہ کو قرآن سے برگشتہ کرنے کی بنیادی ذمہ داری ہماری پیشوائیت (پیٹ بالو اور نام نہاد ملاؤں اور مولویوں) پر عائد ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ اپنی شاعری میں مسلم نوجوانوں کو قرآن کا اتباع کرنے کی بار بار تاکید کرتے ہیں تاکہ امت کو قوت، سعادت اور ہر غیر قوم پر فوقیت حاصل ہو۔ اقبال کی شاعری قطعی لفاظی نہیں بلکہ ان کی شاعری نے اُمت کے نوجوانوں کو روح میں بالیدگی، نگاہ میں بصیرت، ذہن میں جلا، قلب میں روشنی، خون میں حرارت اور بازوؤں میں قوت عطا کی ہے۔

قرآن سے بیگانہ مُلّا : اقبال نے اپنی شاعری میں مُلّاؤں کے خلاف جو کچھ بیان فرمایا ہے وہ کسی خاص مُلّا یا طبقۂ علما کے خلاف قطعی نہیں بلکہ وہ مذہبی پیشوائیت (INSTITUTION) کے خلاف جنہوں نے اپنے غیر قرآنی عقیدوں سے ملت کو رسوا کیا ہے۔ اسی لئے اقبال مُلّاؤں کے خلاف فرماتے ہیں۔

مُلّا کی شریعت میں فقط مستیٔ گفتار
صوفی کی طریقت میں فقط مستیٔ احوال
مولوی بیگانہ از اعجازِ عشق !!
ناشناس نغمہ ہائے سازِ عشق !!

ان اشعار میں اقبال ظاہر کرتے ہیں کہ

ملّا مولوی کو اللہ سے سچا عشق ہی نہیں جو قرآن کی رہنمائی میں پیدا ہوتا ہے۔

قرآن سے بیگانہ صوفی!

تصوف یا صوفی ازم مسلک کے خلاف ابن تیمیہ، شیخ علی حزیں، علامہ ابن جوزی، مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ اور دیگر لاتعداد توحید کے پرستاروں نے اپنی کتب میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ ان کتب کے مطالعے سے ذرۂ خاکِ نعلِ رسولؐ پر یہ حقیقت کھلی کہ تصوف یہ مسلک غیر اسلامی عناصر سے خالی نہیں ہے۔ ان تمام کی آراء ہے کہ اس مسلک کو ایجاد کرنیوالوں نے اسلامی تاریخ اور تفسیرِ قرآن میں بے پروائی سے کام لیا ہے۔ علامہ اقبال نے تو سب سے زیادہ تصوف اور صوفی ازم سے ذہنی اور عملی جہاد کیا ہے۔

علامہ اقبال نے سید سلیمان ندویؒ کو ۱۳ نومبر ۱۹۱۷ء کو جو گرامی نامہ بھیجا تھا اس میں رقمطراز ہیں کہ "اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ تصوف کا وجود ہی سرزمینِ اسلام میں ایک اجنبی پودا ہے جس نے عجمیوں (بودھوں، زرتشتوں، یہودیوں، عیسائیوں) کی دماغی آب و ہوا میں پرورش پائی ہے"۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال صوفی کے بارے میں الگ الگ انداز میں یوں بیان فرماتے ہیں:

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ الست
رہا نہ حلقۂ صوفی میں سوزِ مشتاقی
فسانہ ہائے کرامات رہ گئے باقی

نقش کوکن

نہ مومن ہے نہ مومن کی امیری
رہا صوفی گئی روشن ضمیری
اے پیرِ حرم رسم و رہِ خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری
کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے
فقیہہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی

قرآن اور خودی:

اقبال کے نزدیک قرآن پر عمل پیرا ہونے سے ہی خودی بلند ہوتی ہے۔ اقبال ۲۰ جولائی ۱۹۱۸ء کو اکبر الہ آبادی کے نام خط لکھ کر اظہار کرتے ہیں کہ "خودی کو بلند اسی وقت کیا جا سکتا ہے کہ انسان اپنی ذاتی و شخصی میلانات و رجحانات و تخیلات کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات (قرآن) کا پابند بنے۔

ریا اقبال کے نزدیک:

اقبال ریا اور منافقت کی زندگی کو ملعون قرار دیتے ہیں چنانچہ وہ جرمنی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنیوالی اپنی ایک ہم جماعت طالبہ "عطیہ بیگم" (نواب جنجیرہ مرواڈ، ضلع رائیگاہ کی سالی صاحبہ) کو جنجیرہ مرواڈ میں بھیجے ہوئے خط میں رقمطراز ہیں کہ "لوگ ریاکاری سے عقیدت رکھتے ہیں اور اسی کا احترام کرتے ہیں مگر میں (اقبال) بے ریا زندگی بسر کرتا ہوں اور منافقت سے کوسوں دور ہوں۔

(اقبال نامہ، جلد دوم، صفحہ ۱۲۴)

قرآن اور مسلم نوجوان : اقبال کے نزدیک

مسلم نوجوان قرآن پر عمل پیرا ہو کر ہی ملاّ اور صوفی کی شعبدہ بازیوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اقبالؔ نے دیکھا کہ مسلمانوں جیسی دلیر قوم کے نوجوانوں کو ملاّ نے تعزیہ داری کی شعبدہ بازیوں میں اور صوفی نے خانقاہیت کے ظلمتکدوں میں پناہ لینے پر مجبور کیا ہے اور بے عمل کر دیا ہے تو وہ خون کے آنسو رونے لگے۔ اقبالؔ نے ان تاریک سم کدوں سے باہر نکل کر نوجوانوں کو اسلام کی فضائے بسیط میں اس کی رفعتوں اور وسعتوں میں آنے کا پیغام دیا تاکہ ان میں روباہی باقی نہ رہے اور عقابی صلاحیت ان میں عود کر جائے۔ جی ہاں یہی وہ پیغام ہے کہ ؎

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

ذرۂ خاک نعل رسولؐ نے بیسوں مفسرین کی تفاسیر کا مطالعہ کیا مگر اقبالؔ کے شاعرانہ اور فلسفیانہ انداز و اسلوب نے سب سے زیادہ متاثر کیا اور قرآن حکیم پر تدبر و تفکر کرنے کا مجھے ایک نیا انداز اور حقیقی شعور بھی عطا کیا۔ نوجوان بھی قرآن پر تدبر کر کے ملاّ اور صوفی کے چنگل سے نکل کر اسلام کے سالار بنیں۔ ⁂

عید کا جشن

محمود الحسن ماہر

عید کا جشن کچھ اس طرح منایا جائے
غم زدہ لوگوں کو سینے سے لگایا جائے
عید کی خوشیاں حقیقت میں دوبالا ہوں گی
روزے والوں کو خوشی دے کے ہنسایا جائے
اپنے محلوں میں بصد شوق چراغاں کر لو
اک دیا خانۂ مفلس میں جلایا جائے
شیر خرمے کے چلاتے رہو تم دور مگر
اک پیالہ سوئے مجبور بڑھایا جائے
یہ یتیم اور یہ لاچار سبھی اپنے ہیں
ان کو بھی عید کی خوشیوں سے ملایا جائے
عید کا دن ہے مگر کتنے ہیں بھوکے پیاسے
ظلم ہوگا جو انہیں آج بھلایا جائے
چاہتے ہو جو عبادت کا صلہ ہے اے ماہرؔ
فرق افلاس و امارت کا مٹایا جائے

عید کے دن

صہبا عثمانی

عید کے دن وہ بلائیں تو مزا آجائے
اٹھ کے سینے سے لگائیں تو مزا آجائے
مار کے ٹھوکریں ہم سارے رقیبوں کو صباؔ
ان کی محفل سے نکالیں تو مزا آجائے

•

ہم نے بے موسمی ساون کی گھٹا دیکھی ہے
شبنمی دور میں طوفانی ہوا دیکھی ہے
منہ سجائے ہیں پڑی ہے کے وہ آسن پٹی
عید کے روز محرم کی فضا دیکھی ہے

•

ان کو دیکھا خوش بہت ہی خوش ہوئے
یعنی وہ بجلی تھے یعنی برق تھے
دل تو گو جلتا رہا تھا اے صباؔ
عید کے دن ہم خوشی میں غرق تھے

اسلام ایک سچا مذہب اور مکمل نظامِ حیات ہے اور امن و سلامتی اور صلح و آشتی سے عبارت ہے اس کا ہر پیغام اور اس کی ہر تقریب و تہوار کا پیمانہ، انسانی احترام، ہمدردی، غمخواری، محبت و اخوت، بھائی چارگی، میل ملاپ اور اتحاد باہمی سے لبریز ہے، اسلام ایک خاص طریقۂ فکر اور پوری زندگی کیلئے ایک نقطۂ خیال رکھتا ہے اس طریقِ فکر اور طرزِ عمل سے جو ہیئت ترکیبی حاصل ہوتی ہے وہی تہذیب اسلام ہے۔ یہاں مذہب اور تمدن الگ الگ چیزیں نہیں ہیں بلکہ سب مل کر ایک مجموعہ بناتے ہیں۔ اسلام تمدنی معاشرہ میں ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انسان پر خدا کے کیا حقوق ہیں اور اس کے اپنے نفس کے کیا حقوق ہیں، ماں باپ کے بیوی بچوں کے، عزیزوں اور قرابت داروں کے پڑوسیوں اور معاملہ داروں کے قوم و ملت کے، ملک و وطن کے ہم مذہبوں اور غیر مذہبوں کے دوست دشمن کے ساری نوعِ انسانی کے حتیٰ کہ کائنات کی ہر چیز اور ہر قوت کے کیا حقوق ہیں۔ اسلام انسانی زندگی کا ایک بلند اخلاقی نصب العین متعین کرتا ہے۔ مذہبی اور دنیوی کے شعبوں کو اسلام ایکدوسرے سے الگ نہیں کرتا اسلام کی نگاہ میں دنیا و آخرت دونوں ایک ہی مسلسل زندگی کے دو مرحلے ہیں اسلام تمدنی معاشرہ میں انسان کی انفرادی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ اجتماعی ذمہ داری کو بھی غیر معمولی اہمیت دیتا ہے اسلام انسانی معاشرہ میں ایک عالمگیر برادری قائم کرنا چاہتا ہے اور مساواتِ انسانی کی تعلیم دیتا ہے، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہم اُمتِ مسلمہ کو ایک ایسا دین مکمل عطا ہوا جس کی روشنی میں ہم اپنے تمدنی معاشرہ میں اسلام کا وہ عکس جمیل دیکھتے ہی جو دوسرے مذاہب میں نہیں پاتے ایک طرف خالق کی عبادت اور دوسری طرف خلق کی خدمت، خدمتِ خلق اور حقوق باہمی سے الگ ہو کر خالق کی عبادت نا تسلیم ہے۔ وہ مذاہب اور مذہب کا وہ جنون جو انسانی حقوق کو پامال کر دے وہ درندگی ہے۔ بہیمیت ہے اور بربریت اس نوع کے جنون سے تاریخ کا ایک صفحہ داغدار ہے، خدا پرستی اور نوعِ انسانی کے حقوق سے متعلق اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیجئے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لا یرحم اللہ من یرحم الناس (بخاری و مسلم)

اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: "رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ زمین والوں پر تم رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا" (ابوداؤد، ترمذی) اہلِ [illegible] کے اوصاف یہ ہیں کہ تم مومنوں کو آپس کے [illegible] اور محبت و ہمدردی کے معاملہ میں ایک جسم کی طرح پاؤ گے اگر ایک عضو میں تکلیف ہو تو سارا جسم اس کی خاطر بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا وہ شخص رحم کا مستحق نہیں ہوتا۔ (بخاری) فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت والا آدمی ہر رشتہ دار کے لئے نرم دل ہوتا ہے اس کے برعکس بدبخت آدمی کے دل سے رحمت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، احمد) فرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جو شخص چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور اپنی عمر کے بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا (ترمذی)

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت محبت انگیز لہجہ میں مسلمانوں کو تلقین فرمائی: "لوگو اسلام کو پھیلاؤ (سب کو سلام کرو، سب کو سلامتی کی دعائیں دو) اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور رات کو سونے سے اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کرو اس کے صلہ میں جنت میں داخل ہو جاؤ گے یہ ہے خالق کی عبادت اور مخلوق کی خدمت" (مسلم) فرمایا: اللہ کا شکر گزار بندہ وہی ہوتا ہے جو لوگوں کا شکر گزار ہو (مسلم) ارشاد فرمایا: [illegible] اپنی دعاؤں کو قبولیت کے مقام تک

[illegible] کریں

پہنچانا چاہتے ہیں اور اپنی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خدا کے بندوں کی ضروریات پوری کریں۔ پریشان حال بندگانِ خدا کی حاجت روائی کریں (مسلم) اسلام نے انسانی زندگی کا پورا نقشہ اور معمولات زندگی کا پورا خاکہ پیش کر دیا ہے اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ خدا کا یہ دین، دینِ اسلام، انسانیت کا مذہب ہے اور یہ مذہب پیشہ ور مذہبی لوگوں کے کسی طبقہ کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور عبد و معبود کے درمیان کسی قسم کی اجارہ داری کو حائل نہیں ہونے دیتا، ہر روح کسی پادری، پنڈت، پیر، مُلّا کی وساطت کے بغیر اپنے پیدا کرنے والے کی طرف صعود کرتی ہے۔ ایک مضطرب دل کو تسکین دینے والی ہستی کے حضور میں جانے کے لئے ذاتی مفادات کے مدعیوں کی ایجاد کردہ راہوں اور رسموں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہر انسان اپنا وکیل و شفیع ہے۔ اسلام میں کوئی شخص کسی کو غلام نہیں بنا سکتا۔ سب خدا کے بندے اور غلام ہیں۔ بہ حیثیت انسان سب مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ صرف تقویٰ قابلِ اعزاز ہے، ارشاد گرامی ہے "کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ" (حدیث) تم میں ہر شخص راعی ہے نگراں ہے اور جواب دہ ہے۔ ہر ایک کو جوابدہ ہونا ہے۔ عیدالفطر اسلام کا وہ عظیم تہوار ہے یہ تہوار خدا پرستی اور اسلامی تہذیب کا آئینہ دار ہے، عیدالفطر میں فرزندانِ اسلام کے ذمہ جو فرائض عائد کئے گئے ہیں وہ پوری انسانیت کے لئے رحمت اور سلامتی کے ضامن ہیں۔ امن، سلامتی، عدل و

مساوات ہمہ گیر بھائی چارگی، عالمگیر محبت و اخوت اور فرقہ ورانہ ہم آہنگی کے روشن مینار ہیں اس عظیم تہوار عید الفطر میں فضول خرچی، رسم ورواج اور غیر معقول طرز زندگی کی گنجائش نہیں ہے۔ اسراف و تبذیر، رنگ و رقص اور لہو و لعب یعنی غیر معنی کوئی فعل و عمل، عید الفطر کے مقدس پروگرام سے خارج ہیں۔ یاد رکھئے، قومی کردار اور صحتمند معاشرہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تکمیل سے وجود میں آتا ہے۔ مسلمان صحیح الفکر اور صحیح الدماغ ہوتا ہے۔ اور اسی صحت فکر و ذہن کی بنیاد پر مسلمان اسلام کا ترجمان ہوتا ہے اور یہی مسلمان اسلام کی تصویر کی صحیح عکاسی کرتا ہے، ایک طرف انکی بے پناہ مسرت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ پوری گرمجوشی کے ساتھ رمضان المبارک کا استقبال کرتا ہے۔ رمضان کے تمام تقاضے پورے کرتا ہے۔ تعلق مع اللہ کے ہر عنوان کو سرانجام دیتا ہے اور دوسری طرف خدا کی مخلوق کی خدمت اور انسانی حقوق کی ادائیگی میں سرگرم عمل ہوتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔ قرابت داروں اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ پڑوسیوں، دوستوں، بیواؤں، یتیموں، بیماروں، مسکینوں اور تمام انسانوں کے حقوق ادا کرتا ہے، سب کو خوش کرتا ہے۔ مسرت و راحت سے ہمکنار کرتا ہے اور دشمنوں کی دشمنی کو دوستی سے بدل دیتا ہے اس طرح انسانی معاشرہ پر مسرت و انبساط کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ماحول خوش گوار بن جاتا ہے اور عید الفطر کی خوشبو سے اسلامی تہذیب کا جلوہ فضا میں طاری ہو جاتا ہے۔

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج دین کے ستون ہیں۔ ان اہم عبادات کے بغیر دین اسلام کا تصور نہیں کیا جا سکتا لیکن ان ستونوں کا وقار اور عظمت باہمی تعلقات سے والبتہ نہیں اور حقوق العباد ہی سے ان عبادتوں میں جان آتی ہے ورنہ حقوق العباد کے بغیر حقوق اللہ کی قبولیت مشکل ہے۔

اسلام نے عید الفطر منانے کا جو عمل برپا کیا ہے ہم مسلمان اسی جذبۂ اسلامی سے اسلام کے اس تہوار کو منائیں تاکہ انسانیت اسلام کے فیوض و برکات سے مالا مال ہو اور دنیا خدا پرستی اور اسلامی تہذیب سے آشنا ہو۔

یہ شمارہ

موجودہ پرچہ دو مہینوں کا مشترکہ شمارہ ہے۔ ماہنامہ نقش کوکن گہری طرح مالی بحران کا شکار ہو گیا ہے۔ متوقع سالانہ زر یا دلہ بھی اس کے لئے ناکافی ہے۔ لہٰذا ہم اس فکر میں ہیں کہ پرچہ جاری رکھا جائے یا بند کر دیا جائے ـــــ اس صورتحال سے نمٹنے کے انتظامات کے لئے مہلت کے طور پر ہم موجودہ پرچہ دو مہینوں کا مشترکہ طور پر شائع کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ حالات سازگار ہوئے اور قارئین کی دعائیں نیز کرمفرماؤں کا تعاون شامل حال رہا تو اگلا شمارہ ماہ اپریل میں شائع ہوگا۔

(ادارہ)

کوکن کتنا حسین ہے!

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر
(امیٹ، رائے گڑھ)

کالے گھنگھور بادلوں کا ایک قوی ہیکل دستہ آگے بڑھا اور میرے کھیتوں پر یلغار ہو گئی۔ صبح کو میں نے دیکھا میری دھان کی فصلیں پوری طرح کھیت ہو چکی تھیں۔ دھان سے لدے ہوئے نرم و نازک اندام پودے زمین پر اوندھے منہ پڑے پانی میں لوٹ رہے تھے۔ وہ لہلہاتی ہوئی فصلیں جو نرم و خنک ہواؤں کے لطیف لمس سے جھوم جھوم اٹھتی تھیں، اس وقت کیچڑ میں لت پت پڑی تھیں اور ان کی ساری خوبصورتی اور ساری افادیت مٹی ہو رہی تھی۔

بادلوں کا بھرا ہوا دستہ کب وارد ہوا؟ اور کب میرے کھیتوں پہ یلغار ہو گئی؟ مجھے کچھ پتہ ہی نہ چلا۔ سر تک لحاف اوڑھ کر، بستر میں دبکے پڑے رہنے سے کسی کے آنے جانے کی کیا خبر ہو سکتی ہے بھلا ——؟ اور پھر مجھ ایسا ٹیچر، جو گھوڑے بیچ کر بستر میں پڑا رہتا ہو، اسے کیا پتہ چلتا؟ وہ تو جب نانا واٹیکر نے تیرہ روپے کی جگہ پندرہ روپے کلو چاول کے دام بتلائے تو ماتھا ٹھنکا۔ نظر آسمان کی طرف اٹھی، اور وہاں سیاہ بادلوں کا لشکرِ جرّار اپنی تنخواہ پر ہنستا ہوا نظر آیا۔ میرے کون سے کھیت اور باڑیاں تھیں کہ بادلوں کی بے موقع آمد و رفت پریشانی کا باعث ہوتی۔ مگر جب اناج کے دام کانوں میں پڑتے ہیں تو ایک سیکنڈری اسکول ٹیچر بھی کاشتکار کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے لگتا ہے۔ گزشتہ دو چار دنوں سے ایسی ہی بے موقع بارش ہو رہی تھی اور کٹی ہوئی فصلیں کیچڑ میں پڑی تھیں۔

۲۰ر نومبر ۱۹۹۸ء کی شام تھی۔ زمستانی تیرگی میرے آنگن میں اتر رہی تھی اور میں اپنا ہولڈال لیے بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہو رہا تھا۔ مستری صاحب نے اصرار کیا تھا کہ سیدھا ممبئی چلا آؤں تاکہ تعلیمی کارواں میں شریک ہو جاؤں۔

ڈاکیارڈ روڈ کی شافعی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھ کر سارے ساتھی ایک ساتھ نکلنے والے تھے لیکن نماز بعد مستری اور سندیلکر صاحبان کے علاوہ صرف عبدالمطلب ٹھوی، حاجی مبین اور ندیم علی صالح، شاکر سوباردی ہی موجود تھے۔

واشی سگنل پر لائن اقبال کوارے، سلمان ہاشمی، داؤد چوگلے اور دوسرے مسافروں نے شرکت کی۔ محمود الحسن ماہر ترچھبوری بھی سوار ہو چکے تھے۔ اور تعلیمی کارواں نے باسبے گوا شاہراہ نمبر سترہ کی طرف پیش قدمی کی۔

پرنسپل این اے واحد اور عبدالرحیم نشتر کو وہور کے اسٹاپ پر یاد کیا گیا لیکن بس بدستور آگے بڑھتی رہی۔ مہاڑ کے ہوٹل "وساوا" میں رات کے کھانے کا نظم تھا۔ یہاں کے پکوان اور حسن انتظام کی وجہ سے M.S.R.T.C کی ٹیم جب بھی اس طرف نکلتی تو یہیں تازہ دم ہوا جاتا۔ مسافر بس سے اترے۔ آسمان چاروں طرف سے سیاہ ہو چکا تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں بدن کو چھید رہی تھیں۔ سوئیٹر اور مفلروں سے دفاع کی کوشش کی گئی۔ ضروریات سے فارغ ہو کر مسافر اپنی اپنی نشست پر جا چکے۔

چپلون کے بس اسٹینڈ پر اترا تو میں نے دیکھا کہ زمستانی شب کی خنک ہواؤں میں آدھا سویا آدھا جاگا ہوا بس اسٹینڈ اپنی معمول کی چہل پہل اور رونق سے محروم ہے "لال ڈبے گاڑیاں" ادھر ادھر ٹھنڈی کھاتی پڑی ہیں، احاطے میں مسافروں کی تعداد بہت کم اور پھیری والوں کی صدائیں معدوم ہیں۔ سڑک پر ایک دو ہاتھ گاڑیاں اپنے خوانچے لگائے بھولے بھٹکے گاہکوں کی منتظر تھیں۔

بس اسٹینڈ کی بغل میں سواگت لاج کی شاندار عمارت برقی قمقموں کی روشنی میں اپنے حسنِ سادہ کا غبار اڑا رہی تھی۔ میں نے قدم آگے بڑھائے۔ ایک دو عمارتوں سے تھوڑا آگے چلا تو ورنداون لاج نظر آئی۔ استقبالیہ کاؤنٹر پر پہنچ کر میں نے نقش کوکنی

مغل اقبال اختر کا نام لیا تو جی خوش ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ موصوف مہمانوں کے قیام کا معقول بندوبست فرما چکے ہیں۔ استقبال کار نے ایک کمرے کی چابی حوالے کر کے آرام کرنے کا مشورہ دیا۔

کمرے میں پہنچ کر تازہ دم ہونے کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا۔ لیکن نیند آنکھوں سے اڑ چکی تھی۔ شاید کہیں دور تعلیمی کارواں کی تلاش میں بھٹک رہی ہو۔ نیم شبی کا خمار آنکھوں میں ڈول رہا تھا کہ ایک ساتھ بہت سے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ لپک کر باہر نکلا تو مستری صاحب، ندیم صالح اور سندیلکر صاحب سامنے کھڑے تھے۔ "ارے! آپ کب پہنچے؟"

سلام وکلام اور خیر و عافیت کے تمام ہوتے ہی بوجھل رات نے سب کو دبوچ لیا۔ طویل سفر کی تکان تو پہلے ہی غالب تھی لیکن مستری صاحب کی آواز برابر سنائی دے رہی تھی۔ غالباً وہ ایک ایک کمرے میں جھانک کر یہ دیکھ رہے تھے کہ مسافروں نے سکھ کی سانس لی کہ نہیں۔ صبح ساڑھے پانچ بجے آنکھ کھلی تو مستری صاحب کی آواز پھر سنائی دی۔ یہ بوڑھا بھی عجیب جوانمرد ہے! حضرت غسل فرما چکے تھے اور ایک ایک نفر کو اطلاع دی جا رہی تھی کہ گرم پانی کا بھی معقول بندوبست ہے، لوگ بھیڑ ہونے سے پہلے جلد فارغ ہو لیں۔

میں تیار ہو کر بالکنی میں کھڑا ہوا تو ایک دودھیا غبار مجھے چاروں طرف سے گھیر رہا تھا۔ دائیں جانب نگاہ کی تو چپلون بس اسٹینڈ بھی کہرے میں ڈوبا ہوا دکھائی دیا۔ سڑک کی دوسری طرف ایستادہ خوبصورت عمارتیں بھی کہرے میں لپٹی ہوئی اونگھ رہی تھیں اور

پُراسرار لگ رہی تھیں۔ تارکول کی سڑک دور
تک آگے چل کر ایک موڑ کاٹ رہی تھی اور
کہرے کی ردا اوڑھے ہوئے اِکا دُکا مسافر آتے
جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ اتنے میں سلمان ماہمی
کی آواز سنائی دی۔ "واہ! کیا سین ہے!"
بمبئی کے گرد و غبار اور دھوئیں میں
اَٹی ہوئی زندگی حسین کہرے کے مست کر دینے
والے جادو سے مسحور ہو چکی تھی، اور دھیرے دھیرے
سب کے سب اسی کہرے میں کھو جانے کو تیار تھے۔
میں تنہا سڑک پر اونگھتی ہوئی عمارتوں کے بیچ،
قدرت کی عظیم الشان فیاضی کے مزے لوٹتا ہوا
بہت دور تک نکل گیا۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی
اپنی بیاضیں اور کتابیں سنبھالے اپنی تعلیم گاہوں
کی طرف رواں ہیں۔ یہ سبھی دودھیا فرشتے
لگ رہے تھے۔ معصوم چہرے، اجلے پیکر،
چمکتی آنکھیں، دمکتی پیشانیاں اور صاف ستھرے
لباسوں میں ملبوس اپنے اپنے گروہ میں محوِ گفتگو
سب کے سب اپنی منزلوں کی طرف رواں تھے،
گویا یہاں بھی ایک تعلیمی کارواں سرگرمِ سفر تھا۔
حصولِ علم کا یہی ذوق و شوق قائم رہے تو فرد کو،
جمعیت کو منزلِ مقصود تک پہنچنے سے کون
روک سکتا ہے؟
واپسی پر گھڑی ساڑھے آٹھ بجا رہی تھی
اور مستری صاحب ورنداون لاج کا بل ادا کر رہے تھے۔
سواگت ہوٹل میں ناشتے کی میزوں پر گپ شپ،
زندگی سے بھرپور مسکراہٹوں اور قہقہوں کی کرنیں
چمک رہی تھیں کہ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کے
دو نمائندے آموجود ہوئے۔ مستری صاحب نے میزبانوں
کا شکریہ ادا کیا۔ انہیں اس وقت ابراہیم آزر کی
یاد آ گئی جسے کچھ ہی دنوں پہلے عروسِ اجل نے زندگی کے
ہاتھوں سے اچک لیا تھا۔ مرحوم بڑے خلیق، حلیم
الطبع اور خوش مزاج انسان تھے۔ مہمان نوازی کا
فریضہ بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرتے تھے۔ بزمِ
ادب اور مہاراشٹر اسکول کی کلچرل تقریبات کی
جان تھے۔ صرف وہی نہیں مغل اقبال اختر،
تمام ساتھی انہی اوصاف کے حامل ہیں اور اختر
صاحب کا تو جواب ہی نہیں۔ وہ ایک بہترین مدرس،
تجربہ کار منتظم، مرنجاں مرنج انسان، اردو اور
مراٹھی کے معروف شاعر بھی ہیں۔ بیش از پچیس سالہ
تدریسی خدمات انجام دینے والی اس دھان پان
شخصیت کا اثر و رسوخ اور رعب و داب دیکھ
کر رشک ہونے لگتا ہے۔ ان کے ایک اشارے پر
پورا اسٹاف فرض کی ادائیگی میں جٹ جاتا ہے۔
اعجاز احمد خاں، جمال یوسفی، جی ایم خاں اور دوسرے
اپنے اسکول کی عظمت و شہرت کے لئے ہمیشہ
مستعد رہتے ہیں۔
ایک طویل و عریض قطعۂ آراضی پر پھیلی
ہوئی مہاراشٹر ہائی اسکول کی سادہ سی خوبصورت
عمارت اپنی مضبوطی اور پختگی کا اعلان کر رہی
تھی۔ پوری اسکول میں جیسے تعلیم کا میلہ لگا ہوا
تھا۔ ننھے منے، خوبصورت اور دلکش پھولوں کی طرح
ننھے منے بچوں سے لے کر نوجوان طالب علموں تک سے
بھری پُری کلاسوں میں تدریسی عمل پورے
انہماک سے جاری تھا اور راہ داریوں میں

اسٹاف ممبران متعلقہ بچّوں کو مختلف ہدایتیں دیتے
ہوئے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔
دو تین زینے چڑھ کر کارواں اپنی اونچی
منزل پر پہنچا۔ بڑا سا ہال آراستہ تھا، کرسیاں
سلیقے سے لگی ہوئی تھیں اور اسٹیج سجا ہوا تھا۔
ساتھ ہی باقی ماندہ کاموں کی تکمیل ہو رہی تھی۔
تھوڑی ہی دیر میں مختلف مقابلوں
میں حصّہ لینے والی اسکول ٹیمیں آنی شروع
ہو گئیں۔ مبین حاجی۔ داؤد چھو گلے۔ اور ندیم
صالح انٹری کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ میں
اور سلمان ماہمی ''معزز جج صاحب'' بنے
اِدھر سے اُدھر شان بگھارتے پھر رہے تھے۔
محمود الحسن ماہر اور شاکر سوپاروی کے بیچ
کچھ چل رہا تھا، شاعری، مشاعرے یا ادب،
اور کچھ کچھ اس کے علاوہ بھی۔ اس انتشار
میں سامعین اور مہمانوں کی آمد کا سلسلہ بھی
شروع ہو گیا۔ واگھیورے سے ایچ بی ولیلے
اپنی مسکراہٹ بکھیرتے داخل ہوئے۔ رتناگری
سے جواں سال فنکار، ڈرامے کے ابھرتے ہوئے
آرٹسٹ، اسکرپٹ رائٹر اور آکاشوانی
رتناگری کے اناؤنسر سراج احمد خان نے
شرکت کی۔ کالستہ کے متابیگ کو نگاہیں
ڈھونڈ رہی تھیں وہ نظر نہ آئے۔ یہ انکشاف
بھی ہوا کہ آدرش ہائی اسکول کرجی کے اقبال
پٹیل بھی غائب ہیں۔ ٹھاکور واڑی سندھو درگ
سے بھی شاید کوئی نہ آسکا تھا لیکن ساونت
واڑی کی انٹری ہو چکی تھی۔

پورا ہال طالبعلموں، اساتذہ اور سامعین
کرام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
کے اقدام کی شاندار پذیرائی ایک بھرپور منظر
پیش کر رہی تھی۔ اچانک پورا ہال زوردار تالیوں
کی گڑگڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ انداز ہی بتا رہا تھا کہ
یہ استقبالیہ تالیاں تھیں۔ اتنا زبردست اور دل
خوش کن استقبال! کون خوش نصیب ہے وہ،
میں نے پلٹ کر دیکھا۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول
و جونیئر کالج کے پرنسپل یوسف احمد پرکار صاحب
اپنی متین و متبسم شخصیت کے ساتھ ہال میں
داخل ہوئے۔ گزشتہ دنوں ان پر غم و الم کے پہاڑ
سے ٹوٹتے رہے۔ عزیزوں اور چہیتوں کی پے بہ پے
تین اموات سے اچھے اچھے رستم بھی پانی ہو جاتے
ہیں مگر ان پر غم و الم کے ہلکے ہلکے رنگ دکھائی سے
دئے۔ کشادہ اور مضبوط سینے میں دھڑکتا ہوا دل
بھی کیسا مضبوط اور صبر و ضبط کا کیسا خوگر ہے۔
سبحان اللہ! وہ انّ اللہ مع الصّابرین کی تصویر بنے
ہوئے ہیں۔ غمزدہ، الم رسیدہ لیکن پُر جلال و
باوقار! خطۂ کوکن کے دس بہترین ہیڈ ماسٹروں
کی فہرست ترتیب دی جائے تو یقیناً ان کا اسمِ
گرامی اولین ناموں میں شمار ہوگا!
تلاوتِ کلامِ ربّانی کے بعد شاکر سوپاروی نے
اپنی جاندار آواز اور شاندار ترنم کے ساتھ دلپذیر
نعتیہ کلام پیش کیا اور ایک سماں باندھ دیا۔ اس کے
ساتھ ہی آج کے جلسے کی کامیابی کا آغاز ہو گیا۔
حاجی محی الدین خطیب۔ داؤد حسن رومانی اور پرنسپل
کانالٹے صاحبان مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے جلوہ افروز

تھے جبکہ مسندِ صدارت پر خطۂ کوکن کی مقبول و معروف
شخصیت اور خطے کے اولین صاحب دیوان
شاعر حضرت شرف کمالی صاحب رونق افروز تھے۔
مستری صاحب نے پروگرام کی تمہید باندھتے
ہوئے ابراہیم آذر کی یاد تازہ کردی اور مرحوم کو خراج
عقیدت پیش کیا۔ چند لمحوں کے لئے محفل نمدیدہ
سی ہوگئی لیکن جیسے ہی لائن اقبال کوارے نے
مائک پر جست لگائی تو حیرت و مسرت کے شیر
کھلتے چلے گئے "مطالعہ کی اہمیت و افادیت" سے
زیادہ "اگر رغبت بولنے لگیں" کے موضوع پر
نوخیز شیروں کی دھاڑ جلسہ گاہ میں ایک
منظر بنا رہی تھی۔ اساتذۂ کرام نے بڑی محنت
سے تقریریں تیار کی تھیں جنہیں مقرر بچوں نے
بھی حسن و خوبی پیش کیا۔ ان کے اندازِ
تخاطب، حرکات و سکنات اور لہجے کے اتار
چڑھاؤ کی وجہ سے تقریری مقابلہ بڑا مزا دے
رہا تھا۔ بچے اپنا اپنا حوصلہ آزما رہے تھے اور اہل
میزان اپنے فیصلے ـــــ محمود الحسن ماہر اور یسری
مارکنگ تقریبًا یکساں ہی تھی۔

اس موقع پر کانڑے صاحب کے ذوق
و شوق نیز طلبہ کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے
جذبے کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ انہوں نے
وقفے کی قلیل مدت میں نہ صرف اپنے تاثرات
تحریر فرمائے بلکہ کامیاب مقرر بننے کے لئے مفید
ہدایات و نکات کی بہت سی زیراکس کاپیاں بھی
تقسیم کروادیں۔

اس پروگرام کی کفالت گولکوٹ کے معروف
تاجر، علم دوست، ادب نواز اور مخیر انسان عالی جناب
محی الدین خطیب صاحب نے فرمائی تھی۔

انکسار کا یہ عالم تھا کہ اظہارِ خیال سے بھی گریز
فرمایا۔ کفالت قبول ہوگئی اس بات پر خوش
تھے۔ خود ہی گاڑی لے کر کولہاپور پہنچے اور شرف کمالی
صاحب کو بڑے اہتمام سے جلسہ گاہ اور مسند صدارت تک
پہنچایا۔ اللہ نے دولت ہی نہیں دی دل بھی غنی عطا
کیا ہے اور فراخ دستی بھی۔ ان کی کسی ایک بات
سے بھی شہرت پسندی اور رعونت کی کوئی جھلک
دیکھنے کو نہ ملی۔ میزبان کی طرح بچھے جا رہے تھے۔
دینداری نمایاں تھی اور شکر گزاری کی ادائیں بھی۔
واپسی میں اپنی شاندار وسیع و عریض رہائش گاہ
پر تعلیمی کارواں کی شاندار ضیافت کا اہتمام بھی فرمایا
اور ممنون و مشکور بھی ہوتے رہے۔ یہاں پر شعراء نے
اپنا اپنا بہترین کلام بھی پیش کیا اور خوب خوب داد
حاصل کی۔

خاکساری نے دکھائیں رفعتوں پہ رفعتیں
اس زمیں سے واہ کیا کیا آسماں پیدا ہوئے

شرف کمالی صاحب کا خطبۂ صدارت خاصے کی چیز
تھا۔ ان کے اظہار خیال سے واضح ہوا کہ وہ کوکنی
مسلمانوں کی اصلاح اور فلاح و بہبود کا بڑا گہرا
اور پُرخلوص درد رکھتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو
اچھا مسلمان اور اچھا انسان بننے کی تلقین کی۔ وہ
پورے معاشرے کو فرسودہ رسوم و روایات سے پاک
و صاف اور صحیح و صالح فہم دین سے آراستہ دیکھنا
چاہتے ہیں۔ شرف صاحب نے بڑی پُرسوز تقریر
فرمائی اور جب محفل کو زیادہ ہی سنجیدہ دیکھا تو پھر

اچانک کبھی شاعری اور ترنم کی پھلجھڑیوں سے حاضرین
کو چونکا بھی دیا۔

تقریری مقابلے کے بعد انگریزی دانی
اور جنرل نالج کے مقابلوں کا دور شروع ہوا۔ اس
پروگرام میں مبارک کاپڑی جو حسین و پرکشش
رنگ بھر دیتے تھے ان کی جھلک آج مفقود تھی
کیونکہ مبارک کاپڑی غیر حاضر تھے۔ وہ آج ہی
کے دن تعلیمی بیداری اور تعلیمی رہنمائی کے عظیم
مشن کے تحت مہاراشٹر کے کسی اور شہر میں مصروف
و مدعو تھے۔ جب سے روزنامہ انقلاب ممبئی کے
صفحات پر مبارک کاپڑی کے کالم "رہنما" نے
قدم رکھے ہیں انکی سوچ اور تحریر میں نہایت
خوشگوار، مفید و مؤثر اور نمایاں تبدیلی رونما
ہوئی ہے۔

حاضرین نے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور مبارک
کاپڑی صاحبان کی کمی کو بھی شدت کے ساتھ محسوس
کیا۔ ڈاکٹر صاحب آج (۲۱ نومبر ۱۹۹۸ء) پشاور پاکستان
کی ایک تعلیمی کانفرنس میں ہندوستانی نمائندے کی
حیثیت سے شریک ہیں اس طرح نقش کوکن ٹیلنٹ
فورم کے تحت جن عظیم و نیک مقاصد کے لئے یہ تعلیمی
سفر شروع کیا گیا تھا وہ قدم بہ قدم تیز تر ہوتا
جا رہا ہے۔ جذبے صادق ہوں اور نیک نیتی ہمراہ
ہو تو ہر مشکل مرحلہ آسان ہو جاتا ہے۔

تقسیم انعامات اور اظہار تشکر کے بعد
کارواں واپس لوٹ رہا تھا۔ چپلون کی خوبصورت
ٹیکریوں، پہاڑیوں اور سرسبز وادیوں میں بنی ہوئی
مختلف طرز و انداز کی عمارتیں کوکنی مسلمانوں کی
شاندار اور خوشحال زندگی کا آئینہ چمکا رہی تھیں چپلون
کے مسلمان معاشی لحاظ سے نہایت خود کفیل اور
پرسکون دکھائی دیتے ہیں۔ ممالک غیر میں برسر روزگار
مسلمانوں نے اپنی محنت و مشقت کی کمائی سے نہ صرف اپنی
زندگی، اپنی بستی، اور اپنے معاشرے کا نقشہ بدل ڈالا ہے
بلکہ انکی بدولت ملک نے بھی زرمبادلہ کی صورت میں زبردست
استحکام حاصل کر لیا ہے۔ تاہم اب بھی اس علاقے میں
تعلیمی بیداری کے مشن کو چاروں طرف پھیلانے کی ضرورت
ہے۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے پیر و جواں اور ان کی
کفالت کرنیوالی ہستیاں لائق قدر اور قابل مبارکباد ہیں
کہ ان کے دم قدم سے دور دراز کے پہاڑوں اور وادیوں میں
تعلیم و تدریس کی بہار پورے شباب کی طرف بڑھ رہی ہے۔

گھنگھور، اندھیری رات کا سینہ چیرتی ہوئی ہماری
بس تیزی سے بمبئی کی طرف دوڑ رہی ہے۔ آگے آگے روشنی
کی ایک لکیر ہے جو ہموار و ناہموار راستوں کو روشن کرکے مسلسل
بڑھتے رہنے کی تحریک دے رہی ہے۔ چاروں طرف پھیلا ہوا
اندھیرا، نومبر کی سرد رات کا لباس ہے یا آسمان سے اترتے
سیاہ بادلوں کا سایہ ۔۔۔ صاف کھلتا نہیں کیونکہ تھپکیاں
دیتی ہوئی ٹھنڈی ہوا آنکھوں میں اور حواس پر غنودگی کے
جام انڈیل رہی ہے یہ آرام دہ نشست اور خوشبودار ٹھنڈی
ہواؤں کے جھونکے اگر حواس پر غالب ہو گئے تو آگے کی راہ روشن
نہ ہو سکے گی ۔۔۔ چپلون کے خوشحال مسلمانو، رہ حیات کے
اندھیروں میں چمکتی ہوئی روشنی کی لکیر، اپنے ذوق تعلیم کو
غنیمت نہ جانو، روشنی کا دامن وسیع تر کردو تاکہ تعمیر و ترقی
کی تیز رفتار سواری بے خوف و خطر آگے ہی آگے نکلتی چلی جائے۔

اندھیروں میں ڈوبے ہوئے جنگل، دریا، پہاڑ اور میدان
جب اچانک تیز روشنی میں نہا جاتے ہیں تو آنکھیں بے ساختہ بول
اٹھتی ہیں "کوکن کتنا حسین ہے!" ٭٭٭

شرف کمالی

تضمین بر نعت مولانا ظفر علیخاں

از: شرف کمالی (کولھاپور)

اِک آنکھ اُٹھا کر دیکھ ذرا ہے کس کا نور ستاروں میں
کس رشکِ قمر کی آمد ہے کیا رنگ ہے کہساروں میں
یہ قوسِ قزح میں بات نہیں یہ حسن نہیں سیاروں میں
"وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اِک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں"

بدلیں گے زمانے لاکھ مگر اب ایسا کوئی دور نہ ہو
کہتا ہے میرا دل اب بھی کوئی نغمہ قابلِ غور نہ ہو
اے فخرِ رسلؐ اب تیرے سوا اس دل میں کوئی اور نہ ہو
"گر ارض و سما کی محفل میں لولاکَ لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں"

بڑھتا ہی رہا انساں کا مرض جو چارہ گروں سے حل نہ ہوا
ان سے پہلے آنیوالے پیغامبروں سے حل نہ ہوا
مشکل تھا بصیرت کا عقدہ جو بے بصروں سے حل نہ ہوا
"جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں"

آمد اِن کی سبحان اللہ کتنے سربستہ راز کھلے
راحت ملی دنیا والوں کو دنیا میں ان کے آنے سے
جو کفر کے خوگر تھے اب تک شیدا ہوئے دین و ایماں کے
"وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملیگی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں"

جب بھی کسی محفل میں ہمدم یارانِ نبیؐ کی بات چلی
ازراہِ ادب خاموش ہوئے ہم اور اپنی گردن بھی جھکی
یہ چاروں ہمارے محسن ہیں ان چاروں کی ہے شان بڑی
"ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں"

میرے تجربات

ڈاکٹر مسز میمونہ عبدالستار دہلوی

زندگی میں حاصل ہونیوالے تجربات کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ ان تجربات میں عمر کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا ہے۔ تجربات کبھی مختلف مزاج اور مختلف فطرت رکھنے والے لوگوں سے تعلقات اور ملاقات، دوستی یا دشمنی سے متاثر ہوئے ہیں۔

علم کی تحصیل سے ان کی نوعیت بدلتی ہے اور درس و تدریس کا سلسلہ قائم رہنے سے ان میں نت نئے اضافے ہوتے ہیں۔ دنیا تجربات و حوادث کی شکل میں انسان کو جو کچھ دیتی ہے وہ کبھی تحریر کی صورت میں، کبھی تقریر کی شکل میں اور کبھی شعر کے پیرائے میں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے، چنانچہ ساحر کا بہت مشہور شعر ہے۔

دنیا نے تجربات و حوادث کی شکل میں
جو کچھ دیا مجھے، اسے لوٹا رہا ہوں میں

آج میں بھی اپنے تجربات کو سامعین کے گوش گزار کرنے کی جرأت کر رہی ہوں، اگرچہ اس سے نہ تو کسی کی دل شکنی مقصود ہے اور نہ ہی خودستائی، تاہم کچھ کہنے سے قبل معذرت پیش کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

بچپن اور لڑکپن میں گھر میں اپنے والدین اور اسکول میں اپنے اساتذہ سے ہمیشہ ان کے تجربے کی تعریف اور اہمیت سنی۔ عام بچوں کی طرح میرا دماغ بھی اس وقت یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر یہ بڑے کیوں اپنے تجربے کی دھونس جماتے ہیں، آخر ہم بچے بھی تو کچھ عقل و صلاحیت رکھتے ہیں۔ کبھی کبھی جی چاہتا کہ بس کسی کی ایک نہ سنی جائے اور اپنی من مانی ہی کریں۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ مگر گھر والے بھی سخت اور اسکول کے اساتذہ بھی حد سے زیادہ ڈسپلین اور سلیقہ سکھانے والے ملے۔ چنانچہ بغاوت کا جذبہ دھیرے دھیرے ختم ہوتا گیا۔ اور آج جب میں اپنے بچوں اور شاگردوں کو سمجھاتی ہوں کہ عمر کے ساتھ ساتھ واقعی تجربے میں اضافہ ہوتا ہے، تعلیم و تربیت کے نور سے آدمی آدمی بنتا ہے اور یہ کہ ہمیں اپنے سے بڑوں کے تجربہ کار ہونے کے اس دعوے کو واقعی مان لینا چاہیے تو لاشعور میں ماضی کی اپنی بے اعتمادی اور شوریدہ سری کا احساس چبھنے لگتا ہے۔

کالج کی تعلیم ختم ہونے کے بعد، جب کالج میں قدم رکھا تو ایک ہی دھن تھی کہ سائنس میں داخلہ لیا جائے اور ڈاکٹر بن کر قوم کی، خصوصاً غریب ولاوارث مریضوں کی خدمت کی جائے۔ مگر خدا بھلا کرے ہم لڑکیوں کی بیٹھر چال کا! ـــــ چونکہ دیگر سہیلیوں نے آرٹس میں داخلہ لیا تھا اور سائنس کی مشکلات سے اس قدر

ڈرا دیا تھا۔ خاص طور سے یہ گھر پہنچنے تک رات ہو جاتی ہے اس لئے میں نے آرٹس میں داخلہ لیا۔ آج سے ستائیس سال قبل متوسط طبقے کی، وہ بھی کوکنی مسلم لڑکی کا کالج میں پڑھنا۔ کالج بھی کئی میل دور۔ ہاربر لائن سے باندرہ، باندرہ سے جوگیشوری، ایک بہت بڑی مہم سر کرنے کے برابر تھا۔ رشتہ داروں کی ہزاروں باتیں، محلہ والوں کی مشکوک نگاہیں ۔۔۔ اس لئے کالج سے گھر پہنچنے تک رات کا تصور ہی خطرناک تھا۔ زندگی کا یہ موڑ، جس نے زندگی کی سمت ہی بدل دی، ہمیشہ یاد رہے گا ۔۔۔ اسی لئے اپنے تجربے کی روشنی میں، اپنے بچوں اور شاگردوں کو ہمیشہ یہ تلقین کرتی ہوں کہ کسی سہیلی یا کسی دوست کا سہارا نہ ڈھونڈیں، کسی بھی Faculty میں جانا ہو، کوئی بھی Subject لیتا ہو، کسی پروفیسر سے اپنی difficulty solve کرانی ہو، کوئی بھی اچھا تعمیری کام ہو، خود آگے بڑھو، اقبال کے مردِ مومن کی طرح عمل پیہم اور یقیں محکم سے ساری زنجیریں خود بخود ٹوٹ جاتی ہیں۔

اسمٰعیل کالج سے وابستگی کے ستائیس برسوں کے دوران کئی تجربے حاصل ہوئے۔ یہاں میں نے ایسے طالب علم بھی دیکھے جو واقعی علم کے طالب بن کر آئے تھے۔ اپنے ہم جماعت ایک لڑکے کو میں نے ہمیشہ ایک کرتا، پاجامہ اور معمولی چپل میں ملبوس دیکھا، جو کالج کینٹین میں صرف ایک کپ چائے اور ایک بریڈ دوپہر کو کھایا کرتا تھا، جبکہ دوسرے لڑکے بریانی اور قورمہ اڑایا کرتے، نہ جانے کس طرح اس کی زندگی بسر ہوتی تھی۔ لیکن اپنی عالی ہمت اور بلند حوصلہ کی بدولت اس نے نہ صرف بی اے اور ایم اے کیا بلکہ اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ چلا گیا اور سنا ہے کہ وہیں کسی بڑے عہدے پر فائز ہے ۔۔۔ کالج سے واپس آنے کے بعد جب میں اپنے مکان کے ارد گرد نظر ڈالتی اور اپنے لوگوں کا جائزہ لیتی، گھروں میں فارغ البالی، والدین کی خواہش کہ ہمارے لڑکے تعلیم حاصل کریں۔ لڑکوں کا گریز۔ افسوس ندامت سے بُرا حال ہوتا۔ اسی کا ردِ عمل تھا کہ جب کالج میں میرا تقرر ہوا تو میں اپنی کلاس میں بہت سخت رہتی، ایمانداری اور محنت سے پڑھانے کے باوجود امتحان کے اکثر پرچوں میں غلط جوابات دیکھ کر غم و غصہ کی انتہا نہیں رہتی۔ میرا بس نہیں چلتا تھا کہ ایک ایک اسٹوڈنٹ کو پکڑ کر ساری کتابیں اسے گھول کر پلا دیتی ۔ کالج کی گولڈن جوبلی میں جب پرانے ساتھی اور طالب علم جمع ہوئے تو خوب باتیں ہوئیں، ہنسی مذاق ہوا۔ اس دوران میرے چند پرانے اسٹوڈنٹس نے کہا کہ ہم تو آپ سے بہت ڈرتے تھے آپ بہت strict ہوا کرتی تھیں نا ۔۔۔ تو مجھے بہت ہنسی آئی ۔۔۔ اگرچہ اس زمانے میں بھی ہر سال پانچ چھ اسٹوڈنٹس ایسے تھے جو کلاس سے باہر ملا کرتے یا گھر آتے تو بے تکلفی سے باتیں کرتے مگر کلاس میں ڈسپلن کی میں سخت قائل تھی اور ہوں ۔۔۔ پروفیسر اور طالب علم کے تعلق کا ذکر آیا تو ایک دلچسپ واقعہ یاد آیا۔

میں نے بی اے میں اردو اسپیشل لیا تھا اور

مری سہیلیوں میں سے تین چار نے اُردو جنرل ـــ ہمارا جنرل کا لکچر ساتھ ہوتا تھا۔ ایک دن پروفیسر ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی کا کلاس تھا۔ لکچر کے دوران ہماری کلاس کی ایک نہایت عجیب وغریب ہستی نے منہ بنانے شروع کیے۔ اور ہم سب ہنسنے لگیں۔ مدنی صاحب نے گھور کر دیکھا اور برس پڑے ـــ بس ہم نے تہیہ کیا کہ اب ان کی کلاس میں، یا باہر ان کے سامنے کبھی ہنسنا تو درکنار مسکرائیں گے تک نہیں۔ سعیدہ اور معزہ تو نہایت شوخ، بات بات پر ہنسی کے فوارے، وہ بھی سنجیدہ بن گئیں اور میں نے بھی یہی کیا۔ اسپیشل کی کلاس میں بھی اس قدر سنجیدہ بیٹھنے لگی کہ دو چار دن کے بعد مدنی صاحب نے خود پوچھا، کیوں کیا بات ہے یہ تم اور دوسری لڑکیاں اس قدر سنجیدہ کیوں بن گئیں ؟ ـ میں نے کہا: کچھ نہیں بس یونہی! ـ پھر پوچھا، نہیں سچ بتاؤ کیا بات ہے ـ یہ سنجیدگی اور خاموشی اب میرے لیے بھی کافی طویل ہو گئی تھی، میں نے بتا دیا کہ اس دن آپ نے ڈانٹا تھا وغیرہ وغیرہ ـــ کہنے لگے ارے وہ تو پوری کلاس کے لیے ڈانٹ تھی۔ کسی ایک کے لیے نہیں۔ اور یاد رکھو، ہم تو اپنے اچھے اسٹوڈنٹس کے ناز اٹھاتے ہیں اور پھر اچھے اسٹوڈنٹ کی تعریف وتوصیف کے ساتھ ان کے فرائض بھی گنانے لگے ـــ اور آج جو ہم اپنے اچھے اسٹوڈنٹس کے ناز اٹھاتے ہیں وہ اپنے انہی پروفیسروں کے فیض والتفات کا نتیجہ ہے۔ کالج کے طالب علم نہیں

نقش کوکن

بلکہ اپنے خاندان کے فرد معلوم ہوتے ہیں، اپنے ہی بچے اپنے دل وجاں سے قریب! ان کے حال کو سنوارنے اور مستقبل کو تابناک بنانے میں اپنے تجربات کی روشنی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوں ـــ اسی طرح اپنے پرانے ساتھی، ہم جماعت جب کالج کے جشنِ زریں کے طفیل ایک بار پھر ملے تو ایسا معلوم ہوا کہ اپنے گھر کے بچھڑے ہوئے لوگ ایک بار پھر مل گئے۔ وہی اعتماد، وہی خلوص ومحبت۔ خدا کرے کہ چند برسوں کی اس مفارقت نے جو تجربات بخشے ہیں سب ملکر ان سے باہم استفادہ کریں۔

اسماعیل کالج آنے جانے میں جتنا وقت صرف ہوتا ہے اور جن تجربات سے گزرنا پڑتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کی تفصیل کے لئے ایک کتاب درکار ہوگی۔ بھیڑ بھاڑ۔ دھکم دھکا اپنی جگہ۔ ریل کی پٹریوں پر ہونیوالے حادثات سے دل ودماغ کو جو چوٹ لگتی ہے وہ الگ! ان بیس برسوں میں ٹرین سے سفر کرتے کرتے زندگی خود ٹرین کا ایک کمپارٹمنٹ معلوم ہوتی ہے۔ الجھنوں کی بھیڑ۔ پریشانیوں کی ریل پیل، خواہشات کا ہجوم، صحت اور بیماری کبھی لال سگنل دیتے ہیں اور کبھی ہرا سگنل۔ کالج کے پرسکون ماحول اور مصروفیات، گھریلو زندگی کی ذمہ داریاں اور ہنگامے۔ کبھی فرسٹ کلاس اور کبھی سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹ کی تصویر پیش کرتے ہیں۔

رو میں ہے ریلِ عمر کہاں دیکھیے تھمے

عمر کے ساتھ ساتھ تجربات کی فہرست تو کافی طویل ہو گئی ہے، ان کی روداد سنانے بیٹھوں تو خود نوشت سوانح عمری تیار ہو جائے گی۔

چھیالیس سالہ زندگی میں کبھی مدھم سروں میں گنگناتی لہروں سے بھی سابقہ پڑا، اور کبھی طوفانِ باد و باراں سے بھی۔ کبھی دلکش و پرسکون دکھائی دینے والے آتش فشاں سے بھی دھوکا کھایا اور کبھی اُبلتے ہوئے لاوے کا بھی شکار ہوئے بظاہر گلستاں نظر آنیوالے خارزاروں سے پاؤں زخمی کئے اور کبھی خارِ مغیلاں کو گلہائے رنگیں سمجھ کر گلے سے لگایا۔

مختصر طور پر اتنا ہی کہوں گی کہ زندگی کو برتنا، سنوارنا، سجانا اور کبھی کبھی الجھانا ان ہی تجربات نے سکھایا ہے اور تجربات کو جلا بخشی زندگی نے

"جام سے ہے شراب رنگیں کہ شراب سے ہے جام رنگیں"۔

آپ اپنا امتحان لیجئے کے جوابات

(۱) پچیس مرتبہ پچیس آیات میں آیا ہے (۲) حضرت نوح علیہ السلام (۳) جودی (۴) حضرت سعد بن ربیع رضؓ (۵) حضرت طلحہ رضؓ (۶) حضرت راغب بن مالک رضؓ (۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۸) حضرت نوح علیہ السلام۔ (۹) ناقۃ اللہ (خدا کی اونٹنی) (۱۰) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

فون: ۳۸۶۲۷۳۲ / ۳۵۷۷۶۷
دہلی دربار
جن کی بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھیر ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ، بمقابل نیو روشن سینما، ممبئی ۴۰۰۰۰۴
ائیرکنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص وعام کی پہلی پسند
فون: ۲۰۲۰۲۳۵ / ۲۰۲۸۰۳۱
۱۵ ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ، نزد ریگل سینما، ممبئی ۴۰۰۰۳۹
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۹۳۳۸ / ۳۷۶۹۳۵۰

امینہ فشریز
AMINA
FISHERIES
رہائش: ۲۰۸۴۴/۲۲۱۹۱
امینہ منزل، پڈویکر کالونی، ادھیم نگر، رتناگیری
ٹیلی فون نمبر
بمبئی: ۳۳۲۳۶ ۳۷۸۱۷۶۲

جلیل آفتاب

اپنے ہی آپ میں ہیں نہ اپنے گھروں میں ہیں
بکھرے ہوئے ہم آج کہیں دائروں میں ہیں

کل جن کی ٹھوکروں میں زمانہ تھا دوستو!
لیکن وہی زمانے کی اب ٹھوکروں میں ہے

آداب گفتگو کا سلیقہ نہیں جنہیں
وہ لوگ آج شہر کے دانشوروں میں ہیں

شاداب وادیوں کے سجائے تھے ہم نے خواب
لیکن لہو کے رنگ یہاں منظروں میں ہیں

ڈگری لیے غریب بھٹکتے ہیں در بدر!!
رشوت کے ٹھیکے دار سبھی دفتروں میں ہیں

حسن نظر سے کام اگر آپ لیں جلیل
ہیروں کو کر تلاش یہیں پتھروں میں ہیں

تسنیم انصاری

اپنا سر شیشہ پہ مارا کرتا ہوں
تنہائی تنہائی پکارا کرتا ہوں

اپنا خنجر، اپنی گردن، اپنا ہاتھ
اب تم سمجھو میں تو اشارا کرتا ہوں

شہر ستم میں میرے لبوں پر نغمۂ جاں
دشتِ بلا میں رقصِ دل آرا کرتا ہوں

دو موتی سونے کے ترازو میں رکھ کر
میں تیری آنکھوں کا نظارا کرتا ہوں

غالب آؤ جو موسیٰ کے ہاتھوں کو
میں پیڑوں سے آم اتارا کرتا ہوں

اسماعیل منصور

کسی پہ کھل نہ سکے زخم میرے سینے کے
جو وار تم نے کئے تھے بہت قرینے کے

ہوا پہ، موج پہ، طوفاں پہ، اختیار انہیں
برائے نام تھے ہم ناخدا سفینے کے

چلو تو موت کی وادی سے ہو کے چل نکلو
تمام راستے ہیں بند آج جینے کے

رفو نہ کر سکے ہم تار تار پیراہن
زمانے گزرے بھی دامن کے چاک سینے کے

منایا اس نے بھی منصور جشنِ مے نوشی
سلیقے جس میں پلانے کے تھے نہ پینے کے

دلاور دلوی بی۔اے
عرف ندیم ساکھروی

کوئی ماضی کی گھڑی یاد نہیں
زندگی کیسے کٹی یاد نہیں

دل ہے بے چین بہت آج میرا
درد میں کیا ہے کمی یاد نہیں

بے رخی آپ کی اس محفل میں
کیا خطا ہم سے ہوئی یاد نہیں

ان سے بچنے کی قسم کھائی تھی
دل میں کب آگ لگی یاد نہیں

ٹوٹتے ہی دلِ ناشاد ندیم
کیسے آواز ہوئی یاد نہیں

کوکن کے اُردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں کے وہ اساتذہ جن کی تدریسی خدمات ۲۵ سال ہوگئی ہیں اور وہ صدر معلم یا صدر معلمہ کے عہدہ پر فائز ہیں انہیں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے سلور جوبلی اعزاز دے کر قدر افزائی کرنے کا سلسلہ پچھلے دس سالوں سے جاری ہے پھر بھی کچھ ایسے اساتذہ ہیں جو اپنی عرق ریزی سے خاک کو اکسیر بنانے کے کارِ خیر میں لگے ہوئے ہیں مگر ان کی قدر افزائی نہیں ہوتی کیونکہ وہ صدر معلم یا صدر معلمہ نہیں بن پائے۔

اس صورت حال کی طرف N.K.T.F کے اراکین کی توجہ مبذول کرائی گئی تو فورم نے امسال ارادہ کیا ہے کہ ان کا بھی اعزاز کیا جائے اور ہم نے کوکن میں اُردو ذریعۂ تعلیم کے تمام ہائی اسکولوں کے پرنسپل صاحبان کو خطوط لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ وہ ہمیں ایسے اساتذہ کے نام اور پتوں سے مطلع فرمائیں۔ جواب کے لئے فروری ۹۹ء کا پہلا ہفتہ آخری تاریخ دی گئی تھی مگر افسوس کہ ابھی تک چند ہائی اسکولوں نے ہی اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اگر اب بھی اُردو ہائی اسکولوں کے صدر المدرسین/معلمات ہمیں مطلع فرمائیں تو انشاء اللہ ہم اس سلسلے کا ایک پروگرام مرتب کریں گے۔

ہم فروری ۹۹ء کی ۲۰ تاریخ تک جواب کے منتظر ہیں۔ استدعا ہے کہ متعلقہ حضرات ہم سے تعاون فرمائیں۔

طالبِ دُعا

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

(مدیر اعلیٰ، نقش کوکن)

۴۳ اے نواشکتی کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن مجگاؤں
بمبئی ۴۰۰۰۱۰

نوٹ: اس شمارہ میں جن مشتہرین نے اپنے کاروبار کے اشتہار کے ذریعے نقش کوکن کی سرپرستی فرمائی ہے ادارہ ان کا تہہ دل سے مشکور ہے نیز عید الفطر اور یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کرتا ہے (ادارہ)

آپ اپنا امتحان لیجیے

حمید دھودی (جمبور)

(۱) قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کا نام کتنے دفعہ اور کتنی آیات میں آیا ہے ؟

(۲) ان نبی کا نام جن کو حضرت آدم علیہ السلام کے بعد رسالت سے نوازا گیا ؟

(۳) جب حکم الٰہی سے عذاب ختم ہوا تو سفینۂ نوح کہاں جا کر ٹھہر گیا ؟

(۴) غزوۂ احد میں شہید ہونیوالے صحابی کا نام جنہوں نے اپنی قوم انصار کو یہ پیغام دیا تھا کہ اگر اللہ کے رسولؐ کو کچھ ہو گیا اس حال میں کہ تم میں ایک آنکھ بھی حرکت کر سکتی ہو تو اللہ کے ہاں تمہارا کوئی عذر نہ ہوگا ؟

(۵) ان صحابی کا نام جنہوں نے ایک ہاتھ کو حضورؐ کے لیے ڈھال بنا رکھا تھا اور آپؐ کی طرف آنیوالے ہر تیر کو ہاتھ پر روک رہے تھے اور وہ ہاتھ ہمیشہ کے لیے شل ہو گیا ؟

(۶) ان صحابی کا نام جن سے زنا کے جرم کا ارتکاب ہوتا ہے وہ چار دفعہ بارگاہِ نبوتؐ میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہؐ مجھے پاک کیجیے اور وہ خوشی خوشی سنگساری کی سزا برداشت کرتے ہیں۔ آپؐ ان کی حالت کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر ایک امت پر تقسیم کر دی جائے تو سب کو کافی ہو ؟

(۷) ان پیغمبر کا نام جنہوں نے پیغامِ اجل لانے والے فرشتہ کو جو بشری شکل وصورت میں تھا طمانچہ رسید کر دیا جس سے اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی ؟

(۸) ان نبی کا نام جن کا لقب ابوالبشر ثانی یا آدم ثانی یعنی انسانوں کا دوسرا باپ مشہور ہوا ؟

(۹) قرآن عزیز نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو کونسا لقب دیا ؟

(۱۰) ان پیغمبر کا نام جن کی اقتدا اور پیروی کا حکم حضورؐ اور انکی امت مرحومہ کو دیا گیا ہے ؟

جوابات دیگر صفحہ پر ملاحظہ کیجیے۔

صفحۂ اطفال

۱۹۹۵ء میں صفحۂ اطفال آپ سبھوں کا چہیتا صفحہ تھا

اب کئی بچوں کے اصرار پر ہم صفحۂ اطفال پھر سے شروع کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ بچے یہ صفحہ پسند فرمائیں گے اور ہمیں اپنی تخلیقات سے نوازتے رہیں گے اگر آپ کو یہ صفحہ پسند آیا تو ہمیں ضرور لکھئے گا۔ (ادارہ)

"راجہ رانی"

ضمیر احمد ریٹھ پوری

ایک تھا راجہ ایک تھی رانی ÷ دونوں میں تھی آنا کانی
رانی بولی راجہ سے ÷ بولوں گی میں دادا سے
تو نے مجھے ستایا ہے ÷ تو نے مجھے رُلایا ہے
راجہ بولا۔ رانی سے ÷ نہ کہنا یہ دادا سے
جتنا چاہے مار مجھے ÷ غلطی پہ پھٹکار مجھے
ورنہ یہاں سے جاؤں گا ÷ واپس پھر نہ آؤں گا
تب بولی رانی راجہ سے ÷ میرے راجہ بھولے سے
دل جو میرا ٹوٹے گا ÷ کون اسے پھر جوڑے گا

"شرارت کی سزا"

محمد عارف

کسی جنگل میں ایک شرارتی بھالو رہا کرتا تھا اس کے ماں باپ ہر وقت اسے منع کرتے تھے اور نصیحتیں کرتے تھے مگر ٹلو میاں ایک کان سے سنتے اور دوسرے سے نکال دیتے ایک دن ٹلو میاں نے سوچا کیوں نہ شہد کھایا جائے پھر انہیں خیال آیا کہ شہد کا چھتہ تو زرافے میاں کے باغ میں ہے۔ پھر اچانک انہیں ایک ترکیب آئی ٹلو میاں سیدھے باغ میں گئے سامنے انہیں زرافے میاں نظر آئے تو ٹلو میاں بڑی چالاکی سے بولے چاچا زرافے مجھے بیمار سے لگ رہے ہیں زرافے میاں بولے بس بیٹا کیا بتاؤں پیٹ میں درد ہے تو میرے ساتھ آئیے میں آپ کو حکیم خرگوش کے پاس لے جاتا ہوں زرافے میاں بولے بیٹا دوا لانی ہے تو یہیں لا دو میں چل نہیں سکتا۔ چاچا حکیم دوا دیکھے بغیر نہیں دیتا ٹلو میاں بولے مجبوراً زرافے میاں کو بھی ساتھ جانا پڑا ٹلو میاں زرافے کو ایک درخت کے نیچے بٹھا کر بولے دیکھو چاچا ابھی حکیم خرگوش کو بلاتا ہوں زرافے میاں ٹلو کی ساری چالاکی سمجھ گئے اور بولے میں بھی تمہارے ساتھ جاتا ہوں لیکن ٹلو نہ مانے اور زرافے میاں کے باغ کی طرف بھاگے

زرافے میاں اس کے پیچھے پیچھے جانے لگے زرافے میاں جب باغ میں پہنچے تو دیکھا کہ ٹلو میاں درخت پر چڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اچانک ٹلو میاں کا ہاتھ چھتے پر پڑا اور چھتہ نیچے گر پڑا چھتے کی مکھیاں چپک گئیں۔ ٹلو زخموں کی تاب نہ لا سکے اور گر پڑے اس طرح انہیں شرارت کی سزا مل گئی ÷÷

کچھ عجیب و غریب جاندار: از سلطان ڈانگے

اڑنے والی گلہری: آپ نے باغوں اور درختوں پر تیزی سے

چڑھتے اترتے، ہوشیار گلہری کو دیکھا ہی ہوگا۔ لیکن اڑنے والی یہ گلہری مجیا شنکر میں پائی جاتی ہے۔ یہ راتوں میں نکلتی ہے کیوں کہ اسے اندھیرے میں ہی صاف (واضح) دکھائی دیتا ہے اس کے پیروں کی بناوٹ اس طرح ہوتی ہے کہ اس کی تمام انگلیاں، باریک جھلی دار پردوں سے جڑی ہوتی ہیں۔ جب یہ چھلانگ لگاتی ہے تو انہیں پھیلا کر پراشوٹ کی طرح استعمال کرتی ہے یہ عجیب و غریب گلہری تقریباً ۳۰ میٹر تک اڑ سکتی ہے

برق بردار مچھلی

آپ نے چھوٹی بڑی ہزاروں اقسام کی رنگ برنگی مچھلیاں دیکھی ہوں گی۔ ان کی سینکڑوں اقسام ہیں۔ مچھلی انسانی زندگی کی ایک اہم غذا ہے۔ ندیوں، تالابوں، دریاؤں اور سمندروں سے کھانے والی چھوٹی بڑی مچھلیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ برق دار مچھلی اگرچہ عام مچھلیوں کی طرح ہی دکھائی دیتی ہیں لیکن ان میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ یہ بڑے آبی جانداروں سے اپنے تحفظ اور آزادی اور اپنی غذا کی تلاش میں اپنی برقی قوت کا استعمال کرتی ہیں۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ان کے اعصاب میں قدرتی برقی سیل ہوتے ہیں اس برقی کی طاقت تھکاوٹ کے بعد کم ہوجاتی ہے لیکن آرام دینے کے بعد ان میں برقی صلاحیت دوبارہ بحال ہوجاتی ہے اس عجیب و غریب مچھلی کی برقی جھٹکے کا اثر تقریباً چار گھنٹے تک رہتا ہے۔ برقی مچھلیوں میں دریائے ایمیزن میں پائی جانے والی اوری نوکو نامی اور ایک دوسری برازیلین الکٹرک ایل خاصی مشہور ہیں۔ ✤✤

سمندری گھوڑا

سمندری گھوڑا: سمندر میں صرف مچھلیاں ہی نہیں کئی اور مختلف مخلوقات پائی جاتی ہیں، ان میں سے ایک مخلوق ہے جس کا سر گھوڑے جیسا ہوتا ہے لہٰذا اس بنا پر اسے سمندری گھوڑا کہا جاتا ہے اس کی دم سانپ کی طرح ہوتی ہے لیکن سر کی جانب جھکی ہوئی ہوتی ہے اس کا رنگ نیلا ہوتا ہے یہ اپنی کھڑی حالت میں بھی اطمینان سے پانی میں تیرتا ہے۔ مادہ سمندری گھوڑا کی جسم کافی لمبی ہوتی ہے اس کی وجہ سے نر کے پیٹ پر بنی تھیلی میں انڈے دیتی ہے اور نر ہی اسے سیتا ہے اور پیدا ہونیوالے بچے اسی تھیلی میں رہتے ہیں اور تقریباً ۵ ہفتوں بعد اس تھیلی سے باہر نکل آتے ہیں یہ قدرت کی عجیب و غریب کاری گری ہے — ✤✤

دوہے

پڑھنے کے اوقات میں بھولے سے مت کھیل
امتحان میں ورنہ تو، ہوجائے گا فیل
سب کو یہ معلوم ہے جانیں خاص اور عام
کرتے ہیں ہم خود بدی، شیطاں ہے بدنام
تجھ میں کتنے عیب ہیں، اپنے اندر دیکھ
کبھی نہ اوروں کو سمجھ، خود سے بدتر دیکھ
سائل کو دھتکارنا بات نہیں ہے ٹھیک
در پہ آئے جب گدا، دے دینا کچھ بھیک

[عادل اسیر دہلوی]

ماہ فروری تاریخ کے آئینے میں..

از: مومن عبدالسلام، آنند نگر، نیتولی، کلیان

۲؍ فروری ۱۸۳۵ء... لارڈ میکالے نے بھارتی نظام کو انگریزی سے جوڑنے کا اعلان کیا۔
۳؍ فروری ۱۹۲۵ء... بھارت کی پہلی برقی ریل ممبئی تا کرلا کے درمیان جاری ہوئی۔
۴؍ فروری ۱۹۸۳ء... آسام کی نئی راجدھانی پرام جوتش پور کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
؍ فروری ۱۹۵۹ء... پہلی خاتون جج کی حیثیت سے شریمتی انا چنڈی کی تقرری کیرل ہائی کورٹ میں ہوئی۔
؍ فروری ۱۸۵۶ء... نواب واجد علی خان اودھ کو ایسٹ انڈیا کمپنی نے جبراً اقتدار سے ہٹا دیا۔
؍ فروری ۱۹۶۳ء... آزاد بھارت کے پہلے صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد کا انتقال ہوا۔
؍ فروری ۱۹۵۱ء... آزادی کے بعد ملک میں پہلی بار مردم شماری کا کام شروع ہوا۔
۱۰؍ فروری ۱۹۲۱ء... کاشی ودیا پیٹھ کا قیام عمل میں آیا۔
۱۰؍ فروری ۱۹۳۱ء... نئی دہلی کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔
۱۰؍ فروری ۱۹۷۲ء... ایٹانگر اروناچل پردیش کی راجدھانی بنا۔
۱۱؍ فروری ۱۹۷۷ء... صدر جمہوریہ ہند فخرالدین علی احمد کا اچانک دورۂ قلب میں انتقال کے بعد باسپا دانیا جٹی ملک کے قائم مقام صدر بنائے گئے جو ۲۵؍ جولائی ۱۹۷۷ء تک رہے۔
۱۱؍ فروری ۱۹۷۵ء... بھارت میں چیچک کی وبا ختم قرار دی گئی۔
۱۲؍ فروری ۱۸۸۹ء... مجاہد آزادی سروجنی نائیڈو پیدا ہوئیں۔
۱۴؍ فروری ۱۵۳۷ء... گجرات کا حکمراں بہادر شاہ پرتگالیوں کے چنگل سے نکل کر بھاگتے ہوئے ڈوب کر جاں بحق ہوا۔
۱۴؍ فروری ۱۵۵۶ء... مغل بادشاہ نصیرالدین ہمایوں کی موت کے بعد ہمایوں کا اتالیق بیرم خاں نے جلال الدین محمد اکبر کی رسم تاجپوشی خود کی سرپرستی میں ادا کی۔
۱۴؍ فروری ۱۶۲۸ء... مغل سلطان نورالدین جہانگیر کی وفات بعد خرم شاہجہاں کے لقب سے آگرہ میں تخت نشین ہوا۔
۱۴؍ فروری ۱۸۶۱ء... کلکتہ ہومیوپیتھک میڈیکل کالج قائم ہوا۔
۱۸؍ فروری ۱۹۴۶ء... تلوار نامی جنگی جہاز ممبئی پر بحری سپاہیوں نے انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کردی۔
۱؍ فروری ۱۹۸۷ء... میزورم اروناچل پردیش مکمل ریاستیں بنیں۔
۲۰؍ فروری ۱۷۰۷ء... مغل بادشاہ محی الدین اورنگ زیب کا انتقال ہوا۔
۲۱؍ فروری ۱۸۸۸ء... آزاد بھارت کے پہلے وزیر تعلیم محی الدین ابوالکلام آزاد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔
۲۱؍ فروری ۱۹۴۴ء... مجاہد آزادی شریمتی کستوربا گاندھی ہندوستان چھوڑدو تحریک میں حصہ لیتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ آغا خان محل پونے میں نظر قید کے دوران ان کا انتقال ہوا۔
۲۱؍ فروری ۱۹۵۲ء... ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ اسکیم کا قانون پاس کیا گیا۔
۲۱؍ فروری ۱۹۶۱ء... مدراس کا نام بدل کر تامل ناڈو کرنے کا فیصلہ ریاستی حکومت نے کیا۔
۲۱؍ فروری ۱۸۵۷ء... کلکتہ یونیورسٹی اور لکھنؤ یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔
۲؍ فروری ۱۹۳۶ء... مجاہد آزادی شریمتی کملا کول کا سوئیزرلینڈ میں انتقال ہوا۔
۲؍ فروری ۱۸۵۴ء... ایسٹ انڈیا کمپنی نے جھانسی پر قبضہ کیا۔
۲؍ فروری ۱۸۹۳ء... انجمن اسلام ممبئی کی عمارت کا افتتاح ہوا۔
۲؍ فروری ۱۹۴۱ء... ہوڑہ پل کلکتہ آمدورفت کے لئے کھولا گیا۔

ماہ مارچ کے اہم واقعات

از: مومن عبدالسلام، آنند نگر، نیتولی اکلیان۔

یکم مارچ ۱۶۴۰ء... انگریزوں کو مدراس میں تجارتی مرکز کھولنے کی اجازت ملی۔
۲ مارچ ۱۹۴۹ء... مجاہد آزادی بلبل ہند سروجنی نائیڈو کا انتقال۔
۲ مارچ ۱۹۵۲ء... سندری کھاد کارخانے کا افتتاح ہوا۔
۴ مارچ ۱۸۵۸ء... پہلی جنگ آزادی کے ۲۰۰ قیدیوں کو کلکتہ سے انڈومان کے لئے روانہ کیا گیا۔
۴ مارچ ۱۹۹۶ء... وکٹوریہ ٹرمینس (بوری بندر) ممبئی کا نام تبدیل کر کے چھترپتی شیواجی ٹرمینس رکھا گیا۔
۵ مارچ ۱۵۲۷ء... مغل بادشاہ ظہیرالدین محمد بابر نے میواڑ کے راجہ سنگرام سنگھ کو آگرہ کے نزدیک خانواہ میں شکست دی۔
۵ مارچ ۱۸۵۱ء... بھارتی ارضیاتی جائزہ کا قیام عمل کے بعد ۱۹۳۲ء میں یہ تحریک ختم ہوئی۔
۹ مارچ ۱۸۵۸ء... پہلی آزادی کی لڑائی میں آخری مغل تاجدار بہادر شاہ دوئم کو اس جنگ میں شامل ہونے کا مجرم قرار دیکر انہیں رنگون بھیجدیا گیا۔
۱۱ مارچ ۱۹۴۸ء... بھارت کے پہلے جدید بحری جہاز جل اوشا کو وشاکھاپٹنم کے کنارے پانی (سمندر) میں اُتارا گیا۔
۱۳ مارچ ۱۹۴۰ء... امرتسر کے جلیانوالا باغ کے قتل عام کے ذمہ دار پنجاب کے سابق جنرل آرای ایچ ڈائر کو انقلابی اودھم سنگھ نے لندن میں قتل کیا۔
۱۵ مارچ ۱۸۴۶ء... امرتسر معاہدے کے تحت کشمیر کے راجہ گلاب سنگھ کو سرکار نے کچھ اختیارات دیئے۔
۱۵ مارچ ۱۹۱۹ء... عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد میں درس وتدریس کا کام شروع کیا اسی دن افتتاح ہوا۔
۱۸ مارچ ۱۹۴۴ء... نیتاجی سبھاش چندر بوس کی قیادت میں آزاد ہند فوج برما کی سرحد سے بھارت میں داخل ہوئی۔
۱۸ مارچ ۱۹۷۱ء... شریمتی اندرا گاندھی دوسری مرتبہ بحیثیت وزیر اعظم ہند بنائی گئی۔
۲۱ مارچ ۱۷۹۱ء... جنرل لارڈ کارنواس کی فوج میں اعلان کے بغیر خفیہ طور پر مملکت میسور میں داخل ہو کر بنگلور پہ حملہ کر کے فتح حاصل کی۔
۲۲ مارچ ۱۹۷۷ء... آنجہانی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے قائم مقام صدر جمہوریہ باسپا دانیا جٹی کو اپنا استعفیٰ پیش کیا۔
۲۳ مارچ ۱۳۵۱ء... دہلی کے سلطان محمد شاہ تغلق کی وفات کے بعد چچازاد بھائی فیروز شاہ تغلق کی تخت نشینی۔
۲۳ مارچ ۱۷۵۷ء... لارڈ کلائیو گورنر بنگال نے چندر نگر پر قبضہ کیا۔
۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء... بھگت سنگھ شیورام ہری اور راج گرو ان تینوں انقلابی نے لالہ لجپت رائے کی موت کا بدلہ لینے کے لئے ڈی ایس پی سینڈرس پر گولیاں چلا کر ختم کیا اس جرم میں انہیں لاہور جیل میں سزائے پھانسی دی گئی۔
۲۴ مارچ ۱۸۵۵ء... کلکتہ سے آگرہ تک پہلی مرتبہ تار سے خبر کی روانگی۔
۲۴ مارچ ۱۹۷۷ء... آزادی کے بعد پہلی مرتبہ مرکز میں غیر کانگریس حکومت مرارجی ڈیسائی کی قیادت میں بنی جس کے وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی بنائے گئے۔
۲۶ مارچ ۱۹۴۲ء... اندرا کی فیروز گاندھی کے ساتھ شادی ہوئی تب سے ان کا نام اندرا جی کے بجائے اندرا گاندھی ہوا۔
۲۷ مارچ ۱۹۷۷ء... ملک گیر سطح پر ایمرجنسی کا اعلان واپس لے لیا۔
۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء... انگریزوں اور سکھوں کے درمیان دوسری جنگ ہوئی انگریز کامیاب ہوئے پنجاب کو انگریزی حکومت میں شامل کر کے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو پنجاب کے تخت سے دستبردار کیا۔
۳۱ مارچ ۱۸۶۷ء... پرارتھنا سماج کا قیام ممبئی میں ہوا۔ ⁂

شعری کلام

لا الٰہ الا اللہ

کلمہ ہر مسلماں کا
نیک و صالح انساں کا
قلب اور رگِ جاں کا
کلمہ ہے یہ ایماں کا
لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

لوحِ عرشِ اعظم ہے
نور برسے پیہم ہے
سوزِ قلبِ آدم ہے
زخمِ دل کا مرہم ہے
لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

لب پہ ہے سبک لیکن
بھاری ہے یہ میزاں میں
ذکر ہے بلند سب سے
نقش ہے یہ قرآں میں
لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

سب کے دل پہ طاری ہے
ذکر اس کا جاری ہے
کیا زمیں کیا آسماں
ورد اس کا جاری ہے
لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

(ماخوذ)

محمد عبدالغفور ساقی تورڈیلوی

رفتہ رفتہ حاصلِ ادراک کم ہوچلا
جتنا سرمایہ تھا آخر وقفِ ماتم ہوچلا

ان کی عادت ظلم کرنے کی تھی وہ کرتے رہے
اور ہر مجبور پہ جورِ منظم ہوچلا

جس کو دل سے پیار تھا دنیا کے ہر اک فرد سے
وہ شہیدِ روزگارِ شدتِ غم ہوچلا

آرزو، صبر و سکوں تاراج ہوکر رہ گئے
کیا خرابے کا تحفظ جورِ پیہم ہوچلا

ہم کو کیا معلوم ساقیؔ قیمتِ صبر و قرار
آپ کہتے ہیں کہ اب ایماں محکم ہوچلا

(مجاہد کی دعا)

ننھا مجاہد وربار محمود جنید

مرے مولیٰ مجھے علم و ادب سے آشنا کردے
علوم معرفت سے دل برائے مصطفےٰ کردے

فنونِ علم و حکمت سے بہ صورت نو دنیا میں
مثالِ شمع کر روشن مجھے اتنا عطا کردے

کروں میں علم سے خدمت خدایا قوم و ملت کی
مری خواہش کو اے مولیٰ تو اس سے بھی سوا کردے

دعا ہے یا الٰہی موت آئے تو کتابوں پہ
ہو ورقوں کا کفن اپنا تڑپ ایسی عطا کردے

پڑھ پڑھ کر بنو بچو مجاہد قوم و ملت کے
اعانت میں مٹا کر اپنی ہستی کو فنا کردے

(عزیز آذر سوبلاروی)

نہیں ہے کوئی شکایت ہمیں زمانے سے
کہ اس جہان کو دیکھا ہے ہر بہانے سے

کہ جی اداس ہے جینا بھی اب تو مشکل ہے
سکوں ملتا ہے دل کو تیرے ہی آنے سے

مریضِ عشق پہ اب جانکنی کا عالم ہے
چلے بھی آؤ خدارا کسی بہانے سے

ستم جو ڈھاتے ہو دن رات یہ بتاؤ تو
کسی کو کچھ بھی ملا ہے ستم کے ڈھانے سے

کتابِ زیست کے اوراق منتشر ہیں سب
ملے گا کیا تمہیں دیمک زدہ فسانے سے

خدا بجھائے اسے ہے دعا میری آذرؔ
لگی ہے آگ زمانے میں جو زمانے سے

جنرل نالج نہیں تو کچھ بھی نہیں!

اگر عالمی سطح پر تعلیمی اداروں میں کسی مضمون یا سبجیکٹ کا طوطی بول رہا ہے تو وہ جنرل نالج ہے جسے ہم معلومات بھی کہتے ہیں۔ امتحان چاہے آٹھویں جماعت کا ہو، ہائی اسکول کا ہو یا پھر سول سروسز کا، جنرل نالج نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ دوسرے مضامین میں بھلے ہی آپ ایکسپرٹ ہوں، کسی مضمون کو آپ نے طوطے کی طرح رٹ لیا ہو اگر جنرل نالج کمزور ہے تو پھر آپ کا دامنِ مراد ہمیشہ خالی رہے گا۔ اسی لئے ان دنوں اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جہاں کمپیوٹر نے دھوم مچا رکھی ہے وہاں جنرل نالج کا جادو بھی سر چڑھ کر بول رہا ہے کیونکہ ماہرینِ تعلیم اور تعلیمی ادارے اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کا اسٹوڈنٹ لاکھ ذہین سہی اگر عام معلومات میں کمزور ہے تو کسی انٹرویو میں کامیاب نہیں ہوگا اور اس طرح اعلیٰ سرکاری اور غیر سرکاری ملازمتوں سے محروم ہو جائے گا۔

صورت حال یہ ہے کہ شہر میں کوئیز مقابلوں کا ایک سلسلہ چل نکلا ہے۔ اس ضمن میں اردو اسکولوں کی بیداری سے انکار نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ یہ بیداری ایسی نہیں جس کی ضرورت ہے۔ قوم نیند سے جاگی ضرور ہے لیکن ابھی آنکھیں مَل رہی ہے۔ اردو اسکولوں کے طلباء و طالبات جنرل نالج سے بڑی حد تک لاعلم ہیں تو اساتذہ اس کی اہمیت سے بے خبر۔ ہمارے اسکولوں کے اساتذہ میں جو جوش و خروش نظر آرہا ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ وہ تن من دھن سے قوم کے بچوں کو آگے بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں۔ ٹیچر حضرات اتوار کو اتوار نہیں سمجھتے اور ایکسٹرا کلاسیز پر اپنی چھٹی اور فرصت کے لمحات قربان کر دیتے ہیں۔ ہم قوم کے ان معماروں کا الفاظ میں شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ ان کے حوصلوں کو اور بلندی دے تاہم دست بستہ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ خدارا وہ جنرل نالج کی جانب بھی دھیان دیں۔

ممبئی شہر میں نوجوانوں کی ایک ایسی تنظیم ہے جو جنرل نالج کوئیز مقابلوں کا انعقاد کرواتی ہے اور اس کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں مثلاً نقش کوکن ٹیلنٹ فورم، حامد اقبال صدیقی، اخلاق احمد خان، انصاری محمود پرویز اور مبارک کاپڑی وغیرہ کو اللہ اس کا اجر دے کہ وہ اور ان کی چھوٹی بڑی تنظیمیں طلباء میں نورِ بصیرتِ علم کرتی رہیں تاہم یہ تحریک اسی وقت کامیابی سے ہمکنار ہوگی، جب اساتذہ بھی ساتھ دیں گے۔

تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیے

ہم (ادارۂ نقش کوکن) نہایت فخر و انبساط کے ساتھ کہتے ہیں کہ ماہنامہ نقش کوکن دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچ رہا ہے اور یہ کوئی غلط بات نہیں ہے بلکہ سچ اور بالکل صحیح ہے۔ الحمد للہ! کوکن کا مسلمان دُنیا کے تمام ممالک میں جاکر آباد ہوا ہے۔ چاہے امریکہ ہو، آسٹریلیا ہو، افریقہ ہو یا یوکے اور یورپ۔ تقسیم ہند کے بعد کافی مسلمان خاندان نقل وطن کرکے پاکستان میں جاکر بس گئے اور روزگار کے سلسلہ میں ایک کثیر تعداد خلیجی ممالک میں جا پہنچی ہے اور یہ لوگ ماہنامہ نقش کوکن کا بڑی بے صبری سے انتظار کرتے رہتے ہیں اس لئے کہ یہی ایک وسیلہ ہے جو انہیں اپنے مادرِ وطن کی خبریں بہم پہنچاتا ہے انہیں اپنے سرزمین سے جوڑے رکھتا ہے۔ بہرکیف دو یا پانچ سال کے بعد جب یہ لوگ اپنے وطن لوٹ آتے ہیں تو دفترِ نقش کوکن میں ضرور تشریف لاتے ہیں۔ مقصد نقش کوکن کی خریداری یا تجدیدِ خریداری ہوتا ہے مگر ان کے ورودِ مسعود پر خوش ہوکر نقش کوکن کا اسٹاف ان کا دل سے خیر مقدم کرتا ہے اور پھر الوداعی سلام بھی۔ اس لئے کہ یہ لوگ ممبئی چھوڑنے سے کچھ گھنٹے پہلے دفترِ نقش کوکن کا رُخ کرتے ہیں۔

بدیسی ممالک میں رہنے والے ہمارے یہ خریدار جنہیں ہم کوکن کا سفیر تصور کرتے ہیں اگر ممبئی آنے کے بعد ہمیں اپنی آمد کی اطلاع دیں۔ اپنے وقفۂ قیام اور رخصتی کی تاریخ سے قبل از وقت مطلع فرمائیں تو ہم ایک تقریب منعقد کرسکتے ہیں جس میں ان کی ممبئی میں موجود کوکنی برادری کی دیگر شخصیتوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام بالکل Short Notice پر نہیں ہوسکتا۔ اس کا خیال رہے۔ لہٰذا ہم ان سفیرانِ قوم سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ جب بھی ہندوستان آئیں تو ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر اپنے وطن کا نام و پتہ، وقفۂ قیام اور ممبئی میں اپنی (عارضی یا مستقل، جو بھی ہو) قیام گاہ کا پتہ اور فون نمبر سے ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ متذکرہ بالا پروگرام ترتیب دینے کا ہمیں موقع ملے۔

اداروں کی تشکیل میں زندگی ہے
ہلاکت ہے مضمر نفاقی چلن میں
جو اپنے اداروں کو اپنا نہ سمجھے
غریب الوطن ہے وہ اپنے وطن میں

خیر اندیش: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔
مدیرِ اعلیٰ، ماہنامہ نقش کوکن۔ ۴۳ اے، توانگر کمپاؤنڈ، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰

اک جنوں کا نام ہے انعامدار

☆مبارک کاپڑی

جناب مبارک کاپڑی صاحب کا شمار مہاراشٹر کے ماہرین تعلیم میں ہوتا ہے۔ آپ کی تعلیمی لیاقت .M Sc ہے۔ آپ کو ماہر جنرل نالج اور ووکیشنل گائیڈ بھی کہا جاتا ہے۔ تعلیمی امور تعلیم کی اہمیت و افادیت پر وہ بہت معلوماتی اور جذباتی تقریر کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر ایک ناخواندہ شخص ان کی تقریر سن لے تو وہ تعلیم حاصل کرنے کیلئے رات اور دن ایک کر دے۔ مبارک صاحب کو تعلیمی پروگراموں میں مدعو کیا جاتا ہے۔ مہاراشٹر کے علاوہ دیگر ریاستوں میں ہونے والے پروگراموں میں انہوں نے کامیاب تقاریر کیں اور سامعین نے استفادہ کیا۔ "روزنامہ انقلاب" میں طالبان علم کی رہنمائی کیلئے سنڈے ایڈیشن میں "راہ نما" اور روز آنہ "مشعل" کے عنوان سے کالم لکھتے ہیں۔ آپ ماہنامہ "نقش کوکن" کے سابق ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں کریٹو ایڈورٹائزنگ کمپنی کے مالک اور نیشنل ایجوکیشن مومنٹ کے صدر ہیں۔ تعلیمی، ثقافتی اور سماجی فلاح کیلئے وہ ہمیشہ سرگرم رہتے ہیں۔

گزشتہ دو دہائیوں میں مہاراشٹر میں جن افراد نے قوم اور کاز کے تئیں اپنے مکمل Commitment کیلئے مجھے متاثر کیا۔ ان میں پی۔ اے۔ انعامدار سر فہرست ہیں۔ یہ اس شخص کا کیسا جادو ہے کہ ایک آدھ دہائی قبل جو سرزمین بالکل بنجر تھی آج وہاں باغ کے باغ مسکرا رہے ہیں۔ بچپن میں ہم پونہ کے نام سے اس لئے واقف تھے کہ ہمارا ایس ایس سی کا پونہ امتحان بورڈ کے زیر اہتمام ہوتا تھا۔ پھر کالج کے زمانے میں اس لئے جاننے لگے کہ تعلیمی موضوعات پر سب سے اچھی اور معیاری کتابیں پونے سے شائع ہوتی۔ پی سے پونے اور پی سے پی۔اے۔ انعامدار بن گیا۔

انعامدار صاحب نے پونے میں جو تعلیمی تحریک شروع کی اس سے مہاراشٹر کا ہر ذی ہوش مسلمان متاثر ہوا ہے۔ اعظم کیمپس کے ایک ہائی اسکول سے بات شروع ہوئی پھر کالج بنا اور پھر بس قوم اپنی اصلیت پہ آگئی۔ مگر مخالفت بڑھی تو حوصلے بڑھے، چراغ کو پھونکنے کی کوشش ہوئی تو چراغ کی لو بڑھی۔

انعامدار صاحب کو دو باتیں یاد تھیں کہ ہر اچھے کام میں مشکلات کا آنا سنت ہے اور یہ کہ علی گڈھ کے دیوانے پر پتھر پھینکے گئے اور اس سے بھی بات نہیں بنی تو اس کے خلاف فتوے جاری کرنے کیلئے لوگ حجروں تک پہنچ گئے۔

انعامدار صاحب پیشے کے لحاظ سے ایک بلڈر ہیں۔ عمارتیں تعمیر کرتے تھے اگر اسی کاروبار میں لگے رہتے تو اچھا خاصا بینک بیلنس بن گیا ہوتا مگر انہوں نے عمارتوں کی تعمیرات کے بجائے قوم کی تعمیر کو ترجیح دی

اور اس کے صلے میں مخالفین نے ان پر کبھی کردار کشی کی تو کبھی حکومت کے چھاپے ڈلوائے، کبھی جان لیوا حملے کی تیاری ہوئی تو کبھی انہیں اسلام دشمن ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر انعامدار صاحب کو گویا ہر مخالفت سے نیا عزم، نیا حوصلہ اور نئی زندگی ملتی گئی اور جوں جوں مخالفت بڑھتی گئی انہیں یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی اسی کام کیلئے منتخب کیا ہے۔ لہٰذا اب انہوں نے خود کو اسی کام میں مکمل طور پر وقف کر دیا اور پھر ان کا جنوں کا سلسلہ دراز ہوا تو جناب ایک میڈیکل کالج، ایک لاء کالج، ایک بی، ایڈ کالج، ایک فارمیسی کالج مینجمنٹ کالج قائم کیا اور پھر جو خواب دیکھا وہ یہ کہ اب وہاں یونیورسٹی سے کم کچھ نہیں ہو گا اور ان تمام اداروں میں سے ایک بھی ادارہ انہیں طشتری میں سجا سجایا نہیں ملا۔ محکمہ تعلیم سے اجازت نہیں ملی تو ہائی کورٹ پہنچے، وہاں شنوائی نہیں ہوئی تو سپریم کورٹ پہنچ گئے۔ اپنے آئین حق کیلئے کوئی مورچہ نہیں نکالا راستے پر نہیں آئے مگر سارے کام کروائے۔

انعامدار صاحب سے متعدد مرتبہ ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک بار اعظم کیمپس میں انہوں نے لگ بھگ پونے دو سو اساتذہ کو جمع کیا اور مجھ سے کہا کہ طلباء کو بعد میں پہلے ان اساتذہ کی رہنمائی کرو۔ میں نے لگ بھگ چار گھنٹے اساتذہ کی ذمہ داریاں اور بدلتے ہوئے حالات سے وہ کیسے نپٹیں، اس تعلق سے لیکچر دیا۔ پروگرام پر وہ اور ان کے ساتھی منور پیر بھائی صاحب کافی خوش ہوئے۔ اس کے بعد متعدد مرتبہ اعظم کیمپس میں میرے لیکچر منعقد ہوئے اور ہر مرتبہ وہ بڑی خندہ پیشانی سے ملے اور مہاراشٹر کے تعلیمی منظر پر گفتگو چلی۔ ہم نے ہمیشہ آپسی گفتگو میں یہ بات نوٹ کی کہ انعامدار صاحب کبھی لفاظی سے کام نہیں لیتے۔ وہ جذباتی باتیں نہیں کرتے، ان کی تمام باتیں پریکٹیکل ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی عملی باتیں کرتا ہے تو وہ دو چار منٹ نہیں بلکہ دو چار گھنٹے بھی بات کریں گے ورنہ انہیں باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔ مذاق میں بھی نہیں۔

انعامدار صاحب کے جنوں کا سلسلہ اگر یوں ہی چلتا رہا تو نہ صرف اعظم کیمپس میں مہاراشٹر کا مسلمانوں کا سب سے بڑا تعلیمی مینار نظر آئے گا۔ اس کی روشنی میں کئی مقامات پر ایسے چھوٹے بڑے مینار ہمیں بہت نظر آئیں گے۔

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہے

O

بیان بابت ماہنامہ نقش کوکن برائے ملکیت و دیگر

تفصیلات فارم نمبر ۴ رول نمبر ۸

مقام اشاعت — ۱۲۳ اے نوانگر کمپاؤنڈ رروڈ اکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن، مجگاؤں ممبئی ۴۰۰۰۱۰

وقفہ اشاعت — ماہانہ

مدیر، طابع و ناشر — ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک

قومیت — ہندوستانی

پتہ — ۴۴ر جیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری، ممبئی ۴۰۰۰۰۹

ملکیت — نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ رجسٹریشن نمبر E۳۰۰۶ ممبئی

میں عبدالکریم محمد نائیک اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق صحیح ہے۔

مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۹ء

دستخط

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر

ترانۂ جامعہ

جامعۂ عربیۂ رتناگری جو شہر رتناگری میں دینی تعلیم کی جوت جلائے۔ پچھلے چند سالوں سے بہتر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس جامعہ کا یہ ترانہ جو بچوں کے وردِ زباں رہتا ہے۔ یہاں ہدیۂ قارئین ہے۔

یہ جامعہ نازشِ کوکن ہے ایمان و عمل کا حصن حصیں
خورشیدِ یقیں کے جلووں سے بن جاتے ہیں ذرّے ماہ مبیں

اقبال کے سچّے خوابوں کی تعبیر ہے یہ پاکیزہ بنا
اس شجرۂ ایم۔ڈی۔ نائیک کی تا حشر رہے روحانی فضا

دن رات حفاظت قرآں کی تعلیم یہاں پہ ہوتی ہے
میراثِ نبیٔ اکرم کی تقسیم یہاں پہ ہوتی ہے

اُمّت کے مسائل پیچیدہ آسان بنائے جاتے ہیں
اِس کارگہِ اسلامی میں انسان بنائے جاتے ہیں

اقبال کے حُسنِ تدبر سے ہر آن ترقی ہوتی ہے
ہر غنچۂ گلشن بلبل ہے ہر ذرّہ دریا موتی ہے

یہ حضرت عبدالرحمان کے اخلاص کی بو ہر بوٹے میں
تہذیب و ثقافت کا جذبہ ہر پیر و جواں ہر چھوٹے میں

ارکان کے جہدِ پیہم کا مظہر ہے بہارِ چمنستاں
تعلیم کی پیاری گونج یہاں تدریس کا جاری فیض یہاں

ہے عزم مصمّم دنیا میں ہم مشعلِ دین جلائیں گے
ہر منکرِ حق کے سینے میں ایماں کی دھاک بٹھائیں گے

ہم بلبلِ دیں ہیں عالم کو توحید کا نغمہ سنائیں گے
غفلت میں پڑے انسانوں کو ہم خوابِ جنوں سے جگائیں گے

اکبر ہے دعا حق سے یہ سدا یہ باغِ جہاں شاداب رہے
یہ شمسِ ہدایت تا محشر ضو بار ہو عالمتاب رہے

پیرامائونٹ

سلک ملس

پرائیویٹ لمیٹیڈ

کی جانب سے مسلمانانِ عالم کو عید الفطر

کی مبارکباد

کیلاش نگر، گورے گاؤں (ایسٹ)، ممبئی ۶۳

ٹیلیفون فیکٹری :-

۸۷۴۲۲۰۴ - ۸۷۵۱۲۹۴ - ۸۷۵۲۰۸۳

بتکمیلِ ماہِ صیام پر
عیدالفطر
اللہ تعالیٰ کا انعام ہے
فرزندانِ اسلام اور قارئین نقش کوکن کو عید
کی دلی مبارکباد منجانب
ھاکو
انجینئرنگ ورکس
۷/ سیتا پھل واڑی، مجگاؤں ممبئی ۱۰
فون: ۳۷۲۴۶۳۳

مختلف مواقع اور تقریبات کیلئے ہر قسم کے
مغلائی پنجابی اور چینی کھانوں کیلئے مشہور
بوفے لنچ اور ڈنر کے خاص ماہر
رابطے کیلئے
Zahid caterers
زاہد کیٹررس
Tel Off 371527-3780956

WE GIVE ON HIRE :
DIESEL POWER GENERATORS, DIESEL PORTABLE COMPRESSOR, DIESEL WELDING PLANT, ELECTRICAL WELDING RECTIFIER, WATER VACCUM PUMP.

Phone ☎ 3726339
3724423

NEW INDIA ENGG. & HIRING WORKS

ENGINEERS, SHIP REPAIRS & MARINE CONTRACTORS

12/C, OLD ANJIRWADI, DR. MASCARENHAS ROAD,
MAZAGAON, MUMBAI - 400 010
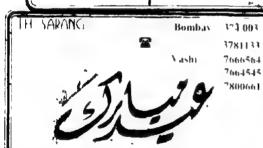
Bombay 373 003
☎ 3781133
Vashi 7666564
7664545
7800661

Vishal Konkan Transport Co.

Fleet Owners & Transport Contractors

H.O. 31, Umerkhadi Cross Lane, Near Devlp Credit Bank, Char Null Dongri Mumbai-400009

Branch Shop No 14, Satyam Bldg, Plot No 24, Sector No 19, A.P.M.C. Area, Vashi New Bombay - 400 70

Dapoli ☎ 82403 • 82603

New Branch started at Lote Parshuram
Daily Service Bombay to Amber • Mahipral • Mandangadh • Palgadh • Dapoli • Harne & Dabhol

---

H. KARMALI & CO.

MANDAP DECORATORS & EXHIBITION CONTRACTORS

ALSO ON LIST OF GOVERNMENT MUNICIPAL PWD. MES. ETS.

SHARIFF MANSION,
115, S.V.P. ROAD,
NEAR HAZRAT IMAM HUSEIN (A.S.) CHOWK,
BOMBAY - 400 009.

☎ 377 86 88 • 377 60 68 • 371 40 19

FAX: 9122 - 372 22 60.

عید مبارک
منجانب
سلکس ٹریڈرس
ٹائٹز اور نیک ٹائیز، بوز، بریزیئر (انگیا) کے مشہور
(مینو فیکچررس)
فون:- ۳۴۲۱۶۰۰
پتہ:- شریف دیوجی اسٹریٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۳

ادارانِ اسلام کو عید الفطر مبارک
منجانب
پٹیل اینڈ کمپنی
آئرن اینڈ اسٹیل
اسکریپ مرچنٹس
نزدیک اسٹار سنیما ڈاکیارڈ روڈ
مجگاؤں بمبئی ۴۰۰۰۱۰
فون:- ۹۶-۴۳-۳۷۲

سہ ماہی ترسیل کا نیا شمارہ منظر عام پر

عصری ادبی منظر نامے میں اپنی شناخت بنانے والے سہ ماہی رسالے ترسیل کا تازہ شمارہ بازار میں آچکا ہے۔ اس میں 'نبض جہاں' اور 'سوز و ساز' کے خالق انور شیخ پر خصوصی گوشہ کے علاوہ غالبیات سے متعلق حصے میں معین الدین جینابڑے اور خلیق الزماں نصرت کے مضامین قابل مطالعہ ہیں۔ 'جمال ہم نشین' کے تحت غلام رضوی گردش اور قاسم ندیم کے تراجم، افسانوں میں ساجد رشید اور بیگم عطیہ خان کی تخلیقات اور منظومات میں انجم رومانی، اطہر راز، ساحر شیوی، یعقوب راہی، ارتضیٰ نشاط، شاہد لطیف اور سعید راہی کے رشحات قلم خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ اس شمارہ کی خصوصی کشش عنایت اختر کی نصف صدی کو محیط یادوں کا وہ سلسلہ ہے جس کی پہلی قسط "چوری چکاری سے ترقی پسند تحریک تک" کے زیر عنوان شائع ہوئی ہے۔ یونس اگاسکر کے زیر ادارت شائع ہونے والے ترسیل کی کاپی مکتبہ جامعہ کی شاخ ممبئی سے ۲۰ روپے میں حاصل کی جاسکتی ہے۔

قرآنی عربی سیکھیے

عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی الجامعۃ الاسلامیۃ المدینۃ المنورہ کلیۃ اللغۃ العربیہ کے پروفیسر اور شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس کے ڈائریکٹر ف عبدالرحیم اور ہندوستان دیگر کے محدثین سے اجازت یافتہ قاضی ریاض احمد سے چند مہینوں میں عربی زبان سیکھیے۔

رابطہ قائم کیجیے۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن۔ IRF

3736875 - 3736879

مولانا ابوالکلام اسلامک سینٹر

3724928

مہاڈ میں نئے کارخانوں کا قیام

ضلع رائے گڈھ میں نئے کارخانے اور صنعتی ادارے قائم کرنے کے لیے حکومت نے اسکیم بنائی ہے جس کا مقصد تعلیمیافتہ نوجوانوں کو دھندے روزگار فراہم کرنا ہے۔

ان خیالات کا اظہار ضلع رائے گڈھ کے وزیر رابطہ پربھاکر مورے نے ایک جلسہ میں کیا۔ مہاڈ تھیل میں داپولی تا داپولی پاڑا کے درمیان تعمیر کردہ پل کا افتتاح وزیر موصوف کے ہاتھوں ہوا اس کے لیے ۱۵ لاکھ روپے خرچ کیے گئے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مہاڈ میں پڈوی مقام پر انڈسٹریل یونٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پل کے افتتاح کے بعد پربھاکر مورے نے اپنی اہلیہ کے ساتھ تین کیلومیٹر پل کا فاصلہ پیدل طے کر کے لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سے آگاہی حاصل کی۔ افتتاحی تقریب میں ضلع پریشد، پنچایت سمیتی اور سرکاری محکمہ کے افسران موجود تھے۔

سیوڑی نہاوا کھاڑی پر دنیا کے سب سے طویل پل کی تعمیر

ممبئی ، نئی ممبئی اور اطراف میں بڑھتی ہوئی آبادی اور کارخانوں کا قیام کے بعد آمدورفت میں سہولت کے پیش نظر نئے راستوں کی تعمیر اور دریاؤں پر جدید انداز میں پلوں کی تعمیر اہم ضرورت ثابت ہوگئی ہے نئے سائنسی انداز اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ پلوں کی تعمیر کے لئے ۸۹ء میں ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے جس کا نام انڈین انسٹی ٹیوٹ آف بریج انجینئرس ہے ۔ اس ادارہ کی نگرانی میں سیوڑی نہاوا کھاڑی پر ایک طویل پل بنانے کا منصوبہ تیار ہوگیا ہے ۔ یہ پل دنیا کا طویل ترین پل ہوگا جس کی لمبائی ۲۵ کیلو میٹر ہوگی ۔ اس بات کا انکشاف روڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ڈائرکٹر رماکانت جھانے پریس کانفرنس میں کیا انہوں نے کہا ریاستی حکومت نے اس طویل پل کی تعمیر کی اجازت دی ہے ۔

مورबہ میں ضلع کی اقلیتوں کا جلسۂ عام

رائے گڑھ ضلع کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام ضلع کی اقلیتوں کا جلسۂ عام مشتاق انتولے ، جنرل سکریٹری مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدارت میں ایس ایس ہائی اسکول میدان ، مورबہ میں منعقد کیا گیا ۔ رائے گڈھ ضلع کانگریس کمیٹی کے عہدیداران نے شرکت کی ۔ تلاوت کلام پاک کے بعد کملاکانت ٹھاکر ، صدر رائے گڑھ ضلع کانگریس کمیٹی نے شمع روشن کر کے اجلاس کا افتتاح کیا۔

باپو سیٹھ ہرنیکر کے ہاتھوں مہمانوں کی گلپوشی کی گئی ۔ اقبال دھنشے ، سرپنچ گروپ گرام پنچایت مورबہ نے استقبالیہ تقریر کی ۔ جناب عبدالستار انتولے ، صدر رائے گڑھ ضلع پریشد نے ضلع کے تقریباً ۵ ہزار مندوبین کے اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہلی ، مدھیہ پردیش ، راجستھان میں کانگریس پارٹی صرف مسلمانوں کی حمایت کی بنا پر جیتی ہے اور رائے گڑھ ضلع میں بھی اقلیتیں کانگریس کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ کانگریسی لیڈران کے مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کے لئے کمربستہ ہوں ۔

ایڈوکیٹ عبدالحمید دھنشے ، سابق صدر مائناریٹی سیل ، ناز حافظ ، میونسپل کونسلر پنویل ، فاروق بھاردے ، ممتاز پاٹل اور کھوپولی شہر مہیلا کانگریس نے خطاب کیا ۔ سنیل ٹکرے ، ممبر اسمبلی روہا مانگاؤں نے بھی تقریر کی ۔

آخر میں مشتاق انتولے نے کہا کہ کانگریس کا اقتدار میں رہنا اہم نہیں ہے بلکہ کانگریس کا مسلمانوں کے اعتماد کو کھونا زیادہ افسوس ناک ہے ۔ یہ کانگریس کے پالیسی کی ناکامی ہے ۔ مگر اب حالات بدل گئے ہیں ۔ کانگریس کی قیادت پھر سے نہرو گھرانے میں آگئی ہے جو اقلیتوں کا اعتماد بحال کرنے کے لئے عملی اقدامات اٹھا رہی ہے ۔ مسلمانوں کو بھی اپنی سیاسی حکمت عملی کو بدلنا ہوگا اور فلک کے بدلتے ہوئے سیاسی منظر نامہ میں اپنا رول ادا کرنا ہوگا

ندا فاضلی کو ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ

اس سال ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ کے لئے مختلف ہندوستانی زبانوں اور انگریزی کی اکیس کتابیں منتخب کی گئی ہیں ۔ ان میں ندا فاضلی کا اردو شعری مجموعہ "کھویا ہوا سا کچھ" شامل ہے ۔ ایوارڈ کے مستحق مصنفین کو ایک مومنٹو اور ۲۵ ہزار روپے کا چیک دیا جائے گا ۔ یہ ایوارڈ ۲۳ فروری کو دہلی میں ایک تقریب میں پیش کئے جائیں گے ۔ ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ پانے والے ندا فاضلی

کی دیگر تصنیفات میں ملاقاتیں، لفظوں کا پل، مورناچ، آنکھ اور خواب کے درمیان اور دیواروں کے بیچ جیسی کتابیں منظر عام پر ہیں۔

دو مسلم سائنسدانوں کو نیشنل ایوارڈ

ڈاکٹر ایس اے عباسی اور ڈاکٹر ایف آئی خان کو ایس کے مترا میموریل ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ وشاکھا پٹنم کے ایک ادارے انڈین کیمیکل انجینئرنگ کانگریس میں ۱۶ر دسمبر کو ایک تقریب ہوئی جس میں ان دونوں سائنسدانوں کو آلودگی روکنے اور توانائی کی نئی دریافت کرنے کے لئے یہ ایوارڈ دیئے گئے۔

ان دونوں سائنسدانوں کی دریافت پر مضامین نیشنل جرنل انڈین کیمیکل انجینئر میں ۱۹۹۷ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ پروفیسر عباسی اور پی ایچ ڈی طالب علم ڈاکٹر ایف آئی خان سینٹر فار لیوشن کنٹرول اینڈ انرجی ٹیکنولوجی کے شعبے سے منسلک ہیں۔

کس کی کتنی تنخواہ

منسٹرس کروڑوں میں کھیلتے ہیں مگر اس کے باوجود بہر حال ان کی تنخواہ مقرر ہے۔ اس تنخواہ میں ان کا مکان، سفر ہوائی جہاز فون۔ کار، ان کی مہمان نوازی کا خرچ و دیگر اخراجات شامل نہیں ہیں۔

ہندوستان کے صدر کی تنخواہ ۲۰،۰۰۰ ہزار۔ نائب صدر ۷،۵۰۰۔ مرکزی وزیر ۲۲۵۰۔ سپریم کورٹ ۱۰،۰۰۰۔ اسپیکر لوک سبھا ۸،۵۰۰۔ اپوزیشن لیڈر ۲،۲۵۰۔ ممبر پارلیمنٹ ۱،۰۰۰۔

انجینئرنگ کے امتحان میں صابو صدیق کے طلبا اول

ممبئی یونیورسٹی کے بی ای فائنل امتحان میں جو جون ۱۹۹۸ء میں ہوئے تھے۔ اس کے نتائج ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس امتحان میں ایم ایچ صابو صدیق کالج آف انجینئرنگ کے تین طلبہ نے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ تین اور طلبہ کو دوسری تیسری اور چوتھی پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔ کارکردگی کے اعتبار سے صابو صدیق کالج کی قابل ستائش کامیابی مانی جارہی ہے۔

الیکٹرانکس انجینئرنگ میں بیزاد کو اس ٹوڈیوالا کو اول، کزرومانی کیوان علی رضا کو تعمیراتی انجینئرنگ میں اول اور جیکب جینی کو آٹو موبائل انجینئرنگ میں اول پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔ پراگ ایس فرسگاونکر کو آٹو موبائل انجینئرنگ میں بھی دوئم پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔ سندیپ دتاتریے ڈومبرے کو پروڈکشن انجینئرنگ میں تیسری پوزیشن حاصل ہوئی ہے اور سندیپ ریناکڈ منلیکر کو الیکٹرونکس انجینئرنگ میں چوتھی پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔ یہ سبھی طلبہ صابو صدیق کالج کے ہیں۔

کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے بڑھتے قدم

کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے صدر ایڈوکیٹ ایف۔ ایم۔ ٹھاکر کی صدارت میں ۶ر دسمبر ۹۸ء کو کلیان میں ایک نشست بمعرفت سعد قاضی رکھی گئی۔ بھیونڈی، ممبرا، تھانہ وکلیان کے سماجی کارکن ڈاکٹر صاحبان اور وکلاء نے شرکت کی اتفاق رائے سے نایاب آغا کو ضلع تھانہ کا صدر منتخب کیا گیا۔ رائے گڑھ اور رتناگیری ضلع کے مختلف تعلقوں میں تعلیمی بیداری کی سرگرمیاں و طبی سہولیات ایک عرصے سے جاری ہیں۔ ضلع تھانہ میں ایک نئی شاخ کا قیام عمل میں لانا ایک اور خوش آئند قدم ہے۔ چیئرمین مشتاق اوکیئے نے فیڈریشن کی جانب

سے یہ کہا کہ آئندہ ہر تعلقہ میں کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کی نئی شاخیں قائم کی جائیں گی ۔ نائب صدر عالم قائم ہا کرنے ایک منصوبہ بندی کے تحت اس عملی قیام کے رموز و نکات پر روشنی ڈالی نائب صدر ڈاکٹر امتیاز کونڈکری نے شکریے کی رسم ادا کی۔

محمود مُلا صاحب راجہ پور کے صدر بلدیہ منتخب

راجہ پور نگر پالیکا کے صدر کی حیثیت سے کانگریس کے محمود مُلا صاحب کا انتخاب عمل میں آیا۔ گذشتہ دو سال سے کانگریس اور بھاجپا میں سیاسی اتحاد پیدا ہو گیا ہے جس کے پیچھے کانگریس کے سابق صدر بلدیہ عثمان سیٹھ چوگلے اور بھاجپا کے مہادیو گوٹھنکر کا ہاتھ ہے۔

پاکستان میں دیشمکھ خاندان

تقسیم ہند کے بعد نقل وطن کر کے جو لوگ پاکستان میں آکر آباد ہوئے ان میں ایک دیشمکھ خاندان بھی ہے اس وقت پاکستان میں چودہ دیشمکھ خاندان ہیں ان میں کچھ بینڈسہ گاندھا سے آئے ہوئے ہیں اور کچھ توڑیل تحصیل مہاڈ ضلع قلابہ جوان دنوں رائے گڑھ کہلاتا ہے وہاں سے آئے ہیں جو بڑی تعداد میں پاکستان میں آباد ہیں ۔ موضع گاندھا چین شاہ جو تعلقہ پین ضلع قلابہ (رائے گڑھ) میں آباد تھے پچیس خاندان کراچی اور سندھ میں آبسے ہیں۔ بین شاہ سے مرحوم محمد خان فتح خان دیشمکھ آئے تھے وہ سندھ صوبہ میں مشہور شہر ٹینڈ و آدم میں آباد ہوئے اس وقت ان کی ساڑھے چھ سو ۶۵۰ ایکڑ زمین ہے جو انہوں نے ایک ہندو زمیندار نوین داس رادھا کرشن داس سے تبادلہ میں خریدی تھی اور الحمدللہ اب تک ٹنڈو آدم شہر میں رہتے ہیں اور مہاجر مسلمانوں میں سب سے بڑے زمیندار ہیں۔
شہر کراچی میں تقریباً پچیس خاندان آباد ہیں جو کاروبار کرتے ہیں سرکاری ملازمت میں ہیں ۔ سرکاری ملازمت کرنے والوں میں ایک خاندان بحری جہاز کے کپتان کا ہے دوسرا فوج میں کرنل کا ہے اور ایک سرجن ڈاکٹر ہیں۔ کرنل اسلام آباد میں اور سرجن و کپتان کراچی میں رہتے ہیں۔
موضع گاندھا کی ایک فیملی ہندوستان کے شہر ناگوٹھنہ اور روہا میں قیام پذیر ہوئی اور دو خاندان اُورن (ضلع قلابہ) رائے گڑھ میں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتے ہیں ایک خاندان شہر پنویل میں آباد ہے جو خاندان بین شاہ گاندھا سے پاکستان آئے وہ بیشتر کراچی میں آباد ہیں۔

عبدالستار خان دیشمکھ

انجمن اسلام مسلمانوں کے معاشی استحکام، پیشہ ورانہ تعلیم کیلئے کوشاں

ممبئی ، ۱۹ ردسمبر ۔ اے ڈی باٹلا کمپاؤنڈ ورسوا (اندھیری) میں طبیہ کالج اینڈ اسپتال کی نئی عمارت کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر صدر انجمن اسلام ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے کہا کہ آج مسلمان پیشہ ورانہ تعلیم سے محروم ہیں اور معاشی حالات بھی مستحکم نہیں اس سلسلے میں انجمن اسلام کے تیئیں دو مقاصد ایک تو یہ مسلمانوں کو پیشہ ورانہ تعلیم سے آراستہ کرنا اور دوسرا غریب

مسلمانوں کی معیشت سدھارنا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یتیموں کے سروں پر شفقت کا ہاتھ بھی ضروری ہے اسی کے تحت انجمن اسلام کے زیر اہتمام دو یتیم خانے بھی چلائے جارہے ہیں جن میں اس وقت ۳۲۰ لڑکیاں پرورش پارہی ہیں۔ جہاں ان کی تعلیم و تربیت علم و ہنر سے لے کر شادی بیاہ تک کا ذمہ انجمن اسلام اٹھاتا ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اے ڈی باوُلا کمپلیکس میں تعمیر کئے جانے والے طبیہ کالج اینڈ اسپتال کی پانچ منزلہ عمارت کی خاطر ہمدرد قوم عالی جناب حاجی عبدالرزاق کالسیکر کی جانب سے چھ کروڑ روپئے بطور عطیہ اعانت کیا گیا۔ پچاس ہزار اسکوائر فٹ بلٹ اپ ایریا والی اس عمارت میں مزید تین منزلوں کے لئے زائد فاؤنڈیشن بھی دیا گیا ہے تاکہ مستقبل میں گنجائش اور اجازت ملنے پر تقریباً ۱۲ ہزار اسکوائر فٹ کی مزید جگہ میسر ہوسکے۔ اس عمارت کے سنگ بنیاد رکھنے کی رسم کے بعد جناب معین الحق چودھری نے حاضرین سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا عمر کا ایک طویل ترین حصہ گذر چکا اب جو کچھ بچا ہے۔ اسے قوم کی خدمت میں نذر کرنا ہے۔

تقریب سنگ بنیاد طبیہ کالج اینڈ اسپتال کے موقع پر بطور مہمان خصوصی حاجی محمد حسین الانا، رضوان حارث، رضوان فاروقی عبدالستار زری والا، حسین دلوالی، ڈاکٹر ظہیر قاضی، عبدالمجید پانکا کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی شرکت کی آخر میں صدر ڈاکٹر جمخانہ والا نے دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام کیا۔

بیسٹ بوائے کو ایک ہزار روپئے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ممبئی کے زیر اہتمام ۱۳ر دسمبر ۹۸ء کو منعقدہ جلسۂ تقسیم انعامات میں جب ناظم نے "سندیلکر اسکالر شپ" کی حقدار طالبہ کا نام پکارا تو پروگرام میں موجود معزز مہمانِ خصوصی جناب ایم ایس پرکار (جو تسمانیہ اسٹریلیا میں اسلامک سینٹر کے صدر ہیں) نے "سندیلکر اسکالر شپ" پر استفسار فرمایا آپ کو بتایا گیا کہ انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب نے انجمن اسلام جنجیرہ کے زیر اہتمام چلنے والے تمام ہائی اسکولوں میں جو طالبہ S S C امتحان میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرتی ہے۔ اسے جناب ابراہیم سندیلکر صاحب (جو انجمن اسلام ممبئی میں ایڈمنسٹریٹیو افسر ہیں۔ جنجیرہ مروڈ کے رہنے والے ہیں اور انجمن اسلام جنجیرہ کے ممبئی حلقہ کے صدر ہیں) کے نام سے معنون ایک ہزار روپئے ہر سال بطور اسکالر شپ دینا شروع کیا ہے۔ اس طریقۂ کار سے شہ پاکر جناب ایم ایس پرکار صاحب نے صاحب نے NKTF کے انتخاب میں بیسٹ بوائے کا اعزاز پانے والے طالب العلم کی جو مجموعی اعتبار سے آل کوکن سطح پر بہتر ترین نمبرات حاصل کرتا ہے۔ اس ہونہار طالب العلم کو اپنی جانب سے ہر سال ایک ہزار روپئے اسکالر شپ دینے کا اعلان کیا۔

حاضرین مجلس نے اس قدر افزائی اور علم دوستی کا خیر مقدم کیا اور NKTF کے اراکین نے اظہار تشکر کے ساتھ فرمایا کہ اگر علم دوستی کا یہ جذبہ کوکن کے ہر تعلیمی جلسے ابھر کر سامنے آئے اور لوگ ایک ایک طالب العلم یا طالبہ کی ہمت افزائی کرنے لگے تو پرکار صاحب جب پھر ہندوستان لوٹیں گے تو آپ کو کہنا پڑے گا۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

ملنڈ۔ایرولی کے درمیان نئے پل کی تعمیر

نئی ممبئی کے ایرولی اور ممبئی اور ملنڈ کے درمیان زیر تعمیر پل کا افتتاح ۲۶ جنوری ۹۹ء کو عمل میں آئے گا۔ ۴ کیلو میٹر دور طویل پل کے ذریعہ ممبئی اور نئی ممبئی کے درمیان ۱۳ کیلو میٹر کا فاصلہ کم ہو جائے گا اور ڈیڑھ گھنٹہ کا سفر صرف آدھا گھنٹہ میں پورا ہو جائے گا۔
ملنڈ کے ممبر اسمبلی اور ممبئی شہر بھاجپا کے صدر کریٹ سومیّا نے کہا کہ ملنڈ مشرق اور مغرب کو ملانے والے پل کی کامیاب تعمیر اور شاندار افتتاح کے بعد اب یہ دوسرا پل ہے جس کا کام قریب الختم ہے۔ اس پل کی کل لمبائی ۴ کیلو میٹر اور چوڑائی ۳۰ میٹر ہے جہاں سے روزانہ ۲۴ ہزار کاروں اور ٹرکوں کی آمدورفت ہوگی۔ اس شاندار پل کی تعمیر پر ۱۱۲ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں

آدرش ہائی اسکول کرجی میں سالانہ کھیلوں کے مقابلے

کرجی (کھیڈ) سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی آدرش ہائی اسکول کرجی میں سالانہ کھیلوں کے مقابلے بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔
تین دن جاری رہنے والے ان کھیلوں کے مقابلوں کا افتتاح کرجی تعلیمی انجمن کرجی کے چیرمین الحاج حسین عبدالغنی مُلّاجی نے کیا۔ موصوف کے ہاتھوں ہائی اسکول کے لیے ایک نئے ٹیبل ٹینس کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر بی ۔ ایم قاضی صاحب نے طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔
کھیلوں کے مقابلے سینئر اور جونیئر گروپ کے درمیان لیے گئے والی بال، کھو کھو، کبڈی۔ ٹی۔ ٹی۔ کے مقابلوں کے ساتھ رنگ، گولہ پھینک، تھالی پھینک وغیرہ اتھلیٹ کے مقابلے لیئے گئے۔ ان مقابلوں کو دیکھنے کے لیے گاؤں کے بہت سارے لوگ جمع تھے جنھوں نے طلبہ کو نقد انعامات سے بھی نوازا۔
مقابلوں کو کامیاب بنانے کے لیے پی ٹی ماسٹر باشاہ ہنورے اور تمام اساتذہ نے بڑی محنت کی۔ عبدالمنان شیخ (معلم)

کوکن اور ناگپور میں شکیل شاہ جہاں کے ڈرامے

تقریباً دس سالوں سے شکیل شاہجہاں کے ڈرامے ناگپور اور کوکن کے مختلف علاقوں میں اسٹیج کیے جارہے ہیں ۔ گذشتہ دنوں شکیل شاہجہاں کے ڈرامے رائے گڑھ کے مختلف اسکولوں میں بڑی کامیابی سے پیش کیے گئے۔ انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول گونڈ گھر میں دو روزہ سلور جوبلی تقریب میں شکیل شاہ جہاں کے چار ڈرامے پیش کیے گئے۔ "کبھی ایسا بھی ہوتا ہے" "دعوت" "بن بلائے مہمان" اور "میاں بیوی اور وہ" اس کے علاوہ انجمن اسکول مہسلہ میں ڈراما "سکنڈ ہینڈ کورٹ" اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادیمی کی جانب سے ناگپور میں منعقد ڈراموں کے مقابلے میں "عجب تیری سرکار" اور "کب ہوں گے کامیاب" ڈرامے پیش کیے گئے۔ ڈراما "عجب تیری سرکار" کو بہترین ڈراموں کا دوسرا انعام اور بہترین ہدایت کار اور اداکاری کا بھی ایوارڈ ملا۔
فرحت بیگم۔ مہسلہ۔ رائے گڑھ

چار ۹۴۴ ہونہار ترین طلباء طالبات کو شیروانی انعام وایوارڈ

ضلع مراد آباد کے چھ اداروں میں اعلیٰ ترین پوزیشن حاصل کر کے

شیر وانی انعام جیتنے والے چھتیس ہونہار ترین طلباء رطالبات اور اپنے اپنے مضمونوں میں نتیجے بہتر کر کے شیر وانی ایوارڈ حاصل کرنے والے پینتالیس لائق و محنتی ٹیچرز (بشمول دو پرنسپل) کے نام جن کے لئے الحاجہ بیگم تارا رشید شیر وانی صاحبہ (چیئرمین بھارت سیوا ٹرسٹ، چیئرمین جیپ انڈسٹریل سنڈیکٹ لمٹیڈ اور چیئرمین ایمرئیس شیر وانی شوگر سنڈیکٹ لمٹیڈ) کی طرف سے دلی مبارکباد کے ساتھ انعام ر ایوارڈ بھیجے گئے۔ عبد السلام مسلم گرلز کالج، مسلمہ گرلز ہائر سیکنڈری اسکول۔ بنات القریش کالج۔ ہیوسٹ مسلم کالج ۔ انصاری کالج۔ عباس ہائر سیکنڈری اسکول کے طلباء و طالبات اور پرنسپل صاحبان کو انعام وایوارڈ دیئے گئے۔

انجمن اسلام جنجیرہ اسکول گونڈ گھر
تقسیم اسناد و گیدرنگ پروگرام

گونڈ گھر اسکول نے اپنی سلور جوبلی سال کے موقع پر مورخہ ۱۴، ۱۵ دسمبر ۹۸ء کو تقسیم اسناد و گیدرنگ کا پروگرام منعقد کیا۔ اس جلسہ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام (صدر انجمن) تھے۔ مہمان خصوصی جناب عبدالستار انتولے (صدر رائے گڑھ ضلع پریشد) اور جناب مشتاق داؤد درجی (جنرل سکریٹری انجمن) نے شرکت کی۔

ہیڈ ماسٹر انور خان صاحب نے اسکول کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اسکول کے گیدرنگ سکریٹری پسوارے ناظمہ عبدالحمید نے مہمانان کی گل پوشی کی۔ مہمان خصوصی جناب عبدالستار انتولے نے اپنے زرین خیالات سے حاضرین اور طلباء کو روشناس کرایا۔ صدر انجمن جناب غلام محمد پیش امام نے نونہالان قوم کو تعلیم کے متعلق روشناس کیا خاص کر خواتین سے مودبانہ التماس کی کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم پر زیادہ زور دینے کی کوشش کریں۔

رم جھم بارش ہونے کے باوجود خواتین و حضرات اپنی نشست پر قائم رہے۔ مہمان خصوصی اور صدر انجمن کے ہاتھوں بچوں کو سند اور شیلڈ تقسیم کئے گئے۔ امسال بنت انجمن پسوارے ناظمہ عبدالحمید اور ابن انجمن پٹھان عابد احمد کو اس اعزاز سے نوازا گیا۔ اس دو دن کے پروگرام کو کامیاب کرنے میں گاؤں کے معزز حضرات پیش پیش تھے۔ شاہین کلب کے نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ طلباء و طالبات نے اپنے پروگرام بڑے اچھے انداز میں پیش کئے ۔ خواتین و حضرات پروگرام کو دیکھ کر لطف اندوز ہوئے۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ آخر میں جناب خان یعقوب محمود نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

آئی وائی سولکر

دسمبر ۹۸ء کے شمارے میں جناب آئی وائی سولکر صاحب کا مضمون شائع ہوا تھا جس میں ان کی تصویر کی جگہ دوسرے شخص کی تصویر چسپاں ہوگئی۔ آئی وائی سولکر صاحب کی تصویر یہ ہے۔ قارئین نوٹ فرمالیں۔ ادارہ

امرتیہ سین انعامی رقم سے خیراتی ٹرسٹ بنائیں گے

نوبل انعام یافتہ امرتیہ سین نے اعلان کیا کہ وہ رائل سوئیڈش اکیڈمی سے حاصل کی جانے والی انعامی رقم

سے ہندوستان اور بنگلہ دیش میں تعلیم اور صحت کے لئے ایک خیراتی ٹرسٹ قائم کریں گے۔ حکومت مغربی بنگال اور کلکتہ کا اپوزیشن کی طرف سے شہری استقبالیہ کی ایک تقریب میں پروفیسر سین نے کہا کہ تیسری دنیا کے ملکوں میں ترقی کے لئے تعلیم اور صحت پر ہمیشہ انہوں نے کہا کہ وہ اس ٹرسٹ کا نام شانتی نکیتن کے اپنے گھر "پرتیچی" کے نام پر رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی کوشش کافی نہیں ہوگی پھر بھی وہ چاہتے ہیں کہ انعامی رقم اس مد میں صرف ہو۔ ان کی انعامی رقم زائد از چار کروڑ روپے ہے۔

شکیل شاہجہاں کے ڈرامے کو دوسرا انعام

ناگپور ۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے زیر اہتمام ناگپور میں منعقد اردو یک بابی ڈراموں کے مقابلے میں شکیل شاہ جہاں کا ڈراما "عجب تیری سرکار" کو بہترین ڈرامے کا دوسرا انعام اور بہترین ہدایت کاری کا اول انعام ملا۔ اس کے علاوہ سرمہ والا کے کردار میں شہباس لنڈے رہے اور بھارت ماتا کے کردار میں جو تسنا پاٹل کو بہترین اداکاری کا دوسرا انعام ملا۔ ڈراما عجب تیری سرکار شکیل شاہ جہاں کی کتاب "جھوٹا سچ" میں شامل ہے۔

فرحت بیگم۔ مہسلہ۔ رائے گڑھ

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول (برائے طالبات) کی کامیابی

۶ر دسمبر ۹۸ء اتوار کو سٹیزن رائٹرس فورم اور اردو لٹریری فورم کے زیر اہتمام تقریری مقابلے اور تقسیم انعامات و اسناد منعقد کیا گیا۔ ایس ایس سی کے بہترین نتائج کی بناء پر اسکول کو "شبلی ٹرافی" عطا کی گئی۔ ایس ایس سی میں امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ تقریری مقابلوں میں ممبرا کوسہ کی اردو میڈیم کی طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ اس مقابلے میں نسیم دوست محمد نے انعام حاصل کیا۔ تحریری مقابلے میں خدیجہ دستگیر عالم کو اول انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔ نیز خوشخطی کے مقابلے میں خورشید عبدالمیاں بھاٹکر کو انعام سے نوازا گیا۔

۱۳ر دسمبر ۹۸ء اتوار نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے تقریری اور دیگر مقابلے منعقد کئے گئے۔ انصاری رضوانہ لئیق احمد کو ایس ایس سی نتائج کی بنیاد پر امسال بہترین اردو ٹیچر کے اعزاز سے نوازا گیا۔

تبسم ساونت M.Sc

موضع راجے واڑی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کی رہنے والی ۲۲ سالہ دوشیزہ تبسم بنت عبدالحمید ساونت نے امسال پونہ یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویشن کیا اور مضمون Entomology میں ایم ایس سی کی

سند درجہ اول میں حاصل کی۔ ۱۹۹۱ء میں ایس پی ایم ہائی اسکول راجے واڑی سے جب آپ نے S S C کا امتحان پاس کیا تھا تو آپ کو ۷۵ فیصد نمبر حاصل تھے۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کالج مہاڈ سے آپ نے HSC پاس کیا اور وہیں سے ۱۹۹۶ء میں آپ نے Zoology میں B Sc کی سند حاصل کی۔ آپ اردو، ہندی، مراٹھی اور انگلش چاروں زبانوں میں مہارت رکھتی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کے اعزاز میں

مشہور شاعر مصروف ادیب و نقاد اور نامور صحافی ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر جو علاقہ وودربھ کے میدانوں میں اپنی ادبی فتوحات کے جھنڈے لہرانے کے بعد کوکن کے سبزہ زاروں میں اپنی فکر تازہ کے گلہائے رنگارنگ کھلا رہے ہیں حال ہی میں بارسی ناکلی تشریف لے گئے تو ان کی آمد کو یادگار بنا دینے کے لیے ڈاکٹر محبوب راہی کے دولت کدے پر ایک پُر وقار شعری نشست وودربھ کے معتبر صاحب طرز شاعر جناب جہانگیر خاں جوہر پاتوری کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوئی۔ ڈاکٹر محبوب راہی نے اپنے استقبالیہ کلمات کے وسیلے سے ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کی مختلف الجہات اعلیٰ، ادبی خدمات پر روشنی ڈالی۔ بالخصوص ان کے ہفتہ وار "وودربھ نامہ" جو وودربھ کی صحافی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے پر تفصیل سے گفتگو کی۔ صدر جلسہ جہانگیر جوہر کی تخلیقی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ان کے شعری مجموعے "حسن تخیل" کی اشاعت کے لیے پیشگی مبارکباد دی جس کی طباعت واشاعت کے لیے حال ہی میں مہاراشٹر اردو اکادمی نے دس ہزار روپے کی خطیر رقم سے انھیں نوازا ہے اس کے بعد قاضی رؤف انجم، انور نشتر اکولوی، شمشیر الحق تبریز، ڈاکٹر محبوب راہی، مہمان اعزازی ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر اور صدر جلسہ جہانگیر جوہر صاحب نے اپنی شعری تخلیقات پیش کی۔ شمشیر الحق تبریز نے نظامت کے فرائض احسن طریقے سے انجام دیئے۔

مجاہد الاسلام خاں بارسی ناکلی (اکولہ)

ربّانہ عبدالغنی جوانے کی شاندار کامیابی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے ضلعی سطح پر تعلیمی مقابلے کا انعقاد گذشتہ دنوں رائے گڑھ اور رتناگری میں کیا گیا۔ رائے گڑھ ضلعی سطح کے مقابلے میں انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج مہسلہ رائے گڑھ کی طالبہ ربّانہ عبدالغنی جوانے نے جنرل نالج کے مقابلے میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ بعد میں دونوں ضلع سے اوّل آنے والے طلبہ کا فائنل مقابلہ ممبئی میں ہوا جس میں ربّانہ نے اوّل مقام حاصل کیا۔ اس کے علاوہ بہترین تعلیمی و ثقافتی کارکردگی کی بنیاد

پر اسسال اسکول کی جانب سے ریحانہ عبدالغنی جوانے کو "بنت انجمن" (بیسٹ اسٹوڈنٹ) کے خطاب سے نوازا گیا۔

شکیل شاہ جہاں

دی این کالج۔ ضلع رائے گڑھ

واگھورے اردو ہائی اسکول میں سرپرست واساتذہ تنظیم کی میٹنگ

۱۸ر دسمبر ۹۸ء کو ڈاکٹر ایم۔ کیو۔ دلوی واگھورے اردو ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر ولیلے صاحب کی صدارت میں سرپرست و اساتذہ تنظیم کی میٹنگ منعقد کی گئی جس میں شیخ عثمان بغدادی (ریٹائرڈ سیل ٹیکس انسپکٹر) نمائندہ جماعت ہشتم کی روح پرور تلاوت کلام پاک سے میٹنگ کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں ششماہی امتحان کا نتیجہ سند شہور پر لایا گیا۔ خاتون نمائندہ فاطمہ عمر شونکر (نمائندہ جماعت نہم) نے طلباء کے ذوق مقابلہ کو پروان چڑھانے اور تعلیمی ترقی کے لائحہ عمل پر زور دیا۔ اس ضمن میں ساجدہ میڈم (کلرک اسکول ہذا) کی تجاویز و آراء کو بھی سراہا گیا۔ ادارہ کے منتظمین کی ایماء پر ہشتم، نہم، دہم جماعت کی کوچنگ کلاس کا اجراء ہوا۔ جس میں بالترتیب سید سر، الطاف سر اور نثار سر پر ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ سرپرست و اساتذہ تنظیم کی اس میٹنگ میں ارکان کی حاضری ۹۰٪ تھی جو تعلیمی بیداری کا بین ثبوت ہے۔ نیز جناب ولیلے صاحب کے رسم شکریہ کے ساتھ میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔

(انچارج شعبہ نشر واشاعت جاوید اختر)

اچلکرنجی میں جلسہ تہنیت

اچلکرنجی ۔ شیواجی یونیورسٹی کولہاپور نے "سرشار کے معاصرین اور اُن کا ثقافتی ورثہ" پر پروفیسر غلام دستگیر شیخ کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کرنے کی خوشی میں نیشنل ہائی اسکول و جونیئر کالج اچلکرنجی کے اساتذہ نے عبدالحیوم جاگردار۔ پرنسپل نیشنل ہائی اسکول و جونیئر کالج اچلکرنجی کے ہاتھوں پروفیسر غلام دستگیر شیخ کی گلپوشی کی۔

اس کے بعد منصور علی چکلی سر اور سراج مومن سر نے اپنے خیالات کا اظہار کئے۔ رخسانہ بارگیر آپا نے تمام کا شکریہ ادا کیا اور جلسے کا اختتام ہوا۔

عطاء الرحمٰن نے استعفیٰ دیا!

کوکن بھون نئی ممبئی سے نومبر ۱۹۹۲ء میں ضلع پریشد اردو اسکول سالاؤ تعلقہ مروڈ جنجیرہ میں عطاء الرحمٰن کا تقرر کیا گیا تھا۔ آپ نے ساڑھے تین سال اس اسکول میں نمایاں طور پر اپنا کام انجام دیا۔ دوران تدریس آپ نے وسنت راؤ نائیک کالج مروڈ جنجیرہ سے اردو، ہندی سے بی۔اے (گریجویشن) کیا۔ بعد میں آپ کا تبادلہ مانڈلہ۔ بورلی اسکول پر کیا گیا۔ جہاں پر آپ نے دو سال تک ملازمت کی۔ جون ۱۹۹۸ء کو آپ کی درخواست پر C O نے آپ کا تبادلہ پنویل تعلقہ میں تلوجہ اردو اسکول میں کیا۔ اس کے بعد نومبر میں آپ کا گریجویٹ ٹیچر کی حیثیت سے پروموشن مروڈ جنجیرہ کیا گیا۔ لیکن آپ نے پروموشن لینے سے صرف اس لئے انکار کر دیا کہ آپ کی فیملی گوونڈی ممبئی میں قیام پذیر ہیں۔ دسمبر ۹۸ء کو ممبئی

میونسپل کارپوریشن میں آپ کا تقرر ہو جانے سے آپ نے اپنا استعفیٰ علی باغ C O کو پیش کر دیا۔
عرفان بیلوسکر کو سہ ممبرا

پونہ میں اردو اکیڈمی کا کامیاب ترین سیمینار

پونہ میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام اور حاجی غلام محمد اعظم ٹرسٹ کے تعاون سے ایک عظیم الشان سیمینار اعظم کیمپس میں منعقد ہوا۔ موضوع تھا "جنگ آزادی میں اردو زبان کا حصہ" رسم شمع فروزاں ڈاکٹر سیفی سرونجی مدیر "انتساب" نے ادا فرمائی۔ افتتاح جناب منور پیر بھائی نے کیا۔ مہمانِ خصوصی جناب پی۔اے۔انعامدار تھے صدارت کے فرائض ڈاکٹر محبوب راہی نے ادا کیے۔ اکیڈمی کے رکن اور مشہور افسانہ نگار جناب قاضی مشتاق احمد نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے جنگ آزادی میں اردو زبان کے تاریخی رول کا نہایت تفصیل سے تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر محبوب راہی نے خصوصاً شعراء کی کاوشوں کا تذکرہ کیا۔
ڈاکٹر حفیظ صدیقی، جناب شمشیر الحق، جناب مشتاق مدنی، شبانہ اسمعیل اور فریدہ شیخ نے جنگ آزادی میں شعراء۔ ادباء۔ صحافیوں۔ حکیموں کی خدمات پر مقالات پڑھے۔ نذیر فتح پوری۔ امین فریں اور سطوت عظمیٰ اقبال نے نظمیں پڑھیں۔ مہمان خصوصی اور جناب صدر کی تقاریر کے بعد مشہور غزل سنگر انور قریشی نے اپنے مخصوص انداز میں غزلیں پیش کیں۔ اس تقریب کا افتتاح محترمہ عابدہ انعامدار نے کیا۔ اس کامیاب ترین پروگرام میں سامعین بڑی تعداد میں شریک تھے۔

ادبی نشست

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کے زیر اہتمام محترم افضل قمرالدین آغا صاحب کی کفالت سے ۸ر دسمبر ۱۹۹۸ء شب ۱۰ بجے پیٹھ محلّہ میں ادبی نشست کا آغاز ہوا جس کی صدارت جلال ابراہیم قادری جلالؔ صاحب نے فرمائی۔ نعیم الدین نعیمؔ، حفظ الرحمٰن حافظ، انصاری ریاض انجم، راز شیگھروی سیف اللہ سیف، جلال قادری، صبا شیخانی اور جلال ابراہیم قادری جلالؔ صاحب نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا حصہ ثانی میں اقبال مرزا، اسمٰعیل بودلے، انور خان، بشیر پنگار کر، ماجد خطیب، شکیل کزو، عبدالمجید سونڈے، محبوب سورتی اور سلطان عارف نے پسندیدہ کلام سے سماں باندھ دیا۔ نشست کی نظامت صدر انجمن فروغ ادب جنجیرہ نے فرمائی۔

بحرین میں افطار پارٹی

مہاراشٹرا سنسکرتک منڈل بحرین کے ہال میں چند مخیّر حضرات کے تعاون سے اور مہاراشٹر منڈل کے اشتراک سے ۲۵ر دسمبر ۹۸ء مطابق (۷ر رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ) بروز جمعہ کی شام ایک شاندار افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ ننھی منی سارا پاٹنکر نے تلاوت کلام مجید سے افطار سے قبل جلسہ کا آغاز کیا، جناب صادق پاوسکر نے اغراض و مقاصد پیش کیے، بحرین کے مشہور عالمِ دین شیخ احمد خان نے اس جلسہ میں خصوصی شرکت فرمائی اور عبادت، روزہ پر تقریر کی اور اس تقریب کو سراہا۔
مولانا شیخ احمد خان صاحب نے دین و دنیاوی سوالوں پر مبنی ایک چھوٹا سا Quiz Programe کا بھی انعقاد کیا اور جواب دینے والوں کو انعامات سے نوازا گیا۔
اس تقریب میں مہاراشٹر کے ہندو

بھائی بھی شریک تھے ۔ آخر میں مہاراشٹرا منڈل کے صدر محترم پرکاش پاٹل نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا اور رمضان میں افطار پارٹی کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا اور جناب قاسم پاٹنکر صاحب کو اس شاندار تقریب کی کامیابی پر مبارک باد دی ۔ جناب صادق پاوسکر نے شکریہ ادا کیا۔

لاٹون میں سر پرست اساتذہ کا اجلاس

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگیری میں ۳۱، دسمبر ۱۹۹۸ء کو سر پرست ۔ اساتذہ کے عمومی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ صدارت اسکول ہذا کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب نے کی اجلاس میں کمیٹی کے عہدیداران کے علاوہ خصوصی طور پر جماعت دہم کے طلبہ کے سر پرست حضرات کو مدعو کیا گیا تھا۔ جن کی شرکت سے یہ اجلاس بہت ہی کامیاب ثابت ہوا۔ قرب و جوار کے تمام سر پرست حضرات نے شرکت کیں ۔ صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غائط پیش کیں۔ اس جماعت دہم کے طلبہ کا رزلٹ اور تعلیمی ترقی کے لئے اہم نکات پر بحث ہوئی۔ سر پرست حضرات نے مختلف اقدامات پیش کیں۔ ان تمام اُمور پر بحث و مباحثہ ہوا۔ اساتذہ اکرام نے بھی طلبہ کی بہتر کارکردگی کیلئے اہم نکات پیش کئے گئے۔ سر پرستوں کی یقین دہانی کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

ڈاکٹر نائیک کو عالمی اعزاز

ماہنامہ نقش کوکن کے مدیر اعلیٰ اور نفسیات کے ماہر معالج ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کو جوانڈین کونسل آف مینٹل ہیلتھ کے صدر بھی ہیں ان کی ادویات انسانیت کے لئے بیش بہا خدمات کی قدر کرتے ہوئے انٹرنیشنل بایو گرافیکل سینٹر کیمبرج انگلینڈ نے انہیں انٹرنیشنل مین آف دی ایئر ۹۹-۹۸ء International Man of the Year 1998-99 کے اعزاز سے نوازا ہے ۔ ڈاکٹر نائیک صاحب ستمبر ۹۸ء میں کوچین میں منعقدہ عالمی تین روزہ کانفرنس Alzheimer's Disease International میں بھی شریک تھے۔ دیگر قابل ذکر امر یہ ہے کہ International Directory of Distinquished Leadership کے آٹھویں ایڈیشن میں ان کا نام، ان کی انسانیت نوازی اور سماجی بہبود کے کام میں بے لوث خدمات کے لئے شامل اشاعت ہے۔

سالانہ سوشل گیدرنگ جلسہ تقسیم اسناد

انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچرل ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج آف سائنس مروڈ جنجیرہ کی سالانہ سوشل گیدرنگ ۹ اور ۱۰ دسمبر ۱۹۹۸ء کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئی۔ صبح ۹ بجے ہاؤس کرافٹ رنگولی اور سائنس نمائش کا افتتاح نائب صدر انجمن سلیم محمد داماد صاحب، اسکول کمیٹی کے چیرمین اسلم اسمٰعیل خانزادہ صاحب اور دیگر عمائدین مروڈ کی موجودگی میں مدرسہ ہذا کے سب سے کم عمر طالب توصیف محبوب نگرالیہ کے ہاتھوں ہوا۔ شب نو بجے ترانۂ انجمن سے تفریحی پروگرام کا آغاز ہوا جس میں فینسی ڈریس مکرریز مزاحیہ مشاعرہ ڈرامے پیش کئے گئے

انجمن اسلام جنجیرہ کے ماتحت جاری
رسری کے ننھے منے طلبہ و طالبات
نے ایکشن سانگ اور رقص کے
ریعے ناظرین کا دل موہ لیا۔
ا/دسمبر ۱۹۹۸ء دوپہر ڈھائی بجے
جلسۂ تقسیم اسناد و محترم غلام محمد پیش
امام (صدر انجمن اسلام جنجیرہ) کی زیر
صدارت منعقد ہوا۔ محترم ڈاکٹر محمد
سحاق جمخانہ والا (سابق وزیر مہاراشٹر)
ور محترم ظفر اقبال (آئی اے ایس گولڈ
میڈلسٹ) بحیثیت مہمانِ خصوصی
جلوہ افروز تھے۔ محترم علی ایم شمسی، محمد
علی سرکھوت، محترمہ نسرین ابراہیم
کھلے، مشتاق احمد داؤد درزی (سکریٹری
انجمن اسلام جنجیرہ) اعزازی مہمانان
میں شامل تھے۔ سہیل سعید قادری
نے تلاوت فرمائی۔ سمیر احمد گزگے
نعت رسولؐ پیش کی۔ طالبات نے ترانۂ
انجمن اور استقبالیہ گیت پیش کرنے
کے بعد چیرمین اسکول کمیٹی اسلم
خانزادہ صاحب نے حاضرین کا
خیر مقدم کیا اور مدرسہ کی سالانہ روداد
پیش کی۔ معاون معلم شکیل علی کڑو
صاحب نے مہمانان کا تعارف کرایا۔
مہمانان کی خدمت میں شال اور
گلہائے عقیدت پرنسپل صاحب نے
پیش کیئے۔ بعد ازاں نمایاں کارکردگی

انجام دینے والے طلباء و طالبات کو
مہمانان کے ہاتھوں اسناد و انعامات سے
نوازا گیا جو درج ذیل ہیں۔

انڈیویجول چیمپین شپ۔ جونیر بوائز۔
کاروباری راحیل عبداللہ۔ ہفتم اے۔
گرین ہاؤس

انڈیویجول چیمپین شپ۔ جونیر گرلس۔
کڑو میناز عبدالقادر۔ ششم اے۔ ریڈ ہاؤس

انڈیویجول چیمپین شپ۔ سینئر بوائز۔
قادری سہیل انیس۔ یازدہم۔ بلیو ہاؤس

انڈیویجول چیمپین شپ۔ سینئر گرلس۔
قادری ترنم انیس۔ یازدہم۔ بلیو ہاؤس

جنرل چیمپین شپ بوائز بلیو ہاؤس
گرلس ریڈ ہاؤس

پنجم تا دوازدہم کے تمام طلباء و طالبات
میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل
کر کے سالانہ امتحان ۱۹۹۸ء میں اول
دوم سوم آنے والے طلباء و طالبات

پنجم جماعت ندا سجاد پیش امام 89 57%
ہفتم جماعت اخلاص محمد شفیع گدوال 88 42%
ہشتم جماعت اطہر اختر سید 85 71%

ہمہ جہت کارکردگی کو مد نظر رکھتے
ہوئے دیئے جانے والے انعامات ابن
انجمن اور بنت انجمن کا اعزاز پانے
والے طالب علم و طالبہ۔

ابن انجمن۔ دلوی عاصر فاروق
بنتِ انجمن۔ شبنم سعد اللہ عارف

بمبئی یونیورسٹی میں بی اے کے امتحان
میں میرٹ لسٹ میں آنے والی سابق
طالبہ نسرین ابراہیم کھلے کو بھی مدرسہ
ہذا کی جانب سے اعزاز بخشا گیا۔
بعد ازاں مہمان خصوصی ظفر اقبال
صاحب نے اپنی سوانح عمری پیش کرتے
ہوئے بتایا کہ آئی اے ایس امتحان پاس
کرنے کے لئے عزم، جدوجہد نہایت
ضروری ہے بی اے میں ناکامی نے
میرے ارادوں کو مستحکم کیا اور مقصد کو
پانے میں معاون ثابت ہوئی اس کے
بعد ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا صاحب
نے حالات حاضرہ کا جائزہ لیتے ہوئے
منتظمہ، سرپرست، اساتذہ اور طلباء و
طالبات کی رہنمائی کی۔ صدر جلسہ غلام
محمد پیش امام صاحب نے سرپرست
خواتین و حضرات کی عدم موجودگی پر
تشویش ظاہر کی۔ آخر میں نعیم ... کے
شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔
شب ۹ بجے تفریحی پروگرام میں ڈرامے
، گروپ ڈانس پیش کئے گئے۔ ۱۱/۱۰ دسمبر
۹۸ء بروز جمعہ مستورات کے لئے
نمائش گاہ کھلی رکھی گئی۔

عام معلومات کی کتاب

آج کے دور میں عام معلومات
(جنرل نالج) کے حصول کے مقصد

کے تحت اردو میں سال ۱۹۹۹ء کی جنرل نالج کی کتاب شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کو مسٹر ایم اے حمید ڈائرکٹر محمڈن انسٹی ٹیوٹ آف جنرل اسٹڈیز نے مرتب کیا ہے، جس میں عام معلومات کے علاوہ آبجیکٹیو ٹائپ کے ایک ہزار سوالات مع جوابات شامل ہیں۔ جو مسابقتی امتحانات کیلئے بے حد مفید ثابت ہوگی۔ بذریعہ ڈاک حاصل کرنے کیلئے جلوخانہ کامپلیکس، لارڈ بازار حیدر آباد ۵۰۰۰۰۲ کے پتہ پر مراسلت کریں۔

ناظم۔ ایجوکیشنل اکیڈمی حیدر آباد

یونس اگاسکر کی تازہ تصنیف "فکر و فن اور فکشن"

ڈاکٹر یونس اگاسکر کی تنقیدی تحریروں کا نیا مجموعہ "فکر و فن اور فکشن" منظر عام پر آچکا ہے۔ کوکن اردو رائٹرز گلڈ، ممبئی کے زیر اہتمام شائع ہونے والی اس کتاب میں نظیر و غالب، حالی و نذیر احمد کے علاوہ پریم چند، بیدی، کرشن چندر اور مشتاق احمد یوسفی کے فکر و فن یا فکشن پر اہم تنقیدی مقالات شامل ہیں۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر کی یہ آٹھویں کتاب ہے۔

نوبل انعام یافتہ امرتیہ سین کو بھارت رتن ایوارڈ

نوبل انعام یافتہ امرتیہ سین کو ملک کا سب سے بڑا ایوارڈ بھارت رتن دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

یہ فیصلہ وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے کیا۔ مسٹر امرتیہ سین کو اقتصادیات میں ۱۹۹۸ء کا نوبل انعام دیا گیا تھا۔

مدر ٹریسا دیگر انعام یافتہ میں ہیں جنہیں بھارت رتن دیا گیا تھا۔ میزائل سائنس داں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ایک اور غیر سیاسی شخصیت ہیں جنہیں بھارت رتن دیا گیا ہے۔

۶۴ سالہ ڈاکٹر سین نوبل انعام حاصل کرنے والے چھٹے ہندوستانی ہیں۔ وہ پہلے ہندوستانی ہیں جنہوں نے اقتصادیات کے میدان میں اپنی گراں قدر خدمات کے لئے یہ انعام حاصل کیا ہے۔

وقار احمد ایم بی بی ایس کی میرٹ لسٹ میں

وقار احمد نصیر احمد انصاری نے اکتوبر ۹۸ء ایم بی بی ایس کے فائنل امتحان میں شاندار کامیابی کے ساتھ میرٹ لسٹ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ میرٹ لسٹ کے کل طلباء کی تعداد سات ہے۔ انصاری وقار احمد کو بمبئی یونیورسٹی کے تمام ڈاکٹری کے طلباء میں سرجری میں سب سے زیادہ نمبرات ۳۰۲ حاصل ہوئے ہیں۔

انصاری وقار احمد مدنپورہ ممبئی کے ایک متوسط آمدنی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولانا آزاد ہائی اسکول مومن پورہ سے ایس ایس سی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد کے سی کالج سے بارہویں سائنس میں کامیابی حاصل کی۔ محفوظ کوٹے میں گرانٹ میڈیکل کالج (جے جے اسپتال) میں داخلہ حاصل کیا۔ یہ پچھلی کئی دہائیوں میں پہلا اردو میڈیم کا طالب علم ہے جس نے ایم بی بی ایس کی میرٹ لسٹ میں اپنی جگہ بنائی ہے۔

ایم بی بی ایس کے اس فائنل امتحان میں کل چودہ سو طلباء نے شرکت کی تھی۔ نتیجہ ۸۰ فیصد رہا۔ کامیاب ہونے والے طلباء میں مسلم طلباء کی تعداد گیارہ ہے۔

عید مبارک پر اظہار تشکر

جن کرم فرماؤں نے ادارہ نقش کوکن کو مدیرینوں اور خطوط عید کی پر خلوص مبارکباد پیش کی ہے ادارہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ ادارہ نقش کوکن

اا ویں بومبے بک فیئر کے دوران ایک سیمینار میں بومبے بک سیلرس اینڈ پبلشرس ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری جناب علی قاضی صاحب "مطالعہ اور کتابوں کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ تصویر میں نظر آنے والے دائیں سے بائیں۔ رزاق بجلی والا (ایسوسی ایشن کے صدر)، پروفیسر وجیاراج ھس (پروفیسر لائبریری سائنس اور چیف لائبریرین بمبئی یونیورسٹی) اور جناب کے۔ایم۔ شچل (ڈائرکٹر آف لائبریریز، مہاراشٹر)

اا واں بومبے بک فیئر

رپورٹ۔ مورخہ ۲۷ نومبر سے ۶/دسمبر ۱۹۹۸ء تک ڈاکٹر انٹونیو ڈسلوا ہائی اسکول گراونڈ (دادر ممبئی) پر اا ویں بک فیئر کا اہتمام بومبے بک سیلرس اینڈ پبلشرس ایسوسی ایشن نے کیا تھا۔ اس کا افتتاح ڈائرکٹر آف لائبریریز مہاراشٹر جناب کے۔ ایم۔ شچل کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس نمائش میں انگریزی، مراٹھی، ہندی اور گجراتی زبانوں میں ۲ لاکھ سے زائد کتابیں رکھی گئی تھیں۔ عوام، طلباء اور اساتذہ کے علاوہ جناب گلزار، ڈاکٹر اننت پٹے، شوبھاڈے، ایم۔ وی کامت، ٹی وی اسٹار سنجیو کپور، اے این شانبھاگ اور وجے ٹینڈولکر نے الگ الگ دنوں منعقد شدہ سیمینار میں حصہ لیا۔

طبیہ کالج میں ایک ماہ کا پروگرام

انجمن اسلام طبیہ کالج و اسپتال، ناگپاڑہ ممبئی ۸ شعبہ معالجات میں ۲۳ نومبر سے ۲۲ دسمبر تک ایک ماہ کا پروگرام منعقد کیا گیا۔

اس پروگرام میں شرکت کے لئے اطباء کی کثیر تعداد، یوپی، دہلی، حیدر آباد، ناگپور، مالیگاؤں، ناندیڑ اور شہر ممبئی کے متعدد حضرات نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں لکچر دینے کے لئے علی گڈھ مسلم یونیورسٹی سے پروفیسر حکیم سید مودود اشرف اور ڈین فیکلٹی آف یونانی میڈیسین پروفیسر، حکیم نعیم احمد خان اور طبیبہ نجم سلطانہ۔ حکیم فرید الدین صاحب، ریڈر شعبہ معالجات و نسواں اطفال، نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد سے تشریف لائے۔

شہر ممبئی سے حکیم فیاض احمد اصلاحی، کالج کے پروفیسر حضرات نیز شہر ممبئی کے مختلف ماہرینِ امراض نے پروگرام میں حصہ لیا۔ ۲۲ دسمبر ۹۸ء کو ایک جلسۂ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی صدر انجمن اسلام جناب ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا صاحب اور صدارت ڈاکٹر ظہیر قاضی صاحب نے فرمائی۔

وائس پرنسپل بدرالسلام عثمانی صاحب نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ پرنسپل شیخ محمد آرشد صاحب نے پروگرام کی غرض و غایت بیان کی۔ اور حکومت

ہند کا شکریہ ادا کیا، بعد ازاں گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔ چیرمین طبیہ کالج ڈاکٹر ظہیر قاضی صاحب نے اطباء و طلباء سے خطاب کیا۔ بعد ازاں صدر انجمن نے اساتذہ اور طلباء کو اس پروگرام کے منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔ اور طب یونانی میں ریسرچ و تحقیق پر زور دیا۔ نیز نظم و ضبط و حسن اخلاق کی پابندی کی تاکید فرمائی۔ بعد ازاں صدر انجمن اسلام کے ہاتھوں شرکاء کو اسناد تقسیم کی گئی۔ حکیم معین الدین اصلاحی کی رسم شکریہ پر تقریب کا اختتام ہوا۔

ہرنئی میں عرس

ہر سال کے مطابق امسال بھی ۶ر دسمبر ۹۸ء کو ہرنئی بازار محلے میں عرس کے موقع پر قوالی کا پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ قوالی کا پروگرام جناب نثار قادر میاں پٹنکر نے بڑی محنت سے کروایا اور یہ بہترین طریقہ سے انجام پایا اس موقع پر ہوم منسٹر شری گجانن کرتیکر (مہاراشٹر حکومت) شری سوریہ کانت دلوی ایم ایل اے (داپولی منڈن گڈھ) اور شاہ بھورمل جیولرس (ڈونگری ممبئی ۹) کے مالک شری پارس مل بھورمل اور محلے کی اہم شخصیات اور دیگر معزز حضرات حاضر تھے۔

محمد ایوب بلوچ کو مبارکباد

۹۹ء اور ۱۹۹۷ء میں ویرار نگر پریشد کا الیکشن ہوا تھا۔ جس میں ویرار کی ہر دلعزیز ہستی جواں سال جناب محمد ایوب رمضان بلوچ نے وسئی وکاس منڈل V V سے کامیابی حاصل کی ابتداء میں انھیں ویرار نگر پریشد نے ہیلتھ کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا تھا، فی الحال نائب صدر کے عہدے پر فائز ہیں اور ہیلتھ کمیٹی کے چیرمین بھی۔ آپ ویرار جامع مسجد کے خازن ٹرسٹی ہیں پچھلے دس سالوں سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ منشی نگر ضلع پریشد اردو اسکول کی نئی عمارت تعمیر کرنے میں آپ نے نمایاں رول ادا کیا ہے (جس کے لئے وسئی تعلقہ کے ایم ایل اے شری ہتیندر ٹھاکور صاحب نے ایک لاکھ اسی ہزار روپئے ایم ایل اے فنڈ سے عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔) جدید قبرستان کے لئے زمین خریدی گئی ہے بہت جلد یہ کام بھی پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ یہ تمام امور مقامی مسلم اور غیر مسلم ہمدردان کی جدوجہد اور کوششوں سے مکمل ہو رہے ہیں۔ اللہ کرے زور ترقی ہو زیادہ۔ ہم محمد ایوب بلوچ اور ایڈوکیٹ پی سی سولنکی صاحب کو صدر بلدیہ منتخب کئے جانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور عیدالفطر کی بھی مبارکباد آپ سبھوں کو۔ حلقۂ احباب

مسجد کا افتتاح

جاولا۔ تعلقہ داپولی، ضلع رتناگری ڈیڑھ سو سال سے مسلم بستی آباد ہے۔ ۵ر دسمبر بروز سنیچر ۱۹۹۸ء کو مسجد کا افتتاح ہوا۔ مسجد کی افتتاحی تقریب میں مدرسہ فیض القرآن کے مہتمم مولانا داؤد صاحب عبدالحمید کو دیئے۔ کالسۃ نے شرکت کی۔ مسجد کی امامت کے لئے حافظ رضوان حسن میاں مقدم ماندیولی کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(رپورٹ۔ احمد عمر مقدم۔ ماندیولی)

مدرسہ حلیمہ للبنات موربہ میں جدید داخلے جاری

علاقہ کوکن کی بنیادی و مرکزی لڑکیوں کی مشہور و معروف دینی و علمی و تربیتی درسگاہ مدرسہ حلیمہ للبنات موربہ میں جدید داخلے جاری ہیں۔ جہاں تقریباً ڈیڑھ سو طالبات کے عالمیت کی تعلیم و تربیت کا نیز علاقہ کے اعتبار سے قیام و طعام کا معقول انتظام ہے۔ نیز تعلیم کے ساتھ لڑکیوں کو ٹیلرنگ کورس و دیگر کورس بھی سکھائے جاتے ہیں۔ لہذا اپنے لڑکیوں کو اس مرکزی ادارہ میں داخل فرما کر ان کا دینی و دنیوی اعتبار سے مستقبل سنواریے۔

مدرسہ امسال انشاءاللہ عید الفطر کے بعد سے شروع ہو رہا ہے۔ مزید تفصیلات و معلومات حاصل کرنے کیلئے رابطہ قائم کریں۔

مولانا عبدالعزیز ابن عباس ندوی (بڑے) مہتمم مدرسہ حلیمہ للبنات۔ مقام پوسٹ موربہ۔ تعلقہ مانگاؤں۔ ضلع رائے گڈھ۔ پن کوڈ ۴۰۲۱۱۷ کوڈ نمبر ۰۲۱۴۰ فون مدرسہ ۶۴۴۴۰ فون رہائش ۶۴۴۵۹

بتقریب شادی خانہ آبادی

عالی جناب بزم کی رونق بڑھایئے\
دعوت قبول کیجئے تشریف لایئے\
عقد سعید عالیہ بیٹی کا ہوگا اب\
ریحان اے ای کے ہمراہ بفضل رب\
تاریخ چودہ فروری ننانوے کی ہے\
اتوار کا ہے دن یہی ساعت ہوئی ہے طے\
ہوگی نکاح خوانی نماز ظہر کے بعد\
شاکر منزل سوپارہ پتہ ہے یہ رکھئے یاد

میری دختر نیک اختر عالیہ کی شادی ۱۴ فروری ۹۹ء کو طے پائی ہے آپ کی شرکت باعث مسرت ہوگی۔

الداعی۔ شاکر سوپاروی معاون مدیر نقش کوکن بمبئی ۱۰

پتہ۔ ۳۵۸ شاکر منزل، واڑہ محلّہ۔ پوسٹ سوپارہ نالا سوپارہ ویسٹ ضلع تھانے ۴۰۱۲۰۳۔ فون نمبر STD (0250) 912400757 چشم براہ

بوئکے برادران سوپارہ

روشن مع الطاف موڈک

یوسف احمد ساونت کی بھتیجی روشن کی شادی الطاف عثمان موڈک کے ساتھ سینٹ جوزف ہال ڈونگری میں ۲۴ر فروری ۹۹ء کو بحسن و خوبی انجام پائی۔ ہم دولھا دولہن اور ان کے عزیز و اقارب کو پر خلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ یوسف احمد ساونت

کوکن بینک کے ڈائرکٹر اور معروف سماجی رہنماء پروفیسر اے۔ اے قاضی Prof A A Kazi اور انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج باندرہ کی

سابق پرنسپل محترمہ رشید قاضی صاحبہ کے فرزند عرفان کا عقد مسعود ڈاکٹر اسرا بنت محمد سلیم کے ساتھ ۲۴ جنوری ۱۹۹۹ء کی شام نور باغ ممبئی میں انعقاد پذیر ہوا۔ نکاح کے فوراً بعد رنگی برنگی قمقموں سے آراستہ لان میں حاضرین کے لئے طعام تناول کا بہترین انتظام تھا علمی وادبی اور تعلیمی دنیا کی کئی ممتاز ہستیاں اور قاضی صاحب کے رشتے داروں کی کثیر تعداد اس پروگرام میں شامل تھی۔

یعقوب راہی کی نئی تصنیف

درس و تدریس سے جڑے اردو مراٹھی دونوں زبانوں پر عبور رکھنے والے اور اپنے منفرد لب ولہجہ کے معروف شاعر جناب یعقوب راہی (متوطن سائی تعلقہ مان گاؤں ضلع رائے گڈھ) کی تازہ تصنیف مراٹھی کے منتخب نظموں کے تراجم پر مشتمل، دلت آواز، منظر عام پر آگئی ہے۔ راہی صاحب کی دیگر تصنیفات میں (۱) انحراف (۲) حرف فکر (۳) لمحہ لمحہ جاگی رات اور (۴) بات سے بات چلے نامی کتابیں شامل ہیں۔ ایڈ شاٹ پبلی کیشن ممبئی کے زیر اہتمام شائع شدہ اس کتاب کی قیمت ۲۰۰ روپے ہے۔

نئی ممبئی میں عید ملن

کاانوکھا پروگرام

۲۴ر جنوری ۹۹ء کی صبح ساڑھے آٹھ بجے سے مغرب تک عید ملن سماروہ کے عنوان سے ایک انوکھا اور قابل قدر پروگرام ڈی وائی پاٹل اسپورٹس اکاڈمی کے گراونڈ پر نیرول نئی ممبئی میں انعقاد پذیر ہوا جس میں ہر مذہب وملت کے لوگوں نے دل کھول کر حصہ لیا۔ خوشی کی اس تقریب میں نئی ممبئی کے شہری محکمہ پولیس روٹرین اینڈ لائسنس میونسپل کارپوریٹرس اور صحافی اساتذہ کرام اور ماہر تعلیم ڈاکٹرس وکلاء انجینئرس اور سرکاری ملازمین نیز کنٹراکٹر نمائندہ کھلاڑیوں نے جو ۸ اوروں کے کرکٹ میچ کے لئے ایک دوسرے کے مقابل تھے) حصہ لیا۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے ڈپٹی پولس کمشنر سنجیو گونار کرنے پرچم کشائی کی اور پولس کمشنر شری سدھاکر امبیڈکر نے مقابلے کے ڈرا نکالا، اور افتتاح فرمایا۔ خاص طور پر ان کا لہرایا ہوا بینر جس پر لکھا تھا سچن تینڈولکر، محمد اظہر الدین، نوجوت سنگھ سدھو اور ابھیہ کرو ولا، ان کھلاڑیوں کے ناموں کو کس حیثیت سے جانتے ہیں، ہندو مسلم سکھ عیسائی یا متحدہ ہندوستان۔ یہ بینر جو لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا اور اس سے شہہ پاکر جناب اقبال کوارے جو پروگرام کے چیف کو آرڈی نیٹر تھے بلکہ عید ملن کا یہ انوکھا پن دراصل ان کے ذہن و دماغ کی پیداوار ہے۔ آپ نے اس شعر کے ساتھ حاضرین کا استقبال فرمایا۔

تیرے میرے شیشے کے گھر میں بھی سوچوں تو بھی سوچ
پھر بھی کیوں ہے ہاتھ میں پتھر میں بھی سوچوں تو بھی سوچ

لنچ تک کھیلے گئے میچوں میں کوارٹر فائنل کے لئے ٹیمیں منتخب ہوئیں۔ اور لنچ کے بعد ٹھیک ڈھائی بجے سیمی فائنل مقابلے شروع ہوئے۔ ۴ بجے فائنل مقابلہ ہوا اور اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ جیتنے والوں کو دی گئی ٹرافیز اور انعامات نئی ممبئی، موٹر ٹریننگ اسکول کی جانب سے تھے۔

اس عید ملن سماروہ میں لوگوں کی

دلچسپی صبح سے شام برابر بنی رہی اور مغرب کے وقت عید ملن کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حاضرین کی شیر خورمہ سے تواضع کی گئی جس کا اہتمام لائن اقبال کوارے فیملی نے کیا تھا۔ نئی ممبئی کی میئر شریمتی وجیہ مہاترے صاحبہ اس پروگرام میں موجود رہی اور سٹیزن کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر دلیپ رانے نے رسم شکریہ ادا کی۔

امتیاز علی دوردرشن کے نئے اسسٹنٹ اسٹیشن ڈائریکٹر

دوردرشن کیندر ممبئی کے پروگرام ایگزیکٹیو محمد امتیاز علی کو ترقی دے کر اسسٹنٹ اسٹیشن ڈائریکٹر دوردرشن ممبئی بنادیا گیا ہے۔ امتیاز علی ۲۳ رسالہ ملازمت کے دوران ملک کے مختلف شہروں کے ٹی وی مراکز سے وابستہ رہے اور چند سال قبل حیدر آباد دوردرشن میں خدمات کے دوران انہیں ممبئی میں پروگرام ایگزیکٹیو ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز کیا گیا اور انھوں نے ممبئی دوردرشن کے اردو پروگراموں کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اہم رول ادا کیا اور اس سے زیادہ افراد کو جوڑنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

خدا نہ کرے

اس مہینہ کا نقش کوکن آخری شمارہ ہو۔ ماہنامہ نقش کوکن نے اردو زبان و ادب کی ۳۶ سال خدمت کی مگر اب مالی بحران کا بری طرح شکار ہوگیا ہے۔ طباعت کا بل ادا نہیں ہوپارہا ہے۔ ۱۰۰ روپئے سالانہ زر مبادلہ بھی ناکافی ہے قیمت بڑھائیں تو ڈر ہے کہ خریداروں کی تعداد گھٹ جائے گی۔ علاقائت کا لیبل لگاکر مشتہرین بھی اشتہار دینے سے جی چراتے ہیں اب نقش کوکن پبلیکشن ٹرسٹ کے ٹرسٹی اس فکر میں غلطاں ہیں کہ ماہنامہ جاری رکھیں یا بند کردیا جائے۔ اس صورت حال پر غور کرنے کی مہلت ملے اس لئے موجودہ پرچہ فروری ۱۹۹۹ء اور مارچ ۱۹۹۹ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ دعا کیجئے کہ یہ آخری شمارہ ثابت نہ ہو۔ اگر حالات سازگار ہوئے تو انشاء اللہ اپریل ۱۹۹۹ء کا شمارہ منظر عام پر آئے گا۔

ادارہ

نقش نواز

ماہنامہ "نقش کوکن" کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا۔ ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

ــــــــــ ادارہ

درونِ ہند

مسز تبسم عارف لوکھارے۔ چپلون
جناب احمد آئی واگلے۔ نیرول
جناب حسن میاں اے غفور فرفرے۔ دھامن دیوی
ایڈوکیٹ منیر احمد شیخ۔ ممبئی ۴۴
پرنسپل اے آئی جے ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف سائنس۔ مہسلہ
مدرسہ قاضی عالیہ۔ گریہ
رفیع الدین قاسم رومانی۔ کرلا
مس نجمہ اے حمید چاولہ۔ ہرنئی
عمر شیخ احمد بانگی۔ پونے
جناب ذاکر محمد حسین ٹھوکن۔ پندیری
جناب عبدالعزیز والی جو۔ ممبئی ۸
جناب عبداللہ داؤد حمدولے۔ شرشی
جناب بشیر احمد ابراہیم الڈے۔ بائیکلہ
جناب رشید ایم چندے۔ سوپارہ
جناب علی میاں تاج الدین الڈے۔ مروڈ جنجیرہ

بیرونِ ہند

عبدالعزیز مقادم۔ کراچی
عبدالباسط فقیہ۔ ریاض
سراج الدین علی۔ منامہ بحرین
محمد حنیف اے پٹوی۔ ریاض

کھیلوں کے مقابلے

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی کیندر پرمکھ کی جانب سے کھیلوں کے مقابلے ۱۴، ۱۵، دسمبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوئے۔ جس میں ۱۳/ اسکولوں نے حصہ لیا۔ جس میں اردو اسکول اُمبر گھر تعلقہ داپولی ضلع رتنا گری کے بڑے گروپ کی لڑکیوں نے لنگڑی اور کھوکھو میں دوسرا مقام اور لڑکوں نے کھوکھو اور کبڈی میں دوسرا مقام حاصل کیا۔ چھوٹا گروپ کبڈی میں لڑکوں نے اول انعام حاصل کیا اور کھوکھو میں دوم پچاس میٹر کی دوڑ میں ارم ایوب دبیر نے اول انعام حاصل کیا۔ اجتماعی گروپ کیلئے طلبہ کو میڈل، شیلڈ، کپ اور ساتھ ہی اسناد سے نوازا گیا۔

خاکسار۔ اشفاق عمر کوپے

طبیہ کالج ممبئی

طبیہ کالج ممبئی انجمن اسلام کے چیدہ اداروں میں عظیم الشان اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ادارہ صدر انجمن اسلام جناب ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا اور چیرمین ڈاکٹر طاہر. آئی. قاضی کی زیر سرپرستی اپنے بانیوں کے سنہری مقاصد کی تکمیل میں روز و شب مصروف ہے۔ یہ ادارہ صرف ساکنان ممبئی بلکہ اطراف و جوار کے لوگوں کی طبی ضروریات کی تکمیل کر رہا ہے۔ انجمن اسلام نے اسلاف کی اس میراث کو خوب سے خوب تر بنانے کا جو عزم کر رکھا ہے طبیہ کالج اینڈ ہاسپٹل کی نئی بلڈنگ جو زیر تعمیر ہے۔ اس سلسلے کی ایک نئی کڑی ہے۔ امید ہے کہ یہ نئی بلڈنگ جو بیسمنٹ گراؤنڈ اور پانچ منزلوں پر مشتمل ہوگی کالج اور ہاسپٹل کے جدید آلات اور سہولتوں سے آراستہ و پیراستہ ہوگی تاکہ عوام و خواص یکساں طور پر ان سہولتوں سے فیضیاب ہو سکیں۔

سال رواں سے یہ ادارہ مہاراشٹر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز ناسک سے ملحق ہو چکا ہے اور اب یہاں ساڑھے چار سالہ طبی کورس فرسٹ پروفیشنل سے جاری ہو چکا ہے یہ کورس بھی گذشتہ کورس کی طرح ہی سنٹرل کونسل آف انڈین میڈیسن سے منظور شدہ ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء کا بارہویں جماعت میں سائنسی مضامین اور انگلش کے ساتھ ایک ہی نشست میں پاس ہونا ضروری ہے نیز دسویں میں اردو بحیثیت مضمون لازمی ہے۔ داخلہ میرٹ لسٹ کی بنیاد پر سائنس مضامین میں پچاس فیصد نمبروں کے ساتھ ہوتا ہے اس کورس کی تکمیل کے بعد طلباء کو ایک سال کی لازمی انٹرن شپ بھی کرنی ہوگی۔

ننھے روزہ دار

امسال جن بچوں نے ماہ صیام کے سبھی روزے پہلی بار رکھے ان معصوم فرشتوں کو اللہ پاک اپنی نعمتوں سے نوازے ذیل میں ان کی تصاویر ہدیۂ قارئین ہیں۔

اسماء بنت امین فقیر محمد قاضی
عمر ۹ سال۔ متوطن مجگاؤں رتناگری

شعیب محمد عبدالکریم۔ عمر ۹ سال
ینديری ضلع رتناگری

ثناء رئیس قاضی۔ عمر ۵ سال
مشہور شاعر قاضی فراز احمد صاحب کی نواسی ہے۔

موعظ ابن سراج بورکر۔ عمر ۹ سال
متوطن نیورے۔ رتناگری

وسیم احمد مقادم۔ عمر ۶ سال
متوطن ماندولی ضلع رتناگری

تحسین بنت ڈاکٹر منصور مستری
عمر ۹ سال
متوطن سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری

ندا بنت سراج بورکر۔ عمر ۶ سال
متوطن نیورے رتناگری

امین ابن پرویز ملا
عمر ساڑھے تین سال
متوطن۔ سوپارہ ضلع تھانہ

انتقال پُر ملال

خلیل وانگڑے کو صدمہ

NKTF کے دیرینہ سرپرست اور یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدہ سعودی عربیہ کے فعال سکریٹری جناب خلیل وانگڑے کے پدر بزرگوار الحاج شہاب الدین وانگڑے صاحب کا ۱۰ جنوری ۹۸ء کو ان کے وطن بہادر شیخ چپلون ضلع رتناگیری میں ضعیف العمری میں انتقال ہو گیا۔

مرحوم نے شہر چپلون میں کئی سماجی خدمات انجام دیں وہ نقش کوکن کے ہمدرد اور صوم و صلوٰۃ کے پابند انسان تھے۔

سراج کاربھاری کو صدمہ

مجگاؤں ڈاک ممبئی میں برسر ملازمت جناب سراج کاربھاری کی والدہ اور نقش نواز یوسف مقدم (متوطن ماندیولی) کی خالہ زاد بہن حوابی زوجہ عباس میاں کاربھاری متوطن سائیگاؤں (شریوردھن) ضلع رائے گڑھ کا ۱۷ر جنوری ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

تاڑیل والے حاجی صاحب کا انتقال

حاجی عبدالغفور پٹھان متوطن تاڑیل متعلقہ داپولی ضلع رتناگیری جو ممبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوشی کے بعد مدرسہ حسینیہ شریوردھن کے غیر تن کر خدمت انجام دیا کرتے تھے ۴ر جنوری ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد اپنے وطن میں راہیٔ عدم ہو گئے۔ میت پر مدرسہ حسینیہ کے کئی اساتذہ، علماء حفاظ اور قاری حضرات آکر شریک ہوئے تھے۔

صالح خاندان کو صدمہ

دفتر نقش کوکن کے فعال رکن جناب ندیم علی صالح کے عزیزوں میں جناب کریم صالح کی بیوی سلطانہ کا حرکت قلب بند ہو جانے سے ۹ جنوری ۹۸ء کو سینٹ جارج ہسپتال ممبئی میں انتقال ہو گیا۔ تدفین کوسہ ممبرا کے قبرستان میں عمل میں آئی۔

اللہ بخش کا انتقال

مسلم جماعت امبرناتھ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر اللہ بخش کا ۱۶ نومبر ۹۸ء کو انتقال ہو گیا وہ مہاراشٹر حج کمیٹی کے رکن اور امبرناتھ قریش جماعت کے صدر تھے حکومت مہاراشٹر نے ان کو ایس ای او مقرر کیا تھا۔

انیسہ شریف کو صدمہ

ممبئی شہر کے بزنس مین (چمبور میں پٹرول پمپ کے مالک) اور لندن میں مقیم انیسہ شریف کے خسر جناب داؤد شریف متوطن گوریگاؤں ضلع رائے گڑھ ۲۹ر دسمبر ۹۸ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے باندرہ ممبئی میں انتقال کر گئے۔

مرحوم کافی سال مشرقی افریقہ میں رہے وہاں بھی ان کا پٹرول پمپ کا کاروبار تھا۔ ۱۹۷۰ء میں ہندوستان لوٹے تو اسی کاروبار کو آگے بڑھایا ان کے بڑے فرزند عبدالرزاق (انیسہ کے شوہر) ۱۹۹۴ میں ۴۹ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے تھے لہٰذا اب مرحوم اپنے چھوٹے فرزند رفیع الدین کے ساتھ رہتے تھے اور کاروبار کی باگ ڈور ان کے سپرد کر کے سماجی خدمت کے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ NKTF کے ایک پروگرام کی بھی کفالت آپ نے گوریگاؤں میں فرمائی تھی۔

مدیوسف منیار کو صدمہ

دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی ژون ے رکن محمد یوسف احمد منیار و شفیع منیار ، والدہ مریم بی کا ۲۵؍دسمبر ۹۸ء کو کاشی (ویرار ضلع تھانہ) میں انتقال گیا۔
ایم آئی بوتکے

اسحاق گھنسار کا انتقال

موضع سارنگ تعلقہ داپولی میں ناب محمد اسحاق عمر صاحب گھنسار کا ر جنوری ۹۸ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے بعمر ۷۶۔۷۵ سال انتقال ہو گیا۔

لائین اقبال کوارے کو صدمہ

واشی کوپر کھیرنے نئی ممبئی کی عروف شخصیت جناب لائین اقبال ارے کی پھوپھی عم کوارے کا ان کے وطن وتولی تعلقہ چپلون رتناگیری) میں ۲۴؍دسمبر ۹۸ء کو تقال ہو گیا۔

بدرالدین خانصاحب رحلت فرماگئے

انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول کے سابق ٹیچر بدرالدین خانصاحب اپنے طن انجان شہید (اعظم گڑھ میں پیر ۲۱؍دسمبر ۹۸ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحوم نے ۳۰ سال تک انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول میں مدرس کے فرائض انجام دیئے۔ ریٹائر ہونے کے بعد وطن چلے گئے۔

محمد حسین پینکر (متوطن مہسلہ) نہ رہے

ہمیں یہ خبر دیر سے ملی کہ مہسلہ ضلع رائے گڑھ کے بزرگ جناب محمد حسین پینکر اتوار ۲۹؍نومبر ۹۸ء کو ممبئی میں انتقال کر گئے۔ تجہیز و تکفین مہسلہ میں ہوئی۔ مرحوم انجمن اسلام جنجیرہ کے ماضی بورڈر اور اس کے دیرینہ خدمت گذار تھے۔ مہسلہ کی جماعت اور قوم کے تعلیمی و فلاحی کاموں میں حصہ لیتے رہے۔

عبدالرحمٰن لانبے کا انتقال

دیولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کی مشہور و معروف ہستی جناب عبدالرحمٰن لانبے (عرف باپو کھوت) کا مورخہ ۲۳ نومبر ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوا۔ مرحوم گاؤں کے سرپنچ اور رائیگڑھ ضلع کوآپریٹو بینک کے سابق چیر مین تھے۔ اور کانگریس پارٹی کے رہنما تھے۔
محمد سعید کنکے وہور

اقبال الوارے کو صدمہ

بحرین میں برسر روزگار جناب اقبال بھائی میاں الوارے (متوطن کیلشی) کی والدہ محترمہ اور جناب نور احمد برڈے (متوطن کولمانڈلے) کی خوش دامن محترمہ خدیجہ بی بھائی میاں الوارے کا اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر ۱۴؍دسمبر ۹۸ء کو کیلشی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری میں انتقال ہو گیا۔

اسماعیل پٹیل کا انتقال

تلوجہ (رائے گڑھ) کی جانی مانی شخصیت اور رائل بلڈرس کے روح رواں محمد ابراہیم پٹیل کے والد محمد اسماعیل پٹیل کا ۷۲ سال کی عمر میں ۲۰ دسمبر ۹۸ء کو تلوجہ میں انتقال ہو گیا۔

موت کی خبر

مہاڈ پولادپور تعلقہ مسلم امن کمیٹی کے نائب صدر اور مسلم سماج کے ایک بے لوث سماج سیوک جناب ابراہیم تاج سیٹھ کے برادر خرد جناب عبداللہ تاج بروز جمعہ مورخہ ۱۵؍جنوری ۹۹ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم

پچھلے ڈیڑھ سال سے صاحب فراش تھے۔ اللہ پاک مرحوم کو غریق بحر رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے آمین۔
نمگسار۔ غلام محمد پٹیل

سید اختر حسین کو صدمہ

نرمل۔ نالاسوپارہ میں رہائش پذیر جناب سید اختر حسین کا جواں سال لڑکا عمر ۱۸ سال محمد اسماعیل کا بمبئی کے کوپر اسپتال میں ۱۶؍ جنوری ۹۹ء کو انتقال ہوگیا مرحوم کو چار بنگلہ قبرستان اندھیری میں سپرد خاک کیا گیا۔

الحاج صمد ادھیکاری کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ کرم فرما الحاج صمد ادھیکاری صاحب کے والد محترم کا ناگوٹھنہ میں عید الفطر کے دن انتقال ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جلوس جنازہ میں سیکڑوں سوگواروں نے شرکت فرمائی۔ (ادارہ)

لئیق پٹیل کو صدمہ

پاپڑی وسئی تعلقہ کی ہر دلعزیز ہستی اور مقدس حج کارپوریشن بمبئی ۹ کے روح رواں الحاج لئیق پٹیل صاحب کی والدہ شاہجہاں بیگم کا پاپڑی ضلع تھانہ میں ۱۱؍ جنوری ۹۹ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحومہ کو رات ۱۲ بجے پاپڑی کے قدیم قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔
صغیر احمد ڈانگے

اسماعیل لال کاٹے کو صدمہ

جناب اسماعیل لال کاٹے کی والدہ صاحبہ حوا بی کا ۱۱؍ جنوری ۹۹ء کو بیت النصر کالونی سوپارہ میں انتقال ہوگیا۔

پلوکر خاندان کو صدمہ

بحرین میں برسر روزگار جناب نصر الحق پلوکر جناب مظہر الحق پلوکر اور فاروق پلوکر کے والد بزرگوار جناب وزیر الحق پلوکر کا اپنے آبائی گاؤں جوئی تعلقہ مہاڈ میں تقریباً ۹۳ سال کی عمر میں ۳؍ جنوری ۹۹ء کو انتقال ہوگیا۔ ۶ ماہ قبل ہی پلوکر برادران کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا تھا۔

داؤد حسین ساونت کا انتقال

جناب یوسف احمد ساونت کے سسر جناب داؤد حسین ساونت کا کراچی میں ۷۵ سال کی عمر میں بیماری کی حالت میں انتقال ہوگیا۔ تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کیجئے۔ یوسف احمد ساونت

سلمان ماہی کو صدمہ

ہفت روزہ "فوزان" کے مالک و مدیر جناب سلمان ماہی صاحب کی بہن کا ۲۳؍ جنوری ۹۹ء کو انتقال ہوگیا۔

ایم جی سرکھوت کو صدر جمہوریہ ایوارڈ

ممبئی فائر بریگیڈ کے جوائنٹ چیف افسر محمد غلام محی الدین سرکھوت کو ان کی شاندار کارکردگی کے عوض میں یوم جمہوریہ کے موقع پر صدر جمہوریہ ایوارڈ سے نوازا گیا۔
سرکھوت نے ۱۹۶۴ء میں فائر بریگیڈ جوائن کی۔ اور ۳۵ سال تک نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض کی انجام دہی کی۔ سرکھوت فی الحال ریٹائر ہوچکے ہیں اس صدر جمہوریہ ایوارڈ سے قبل بھی انہیں فائر سروس میڈیکل مل چکا ہے۔ علاوہ ازیں میونسپل کارپوریشن نے ان کے کارناموں کی وجہ سے انہیں ۳ مرتبہ ایوارڈ دیا ساتھ ہی ساتھ دیگر تنظیموں سے بھی سرکھوت نے کئی ایوارڈ حاصل کئے تھے۔

KOKAN CHA RAJA : "MR. MOHAMMED ALI GULAMMOHIDDIN SIRKHOT"

These were the words spoken for the Joint Chief Fire Officer Mr M G Sirkhot on the occasion of the official felicitation given to him by the office on his honourable retirement as Joint Chief Officer on 7th Dec 1998

He is really the worthy son of Kokan hailing from SHRIWARDHAN the famous village where he was born and educated through Marathi Medium and after H S C he came to Bombay to do his graduation He passed his B A with Economics in the year 1963 Having a good body, mind and good sportsmanship he was selected in Fire Brigade as a Station officer in 1964 His service record was so good that he got promotion after promotion till he become the joint officer on 1 1 1998 and he was incharge of High rise Building Inspection Cell newly created since 1 4 1998 for ensuring fire safety in high rise buildings He participated in National and International Conferences, Workshops and Seminars on Fire Safety in High rise Building' in which he actively participated

During the entire service he has successfully handled number of serious fires, house collapses and similar other emergencies in the city of Mumbai As incharge of the incident he was responsible for combating very serious fire at Express Towers on 21st floor and also rescuing many trapped persons from the building on 29 1 1997 Similarly he rescued the trapped persons from one of the most serious house collapse at Poonam Chambers (Worli) Mumbai, on 16 9 1997 and many other emergencies were successfully tackled and ofcourse he got many medals and awards including (1) President's Fire Service Medal for Meritorious Service (2) Municip[illegible] Commissioner s Three Medals for Extr[illegible] Ordinary Bravery (3) Fire Servi[illegible] Centenary Service Medal (4) Awards fro[illegible] Lions Club, Walkeshwar and other simil[illegible] organisations (5) He was awarded Troph[illegible] by Santacruz Mitra Mandal for his Extr[illegible] ordinary work in handling serious fire during the sensitive Communal Riots [illegible] 1992-93

Beside he has associated with vario[illegible] Educational and Social Organisations [illegible] has worked as a Director on Board [illegible] Director of Konkan Bank for a period [illegible] about 10 years and also worked as Chairman Staff and premises committee [illegible] the Bank for couple of years

On his retirement he was presented with ceremonious Guard of Honour by officer and men of Mumbai Fire Brigade at Fi[illegible] Brigade Headquarters, Byculla o[illegible] 1 12 1998 at the colourful function Man[illegible] speakers on the occasion hailed his 3[illegible] years of devoted and dedicated services

Naqshe Kokan congrdtulates hi[illegible] and prays for his long healthy life

Weddings :

Dr Suleman and Dr Shahina son and daughter of Dr Dawood M Yusuf got married to Dr Sameera and Dr Arshad respectively on 31st Jan 1999 at Mumbai

Irfan Kazi son of Prof A A Kazi got married to Dr Asra on 24th Jan 1999 at Mumbai

Shakil Parkar's teams tied at 3rd place Finally the prize went to Shakil Khambiye who pushed his car to the finish line ahead of Shakil Parkar

Weddings

Muzafar Kadiri s/o Mr Abdul Shakoor Kadiri of UK got married to Shabana Subedar d/o late Amanulla Subedar & Mrs Dilshad Amanulla Subedar of Kenya in Nairobi on October 11, 1998

Shakeel Herwitker s/o Dr & Mrs Dawood Herwitker of Nairobi got married to Zuhra d/o late Aleem Hasson and Mrs Nuzhat A Hasson of India on November 7, 1998

Person in News
Mr. Adam Suleman Maniar

Mr Adam Suleman Maniar was awarded Tehrak-e-Pakistan gold medal by the Govt of Punjab in Pakistan He played an active role since his young age in All India Muslim League His son Mohim Maniar is married to Farhat Iqbal grand daughter of late Mr Ibrahim Betkar

NetNews

QCI 2000

ICQ is the most popular instant communication tools in use on the net today Friends and colleagues are always just a click away But what would happen if you lose that contact list? Reader Aalaap Ghag has developed a useful programme that allows you to back up and restore your ICQ contact list, including your message history, ignore list, invisible list and more

PopOff

Ever since free homepage sites started displaying ads in pop up windows, surfing has become irritating To counter that, try using PopOff – small programme that works with your browser to prevent annoying pop-up windows from opening while you are surfing PopOff runs automatically in the background, launching when you start your Web browser

Cyber-info hotmail notify

This is an email notification utility that can check multiple Microsoft Hotmail accounts for new mail A pop-up message with sounds let you know that mail has arrived, and the programme also allows you to point and click to directly read the message and saves you the trouble of logging in and navigating through your account Very useful for people who spend hours connected to the Net But finally the mother of all of these downloads is CwebMail – a piece of software that is a boon to people who don't like wasting online time reading their mail on the Hotmail site The programme allows you to download your email from Hotmail to your computer using Netscape or Eudora or many other email software packages This way you can log on, download all your mail from Hotmail in one shot, and then send all your mail in another few seconds, and save the time you would normally have wasted at Hotmail If you face any trouble connecting to any sites mentioned in this column, do log onto http //www that nu or email at lycerejo@columnist com

Naqsh-e-Kokan wishes Eid Mubarak to all the readers.

between January 1 and December 31, 1998. The entries should be made by publisher and are restricted to four books per publisher. For details contact Mr. Malashri Lal (Head Eng Dept.) University of Delhi, South Campus on Tel 6213595 Fax 6886427

Scholarships and fellowships

The Third World Academy of Sciences invites applications for travel grants from Scientists in developing countries who wish to visit scientific institution in Third World Countries other than their own for the purpose of joint research with other scientists from the south or learning new techniques in scientific research. Host institutions normally cover the living expenses of visiting fellows. The stay should be minimum of one month and a maximum of three months. Applications are considered throughout the year. There is no deadline for submission but at least four months prior notice of the visit is necessary. Application should be sent to Helen Grant, South-West Fellowships, The Third World Academy of Sciences C/o The Abdus Salam ICTP, P.O. Box 586-341000 TRIESTE-Italy, Fax (+3940) 224559

The Isma'il Al-Faruqi Award for Academic Excellence 1999

In rememberance of Prof. Dr. Isma'il Rafi Al-Faruqi and recognition of his contribution to the Muslim Ummah, in 1992, the International Islamic University, Malaysia and the International Institute of Islamic thought established the "Isma'il Al-Farooqi Award". It is open to the institutions of higher learning. Works for Isma'il Al-Faruqi should be submitted before March 15, 1999. The first place winner will be awarded with Ringgit Malaysia 25000, second Ringgit Malaysia 15000 and third Ringgit Malaysia 1000. A certificate of achievement will also be included. Further information can be obtained from Dr. Mohammad Sahri Nordin at e-mail : msahare@[illegible] or 03-7903287 Fax 03757-2589

Arshad Khan : New Representative of NK in Kenya

Mr. Arshad Khan took over as a new representative of NK in Kenya from Mr. Ashfaq Shaikh, who migrated to Australia. The readers of NK from Kenya can contact him regarding subscription, new, articles, opinion etc. He is authorised to collect the subscription fees, news, articles etc. of the readers from Kenya

News from Kenya by Arshad Khan

The Kokni Muslim Club, Nairobi held its annual hunt on the 6th December at the Nairobi school grounds. The day started early for the hunters. While those who preferred to stay behind were entertained with fun and games which carried on well into the afternoon. Children were treated with horse riding, jumping castle and prizes for various races. Adults too had their share of prize winning in different events organised for them. The climax of the day, though was the declaring of winners for the treasure hunt. Asif Khan, Arshad Khan and Adnan Khan bagged the 1st prize while Habib Parkar and Naseem Parkar won the 2nd prize. Shakil Khambiye's and

Dr Naik is also conferred with one more award of Distinguished Leadership by The American Biographical Institute for outstanding contributions to contemporary society The headquarter of the Institute is situated in America and this institute is also working on international front

Urdu university E.C. appointed

Dr K R Narayanan, the President of India, in the capacity of the visitor of Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad has constituted the first executive council of the university It has 11 members They are Mr Sayid Hamid, Prof Shah Manzoor Alam, Prof Hamidi Kashmir, Prof S K Verma, Prof Gopi Chand Narang, Dr Rafiq Zakaria, Prof Jagan Nath Azad, Prof Jafar Raza, Mr Shiv Kumar Nizam, Prof Ashraf Rafi and Prof Vijendra Sanetak

Steps for promotion of Urdu

The national council of promotion of Urdu has taken the following important decisions 1) 50 computer centres will be established for promotion of Urdu They will use Urdu software and will run 2 year course known as computer application to calligraphy and Desk Top Publishing 2) recommended annual grants for 27 centres spread over whole India for promotion of Urdu 3) Granted Rs 58800 for teaching and learning of Urdu 4) Granted Rs 35000 to Idara-i-Adibyat Urdu, Hyderabad for detaile deatalogue for Urdu manuscripts, Rs 70000 to Ghalib Academy, Delhi for teaching of Urdu Academy for Telegu-Urdu Dictionary 5) Granted Rs 43399 for publishing three Urdu books Musasrin Mirza Dabir by Dr Tahir Hussain Kazmi, Kahawat by Dr Khalid Saeed and Oriya Kahaniyan by Mahmood Babari 6) Decided to take a website on internet and feed selected publications of the council including Urdu encyclopedia

AMU to open centres abroad

The Academic council of AMU has decided to open its centres in foreign countries as well as in India In the first phase six educational centres will be opened in UAE, Saudi Arabia, Bangalore, Mumbai, Calcutta and J & K These centres would provide all educational facilities till degree level

Commonwealth Foundation holds contest for writers

The commonwealth foundation and the book trust, London have invited entries for the commonwealth writers prize 1999 carrying an award of 10000 pounds for the best book and 3000 pounds for the best first published book According to a statement from the foundation, awards of 1000 pounds in each of the two categories will be given to winners in the four regions of the Commonwealth, Africa, Eurasia, the Carribbean and Canada and South-East Asia and South Pacific

A work of prose fiction, i e a novel or collection of short stories is applicable The work should be written by a citizen of Commonwealth nation, must be of a reasonable length and in English It should have been first published
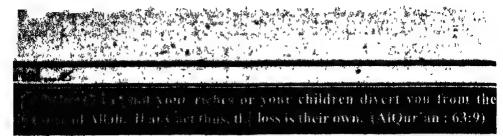
Atrocities on Christians

Atrocities on Christians in different parts of India and particularly recent attacks on churches and missionary schools are condemned by all sections of the society all over the country The mischievous design of Sangh Parivar including RSS, VHP and Bajrang Dal to divide the country on caste and religion basis will shatter the dreams of founding fathers of the nation. The BJP government at the centre and in Maharashtra, the VHP and Bajrang Dal are trying hard to pursue aggressive lines for achieving the goal of India as a Hindu Rashtra.

Hindus are in majority in India and are considered as big brothers of the minorities like Muslims, Christians, Budhists and Jains. Vast majority of Hindus have never acceded to this ideology of Sangh Parivar to divide the country on communal lines and that exactly is the reason that the Sangh Parivar, inspite of its very aggressive approach of direct confrontation with the minorities could not succeed. It is every ones day-to-day experience that while developing and maintaining social relations, doing business or interacting with each other, no one bothers about the caste and the religion of any other person particularly in the city like Bombay, which always remains peaceful and prosperous totally ignoring communal propaganda by Shiv Sena and Sangh Parivar It is high-time that senior elements from all sections of the society including Hindus must come forward to tell these communal elements that they refuse to accept any such idea of harming minority communities and their interest in the name of caste and religion

It is the need of the time to show unity for a set cause by demonstrating in large from places to places. Since the attacks on the minority can not be taken lightly. The rights of the minority should be protected This is the time that all the minority communities should come on one platform to show their strength. DR. AKHTAR RIZVI, EDUCATIONALIST & POLITICAL ACTIVIST.

Dr. A.K.M. Naik : International man of the year

Dr. Abdul Karim M. Naik a well known psychiatrist of Bombay and editor of Naqshe Kokan has been selected as an International Man of the Year by The International Biographical Centre of Cambridge England for his services to medicine and humanity. This was one of the numerous awards received by Dr. Naik. The International Biographical Centre, Cambridge, England is an international body working in the whole world for the medicine and humanity. This is the first time that they have awarded any Muslim foreigner in this field.

SITUATION VACANT

UNEMPLOYED PERSONS INTERESTED IN DOING JOB MAY SEND IN THEIR BIO-DATA, TYPE OF JOB, WITH EXPECTED SALARY TO.

THE EDITOR
NAQSH-E-KOKAN
43-A NAYA NAGAR, NEXT TO DOCKYARD RD RLY STATION,
MAZAGAON, MUMBAI - 400 010
TEL. 371 0656 / 375 8074

SPACE DONATED BY
MR. ZUBER A. KHAN
SUPER MARINE SERVICES,
SUPERHOUSE
109/117, REAY ROAD (W),
ANOOP TELE BLDG.
BOMBAY - 400 010
TEL 372 3307/373 4491/377 1126/372 9742 FAX 373 4492
E-MAIL Super@bom4.vsnl.net.in Telex 11-76774 ALLIN

SITUATION WANTED

COMPANIES HAVING VACANT SITUATIONS/JOBS MAY SEND THEIR REQUIREMENT TO :

THE EDITOR
NAQSH-E-KOKAN
43-A NAYA NAGAR NEXT TO DOCKYARD RD RLY STATION
MAZAGAON, MUMBAI - 400 010
TEL 371 0656 / 375 8074

SPACE SPONSORED BY
MR. ZUBER A. KHAN
SUPER MARINE SERVICES
SUPERHOUSE
109/117, REAY ROAD (W),
NEXT TO ANOOP TELEY BLDG.
BOMBAY - 400 010
TEL 372 3307/373 4491/ 377 1126/372 9742 FAX : 373 4492
E-Mail Super@bom4.vsnl.net.in Telex . 11-76774 ALLIN

D

اشاعت کا ۳۷ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۷ ..... شمارہ ۴ ..... ماہ اپریل ۹۹ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر

درون ہند سالانہ: ستّر روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۳۴، اے نواگر کمپاؤنڈ، [illegible] بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۹۵۶، ۳۷۵۸۰۶۳

مقام طباعت: الہدیٰ پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم اپریل ۱۹۹۹ء

کتابت: [illegible]

قربانیٔ خلیل سے ملتا ہے یہ سبق

قربانی جس کو تمام مسلمان عید الاضحیٰ کے موقع پر ادا کرتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ اس قربانی میں گوشت اور خون اصل مقصود نہیں بلکہ اصل چیز حصولِ تقویٰ ہے۔ قربانی کا مقصد محض گوشت و خون نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کی حقیقت مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "لَن یَنَالَ اللّٰہَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰکِن یَنَالُهُ التَّقْوٰی مِنکُمْ"۔ "نہ ان کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ (الحج - ۳۷)

یہ جانور جس کو آپ اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں باری تعالیٰ اس جانور کے ایک ایک بال کے عوض نیکی لکھتا ہے، وہ گوشت جس کو آپ عزیز و اقارب میں تقسیم کر دیتے ہیں یا وہ ہڈی جس کو آپ کھا کر پھینک دیتے ہیں حقیقت میں بیکار اور ضائع نہیں جائیں گی بلکہ قیامت کے دن یہ تمام چیزیں آپ کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ یہ قربانی کوئی رسم نہیں ہے جیسا کہ کفار مکہ نے سمجھ رکھا تھا، وہ بھی قربانی کرتے تھے لیکن گوشت کو بیت اللہ کے صحن میں ڈال دیتے اور اس کے خون سے دیواروں کو رنگ دیتے تھے۔ یہ کفار اس کو ایک رسم کے طور پر ادا کرتے تھے ان کو نہ تقویٰ سے واسطہ تھا نہ حقیقت سے سروکار۔

نقش کوکن

سب سے پہلے ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ یہ قربانی کس طرح وجود میں آئی، آیا یہ امر الٰہی تھا یا ابراہیم علیہ السلام نے بذاتِ خود انجام دیا؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام جس وقت ضعیفی کے دشوار گزار مراحل سے گزر رہے تھے۔ تقریباً آپ کی تمام خواہشات سلب ہو چکی تھیں۔ بڑی آرزوؤں اور دعاؤں کے بعد حق تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا عنایت فرمایا، یہ وہی بیٹا تھا جس کو آپ آنکھوں کا نور، دل کا سرور، بڑھاپے کا سہارا اور گھر کا چشم و چراغ سمجھتے تھے اس کے متعلق آپ مسلسل تین روز تک خواب دیکھتے ہیں کہ میں اس کو ذبح کر رہا ہوں۔ اس وقت آپ رضا و تسلیم کا پیکر بن کر تیار ہو جاتے ہیں چونکہ یہ معاملہ تنہا آپ کی ذات سے وابستہ نہیں تھا بلکہ اس آزمائش کے دوسرے جز حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی تھے جن کی قربانی کا حکم دیا گیا تھا اس لئے باپ نے بیٹے کو اپنا خواب اور اللہ کا حکم سنایا، بیٹے نے فوراً سرِ تسلیم خم کیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر خدا کی مرضی یہی ہے تو انشاء اللہ آپ مجھ کو صابر پائیں گے۔

اب آپ تیار ہو جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سر کو تن سے جدا اور بہتے ہوئے خون کے فوارے دیکھوں کہ اتنے میں آپ کا ہاتھ رک جاتا ہے اور غیب سے آواز آتی ہے کہ اے ابراہیم (علیہ السلام)

[illegible] ش [illegible] تھی جس
[illegible] گئے۔ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤا
اِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ آپ نے خواب کو سچ
کر دکھایا ہم نیک کام کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ
دیا کرتے ہیں۔ (الصّٰفّٰت: ۱۰۵)

پھر رب تبارک و تعالیٰ کو یہ فعل اس قدر
پسند آیا کہ دینِ ابراہیمی کے متبعین پر بطورِ ایک
شعار کے اسلام میں مقرر کر دیا گیا اور امت محمدیہ
کو یہ سبق سکھایا گیا کہ زندگی کی بقا قربانی پر ہے،
جتنا بڑا مقصد ہو اتنی ہی بڑی قربانی کی ضرورت
ہے۔ قومیں قربانی ہی سے باقی رہتی ہیں، جن
قوموں سے قربانی کا جذبہ فنا ہو گیا وہ دنیا سے
مٹ گئیں۔

جو قوم قربانی پیش کرنا جانتی ہے وہ کبھی
زمانے سے نہیں مٹتی۔ فتح و نصرت ہمیشہ اس کے قدم
چومتی ہے اور چہار دانگِ عالم میں اس کی عظمت و
شوکت کے ڈنکے بجتے رہتے ہیں۔ قربانی دینے
والوں کے مقدر میں خدا کی طرف سے دین و دنیا
دونوں کی سرفرازی لکھدی جاتی ہے۔ خود حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو ان قربانیوں کا کیا صلہ ملا۔ وہ
تورات کے الفاظ میں سنئے۔ " خداوند فرماتا ہے:
اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے
کا خیال نہیں کیا لہٰذا میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں
برکت دیتے وقت تجھے برکت دوں گا اور بڑھاتے
بڑھاتے تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور دریا کے
کنارے کی ریت کی مانند بڑھاؤں گا اور تیری نسل اپنے
[illegible]
دشمنوں کے دروازہ پر قابض ہو جائے گی اور تیری
نسل سے زمین کی ساری قوم برکت پائے گی کیونکہ تو نے
میری بات مانی۔" (تورات۔ کتاب پیدائش)

عید الاضحی کا پیغام یہ ہے کہ ہم قربانی
کرتے وقت جانور کی گردن پر چھری پھیرنے سے
پہلے نفسانیت کے اس سرکش دنبہ کی گردن پر چھری
چلائیں جس نے ہم کو تباہی و بربادی کے دہانے پر
پہنچا دیا ہے اور جس نے ہمیں دنیا میں سر اٹھا کر
چلنے کے قابل نہیں چھوڑا ہے۔ عید الاضحی کے گزر جانے
کے بعد بھی اگر ہمارے یہاں انسانی جان و مال اور
عزت بلکہ مسلمانوں کی جان و مال اور عزتوں کی
بے حرمتی حسبِ سابق جاری رہی تو اس کا مطلب
یہی ہوگا کہ جانور تو ذبح ہو گئے لیکن نفسانی
دنبے اسی طرح توانا و زندہ اور بے لگام پھر رہے
ہیں اور ہماری قربانیاں ابھی تک حقیقت کا
درجہ نہیں پا سکی ہیں۔ ❖❖❖

لہسن آنتوں کے کینسر سے بچاتا ہے۔ تازے
لہسن کا روزانہ استعمال جسم میں جمع ہونے والے نقصان
دہ کولیسٹرول کو تو ختم کرتا ہی ہے ساتھ ہی انسان کے
آنتوں کو کینسر سے بھی بچاتا ہے۔ صرف اتنی احتیاط برتی
جانی چاہئے کہ خون کو پتلا کرنے کی دوا لینے والے لوگ
لہسن کا استعمال نہ کریں۔ ہارٹ کیئر فاؤنڈیشن آف انڈیا
کی ریلیز کے مطابق لہسن پتلا کرنے کا کام کرتا ہے اس لئے
اسپرین لینے والے لوگوں کو سوچ سمجھ کر لہسن کھانا چاہئے۔
لہسن محض کھانے کا اچھا ذائقہ ہی نہیں بلکہ خون
میں بڑھا کولیسٹرول کم کرنے کے بھی بہت فائدے ہیں۔

محمد سعید علی ٹونکر

منافقت

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرہ آیت ۱۲۰)

"اے ایمان والو! تم سے یہود اور نصاریٰ کبھی خوش نہیں رہ سکتے جب تک کہ تم ان کی ملت کا اتباع نہ کرو۔"

اسلام کی شمع اطہر جب سے روشن ہوئی تب سے اب تک کافرین، کاذبین، فاسقین، حاسدین، ملحدین، منکرین اور منافقین کی آندھیاں برق آسا بے قرار رفتار کے ساتھ ہجوم کر کے ابھریں۔ ان سب میں منافقوں کا رول سب سے زیادہ خطرناک رہا ہے اور اب بھی ہے۔ اسلام کو مٹانے کے لئے یہود اور نصاریٰ منافقوں نے مسلمانوں کے ساتھ مکمل تین سو سال تک صلیبی جنگیں لڑیں مگر اللہ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا اور روم کی بیزنطی سے زیادہ عظیم سلطنتیں اسلام کے تسلط میں آگئیں۔ اس کا انتقام لینے کے لئے منافقوں نے اسلام کو مٹانے کے لئے اسرائیل کا نام نہاد وجود، وجود میں لاکر اسے اسلامی دنیا کے عین وسط میں بسا کر اس کے کندھوں پر سے بغداد، بصرہ، لبنان، فلسطین، سوڈان، افغانستان اور لیبیا پر میزائیل برسا کر انہیں فنا کرنے کے عزائم پورے کر رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ اسلام، رسولِ اسلام اور مومنوں کو دنیا کے سامنے بدنام کرنے کے لیے انہوں نے کھوٹ آلود ذہن کے لوگوں کو کہ جن کی ہوس آلود نگاہ نوٹ آلود جیب پر ہمیشہ رہتی تھی، مرتد کر کے قادیانیت، سلمانیت کو جنم دیا۔ ان گروہوں میں کفر گوئی اور منافقت کے جراثیم یہود و نصاریٰ کی ہی طرح بھرپور سرایت کر گئے۔ اسی لیے قرآن انہیں یہود و نصاریٰ کے بھائی بند کہہ کر پکارتا ہے (سورۃ الحشر آیت ۱۱) قرآن نے یہ بھی آشکار کیا ہے کہ منافقت سے آلودہ وجود مومنین کے سامنے للکار کر نہیں آتا۔ وہ کھلے بندوں مخالفت نہیں کرتا۔ وہ پکار کردار نہیں کرتا۔ وہ کھلے چہرے کے ساتھ شمشیر بکف میدان میں نہیں اترتا۔ یہ گروہ ایسا ماہر کذاب اور کمال درجہ کا مکار ہوتا ہے کہ اس کی کفر گوئی اور کذب گوئی کی بنا پر اللہ نے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے المناک عذاب میں رکھا ہے جیسے وہ یوں فرماتا ہے کہ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ (البقرہ آیت ۱۰)

یعنی: "اللہ نے ان لوگوں کو ان کے جھوٹ کے سبب المناک عذاب میں رکھا ہے"

سلمان رشدی بھی برسوں سے اسی عذاب میں مبتلا ہے اور اب اپنی منافقت کے پردے کو

[illegible] سے مسلمانوں کو خصوصًا
[illegible] یہ فریب دے سکتا ہے
[illegible] کا پردہ اس پر سے اتر چکا ہے اور
[illegible] شیت وا قدار پیدا سے ابھر کر اس
[illegible] کی ہے لیکن سلمان رشدی ہندوستان
کے ۲۴ کروڑ مسلمانوں کو دھوکا نہیں دے سکتا۔
بھارت میں سلمان کی آمد آمد ہے۔ ہم چاہتے ہیں
کہ وہ شوق سے آئے، آزادی سے رہے مگر اپنی
تقریر یا تحریر سے مسلمانوں کی دلآزاری نہ کرے۔
اسی طرح ان لوگوں کو بھی یہ بات دھیان میں
رکھنی ضروری ہے جو شرفِ انسانیت سے ہٹے
ہوئے قادیانی اور سلمانی مزاج جیسے گروہوں
کی پشت پناہی کر کے گویا منافقت کی عمارت
ریت کے ان تودوں کے کنارے پر تعمیر کر چکے ہیں
جو کٹ کٹ کر دریا میں گرتے چلے جاتے ہیں اور
اپنے ساتھ معمار اور عمارت دونوں کو غرق
کرتے ہیں۔ ❖ ❖

قرآن مجید کی مقدس آیات اور
احادیثِ نبوی آپ کی دینی معلومات میں
اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔
ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا
جن صفحات پر آیات و احادیث طبع
ہیں ان کے صحیح اسلامی طریقے کے مطابق
بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔ ❖

عبدالمجید اجگاؤنکر۔ کرلا، رتناگری

دوبارہ اپنے آپ کو کامیاب بنا لے۔
ایک بار میری ملاقات ایک نوجوان
سے ہوئی۔ وہ میٹرک کے امتحان میں دوبارہ فیل
ہو گیا تھا۔ اب وہ اپنی زندگی سے اتنا مایوس
ہو چکا تھا کہ یہ سوچنے لگا تھا کہ مجھ کو خودکشی
کر لینا چاہیئے۔ میں نے اسے الفریڈ ایڈلر کی یہ بات
بتائی اور کہا ابھی آپ نے اپنے کو کم استعمال کیا تھا
اس لئے آپ فیل ہو گئے۔ اب آپ اپنے کو پہلے
سے زیادہ استعمال کیجئے، اس کے بعد آپ کو
مایوس ہونے کی ضرورت نہیں رہے گی۔
اب اس کے اندر ایک نیا حوصلہ جاگا۔
اس نے پہلے سے زیادہ محنت کرنا شروع کر دیا۔
نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے جب تیسری بار میٹرک کا امتحان
دیا تو وہ نہ صرف پاس ہوا بلکہ فرسٹ آیا۔ انسان
اپنا تمام کام دماغ کی مدد سے کرتا ہے اور دماغ کے
بارے میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے
امکانات بے پناہ ہیں۔ انسانی دماغ کی جو غیر
معمولی صلاحیت ہے عام انسان اس کا پانچ فیصد
حصہ بھی استعمال نہیں کر پاتے اور مر جاتے ہیں۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دماغ کے
خزانہ کا عام طور پر جتنا حصہ استعمال کرتا ہے اس
کے بعد بھی اس خزانہ کا تقریبًا ۹۵ فیصد حصہ استعمال
کئے بغیر پڑا رہتا ہے ایسی حالت میں کسی انسان کیلئے
مایوسی کا کوئی سوال نہیں۔ گویا کہ ہر انسان کے فطری
بینک میں اتنا زیادہ رقم جمع ہے کہ مصرفانہ حد تک
خرچ کرنے کے باوجود اس کا بینک کبھی خالی نہ ہو وہ
ہر حال میں سونے اور چاندی سے بھرا ہے۔ ❖

نیا سال

نظر برنی

نیا سال ہوگا، نئی بات ہوگی
نئی صبح ہوگی، نئی رات ہوگی
نیا سُر، نئی لے نیا ساز ہوگا
نرالا زمانے کا انداز ہوگا
ابھی رنگِ محفل کا آغاز ہوگا
نئی نسل کی کچھ اور سوغات ہوگی
نیا سال ہوگا، نئی بات ہوگی
نئی منزلوں کے نشاں ڈھونڈنے کو
زمانے کے دردِ نہاں ڈھونڈنے کو
نکل تو پڑے کارواں ڈھونڈنے کو
نئے راہبوں سے ملاقات ہوگی
نیا سال ہوگا نئی بات ہوگی
ذرا دیر کو اپنے غم بھول جائیں
اندھیروں سے دانستہ آنکھیں چرائیں
اجالوں سے محفل کو اپنی سجائیں
یقیناً خوشی چند لمحات ہوگی
نیا سال ہوگا، نئی بات ہوگی
قدم سے قدم کو ملائیں تو بہتر
نظر سے نظر آزمائیں تو بہتر
جواں حوصلوں کو بڑھائیں تو بہتر

اسی سے فقط نظمِ حالات ہوگی
نیا سال ہوگا، نئی بات ہوگی
یہ پھولوں کی خوشبو پرندوں کی سرگم
یہ چنچل جوانی یہ مستی کا عالم
یہ موجِ ترنم یہ پائل کی چھم چھم
نئے ڈھب کی اپنی مدارات ہوگی
نیا سال ہوگا، نئی بات ہوگی
ستاروں کی محفل ہے تنہائیاں ہیں
بہت دور تک اس کی پرچھائیاں ہیں
اجنتا ایلورا کی رعنائیاں ہیں
ہر اک لمحہ خوشیوں کی برسات ہوگی
نیا سال ہوگا، نئی بات ہوگی
محبت کا اقرار کرتے چلیں ہم
ہر اک فرد سے پیار کرتے چلیں ہم
بڑھیں سب کو سرشار کرتے چلیں ہم
یہ رندوں کی توقیرِ جذبات ہوگی
نیا سال ہوگا، نئی بات ہوگی

اتر جائے تیرے دل میں ....

[illegible] اہمیت: حدیث میں آیا ہے کہ: المساجد بیوت المتقین (مسجدیں متقیوں کا گھر ہیں) یعنی مسجد اہلِ تقویٰ کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ مسجد وہ مقام ہے جس کے تحت متقیانہ زندگی کی سرگرمیاں عمل میں آتی ہیں۔

مسجد میں آس پاس کے مسلمان روزانہ پانچ بار اکٹھا ہوتے ہیں۔ اس طرح ہر دن ان کی آپس میں ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ یہ ملاقات یہ ملنا جلنا انسان کی ایک لازمی ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے لئے کلب قائم کئے جاتے ہیں مگر دونوں میں یہ فرق ہے کہ کلب میں لوگ دنیوی تفریح کی نسبت سے اکٹھا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مسجد میں لوگ دین کی نسبت سے اکٹھا ہوتے ہیں۔ کلب اور اس طرح کے دوسرے مقامات اگر دنیوی مقاصد کے لئے اجتماع کی جگہ ہیں تو مسجد اخروی مقصد کے لئے اکٹھا ہونے کا مقام ہے۔

مسجد کے عمل کا آغاز اذان سے ہوتا ہے جو ایک خدا کی بڑائی کا اعلان ہے۔ مسجد میں آنے والے سب سے پہلے وضو کرتے ہیں۔ یہ گویا اخلاقی پاکیزگی کا سبق ہے۔ پھر وہ مقرر عبادت کی صورت میں خدا کو یاد کرتے ہیں، وہ خدا کے کلام کو پڑھ کر اس کے تقاضوں کو اپنے ذہن میں تازہ کرتے ہیں۔ وہ رکوع اور سجود کی صورت میں یہ عزم کرتے ہیں کہ وہ سرکشی کو چھوڑیں گے اور متواضع زندگی گزاریں گے۔ جماعت کی صورت میں نماز ادا کرکے وہ اتحاد و اتفاق کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ وغیرہ

اس طرح مسجد میں روزانہ پانچ وقت کا عبادتی اجتماع ہوتا ہے۔ یہ گویا پابند اوقات زندگی گزارنے کی ایک تربیت ہے۔ یہ مسلمانوں کو ڈسپلن والی زندگی گزارنے کا پیغام ہے۔ مسجد سے اس طرح کے بہت سے فائدے وابستہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسجد کا نظام اگر درست طور پر قائم رہے تو وہ اہل اسلام کے لئے ہر قسم کے فائدوں کا ذریعہ بن جائے۔ وہ ان کی دنیا اور آخرت دونوں کو درست کردے۔

مائنس کو پلس بنانا: جرمنی کے مشہور اسکالر الفرڈ ایڈلر (وفات ۱۹۳۷) کی ایک کتاب کا نام ہے "فرد کی نفسیات"۔ ایڈلر نفسیات کا عالم تھا۔ اس نے اپنی اس کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے اپنی ساری عمر انسان کا مطالعہ کیا۔ اپنے اس لمبے مطالعے کے بعد میں نے پایا کہ انسانوں کے اندر ایک بڑی انوکھی صفت ہوتی ہے اور وہ ان کی یہ طاقت ہے کہ وہ اپنے مائنس کو پلس بنا سکیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان پیدائشی طور پر ایک ہیرو ہوتا ہے۔ ہر انسان اپنے اندر یہ چھپی ہوئی صفت رکھتا ہے کہ وہ اپنے نہیں کو ہے میں تبدیل کرسکے، وہ ایک بار ناکام ہونے کے بعد

[illegible] لوگوں کو مل گیا تھا۔ آج
وہ اسلام ہندوستان [illegible] میں عروج پر ہے۔ وہ غریب
[illegible] [illegible] بعد از وصال غریب نواز
[illegible] مذہب کے واسطے کھلا ہوا
[illegible] کے لئے ذات پات کا کوئی جھگڑا
نہیں ہے۔ آپ آلِ نبی اولادِ علی ہیں اور خاتونِ
جنت کے دلارے ہیں۔

آپکا وصال ۶۳۳ھ ۶ رجب کو ہوا۔
یکم رجب سے ۶ رجب تک آپ کا عرس مبارک
نہایت شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ عرس
شریف کی رسومات آپکے خدام حضرات ادا کرتے
ہیں۔

عرس کے موقعہ پر دُنیا کے کونے کونے سے
زائرین حاضر ہو کر اپنی جھولیاں مُرادوں سے بھر
لیتے ہیں۔ ہند و پاک، بنگلہ دیش میں آپ کا
آستانہ وہ آستانہ ہے جہاں قومی یکجہتی دیکھنے
کو ملتی ہے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ آپ کے
آستانہ پر اپنی اپنی فریادیں سُنانے آتے ہیں۔
یہ حقیقت ہے کہ آپ سُلطان الہند کہلاتے ہیں
اور پورے برصغیر کے لوگ آپ کی رعایا و پرجا
کہلاتی ہے۔

آستانہ اقدس پر ہر آنیوالے عاشق
اپنے اپنے دُعا گو مجاور کے ذریعہ حاضری دیتے
ہیں۔ حاضری دلانے کا یہ ایک رواج چلا آرہا
ہے۔ زائرین کے رہنے کھانے کا انتظام یہاں
کے خدام حضرات ہی کرتے ہیں اور آنیوالے کو آستانہ
پر حاضری دلاتے ہیں۔ خدام غریب نواز اپنے

زائرین کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ جن کے دستر خوان
پر بلا اُجرت وہ زائرین کو ہر چیز پیش کرتے ہیں۔
جب زائرین روضۂ اقدس پر اپنے دُعا گو کے ساتھ
حاضر ہو کر دُعا کرتے ہیں تو خدام ان کی خیر مندی کیلئے
دُعا کرتے ہیں۔ پھر زائرین جب واپس اپنے گھروں
کو روانہ ہوتے ہیں تو اپنی اپنی مرضی کے مطابق خدام
حضرات کو نذر پیش کرتے ہیں۔ یہ خدام کا حق ہوتا
ہے۔ یہ سلسلہ نہایت قدیم ہے اور آج بھی قائم ہے۔
اس آستانہ پر مشائخ عظام علمائے کرام نیز سلاطین
و اُمراء نے اپنی پیشانی نہایت عقیدت سے جھکائی
ہے۔ ہندوستان میں غریب نواز جس مشن کو لے کر
آئے تھے یہ کسی ایک مذہب یا ملت کے لئے نہیں تھا
بلکہ تمام عالمِ انسانیت کے لئے تھا۔ اس پیغام کا مقصد
ایک دوسرے کی مدد کرنا چارہ جوئی کرنا نہ کہ ایک دوسرے
کا قتل کرنا یا گھر اُجاڑ دینا آج کے اس دور میں کچھ
طاقتیں انسانیت کو پامال کر رہی ہیں ان کے لئے
یہ ایک اہم پیغام ہے تاکہ وہ اس دنیا کو جنت نشاں
بنا سکیں نہ کہ جہنم۔
غریب نواز کا مشن ان کے ارادتمندوں نے
پورے برصغیر میں پھیلایا اور پروان چڑھایا ہے
آج غریب نواز سے محبت کرنیوالے کا فرض ہے کہ
وہ اس مشن کو شہر شہر گاؤں گاؤں، گلی گلی، گھر گھر
تک پہونچائے۔ غریب نواز سے فیضان حاصل
کرنے کا یہ ایک واحد ذریعہ ہے۔ ※※

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی

تفتیش کرکس

نقشِ کوکن کی فریاد

تسنیم انصاری

سکوتِ حسرت و حرماں کے آس پاس ہوں میں
مجھے قریب سے دیکھو بہت اداس ہوں میں

ترس رہا ہوں بہت پیار کرنے والوں کو
صدائیں دیتا ہوں دل میں اترنے والوں کو

کہاں تو لطفِ فراواں تھا اب یہ قہر کہاں
کسے پتہ کہ چھپے ہیں جنابِ مہتر کہاں

تمام ہے مری فریاد صبح گاہی بھی
گریز پا ہوا یعقوب جیسا راہی بھی

یہ کیا ہوا کہ شرف کا کمال روٹھ گیا
میں سچ کہوں میرا حسن و جمال روٹھ گیا

"وہ بہت" کی چاہ میں نکلے تو "کم" کو بھول گئے
مبارک اپنے ہی پہلے قدم کو بھول گئے

کئی دنوں سے تبسم نہیں خوشی بھی نہیں
میرے دیار میں انجم کی روشنی بھی نہیں

مری طرف وہ وقیع النظر نہیں نکلے
جنابِ شاکر و عارف ادھر نہیں نکلے

وہ باغ ہوں کہ عنادل کو رو رہا ہوں میں
خطیب و نوگل و شاغل کو رو رہا ہوں میں

وفائے حضرتِ منصور کو ہوا کیا ہے
کوئی بتاؤ کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے

جو دل کشا تھے وہ منظر نظر نہیں آتے
مجھے کہیں مغل اختر نظر نہیں آتے

کہاں گئے مرے گیسو سنوارنے والے
کہاں گئے مرا صدقہ اتارنے والے

مری طلب بھری خلوت پکارتی ہے تمہیں
چلے بھی آؤ محبت پکارتی ہے تمہیں

تسنیم انصاری

برہان پور آپ کی جائے پیدائش ہے جسے بابِ دکن کہا جاتا ہے۔ اس دار السرور میں آپ ۲۸ مارچ ۵۷ء کو پیدا ہوئے۔ والد حبیب اللہ صاحب نے امانت حسین نام رکھا۔ شاعری شروع کی تو تسنیم تخلص کیا۔ غزل آپ کی پسندیدہ صنفِ سخن ہے۔ موضع راجے واڑی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے اردو ہائی اسکول میں آپ مدرس ہیں ۔۔۔ ٭٭

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لئے

...ن کے سفیر کیپٹن فقیر محمد مستری کی سماجی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں

تہنیتی جلسہ اور کتاب کی رسم اجراء

کتاب کا نام : فقیر محمد مستری۔ شخصیت و خدمات

اجراء بدست : عالیجناب پی اے انعامدار (صدر مہاراشٹر کاسموپولیٹین ایجوکیشن سوسائٹی پونہ)

صدارت عالیجناب ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا (صدر انجمن اسلام، ممبئی)

مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۹۹ء بروز اتوار صبح ۱۰ر بجے

بمقام الماٹطیعی ہال، صابو صدیق پالی ٹیکنیک ہائی اسکول
شیفرڈ روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۸

مہمانان : ☆ جناب حسین دلوائی (سابق ایم پی) ☆ پرنسپل اے اے منشی ☆ جناب ابوعام اعظمی ☆ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ☆ ڈاکٹر عبدالستار دلوی ☆ جناب یوسف ناظم ☆ ڈاکٹر یونس اگاسکر ☆ جناب غلام محمد پیش امام ☆ جناب محمد علی سرکھوت ☆ جناب یعقوب راہی ☆ محترمہ صفیہ انکولوی ☆ جناب شرف کمالی ☆ جناب غلام محمد پٹیل

نظامت : **پروفیسر قاسم امام**

کیپٹن فقیر محمد مستری، خطۂ کوکن کی سدا بہار شخصیت جو اپنی ذات میں ایک انجمن ہے، مردم شناس، علم دوست، تہذیب آشنا، مفکر، مدبّر جن کی سماجی خدمت کا احاطہ لفظوں میں ممکن نہیں۔ آیئے ہم سب مل کر فقیر محمد مستری صاحب کی عظیم الشان سماجی خدمات کے ۴۳ سالہ دور کو خراج تحسین پیش کریں۔

زیر اہتمام
فقیر محمد مستری ٹرسٹ بمبئی (رجسٹرڈ)

الداعیان
علی ایم شمسی، حسن چوگلے

شبلی اور جنجیرہ

از: ابراہیم احمد سند ملکیہ

علامہ شبلی کے ۱۹۰۹ء کے جنجیرہ کے سفر و قیام کے تعلق سے "شبلی و صحبت ہائے رنگین جزیرہ" اور "شبلی و انجمن اسلام جنجیرہ" کے تحت میری تین تحریریں نقش کوکن کے جنوری ۹۷ء، اپریل ۹۷ء، اور اگست ۹۷ء کے شماروں میں شائع ہوئی تھیں، جن میں شبلی کی ایک غزل اور شبلی کے انجمن اسلام جنجیرہ کے دفتر اور بورڈنگ ہاؤس کے معائنہ کے ان کے ریمارکس کی اصلی تحریر کا عکس بھی شامل تھے۔ میری تحریروں کا مقصد شبلی جیسی علمی شخصیت کا انجمن اسلام کا معائنہ اور ان کے مشاہدات کی اشاعت کرنا تھا اس لئے میں نے شبلی کے نام نہاد "معاشقہ" کے تعلق سے رائے زنی یا تنقید سے اجتناب کرنا مناسب سمجھا۔ البتہ جن ناقدین نے شبلی کے خطوط سے ان کے "معاشقہ" کی داستان ترتیب دی ہے ان میں شیخ محمد اکرام کی کتاب "شبلی نامہ"، ڈاکٹر وحید قریشی کی "شبلی کی حیاتِ معاشقہ" اور ابن فرید کا مقالہ "شبلی چوں بہ خلوت می رود" کے حوالے دیئے تھے تاکہ جن کو اس موضوع سے دلچسپی ہو وہ انہیں پڑھ کر اپنی رائے قائم کریں۔ قارئین نقش کوکن اور بعض اردو دوستوں نے کوکن کے تعلق سے ایسے تاریخی واقعات و احوال کی اشاعت کے سلسلہ کو جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

شبلی نواب سیدی احمد خان اور نازلی بیگم کے مہمان بن کر شاہی محل میں کئی دنوں تک پر کیف صحبتوں، ادبی محفلوں اور دلکش قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ شبلی کی اس وقت کی ایک غزل جو اس پر فضا ماحول اور ان کے دلی جذبات کی عکاسی کرتی ہے قارئین کے لئے ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

کسی کو یاں خدا کی جستجو ہو گی تو کیوں ہو گی
خیالِ روزہ و فکرِ وضو ہو گی تو کیوں ہو گی
جو دو دن بھی بسر کرے گا اس قصرِ معلّیٰ میں
اسے خلد بریں کی آرزو ہو گی تو کیوں ہو گی
ہوائے روح پرور بھی یہاں کی نشہ آور ہے
یہاں فکرِ مے و جام و سبو ہو گی تو کیوں ہو گی
جناب نازلی بیگم کو اور نواب صاحب کو
کسی شے کی جو دل میں آرزو ہو گی تو کیوں ہو گی
کہاں یہ لطف یہ منظر یہ سبزہ یہ بہارستاں
عطیہ! تم کو یاد لکھنؤ ہو گی تو کیوں ہو گی

جنجیرہ کا سفر و قیام شبلی کی زندگی

ساحلِ ہند پر عربوں کی اولاد

نوائط :- محمد بن قاسم کی مہم، جس نے سندھ کی فتح کا سامان کر دیا۔ حجاج بن یوسف کے انتقامی جوش کا نتیجہ تھی اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جنوبی ہندوستان کے ساحلوں پر عرب مسلمانوں کی سب سے قدیم نو آبادیاں بھی حجاج کی بدولت وجود میں آئیں۔ اگر چہ کہ اس میں حجاج کی کوشش و خواہش کو دخل نہ تھا۔ حجاج امویوں کا ملازم تھا اور ہاشمیوں کا بد ترین دشمن۔ چنانچہ جہاں کہیں وہ جاتا، بنی ہاشم کے طرفدار ترک وطن پر مجبور ہو جاتے تھے، جب وہ عراق کا گورنر ہوا تو ہاشمیوں کی ایک بڑی جماعت یہ علاقہ چھوڑ کر ہندوستان آ گئی۔ ان میں سے جو لوگ مغربی ساحل (بالخصوص کونکن کے کنارے) پر آباد ہوئے۔ ان کی اولاد کو (نووارد) نوائط، اور جو لوگ راس کماری کے مشرق میں آباد ہوئے اور یہاں کی تامل عورتوں سے شادی کر کے ایک مخلوط قوم کے بانی ہوئے۔ انہیں لبی (labbes) کہتے ہیں۔ چونکہ اس زمانے میں ہندو جہاز رانی کو پاپ سمجھتے تھے، اس لئے نووارد لوگوں نے جہاز رانی اور تجارت سے اپنے نئے وطن میں عزت و وقار حاصل کر لیا۔ اب بھی ساحلی علاقوں کے مسلمانوں میں ان لوگوں کی کثرت ہے۔

صوبہ بمبئی کے کونکنی مسلمان جو اپنے تئیں نوائط کی اولاد بتاتے ہیں بڑے اچھے جہاز ران ہیں۔ دکن کے ساحل پر نوائط تاجروں کی اچھی آبادیاں ہیں۔ نوائط بالعموم شافعی مذہب کے پیرو ہیں اور ان میں سے کئی بڑے عالم پیدا ہوئے ہیں۔ بالخصوص حضرت مخدوم علی مہائمی جن کا مزار بمبئی کے قریب قصبہ ماہم میں ہے۔ ہندوستان کے سب سے بڑے علماء کے ساتھ جگہ پانے کے مستحق ہیں۔ ٭٭

...ان زندہ ... ایک یادگاری تو ہے ... نازلی بیگم کی دو بہنوں زہرا بیگم ... فیضی کے نام پر لکھے ہوئے شبلی ... ، ان کی غزلوں اور تحریروں کو لے کر ... بلی نے "معاشقہ" پر کافی کچھ لکھا گیا ہے کہ ... شبلی کی شخصیت کے ساتھ ساتھ عطیہ بیگم ... فیضی اور جنجیرہ کے نام بھی تاریخ اردو ادب ... میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ٭٭

۱۔ رفیعہ نازلی بیگم ریاست جنجیرہ۔
۲۔ نواب سیدی احمد خان والی ریاست جنجیرہ۔
۳۔ نازلی کی چھوٹی بہن عطیہ فیضی۔

غزلیں

جلیل ساز

میں اندھیروں میں رہا کہ اجالوں میں رہا
تیری یادوں میں رہا، تیرے خیالوں میں رہا

نازنینوں میں رہا، زہرہ جمالوں میں رہا
میں ازل ہی سے محبت کے شوالوں میں رہا

ایک خورشید کہ زینتِ دہِ افلاک بلند
ایک خورشید مرے مے کے پیالوں میں رہا

تو نے ہر چند تغافل کی روش اپنائی
میں بہر حال ترے چاہنے والوں میں رہا

روز کھلتے گئے اسرارِ جہاں گو مجھ پر
روز کھویا ہوا ہستی کے سوالوں میں رہا

چشمِ حیرت اسے ڈھونڈے تو کہاں تک ڈھونڈے
ایک وہ شخص جو آئینہ مثالوں میں رہا

زخم سینے کے فروزاں ہی رہے شام و سحر
میں جہاں بھی رہا اے ساز اجالوں میں رہا

نظام الدین نعمان

خدا راہزنوں کو تو بیزار کر دے
مصائب میں ان کو گرفتار کر دے

بڑا ظلم ڈھاتے ہیں نیتا ہمارے
خدا ان کو مجبور و لاچار کر دے

قیادت کے لائق نہیں اب کوئی بھی ہے
سیاست سے ان کو تو بے کار کر دے

قیادت یہاں اب ہماری رہے گی
خدا نوجوانوں کو بیدار کر دے

مٹانے کے درپے ہیں جو دینِ حق کو
خدا ان کو تو آج سنگسار کر دے

جلانا ہے حق کا دیا آندھیوں میں
ہمارے دلوں کو تو انوار کر دے

نظام آج غمگین بہت ہے وطن میں
خدا سب کو حق کا پرستار کر دے

پرکار رتناگری

خونِ تمنا زیست کا عنوان کل بھی تھا اور آج بھی ہے
تپتا ہوا یہ صحنِ گلستاں کل بھی تھا اور آج بھی ہے

دل میں ہجومِ یاس و حرماں کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے لئے تسکین کا ساماں کل بھی تھا اور آج بھی ہے

صحرا صحرا گلشن گلشن وادی وادی آنگن آنگن بے
ہو کا عالم رقصاں رقصاں کل بھی تھا اور آج بھی ہے

دفن کرو دل ہی دل میں دل کی تمنا دل کی تڑپ
ایسا علاج تنگیٔ داماں کل بھی تھا اور آج بھی ہے

دورِ ترقی کہہ کے اسے اب اہلِ نظر کو دو نہ فریب
پھیکا پھیکا رنگِ گلستاں کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اہلِ دول نے جب بھی چاہا سینچا اپنا اپنا چمن
مفلس کا لہو اتنا ارزاں کل بھی تھا اور آج بھی ہے

مائل بہ کرم وہ ہوں گے کسی دن آج نہیں تو کل ہی سہی
پرکار مجھے اس کا امکاں کل بھی تھا اور آج بھی ہے

پرویز باغی

لے گیا کوئی ہماری زندگی کے چند سال
لوگ کہتے ہیں کہ ہم زندوں میں کب تھے چند سال

اس صدی نے تو بہت جھیلا ہے اب بس کیجئے
ملتوی کر دیجئے خونی تماشے چند سال

جانے پھر کیا ہو گیا اوروں کے جیسا ہو گیا
ایک اچھا حکمراں تھا وہ بھی پہلے چند سال

گاؤں سے بڑھ کر کہاں تھا سائبانِ زندگی
شہر میں ہم نے گزارے ڈرتے ڈرتے چند سال

عمر کی آدھی صدی پرویز کاٹی اس طرح
تھا خوشی کا دور لمبا اور خوشی کے چند سال

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر

از آئی۔ وائی۔ سولکر

بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ بھارت کے دستور ساز، ہندو کوڈ بل کے محرک اور دلت تحریک کے علمبردار کی حیثیت سے وہ چار دانگ عالم میں مشہور رہیں۔ ان کا آبائی وطن رتناگری ضلعے کے منڈن گڈھ تعلقے میں واقع امبوڑے نامی ایک چھوٹا سا گانو ہے۔ ان کے والد رام جی، انگریزوں کی فوج میں ملازم تھے۔ دورانِ ملازمت جب وہ مدھیہ پردیش میں اندور کے مقام مہو میں مقیم تھے تب ان کے ہاں ایک لڑکا تولد ہوا جو آگے چل کر ڈاکٹر بھیم راو امبیڈکر کے نام سے مشہور ہوا۔ ان کا گھرانہ اگرچہ پسماندہ طبقے سے تعلق رکھتا تھا تاہم مذہب پرست تھا۔ انکی ابتدائی تعلیم گانو میں ہوئی مگر میٹرک کا امتحان ممبئی میں ایلفنسٹن ہائی اسکول سے کامیاب کیا۔ اس کے بعد انہوں نے بڑودہ کے سیاجی راو کی سکالرشپ کی مدد سے نہ صرف بی۔ اے۔ کی سند حاصل کی بلکہ نیویارک امریکہ جاکر کولمبیا یونیورسٹی سے ایم۔ اے۔ کی سند بھی حاصل کی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وہاں رہ کر "بھارت کے قومی مفاد کا حصہ" نامی مضمون لکھ کر ڈاکٹر آف فلاسفی کی سند بھی حاصل کی۔ مادرِ وطن واپس آنے پر انہیں بڑودہ میں ملازمت کرنی پڑی۔ مگر وہاں انہیں اچھوت ہونے پر حقارت کی نظروں سے دیکھا گیا۔ نتیجتاً انہیں ملازمت سے دستبردار ہونا پڑا۔ اس کے بعد دو سال تک سڈنہم کالج ممبئی میں پروفیسر کے فرائض انجام دینے کے بعد شاہو مہاراج کی مالی مدد کے بل بوتے پر وہ لندن گئے وہاں انہوں نے ڈاکٹر آف سائنس کی سند حاصل کی اور آگے چل کر بیرسٹر بن گئے۔

ممبئی آنے پر انہوں نے وکالت شروع کی مگر دلتوں اور اچھوتوں کی ترقی و بقا کے کام کے جذبے نے انہیں چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ چونکہ اپنے تعلیمی دور اور ملازمت کے دوران اسکول اور آفس میں انہیں کافی اذیتوں اور اہانت آمیز سلوک کا سامنا کرنا پڑا تھا اس لئے دلتوں اور اچھوتوں کی لاعلمی اور جہالت کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور اپنی پوری زندگی اسماج کے فرسودہ رسم و رواج اور سماجی عدم مساوات کے خلاف محاذ آرائی میں جھونک دی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دلت اور پسماندہ

[illegible] تھا یعنی برہمنوں اور
[illegible] کے ظلم و جبر اور استحصال
[illegible] ذات پات کی تفریق، چھوت
[illegible] اندھی تقلید، توہم پرستی اور بے جا مذہبی
[illegible] بات کا دور دورہ تھا۔ اونچ نیچ کا امتیاز
[illegible] تھا۔ بھارت کے روایتی طریقۂ تعلیم میں
[illegible] اعلا ذات کے لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے کا
[illegible] تھا۔ خواتین کو سماج میں دوسرا درجہ دیا گیا
تھا۔ انہیں کوئی حقوق حاصل نہیں تھے۔ اعلا
ذات کے لوگ ادنا ذات کے لوگوں کو شُودر
اور اچھوت سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ لوگ
ان کو چھونا تو کیا، ان کا سایہ بھی گوارا نہیں
کرتے تھے۔ ان کی بستی گاؤں کے باہر کسی کوڑا
کرکٹ کی جگہ کی طرح ہوا کرتی تھی۔ انہیں
لوگوں کے رحم و کرم پر جینا پڑتا تھا۔ لوگ مذہب
سے زیادہ بُرائی اور بے جا رسموں کو مانتے اور
انہیں بروئے کار لاتے تھے۔

عام طور پر بچپن کا زمانہ بڑا پُر لطف اور
مزے دار ہوا کرتا ہے مگر افسوس، ڈاکٹر باباصاحب
امبیڈکر ان خوش نصیبوں میں سے نہیں جنہیں یہ اعزاز
حاصل ہوا تھا۔ ابتدائی تعلیم کے زمانے میں ایک دن
دوپہر کی چھٹی کے دوران انھیں بے حد پیاس
لگی تو نالے پر جا کر کسی کارکن سے پانی طلب کیا۔
وہ شخص کسی اونچی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے
بھیم کو پانی دینا تو درکنار گندے گڑھے کی طرف اشارہ
کرتے کہا کہ اگر تجھے پیاس ہی لگی ہے تو جا کر اس
گڑھے کا پانی پی لے۔ اس وقت اس کم سن
نقش کر گئی

بچے پر کیا گزری ہوگی؟ اسی طرح بچپن میں حجام
کو بال کٹوانے سے محروم ہونے کے ساتھ ساتھ
حجام سے مار بھی کھانی پڑی۔ اسکول میں بھی
اسے دیگر بچوں سے الگ تھلگ بٹھایا جاتا
تھا۔ الغرض ہر گھڑی اسے اہانت آمیز سلوک
سے گزرنا پڑتا تھا۔ مگر کم سن بھیما کی سمجھ میں
یہ نہیں آتا تھا کہ آخر اس کی غلطی کیا ہے جو اس
کے ساتھ یوں غیر مساویانہ سلوک کیا جاتا تھا۔
مگر آگے چل کر جب، باباصاحب نے اپنی خداداد
ذہانت اور فطانت کے ساتھ اپنی محنت اور
لگن سے اعلا ترین تعلیم حاصل کی تب انہوں نے
سماج کے اس غیر منصفانہ سلوک، چھوت چھات
اور سماجی عدم مساوات کے خلاف علمِ بغاوت
بلند کیا۔

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کو اس بات
کا یقین تھا کہ "جس دن غلام اپنی غلامی کا طوق
اُتار پھینکنے کا فیصلہ کرتا ہے، اسی دن غلامی
ختم ہو جاتی ہے۔" سماج کے دیگر طبقات کے
مطابق دلتوں کو بھی مساوی حقوق دلانے کیلئے
ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر نے سخت عوامی جدّوجہد
کی۔ انہوں نے عوام کے سامنے دلتوں کے سماجی
مسائل پیش کیے۔ دلتوں کو سماجی، مذہبی اور
سیاسی حقوق حاصل کرنے کے لیے جدّوجہد
کرنے کے لیے تیار کیا۔ ان کا خیال تھا کہ دلتوں کے
صبر و برداشت نے ہی چھوت چھات کی لعنت
کو رہنے دیا ہے۔ آپ نے ان تمام دھرم شاستروں
اور مذہبی روایات کی سخت مذمت کی جن کے سبب

پھوت چھات سے رواج پایا تھا۔
چنانچہ انھی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے
نہوں نے محسوس کیا کہ جب تک دقیانوسی
سماج میں سالہا سال تک چلی آرہی فرسودہ روایات
ربے جا رسم و رواج کا قلع قمع نہیں ہوتا۔
تب تک دلتوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا
حق حاصل نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ دلتوں کے ساتھ
کی جانے والی ناانصافی اور غیر انسانی سلوک کو
دنیا کے سامنے لانے کے لئے مہاڑ میں (ضلع
ائے گڑھ) ایک پریشد طلب کی جو چودار
لاب کے تاریخی اجتماع کے نام سے مشہور ہے
اس کی رو سے بابا صاحب امبیڈکر نے دلتوں
اپنی اجتماعی قوت کا احساس دلایا اور ان میں
خود اعتمادی جگادی۔ انہوں نے دلتوں کو یہ
سندیس دیا کہ وہ اپنے اوپر ڈھائے جانے
والے مظالم کا تدارک کریں اور تعلیم حاصل
کرکے باعزت اور شاندار زندگی گزاریں،
اعلا ذات کے لوگوں کی غلامی نہ کریں اور ان کے
سامنے اپنی لاچاری کا مظاہرہ نہ کریں۔ ڈاکٹر
امبیڈکر کے اس بیان سے پریشد میں جمع شدہ
لوگ مسحور ہوگئے۔ دوسرے دن یہ طے ہوا کہ
اجتماعی طور پر چودار تالاب کا پانی پیا جائے۔
اس طرح ۲۰ رمارچ ۱۹۲۷ء کو بابا صاحب
امبیڈکر نے اپنے دلت پیروکاروں کے ساتھ
اس تالاب کا پانی پیا جو ان کے لئے ممنوع تھا۔
اس ستیہ گرہ کے ذریعے انہوں نے دلتوں
کے ساتھ کی جانے والی ناانصافی اور غیر انسانی
سلوک کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ڈاکٹر بابا صاحب
امبیڈکر نے حکومت کو خبردار کیا کہ حکومت
کا فرض ہے کہ قانون کے ذریعے دلتوں کو دیے گئے
حقوق کی حفاظت کرے۔ اس ستیہ گرہ سے اعلا
ذات کے ہندؤں کی آنکھیں کھل گئیں اور انہیں اس
بات کا احساس ہوا کہ دلت بھی انسان ہیں جانور
نہیں۔ اس طرح بابا صاحب امبیڈکر نے اس
ستیہ گرہ کو زبردست کامیابی عطا کی۔ دراصل
دلتوں کی ترقی و بقا کی یہ پہلی سیڑھی تھی۔
اس کے بعد ۲۵ ردسمبر ۱۹۲۷ء کو بابا
صاحب امبیڈکر کی صدارت میں منعقدہ مہاڑ
کے جلسے میں "منوسمرتی" نامی کتاب کو جو دلتوں
کے ساتھ غیر انسانی رویہ، سماجی نابرابری اور
پامالی پر محیط تھی، نذر آتش کر دیا گیا۔
جس طرح دلتوں کو عام کنوؤں سے پانی
بھرنا منع تھا، اسی طرح انہیں ہندو مندروں میں
داخل ہونے کا بھی حق حاصل نہ تھا۔ انہیں مندروں
میں داخلے کا حق دلانے کے لئے ڈاکٹر بابا صاحب
نے ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۲ رمارچ
۱۹۳۰ء کو ناسک میں کالارام مندر میں داخل
ہونے کے لئے اپنے پیروکاروں کے ساتھ ستیہ گرہ کی۔
بعد میں اس ستیہ گرہ کو دلت رہنماؤں اور مفکروں
نے وسیع پیمانے پر جدوجہد کی شکل دے دی۔
اس ستیہ گرہ کے پس پشت دلتوں کو ان کے حقوق
سے آگاہی دلانا اور ان میں زندہ رہنے کی قوت
پیدا کرنا مقصود تھا۔ ۱۹۳۵ء میں ان مقاصد کی
تکمیل ہوتے ہی ستیہ گرہ واپس لے لی گئی۔

... صول و سماجی حقوق
... کے سیاسی حقوق پر
... رائے دہندگان کے اختیارات،
... اسمبلی میں نمائندگی اور نظام حکومت
... شرکت وغیرہ سیاسی اختیارات دلتوں کی
... ح و بہبودی کے لئے بہت اہم تھے۔ گاندھی
... کے ساتھ ہوئے "پونہ معاہدہ" سے یہ
مقاصد کچھ حد تک پورے ہوئے۔

اگست ۱۹۳۶ء میں ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر نے مزدوروں کے مسائل حل کرنے کیلئے "آزاد مزدور پارٹی" کی بنیاد ڈالی۔ انہوں نے زندگی بھر نسلی امتیاز پر تنقید کرتے ہوئے ان پر کاری ضرب لگادی۔ وہ سمجھتے تھے کہ ذات پات کا نظام انسانی زندگی پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے ماونٹ فورڈ پلان کی بحث میں حصہ لیا۔ سالگار لیڈر بننے کے بجائے انہیں اپنی جماعت کا لیڈر رہنا زیادہ پسند تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ سماج کے ارکان کو آزادی دلانا انہیں سوراج کے حصول سے زیادہ اہم ہے۔

دلتوں کی تعلیمی ترقی کے لئے "بھارتیہ بہشکرت شکشن پرسارک منڈل" نامی ادارہ قائم کیا۔ انہوں نے دلت نوجوانوں کو تعلیم حاصل کرنا، منظم رہنا اور جدوجہد کرنا جیسے پیغامات دیے۔ انہیں خودداری، خود کفالت اور خود اعتمادی پیدا کرنے کی ترغیب دی۔ انہیں یہ سندیس دیا کہ وہ کسی کے رحم و کرم پر نہ جھکیں۔ تعلیم حاصل کرکے اپنی زندگی خود سنواریں۔ اس لئے [illegible]

"مول نایک" اور "بہشکرت بھارت" اور "جنتا" جیسے جریدے شروع کیے۔ پیپلس ایجوکیشن سوسائٹی کا قیام عمل میں لاکر نوجوانوں کو تعلیمی سہولت بہم پہنچائی۔ ایجوکیٹ، ایجی ٹیٹ اینڈ آرگنائز یعنی سیکھو، سنگھرش کرو اور منظم ہو جاؤ کی سہ رکنی تعلیم دی۔ آگے چل کر انہوں نے بمبئی اور اورنگ آباد وغیرہ مقامات پر تعلیمی ادارے قائم کیے اور ہوسٹلس کھولے اور اس طرح انہوں نے اپنے نظریات کو پھیلایا اور سماج کو بیدار کیا۔

سماجی اور سیاسی میدان میں سرگرم رہنے کے لیے انہوں نے شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن نامی ادارہ بھی قائم کیا۔ انہی ساری مصروفیات کے دوران بھارت کی پارلیمنٹ کے پہلے وزیر قانون کی حیثیت سے انہوں نے ہندو کوڈ بل کی تشکیل کی اور دستور ساز کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے بھارت کا دستور تیار کیا جو آج تک جاری اور ساری ہے۔

ہندو مذہب میں ذات پات کی تفریق اور امتیازی سلوک سے تنگ آکر ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر نے ہندو مذہب کو ترک کر دیا اور اپنے لاکھوں پیروکاروں کے ساتھ بدھ مذہب کو گلے لگایا۔ دلتوں میں قانونی سرگرمیاں پیدا کرنے، خود اعتمادی کی راہ پر چلنے کی ترغیب دینے اور دیگر نمایاں تبدیلیاں لانے کا سہرا ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے سر بندھتا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اپنی تحریکوں

کے ذریعے اعلا طبقے کے لوگوں کو ذات پات کی تفریق اور سماجی عدم مساوات کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا۔ ان کا کردار ایک مصالحت کار کا تھا۔ اسی لیے چھوت چھات کے مخالف اور دلتوں کے ہمدرد اعلا ذات کے مفکرین اور دانشوروں کو اپنے ساتھ لے لیا۔

چوں کہ حقوق سے محروم دلتوں کو ڈاکٹر امبیڈکر نے نہ صرف ان کے حقوق دلوائے بلکہ انہیں سماج میں انفرادی شناخت اور مقام بھی عطا کیا اس لیے انھوں نے لاکھوں دلتوں میں احترام و عزت کی جگہ بنالی۔ یہی وجہ ہے کہ اتنے سال گزرنے کے بعد بھی ان کے یوم ولادت اور یوم وفات کے موقعوں پر ان کے لاکھوں شیدائی ممبئی میں چیتیہ بھومی پر جمع ہوتے ہیں اور انہیں اظہار عقیدت پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ ایسے جمہوریہ بھارت کے دستور کے معمار اور ناموافق حالات میں غیر مہذب سماجی روایات اور رسم و رواج کے خلاف محاذ آرائی کرنے والے جنگ جو سپاہی، دلتوں کے مسیحا اور جدید منو کو ہمارا سلام ---***

درسِ ابراہیمی

کوثر انصاری (ماہمی)

نہ کسی کی داد پر نہ فریاد پر کعبہ بنا
نہ کسی کے مال پر نہ امداد پر کعبہ بنا
جذبۂ ایثار کی بنیاد پر کعبہ بنا
الغرض قربانی اولاد پر کعبہ بنا

"لوگ چندہ نہیں دیں گے"

مولانا وحید الدین خان

چند نوجوان جلسۂ سیرت کا پروگرام بنا رہے تھے ان کا جذبہ یہ تھا کہ جلسہ اس قدر شاندار ہو کہ تاریخی نوعیت حاصل کرے۔ ایک اخبار کے ایڈیٹر لکھتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کتنا روپیہ خرچ کرو گے۔ جواب ملا تقریباً ۵/۱ ہزار روپیہ۔ میں نے کہا اتنی رقم سے ایک اچھی لائبریری کی بنیاد ڈالی جا سکتی ہے جس میں سیرت پر اعلیٰ درجہ کا لٹریچر ہو جلسہ کی تقریر ہوا میں تحلیل ہو جائے گی، لائبریری کا فیض پورے سال بھر لوگوں کو پہنچتا رہے گا۔ نوجوان میری بات کے قائل ہو گئے تاہم وہ اپنے پروگرام کو بدلنے پر راضی نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا "لیکن لائبریری کے لوگ چندہ نہیں دیں گے جب کہ میلاد النبی کے جلسہ کے لئے آسانی سے رقم فراہم ہو جائے گی"۔

یہ چھوٹا سا واقعہ علامتی طور پر بتاتا ہے کہ جو لوگ مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے اٹھتے ہیں وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر انہیں کاموں کی طرف چلے جاتے ہیں جن میں چندہ زیادہ جمع ہوتا ہو جن میں شہرت زیادہ ملتی ہو جن میں عوام کی بھیڑ زیادہ اکٹھی ہوتی ہو جن میں فوراً کے فوراً لیڈری حاصل ہو جائے۔ عوام کے اس مزاج کو بدلنے کی واحد صورت یہ ہے کہ ان کے رہنما اپنا مزاج بدلیں۔ وہ ایسے کاموں میں طاقت لگائیں جن میں مذکورہ بالا فائدے نہ ملتے ہوں، ایک نسل جب اس طرح قربانی دے گی اس کے بعد ہی وہ وقت آئے گا جبکہ اگلی نسل اس کا پھل پا سکے۔***

احتجاج

کہانی کار: سراج احمد خان، رتناگری

پارٹی ورکر کامبلے پر گزشتہ رات جان لیوا حملہ ہوا۔ یہ محض اتفاق ہی تھا کہ جائے واردات پر اسی پارٹی کا ایک اور سرگرم رکن ستیہ سوروپ آپہنچا تھا اور حملہ آور کامبلے کا گیم ادھورا چھوڑ کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ چونکہ حملہ آور نقاب پوش تھے لہٰذا ان کی شناخت نہیں ہو سکی تھی۔

اسپتال میں انتہائی احتیاط کے کمرے میں بے ہوش پڑا کامبلے زندگی اور موت کے درمیان اپنی آخری سانسیں توڑنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ دفعتاً اس کی چیخ نکل پڑی اور وہ تھوڑی دیر کے لئے ہوش میں آگیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دل کی جگہ مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھے تھے۔ ادھر نرس ڈاکٹر کو اطلاع دینے باہر لپکی ادھر ستیہ سوروپ اس کے کانوں میں سرگوشیانہ انداز میں پوچھتا رہا: "کامبلے دا! وہ کون لوگ تھے؟ کیا چاہتے تھے؟ کچھ تو بتاؤ۔۔۔؟"

کامبلے کراہتے ہوئے نحیف سی آواز میں گویا ہوا، ستیہ سوروپ! ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ تم اپنا کاروبار سنبھالو۔ یہ سب چھوڑ دو۔ ورنہ ایک دن میری طرح۔۔۔"

کامبلے کی بات ادھوری رہ گئی۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ منہ کھلا رہ گیا تھا۔ تبھی نرس اور ڈاکٹر بڑی سرعت کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ ڈاکٹر نے نبض ٹٹولی اور کہا "سوری، ہی از ڈیڈ۔"

"کامبلے دادا ہماری پارٹی کا ایک پرانا اور وفادار رکن تھا۔ وہ پارٹی کے علاوہ عوام میں بھی کافی مقبول تھا۔ اس کی موت پارٹی کے لئے ناقابلِ تلافی خلا بن گئی ہے۔ ہم حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ ملزمین کو فوری طور پر تلاش کرے اور کیفرِ کردار کو پہنچائے۔ تب تک ہم احتجاج کرتے رہیں گے۔"

یہ تھے پارٹی لیڈر کے جذباتی تاثرات۔

اور پھر ملک میں جگہ جگہ احتجاج کیا گیا۔ کہیں کہیں چھوٹے موٹے واقعات کے علاوہ احتجاج پرامن رہا۔ اپوزیشن پارٹی ورکر کی موت سے ملک میں رونما ہونے والے سنگین حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے بھی سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔ قاتلوں کا سراغ تو خیر نہیں لگ سکا البتہ حکومت نے فوری طور پر دو رکنی تحقیقاتی کمیٹی کی تشکیل دی تاکہ وہ معاملے کی چھان بین کر کے اپنی روداد پیش کر سکے۔

ستیہ سوروپ حیران تھا۔ اس کے کانوں میں کامبلے کے آخری الفاظ گونجتے رہے۔ آخر کامبلے نے دم توڑتے ہوئے اسے یہ مشورہ کیوں دیا تھا کہ وہ اپنے کاروبار کو سنبھالے' اور یہ سب چھوڑ دے؟ آخر ان کے ساتھ کیسا دھوکہ ہوا تھا؟ اور اگر دھوکہ ہوا بھی تو کس نے کس کو دیا، کیوں دیا؟ ستیہ سوروپ ان سوالوں کا کئی دنوں تک پیچھا کرتا رہا مگر بہت جلد اس پر یہ

[illegible] اندھیرے میں تیر
[illegible] نے بھی ہتھیار ڈال دیئے
[illegible] سے سمجھوتہ کر لیا۔

پھر وہی ہوا جو عام طور پر ہوتا رہا ہے۔
چار مہینوں میں لوگوں نے کامیلے کی واردات
بھلا دیا۔ پارٹی نے کامیلے کی جگہ اب ستیہ
سوروپ پر بڑی ذمہ داریاں عائد کر دیں اور
بعد ہی ستیہ سوروپ پارٹی کا ایک اہم اور
مہ دار رکن بن گیا۔ پارٹی میں اس کی ساکھ
جم گئی۔ اس کا وقار اب بلندیوں کو چھو رہا تھا۔
ن بلندیوں پر پرواز کرتے کرتے اپنے دوست
کامیلے کے آخری الفاظ وہ بہت دور کہیں گمنام
ادیوں میں چھوڑ آیا تھا۔

پچھلے دو دنوں سے پارٹی لیڈر دفتر
نہیں آیا تھا اسے اقربا پروری کا کافی احساس
تھا۔ اسی لئے اپنے قریبی رشتے داروں سے
ملاقات کرنے وہ اپنے آبائی وطن چلا گیا تھا۔
یہاں ستیہ سوروپ بھی سیاسی الجھنوں
سے تنگ آکر کئی دنوں سے گھر والوں کے ہمراہ
سیر و تفریح کی سوچ رہا تھا۔ اس نے موقع
غنیمت جان کر مہابلیشور میں اپنے دوست
کے گھر چلنے کا منصوبہ بنا لیا۔ مہابلیشور پہنچتے
ہی اپنی فیملی کو دوست کے گھر چھوڑ کر شام
کی سنہری دھوپ میں وہ تنہا مٹر گشت کرتا
ہوا پرانے قلعے کی طرف روانہ ہوا۔ اسے
یہاں کے موسموں سے کافی لگاؤ تھا۔ قلعے کے
دامن میں کھڑے ہو کر دور پہاڑیوں کے درمیان
نقش کرکی

ڈوبتے ہوئے سورج کا منظر اسے بہت بھلا
لگتا تھا۔ شہر کی پر تصنع زندگی سے دور آکر
حقیقی زندگی کے اسرار اس پر عیاں ہونے لگتے اور
کچھ دیر کے لئے وہ انہی خیالوں میں گم ہو جاتا۔

قلعے کے قریب پہنچ کر ستیہ سوروپ اپنی
تکان بھول گیا۔ ابھی وہ شام کے حسین منظر اپنے
ذہن کی افق پر سجا ہی رہا تھا کہ دفعتاً اپنے پیچھے
ایک دندناتی ہوئی کار کی آواز کو محسوس کرنے لگا۔
اس نے مڑ کر دیکھا اور اس کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا۔
حکمراں پارٹی کا لیڈر اپنی کار سے اتر کر قلعے کی
ایک جانب تیزی سے جا رہا تھا۔ تبھی وہاں دوسری
کار بھی آ پہنچی۔ اس بار ستیہ سوروپ کی آنکھیں
پھٹی رہ گئیں۔ کیونکہ نووارد کوئی اور نہیں
اس کی اپنی پارٹی کا لیڈر تھا۔ بیک وقت
تعجب اور تجسس نے ستیہ سوروپ کو جھنجھوڑ ڈالا۔
اپوزیشن پارٹی کا لیڈر بھی اسی جانب لپکا جہاں
حکمراں پارٹی کا لیڈر چل پڑا تھا۔ ستیہ سوروپ
بھی ان دونوں کے پیچھے لپک گیا۔ ان دونوں کی
نظروں سے چھپتا چھپاتا وہ ان کا تعاقب کرتا رہا۔

دونوں لیڈر قلعے کی دیوار کے پاس دالان سے
گزر کر بڑی سی چٹان کے پاس پہنچ گئے۔

دوسری جانب ستیہ سوروپ ایک شکستہ
ستون کے پاس سانس روکے کھڑا ہو گیا۔ دونوں
لیڈروں نے ایکدوسرے کی طرف دیکھا اور مسکراتے
ہوئے مصافحہ کیا۔ ستیہ سوروپ کو ان کی آواز
بالکل صاف سنائی دے رہی تھی۔

در پبلک ہاؤسنگ کنسٹرکشن میں ہم تمہارا

بیوں لیں۔"

"اس لئے کہ وہ پلاٹ خریدنے میں
کے کھیلے ہمیں معلوم ہیں۔ ہمارے پاس
ہیں۔ سوچ لو۔"

"ٹھیک ہے، تمہارا بلڈر تمہیں کتنا
ن دے گا؟"

"تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا
یے۔"

"اگر تمہارا آدمی نہ لیں تو۔۔۔؟"

"کوشش کر کے دیکھ لو۔ کل اخباری
وں کی میٹنگ میں تمہارا سب کچا چٹھا کھل
گا اور پرسوں ہماری پارٹی تمہارے ان
یں کے خلاف احتجاج کرے گی۔"

"بس کرو۔ تمہارے آئے دن کے احتجاج
ندیں حرام کر رکھی ہیں، ہماری۔"

"ٹیڑھی انگلی کے بغیر گھی بھی تو نہیں
۔ اور پھر ان احتجاج کے لئے ہمیں بھی تو
لے جیسے وفاداروں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔"

"کملیلے تو تمہارا وفادار کارکن تھا۔
نے ہم دونوں کی خفیہ باتیں سن لی تھیں۔
ے اس کا گیم لازمی ہو گیا تھا۔ اس کے
بھی تم ہی ہو۔ جس دن تمہارا بھیانک روپ
لوں کے سامنے آئے گا۔۔۔۔"

یہ سن کر ستیہ سوروپ کے پسینے چھوٹ
کملیلے کے آخری الفاظ اب اسے صاف
ئی دے رہے تھے اور اس کا مطلب بھی
واضح ہو گیا تھا۔ پارٹی لیڈرس کا یہ روپ
ش کو کن

اس کے لئے غیر متوقع ہی نہیں ناقابل یقین بھی
تھا۔ اسے لگا جیسے کسی نے اسے بلندیوں پر
پہنچا کر یکلخت گہری سیاہ کھائیوں میں دھکیل
دیا ہو۔

"نہیں!" اس کے منہ سے خوفناک چیخ
نکل پڑی۔ دونوں لیڈروں نے اس کی طرف
دیکھا اوردوسرے ہی لمحے بندوق کی گولیوں
نے ستیہ سوروپ کے جسم کو چھلنی کر دیا۔
دور مغرب کی پہاڑیوں میں سورج نے منہ
چھپا لیا تھا اور اب اندھیرا گہرا ہو گیا تھا۔

دونوں لیڈر شہر کی جانب رواں دواں
تھے۔ کل پھر کسی کی پارٹی ایک زوردار احتجاج
کا اہتمام کرنے والی تھی۔ کل پھر ایک تحقیقاتی
کمیٹی تشکیل دی جانے والی تھی۔۔۔۔۔

[illegible] ۱۸۸۲ء ... ڈاک بچت بینک کا نظام لاگو ہوا۔

[illegible] ۱۹۱۲ء ... برطانوی حکومت نے دہلی کو پایۂ تخت بنایا۔

[illegible] اپریل ۱۹۶۹ء ... بھارت کے پہلے ایٹمی بجلی گھر کے تاراپور میں کام کرنا شروع ہوا۔

یکم اپریل ۱۹۷۶ء ... دوردرشن کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا۔

۳ر اپریل ۱۶۸۰ء ... شیواجی مہاراج کی موت رائے گڑھ قلعہ میں ہوئی۔

۴ر اپریل ۱۸۵۸ء ... مہارانی لکشمی بائی جھانسی کی رانی نے انگریزوں کو چکمہ دے کر نکل جانے میں کامیاب ہوئیں۔

۳ر اپریل ۱۹۸۴ء ... راکیش شرما روس خلا میں جانے والے پہلے ہندوستانی بنے۔

۹ر اپریل ۱۹۸۰ء ... ممبئی ودھان بھون کا افتتاح آنجہانی وزیر اعظم اندرا گاندھی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

۱۲ر اپریل ۱۹۷۰ء ... میگھالیہ آسام کے تحت خود مختار پہاڑی ریاست بنی۔

۱۲ر اپریل ۱۹۷۸ء ... بھارت کی پہلی ڈبل ڈیکر ٹرین ممبئی تا پونے کے درمیان چلائی گئی۔

۱۴ر اپریل ۱۸۹۱ء ... بھیم راؤ امبیڈکر آئین ساز کا جنم مدھیہ پردیش کے موضع مہو میں ہوا۔

۱۵ر اپریل ۱۴۶۹ء ... گرو نانک دیوجی بانی سکھ مذہب کا یوم پیدائش۔

۱۵ر اپریل ۱۷۹۹ء ... سری رنگا پٹم کی گھیرابندی شروع ہوئی ٹیپو سلطان کی موت کے بعد ختم ہوئی۔

۱۵ر اپریل ۱۸۹۵ء ... بال گنگادھر لوکمانیہ تلک نے رائے گڑھ قلعہ میں شیواجی مہا اتسو کا افتتاح کیا۔

۱۶ر اپریل ۱۸۵۳ء ... ایشیا کی پہلی ریل بھارت کے ممبئی تا تھانے کے درمیان چلائی گئی۔

۱۷ر اپریل ۱۹۷۵ء ... بھارت کے دوسرے صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن انتقال فرما گئے۔

۱۷ر اپریل ۱۹۷۷ء ... وسنت راؤ بی پاٹل مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے۔

۱۸ر اپریل ۱۶۱۲ء ... شاہجہاں نے ممتاز محل جس کا اصل نام ارجمند بانو بیگم تھا اس سے شادی کر لی۔

۱۸ر اپریل ۱۸۵۹ء ... رامچندر رگھوناتھ ٹوپے آزادی کی لڑائی میں حصہ لینے کے جرم میں ان کو سزائے پھانسی دی گئی۔

۲۱ر اپریل ۱۵۲۶ء ... پانی پت کے میدان میں پہلی لڑائی بابر اور دلی کے سلطان ابراہیم لودھی کے درمیان ہوئی۔ ابراہیم کو شکست ہوئی مغلوں کی حکومت قائم ہو گئی۔

۲۱ر اپریل ۱۹۹۷ء ... وزیر اعظم ہردن ہلی ڈوڈے دیوا گوڑا کی قیادت والی متحدہ محاذ دس ماہ پرانی حکومت کا خاتمہ اندر کمار گجرال ملک کے وزیر اعظم بنے۔

۲۲ر اپریل ۱۷۷۴ء ... انگریزوں نے روہیل کھنڈ پر قبضہ کیا۔

۲۲ر اپریل ۱۹۵۸ء ... بحری فوج کے پہلے ہندوستانی سربراہ ایڈمرل آر ڈی کٹاری مقرر ہوئے۔

۲۵ر اپریل ۱۹۸۲ء ... دوردرشن سے رنگین نشریہ شروع ہوا۔

۲۶ر اپریل ۱۹۷۵ء ... سکم ہندوستان کی ریاست بنی۔

۲۷ر اپریل ۱۸۷۶ء ... کلکتہ یونیورسٹی میں عورتوں کو داخلے کی اجازت ملی۔

۲۸ر اپریل ۱۸۷۶ء ... برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ ہندوستان کی ملکہ بنی۔

۲۹ر اپریل ۱۶۳۹ء ... مغل بادشاہ شاہجہاں نے دلی کے لال قلعہ کی بنیاد رکھی۔

۳۰ر اپریل ۱۸۶۹ء ... ایسٹ انڈیا کمپنی بحریہ برطانوی بحریہ میں شامل ہو گئی۔

ڈاکٹر عبدالکریم نشتر

تابناک پہلو

نقش کوکن کے پچھلے یعنی فروری اور مارچ کے مشترکہ شمارے میں ڈاکٹر نشتر صاحب کا ایک مضمون "کوکن کتنا حسین ہے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے وہ دراصل نقش کوکن اسٹوڈنٹ فورم کے ضلعی سطح کے پروگرام کا سفرنامہ ہے۔ ممبئی سے ک۔ا۔ٹ۔ف کا تعلیمی کارواں ۲۱ نومبر ۹۸ء کو ضلع رتناگری (چپلون) پہنچا اور تعلیمی مقابلے انجام دیکر ضلع رائے گڈھ کے لئے شہر ناگوٹھنے کی طرف لوٹ پڑا۔ اس کا ذکر پچھلے شمارے میں ہے۔ زیر نظر مضمون اسی سلسلے کی اگلی کڑی ہے جس میں ناگوٹھنے میں منعقدہ ک۔ا۔ٹ۔ف کے تعلیمی مقابلوں کی روداد ہے۔ نشتر صاحب نے اس روداد کو اس قدر دلنشیں انداز میں رقم کیا ہے کہ وہ ایک تاریخی مضمون بن گیا ہے۔ (ادارہ)

این ای ایس ہائی اسکول ناگوٹھنے کے سامنے ہماری بس رکی تو ہم سب اپنی نیم غنودہ آنکھیں پونچھتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے۔ چاروں طرف رات کا اندھیرا اور سناٹا پھیلا ہوا تھا۔ ملگجی چاندنی میں این ای ایس ہائی اسکول کی نوتعمیر شدہ عمارت مہمانوں کا استقبال کر رہی تھی۔ زینوں کو طے کرکے سب لوگ اوپر کی منزل پر پہنچے، بڑے بڑے کلاس روم، کشادہ بالکنی، ہیڈ ماسٹرس آفس، قریب ہی باتھ روم۔!

ذمہ داروں کی رہنمائی میں سب نے اپنی اپنی جگہ ڈھونڈلی اور دبک کر پڑ رہے۔ سامنے ممبئی جانے والی سڑک کی طرف ایم آئی ڈی سی کا دور تک پھیلا ہوا علاقہ دکھائی دے رہا تھا۔ گیس کمپنی کا احاطہ بہت سے برقی قمقموں سے جگمگا رہا تھا۔ ایک چمنی سے آگ کا شعلہ نکل رہا تھا جیسے کسی نے تارِ ظلمات کو راکھ کرنے کے لئے مشعل جلا رکھی ہو اس مشعل کی روشنی دور دور تک پھیل رہی تھی۔

بلند و بالا این ای ایس ہائی اسکول کی عمارت بھی اطراف کی تیرگی جہل کے لئے ایک مشعل ہی لگ رہی تھی اور اس مشعل سے بھی دور تک علم کی روشنی پھیل رہی تھی۔ جہالت کا دھواں آہستہ آہستہ معدوم ہو رہا ہے۔ آٹھ دس سال پہلے اسی طرح کے ایک پروگرام میں شرکت کی تھی۔ اس وقت نیا نیا اسکول تھا۔ دفعدار، ادھیکاری اور دیگر تعلیم پسند گھرانوں کے باشعور و باحوصلہ افراد نے اپنے علاقے کی تعلیمی ضرورتوں اور ان کی تکمیل کی دشواریوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے ناگوٹھنہ میں اردو ہائی اسکول کی داغ بیل ڈالی تھی۔ ننھے سے پودے کو چھتنار درخت کی شکل لینے میں خاصا ایثار اور وقت درکار ہوتا ہے، سو ناگوٹھنہ کے اردو جانثاروں نے ایثار میں کمی نہ آنے دی اور اب اتنی مدت بھی گزر چکی ہے کہ برگ و بار کی توقع کی جاسکے۔

اسکول کو شروع سے ہی خلوصِ دل سے قومی خدمت کا جذبہ رکھنے والے اساتذۂ کرام بھی میسر آئے اور دشواریوں پر قابو پانے کے لئے سیٹھ ابوبکر دفعدار، عبدالصمد ادھیکاری اور دیگر صاحبان

[illegible] نہیں کیا چنانچہ ایک دہے کے
[illegible] ایس ہائی اسکول ناگوٹھنہ اطراف
[illegible] تعلیم گاہوں میں شمار ہونے لگا۔

ارشاد کنکے جیسے سرگرم و مخلص نوجوان
مدرس کی حیثیت سے اسکول کی تعمیر و ترقی کے
سلسلے میں بڑے مفید ثابت ہوئے۔ انہوں نے اپنی
انتظامی صلاحیت اور حسنِ کارکردگی سے درسگاہ
عزت و شہرت کے مقام پر لا کھڑا کیا۔ تدریسی
عمل کی ایماندارانہ انجام دہی کے ساتھ ساتھ اسکول
میں ادبی، تہذیبی اور ثقافتی امور کا فروغ بھی
ایک لازمی عنصر ہے۔ ارشاد کنکے نے اس پہلو
کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا تھا۔ چنانچہ آج دس
برسوں بعد بھی ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷ء کے اولین ضلعی سطح کے
مقابلوں کا خوبصورت دن ذہن و دل میں تازہ ہے۔

علی ایم شمسی اور غنی غازی کی شرکت
نے بھی اس پروگرام کو یادگار بنانے میں نہایت
اہم رول ادا کیا تھا۔ وہ شمسی صاحب کے عروج و
شباب کا دور تھا۔ ان دنوں شمسی صاحب کے سحر
خطابت کی بڑی دھوم تھی۔ اپنے حسنِ خطابت سے
شمسی صاحب نے پورے خطۂ کوکن کو مسحور کر رکھا تھا۔
اس دن بھی "وہ کہیں اور سنا کرے کوئی"، کا عالم
تھا۔

ساتھ ہی غنی غازی جنہوں نے روزنامہ
"اردو ٹائمز" کے چیف رپورٹر کی حیثیت سے خاصی
شہرت حاصل کر لی تھی اور بچوں کے ممتاز ادیب
کی حیثیت سے خاصے معروف ہو چکے تھے۔ انہوں
نے بھی اپنی تقریر اور فکر و خیال کے اظہار سے
حاضرین کو بڑا متاثر کیا۔

اس دن کے تقریری مقابلے میں عبدالصمد
ادھیکاری صاحب کے ننھے منے فرزند نے اپنی
تقریر اور حسنِ خطابت کا ایسا نقش چھوڑا کہ اس
پر انعامات کی بارش ہو گئی۔ این ای ایس ہائی
اسکول نے اپنی، مرکزی حیثیت، بنائے رکھی اور
دیگر مقابلوں میں بھی اس کے طالب علم بہت
سراہے گئے تھے۔ تب سے انہوں نے اپنے
کلچرل امیج پر آنچ نہیں آنے دی ہے۔

آج بھی (۲۲ نومبر ۱۹۹۸ء) ارشاد کنکے اور
ان کے ساتھیوں نے پورا اہتمام کر رکھا ہے۔ ہر ایک بات
میں ان کے حسنِ انتظام کی خوبی جھلک رہی ہے۔
اسکول کمیٹی کے چیئرمین جناب عبدالصمد ادھیکاری
صاحب آج کے جلسے کی صدارت فرما رہے ہیں۔
شگفتہ چہرہ، شگفتہ مزاج اور شگفتہ طبیعت کے
آدمی ہیں۔ ! محترم ابوبکر دفعدار صاحب مہمان خصوصی
کی حیثیت سے تشریف رکھتے ہیں، متانت، معصومیت
سادگی، انکسار اور خلوص کا پیکر۔۔۔ کوکن ہائیر ایجوکیشنل
یونٹ کے سرگرم و فعال سکریٹری عبدالوہاب دفعنے صاحب
بھی مہمان خصوصی ہیں۔ بظاہر نازک اندام لیکن تعلیمی
ترقی اور تبدیلی کے لئے بڑی ہی مستعدی اور چستی و
پھرتی کے ساتھ سرگرم رہنے والی شخصیت۔۔۔!

کوکن ہائیر ایجوکیشنل یونٹ کو علی ایم شمسی
اور غلام محمد پیش امام صاحبان کی قوت و صلاحیت
میسر ہے۔ اس ادارے نے گزشتہ چند برسوں میں
تعلیمی بیداری اور ترقی، و تبدیلی کے لئے بڑی قابلِ
ذکر خدمات انجام دی ہیں۔ خصوصاً ضلع رائےگڑھ

ان کی تعلیمی سرگرمیوں کا میدان ہے۔

جناب اسماعیل دفعدار صاحب ایک باہمت، باحوصلہ اور فراخدل انسان ہیں۔ ان کی تعلیم پسندی کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ انہوں نے ۳۲۳.۳.۸۲ کو گویا ایک کورا چیک فراہم کر رکھا ہے کہ جب کبھی کفالت کا مسئلہ درپیش ہو تو اسے استعمال کر لیا جائے۔ آج کے پروگرام کی کفالت بھی اسماعیل صاحب ہی کر رہے ہیں اور یہ کفالت انہوں نے اس شرط پر قبول کی ہے کہ کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب جو ضعفِ بصارت کی وجہ سے نقش کوکن کی ادارت سے سبکدوش ہوئے ہیں، این ای ایس سنٹر کی تقریب میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائیں گے۔

چنانچہ مستری صاحب میزبان و مہمان دونوں حیثیتوں سے جلوہ افروز ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ دفعدار گروپ اور اہلِ ناگوٹھنہ کی محبت ہے کہ جو شخص ہمیشہ مائیک ہاتھ میں لیکر دوسروں کو اپنی سُناتا آیا ہے وہ آج اسٹیج پر خاموش بیٹھے اور دوسروں کو سُنے ـــــ پتہ نہیں مستری صاحب تین گھنٹوں سے بھی زیادہ وقت خاموش کیسے بیٹھے رہے۔ ان کی زبان تو منہ ہی منہ میں گھوم رہی ہو گی ـــــ مگر اس وقت ان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا جب اسکول اور دفعدار گروپ کی طرف سے ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ ہاتھوں میں گلدستہ، گلے میں ہار اور بدن پر خوبصورت شال، ساتھ ہی ان کی طویل اور بے لوث خدمات کا اعتراف اور زبردست خراجِ تحسین، صحت

نقش کوکن

وشفائے کاملہ کے لئے دعاؤں کا نذرانہ اور قطعہ ماہر مالیگانوی کی طرف سے منظوم سپاس نامہ اظہارِ تشکر کرتے ہوئے مستری صاحب کی آواز بھی رُندھ گئی تھی۔ بے لوث سماجی خدمات انجام دینے والوں کی پذیرائی اور تحسین آفرینی ا[illegible] میں بھی قائل ہوں، وہ اس لئے کہ اس اقدام سے دوسروں کو ترغیب ہوتی ہے اور ڈھل مل یقینوں میں اعتماد و حوصلہ جاگتا ہے۔ نئی نسل اور نیا خون بھی اپنا لائحہ عمل مرتب کرنے لگتے ہیں۔ آ[illegible] کی تقریب کا یہ پہلو بڑا تابناک تھا۔ ٭٭٭

یاران تیز گام نے منزل کو جالیا
ہم محوِ نالۂ جرس کارواں رہے

آیے ہاتھ بڑھائیں ہم بھی

از: رشیدہ قاضی

نقوش کوکن کا فروری مارچ کا مشترکہ شمارہ ایک دل خراش خبر کے ساتھ منظر عام پر آیا کہ رسالے مالی بحران کی بنا پر بند ہونے کی نوبت آگئی ہے۔ اس دلدوز اطلاع سے سخت ذہنی اذیت پہنچی۔ وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ جو رسالہ پچھلی چار دہائیوں سے پابندیٔ وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے، اس کی بنیاد مالی اعتبار سے اتنی کمزور ہے۔ نقوش کوکن صالح اقدار کا علمبردار کوکنی قوم کا واحد ترجمان ہے۔ خدانخواستہ یہ بند ہوا تو ہماری بڑی سبکی ہوگی کہ کوکنیوں میں اتنا بھی دم خم نہیں کہ اپنی برادری کے نمائندہ جریدے کو جاری رکھ سکیں۔ ہمارے بیچ خیر سے الحاج عبدالرزاق کالسیکر صاحب جیسی مخیر ہستیاں موجود ہیں۔[1] کالسیکر صاحب فلاحی اداروں کے قیام کیلئے کروڑہا روپیوں کے عطیات دیتے ہیں۔ نقوش کوکن کے مالی تحفظ کے لئے تو بس ایک کروڑ ہی کافی ہے۔ وہ جو نقوش کوکن کی طرف دستِ سخا دراز کریں تو رسالے کے تنِ مردہ میں جان پڑ جائے کہ ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ،

خدارا کچھ کیجئے۔ کوئی اسکیم بنایئے۔ کوئی مہم چلایئے۔ کوئی پروگرام ترتیب دیجئے، پرچے کی بقا کیلئے تگ و دو کیجئے۔ نقوش کوکن کو زندہ و پائندہ رکھنے کے لئے جنگی پیمانے پر اقدامات کرنے ہوں گے۔ اپنی جانب سے عرض ہے کہ ہر قدم پر میں ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ مالی امداد سے قاصر ہوں کہ دچیل کے گھونسلے میں ماس کہاں۔ البتہ ایک بہی خواہ ہونے کے ناطے فرصت کا سارا وقت اور بچی کھچی توانائی رسالے کی نذر کرتی ہوں۔ جو مناسب سمجھئے خدمت لیجئے اور بہر قیمت ماہنامے کو مرگ ناگہانی سے بچا لیجئے۔ محبان اردو سے مخلصانہ استدعا ہے کہ وہ آگے آئیں اور ہاتھ بڑھائیں اور بر چیز بیمار کی مسیحائی کریں۔ نقوش کوکن نے اگر داعیٔ اجل کو لبیک کہا تو یہ صرف کوکنیوں کا ہی نہیں پورے خطہ مہاراشٹر کا زیاں ہوگا۔ ایک لسانی المیہ ہوگا اور پھر اہل مہاراشٹر ہرگز سر اٹھا کر یہ نہ کہہ پائیں گے کہ وہ اردو نواز ہیں۔ ⁂

---

[1] محترمہ رشیدہ قاضی صاحبہ نے عالیجناب حاجی عبدالرزاق کالسیکر کا نام تجویز کیا اس طرح کوکنی برادری میں اور بھی کئی مخیر علم دوست حضرات ہیں اگر وہ رشیدہ صاحبہ کی اس اپیل پر توجہ دیں تو نقوش کوکن کی مشکل آسان ہو جائے۔
کالسیکر صاحب کے ہم شکر گذار ہیں کہ انہوں نے نقوش کوکن ٹیلنٹ فورم کی کارکردگی سے خوش ہو کر دو بار ایک ایک لاکھ روپئے کا گرانقدر عطیہ ہمیں مرحمت فرمایا ہے۔ تاکہ ہم طلباء اور اساتذہ کو انعام پیش کریں۔ (ادارہ)

کوکنی ہاؤس

بجے گڈھ میں گھاس پھوس کے کوکنی ہاؤس، سیاحوں کے تہذیبی رشتہ جوڑنے میں کامیاب

از: عثمان خان

"دو سرز مین کوکن پر قائم بجے گڈھ بندرگاہ سے قریب یوئے وکنیتی گڑے، سیاحوں کی کشش کا باعث ہے۔ جہاں قدیم طرز پر بہترین گھاس پھوس اور بانس کے استعمال سے راماین اور مہابھارت میں ذکر کئے گئے جھونپڑیوں کی طرز پر بنائے گئے مکانات سیاحوں کی دلبستگی کیلئے بنائے گئے ہیں۔ جس میں قابل معماروں کی خدمات حاصل کی گئی جنہوں نے اپنی مہارت اور فن کے بل بوتے پر انہیں ایک شاہکار گھر کی حیثیت دی ہے۔ ان گھروں کو "کوکنی ہاؤس" کا نام دیا گیا ہے۔ جس میں قیام کے لئے دنیا بھر کے سیاحوں کے قدم کھنچے چلے آتے ہیں۔"

شہروں کی بھیڑ بھاڑ گنجان آبادی شور و غل سے آزاد بہترین پرسکون آلودگی سے پاک زندگی گزارنے کی تمنا آج کون نہیں کرے گا۔ اور پھر قدرتی تناظر سے آراستہ پرسکون ماحول اگر میسر آجائے تو یہ ایک نعمت سے کم نہیں ہے بس دل چاہتا ہے کہ ایسے ماحول میں زندگی کے کچھ دن گزر جائیں۔ عیش و نشاط سے پرُ ماحول جدا گانہ ماحول، جداگانہ تہذیب تبادلہ خیال، ایکدوسرے کے ثقافتی ورثے کا تبادلہ دراصل سیاحت کا وہ لازوال خزانہ ہے جو ہمیں ایکدوسرے کے عادت و اطوار سے واقف کرا کے قومی یکجہتی اور عالمی سطح پر ایکدوسرے سے برادرانہ تعلقات قائم کرنے پیدا کرسکتا ہے۔

قدرتی ماحول اور مناظر کے متلاشی سیاح:

ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی دلچسپی اب فائیو اسٹار ہوٹلوں میں قیام کرنے میں کم ہوتی جارہی ہے بلکہ وہ جس جگہ جارہے ہیں وہ وہاں آزادانہ ماحول میں گم ہونا زیادہ پسند کرتے ہیں کھلے سمندر کے کنارے قدرتی اور آزادانہ ماحول میں ان کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کے مدنظر ٹورزم ڈیولپمنٹ بورڈ نے سیاحوں کی عین خواہش کے مطابق قدیم روایات پر مبنی جھونپڑیاں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے ان کا رشتہ براہ راست کوکنی تہذیب سے جڑ جاتا ہے۔

کوکنی طرز کے مکانات کا قیام:

کوکن سے جانیوالے سیاح ان جھونپڑیوں میں جب قیام کرتے ہیں تو ان کا رشتہ کوکنی تہذیب سے براہ راست جڑ جاتا ہے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے

[illegible] سیمنٹ بنانے لیے ہیں کے.
[illegible] سرو کے بن میں گھاس پھوس بانس
[illegible] پر مشتمل جھونپڑیاں بنائی ہیں۔
[illegible] ہاؤس کا نام دیا گیا ہے۔

کوکنی ہاؤس ایک تعارف! کوکن کے
دیہاتوں میں دستیاب گھاس پھوس بانس اور
ناریل کے پتوں سے مزین ان کوکنی ہاؤس کی
لاگت تقریباً ۸ ہزار روپیہ ہے۔ جس کی لمبائی
۱۵ فٹ اور چوڑائی ۱۲ فٹ رکھی گئی ہے۔
دیواروں اور فرش کو گوبر سے پوت کر قدیم روایات
کو زندہ رکھا گیا ہے۔ سیمنٹ کا مطلق استعمال
نہیں کیا گیا ہے۔ ایک لکڑی کا دروازہ بانس کی
کھڑکیاں دو قندیل بجلی سے روشن ہیں لیکن
ان کی روشنی عام قندیل کی طرح مدھم ہوتی ہے۔
دو بستر پنکھے، واٹر کولر، واش بیسن، رنگین
پردوں سے مزین دیواریں، ڈھلان والی چھت
اور اطراف و اکناف کا خوابناک ماحول ہی کوکنی
ہاؤس کا وطیرہ ہے۔

غیر ملکی سیاحوں کی توجہ مبذول کروانے
میں کامیاب، ساحل سمندر پر سرو کے بن میں
واقع کوکنی ہاؤس سیاحوں کے لئے اپنے اندر
بے پناہ کشش سموئے ہوئے ہیں۔ مغربی سمت
میں واقع سمندر میں اٹھنے والی سوچیں سیاحوں
کے دلوں کو لبھاتی ہیں وہ یہ نظارہ ان کے کوکنی
ہاؤس سے بخوبی کر سکتے ہیں۔ طلوع آفتاب اور
غروب آفتاب کے دلفریب نظارے ان کے دلوں
نقش کر کے

کو موہ لیتے ہیں اور وہ اس قدرتی کیف و سرور کے نشہ
سے سرشار ہو جاتے ہیں۔

سمندر میں دور چلنے والی کشتیاں اشفق
کی لالی میں بڑی پرکشش لگتی ہیں جسے دیکھ کر
سیاحوں کا دل مچلنے لگتا ہے یہ کوکنی ہاؤس
درحقیقت سیاحوں کو اس قدر بھا گئے ہیں کہ
ایک دن کی رہائش کے لئے انہیں ہفتوں انتظار
کرنا پڑتا ہے اور وہ اس انتظار کی صعوبتوں کو
بخوبی جھیل جاتے ہیں۔

ان کوکنی ہاؤس کا ملک اور بیرون ملک
سے آئے ہوئے سیاحوں نے بڑے پرکشش و
دلکش انداز میں تذکرہ کیا جو کہ برسات اور طوفان
میں بھی اپنی جگہ قائم رہ کر سیاحوں کی دل
بستگی کا اظہار کرتے ہیں اور ان میں مزید وسعت
دینے کا مشورہ دے کر انہیں بھارت کی عظیم
تہذیب کے ورثے کا ایک عظیم الشان شاہکار
قرار دیا ہے۔ ***

انجیر: انجیر ایک مشہور پھل دار پودا ہے۔ اس کا پھل
ذائقہ میں نہایت شیریں اور لذیذ ہوتا ہے
ایک سال میں دو مرتبہ اس کو پھل لگتا ہے اس کا مزاج گرم
درجہ اول اور تر درجہ دوئم ہے۔ قرآن مجید میں بعض پھلوں
کا ذکر آیا ہے ان میں سے انجیر کے حوالے سے خدا تعالیٰ نے
بہت شفائی فائدے بتائے ہیں۔ قرآن مجید میں ایک
مستقل سورت موجود ہے جو لفظ تین یعنی انجیر سے
شروع ہوتی ہے۔ حضورؐ نے انجیر کے دو فائدے بتائے ہیں
یہ بواسیر کو ختم کر دیتی ہے۔ یہ جوڑوں کے درد میں مفید ہے

"کٹے گی رات نیا آفتاب دیکھیں گے"

پچھلے دو ماہ ہم سختی حالات اور آزمائش سے گزرے ہیں۔ فروری اور مارچ ۱۹۹۹ء کے مشترکہ شمارے میں جب ہم نے اعلان کیا تو خریداروں اور قارئین کو بھی آزمائش میں ڈال دیا تھا۔ جب یہ خبر قارئین کو ملی کہ نقش کوکن مالی بحران کا شکار ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ پرچہ بند کر دیا جائے تو اس خبر کو پڑھ کر لوگ بے چین ہو گئے۔ ایک کہرام سا مچ گیا، کچھ لوگوں نے آکر بالمشافہ ملاقات کی، کچھ لوگوں نے خطوط لکھے، کچھ لوگوں نے ٹیلیفون کئے۔ منجملہ تمام ہمدردان نے ڈھارس بندھائی اور درخواست کی کہ پرچہ بند نہ کیا جائے۔ اسے مالی بحران سے نکالنے کی ممکنہ کوشش کی جائے گی اس شمارے میں محترمہ رشیدہ قاضی صاحبہ کا مضمون بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ ماہنامہ نقش کوکن مشنری اسپرٹ سے چلایا جا رہا ہے اس سے مالی منفعت کبھی بھی مقصود نہیں رہی اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ پرچہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے بلکہ مہاراشٹر میں یہ اُردو کا واحد پرچہ ہے اور شاید ہندوستان میں بھی جو ایک پبلک ٹرسٹ کے زیر اہتمام جاری و ساری ہے۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کہ یہ ماہنامہ کوکن واسیوں کا، کوکن واسیوں کے ذریعہ چلائے جانے والا اور کوکن واسیوں کے لئے جاری ہے۔

عام طور پر اُردو والے اخبار اور رسالے پڑھنا تو چاہتے ہیں مگر دوسری زبانوں کے قارئین کے مقابلہ میں اُردو کے قاری کم ہی ہوں گے جو اخبار خرید کر پڑھیں گے اس میں کوکنی کلچر کریلہ اور نیم چڑھا والی مثال کی طرح شامل ہو جاتا ہے۔ ہم نے پچھلے ۳۵ سالوں میں کوکنی برادری کے cultural defect کو جو محسوس کیا وہ حسب ذیل ہے:

(۱): اگر کسی سے خریدار بننے کی درخواست کی جائے تو فوری طور پر وہ اس کے لئے راضی ہو جاتے ہیں مگر ایک شکایت کرتے ہیں کہ "اگر آپ نے پہلے کبھی ہم سے کہا ہوتا تو ہم برسوں پہلے اس پرچے کے خریدار بن گئے ہوتے مگر آپ نے کبھی ہم کو پوچھا ہی نہیں۔" اب اس اللہ کے بندے سے ہم کیوں کر سوال کریں کہ آپ کے ہاتھ میں یہ جو اُردو کا روز نامہ ہے کیا اس کے ایڈیٹر، رپورٹر یا پبلشر نے آپ سے آکر یہ درخواست کی تھی کہ آپ یہ اخبار خرید لیجیے۔

(۲) اگر کسی کا زرِ مبادلہ ختم ہو جائے اور اس کو یاد دہانی کا کارڈ ہم بھیج دیں تو جواب ندارد اس پر تنگ آکر ہم نے پرچہ بھیجنا بند کر دیا تو فوراً آکر یا خط لکھ کر شکایت کریں گے کہ آپ کے نزدیک پیسے کی قدر و قیمت ہے۔ خریدار کی کوئی قیمت نہیں

[illegible] سویرے کے [illegible] یکمشت آپ کی رقم ادا نہیں کر سکتے تھے۔

[illegible] اگر کسی کی مدت خریداری ختم ہو جاتی ہے اور انہیں بھیجے گئے یاد دہانی کے کارڈ کا جواب بھی نہ آئے تو ہم یہ جان کر مذکورہ صاحب متمول ہیں دیر سویر جب بھی ملیں گے تو واجب الادا رقم یکمشت ادا کر دیں گے۔ اس خوش فہمی کی بنا پر پرچہ جاری رکھا جاتا ہے اور کچھ دیر بعد جب دوبارہ یاددہانی کی جاتی ہے تو برہم ہو کر کہتے ہیں کہ جب آپ کے کارڈ کا ہم نے کوئی جواب نہیں دیا تو آپ کو سمجھنا چاہیے تھا کہ ہم خریدار رہنا نہیں چاہتے۔ آپ نے خواہ مخواہ پرچے ضائع کئے۔ ہم تو اس کی رقم ادا نہیں کریں گے۔

یہ حال صرف خریداروں کا ہی نہیں بلکہ بعض مشتہرین کا بھی ہے اور کچھ مشتہرین تو ایک قدم اور بھی آگے نکل جاتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہماری درخواست پر اشتہار کے نرخ نامہ پر دستخط کر کے اپنی رضامندی کا ثبوت تو دیتے ہیں مگر جب بل ان کے پاس پہنچتا ہے تو ۔ 600 روپیہ (رقم منظور ہوئی تھی) کی جگہ ۔500 روپیہ ادا کر کے ٹرخا دیتے ہیں۔

اللہ کا کرم ہے کہ کچھ خریدار اور مشتہرین جو اس سے مستثنیٰ ہیں ان کے رحم و کرم پہ پرچہ اتنے سالوں چلتا رہا مگر کاغذ، کتابت اور طباعت کے اخراجات کے بوجھ تلے ہم دبے ہی تھے کہ شرح ڈاک نے کمر توڑ کر رکھ دی۔ زرِ مبادلہ کی رقم سالانہ ۔ ۱۰۰ روپیہ ناکافی ثابت ہو گئی مگر خریداروں کی دلچسپی اور سکت کو ملحوظ رکھ کر ہم قیمت بڑھانے سے کتراتے رہے اور اس طرح مالی بحران کا شکار ہو گئے۔

اب ہمدردان اور بہی خواہان نے جس ہمدردی، پشت پناہی اور ہمت افزائی کا مظاہرہ کیا ہے اس کے نتیجے میں ہم اپنا سفر جاری رکھنے کے اُمیدوار ہیں اللہ ہماری اُمیدوں کو بر لائے اور ہمیں ثبات میں استقامت عطا فرمائے۔ (ادارہ)

علامہ پرتو لکھنوی پر کتاب کی اشاعت

لکھنؤ اسکول کے ممتاز عروضداں شاعر علامہ پرتو لکھنوی کے فکر و فن پر اُن کے شاگرد حیدر حسین فضا لکھنوی نے "پرتو لکھنوی" نامی ایک کتاب مرتب کردی ہے۔

۳۸۴ صفحات کی یہ کتاب ۱۵۰ روپے میں فرخ پبلیکیشنز ۱۶۔اشرف منزل محمد عمر کوکل مارگ ممبئی ۹ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

نوائے ادب کا تازہ شمارہ

انجمن اسلام ممبئی کا ادبی ترجمان ششماہی "نوائے ادب" ادبی حلقوں میں غیر معروف نہیں۔ اس کی اب تک ۴۷ جلدیں مکمل ہوچکی ہیں۔ ڈاکٹر آدم شیخ کے زیر ادارت اس قدیم جریدے کا تازہ شمارہ اپنے جلو میں اعلیٰ درجے کے مضامین لئے ہوئے منظر عام پر آچکا ہے ۸۰ صفحات کے اس جریدے کا سالانہ چندہ ۱۰۰ روپئے ہے جبکہ مدیر محترم کی اطلاع کے مطابق آئندہ سے اسے ششماہی کے بجائے سہ ماہی کردیا جائے گا۔ محققین اور ناقدینِ ادب سے مدیر نوائے ادب نے قلمی تعاون کی درخواست کی ہے۔

زبیر رضوی کو اردو ادب کی فیلوشپ

مرکزی وزارتِ برائے فروغ انسانی وسائل نے اردو کے ممتاز شاعر زبیر رضوی کو اردو ادب کی واحد فیلوشپ منظور کی ہے۔ اس فیلوشپ کے تحت زبیر رضوی ہندوستانی فنونِ لطیفہ سے اردو کا رشتہ جیسے موضوع پر اپنے پروجکٹ کو مکمل کریں گے۔ فیلو شپ کی مدت ۲ سال ہوگی۔ واضح رہے کہ اس دوران زبیر رضوی کو ۶ ہزار روپئے ماہانہ وظیفہ ملا کرے گا۔

پی ایچ ڈی گائیڈ مقرر

آرٹس، کامرس و سائنس کالج بیاول ضلع جلگاؤں کے صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر ایم آئی ساجد کو نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی جلگاؤں نے اردو میں تحقیقی کام (پی ایچ ڈی) کرنے والوں کے لئے گائیڈ مقرر کیا ہے۔

ساجد صاحب نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز (اردو، فارسی و اسلامک کلچر) کے سرگرم رکن ہیں۔

جاوید اختر کو پدم شری ایوارڈ

مشہور اردو شاعر اور قلمی مکالمہ نگار جاوید اختر کو امسال حکومت ہند کی جانب سے یوم جمہوریہ کے موقع پر ایک اہم شہری اعزاز پدم شری ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔

پسر یچا کی جگہ حسن غفور

وزیر اعلیٰ مہاراشٹر نارائن رانے نے اقتدار سنبھالتے ہی پولس فورس میں کئی تبدیلیوں کا حکم دے دیا ہے۔ ان میں سب سے بڑا ردّوبدل یہ ہے کہ جوائنٹ کمشنر آف پولس لاء اینڈ آرڈر ڈاکٹر پی ایس پسر یچا کی جگہ اسپیشل انسپکٹر آف جنرل پولس انٹی کرپشن بیورو حسن غفور کو لایا جارہا ہے۔

توڑیل ہائی اسکول میں تقسیمِ انعامات واسناد

۱۰ر فروری ۱۹۹۹ء کو ای۔ ایس۔ انگلش اسکول لوئر توڑیل میں جشنِ تقسیمِ انعامات و اسناد بڑے تزک و احتشام سے منایا گیا۔ جلسے کی صدارت سوسائٹی کے نائب صدر جناب عنایت ابراہیم خاں دیشمکھ صاحب نے فرمائی۔ مہمانانِ خصوصی میں جناب اسماعیل ہنوارے، جناب یاسین ہنوارے اور اسکول کے سابق ہیڈ ماسٹر جناب اسماعیل شیخناگ موجود تھے۔ جلسے کی غرض وغایت اسکول استاد جناب اسرار دیشمکھ نے بیان کی۔ گل پوشی ہیڈ ماسٹر جناب سیّد نظام الدین اور سپروائزر جناب شیخ ظفر عالم نے کی۔ دیگر لوگوں نے اپنی تقاریر میں بچوں کی ہمت افزائی کی۔ نظامت کے فرائض جناب نوشاد احمد مونس صاحب نے انجام دیئے۔

شعبہ نشرواشاعت، لوئر توڑیل

عبدالرحمٰن واگلے ساز کا شعری مجموعہ 'نوائے ساز' کی تقریب اجرا

امریکہ میں مقیم خطہ کوکن (رتنا گیری) کے باشندے عبدالرحمٰن واگلے ساز جو امریکہ میں اردو کلچرل سوسائٹی کے بانی ممبر بھی ہیں پچھلے دنوں ان کا ایک شعری مجموعہ "نوائے ساز" کے نام سے شائع ہوا۔ اس مجموعے کے رسم اجراء کی ایک تقریب ۳ فروری ۹۹ء بدھ شام ۵ بجے تا ۷ بجے بمقام اکبر پیر بھائی ہال، انجمن اسلام کمپلیکس (سی ایس ٹی، ممبئی ا) میں منعقد کی گئی۔ تقریب کی صدارت انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا نے کی۔ پروفیسر عبدالستار دلوی (ریٹائرڈ صدر شعبہ اردو، ممبئی یونیورسٹی) مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو تھے۔ واگلے صاحب کی خوش دامن خدیجہ بی محمد پاگر نے کتاب کا اجرا کیا۔ نظامت کی ذمہ داری عبدالسمیع بوبیرے (ایڈیٹ شاہنامہ اورناہنامہ صبح امید، ممبئی) نے ادا کی۔ ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے عبدالرحمٰن واگلے ساز کو ان کے شعری مجموعے کی اشاعت پر مبارکباد پیش کی اور امریکہ میں مقیم رہ کر اردو کلچرل سوسائٹی کے ذریعہ موصوف اور ان کے رفقاء کی خدمات پر خوشی کا اظہار کیا مہمان خصوصی پروفیسر عبدالستار دلوی نے کہا کہ کوکن برادری سے بہت سے شاعر و ادیب، کوکن اور ممبئی کے علاوہ خلیجی ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اب انگلینڈ اور امریکہ سے بھی ان کے وجود کی اطلاع ملنے لگی ہیں موصوف نے واگلے صاحب کے اس شعری مجموعے کی اشاعت کو نیک فال قرار دیا۔

جناب انجم رومانی نے کہا کہ اردو اب ملک میں چاہے بے گھر رہی ہو لیکن اس کا دائرہ اب صرف ہندوپاک تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ اس نے سات سمندر پار بھی جگہ جگہ اپنے جزیرے بنالئے ہیں۔ جناب فقیر محمد مستری نے عبدالرحمٰن واگلے صاحب کے شعری مجموعے کی اشاعت پر خوشی اظہار کیا جناب عثمان غنی عادل (مکتبہ فاران) نے بتایا کہ عبدالرحمٰن واگلے

صاحب تقریباً تیس سال کے عرصے سے امریکہ میں مقیم ہیں اور موصوف بارہ سال بعد شاعر کی حیثیت سے اپنی ایک شناخت بنا کر آئے ہیں۔ عبدالرحمٰن واگلے نے کہا کہ میری غزلیں میرے اشعار جیسے کچھ بھی ہیں اگر ان میں قوت گویائی ہوگی تو یہ خود بول اٹھیں گے۔

منڈن گڈھ گرام پنچایت پر کانگریس قابض

منڈن گڈھ گرام پنچایت کے جنوری ۹۹ء کے الکشن میں آٹھ نشستوں پر الکشن ہوا، چھ سیٹوں پر کانگریس کے امیدواروں نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی جبکہ شیوسینا کے دو امیدوار بمشکل کامیاب ہوپائے۔ کانگریس ورکروں نے جوش وخروش کے ساتھ فتح کا جشن منایا۔

(عبدالغنی پاؤسکر)

ہرنئی پٹھ پیڈی الکشن میں کانگریس فاتح

جنوری ۹۹ میں ہرنئی پٹھ پیڈی (کوآپریٹو بینک) کے انتخاب میں مکمل گیارہ سیٹوں پر کانگریس نے بھاری اکثریت کے ساتھ شیوسینا کے سارے امیدواروں کو شکست دی۔ شیوسینا کا ایک بھی امیدوار کامیاب نہیں ہوسکا۔ منتخب ہونے والے مسلم امیدواروں میں جناب سعید چکٹے، جناب عزیز آئز کر اور عقیل ٹیرونڈ کر شامل ہے۔ مشہور کانگریسی جناب انیل دودھولکر کو بطور چیرمین چنا گیا۔

عبدالغنی پاؤسکر

کوکنی سماج میں بیداری لانے پر زور

مہاراشٹر میں تھانے، رائے گڈھ، رتناگیری اور سندھودرگ کے دور دراز علاقوں تک پھیلے کوکنی سماج سے پسماندگی کو دور کرنے، قومی اتحاد کے جذبے کو فروغ دینے، تعلیمی، معاشی اور صنعتی بیداری پیدا کرنے کے لئے کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن ضلع تھانے کا افتتاحی پروگرام ۸ر فروری کو بھیونڈی میں غلام محمد مومن گرلس کالج ہال میں منعقد ہوا۔ پروفیسر نظام الدین گوریکر نے صدارت کی۔ پروفیسر نظام الدین گوریکر نے کوکن میں مسلم آبادی کیسے بڑھی اس تعلق سے تاریخی حوالوں کے ساتھ بتلایا کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں عرب ممالک سے روانہ ہوکر ہندوستان کے ساحلی علاقوں تک آنے والے وہ پہلے چار جہاز تھے جو کوکن کے سوپارہ، تھانہ، علی باغ اور دھابول کی بندرگاہوں پر لنگر انداز ہوئے۔ ان علاقوں میں مہینوں قیام کیا۔ کاروبار کئے، شادیاں کیں اور بڑے پیمانے پر تبلیغ اسلام کا کام کیا جس سے اس خطہ میں مسلم آبادی میں کثرت سے اضافہ ہوا۔

کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے صدر ایڈوکیٹ فقیر محمد ٹھاکور نے کہا کہ کوکنی نوجوانوں میں تعلیمی بیداری لاکر انہیں روزگار فراہم کرنے کی سمت میں تیزی سے کام شروع کیا گیا ہے۔ فیڈریشن کے نائب صدر ڈاکٹر امتیاز کونڈکری نے کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کی کارکردگی کا اجمالی جائزہ پیش کیا۔ جناب سعد قاضی نے تھانے ضلع کی طرف سے تین متعدد پروگرام اور تعمیری منصوبوں کا اعلان کیا۔ افتتاحی پروگرام کے دوران بیوہ خواتین کے درمیان دس سلائی مشین تقسیم کی گئی اور ۲۵ بچوں کو کسی بھی چھوٹی گھریلو صنعت کے لئے پچاس ہزار روپے تک غیر سودی قرض دینے کا منصوبہ

بھی طے پایا۔

تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم کے سکریٹری عبدالمجید ناچن نے کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے منصوبوں کے لئے حوصلہ افزائی کے کلمات کہے اور فیڈریشن کو ہر ممکن تعاون دینے کا اعلان کیا۔ کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن تھانے ضلع کے صدر نایاب مظہر آغا نے مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

عصری تنقید کا منظر نامہ "فکر و فن اور فکشن"

شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کے سربراہ ڈاکٹر یونس اگاسکر کی ادبی سرگرمیاں ہمہ جہت ہیں۔ ایک مقبول استاد ہونے کے علاوہ وہ ایک معروف محقق، مراٹھی ادب کے مستند جانکار اور معتبر مترجم بھی ہیں۔ نیز اردو کا ایک باوقار سہ ماہی رسالہ "ترسیل" بھی ان کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔

حال ہی میں ان کی تنقیدی کتاب "فکرو فن اور فکشن" منظر عام پر آئی ہے۔ اس کتاب میں نظیر، غالب اور حالی سے لے کر بیدی، کرشن چندر اور مشتاق احمد یوسفی کے فکر و فن اور فکشن پر تنقیدی مقالے شامل ہیں۔ جن کو پڑھ کر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ عصری تنقید کے منظر نامے میں ڈاکٹر یونس اگاسکر بھی اپنی شناخت پیدا کرلیں گے۔

کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے زیر اہتمام شائع شدہ یہ دیدہ زیب کتاب مکتبہ جامعہ ممبئی سے ایک سو پچاس روپئے میں حاصل کی جاسکتی ہے۔

العین (متحدہ عرب امارات) میں مشاعرہ

الاتحاد پرائیویٹ اسکول العین (یو۔اے۔ای) کے پرنسپل جناب سید محمد آصف رضوی کی زیر نگرانی ایک شاندار کل اماراتی مشاعرہ منعقد ہوا جس میں متحدہ عرب امارات کے مشہور و معروف شعراء حضرات نے اپنا کلام سنا کر داد تحسین حاصل کی۔ اس مشاعرے کی صدارت الحاج خواجہ مستان شریف نے کی تو مہمانِ خصوصی کے طور پر یہاں کے ایک عرب شاعر جناب ڈاکٹر زبیر فاروقی اور پاکستانی قونصلیٹ دبئی کے جناب میر بادشاہ صاحب تشریف فرما تھے۔ مشاعرے میں مندرجہ ذیل شعراء حضرات نے شرکت کی۔ سلطنت عمان سے عبدالحمید سولکر ظہور (مہمان شاعر)، العین سے محمد یعقوب، اختر اقبال، حافظ عامر صاحب، عبدالستار شیفتہ۔ شام درانی، انور آفاقی، سعید پسروری، سرفراز احمد، محترمہ تسنیم عابدی، محترمہ سعدیہ روشن، ظہورالاسلام جاوید، ڈاکٹر زبیر فاروق، شارجہ سے اسدالرحمٰن ظفر، عبیدہ سعید، افتخار احمد، محترمہ فرزانہ صاحب مرزا اور ام القوین سے مصدق لاکھانی نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض جناب ظہورالاسلام جاوید صاحب نے انجام دئے۔

(مرسلہ نگار۔ عبدالحمید سولکر ظہور مسقط)

انجمن شریوردھن کا سالانہ جلسہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شریوردھن کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات نیز ممبئی عظمیٰ کے جوائنٹ چیف فائر بریگیڈ افسر کے عہدہ

سبکدوش ہوئے اور حال صدر جمہوریہ ایوارڈ پانے والے شریوردھن کے سپوت محترم محمد علی غلام محی الدین سرکھوت کو خراج تحسین اور اعزاز دینے کی تقریب ۳۰ جنوری ۹۹ء کو انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام کی صدارت میں رکھی گئی تاہم جلسہ کی صدارت حلقہ شریوردھن کے صدر وچیرمین جناب احمد صاحب عرفان شاہ نے کی۔ ایم۔ جی سرکھوت صاحب کو ایم۔ سی۔ سی انچارج جناب افضل خان پٹھان سر کی رہنمائی میں طلبہ نے گارڈ آف آنرس پیش کیا۔ مہمان خصوصی، صدر جلسہ، معزز مہمانان جناب علی عبدالرزاق قاضی جناب وزیر قاضی، جناب شبیر ابراہیم فقیہہ، جناب امتیاز بروڈ، جناب فضل سارنگ جناب عبدالعزیز سرکھوت اور جناب شوکت منڈے کے دست مبارک سے کامیاب طلبہ کو اسناد و انعامات پیش کئے گئے۔ ثمیہ قاضی کو کوکن ہائر یونٹ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اور اسکول ہذا کی طرف سے راتگڈھ میں S S C میں اول آنے پر "بنت کوکن" سے نوازا گیا۔ اسکول ہذا میں سال رواں کے لئے ابن انجمن ایاز عبدالغفار کردمے اور بنت انجمن مسرت احمد صاحب عرفانشاہ کو چنا گیا انھیں "ماریہ سوئیٹ ایوارڈ" دیا گیا۔ بیسٹ سوشل ورکر کا خطاب شہباز عبدالصمد کردمے اور شازیہ اقبال آرائی کو دیا گیا۔ جنرل چمپین شپ کی شیلڈ گرین ہاؤس کے کپتان کو دی گئی ان کے انچارج جناب جراد کردمے، مسز حسنہ ٹولکر، شمیم آپا اور پاٹل سر کو اعزازی تمغے دیے گئے۔ سال کے بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ زعیم اسرار کردمے اور طالبات میں بہترین طالبہ کا ایوارڈ رقیہ امان اللہ بروڈ کو دیا گیا۔ نصیب شبیر ہرڈک کو آل رائے گڈھ تقریری مقابلہ میں اول آنے کا انعام عطا کیا گیا۔ دینیات میں بہترین کارکردگی پر شگفتہ مہاڑی آپا کی طرف سے طلبہ کو دینی کتب اور قرآن شریف عطا کئے گئے۔ پرنسپل شبیر خطیب نے جناب محمد علی غلام محی الدین سرکھوت کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی اور موصوف کو شال اڑھا کر، صدر جلسہ نے تحفہ دے کر اور جناب شاہ نواز کھمکر نے گلپوشی کر کے خراج تحسین پیش کیا۔ جناب ایم۔ جی۔ سرکھوت صاحب نے اپنے اعزاز کو سارے شہر کا اعزاز بتایا۔ نظامت اسکول ہذا کے مدرس جناب خلیل سر نے بحسن وخوبی انجام دی۔ شکریہ کے بعد طلبہ کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔

مراسلہ نگار، خلیل احمد
انچارج شعبہ نشر واشاعت

تعزیتی اجلاس

کویت میں اردو کے معروف مستند شاعر اور کوکن لٹریری سرکل کے صدر عبداللہ ساجد کی رہائش گاہ پر کوکن لٹریری سرکل اور رائٹرز فورم کے زیر اہتمام تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں کوکن کے ترقی پسند شاعر اختر راہی، بزم کوکن کے خازن ابراہیم بیبل اور انڈین کمیونٹی کی معروف شخصیت تاجر اور کوکن لٹریری سرکل کے مشیر اعلیٰ محمد صالح بروڈ کے بڑے بھائی حسن میاں بروڈ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی جو حال ہی میں داغ مفارقت دے گئے۔ کویت میں مقیم اردو کے معروف شاعر، ناقد اور مراٹھی کے پہلے مترجم نور پرکار نے اختر راہی اور انکی تصنیفات پر اظہار خیال فرمایا۔

محمد صالح بروڈ اور مولانا عبدالستار بروڈ سے اپنے غم کا اظہار کرتے ہوئے نور پرکار نے حاضرین کو بتایا کہ حسن میاں بروڈ اپنے گاؤں شریوردھن میں زندہ دلی کی روشن مثال تھے۔ وہ سماجی

کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ نور پرکار نے کہا کہ ابراہیم بیبل نے بزم کوکن کے خازن کی حیثیت سے ایک نمایاں رول ادا کیا ہے۔ نرم دمِ گفتگو اور گرم دمِ جستجو کے نقیب ابراہیم بیبل کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی۔ شرکاء میں علی چوگلے، ایوب قاسم کرجیکر، انور قادری، عارف قاضی، سمیر کاپڈی، نعیم چوگلے کے علاوہ رائٹرز فورم کے جنرل سکریٹری اور پنجابی کے معروف شاعر جسبیر سنگھ دھیمان، ہندی شاعر اومیش شرما اور ڈوگری کے شاعر ڈاکٹر اروند رعنا کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

تری آواز مکے اور مدینے کی رسم اجراء

مشہور و معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر محبوب راہی کی آٹھویں اور تازہ ترین تصنیف، ان کے حمد و مناجات، نعتوں، منقبتوں نیز اسلامی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل منظومات کے مجموعے "تری آواز مکے اور مدینے" جو مکتبہ شاداب حیدر آباد کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے، کی تقریب رونمائی بتاریخ ۲۴ر جنوری ۹۹ء کو مرکز ادب اور مکتبہ شاداب کے تحت انعقاد پذیر ہوئی۔ صدارت جناب منظور الامین سابق ڈائرکٹر اور درشن دہلی نے فرمائی جبکہ کتاب کا اجراء بزرگ و محترم عاشق رسول صلعم الحاج مولانا مرزا عبدالشکور بیگ کے دست مبارک سے عمل میں آیا۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد اللہ خاں ڈین شعبۂ قانون جامعہ عثمانیہ حیدر آباد نے کتاب کی اشاعت پر ڈاکٹر محبوب راہی کے ساتھ مکتبہ شاداب کے چیر من محمد قمرالدین صابری کی خدمت میں بھی تحسین و تہنیت پیش کی۔

پروگرام کا دوسرا حصہ مشاعرے پر مبنی تھا جس کی صدارت حیدر آباد کے صف اوّل کے شاعر جناب رحمٰن جامی نے فرمائی جبکہ نظامت کے فرائض مرکز ادب کے جنرل سکریٹری قدیر انصاری نے احسن طریقے سے انجام دیئے۔ مہمانان خصوصی میں ڈاکٹر رحمت یوسفی زئی، پروفیسر منصور خاں محترمہ عائشہ بیگم رباب، محترمہ رفیعہ منظور الامین اور پدم شری محترمہ ارجمند وہاب الدین شریک مشاعرہ رہیں۔ جن شعرائے کرام نے اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کے ذوق سخن کی سیرابی کی ان میں صدر مشاعرہ جناب رحمٰن جامی صاحب کتاب نیز مہمان شاعر ڈاکٹر محبوب راہی، پروگرام کے کنوینر اور مدیر ماہنامہ شاداب محمد قمرالدین صابری، مہمانان خصوصی ڈاکٹر رحمت یوسف زئی، محترمہ سلطانہ شرف الدین، محترمہ تسنیم جوہر، محترم انور ہاشمی، ڈاکٹر اکبر یوسفی، قدیر انصاری، واصل صدیقی، محبوب علی محبوب اور ڈاکٹر سید حسن کے نام نامی شامل ہیں۔

ڈاکٹر سید حسن۔ وائس پریسیڈنٹ
مرکز ادب۔ ریڈ ہلز۔ حیدر آباد ۴

محمدؐیہ اسکول (کلیان) میں سالانہ جلسہ

محمدیہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے تحت جاری انگریزی پری پرائمری اسکول کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۵ر فروری ۱۹۹۹ء محمدیہ اسکول۔ الحرا۔ ریتی بندر کلیان میں ہوا۔ جلسہ کا آغاز مولانا محمد طاہر صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ جلسہ کی صدارت ٹرسٹ کے صدر جناب سعد احمد قاضی صاحب نے فرمائی۔ بطور مہمانِ خصوصی پروفیسر ڈاکٹر نظام الدین گوریکر صاحب، حکومتِ جموں و کشمیر کے سبکدوش سکریٹری جناب عبدالستار میر صاحب، جناب محمد

عتیق شیخ صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف سینٹرل اکسائز اینڈ کسٹمس ممبئی، جناب ایم۔ایس حسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف سینٹرل اکسائز اینڈ کسٹمس ممبئی اور کلیان ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن کے سابق ڈپٹی میئر جناب کرن تسمیل صاحب نے تشریف ارزانی فرمائی۔

ٹرسٹ کے صدر اور صدرِ جلسہ جناب سعد احمد قاضی صاحب نے اپنے افتتاحی خطبہ میں ٹرسٹ کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔ ٹرسٹ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اخلاقی تعلیم زبردست زور دیا۔ جناب عبدالستار میر صاحب نے ادارہ کے متعلق اپنے تاثرات پیش کیے۔

مختلف مقابلوں میں امتیازی مقام پانے والے طلباء و طالبات کو انعامات حوصلہ افزائی کے طور پر مہمانان خصوصی کے ہاتھوں نقرئی تمغے پیش کئے گئے۔ دیگر تمام طلباء و طالبات کو بھی مختلف قسم کے تحائف دیئے گئے۔ بچوں کے والدین کو تحفتاً قرآن کریم کے نسخے اور اسلامیات پر لکھی کتب دی گئیں۔

پری پرائمری کے طلباء و طالبات نے مذہبی و اخلاقی تعلیمات پر مبنی پروگرام پیش کر کے سامعین و ناظرین سے خوب خوب داد و تحسین حاصل کی۔ اسکول کے احاطہ میں ایک نمائش بھی رکھی گئی تھی۔ نظامت کے فرائض محمد طلحہ خان اور محمدیہ اسکول کی استانی شہزادی خان نے انجام دیئے۔ شہر و اطراف کی خواتین اور مرد حضرات کی ایک کثیر تعداد نے جلسہ میں شرکت کی۔

جماعت المسلمین سارنگ کا انتخابی جلسہ

جماعت المسلمین سارنگ تعلقہ واپولی کا سالانہ انتخابی جلسہ عام زیر صدارت الحاج عبدالرحمٰن محمود صاحب بھاردے مورخہ ۴ر فروری کو مدرسہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سیکریٹری نے حسابات پیش کئے جس کی منظوری کے بعد صدر محترم نے اپنی کابینہ کا استعفیٰ پیش کیا چونکہ گذشتہ ۸ سال کے دوران جماعت کی کارکردگی سے ممبران ناخوش تھے اس لئے استعفیٰ کی منظوری کے بعد درج ذیل حضرات کا اتفاق رائے سے انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) صدر۔ جناب عباس شیخ حسن بھاردے (۲) سیکریٹری الحاج عبدالجبار عبدالغفور بھاردے (۳) جوائنٹ سکریٹری اختر الحاج عبدالرحمٰن بھاردے (۴) خازن حسن عباس مقدم۔

مسجد کمیٹی الحاج عبدالجبار بھاردے (صدر) الحاج عبدالرحیم شیخ احمد مقدم، اسد اللہ الحاج عبدالرحمٰن بھاردے (ممبران)

مدرسہ کمیٹی جمال الدین شمس الدین مقدم (صدر) عبداللہ سلیمان مقدم، اختر عبدالرحمٰن بھاردے (ممبران)

اسکول کمیٹی عباس شیخ حسن بھاردے (صدر) عثمان عبدالرحمٰن مقدم، جمال الدین محی الدین مقدم (ممبران)

فراہمی آب کمیٹی جمال الدین شمس الدین مقدم (صدر) عبدالرحمٰن سلیمان مقدم، انیس احمد بھاردے (ممبران)

قبرستان کمیٹی آصف عبدالجبار بھاردے (صدر) عبدالقیوم اسمٰعیل چاندلے، عبدالغنی بابو مقدم (ممبران)

نئی کمیٹیوں کے تمام ممبران نے ان کے انتخاب پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور تعاون کی درخواست کی۔ (ماخوذ از درو

انجمن اسلام مصطفیٰ فقیہہ اردو ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ

انجمن اسلام انگلش میڈیم اسکول،

مصطفیٰ فقیہ اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج ، زبیدہ طالب اردو پرائمری اسکول واشی نئی ممبئی کا سالانہ جلسہ بڑے شاندار طریقے سے وشنوداس بھاوے ناٹیہ گرہ۔ واشی (جس کا شمار ہندوستان کے بہترین ہالوں میں ہوتا ہے۔) مورخہ ۲۴ فروری کو منعقد ہوا۔
اسکول کے طالب علم نے تلاوت کی اور اس کا ترجمہ فرمایا ترانۂ انجمن اور استقبالیہ گیت کے بعد انگلش میڈیم کے ننھے ننھے بچوں نے قومی یکجہتی کا جو پروگرام پیش کیا قابل تعریف رہا۔ بھانگڑا، لاونی، میوزیکل شو، نیوز اور ڈرامہ، عید کا چاند، بڑی ہی خوش اسلوبی سے پیش کیا گیا۔
مہمان خصوصی کے طور پر نئی ممبئی کے میئر شریمتی وجیہ مہاترے صاحبہ موجود تھی۔ انجمن اسلام نئی ممبئی کے سیکنڈری اور جونیئر کالج کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر سراج پرکار نے رپورٹ اور مہمانوں کا تعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ جب ڈاکٹر جھجانہ والا نے صدارت کا عہدہ سنبھالا تو انجمن کے ماتحت صرف ۱۹ / ادارے تھے اور آج ۶۳ ادارے ہیں جن میں اردو اور انگلش میڈیم کی پرائمری، سیکنڈری اور جونیئر کالج کے علاوہ انجینئرنگ کا شعبہ ، ہوسٹل مینجمنٹ، طبیہ کالج، بی ایڈ کالج وغیرہ کئی ادارے شامل ہیں۔
انجمن اسلام مین لوکل کمیٹی فار نوی ممبئی کے چیئرمین ایڈوکیٹ عبدالعظیم کھسکھٹے نے انجمن اسلام کی تاریخ اور حالیہ ترقی کا خاکہ کھینچا۔ مہمان خصوصی نئی ممبئی کے ڈپٹی کمشنر آف پولس شری سنجیو گونار کر بھی تھے۔ اعزازی مہمان انجمن جنجیرہ مروڈ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام نے ڈاکٹر جھجانہ والا کی تعریف کی اور کہا کہ تعلیم کے میدان میں اپنی قوم کو روشناس کرانے کا جو بیڑا ڈاکٹر صاحب نے اٹھایا اس کا کوئی دوسرا ثانی نہیں ہے۔ اعزازی مہمان جناب جی ایچ کھتری نے بچوں میں انعامات واسناد تقسیم کئے۔ انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر محمد اسحاق جھجانہ والا نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ انجمن اسلام ہندوستان کا واحد اقلیتی ادارہ ہے جس میں چالیس فیصد دوسرے مذاہب کے طلبہ و طالبات کو ایڈمیشن دیا جاتا ہے۔ ہمارے یہاں پر کوئی بھید بھاؤ نہیں ہے۔
مصطفیٰ فقیہ ہائی اسکول کی پرنسپل منہاج صدیقی اور انگلش میڈیم کی پرنسپل بھارتی چوہان نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ نئی ممبئی کی سرکردہ شخصیتوں میں حاجی سید عبدالغفور، ڈاکٹر چوگلے، اشرف کاپڑی، وزیر خان، مقبول شیخ، اقبال کوارے، اسماعیل ہمتولے، حفیظ قریشی، ونائیک مہاترے وغیرہ شامل تھے۔ نظامت ریحانہ شیخ اور کنیز فاطمہ نے کی۔ محترمہ حسنہ آراء نے مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ راشٹریہ گیت پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی تقریب الوداع

یکم مارچ ۹۹ء نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کی SSC امتحان کی گیارہویں بیچ کو ایک الوداعی پارٹی زیر صدارت جناب عبدالغنی عثمان پاوسکر (چیرمین اسکول کمیٹی) اور ہیڈ ماسٹر جناب جاوید ظفر عابدی و دیگر اساتذہ کی موجودگی میں منعقد کی گئی۔ نویں کے چند طلباء نے مختصر اً تقاریر کی۔ عربی کے استاد شرف الدین مراٹھی کے ٹیچر جناب آصف بھاٹکر صدر تقریب جناب عبدالغنی پاوسکر اور صدر مدرس جناب جاوید ظفر عابدی صاحبان نے طلباء و طالبات کی رہنمائی کی۔ اس امتحان میں ۱۳۶ اسٹوڈنٹس شریک ہورہے ہیں۔

کوکن بینک انتظامیہ اور ایمپلائز یونین کے درمیان تاریخی معاہدہ

کوآپریٹیو بینک ایمپلائز یونین اور کوکن بینک انتظامیہ کے درمیان ۲۲ مہینے سے چل رہے سنگھرش کا خاتمہ ۱۵ر فروری ۱۹۹۹ء کو ہو گیا۔ ۲۲ مہینے کی تگ و دو کے بعد ایک تاریخی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ میں کوکن بینک کے سبھی ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ، چار لاکھ روپے ہاؤسنگ لون کی سہولت ۴ فیصد سود پر، ایجوکیشن لون ۱۵ ہزار، شادی بیاہ کے لئے ۲۵ ہزار، گاڑی خریدنے کے لئے ۵۰ ہزار اور گھر کی دیگر ضروریات پوری کرنے کے لئے ۵۰ ہزار لون دیا جائے گا اور بڑی بیماریوں سے متاثر ملازم کے لئے پچاس فیصد خرچ اور ملازم کے گھر کے افراد متاثر ہوں تو ۲۵ فیصد خرچ بینک برداشت کرے گی۔ دیگر الاؤنس میں اضافہ اور تبادلہ کی پالیسی۔ اس تاریخی معاہدہ پر بینک کی طرف سے ۸ ڈائریکٹروں اور چیف اگزیکیٹیو نے دستخط کئے۔ قاسم محمد ٹھاکور (چیئرمین) ریحانہ اندرے (وائس چیرمین)، ایم آر نو، ناظم قاضی، زبیر خان، محمد پرکار، شوکت سارنگ، یوسف خان فخرو اور ایم آئی آنند راؤ اڈسول (پریسیڈنٹ)، رمیش لوٹلیکر (جنرل سکریٹری)، اتم پرب (خزانچی)، ہاشم عبدالرزاق دھامسکر (آرگنائزنگ سکریٹری) سعید شیخ (جوائنٹ سکریٹری) فاروق مایکر (جوائنٹ سکریٹری) عبدالستار شیخ (خزانچی) نے دستخط کئے۔

جلسے میں بینک کے چیرمین اور ڈائریکٹرز اور یونین کے لیڈروں نے خطاب کیا۔ انہوں نے انتظامیہ سے درخواست کی کہ بینک کی تمام شاخوں کو کمپیوٹرائزڈ کیا جائے اور دو شفٹ میں بینک چلائی جائے۔ جس کے لیے ہمارے تمام ملازمین تیار ہیں۔ بینک کا ڈپازٹ بڑھانے کے لیے پالیسی مرتب کی جائے اور قرض کی ریکوری کے لئے جامع لائحہ عمل تیار کیا جائے اور امید ظاہر کی کہ یونین اور انتظامیہ کے تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہیں گے۔

ڈراما مقابلے میں بہترین ڈراما نگار اقبال نیازی

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے فائنل ڈراما مقابلے گذشتہ دنوں بھارتیہ ودیا بھون کے تعاون سے منعقد ہوئے جس میں شولاپور کے تین انعام یافتہ ڈرامے، ممبئی کے تین اور ناگپور کا ایک ڈراما پیش کیا گیا۔ فائنل ڈراما مقابلے میں سٹیزن اردو ہائی اسکول شولاپور کا ڈراما "خصی" نے تمام اہم انعامات حاصل کر لئے اور بہترین ڈراما کا اول انعام حاصل کر کے آغا حشر کاشمیری ٹرافی پر قبضہ کر لیا۔ "خصی" مشہور افسانہ نگار سلام بن رزاق کی کہانی پر مبنی ہے جس کا ڈراما اسکرپٹ تیار کیا ہے اقبال نیازی نے اور ہدایت کاری سے سنوارا ہے راجا باغبان نے، موسیقی ساحر نداف نے ترتیب دی تھی۔ "خصی" کی بہترین اسکرپٹ کے لئے اقبال نیازی کو مہمان خصوصی جناب ساگر سرحدی کے ہاتھوں انعام سے نوازا گیا۔ بہترین ہدایت کاری اور بہترین اداکاری کا سوم انعام راجا باغبان نے حاصل کیا۔ بہترین اداکاری کا اول انعام "خصی" کے لئے جعفر بی باغی اور

[illegible] ڈرلما [illegible] بہترین [illegible] سرٹیفکیٹ دیا گیا۔

[illegible] خیر الاسلام اردو ہائی اسکول داابھول کی کامیابی

وزیر برائے انسانی وسائل و ترقی حکومت ہند نہرو یوا کیندر رتناگیری کے زیر اہتمام ۹/ اگست ۱۹۹۸ء کو تعلقہ سطح پر یوا ہفتہ منایا گیا۔ مضمون نویسی اور تقریری مقابلے منعقد کیے گئے۔ جس میں انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول داابھول کے طلباء و طالبات نے حصہ لیا تھا۔ اول اور دوم گروپ میں درج ذیل نے کامیابی حاصل کی۔

اول گروپ (جماعت پنجم تا ہفتم)
(مضمون نویسی۔

اول نمبر متین احمد محمد شریف پٹیل۔
دوم نمبر شاہر شمس الدین خان۔
سوم نمبر بلال مختار ہرنیکر

دوم گروپ (جماعت ہشتم یا دہم)
مضمون نویسی۔

اول نمبر۔ نہال احمد محمد شریف پٹیل۔
دوم نمبر: زبیر حسن کوتھارکر اور (دوم نمبر) شبنم اشرف محبوبے۔
سوم نمبر: شاہنواز شمس الدین خان۔

اسی طرح تقریری مقابلے میں نہم جماعت کے ہونہار طالب علم شمیم ولوی نے اول پوزیشن حاصل کی۔ کامیاب طلباء و طالبات کا تقسیم انعامات و اعزازات کا پروگرام ۱۴/ فروری ۱۹۹۹ء کو گونگے بہرے کے اسکول داپولی میں رکھا گیا۔ پچ ندی کوتھرا کے نوجوان ادیب و شاعر اقبال شرف مقادم مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک محفل تھے۔ تمام کامیاب طلباء کو حکومت ہند کی جانب سے عطا کردہ اسناد (سرٹیفیکٹس) و تمغات سے نوازہ گیا۔ طلباء کی کامیابی، اسکول کے ہونہار اساتذہ جناب عبدالرشید ہنورے اور جناب محمد شریف پٹیل صاحب کی سخت محنت و کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

آخر میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اسرار احمد شیخ صاحب نے بچوں کو باعزم کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کی۔ اور نیک دعاؤں کا اظہار کیا۔ بعد ازاں آئے ہوئے مہمانان اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

ریاض۔ این۔ شیخ (سپروائزر) انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول داابھول

ایس ڈی پاردھی، تھانہ کے ایڈیشنل کمشنر

تھانہ کے ایڈیشنل کمشنر کی حیثیت سے ایس ڈی پاردھی کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ وہ پہلے تھانہ کے ڈپٹی کمشنر تھے انہوں نے بھیونڈی میں بھی کام کیا ہے۔

ڈاکٹر ریحان اے قاضی ای این ٹی سینٹر کا افتتاح

۲۲/ فروری ۹۹ء ابوعاصم اعظمی صدر سماج وادی پارٹی ممبئی نے ڈاکٹر ریحان اے قاضی کے ای این ٹی سینٹر کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں عمائدین شہر، نامی گرامی ڈاکٹر صاحبان اور عزیز و اقربا کثیر تعداد میں موجود تھے جن میں غنی اطلس والا، انجم رومانی، اسلام خان، بابا خان، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، ڈاکٹر ضمیر الدین خطیب، ڈاکٹر بی وی جی، ڈاکٹر رابعہ سکلت والا، پرنسپل سردار خان اور پرنسپل نجم قاضی کے علاوہ کئی معروف ہستیاں تھیں۔ عرصۂ دراز سے علاقہ مدنپورہ میں ایک ای این ٹی ڈاکٹر کی کمی شدت سے محسوس کی جارہی تھی لہذا ڈاکٹر ریحان قاضی ایم ایس (ای این ٹی) صرف

ناک کان اور گلے کی بیماریوں کے ہی ڈاکٹر نہیں بلکہ سر اور گردن کے کینسر آپریشن میں بھی خصوصی مہارت رکھتے ہیں۔ آپ نے جے جے ہاسپٹل، ای این ٹی ہاسپٹل فلورا فاؤنٹن اور بھیونڈی کے اندرا گاندھی ہاسپٹل میں سر اور گردن کے کینسر کے ان گنت آپریشن انتہائی کامیابی سے کئے ہیں۔ علاوہ ازیں تھائی رائڈ کے آپریشن میں بھی نام کمایا ہے۔ اسپیچ تھیرپی میں خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ حال ہی میں انھیں ہندوستان کی ایک نامور تنظیم نے فیلو ان او ٹولو جی کا اعزاز تفویض کیا ہے۔ ڈاکٹر ریحان قاضی کا ای این ٹی سینٹر سائکلی اسٹریٹ مدنپورہ میں سالویشن آرمی کے عین مقابل فانوس والا بلڈنگ میں واقع ہے۔ ڈاکٹر موصوف ریٹائرڈ پرنسپل رشیدہ قاضی صاحبہ اور کوکن بنک کے ڈائرکٹر پروفیسر اے اے قاضی کے فرزند ہیں۔

کوکن ریلوے کے اسٹیشنوں پر ریزرویشن

ممبئی ۔ کوکن ریلوے پر ساونت واڑی، کنک ولی اور کڑال ریلوے اسٹیشنوں سے ریزرویشن کی سہولت اور کوکن ریلوے کی ہر ایک گاڑی میں ایک زائد ڈبہ لگانے کا مطالبہ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ نارائن رانے نے وزیر ریلوے نتیش کمار سے کیا ہے۔

جی این اے کالج بارسی ٹاکلی انٹر یونیورسٹی مضمون نویسی مقابلہ اور تقسیم انعامات

بزم انوار ادب کے زیر اہتمام جلسہ مقابلہ اور تقسیم انعامات زیر صدارت کامرس فیکلٹی کے صدر جناب آر آر راٹھوڑ منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ میں کالج کے پروفیسر حضرات کے علاوہ طلباء کی امید افزاء تعداد موجود تھی۔ جو انعام کے مستحق طلباء کے حوصلہ افزائی کا باعث بنی۔ ساتھ ہی بزم انوار ادب کی تعلیمی، تعمیری کی سرگرمیاں اور کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی۔

مستری ہائی اسکول رتناگیری الوداعی جلسہ اور منی نمائش برائے طلباء وطالبات جماعت دہم

مورخہ ۲۷ فروری ۹۹ء بروز اتوار یہ الوداعی جلسہ حاجی داؤد اسمٰعیل مستری آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ اسکول کمیٹی کے معزز عہدیداران نے تعلیمی کمیٹی کے اراکین اور دیگر حضرات کی بحیثیت مہمان خصوصی شرکت سے اور طلباء اور طالبات کی تقاریر اور نظامت سے یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ساتھ ہی ساتھ مختلف شعبوں، مشغلوں، نمونوں اسلام تہذیب اور مقدس مقامات سے متعلقہ تصویروں پر مشتمل منی نمائش قابل تحسین رہی۔

محمدیہ اسکول (کلیان) میں سالانہ جلسہ

محمدیہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے تحت جاری انگریزی پری پرائمری اسکول کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۵ر فروری ۱۹۹۹ء محمدیہ اسکول الحراریتی بندر کلیان میں ہوا۔ جلسہ کی صدارت ٹرسٹ کے صدر جناب سعد احمد قاضی صاحب نے فرمائی۔ بطور مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر نظام الدین گوریکر صاحب، حکومت جموں وکشمیر کے سبکدوش سکریٹری جناب عبدالستار میر صاحب، جناب محمد حنیف شیخ صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف سینٹرل اکسائز اینڈ کسٹمس ممبئی اور کلیان ڈومبیولی میونسپل

کارپوریشن [illegible] کی ممبر جناب کرنت سمیل صاحب نے [illegible]یف ارزانی فرمائی۔ ٹرسٹ کے صدر اور صدر جلسہ جناب سعد احمد قاضی صاحب نے اپنے افتتاحی خطبہ میں ٹرسٹ کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔ ٹرسٹ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اخلاقی تعلیم پر زبردست زور دیا۔ جناب عبدالستار میر صاحب نے ادارہ کے متعلق اپنے تاثرات پیش کیے۔

مختلف مقابلوں میں امتیازی مقام پانے والے طلباء و طالبات کو انعامات حوصلہ افزائی کے طور پر مہمانان خصوصی کے ہاتھوں نقرئی تمغے پیش کئے گئے۔ دیگر تمام طلباء و طالبات کو بھی مختلف قسم کے تحائف دیئے گئے۔ بچوں کے والدین کو تحفتاً قرآن کریم کے نسخے اور اسلامیات پر لکھی کتب دی گئیں۔ پری پرائمری کے طلباء و طالبات نے مذہبی و اخلاقی تعلیمات پر مبنی پروگرام پیش کرکے سامعین و ناظرین سے خوب خوب داد و تحسین حاصل کی۔ اسکول کے احاطہ میں ایک نمائش بھی رکھی گئی تھی۔ نظامت کے فرائض محمد طلحہ خان اور محمدیہ اسکول کی استانی شہزادی خان نے انجام دیئے۔ شہر و اطراف کی خواتین اور مرد حضرات کی ایک کثیر تعداد نے جلسہ میں شرکت کی۔

کھوپولی میونسپل کونسل اردو سیکنڈری اسکول میں سالانہ تقسیم انعامات

۲۴ فروری کو کھوپولی میونسپل کونسل اردو سیکنڈری اسکول میں سالانہ تقسیم انعامات کا جلسہ جناب بابا صاحب سروے، نائب صدر کھوپولی نگر پریت کی صدارت میں منعقد کیا گیا مہمان خصوصی جناب وبھلاش راؤ دیشمکھ کاروا کھالاپور سکشن پرسارک منڈل، جناب ایم این دوبکز چیف آفسر کھوپولی نگر پریشد، اوشا ساونت سکشن سبھاپتی اور شہر کی مشہور ہستیاں موجود تھی۔ پرائمری اسکول کے معلم جناب یوسف ملا نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اقبال حسین پٹویکر صاحب نے اسکول کی کارکردگی پر مدلل رپورٹ پیش کی جلسے کے صدر اور مہمان خصوصی کے ہاتھوں طلبہ و طالبات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ خواندگی تعلیم مہم کے تحت چلائی جانے والی کلاسیس میں حاضر خواتین کو اور اساتذہ کو ناریل پھول دے کر ہمت افزائی کی گئی۔ جناب وبھلاس راؤ دیشمکھ مسلم طالبات کا ڈسپلن اور معیاری ترقی سے بہت متاثر ہوئے اور جذباتی تقریر کی۔

ڈاکٹر ناظمہ مقدم

ماندیولی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کی اولین خاتون ڈاکٹر ناظمہ بنت یوسف احمد مقدم نے امسال ایرا میڈیکل کالج ممبئی سے D H M S کے فائنل امتحان میں کامیابی حاصل کرکے میڈیکل کی سند لی اور اب وہیں پر انٹرنشپ کررہی ہیں۔ ڈاکٹر موصوف اردو ذریعہ تعلیم کی طالبہ رہیں۔ لہذا امام باڑہ سے S S C اور مہاراشٹر کالج ممبئی سے H.S.C کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کے والد محترم جناب یوسف احمد مقدم ممبئی پورٹرسٹ سے سبکدوش ہوئے ہیں۔ اور اپنے تینوں بچوں کو میڈیکل کی تعلیم دی جن میں ایک ڈاکٹر عبدالعزیز مقدم ڈاکٹر امتیاز مقدم

میڈیکل پریکٹس میں ہیں۔ اور اپنے بھائیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ڈاکٹر ناظمہ نے بھی میڈیکل کی سند حاصل کی ہے۔

کھرڈی میں مجوزہ مسلم کالونی

گرین ٹاؤن کا افتتاح

گذشتہ دنوں تعلقہ شاہ پور ضلع تھانہ نزد کسارا واقع کھرڈی میں گرین ٹاؤن کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی (مجوزہ) کی جانب سے افتتاحی تقریب منعقد کی گئی۔ کھرڈی ریلوے اسٹیشن سے ملحقہ مشرقی سمت میں وسیع و عریض خوشگوار جگہ پر منعقدہ پروگرام حافظ قاری تنویر عالم خاں قادری کے تلاوتِ کلام پاک سے شروع ہوا۔ سارہ مختار احمد سرکھوت اور فاطمہ جمیلہ بنت شیخ جاوید ذکی عراقی نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔
گرین ٹاؤن کے چیف پرموٹر شیخ جاوید ذکی عراقی نے کہا گرین ٹاؤن ہاؤسنگ سوسائٹی ایک ایسی مسلم کالونی بنانا چاہتی ہے جس میں باشعور اعلیٰ ظرف و کردار کے لوگ آباد ہوں انہوں نے زمین و علاقہ کے متعلق مختصراً معلومات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ تقریباً ۱۳۰ ایکڑ زمین صرف ایک شخص غلام مرتضیٰ قصبہ (بھیونڈی) کے نام سے ۱۹۴۴ء سے رجسٹرڈ ہے اور باقاعدہ ٹاؤن پلاننگ، کلکٹر اور سرکار سے منظور شدہ غیر زرعی پلاٹ سرکاری طور پر انڈسٹریل زون بھی ہے۔ روڈ، گارڈن، اسکول، ویلفیر سینٹر اور عبادت گاہ کیلئے بھی جگہ مختص ہے ممبئی ناسک ایکسپریس ہائی وے سے مربوط بڑے پیمانے پر کارخانے اور دیگر رہائشی نفیس کالونیاں بنی ہوئی ہیں اور مستقبل میں معاش کے وسیع ذرائع بھی پیدا ہورہے ہیں، بھاتسا، تانسا، ویترنا جیسی جھیلیں بھی اطراف میں ہیں شیخ جاوید ذکی عراقی نے مزید بتایا کہ اس علاقہ میں مسلم آبادی ہے مسجد، قبرستان، اردو اسکول، انٹر کالج، ہائی اسکول، یتیم خانہ، سرکاری اسپتال، ٹیلی فون ایکسچینج، پولس اسٹیشن، پوسٹ آفس، بس ڈپو بازار اور پٹرول پمپ بھی ہیں۔
کیپٹن اعزاالدین شیخ ریٹائرڈ آئی اوایس نے منترالیہ کے ہاؤسنگ ڈپارٹمنٹ کے طویل تجربات کی روشنی میں گنجان آبادی سے نئی آبادی بنانے پر زور دیا سابق میونسپل کمشنر اے یو شیخ نے علم کے حصول پر زور دیتے ہوئے اسے ترقی کی ضمانت بتایا۔ زمین کے مالک اور افتتاحی تقریب کے صدر غلام مرتضیٰ قصبہ رقت انگیز اور پر اثر انداز میں مسلم کالونی کے قیام کی اپنی دیرینہ خواہش کا اظہار کیا۔ نظامت کے فرائض سماجی کارکن نسیم علی خان نے انجام دیئے۔ بعد ازاں شجرکاری کی گئی ممبئی اور بیرونی ممبئی کے مختلف اداروں کے نمائندے موجود تھے۔ چند ایم ایل اے، سرپنچ، سرکاری افسران اور مقامی شیوسینا پرمکھ و دیگر سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔

کویت میں مشاعرہ

کویت میں ثقافتی اور ادبی سرگرمیوں کے لئے معروف ہندوستانی تنظیم 'اپکار' کے زیر اہتمام ہندوستانی سفارت خانہ کے خوبصورت آڈیٹوریم میں یوم جمہوریۂ ہند کی مناسبت سے ۴ر فروری ۱۹۹۹ء کو ایک معیاری مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت پنجابی کے معروف شاعر اور رائٹرز فورم کے جنرل سکریٹری جسبیر سنگھ دھیمان نے کی۔ مہمان خصوصی عربی اور اردو اسکالر اور ماہر تعلیم محترمہ ڈاکٹر صالحہ جواد موسیٰ تھیں جنھوں نے ممبئی میں منعقدہ مشاعروں کا ذکر کرتے ہوئے

روح سلطانپوری، کیفی اعظمی اور سردار جعفری کو یاد کیا اور یکجہتی کی فضا قائم کرنے کی سعی پر اپکار کی کوششوں کو سراہا۔ اپکار کے صدر جے کے اگروال نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ہندوستانی سفارت خانے کے فرسٹ سکریٹری اور ہیڈ آف چانسری بلرام پھول کو مائیک پر آنے کی دعوت دی جنہوں نے کوی سمیلن اور مشاعرے کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مکمل تعاون کا وعدہ کیا۔ اس معیاری کامیاب مشاعرے کی نظامت کویت میں مقیم اردو کے معروف شاعر و ادیب اور مراٹھی کے پہلے مترجم نور پرکار نے کی۔

مشاعرے کے صدر جسبیر سنگھ دھیمان نے اس خوبصورت تقریب کے انعقاد پر اپکار کے صدر کے علاوہ رمیش چندر، پنج قدیہ اور شعراء حضرات کو مبارک باد پیش کی۔ مسلسل بوندا باندی کے باوجود بھی سامعین کی کثیر تعداد نے اخیر تک شاعروں کے کلام کو دلچسپی سے سنا اور بھرپور داد دی۔ جن شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو نوازا ان میں نور پرکار، عبداللہ ساجد، اسلم عمادی، جسبیر سنگھ دھیمان، محمد علی وفا، ڈاکٹر اروند رینا، سعید روشن، سید منظر عالم منظر، اومیش شرما، ایوب قاسم کرجیکر، مسز ریتا سبروال، مسز میمونہ علی چوگلے، مسز مینا فاروق، نظر اکبر بریلوی، حسین عالم رضوی، ابوشاہد، ظہیر راشد، سید قمر منتو، چینی فرید آبادی، منور کانپوری، مسز مایا پاریکھ، ثمر لکھنوی، برج موہن، مہیش تیواری، گورو بخش، سنگھ ڈوگرا، افتخار شہزاد اعظمی، عامر قدوائی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

نیشنل ہائی اسکول لاٹون کا قومی سائنس دن اور میلہ

۲۸ر فروری ۹۹ء کو اس سائنسی میلے کا افتتاح ڈاکٹر عبدالغنی جولے کے ہاتھوں ہوا۔ اسکول کے تمام طلبا اور طالبات نیز اساتذۂ کرام کے علاوہ نامور شخصیات اس میلے میں شریک رہیں۔ جس میں سائنس سے متعلق تمام پروگرام منعقد ہوئے۔ اکیسویں صدی سے منسلک اہم عنوانات پر اسکول کے صدر مدرس اور اساتذۂ کرام نے معلومات فراہم کیں۔ بندی ودیا پیٹھ کو آئے ہوئے تمام پرائمری ٹیچرس کی اسی میلے میں شرکت بھی اس پروگرام کا اہم جز رہا۔ مختلف پروگرام پر مشتمل اس سائنسی میلے کی کامیابی کا سہرا سائنس ٹیچر رضوان عبدالقادر اور اشفاق احمد کے سر رہا جسے صدر مدرس نے سراہا۔

شعبہ نشر و اشاعت

الوداعی جلسہ

رائے گڈھ ضلع پریشد علی باغ کے شعبۂ تعلیم کے وستار ادھیکاری توکل بھارتی ۲۸ر فروری ۱۹۹۹ء کو اپنی ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ یکم مارچ ۱۹۹۹ء کو معاون سکشن ادھیکاری شری تکارام مہاجن کے زیر صدارت الوداعی جلسہ منعقد ہوا۔ مراٹھی کے مشہور شاعر وی ڈی پاٹل صاحب نے منظوم خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد پی ڈی پاٹل جی ایل بسونا تھے۔ ایم آر پاٹل وغیرہ نے توکل بھارتی صاحب کی خدمت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مہاجن صاحب کے ہاتھوں گلدستہ اور دیوار گھڑی پیش کی گئی جسے توکل بھارتی صاحب نے قبول کرکے دیوار گھڑی دفتر کو عنایت کی۔

...زمت سے سبکدوش

تھانہ ضلع پریشد مرکزی اسکول
پلی کے صدر مدرس جناب
الرؤف صاحب تلولی، ارجولی، نالہ
ارہ ، کاساروڈولی ، پڑکھہ بوریولی
لوں میں ملازمت کرتے ہوئے
ر فروری ۱۹۹۹ء کو ۳۷ سال
مت کرکے سبکدوش ہوئے۔
ی اداروں کے علاوہ سماجی کاموں
بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اردوو
ٹھی اسکولوں کے ٹیچرس نیز اپنے
ردوں میں بے حد مقبول تھے انہیں
قہ و ضلع مثالی مدرس کے اعزاز سے
نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی باقی
رگی بھی چین و آرام سے گذارے
بن۔ زید پٹیل۔ صدر تعلیمی کمیٹی مہاپولی

عبدالرحمٰن فنصوپکر صاحب کو الوداعیہ

بروز سنیچر مورخہ ۲۷ر فروری ۱۹۹۹ء کو مستری ہائی اسکول، رتناگری کے حاجی داؤد اسماعیل مستری آڈیٹوریم میں اسکول کی جانب سے محترم جناب فنصوپکر صاحب کے اعزاز میں الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا جو ۳۳ سالہ تعلیمی خدمات انجام دینے کے بعد پیشہ تدریس سے سبکدوش ہوگئے۔ مولانا سید فقیر محمد صاحب صدارت پر فائز رہے۔ اسکول کے سابق صدر مدرس محترم جناب آئی۔ وائی۔ سولکر صاحب مہمان خصوصی کی حیثیت سے جلوہ افروز تھے۔ تعلیمی امدادیہ کمیٹی کے رکن جناب اقبال مستری صاحب اور دیگر حضرات نے بھی شرکت فرمائی۔ جلسے کی غرض و غائیت محترم جناب محبوب ٹنکسال نے پیش کی۔ اسکول کے صدر معلم جناب عبداللطیف مقادم سر نے مہمانان کا استقبال اور تعارف کیا اور ساتھ ہی ان کی خدمت میں گلہائے عقیدت پیش کیے۔
صدر جلسہ کے دست مبارک سے محترم جناب فنصوپکر صاحب کی خدمت میں ایک شال اور ناریل پیش کیا گیا۔ بعد ازاں اسٹاف ممبران، انتظامیہ کمیٹی اور طلبہ کی جانب سے مختلف تحائف پیش کئے گئے۔ نظامت کے فرائض جناب سراج احمد خان نے بہ حسن و خوبی انجام دیے۔ اسکول کے نگراں معلم جناب عبدالقادر بڑمے صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

ایک اچھی کوشش...!!

اس وقت تعلیم مسلمانوں کی شناخت، تہذیب و ادب اور وجود کو برقرار رکھنے کے لئے انتہائی اہم جز بن چکا ہے۔ کچھ تنظیمیں طلبا کو امتحانات کی تیاری کے لئے رہنمائی کر رہی ہیں تو کچھ تنظیمیں مختلف انداز میں اس تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے سرجوڑ کر بیٹھی ہیں ان میں تنظیم والدین کی بھی کوشش شامل ہے۔
تنظیم کے صدر علی ایم شمسی نے اپنے خیالات کا اظہار 'خیر امت ٹرسٹ' کی جانب سے منعقدہ اجلاس والدین میں کیا۔ یہ جلسہ الماطلیٹی ہال صابو صدیق پالی ٹیکنک میں اتوار ۲۸ر فروری کو ہوا جس میں بڑی تعداد میں والدین اسکول کے پرنسپل اور اساتذہ نے شرکت کی۔
اس سیشن کی صدارت چیئرمین الحاج عبدالغنی اطلس والا نے کی اور نظامت کے فرائض کمو جعفر کی پرنسپل شہناز شیخ نے ادا کئے۔ مولانا اطہر علی کی تلاوت قرآن شریف اور نسیم اختر کی حمد کے بعد جلسے کا آغاز ہوا۔

...میں ... کے موضوع پر ... تشویش کا ... کیونکہ امتحانات کے زمانے میں ... بعد طلبہ میں پائی جانے ... والدین کو بھی متاثر کرتی ہے۔
جناب ہارون موزہ والا نے کہا کہ طلبا کے فیل ہونے پر سب کے سامنے ان کی ملامت کرنے سے وہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے۔ اس لئے بچوں کے ساتھ والدین کو بہترین رویہ اپنانا چاہیے۔

کیپ ٹاؤن میں عید ملن اور قوالی نائٹ پروگرام

۲۳ر جنوری ۹۹ء شب کو تالیمار گارڈن میں بزم ادب کیپ کے زیر اہتمام عید ملن اور قوالی نائٹ پروگرام منایا گیا۔ پروگرام کی پیش کش ہائی کمشنر آف انڈیا جنوبی افریقہ، انڈین کونسل برائے کلچرل ریلیشن کی طرف سے کی گئی تھی۔ اس لئے اس پروگرام کے معزز مہمان شری اور شریمتی منیت پوری جشن میں شروع سے آخر تک موجود تھے۔ نئی دہلی سے آئے ہوئے مہمان انٹرنیشنل قوال حاجی اسلم صابری نے سامعین کو مسحور و مسرور کر دیا۔ یہاں تک کہ شریک جشن مشہور قوال مقبول صابری نے بھی قوالی سے محظوظ ہو کر فنکار کو داد تحسین دی۔ واضح رہے کہ کیپ ٹاؤن کی مخیر و معزز ہستی جناب ابراہیم کاسکر نے پروگرام کی کفالت فرما کر اپنی قومی خدمت اور فراخدلی کا ثبوت دیا جسے سامعین نے بے حد سراہا! جناب ابراہیم کاسکر یہ وہی شخصیت ہے جو پہلی مرتبہ مشہور و معروف قوال صابری برادران کو افریقہ سے اپنے ساتھ انڈیا لے گئے اور ہندوستانی عوام کے سامنے متعارف و روشناس کرایا تھا۔ خصوصی مہمان مسٹر محیت پوری ہائی کمشنر آف انڈیا نے بزم ادب کے بانیان اور اراکین کی ستائش کرتے ہوئے مستقبل میں بزم ادب کیپ کو مزید کلچرل پروگرام کرنے کے لیے اپنی جانب سے ممکنہ تعاون کی امید دلائی۔

نامہ نگار۔ ابراہیم شہاب الدین خلیفے۔
(کیپ ٹاؤن ساؤتھ آفریقہ)

جسٹس سری کرشنا جسٹس شفیع سعید پرکار کا ایک تاریخی فیصلہ

"ملک میں عدلیہ نے آج بھی جمہوریت کا وقار بلند رکھا ہے۔" یہ بات ممبئی ہائی کورٹ کے جسٹس سری کرشنا اور جسٹس شفیع سعید پرکار نے تاریخی فیصلے نے پھر ثابت کر دی جب انہوں نے سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر شری منوہر جوشی اور پونے کے میونسپل کمشنر پر دس دس ہزار روپے جرمانہ عائد کیا اور جوشی کے داماد کی عمارت منہدم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اب تک مہاراشٹر کے تین وزراء اعلیٰ ہائی کورٹ کے فیصلوں کے باعث عرش سے فرش پر آ چکے ہیں، ان میں عبدالرحمٰن انتولے اور شیواجی راؤ پاٹل نلینگیکر بھی شامل ہیں جنہیں ان کے خلاف دائر مقدمہ میں عدالت کے فیصلے کے بعد وزیر اعلیٰ کے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا تھا۔ لیکن منوہر جوشی تو عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی استعفیٰ دے کر چلتے بنے۔

حیات وارثی اکیڈمی کا قیام

اردو کے مشہور شاعر حیات وارثی لکھنوی سے منسوب حیات وارثی اکیڈمی نئی ممبئی کا قیام کرشن بہاری نور لکھنوی کے ہاتھوں سنیچر ۲۷ر فروری ۱۹۹۹ء اکیڈمی کے دفتر واقع مکان نمبر A-1/91/2 سیکٹر ۲۱۔ فیس نمبر ۲

بینک آف انڈیا روڈ۔ ترجمے (نئی ممبئی) ۴۰۰۷۰۵ میں عمل میں آیا۔

پرنسپل سعیدہ نائیک کو نہرو یووا ایوارڈ

ایم۔ ایس۔ نائیک انگریزی میڈیم اسکول رتناگیری کی پرنسپل صاحبہ محترمہ سعیدہ نائیک کو ۱۹۹۸ء کا "نہرو یووا ایوارڈ" دے کر ان کا اعزاز کیا گیا۔ یہ ایوارڈ تعلیمی، سماجی اداروں میں بہترین کارکردگی کی بناء پر دیا جاتا ہے۔ معزز شخصیتوں کی موجودگی میں ہندو یووا کیندر کی جانب سے اعزازی پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں سعیدہ نائیک صاحبہ کی تعلیمی و سماجی سرگرمیوں کو سراہا گیا۔ ۱۹۸۳ء سے "ایم۔ ایس۔ نائیک فاؤنڈیشن" کے تحت آپ کنڈر گارڈن سے دسویں تک انگریزی میڈیم اسکول نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہی ہیں۔ اس اسکول کا شمار شہر کے بہترین اسکولوں میں ہوتا ہے۔ تعلیمی اور سماجی بیداری کے لیے بھی اس اسکول میں کئی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ جن میں طلباء و طالبات کے والدین بھی نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں ضلع کلکٹر نے اسکول کی بہترین نظامت کے لیے ان کا اعزاز کیا تھا اسی سال بزم نسواں ممبئی نے انھیں "بہترین خاتون" کے عنوان سے نوازا۔

محترمہ سعیدہ نائیک رتناگری شہر اور مضافات کی ہر دل عزیز شخصیت ہیں جو عوام میں کافی مقبولیت کی حامل ہیں ان کا اسکول فی الحال چند سالوں سے شہر و مضافات کا تعلیمی اور ثقافتی مرکز بن چکا ہے۔ مقامی افراد خصوصاً خواتین محترمہ سعیدہ نائیک سے رہنمائی کے سلسلے میں بہت کچھ توقعات لگائے ہوئے ہیں۔

(تاج الدین ہوڑیکر) نمائندہ "نقش کوکن" رتناگری

شیپولے، منڈن گڑھ، ضلع پریشد اردو اسکول کی رنگ برنگی گیدرنگ

۵ مارچ ۹۹ء کو ضلع پریشد اردو اسکول شیپولے کا پروگرام مہمان خصوصی جناب سلطان مقادم کی تشریف آوری کے ساتھ منعقد ہوا۔ گیت، ریکارڈ ڈانس، ڈرامے اور نقلوں کی رنگ برنگی بچوں کی پیش کش سے حاضرین جلسہ کے ساتھ ساتھ پنچایت کمیٹی ممبران، کیندر پرمکھ سرپنچ، صدر مدرس نیشنل ہائی اسکول لاٹون، گرام شکشن صدر امر ولی کیندر کے تمام اساتذہ اور ہر گاؤں کے پولس پاٹل بھی شریک محفل تھے کافی محظوظ ہوئے۔ تعارف اور معزز مہمانان کی گلپوشی بھی عمل میں آئی۔ خصوصی اور دیگر مہمانان کی تقاریر نیز اسکول کی کامیابی و کامرانی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار ہوا۔ جماعت المسلمین شیپولے کے اراکین اور ممبران کے تعاون سے پروگرام شاندار ہوا۔

نوجیون ہائی اسکول سوندل راجاپور جماعت دہم کے طلباء کا الوداعی جلسہ

تلاوت قرآن اور حمد و ثنا سے جلسے کا آغاز ہوا۔ گاؤں کے تج پی جناب دھاکٹو بابا پارکی کی صدارت اور اسکول کے چیرمین جناب قطب الدین مقری اور دیگر خصوصی مہمانان کی شرکت میں جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ دہم کے طلباء اور طالبات نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معزز مہمانان نے سال گذشتہ کی جماعت دہم میں اول آنے والے

طلباء کو انعام سے نوازا۔ نیز سال رواں کے طلباء کی کامیابی کیلئے اساتذہ کرام کے ساتھ ساتھ دعاگو ہوئے۔ معاون ٹیچر جناب طاہر کے شکریہ کے ساتھ راشٹریہ گیت پر جلسے کا اختتام ہوا۔

مبارکباد

باشندگانِ دھامن دیوی تعلقہ کھیڈ گاؤں کی گرام پنچایت کے سرپنچ جناب عباس قاضی اور ممبران پنچایت کے شکر گذار ہیں جنہوں نے گاؤں کے مسلم محلے اور ہندوواڑی میں مختلف نوعیت کے سدھار کام عام داد بھائی داس کدم اور پنچایت کمیتی کے افسران کے تعاون سے مکمل طور پر انجام دیئے۔ ساتھ ہی ساتھ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں مزید کام کرنے کی ہمت و طاقت عطا فرمائے۔

عبدالرحمٰن حسن میاں فرفرے

پڈگھا بوریولی میں اردو ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ

کوکن مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام یہ سالانہ جلسہ، تقسیم انعامات زیر صدارت سلمان ماہمی مدیر نوزان مورخہ ۱۳ فروری ۹۹ء کو اسکول کے احاطے میں منعقد ہوا۔ اسکول کے چیرمین، صدر مدرس اور مہمانان خصوصی کی موجودگی میں جلسہ کامیاب رہا۔

امرت نگر اور ممبرا بازار کے متاثرین کو متبادل جگہ دینے کا تھانے میئر کا وعدہ

ممبرا بازار روڈ اور امرت نگر میں عنقریب شروع ہونے والے راستے کی توسیع کے کام سے متاثر ہونے والے چھوٹے دوکانداروں کو میئر پریم کمار نے اپنے حالیہ دورے میں متبادل جگہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ دورہ میں زون بی کے ڈپٹی کمشنر اور مقامی کارپوریٹرس موجود تھے۔

جی۔این۔اے کالج بارسی ٹاکلی انٹر یونیورسٹی مضمون نویسی مقابلہ اور تقسیم انعامات

بزم انوار ادب کے زیر اہتمام جلسہ مقابلہ اور تقسیم انعامات زیر صدارت کامرس فیکلٹی کے صدر جناب آر آر راٹھوڑ منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ میں کالج کے پروفیسر حضرات کے علاوہ طلباء کی امید افزا تعداد موجود تھی۔ جو انعام کے مستحق طلباء کے حوصلہ افزائی کا باعث بنی۔ ساتھ ہی بزم انوار ادب کی تعلیمی، تعمیری سرگرمیاں اور کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی۔

اردو اور تاریخ

ہندوستان کسی قوم، ملک، مذہب، ذات کا نام نہیں بلکہ یہاں پر مختلف اقوام اور مختلف مذاہب کو ماننے والے لوگ رہتے اور بستے ہیں اور مختلف زبانوں کا استعمال کرتے ہیں اور ان ہی لوگوں کے میل جول سے اردو زبان کا وجود ہوا۔ اور یہ زندہ و جاوید حقیقت ہے کہ اردو زبان کے وجود میں سب سے زیادہ حصہ رہا ہے وہ سلطنت مغلیہ ہے۔ لفظ "اردو" ترکی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی ہوتے ہیں "لشکر" حافظ محمود شیرانی کا کہنا ہے کہ جب مسلمان ہند میں آکر بسنے لگے اور ان کو زبان کی ضرورت پیش آئی تب میل جول سے ہی یہ زبان کا وجود ہوا۔

اردو ادب جو کہ ہمیں پرانی روایتوں، مذہبی ثقافت و بیداری، پرانی تاریخ، مذاہب کا علوم اور مختلف معلومات فراہم کرتا ہے اس لئے ہمیں یہ کہنا

لازمی ہو جاتا ہے کہ اردو ادب میں تاریخ کا اہم کردار رہا ہے۔

مہسلہ میں ووکیشنل گائیڈنس

رائے گڑھ، مظفر آباد لالہ زار سوسائٹی وردھنہ مہسلہ کے زیر اہتمام ووکیشنل گائیڈنس کا پروگرام برائے خواتین گذشتہ مہینہ انجمن اسلام جنجیرہ اردو ڈی ایڈ کالج مہسلہ میں ہوا۔ اس موقع پر جناب ابراہیم خان طالب کی اعلیٰ تعلیم سے سرفراز دونوں بیٹیوں مسرت ابراہیم خان اور رمیزہ ابراہیم خان نے طالبات کو دسویں، بارہویں اور گریجویشن کے بعد شروع ہونے والے مختلف کورسس کی معلومات فراہم کی۔ نیز ان کے دماغی قوت کا تجزیہ کرکے کون سی طالبہ کس کورس میں بہتر کارکردگی کر سکتی ہے بتایا۔ ابراہیم خان طالب عبداللہ فقیہہ، پروفیسر شکیل شاہجہاں، عتیق اللہ خان اور پٹھان سر نے تاثرات کا اظہار کیا۔

سہ ماہی تکمیل کا ڈاکٹر رام پنڈت پر خصوصی شمارہ زیر ترتیب

ڈاکٹر رام پنڈت نے اردو ادب کو مراٹھی زبان میں منتقل کرنے کا قابل قدر کام انجام دیا ہے۔ انہوں نے ترقی پسند اور جدید ہندوپاک کہانی اور شاعری کو مراٹھی قارئین تک پہنچانے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر رام پنڈت کی خدمات پر سہ ماہی تکمیل، ممبئی ایک خصوصی شمارہ شائع کرنے جا رہا ہے۔

اس شمارے میں ڈاکٹر عبدالستار دلوی، ڈاکٹر چندر کانت باندیوڈیکر، سلام بن رزاق، عبدالاحد ساز، ڈاکٹر یونس اگاسکر، انور خان، قاسم امام، یعقوب راہی، علی امام نقوی، رفیعہ شبنم عابدی، انور قمر، شاہد ندیم، انور ظہیر خان، اسلم پرویز، خالد آرائی، منوہر مانداڑکر اور دیگر اہم اہل قلم کے مضامین شامل ہیں۔ اس شمارے کے مہمان مدیر وقار قادری ہیں۔
مظہر سلیم۔ مالک مدیر۔ تکمیل، ممبئی

دردمندانہ اپیل

مالی بحران کے پیش نظر ماہنامہ نقش کوکن فروری ر مارچ ۹۹ء میں دوماہی شائع ہوا۔ صورت حال اگر ایسی ہی رہی تو عجب نہیں ہے کہ نقش کوکن شائع ہونا ہی بند ہو جائے اور ہم سب قارئین کوکن کی معلومات سے محروم ہو جائیں۔ لہذا تمام قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اس کی اشاعت جاری رکھنے کیلئے نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ فنڈ کو ہر ممکن مالی امداد سے نوازیں تاکہ اشاعت کا ۳۷ واں سال ہرگز آخری سال نہ ہو اور اس کی روایات نسل در نسل برقرار رہیں۔
محمد ابراہیم وانگلے۔ یوسف دلوی۔
مجگاؤں ممبئی

خانۂ کعبہ کا نیا غلاف

خادم حرمین شریفین کے ہاتھوں خانۂ کعبہ کے غسل کی رسم انجام دی گئی۔ ایک سرکاری اعلامیہ میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ ایک کروڑ ستر لاکھ ریال (تقریباً ساڑھے گیارہ کروڑ روپے) کی لاگت سے بنایا گیا نیا غلاف کعبہ ۹ ذی الحجہ کو کعبہ شریف پر چڑھایا گیا۔
سال رواں حج انتظامات میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ شاہ عبدالعزیز بین الاقوامی طیران گاہ (جدہ) کے حج ٹرمینل پر پہلی مرتبہ ٹرین سروس شروع کی گئی ہے۔ آٹھ ڈبوں والی اس ٹرین پر اسی (۸۰) ہزار ڈالر خرچ ہوئے ہیں یہ جدید ترین ٹرین۔ کم و بیش ڈیڑھ کلو میٹر کے رقبے پر پھیلے ہوئے عازمین حج کے بارہ استقبالی مرکزوں کے درمیان ان کا

سافروں سے بھر کر ناکارہ گھومتی رہے گی۔ فی الحال اس ٹرین کو صرف سامان کی منتقلی کیلئے استعمال کیا جارہا ہے لیکن بعد ازاں ضعیف حاجیوں کو بسوں تک پہنچانے کیلئے بھی استعمال کیا جائے گا۔

گرام پنچایت آمبیت کے چناؤ

۲۲ جنوری ۹۹ء کو گرام پنچایت آمبیت کے چناؤ میں ایڈوکیٹ ریاض اوبارے، نوید ابراہیم انتولے اور علی ایم شمسی صاحب کے بھتیجے صابر علی میاں رحاٹویلکر نے کامیابی حاصل کی۔ حنیفہ عبدالرزاق حسوارے بلامقابلہ منتخب ہوئیں۔ نوید اور صابر اب تک کے سب سے کم عمر ممبران ہیں۔

سر سید ادبی سنگم کا دوسرا تقسیم ایوارڈ

نالا سوپارہ ضلع تھانہ کی سرزمین پر اردو کا جھنڈا اونچا رکھنے والے معین سر اور شاکر سوپاروی کی تگ ودو کی وجہ سے انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول سوپارہ کے گراونڈ پر سر سید ادبی سنگم سوپارہ کا دوسرا سر سید ایوارڈ عالی جناب رضوان حارث سابق ایم ایل اے اور نائب چیرمین حج کمیٹی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جسٹس محمد شفیع پرکار ممبئی ہائی کورٹ کے جج مہمان خصوصی تھے۔ ۳۰ ادباء شعراء صحافیوں اور خادمان اردو کو ایوارڈ تقسیم کیا گیا۔

مولانا مستقیم احمد اعظمی ڈائریکٹر ممبئی مرکنتائل بینک ممبئی، عالم ندوی صاحب صحافی، ڈاکٹر ظہیر قاضی چیرمین طبیہ کالج ممبئی، جناب عبدالحمید ناچن سکریٹری جنرل تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم ایڈوکیٹ یاسین مومن بھیونڈی جناب شوکت علی خان بھیونڈی اور دیگر مہمانان نے تقریر کی۔ الحاج رضوان حارث، جسٹس محمد شفیع پرکار، اور عبدالحمید ناچن صاحبان کا سدھار کمیٹی کے روح رواں حاجی پرویز امین ملا نے شال دے کر استقبال کیا۔ مہمانوں کا تعارف شیخ معین الدین نے پیش کیا۔ مولانا مستقیم احمد اعظمی صاحب کی قرأت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ شاکر سوپاروی نے "اردو مری زباں ہے" نظم سنائی جسے سن کر کئی ہیڈ مدرسین اور معاون مدرس نے کہا کہ اس نظم کو ہر اسکول میں پڑھایا جائے۔ مومن جان عالم رہبر نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

شاکر سوپاری جنرل سکریٹری نے شکریہ ادا کیا۔ مہمانوں کو اسٹار پلس میں شاندار ظہرانہ دیا گیا۔ حسب ذیل حضرات کو ایوارڈ سند و توصیف سے نوازا گیا۔ عثمان غنی کرائم رپورٹر (اردو ٹائمز) جاوید جمال الدین (انقلاب) فرحان حنیف (اردو ٹائمز) شفقت عثمانی (ہندوستان) سید مبین (نوتن سویرا) مجاہد خان (دو بجے دوپہر) شفیق احمد (ادیب) پروفیسر مجاہد حسین حسینی (ادیب) اقبال زلفی (ادیب) عارف احمد جی (شاعر) شاکر سوپاروی (صحافی) عزیز آذر (شاعر) نایاب انصاری (صحافی) مولانا محمد شریف (سپروائزر خادم اردو) عبدالمطلب پٹوی (نقش کوکن ممبئی) محمد ایوب (ہیڈ مدرس گھاٹ کوپر) محمد اسلم (ہیڈ مدرس ممبئی) شیخ محمد عارف (ہیڈ مدرس بدلا پور) مرزا رضی بیگ (سپروائزر سوپارہ) شیخ عزیزہ محمد حسیب (معاون مدرس انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول ممبئی) مشتاق احمد (معاون مدرس ممبئی) عالم ندوی (صحافی) شمشیر انصاری (معاون مدرس انجمن اسلام وی ٹی) محمد اسلم مومن (معاون مدرس وکرولی) نذیر ابراہیم مقری (معاون مدرس بھیونڈی) عبدالطیف (معاون مدرس

کرلا) مومن جان عالم رہبر (سپروائزر شاد آدم بھیونڈی) محمد آصف (معاون مدرس) نعیمہ ابوالحسنات معاون مدرس (رابوڑی تھانہ) انصاری مختار احمد معاون مدرس (اے ٹی ہائی اسکول مالیگاؤں) اشفاق احمد مختار (معاون مدرس ناگپور)، مولانا فضل الرحمٰن (سوپارہ) عبدالمعید گھنسار (خادم اردو) پرویز ملا (خادم اردو) فرید ملاؔ (خادم اردو) صغیر احمد ڈانگے (خادم اردو) خالد چندے (خادم اردو) آفاق احمد قریشی (خادم اردو) اور دیگر حضرات کو سرسید ایوارڈ مومینٹو سند اور توصیف معزز مہمانان کے ہاتھوں عطا کی گئی۔

مورہ میں فری میڈیکل کیمپ

۱۴ مارچ اتوار کو کن ہاسپٹل مورہ میں کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن نے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا ممبئی اور پونے کے مختلف امراض کے ماہر ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کیں تقریباً دو ہزار لوگ مستفیض ہوئے۔ دوائیاں، بیساکھیاں اور تقریباً ۶۵۰ چشمے ضرورت مندوں میں مفت تقسیم کئے گئے۔ ساتھ ہی سننے کی مشین بھی مفت تقسیم کی گئی۔ ٹی بی کے جن مریضوں کی تشخیص ہوئی ان میں سے تقریباً ۱۰ مریضوں کو مکمل طبی امداد دینے کا ذمہ لیا گیا۔ کیمپ کے کنوینر ایڈوکیٹ سعید کڈو نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ گلپوشی رائے گڈھ ضلع مسلم یوتھ فیڈریشن کے صدر زاہد ادھیکاری نے کی۔ یوتھ فیڈریشن کے صدر نے کہا کہ کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کا اولین مقصد کوکن کے فلاحی اداروں کو استحکام بخشنا ہے۔ ایڈوکیٹ فقیر محمد ٹھاکور نے کہا کہ کروڑوں روپئے کی لاگت سے بنا کوکن ہاسپٹل کسی بھی قیمت پر بند نہیں ہونے دیا جائے گا۔ آپ نے کوکن ہاسپٹل کو کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کی جانب سے ۱۵ ہزار روپئے کی مالی امداد کا اعلان کیا اور یہ رقم ہاسپٹل کے انچارج ڈاکٹر فیصل دیشمکھ کے حوالے کی۔ کیمپ کا افتتاح گروپ گرام پنچایت مورہ کے سرپنچ اقبال دھنسے نے کیا۔

اردو میلہ

اصلاحی و فلاحی تنظیم شولاپور کے زیر اہتمام "اردو میلے" کا سہ روزہ انعقاد اپنے آپ میں ایک شاندار تاریخی کارنامہ ہے جس میں اہالیان شولاپور نے اپنی اردو دوستی اور زبان و ادب پروری کا بہترین اور بے مثال مظاہرہ کیا۔ اس سہ روزہ میلے سے نہ صرف اردو زبان و ادب اور تہذیب و ثقافت کا گراف بلند ہوا ہے بلکہ فکر و خیال کی نئی راہیں بھی کھلیں اور یک جہتی و یگانگت کے دروازے بھی وا ہوئے۔ زبان و ادب، تعلیم و صحافت نیز اردو کے دیگر شعبوں کی پچاسوں منتخب اور معتبر و موقر شخصیات کی بیک وقت یکجائی سے اہالیان شولاپور نے اپنی اصلاحی، فلاحی اور تنظیمی صلاحیتوں کا لوہا منوالیا ہے۔

عبدالرحیم نشتر رائے گڈھ

اسٹوڈنٹ اسلامک آرگنازیشن آف انڈیا (ممبئی شاخ)

کا تقسیم انعامات "اسٹوڈنٹ فیسٹول ۹۸ء" مورخہ ۲۱ فروری کو ۹۹ء انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ میں مہمان خصوصی جناب عبدالغنی اطلاس والا اور اعزازی مہمانان جناب ہارون موزہ والا اور جناب ریاض احمد خان صاحب کی تشریف آوری اور شرکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ طلباء کی ہمت افزائی کیلئے آرگنائزیشن کا یہ جلسہ قابل تعریف ہے۔

شاعر سنیل گرو کی حاضری ہے۔ پیشے سے آرکٹیک ہیں اور اردو میں بڑی خوبصورت شاعری کرتے ہیں۔
پروگرام میں عبدالمجید شاغل، تسنیم انصاری، اسماعیل منصور، عبداللطیف انصاری، نوگل بھارتی، سیف اللہ سیف، عبدالقادر راز، ریاض انجم، یوسف امام، سنیل گرو، شیخ شبیر شاد وغیرہ نے شرکت کی اور اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

وسنت راؤ نائک کالج جنجیرہ مروڈ میں عظیم لشان مشاعرہ

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی اور وسنت راؤ نائک کالج آف آرٹس اینڈ کامرس جنجیرہ مروڈ کے زیر اہتمام "دربار ہال" میں ۱۳ر فروری ۱۹۹۹ء کو کوکن کے کہنہ مشق شاعر جناب عبدالمجید شاغل کی صدارت میں ایک عظیم الشان مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔
تقریب کے آغاز میں رائے گڈھ ضلع کانگریس کے سکریٹری ایڈوکیٹ اسماعیل گھولے صاحب نے شمع روشن فرمائی کالج کے شعبۂ اردو کے پروفیسر اسلم خانزادہ صاحب نے مہمان کا خیر مقدم کیا اور تمام شعرائے اکرام کا مختصر امنظوم تعارف بھی پیش کیا۔
کالج کے پرنسپل جناب وشواس چوہان نے وسنت راؤ نائک کالج کے زیر اہتمام مشاعرہ ہونے پر فخر و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے معزز مہمانان اور شعرائے کرام کی خدمت میں گلہائے عقیدت پیش کیے۔ اسی تقریب میں جناب شکیل شاہجہاں کے ڈراموں کا مجموعہ "جھوٹا سچ" نامی کتاب کا اجراء کالج کمیٹی کے چیرمین ممتاز سماجی رہنما جناب سلیم داماد کے ہاتھوں ہوا۔
نظامت کے فرائض ناگپور سے خاص اس پروگرام کیلئے تشریف لانے والے وودربھ کے مایۂ ناز شاعر جناب شہزاد اسد نے انجام دیے۔ دوران نظامت موصوف نے فرمایا اردو کی شہرت کا ثبوت شرکائے مشاعرہ میں نوجوان

ایم فل ڈگری ملنے پر مبارکباد

ممبئی یونیورسٹی شعبۂ اردو کے طالب علم ہاشم عبدالرزاق دھامسکر کے تحقیقی و تنقیدی مقالے "ساحر شیوی حیات اور شاعری" کو ممبئی یونیورسٹی نے ایم فل ڈگری تفویض کی ہے۔ یہ مقالہ بڑی عرق ریزی کے

صدر شعبۂ اردو، ڈاکٹر یونس سکریٹری کی نگرانی میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ہاشم عبدالرزاق دھاسکر نے کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے روح رواں محترم ساحر شیوی کو اپنے مقالہ کے لیے منتخب کر کے خراج تحسین پیش کیا کیونکہ ساحر شیوی نے افریقہ جیسے اردو سے نابلد ملک میں اردو کی شمع روشن کی ہے۔ اور کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے ذریعے کوکن کے کئی نامور شاعروں اور ادیبوں کی کاوشوں کو لوگوں تک پہنچایا ہے۔ ہاشم عبدالرزاق دھاسکر ایک فعال سماجی کارکن ہیں اور کوکن بینک میں ہردلعزیز یونین لیڈر ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اسی طرح ہر قدم پر کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ ہماری جانب سے ہاشم عبدالرزاق دھاسکر کو ایم فل ڈگری ملنے پر بہت بہت مبارکباد۔ ڈاکٹر پروفیسر مسز زہرہ موڈک اور ڈاکٹر رضا موڈک

گوونڈی میں اردو اسکول کے لئے کل ہند مشاعرہ

۲رمارچ ۹۹ء کو بیگن واڑی گوونڈی میں آرزو پرائمری اسکول کے قیام کے سلسلے میں آرزو ویلفیر سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام ایک کل ہند مشاعرہ شیواجی گارڈن گوونڈی میں منعقد کیا گیا جس میں ہزاروں شائقین شریک تھے۔ مکی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے ڈائریکٹر جناب مولانا مستقیم احسن اعظمی نے صدارت فرمائی اور جناب اثر صدیقی نے احسن طریقہ پر نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ تنظیم الوالدین کے چیرمین جناب علی ایم شمسی کی استقبالیہ اور افتتاحیہ تقریر سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مشاعرہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ہیگڈے، سکریٹری محمد حسن شیخ، جناب مصباح عالم، ڈاکٹر عمران شیخ اور مقامی طور پر علم و ادب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات انتظام والنصرام میں پیش پیش تھے۔ شب بھر میں صبح پانچ بجے تک مشاعرہ جاری رہا۔ اس علاقہ میں یہ اولین ادبی کوشش تھی جس کی کامیابی نے خوشگوار فضا قائم کی ہے۔

محترمہ کمو حافظکا ہندوستانی پرچار سبھا کی اعزازی سکریٹری

محترمہ کمو حافظکا ۸رمارچ ۱۹۹۹ء سے ہندوستانی پرچار سبھا کے اعزازی سکریٹری کی حیثیت سے تقرر ہوا ہے۔ وہ انجمن اسلام ممبئی کے کئی اسکولوں اور جونیئر کالجوں کے انتظامیہ میں عملی حصہ لے کر تعلیم کی ترویج و اشاعت میں اہم رول ادا کر رہی ہیں۔ ان کے شوہر اے کے حافظکا نے ایک عرصے تک ممبئی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور سعودی عرب میں سفیر ہند کے فرائض انجام دیے تھے۔ انہیں کئی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔

ڈاکٹر خلیل مقدم کی لندن روانگی

جلدی امراض کے ماہر ڈاکٹر خلیل مقدم ۲۳ مارچ کو لندن روانہ ہوئے جہاں وہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقدہ ماہر امراض جلد ڈاکٹروں کی پہلی عالمی کانفرنس میں حصہ لیں گے اس موقع پر "اسکین لیزر سرجری" کے متعلق ورکشاپ منعقد کیا جائے گا جس

میں آپریشن کے بغیر جلد پر نظر آنے والے داغ دھبوں، مسوں جھریوں اور پیدائشی نقائص کو دور کر کے چہرے کو جاذب نظر بنانے کے جدید سائنسی طریقوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ ڈاکٹر مقدم نقش کوکن کے ہمدرد ہیں۔ ادارہ انہیں مبارکباد پیش کرتا ہے۔

عابدہ انعامدار کو مبارکباد

خواتین کی بین الاقوامی تنظیم "نیشنل کونسل آف ومینس ان انڈیا" کی جنرل سکریٹری کی حیثیت سے پونہ شہر کی معروف تعلیمی و سماجی شخصیت محترمہ عابدہ انعامدار کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

بقیہ: شادی خانہ آبادی

ایئرپورٹ پر اتوار ۱۴ مارچ ۱۹۹۹ء کو انجام پائی۔ اس موقعہ پر دلہا دلہن کے رشتہ دار جماعت کے اراکین اور دیگر حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز مولانا الحافظ قاری یاسین پٹیل پیش امام شافعی مسجد ڈونگری نے کیا اور اپنی تقریر میں شافعی نکاح کے بارے میں معلومات دی۔ دلہا دلہن کو مبارک باد دیتے ہوئے جناب ایوب چوگلے نے شکریہ ادا کیا اور جلسہ رات کو دس بجے ختم ہوا۔

کائستہ کرجیکر ایجوکیشن سوسائٹی۔ کیپ ٹاؤن کا سالانہ یوم خاندان

۳۱ر جنوری ۹۹ء کو یوم خاندان کا آغاز محمد نظیر کی تلاوتِ قرآن اور حاجی یوسف پارکر کی گذرے ہوئے افراد پر فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت سے ہوا۔ لگ بھگ پانچ سو افراد (بالغ اور بچے) کی شرکت میں یہ دن رنگ برنگی پروگرام میں گذرا۔ ڈرامہ موسیقی اور مختلف کھیل کود سے سبھی افراد محظوظ ہوئے۔ پروگرام کا اختتام جناب احمد غنی کے افریقن گیت اور جناب جمیل محمود کی دعا سے ہوا

شادی خانہ آبادی

عارف خان۔ ممتاز پٹیل

اتوار ۷ فروری ۹۹ء کو جناب روشن
ن بابا خان متوطن پنہالجہ ضلع رتنا
گی کے فرزند عارف کی شادی ممتاز
بت بدرالدین پٹیل کے ساتھ قیصر
شیخ ڈونگری ممبئی کے آراستہ ہال میں
انعقاد پذیر ہوئی۔
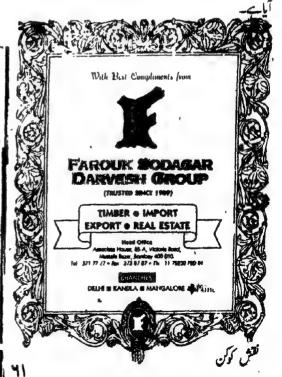
نیلو فر مغل۔ آصف مالگونڈکر

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے
پرنسپل اور ادارۂ نقش کوکن کے دیرینہ
ہمدرد جناب مغل اقبال اختر کی دختر
نیلوفر کی شادی کردھنڈا تعلقہ سنگمیشور
کے جناب [illegible]ن علی مالگنڈکر کے
فرزند آصف کے ساتھ ۱۴ فروری
۹۹ء کو کردھنڈا میں انجام پائی۔

علیہ بوٹکے۔ ریحان ملا

نقش کوکن کے سابق معاون مدیر
جناب شاکر سوپاروی (محمد الیاس
بوٹکے) کی دختر عالیہ کی شادی ریحان ملا
کے ساتھ ۱۴ رفروری ۱۹۹۹ء کو واضع
محلہ نالاسوپارہ میں انجام پائی۔

رخسانہ دیوان۔ عثمان بشیر

نقش کوکن (انگلش سیکشن) کے
سابق معاون مدیر جناب عثمان بشیر کی
شادی نقش کوکن کی ہمدرد و بہی خواہ
محترمہ رخسانہ دیوان کے ساتھ کلن
سماج ہال پنویل میں ۲۶ فروری ۹۹ء کو
بحسن وخوبی انجام پائی۔

ڈاکٹر اشفاق جوانے۔ ڈاکٹر شمیم صالح

واشی نئی ممبئی کے نوجوان ڈاکٹر
اشفاق ابن محمود جوانے کی شادی ڈاکٹر
شمیم بنت فیروز اسماعیل صالح کے
ساتھ حیدر آباد میں انجام پائی اور اس
سلسلہ کا پر تکلف استقبالیہ ۲۸ رفروری
۹۹ء کو واشی نئی ممبئی میں بتزک و
احتشام انجام پایا۔

نعمان موٹلیکر۔ زاہدہ صدیقی

پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر کے
فرزند نعمان کا عقد مسعود زاہدہ بنت
حسین آدم صدیقی کے ساتھ
۲۱ رمارچ ۹۹ء کو باندرہ ممبئی میں انجام پایا

زبیر ماہمی۔ ثنا خان

ہفت روزہ فوزان (تھانہ) کے مدیر
جناب سلمان ماہمی کے فرزند زبیر کی
شادی ثنا بنت منشی خان کے ساتھ
ہوئی کراس کنوینٹ ہائی اسکول کے ہال
(تھانہ) میں ۱۲ مارچ ۹۹ء کی شام انجام
پائی۔

وحیدہ پاؤسکر۔ شوکت قاضی

عباس اسمٰعیل پاؤسکر کی بھتیجی اور
فیاض اسمٰعیل پاؤسکر کی دختر وحیدہ کی
شادی شوکت ابن احسام الدین قاضی
کے ساتھ ۶ رفروری ۹۹ء کو بیگ محمد
ہال میں بخوبی انجام پائی۔

نایاب شیخ۔ محمد قادری

اسماعیل شیخ کی دختر ایڈوکیٹ نایاب
کی شادی ایڈوکیٹ محمد قمر قادری کے
ساتھ ۶ فروری ۹۹ء کو صابو صدیق پالی
ٹیکنک میں بخوبی انجام پائی۔

حاجی اسلم۔ زینت مقدم

مقام شیرل تعلقہ چپلون کی بلیک
برن لندن میں قدیم عرصہ سے قیام
پذیر بدرو الدین فیملی کی محترمہ حاجن
عابدہ کھوت صاحب چوگلے کے فرزند
حاجی اسلم کی شادی کوویت میں رہنے
والے کھیڈ تعلقہ کے محترم جناب
یوسف صاحب مقادم کی دختر زینت
کے ساتھ ممبئی کے فائیو اسٹار ہوٹل
ORCHID بمقام سانتا کروز

ننھے روزہ دار

پچھلے مہینہ (مارچ ۹۹ء) میں چونکہ پرچہ شائع نہیں ہوا اس لئے زیر نظر تصویریں کچھ تاخیر سے شائع کی جارہی ہیں۔

ایمن نوشاد چوگلے

جنجیرہ مروڈ کے معروف سوشل ورکر جناب نذیر چوگلے کے پوتے ایمن نوشاد چوگلے نے امسال ماہ رمضان المبارک کے سبھی روزے رکھے۔

انیسہ عبدالرحمٰن فرفرے

نقش نواز بہاؤالدین عبداللہ پرکار مقیم لندن کی نواسی انیسہ عبدالرحمٰن فرفرے متوطن دھاندیوی (کھیڈ) بعمر سات سال سبھی روزے رکھے۔

عرشی سعود جولے

اس بچی نے پانچ سال کی عمر میں سبھی روزے رکھے۔

زہرہ چوگلے

زہرہ بنت اصغر و عشرت چوگلے نے ۶ سال کی عمر میں سبھی روزے رکھے۔

ماریہ خلیل بہور

متوطن گورے گاؤں تعلقہ ناگاؤں اس بچی نے اس سال ماہ مبارک کے سبھی روزے رکھے۔

افتتاں جاوید حلبے

اس بچی نے سات سال کی عمر میں سبھی روزے رکھے۔

اللہ تبارک و تعلیٰ ان ننھے منے روزہ داروں کا دینی جوش وخروش فزوں تر کرے اور انہیں اعلیٰ تعلیم اور تہذیب سے آشنا کردے۔

انتقال پُر ملال

اسماعیل عنبر (پرکار) کی والدہ کا انتقال

مرحوم شاعر اور ٹیلی ویژن کے اسماعیل پرکار متوطن بانکوٹ کی والدہ خدیجہ حسین پرکار کا ۲۳؍فروری ۹۹ء کی بعمر ۹۲ سال ممبئی میں انتقال ہو گیا۔ مرحومہ نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست عادل پرکار (عادل انٹرپرائز) کی خالہ تھیں۔

نیگوی کے سابق امام صاحب

نیگوی تعلقہ منڈنگڑھ کی جامع مسجد کے سابق امام جناب حسین چناؤ کریم مارچ ۹۹ء کو رحلت فرما گئے۔
(مرسلہ عاشق حسین کڑویکر)

عائشہ سکندر رفقیہ کا انتقال

بھیونڈی ضلع تھانہ کی معروف شخصیت جناب سکندر فقیہ کی زوجہ محترمہ عائشہ بی کا ۱۳؍فروری ۹۹ء کو طویل علالت کے بعد بھیونڈی میں انتقال ہو گیا۔ مرحومہ عائشہ بی سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر ہیں مسٹر عبدالرحمٰن انتولے اور نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ جناب احمد مہسانیوالا اور جسٹس شفیع پرکار کی خوشدامن تھیں۔

قاضی فراز احمد کو صدمہ

قاضی فراز احمد (جو قطر سے سبکدوش ہو کر اب اپنے وطن ساگوتے میں سکونت پذیر ہیں) کے بڑے بھائی حاجی حسین محمد قاضی ۲۱ جنوری ۹۹ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم ایران، بحرین اور قطر میں ۴۰ سال گذار کر وطن آئے تھے۔

جناب بچو بھائی پرکار کا انتقال

قصبۂ بانکوٹ کی معزز شخصیت جناب محمد عبداللہ غلام محمد خان صاحب (بچو بھائی پرکار) کا ۸؍جنوری ۹۹ء کو ۹۵ سال کی عمر میں بمقام بانکوٹ (ضلع رتناگری) میں انتقال ہوا۔
شریکِ غم۔ گلاب بھائی پرکار
حضرت نثار توکلی۔ بانکوٹ

حیات اللہ انصاری خالقِ حقیقی سے جا ملے

۱۸؍فروری کو ممتاز مجاہد آزادی اردو کے بزرگ صحافی اور ادیب حیات اللہ انصاری طویل علالت کے بعد آج لکھنؤ میں انتقال کر گئے۔ حیات اللہ انصاری کو ساہتیہ اکادمی ایوارڈ اور پدم شری کا مؤقر اعزاز بھی تفویض کیا گیا تھا وہ اتر پردیش قانون ساز کونسل کے رکن اور دوبار راجیہ سبھا کے ممبر رہ چکے تھے۔

سید نظام الدین سعد کو صدمہ

ای۔ ایس۔ انگلش جونیئر کالج (لوؤر توڑیل رائے گڑھ) کے ہیڈ ماسٹر جناب سید نظام الدین صاحب کے والد ماجد سید شمس الحق صاحب ۶؍فروری ۹۹ء کو وطن مالوف، مورکی، جونپور میں انتقال فرما گئے۔

جناب بھاؤالدین نگارجی کا انتقال

پاج تعلقہ دیوالی کے بزرگ جناب بھاؤالدین نگارجی طویل علالت کے بعد ۶؍فروری ۹۹ کے دن انتقال کر گئے آپ محکمۂ ڈاک۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد گاؤں میں ہی سکونت پذیر تھے۔

احمد والف کا انتقال

بازار محلہ ہرنئی کے جناب بدرالدین والف کمیٹی ممبر جماعت

المسلمین بازار محلہ کے بھائی احمد والف کار مضان عید کی سہ پہر ۱۹ر جنوری ۹۹ کو انتقال ہو گیا۔

بازار محلّہ ہرنئی کے جناب داؤد مہالدار صاحب کا مورخہ یکم فروری کے دن ہرنئی میں انتقال ہوا۔ آپ کافی سالوں سے جہازی تھے۔

احمد حسن پاوسکر کا انتقال

بازار محلّہ ہرنئی کے بزرگ جناب احمد حسن خان عرف دادا میاں پاوسکر طویل علالت کے بعد ۳ فروری ۹۹ کی صبح رحلت فرماگئے۔ آپ مجگاؤں کورٹ سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ ڈونگری شدھی محلّہ کے علاقہ میں سوشل ورکر کے طور پر مشہور تھے۔ چارنل مسجد کے مینجنگ ٹرسٹی رہے۔ پانچ سال تک seon کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ اپنے آبائی گاؤں ہرنئی کی واٹر اسکیم کے ابتدائی دور میں کافی جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا تھا۔

عبدالغنی پاوسکر

ایک خوش گفتار کا خاموش ہو جانا

نیکچری کے سماجی کارکن حاجی قاسم کڑوبکر پچھلے مہینہ اچانک جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحوم جتنے اچھے خوش نویس تھے اس سے کہیں زیادہ خوش اخلاق، خوش گفتار اور خوش مزاج آدمی بھی تھے۔

عاشق حسن کڑوبکر نیکچری (منڈن گڑھ)

صابر دت کی رحلت

اردو کے شاعر و منفرد صحافی فن اور شخصیت کے مدیر صابر دت کا ۱۳ر فروری کو بمبئی میں انتقال ہو گیا۔

خمار بارہ بنکوی کا انتقال

بارہ بنکی، ۲۰ر فروری۔ اردو دنیا کے بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر اور فلمی نغمہ نگار خمار بارہ بنکوی کا آج یہاں انتقال ہو گیا۔ گزشتہ چند برسوں سے وہ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا تھے۔ ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔

حکیم عبدالاحد خطیب کی رحلت

حکیم عبدالاحد خطیب صاحب کا شمار بھیونڈی کے نامور اطباء میں ہوتا تھا۔ پیر ۱۵ فروری کی صبح حکیم صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

نیاز خیردی کو صدمہ

یکم فروری ۹۹ء کو ساوتری بائی پھلے ودیا مندر آمبیٹ کے ٹیچر جناب نیاز احمد خیردی کے والد عبدالغنی خیردی کا ہارٹ اٹیک کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔ مرحوم کے وطن شولاپور میں تدفین عمل میں آئی۔

ابراہیم وانگڑے کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ ساتھی جناب ابراہیم وانگڑے متوطن بیادر شیخ چپلون ضلع رتناگیری کی والدہ خدیجہ بی احمد وانگڑے کا ۲۸ جنوری کو ۷۷ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

کوکن بنک کے عبدالکریم پٹھان کا انتقال

کوکن بنک کے بہت ہی سینئر افسر جناب عبدالکریم پٹھان اتوار ۱۴ مارچ ۹۹ء کو بھیونڈی سے قریب روڈ حادثہ میں بری طرح مجروح ہو گئے تھے۔

سامیلہ اسپتال [illegible] میں ان کا علاج لیا گیا مگر وہ جانبر نہیں ہوسکے اور منگل ۱ مارچ ۹۹ء کو دائمی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

[illegible] گرج نہیں رہے

گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ مراٹھی کے بلند پایہ ادیب وی وی شرواڈکر المعروف کسم اگرج ۱۰ مارچ ۹۹ء کو ناسک میں انتقال کرگئے۔ وہ ۸۸ سال کے تھے۔

رشید پٹھان کو صدمہ

موضع تاڑیل (داپولی) کے جناب عبدالرشید عبداللہ پٹھان کی چاچی فاطمہ عمر پٹھان صاحبہ کا طویل علالت کے بعد ۲۶ جنوری ۹۹ء کو تاڑیل تعلقہ داپولی میں انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ۔ محمود حسن قاضی واشی)

حجاب امتیاز علی کی رحلت

پچھلے مہینہ مشہور ترقی پسند افسانہ نگار حجاب امتیاز علی پاکستان میں انتقال کرگئیں۔

حجاب امتیاز علی اپنے دور کی خاتون قلم کاروں میں نمایاں حیثیت کی حامل تھیں۔ ان کے شوہر امتیاز علی تاج مدت ہوئی انتقال کرگئے تھے۔ حجاب امتیاز علی اولین مسلم پائلٹ تھیں۔ ان کی ہوابازی کے کارنامے سے متاثر ہوکر ادیب مالیگانوی نے ایک نظم "حجاب کی ہوابازی" لکھی تھی۔

فیروز داؤت کو صدمہ

نقش نواز جناب فیروز اسحاق داؤت جو شارجہ میں برسر ملازمت ہیں کے پدر بزرگوار جناب اسحاق عبدالقادر داؤت متوطن سومیشور۔ رتناگری جو ۱۷ سالوں تک کویت میں سروس کرنے کے بعد سبکدوش ہوکر اپنے وطن لوٹے تھے۔ ۱۵ مارچ ۹۹ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے ممبئی میں راہی عدم کو لبیک کہہ گئے۔

بی یو ایم ایس میں نمایاں کامیابی

طیبہ یتیم خانہ پونہ کیمپ کے ہونہار طالب علم مقصود آدم مجاور نے پونہ یونیورسٹی کے اکتوبر ۱۹۹۸ء میں ہوئے بی یو ایم ایس امتحان میں ۷۴ء۵۳ مارکس حاصل کرکے یونیورسٹی میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کی۔

شادی کی خبریں

لوگ شادی بیاہ کے موقعہ پر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور شادی کے بعد جب اُس کی خبر بغرض اشاعت نقش کوکن میں بھیجی جاتی ہے تو لوگ امید کرتے ہیں کہ ہم اسے "فری" شائع کریں۔ (اب تک تو ایسا ہی ہورہا ہے۔) اگر ہم نے سو پچاس روپیوں کا مطالبہ کیا تو ناراض ہوکر کہتے ہیں کہ ہم تو خریدار ہیں۔ اگر لوگ اس پرچہ کو اپنا پرچہ کہتے ہیں۔ قوم کا آرگن سمجھتے ہیں تو کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ خوشی کے موقعہ پر اپنے پرچے کو سو دو سو روپیہ عطیہ دے کر انھیں بھی اپنی خوشیوں میں شامل کرلیا جائے۔ آج جبکہ پرچہ مشکل میں ہے لوگ اگر اس نقطہ کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں تو یہ بھی ایک قومی خدمت ہوگی۔

6. The management must avoid admissions by donations. This creates a very poor impression in the community and amongst people at large, about the management ethics and the quality of education imparted at the institution. Instead building top class educational standards will itself generate much more support for the institution from the community and other concerned, non-government and government organisations.

7. The head of the management should function and carry on the affairs of the institution in a democratic and righteous manner as prescribed by the constitution of the institution. He should be fully accountable to the principles and policies of the institution in all matters in letter and spirit. This involves hiring and firing inefficient staff, incurring needful expenditures, taking sensible and proper decisions, conducting fair organisational elections etc.

8. In some important positions cheap employees are in proper analysis expensive to the institution. Identify these positions and pay well for these positions. The management should generally avoid hiring close friends, close business associates, children or own children for key positions in the institutions unless in exceptional cases.

9. Encourage transparency and accountability for action taken by the senior staff and head of the institution by maintaining confidential records of important or costly decision taken (with reason for the same) and signed by the decision maker. It breeds responsibility and quality in them. Later on these records can be used for cross reference and quality control by the management. The management should also ensure a two way communication with the staff and students of the institution to get a real feel of the happenings in the institution by having interactions and views sharing meetings with them.

10. At times there is a concerted opposition from a section of the staff with vested interest to the head of the institution. Able heads require to be given due respect and encouragement. The management should stand by the head under such circumstances and thereby promote discipline in the institution. This helps improving the quality of the management. The management should praise the head in public and when needed correct him in private. Help him perform positively and with enthusiasm.

The above lecture is delivered by Dr. Abdul Karim Naik in the seminar of Muslim Management Institutions at Aligarh on February 9, 1999.

Darwin's Theory of evolution disproved

By Dr M. Karim Islamabadi

Darwin himself based his book descent of man on the basis of structural resemblances between man and apes. He did not say that he had proved it. Just like when he was on the voyage of HMS Beagle on the Galapagos Islands he noticed different finches on neighbouring islands having minor differences from each other. He concluded that all these finches had evolved from a common ancestor. Similarly he noticed resemblances between man and monkey and concluded that both had evolved from a common ancestor. If structural resemblance is the only criterion then we have a good resemblance with many other creatures as well. The wing of a bat, fin of a whale and arm of a man are bone and similar to each other yet these are totally different from each other and cannot be grouped together.

Similarly as dissection of the frog's body is taught to medical students the human beings have system for system, muscle for muscle, nerve for nerve and vessel for vessel a resemblance with the frog. But can they be grouped together? But are we similar to other creatures in features such as locomotive, reproductive, respiratory, endocrine, genito-urinary, cardiac and central nervous system? But this does not mean that man and other creatures can be grouped together with a common ancestor. The Encyclopedia Britanica has criticised the idea of having a common ancestor on the basis of structural resemblance. It says: In the absence of a fossil record structural and other adaptations have been projected back as an ancestral condition from living descendent species but this is a very risky procedure that dismisses morphological transofrmation and adaptation and assumes stati[illegible] without complementary confirmation. As far as man's resemblance with other creatures is concerned the Holy Qur'an says: There is not an animal on earth nor a bird that flies on its wings but they are all communities lik[e] you. It is quite easy to understand that man has similarities with other creatures in various body systems althoug[h] it is at variance with different species yet man enjoys unique position. Today there are one million species o[f] animals and two hundred thousand species of plants. Scientists also say that todays' existing species are just 0 percent of the total species that this earth ever witnesse[d].

It means that 99.9 per cent of species have already di[ed] out and became extinct. So out of the 2 billion speci[es] that ever existed on earth why is man the only speci[es] which has such a highly developed brain? Why is he t[he] only one who communicates with each other with the he[lp] of a complete verbal language.

to be contin[ued]

sudden commotion . yes, her soul had departed I even overheard some of my elders sounding that she must be waiting for Ibrahim Well what a co-incidence! An occasion for a mixed feeling of agony and ecstasy Was it pre-destined? Was there an element of spiritual parting of bonds? Was it the divine gift for a son so well accustomed to facing many an ordeal of life willy-nilly for his parent s sake? There ought to be some explanation

For an expatriate, leaving the shores of Saudi Arabia at short notice during week-ends is a Herculean task As fate would have it, however all agencies involved extended their spontaneous co-operation facilitating my presence by her side before she bade farewell on Thursday midnight 77 is quite a graceful age to go but to a son always keen to excel in his service of hers, the spiritual thirst remains unquenched

The wages of foreign jobs have their own drawbacks in as much as when your dear ones need you most you can hardly walk around The guilt conscience then pricks, but the fact that my twins doing their post-graduation in Pune spent the whole of preceding fortnight and did whatever necessary and possible to save her comes as a source for relief Bubbling with the energy of youth the boys sure did wonderful job perhaps, better than what I would have . I suppose I now understand better what breeding and upbringing mean in the scheme of our worldly life To those who read this peace here's a humble request Please join in my prayers May Allah rest her soul in eternal peace

Improving Muslim managed educational institutions

Muslims, as a whole, are educationally backward compared to the other religious minorities and communities in India There are many reasons for this backwardness However this study is mainly confined to the techniques that can be adopted to bring about a qualitative improvement in the Muslim managed educational institutions Our management have to change their attitude and commitment for real progress before they can improve the quality of the institution its staff and teaching excellence They have to starve the problems feed the opportunities The trouble lies not in ignorance but in action The following observations and suggestions can be considered for this improvement

1. The community should not go in for haphazard establishment of additional educational institutions merely to bring education to the door-steps of the community Having established so many institutions already, the attempt now should be to improve them qualitatively This is only possible if there is corresponding improvement in the passion and sincere commitment of the management for ongoing chan for better standards in human resources, teaching methodology basic facilities, and nurturing carrying the natural interest in students for learning

2. Primarily we must be really concerned and enlightened educationalists on the management who can give proper implementable and pragmatic advise from time to time This has to be appreciated in context of the present scenario which is usually dominated by politicians and vested interests Most politicians, it has been noted pay so much attention to their reputation that they lose their character, and in turn the institution s to which they are connected Therefore, per se the management should not be headed by politicians who have their own agenda of projecting themselves and use the institution for projecting their political image usually at the loss and degradation of the institution

3. The management should take care in appointing the best available head of institution, even from another community (if necessary) so that in the beginning the institution will have the best possible chief executive The head can be appointed on contractual basis and after having served the purpose he can be eased out and a professionally trained or able person, from the community can be installed Proper training and "Continuing Teaching Methods Upgradation" programmes for teachers is essential for continuously upgrading teaching standards in the institution

4. In administrative matters, a free hand should be given to the head of the institution to implement the policies and handle the day to day affairs as he considers proper There should be no interference from the management side In case of difference of opinion on implementation of the policies the management should ask the head for an explanation after which a consensus approach should be agreed upon and left to the head to implement

5. The finance available with the institution should be used only for that institution for qualitative improvement in the education imparted In no case should the financial resources be diverted for the establishment of another institution Modern scientific and technological facilities and services available especially in computer based knowledge, should be incorporated in the learning methodology, to keep abreast of modern changes and challenges in our fast and competitive world

science, music, painting, archaeology, tourism, advertising etc. Which often fall outside the mainstream of education. The book was released by Dr Shameem Jairajpuri, Vice chancellor of Maulana Azad Urdu University. Another book by Dr Abid on scholarship opportunities in India was released by Prof Afzal Muhammed vice chancellor of Dr B R Ambedkar Open University Hyderabad. The contents comprise overseas scholarship also. The book is priced at Rs 30

Laws relating to Fornication(Zina) in Islamic system

A book titled Laws Relating to Fornication (Zina) in Islamic System' by Syed Ahmed was released in Hyderabad by Mr Justice Sardar Ali Khan former chairman of the National Commissions on minorities last month. The author an assistant secretary in Andhra Pradesh state legislature has dealt with the concept of chastity marriage in Islam and other faiths such as Christianity Hinduism Buddhism and Judaism. Publisher is Andhra Legal Decisions. It is priced at Rs 150. Ahmed said the book could be useful to researchers legislators and social reformers who have to deal with offences such as adultery rape illicit relations pregnancies outside marriage and spread of AIDS sex led tourism prostitution etc. Syed Ahmed holds a masters degree in law

Obituaries :

Prof Hamdani s wife **Mrs. Aayesha Hamdani** passed away on 16th March 1999.

Abdul Karim Pathan branch Manager of Kokan Mercantile Bank died in accident on 16th March while coming from Bhiwandi

Mrs. Sugrabai grand-mother of Dr Yusuf Matcheswala passed away recently in Mumbai of old age

The Journey

A tribute to Mother By Ibrahim Wangde

Basically this is my homage to the noble soul that has just transcended in its journey to eternity – my late mother Khadija. With no formal education the lady had the wisdom of an accomplished person. A warm human being, humble in appearance but majestic in simplicity she was always happy with her simple tastes – regardless of her possessions, which by God's grace she had plenty. Probably, she understood the meaning of abstinence and self-denial that do good for our souls, even without knowing it

As a devoted wife, she would be generous to her husband's fault. She had never been to school, yet she realised the importance of schooling – awakening her kids early for studying. Scolding? Yes she would, but being a lady of compassionate disposal rarely hurt her offsprings. Her tranquil approach to every complaint would evaporate in its intensity and if she ever murmured her displeasure it would mostly be from an inaudible distance. A decent woman, virtuous wife, caring mother and clean human being, she was probably confirming to the divine command, without comprehending its strict significance *And He loves those who keep themselves pure & clean (II-222)*

Driving straight from the Sahar Airport to Prince Aly Khan Hospital I was standing by her side – for more than 20 minutes when she breathed her last overwhelmed with grief even wanting to cry. But seeing her face in peace fresh even in death – almost smiling, a natural calm and serenity much to my surprise, refurbished my strength in spite of being a tired traveller with inadequate sleep in the preceding nights. The realization, however of losing someone you love finally dawned when wrapped in white shroud her remains were being transported to Chiplun for final resting in the next 80 minutes. The Ambulance is not a nice place to sit or weep but then the choice is not a criterion here. Release of emotions for sure soothe our senses. Yes *every soul shall have a taste of death (xxi-35)*, but the rupture in emotional bonds was so sudden that the spiritual vacuum it has caused in its wake will linger for a long time to come. Here's the mother who was informing her son over the long distance call about the serious sickness of father in his mid-eighties on January 10, reaches to her final destiny by 28th. Ah that's life! The uncertainty of life is perhaps the essence of creation. There is no answer to our hows and whys. Believing in His goodness and what He does is fair we have to console ourselves. Actually we begin to die as soon as we are born and the end is linked to the beginning. She is gone where she comes from, yet the sun still shines the birds still chirp the trees still rustle the winds still whistle and our heart still beat though, there is a silence around and our journey of life continues. But nothing is the same at Sunbeam any more. Sunbeam is our dwelling, where she must have moved million times with her soft walk all over place, subconsciously imparting the fragrance of her presence ,even now. Indeed the sweetest songs are those that tell the saddest thoughts has an agreeable element of philosophy

Feeding 3 teaspoonfuls of water was the last service I had the good fortune to perform, her lips showing the sign of its absorption. But in a few minutes thence there was

Mbarak Charity Award on December 12. The charity has decided to designate the new year the "year of the Orphan", and the sum donated will be dedicated to projects related to orphans, which will be implemented under the auspices of the Red Crescent Society, and will be distributed to all the charity organisations in the Emirates

Annual Family Day Kalusta Karjiker Educational Society

The Kalusta Karjiker Educational Society of Cape Town held its annual family day on 31st January 1999. About 500 adults and children attended the get together. The M C for the day, Zeenat Amien opened the function with a Qur'anic recital by young Mohammed Nazir (Multan) and a fatiha on the souls of those who had departed this earth by Haji Yusuf W Parker. Amongst the activities organised for the day was a little play for the juniors produced by Shireen Rafiq (Shankar) and music by Liaqat Ahmed (Master) on the flute and Saleem Dawood on the Dhol-old and young took part in singing geets and film songs

On the sportsfields, teams played cricket soccer rugby volleyball tennis badminton and squash. Those not so fit played snooker hukum and dominoes. There were several enthusiastic participants in the Kabadi (hutu tutu) event in which it was easy to distinguish between those who had learnt and played and played the game in India and the local newcomers. The day ended typically with songs sung in Afrikaans by Mr Ahmed Gani followed by a closing dua by Jameel Mahmood

Information technology and the world of Islam

A conference on the role of Internet in the world of Islam sponsored by the Islamic Society of North America, will be held at Santa Clara in the Silicon Valley of California during May 22-23 1999. Presentations on the current and future directions of the information technology and new media impacting Islam and Muslims will be given. Invited sessions include eminent speakers from the field of information technology business and academia. The conference will feature sessions of contributed papers, demonstrations and exhibits, covering the variety of topics related to Internet. The potential interaction of professionals, content producers and users will help create better channel of communications and contribute to building a strong Islamic community in North America and worldwide. All those interested in giving a contributed paper, demonstration or exhibit must submit a 500 word abstract to the program committee Chair Dr Salman [illegible] March 31, 1999. This is a follow-up conference 1998. For further information, guidelines please visit: http://www.islamicinternet.org

Ford Foundation funds Islamic family law study

Ford foundation has granted $ 371,000 for the global study of Islamic Family law to Abdullahi Al Naim termed an Islamic scholar by the Associated Press in a dispatch. He is said to be leading [illegible] scholars. It said the study would find out [illegible] reconcile teachings of their faith with [illegible] political factors that affect Muslim families. The dispatch which did now throw much light on the background of Al Naim said the survey is expected to produce surprises about how Islam is practised today. "Personally, I challenge the assumption that Islam and secularism are incompatible" he was quoted telling

Book release :

Medicinal plants

Medicinal plants in the traditions of Prophet Muhammed ' a book written by Dr MIH Farooqui retired deputy director of the National Botanical Research Institute Lucknow was released on Tuesday by the renowned Islamic scholar Maulana Abdul Hasan Ali Nadvi popularly known as Ali Mian at the guest house of the Nadwa college

The book first of its kind deals with those plants and plant products which are mentioned in the traditions of Prophet Muhammed for their use as medicine food and perfumes. Ali Mian has written the preface of the book. Reviewing the book and its relevance today Dr S K Jain and Maulana Kalbe Sadiq have hailed the book as a great achievement which could benefit society. Dr Jain a former director of the Botanical Survey of India says the book provides evidence of the relevant knowledge of medicinal plants in the prophetic traditions that can be salvaged for the betterment of society. Dr Farooqui's earlier book 'plants of Qur'an,' has already been highly acclaimed and has been translated into several Indian and foreign languages

Urdu Books on careers & scholarships

Two books in Urdu on career opportunities and scholarships were released here last month. Urdu columnist Dr Salman Abid authored and published a book on career opportunities which provides an overview of the educational scene, courses available in various disciplines, eligibility and procedure of applying etc. It provides information on competitive examination for civil services, physical education, public relations, library

[illegible] as is written in Al-Qur'an, "And we have included the camel among the signs of Allah for you." (22 36). 2) Offering the sacrifice is a practical expression of showing one's gratitude to Allah for His many blessings. On this Allah says in Qur'an "Thus we subjected these animals to you so that you may express your gratitude" (22 3) and 3) Offering the sacrifice is declaration of Allah's greatness and glory. The Qur'an says "Thus has Allah subjected the cattle to you so that you may extol His Greatness and Glory in accordance with His Guidance" (22 37). The sacrificial animals are the tangible signs and symbols which express the feelings of the one offering them in the way of Allah, thereby signifying that he intends to shed their blood in lieu of his own blood. Animals are a great blessing of Allah to man on account of their numerous benefits. We drink their milk, eat their flesh, put their skins, wool and bones to different uses and purposes. In referring to these benefits the Qur'an reminds us that animals should be sacrificed in Allah's name only for He alone has given them to man as a blessings.

IGNOU to start course in human rights

A course in human rights will be started by the Indira Gandhi National Open University from July 1999. It is meant for police inspectors and constables, industry and agriculture workers, doctors, non-governmental organisations functionaries, extension workers in various sectors of development. It will comprise of three courses – human rights society and development, human rights and India and human rights. What can we do? The third course is unique. It is a work book of exercises to be designed in consultation with various NGOs so that field insights can be ploughed into the learning system, a spokesman said.

"A compulsory application-oriented course in human rights studies of eight credits is also being prepared for the students pursuing IGNOU's bachelors degree," he said, adding that the open university had also prepared 10 videos and 3 audio relating to human rights. IGNOU's human rights project has also undertaken collaboration exercises for action projects through NGOs active in these fields on the right to survival and the right to information.

UNDP's report on literacy

For all the official rhetoric on literacy and school education, the picture remains extremely bleak, as is illustrated by the following excerpts from the UNDP's Human Development Report. India is one of the least literate societies. India's seemingly large pool of technically-educated and English-speaking manpower is deceptive and presents a misleading impression of the levels of education and literacy among its population as a whole. The literacy growth rate which was 2.3% during 1971-81 declined to 1.8% during 1981-91. High literacy rates prevail in Kerala, Mizoram, Goa, Delhi and a few Union Territories. However even in 1991 literacy rates in Bihar, Rajasthan, Uttar Pradesh and Andhra Pradesh were below 37%.

AKF scholarships for studies abroad

The Aga Khan Foundation provides a limited number of scholarships each year for postgraduate studies to outstanding students from the Third World who have no other means for financing their studies. Awards are made on a competitive basis once a year in June. Although the Foundation gives priority to requests for Master's level courses yet it is willing to consider applications for Ph.D. programmes when doctoral degrees are necessary for the fulfillment of career objectives of the student. The foundation also consider requests for travel and study awards for Ph.D. students doing their research in Third World countries i fields of interest to the Aga Khan Development Network. Applications for short-term courses, however, are not considered. The foundation accepts applications from countries where it has offices, affiliates or sister institutions which can help with processing applications and interviewing applicants. These are Bangladesh, India, Pakistan, Tajikistan, Kenya, Tanzania, Uganda, Madagascar, Syria, Iran, The Gulf countries, France, Portugal, the United Kingdom, The United States and Canada. The selection criteria for awards require you to have an excellent academic record, be genuinely in need of financial aid, get admission in a reputable institution of higher learning and have thoughtful and coherent educational and career plans. On receipt of applications, candidates are called for an interview which is, generally, conducted by local scholarship committees. These committees enquire the candidates about his financial situation, academic performance, extra-curricular achievements and career plans. Interview reports are then sent with the applications to Geneva for the final selection. The annual scholarship selection meeting takes place in late June, and AKF notifies all students of the outcome of their application in the first week of July.

UAE ruler donates $3 million for orphans

Sheikh Zayed bin Sultan Al Naihayyan, the President of the United Arab Emirates (UAE) donated UAE dirhams 12 million to the Sheikh Fatimah bint

EDITORIAL....

"This day I have perfected for you your faith, and completed My favour upon you, [illegible] well pleased with Islam as your religion." (Al-Qur'an [illegible])

Tell us what you think

As a reader, you are the most important critic and commentator of our magazine. We value your opinion and want to know what we are doing right, what we could do better, what areas you'd like to see us publish in and any other words of wisdom you are willing to pass our way. You can help us make strong our magazine that meets your needs to give you the information guidance you require.

We are really very sorry that due to financial crunch being faced by our popular magazine, we failed to bring [illegible] issue of March. We are further sorry to inform you that we are running in a loss and having a debt of Rs. 5 lacs. Definitely, we have got the office but we haven't got our own press or Urdu computer that means we would have to collect at least Rs. 10 to 15 lacs to feel ourselves comfortable to update and to run it for years together. We are more serious to think because myself and Capt. F.M. Mistry have become old enough to think that way and we must find out the professional people to carry out the responsibilities. You will also realise that this paper has brought our community's name and fame on the international map and after reaching this state, I personally think that it is not feasible to stop the paper because the readers don't want to discontinue it.

Naqsh-e-Kokan has become the platform and the school for the beginners to create activists, writers, poets, readers and thinkers and so on. It was not only the magazine but it was the movement for our community. Of course, our policy of the paper was not to involve politics, yellow journalism or scandal which brings money but not the moral and human values. Therefore, let me know from you as to how you can help by collecting donation from your friends, sympathisers and supporters of Naqsh-e-Kokan. First time we thought of taking the donation for Naqsh-e-Kokan. Please give us your suggestions which can be practical and genuine. We personally don't believe in holding functions, conventions, exhibitions etc. nor do we believe in unnecessary publicity. All these years we have worked with sober material with low profile. We had decided to hold the silver jubilee but then we could not. Now after 12 years it will reach the golden jubilee. In that case we can make the preparations right from now. Everything depends on your sincere thoughts, involvement and commitments.

We sincerely request you to come forward to encourage and help Naqsh-e-Kokan to run on its own in whatever little way you can.

Qurbani - Sacrifice

The history of offering blood or animal sacrifice is as old as religion or human history itself. In different ages, man has been expressing his faith and love, spirit of sacrifice and humility, selfless devotion and worship in different ways and for different reasons but the Shari'ah of Allah has reformed this human sentiment spiritually and morally, and directed it to Him alone. Man even presented human sacrifice at the alter of his deities, or the sacrifice or his own self, but Divine Laws forbade all such sacrifices and guided man to offer his sacrifices to no other than Allah Subhanahu Wa Ta'ala.

The offering of animal sacrifice has been an essential part of the system of obedience of all Divine laws though the way and procedures might have been different for different ages and country. The Qur'an says: "We have appointed for every community a way of offering the sacrifice so that the people may mention the name of Allah over the cattle He has given them." (22:34). Animal sacrifice is a unique tradition offered by Muslims the world over every year in commemoration of the supreme act and spirit of sacrifice by Prophet Ibrahim of his son Ismail. The expression of such a pledge is the very demand of the believer's faith, the profession of Islam as a creed, and righteousness. The real place of offering the sacrifice is near Makkah at Mina where hundreds of thousands of pilgrims offer their sacrifice as an important rite of Hajj every year. But the Merciful Allah has not deprived the other Muslims living away from Makkah of this unique privilege of Hajj. The command of offering the sacrifice is general and is meant for all the well-to-do people as is confirmed by many traditions of the Holy Prophet (PBUH). The Qur'an has referred to three objectives which must be borne in mind while offering a sacrifice: 1) Sacrificial animals as symbols of Allah's

اشاعت کا ۳۰ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۷ ...... شمارہ ۵ ...... ماہ مئی ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۴ اے نواگر کمپاؤنڈ [illegible] بمبئی نمبر ۴۰۰۰۰۱ - فون: ۳۷۱۰۶۵۶ / ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت: اپورواپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم مئی ۱۹۹۹ء
کتابت: جاوید ندیم

عاشوراء

ابو محسن ندوی

محرم، اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور اشہر حرم (حرمت والے مہینے) میں سے ایک ہے۔ اشہر حرم چار ہیں۔ ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب۔ لیکن ان چار مہینوں میں صرف محرم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر اللہ (اللہ کا مہینہ) قرار دیا اور ماہِ رمضان کے بعد محرم اور اس کے روزے کو بلند درجہ عطا فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ ماہِ رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینہ محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز قیام اللیل (تہجد) ہے۔ (مسلم، ابوہریرہؓ)

اس حدیث سے رمضان کے روزوں کے بعد ماہ محرم کے روزوں کی افضلیت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ماہ رمضان کے علاوہ محرم یا کسی بھی مہینے کے پورے دنوں کے روزے جائز نہیں۔

یومِ عاشوراء (دسویں محرم) کا تقدس اور اس کی عظمت و فضیلت زمانۂ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ عاشوراء کا روزہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں رکھتی آرہی ہیں۔ حضرت نوح اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اس دن روزہ رکھتے تھے۔

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور قریش ایام جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ مکرمہ میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے مگر کسی کو روزہ رکھنے کا حکم نہ دیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب آپ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو دیکھا نقش کو کتے

کہ اہل کتاب کے نزدیک عاشوراء کی بڑی عظمت ہے۔ وہ اس دن کو بطور عید مناتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں جن باتوں میں اللہ تعالیٰ کا صریح حکم نہ ہوتا ان میں آپ ان کی موافقت پسند فرماتے تھے اس لئے آپ نے خود روزہ رکھا اور صحابۂ کرام کو بطور تاکید روزہ رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ وہ اپنے بچوں سے روزہ رکھواتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشوراء کے دن روزہ کی حالت میں دیکھا۔ آپ نے ان سے سوال کیا کہ یہ کیسا دن ہے؟ جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ایک عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ اس عظیم واقعہ اور ظالم قوم سے نجات کے شکرانے میں موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا، ہم ان کی پیروی میں روزہ رکھتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے مقابلے میں ہم موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب اور ان کے زیادہ حقدار ہیں پھر آپ نے روزہ رکھا اور تمام صحابہ کرام کو روزہ رکھنے کا حکم دیا (متفق علیہا)

انہی احادیث کی بنا پر امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزے کی فرضیت سے قبل عاشوراء کا روزہ واجب تھا اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ سنت مؤکدہ تھا۔ لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے عاشوراء کے روزہ کا حکم اور اس کی تاکید کرنا چھوڑ دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ عاشوراء کا روزہ پچھلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے (مسلم)

رپورتاژ

کوکن اُردو میلہ

عبدالرحیم نشتر

ماہنامہ نقش کوکن کے سابق معاون مدیر کیپٹن فقیر محمد مستری کی سماجی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں ۱۱ اپریل ۹۹ء کو الما لطیفی ہال ممبئی میں ایک تہنیتی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا تھا، جس میں مستری صاحب کے چاہنے والے کثیر تعداد میں انہیں ہدیۂ تہنیت پیش کرنے کیلئے جمع ہوئے تھے۔ اس تقریب کو "کوکن اُردو میلہ" عنوان دیکر ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب نے یہ مضمون قلمبند کیا ہے۔ (ادارہ)

گیارہ (۱۱) اپریل ۱۹۹۹ء کی صبح ممبئی سینٹرل پر بس سے اترا تو ہلکی ہلکی روشنی چاروں طرف پھیل رہی تھی اور زندگی بتدریج رفتار پکڑنے لگی تھی۔ ریں روڈ پر ٹیکسیوں کا بے پناہ ہجوم چیونٹیوں کی طرح رینگتا ہوا مختلف وشاؤں میں غائب ہو رہا تھا۔ صبح کی خوشگوار ہواؤں سے سکون و طمانیت کے گھونٹ پیتا ہواؤں سے سکون و طمانیت کے گھونٹ پیتا ہوا میں ناگپاڑہ کی طرف پیدل ہی چل پڑا۔ کئی بار کے تجربات نے مجھے ممبئی کے ٹیکسی ڈرائیوروں پہ بھروسہ نہ کرنے کا سبق اچھی طرح سکھا دیا ہے۔

راستے میں دو اجنبی نوجوانوں کو دیکھا جو کسی ٹیکسی ڈرائیور سے انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول اور مہاراشٹر کالج کا پتہ پوچھ رہے تھے اور وہ اللہ کا بندہ انہیں گرانٹ روڈ کی سمت بتا رہا تھا۔ میں ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا جیسے ہی دونوں نوجوان ٹیکسی ڈرائیور کے پاس سے ہٹے میں نے انہیں جا لیا۔ اور انکی منزل سے متعلق استفسار کرنے لگا۔ پہلے تو وہ چونکے اور مشتبہ نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

لیکن جب انہیں یقین ہو گیا کہ آدمی سیدھا سا لگتا ہے تو انہوں نے اپنا سوال دہرایا۔ میں انہیں ساتھ لے کر وہ آگے بڑھا۔ وہ بڑے خوش ہوئے کہ مطلوبہ مقام تو یہیں قریب ہی تھا۔ دونوں نے بڑے ہی پُر تپاک اور مسرت کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔

ممبئی میں آدمی کسی کی تلاش میں ہو اور جا بجا بھٹکنے کے بعد بھی مطلوبہ ٹھکانے پر نہ پہنچ سکے تو پریشانی بڑھ جاتی ہے گو ونسگری میں مبارک کاپڑی اور رومانی ٹراولس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اور پوچھتے پوچھتے میں خاصا بدحواس ہو گیا تھا۔ پھر اچانک مستری صاحب کی یاد آئی اور انہوں نے فون ہی پر اتنی پرفیکٹ نشاندہی کی کہ میری ساری پریشانی کافور ہو گئی، مستری صاحب اسی طرح فون پر بھی نیکیاں کماتے رہتے ہیں۔ انہیں سے تحریک پا کر میں نے بھی یہ ایک نیکی کر ڈالی ـــــ اور یہ چھوٹی سی نیکی بھی بڑا سکون عطا کر رہی تھی ـــــ اب صبح اور بھی سہانی معلوم ہونے لگی۔

ابھی تو صرف ساڑھے چھ بجے ہیں اور تقریب تہنیت کا آغاز دس بجے ہوگا ـــــ تو پھر گھنٹے دو گھنٹے تک منٹرگشتی ہی ٹھیک رہیگی ـــــ ممبئی کی سڑکوں پہ پیدل گھومنا

میں بڑا لطف آتا ہے۔ اکثر ان جگہوں
پہ پہنچ جاتا ہوں کہ جنہیں دیکھنے کی خواہش مدتوں
سے دل میں کروٹ لے رہی تھی۔ یا اکثر ان لوگوں سے
ملاقات ہو جاتی ہے جن سے ملنا چاہیں تو بس ڈھونڈتے
رہ جائیے!

سہانی صبح کی ٹھنڈی چادر اوڑھے کتنی ہی
گلیوں اور سڑکوں سے گزرتا ہوا صابو صدیق پالی
ٹیکنیک ہائی اسکول جا پہنچا ہوں۔ نو بج رہے ہیں لیکن
جلسہ کاروں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ـــ اب کیا کیا جائے
ـــ؟ چلو تب تک مولانا آزاد روڈ پر گھوم لیں۔
'ہندوستان' کے دفتر میں نہ سرفراز آرزو موجود ہیں
اور نہ کوئی دوسرا آشنا ـــ! 'ہندوستان' کے
زینے اتر کر پھر سے سڑک پہ آ گیا ہوں۔ آدھا
پون گھنٹہ گزار کر 'صابو صدیق' کی طرف پلٹتا ہوں تو
سہیل مستری اور عبدالمطلب پٹوی خیر مقدم کا بینر
چپکاتے نظر آتے ہیں۔ المالطیفی ہال میں داخل
ہوتا ہوں تو شمسی صاحب میٹھی مسکراہٹ اور
شگفتہ لہجے کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ وہیں
کیپٹن فقیر محمد مستری بھی موجود ہیں جنہوں نے گھر نہ
پہنچنے پر خفگی کا اظہار کیا اور شاکی ہوئے کہ رات کا
مرغ مسلم اکیلے خرف کمالی صاحب کو ہی نمٹنا پڑا۔
شرف صاحب حسب دستور خلوص و محبت اور تپاک
سے ملے۔

شمسی صاحب کی ہدایت میں اسٹیج آراستہ
کیا جا رہا تھا، خوبصورت جھلمل کرتے، پانی کے رنگوں
جیسے سبز سیمیں اور دھندلے پردے کی لہروں پر چہار
جانب شگفتہ گلاب، سبز پتیوں اور ہر شاخ سمیت
یوں لگ رہے تھے جیسے گلابوں کی کہکشاں دمک رہی
ہو ـــ بیچ میں خوبصورت سا بینر جس پر "کیپٹن
فقیر محمد مستری ـــ شخصیت اور خدمات" کا نام
شخص مذکور کی طرح نمایاں اور روشن تھا۔ نیلے
پیلے اور سبز رنگوں کی زمین سے اٹھتا ہوا کیپٹن فقیر محمد
مستری کا نام اپنے اندر جو معنویت رکھتا ہے پتہ نہیں وہ
شمسی صاحب کے دماغ کی اُپج تھی یا پھر پینٹر کا
حسنِ کمال!

فقیر محمد مستری ـــ پانی کی دنیا کے آدمی،
نیلے پیلے اور سبز پانیوں میں عمر عزیز کا ایک طویل حصہ
بھگونے والا شخص، مختلف پانیوں کی پہچان، خصوصیت
اور مزاج سے آشنا کیپٹن ـــ! یقیناً اس کے نام کو
اسی طرح، اور انہی رنگوں سے ابھارا جا سکتا تھا۔ میں
شمسی صاحب کو اِن معنی آفرینی کی داد نہیں دے سکا
یوں بھی وہ خاصے الجھے ہوئے تھے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ
شروع ہو چکا تھا۔ نامی گرامی کوکن واسی اور کوکنی تہذیب
و ثقافت اور صنعت و حرفت کی مقتدر ہستیاں یکے بعد
دیگرے ہال میں داخل ہوتی جا رہی تھیں۔ مصافحے اور
معانقے سلسلہ وار جاری تھے جیسے عیدِ سعید کا دن ہو۔
ہر ایک چہرہ شگفتہ، مسکراتا ہوا اور مسکراہٹ عطا کرتا
ہوا ـــ زندگی چاروں طرف کھلی پڑ رہی تھی۔

رفتہ رفتہ ہال کی نشستیں پُر ہو چلی تھیں۔
ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ
ہے اردو دنیا کی ایک عظیم، مقتدر، تاریخی شخصیت،
علمی ہستی، شعر و ادب کی معراج، ماہر اقبالیات، جگن
ناتھ آزاد ـــ! ایک دم سیدھے سادے اور عام
آدمیوں جیسے! غیر معمولی ہستیوں کی یہی خصوصیت

ہے کہ وہ معمولی دکھائی دیتی ہیں۔

آزاد صاحب کے علاوہ جناب حسین دلوائی سابق ایم پی، پرنسپل اے اے منشی، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، ابراہیم سندیلکر، ڈاکٹر عبدالستار دلوی، ڈاکٹر یونس اگاسکر، جناب محمد علی سرکھوت، یعقوب راہی، محترمہ صفیہ انکولوی، مسرت بانو شیخ، پرنسپل شہناز شیخ، غلام محمد پٹیل، حسن داؤد درومانی، وقار قادری، اسماعیل دفعدار، عبدالصمد ادھیکاری، اسمٰعیل شیخناگ، اقبال کوارے، حاجی مبین، داؤد چوگلے، جاوید ندیم، اعجاز راؤت، محمود حسن قاضی، عارف احمد جی، انجم عباسی، عبدالحمید وہوری، کیپٹن محمد علی کھوت، حمید کھوت، ایڈوکیٹ ایم آر، ولو، محترمہ ریحانہ اندرے، ایڈوکیٹ عبدالرحمٰن قاضی، عمر ادکرے، کیپٹن احمد بالا، عبدالوہاب دھنشے، مستری صاحب کے ہموطن اصحاب اور نجانے کتنی ہی ذی وقار، ذی حیثیت اور چنندہ شخصیات کی آمد و تشریف آوری سے پورا المالطیفی ہال گلاب کے پھولوں کا تختہ یا ایک بقعۂ نور سا بن گیا ہے ——

آخر یہ سب منتخب روزگار ہستیاں بیک وقت یکجا ہو گئی ہیں —— ؟ کیا اٹل بہاری واجپئی، سونیا گاندھی، جے للیتا، دلیپ کمار، نوشاد، شاہ رخ خان، یا کسی مشہور و معروف ہستی کا استقبال کرنے کے لئے ؟ کسی شعلہ نوا مقرر، ہوش ربا رقاصہ، وجد آفریں مغنی، محترم و مقدس مولانا، کسی عظیم کرکٹ کھلاڑی یا کسی نہایت برگزیدہ اور محترم و معظم شخصیت سے فیضیاب ہونے کیلئے ؟

جی نہیں ! یہ سارے معروف و مشغول اور اپنے نقش کوکن کی

فیلڈ کی اہم شخصیات ایک نہایت سیدھے سادے انسان کیپٹن فقیر محمد مستری اور علی ایم شمسی نیز حسن چوگلے کی محبت، شرافت، دوستداری، انسان نوازی، جوہر شناسی اور قدردانی کی اعلیٰ صفات کی کشش سے کھنچا چلا آیا ہوا اور غالباً المالطیفی ہال میں موجود ہر ایک شخص اسی کچے دھاگے بندھا ہوا اور کھنچا ہوا چلا آیا ہے —— معلوم ہوا کہ آدمی کا وصف ناگزیر ہے

ناظم جلسہ پروفیسر قاسم امام بڑی تاخیر سے پہنچے اور ان کے پہنچتے ہی تلاوتِ کلام ربانی وقار بحو مولوی اکبر سلیمان صاحب کے ساتھ جلسے کی کارروائی شروع ہو گئی۔ شاکر سوپاروی نے اپنی پاٹ دار اور من موہک ترنم میں نذرانۂ نعت پیش کیا۔ پھر علی ایم شمسی صاحب نے مائیک سنبھالا۔ جلسے کی غرض و غایت اور کیپٹن فقیر محمد مستری کا تعارف —— محبتوں کے سفیر کیپٹن فقیر محمد مستری کی سماجی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں خطۂ کوکن کی وہ سدابہار شخصیت جو اپنی ذات میں ایک انجمن ہے مردم شناس، علم دوست، تہذیب آشنا، مفکر و مدبر اور جن کی سماجی خدمت کا احاطہ لفظوں میں ممکن نہیں۔ —— اسی فقیر محمد مستری کی عظیم الشان سماجی خدمات کے ۴۳ سالہ دور کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے علی ایم شمسی اور حسن چوگلے نے ایک خوبصورت اور خوب سیرت کتاب ترتیب دی ہے —— اور آج ۱۱ اپریل ۹۹ء کی صبح گیارہ بجے المالطیفی ہال، صابو صدیق پالی ٹیکنک ہائی اسکول، شیفرڈ روڈ، ممبئی میں ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا صاحب کی صدارت میں یادگار تلوک چند محروم، ماہر اقبالیات اور مقبول و معروف ادیب، شاعر اور حکیم و دانشور جناب جگن ناتھ آزاد کے مبارک ہاتھوں سے کتاب "فقیر محمد مستری"

شخصیت و خدمات کا اجراء ہو رہا ہے۔ جگن ناتھ آزاد کی شمولیت اور ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کی صدارت نے تقریب رونمائی کی شان و شوکت کو دوبالا کر دیا ہے۔

ابھی ۹ اپریل ۱۹۹۶ء کو ڈاکٹر آدم شیخ کی تحریر کردہ کتاب "ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا۔ شخصیت و خدمات" کی رسم اجرا بھی نہایت تزک و احتشام سے عمل میں آئی تھی۔ یہ سلسلہ بہت ضروری ہے تاکہ نئی نسلیں بزرگوں اور اسلاف کے کارناموں سے آگاہ ہوں۔ ان کے کاموں سے تحریک لیں۔ ملک و قوم، سماج و ملت کی فلاح و بہبود کیلئے اسی لگن اور اسی تڑپ کے ساتھ آگے بڑھیں۔

یہ دونوں کتابیں خود اشتہاری، خود نمائی، حصول داد تحسین اور قدر و پذیرائی کی محتاج نہیں ہیں کیونکہ یہ دونوں ہستیاں کسی داد و دہش اور انعام و صلے کی پرواہ نہیں کرتیں۔ عمل پیہم، جہد مسلسل اور فلاح ملک و ملت ان شخصیات کا ایمان ہے۔ یہ دونوں اپنے عمل میں سچے ہیں۔ اور سچائی تو سر چڑھ کر بولتی ہے۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ مائیک پر جو بھی مقرر آتا ہے وہ مستری صاحب کی زندگی کے مختلف گوشے اجاگر کرتا اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا چلا جاتا ہے۔ خیر یہ تو خاص مدعوئین کا ذکر ہوا۔ جب انفرادی پذیرائی کا اعلان کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ پچاسوں افراد اور اداروں نے مستری صاحب کو خلوص و محبت اور عقیدت و احترام کے پھولوں، گلدستوں اور شالوں کے تحفوں سے ڈھک دیا۔ سب سے قابل ذکر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کا پیش کردہ نقش کریمی المعروف قرآن مجید کا گرانقدر و گراں مایہ نسخہ تھا جسے خود مستری صاحب نے "گوہر یکتا" سے تعبیر کیا۔

پچاسوں لوگ کیا چھوٹے کیا بڑے اپنے اپنے تحفوں، گلدستوں اور پھولوں سے مستری صاحب کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے اور میں اپنی نشست پر بیٹھا ہوا خفت و ندامت محسوس کر رہا تھا کہ گلاب کی ایک کلی بھی نہ لا سکا۔ یہ جو خوشی سے پلکیں بھیگ رہی ہیں۔ ان کی نمی بھی تو مستری صاحب کی نذر کی جا سکتی تھی۔

کتاب کی رسم رونمائی کے بعد شمسی صاحب نے اعلان فرمایا کہ اس کتاب کے تقریباً ساڑھے سات سو نسخے اسی محفل میں فروخت ہو چکے ہیں اور یہ سن کر فخر سے میرا سینہ تن گیا۔ میں نے سوچا تھا کہ کوکن کے لوگ اردو کے مسیحا ہیں، علم و ادب کے قدر داں اور دلدادہ ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ شخصیت و خدمات سے متعلق کتاب بھی ایک بڑی تعداد میں فروخت ہو گئی۔

بے شک ریاست مہاراشٹر میں خطۂ کوکن ہی اردو کی پناہ گاہ ہے۔ اتر پردیش، دہلی اور بہار جو اردو کے گھر کہلاتے ہیں، اپنی تعلیم گاہوں سے اردو زبان کو بے دخل کر چکے ہیں لیکن مہاراشٹر میں کوکن اور ودربھ جیسے علاقوں میں اردو زبان ابتدائی درجوں سے لے کر اعلیٰ درجوں تک پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔

اردو کی اس ہمہ گیری میں کیپٹن فقیر محمد مستری جیسی کتنی ہی ہستیوں کی انتھک محنت، خلوص، لگن اور تڑپ شامل ہے۔ مستری صاحب ہوں یا ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، اسحاق جمخانہ والا یا پی اے انعامدار ——

عبدالکریم سالار، ہمارا پارشید کوکو اکثر یہ سارے لوگ باتوں پہ نہیں عمل پہ یقین رکھتے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا اپنا دائرۂ کار ہے۔ یہ لوگ خود بھی کام کرتے رہتے ہیں اور دوسروں میں حوصلہ، جذبہ اور تحریک بھی پیدا کرتے ہیں۔

جب تک اس ملک میں، اس زمین پر مذکورہ ہستیاں موجود ہیں تب تک اُردو کے مستقبل سے مایوس ہونا کفر ہے۔

کیپٹن فقیر محمد مستری کی شخصیت و خدمات کے اعتراف میں منعقدہ یہ تقریب دراصل اردو زبان کی شخصیت و خدمات کے اعتراف میں ایک عملی قدم ہے اور اس کے لیے جناب علی ایم شمسی اور جناب حسن چوگلے صاحبان اپنے رفقائے کار کے ساتھ اردو دُنیا کی طرف سے شکر و سپاس کے مستحق ہیں۔

شمسی صاحب کی اپنی سماجی اور تہذیبی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے لیکن یہ بھی ان کا بڑکپن ہے کہ وہ اپنے رفیقِ ہمدم کی سماجی خدمات کا اتنا خوبصورت اعتراف کر رہے ہیں۔ رسمِ اجراء اور تہنیتی تقریب کا اہتمام جس سلیقے اور حُسن کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے وہ لائقِ تحسین ہے۔

ایسی تقریب جس میں نہ شعر و نغمہ ہے نہ رقص و موسیقی، نہ سیاست، نہ ادب و صحافت کی مقتدر ہستیوں کی شمولیت — صرف ایک محدود طبقے میں تعلیمی اور سماجی خدمات انجام دینے والے شخص کی پُرخلوص پذیرائی کا جذبہ شامل ہے اور یہ تقریب اس طرح منعقد ہوئی ہے کہ اس پر اُردو میلے کا گمان ہوتا ہے۔

گزشتہ مہینے خوالانہ میں اُردو میلہ ہوا تھا۔ آج کی تقریب اسی میلے کی ایک جھلک ہے۔ شمسی صاحب کسی کالج کی رہنمائی کر اتنے عمدہ طریقے اور سلیقے سے انجام دے سکتے ہیں تو وہ اُردو میلے کا اہتمام کس خوبی کے ساتھ انجام دیں گے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ میں تو کوکن کی اُردو بستیوں سے اپیل کروں گا کہ شمسی صاحب "کوکن اُردو میلہ" کے اہتمام و انعقاد کے لیے راضی کر لیں۔ یقیناً یہ اُردو میلہ بھی اپنی مثال آپ ہوگا — ❊ ❊

ضلع تھانہ کی تقسیم

یکم مئی یعنی یومِ مہاراشٹر کے موقع پر حکومت نے ضلع تھانہ کی تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ ضلع مہاراشٹرا میں سب سے بڑا ہے اس لیے گزشتہ ۲۵ سال سے اس کی تقسیم کا مطالبہ ہو رہا ہے۔

ضلع تھانہ میں تیرہ تحصیلیں (تعلقے) تھانے، کلیان، بھیونڈی، الہاس نگر، وسئی، پال گھر، ڈہانو، تلاسری، واڈا، موکھاڈا، جوہار، شاہ پور اور مرباڈ۔ اسی طرح ضلع تھانے میں تین میونسپل کارپوریشن ہیں۔ (۱) تھانے (۲) کلیان ڈومبیولی اور الہاس نگر۔ میونسپل کونسل کی تعداد ۹ ہے۔ بھیونڈی، امبرناتھ، وسئی، نالاسوپارہ، کل گھاؤں، بدلاپور، جوہار، پال گھر اور ڈہانو — ❊

غزل

شرف کمالوی

زندگی اور موت کی خالق خدا کی ذات ہے
زندگی حسنِ عمل کے امتحاں کی بات ہے

سربسجدہ ہوں کہ شکر قاضی الحاجات ہے
دل کا آجانا سراسر موجبِ برکات ہے

آئے گا رات بھر جگنو چمکتے ہیں یہاں!!
دیکھیے گا کیا حسین غم کی اندھیری رات ہے

دکھ میں رونا سکھ میں ہنسنا روز کا معمول ہے
ہر بشر کے ساتھ اِک دُنیائے احساسات ہے

ہے سکوں کی زندگی ممکن فرشتوں کے لئے
ہر بشر لیکن اسیرِ گردشِ حالات ہے

ہجر کی شب آئی ہے ڈوبی ہوئی ظلمات میں
وصل کی شب ہر طرف اک نور کی برسات ہے

ہے شرف کا ہر سخن جذبات کا آئینہ دار
شاعری کیا ہے مگر آئینۂ جذبات ہے

۱۔
غضب ہے ہوئے مہ جبینوں کے انکل
ستم ہے بنے نازنینوں کے انکل
ہمیں لفظ چاچا سے چڑ آگئی ہے
ہوئے جب سے ہم اِن حسینوں کے انکل

۲۔
لفظ چاچا تو ہے لقب اچھا
عزت دینے کا ہے سبب اچھا
کوئی معشوق گر کہے انکل
پھر نہیں لگتا یہ ادب اچھا

کچھ اور بھی کہہ سکتے تھے چاچا ہی کیوں لکھا
انکل نہ کہہ کے اور کچھ کہتے تو ٹھیک تھا

۳۔
اتنا ہے یاد عمر تھی سترہ برس میری
شادی میں تیرے باپ کی جب میں شریک تھا
ہم سے بڑے ہیں عمر میں اور دیکھیے ستم
انکل ہی کہہ کے ہم کو بلاتے ہیں ہمیشہ

۴۔
چہرے سے فرق عمر دکھائی نہ دے تو پھر
عینک نئی لگائیں بدل لیں ذرا شیشہ
انکل یہ لفظ سنگِ ملامت سے کم نہیں
معشوق گر کہے تو قیامت سے کم نہیں

۵۔
یہ لفظ چھیڑ دیتا ہے احساسِ عمر کو
انکل کسی کو کہنا شرارت سے کم نہیں

آنند نگر انیشنل اکلہان

ماہ مئی تاریخ کے آئینے میں

یکم مئی [illegible] ... بمبئی صوبہ تقسیم کر کے گجرات اور مہاراشٹر اس طرح صوبے بنائے گئے۔ یشونت راؤ چوہان نے مہاراشٹر کے پہلے وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے۔

یکم مئی سنہ ۱۹۶۲ء ... مہاراشٹر صوبے میں پنچایتی راج قائم ہوا (ضلع پریشد و پنچایت سمیتیاں)

۴ر مئی سنہ ۱۷۹۹ء ... انگریزوں سے چوتھی جنگ لڑتے ہوئے ٹیپو سلطان شہید ہوئے۔

۳ر مئی سنہ ۱۹۶۹ء ... صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین خان کا اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال ہوا۔

۴ر مئی سنہ ۱۸۵۲ء ... بھارت کا پہلا ڈاک ٹکٹ جاری ہوا۔

۶ر مئی سنہ ۱۸۶۱ء ... عظیم مجاہد آزادی موتی لال نہرو کا یوم پیدائش۔

۸ر مئی سنہ ۱۹۵۴ء ... ہندوستان حکومت نے چندر نگر کا مغربی بنگال میں انضمام کرنے کا فیصلہ کیا۔

۱۰ر مئی سنہ ۱۸۵۷ء ... میرٹھ چھاؤنی کے باغی سپاہیوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ اس عظیم بغاوت کو انہوں نے غدر کا نام دیا۔

۱۱ر مئی سنہ ۱۸۶۶ء ... محب وطن گوپال کرشن گوکھلے کا جنم ہوا۔

۱۲ر مئی سنہ ۱۶۴۸ء ... دلی کا لال قلعہ بن کر تیار ہوا۔

۱۲ر مئی سنہ [illegible] ... ایسٹ انڈیا کالج کلکتہ میں قائم ہوا۔

۱۳ر مئی سنہ ۱۹۶۲ء ... آزاد ہند کے پہلے صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد کی صدارتی میعاد ختم ہوئی۔

۱۴ر مئی سنہ ۱۹۸۴ء ... آل انڈیا ریڈیو کو آکاش وانی کے نام سے موسوم کیا گیا۔

۱۶ر مئی سنہ ۱۹۹۶ء ... وزیر اعظم نرسمہا راؤ نے اپنے عہدے کی میعاد پوری ہونے پر استعفیٰ دیا۔

۱۷ر مئی سنہ ۱۵۴۰ء ... بہار کا خود مختار حکمران فرید خان شیر شاہ کے لقب سے دلی کا سلطان بن گیا۔

۱۷ر مئی سنہ ۱۸۵۷ء ... مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر دوئم کو شہنشاہ ہند قرار دیا گیا۔

۱۹ر مئی سنہ ۱۹۷۱ء ... ہندوستانی بحریہ کے آبدوزوں نے فلیگ مڈے کا افتتاح کیا۔

۲۰ر مئی سنہ ۱۴۹۸ء ... واسکوڈی گاما پہلی بار ایک بادکشتی پر سفر کرتا ہوا گوا پہنچا وہاں اس نے پرتگالی حکومت قائم کی۔

۲۱ر مئی سنہ ۱۹۹۱ء ... سابق وزیر اعظم ہند راجیو گاندھی کا چینائی (مدراس) میں گلیوشی میں رکھے ہوئے طاقتور بم دھماکے سے انتقال۔

۲۲ر مئی سنہ ۱۴۹۸ء ... واسکوڈی گاما نے کالی کٹ کے راجہ جمہورین سے پہلی ملاقات۔

۲۳ر مئی سنہ ۱۹۸۴ء ... ایورسٹ پر پہلی بھارتی خاتون کوہ پیما بچھندری پال پہنچنے میں کامیاب ہوئی۔

۲۴ر مئی سنہ ۱۸۷۵ء ... علی گڑھ میں محمڈن اورینٹل کالج کی بنیاد ڈالی گئی ۱۹۲۰ء میں یونیورسٹی بن چکا ہے۔

۲۵ر مئی سنہ ۱۶۱۱ء ... مغل بادشاہ نورالدین جہانگیر نے ایرانی عورت نور جہاں سے رسم شادی ادا کی، نور جہاں کا پہلا نام مہرالنساء تھا۔

۲۷ر مئی سنہ ۱۹۶۴ء ... آزاد ہند کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کا انتقال ہوا۔

[illegible] مئی سنہ ۱۵۴۵ء ... دلی کے سلطان شیر شاہ سوری ایک دھماکہ میں ہلاک ہوئے۔

[illegible] ... راجستھان کے ادے پور میواڑ کی گدی پر رانا پرتاپ کی تخت نشینی ہوئی۔

[illegible] ... دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا۔

[illegible] ... شاعر رابندر ناتھ ٹیگور نے جلیانوالہ باغ کے خونی واقعے کے خلاف احتجاج کیا اور سر کا خطاب لوٹا دیا۔

[illegible] ... ہندوستانی زبان کا پہلا اخبار سماچار درپن جو بنگالی کے سیرام پور سے جاری ہوا۔ ⁂

ساقی نورکمالوی (میسور)

معلوم نہیں رند کو پینے کا سلیقہ
اس دور پُر آشوب میں جینے کا سلیقہ

آشفتہ مزاجی نے سکھایا ہے بہت کچھ
آغوشِ تلاطم میں سفینے کا سلیقہ

دل مرکزِ ارماں و تمنا ہے کرم ہے
کیا رشک کے قابل ہے دفینے کا سلیقہ

ہے آج بھی جو زینتِ ایوانِ مشاہیر
مزدوروں کے ساتھ ان کے پسینے کا سلیقہ

انجم جو نظر آتے ہیں افلاک کی زینت
ہے ان میں بھی تابندہ نگینے کا سلیقہ

ساقی وہ سند اس کیلئے خُلد کی ہو گی
میکش کو اگر آئے مدینے کا سلیقہ

قاضی بدرالدین بدؔر انوری [illegible]

اِک شمع ہوئی روشن پروانوں کی بستی میں
پھر وارِ محبت ہے دیوانوں کی بستی میں

معصوم نگاہوں سے نظریں جو ملی اپنی
بن بیٹھے ہیں ہم پاگل فرزانوں کی بستی میں

جب پینے کا موسم ہے پُر کیف گھٹا بھی ہے
پھر تشنہ لبی کیسی میخانوں کی بستی میں

کچھ جرأتِ دل بھی ہے کچھ خوف بھی شامل ہے
اِک شمع جلائی ہے طوفانوں کی بستی میں

شہروں میں محبت سے وحشت ہے بدؔر مجھ کو
اب آس لگائے ہیں حیوانوں کی بستی میں

نوشاد دابھوی (دابلے) دابھیٹ، رتناگری

اُن کو دل لینے کی ادا دی ہے
یا مِری موت کو صدا دی ہے

کیا شکایت کریں زمانے کی
مجھ کو اپنوں نے ہی سزا دی ہے

اس ستمگر نے پیار کی قیمت
دے کے مجھ کو دغا چکا دی ہے

چین کی نیند سو رہے ہیں وہ
جاگنے کی مجھے سزا دی ہے

وہ بڑا خوش نصیب ہے نوشاد
اپنے دل میں جسے جگہ دی ہے

نوگل بھارتی، علی باغ

زندگی کی بستی میں آرزو کا جنگل ہے
بے کسی کا عالم ہے سانس سانس بے کل ہے

کچھ نظر نہیں آتا راہ کیا چلے کوئی
دِل الگ پریشاں ہے آنکھ میں بھی جل تھل ہے

تم جو میری سُن لیتے زندگی سنور جاتی
دِل کی بات جانے دو دل تو خیر پاگل ہے

ایسی ایسی کتنی ہی مشکلیں تو آتی ہیں
یہ بتاؤ رونے میں مشکلوں کا کیا حل ہے

ٹھیک ہی رویہ تھا دوستوں کا اے نوگل
مجھ میں اب ہے خودداری مجھ میں اب توکل ہے

نقش کوکن کے معاون مدیر کیپٹن فقیر محمد مستری کی نقش کوکن سے سبکدوشی کے بعد حلقۂ احباب نے مستری صاحب کی سماجی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں اپنے رشحاتِ قلم سے ایک کتاب مزین کی ہے، جس کا نام ہے

فقیر محمد مستری — شخصیت اور خدمات

اِس کتاب میں اردو کے معروف دانشوروں اور کوکن کے کہنہ مشق قلمکاروں کی نگارشات شامل ہیں۔

دیدہ زیب طباعت، رنگین سرورق اور یادگار تصاویر سے آراستہ اس مجلد کتاب کی قیمت : ———— سو روپئے ہے

خواہشمند خریدار دفترِ نقش کوکن سے حاصل کر سکتے ہیں یا ایکسو دس ۱۱۰ روپئے پیشگی بھیجکر بذریعۂ ڈاک طلب فرمائیں۔

———— : پتہ : ————

نقش کوکن ۔ ۴۳ اے نوانگر کمپاؤنڈ، ایم ڈی نائیک روڈ، نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰

فون: 3710656
3758074

کیا آپ بھی ۔۔۔۔؟

حنیف پرکار

"اے عارف، خالہ حلیمہ کہہ رہی تھی کہ تجھے گھڑی درست کرنی بھی آتی ہے۔ دیکھ یہ گھڑی سال بھر سے بند پڑی ہے کام نہیں کر رہی ہے۔"

"اے فرید بیٹا، جا بھاگ کر احمد بھائی کو بلا لا۔ مہمانوں کو اس کمرے میں ٹھہرانا ہے، مگر اس میں پنکھا نہیں ہے۔"

عارف کے ہاتھ سے گھڑی بھی مفت میں درست ہو گئی اور احمد الیکٹریشن نے گھنٹے بھر کی محنت سے پنکھا بھی ایک کمرے سے نکال کر دوسرے کمرے میں لگا دیا۔ وہ بھی بالکل مفت۔ یہ اور اس قسم کے بیسیوں کام ہم آئے دن کسی الیکٹریشن، گھڑی ساز، پلمبر وغیرہ سے کرواتے رہتے ہیں۔ بلا اجرت۔ مفت میں کوئی چیز پانے کی خواہش انسان کی فطرت میں شامل ہے چنانچہ جہاں کہیں SALE کی بات سنی دوڑ گیا، اور جہاں کہیں مفت انعامات کی اسکیم دیکھی، پیچھے نہیں رہا۔

مگر یہاں جس "مفت خواہی" کا تذکرہ ہو رہا ہے، بالکل مختلف معاملہ ہے۔ یہاں ہماری خدمت کرنے والے کی معاش بھی اس کام سے وابستہ ہوتا ہے۔ مگر مفت حاصل کرنے کی ہمیں ایسی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے ذہنِ نارسا میں یہ نکتہ سماتا ہی نہیں کہ ہماری (تھوڑی سی ہی) اجرت سے ممکن ہے کسی کا اٹکا ہوا کام بن جائے، کسی کے یہاں ایک وقت کا کھانا ہی پک جائے۔ بے چارے مروت میں مارے جاتے ہیں۔ کیا ان کا قصور یہی ہے کہ یہ ہمارے رشتہ دار ہیں، لہٰذا بڑے سے بڑا کام کروا لیں اور ایک گلاس شربت یا ایک کپ چائے پر ٹرخا دیں؟

سچ تو یہ ہے کہ رشتہ دار کو ہمارے دین نے ہر معاملے میں اولیت بخشی ہے۔ حقوق ادا کریں تو پہلے رشتہ دار کے، زکوٰۃ نکالیں تو پہلے مستحق رشتہ دار کو۔ صدقہ دیں تو پہلے رشتہ داروں پر نظر ڈالیں۔ مگر ہم ایسے خود غرض ہیں کہ اپنی گرہ سے انہیں کیا دیتے خود ان کی مزدوری دینے میں کنی کترا جاتے ہیں۔ بلکہ ہم ان سے کام ہی اس لئے کرواتے ہیں کہ کسی غیر کو بلائیں گے تو پیسے دینے پڑیں گے۔ کیا ہمیں اس حدیث سے نابلد رہنا چاہئے جس کا مفہوم ہے کہ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ سوکھنے سے پہلے ادا کی جائے۔

قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے کہ ہماری اس مفت خواہی کا شکار دوسرے پیشوں سے منسلک افراد بھی بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ہم کسی ایسے ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں جو ہمارا رشتہ دار بھی ہو (بلکہ ہم ایسے ڈاکٹر کو ترجیح دیتے ہیں) تو بے جا طور پہ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمارا علاج مفت کرے۔ یعنی ایک طرف تو ہم اپنے سے کم تر (مالی طور پر) کی حق تلفی کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنے سے برتر لوگوں کے سامنے مسکین بننے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

ایسی صورتِ حال سے دوچار لوگوں کو ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کا جائز حق بے مانگے نہیں ملے، بلا جھجک مانگ لیجئے۔ اس میں کوئی عار ہی نہیں ہے۔ ٭ ٭ ٭

برادرانِ ملت کی خدمت میں اپیل

مہاراشٹر میں ضلع رتناگیری کے منڈنگڑھ تعلقہ میں سو گھروں پر مشتمل وابھٹ نام کا ایک گاؤں ہے۔ یہاں کی سو سال پرانی مسجد کو شہید کر کے وہاں نئی مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعمیری کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے کچھ کام باقی رہا ہے۔ لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ مسجد کا بقیہ کام مکمل کرنے کیلئے حسب حیثیت ہماری مالی امداد کریں۔ اللہ کے گھر کیلئے آپ کا وقف کردہ ایک معمولی سی اینٹ بھی آپ کیلئے بہت بڑے ثواب کا باعث بنے گی ؎

" کیا کیا دنیا سے صاحب مال گئے
دولت نہ گئی ساتھ نہ اطفال گئے
پہنچا کے لحد تک لوٹ آئے سب لوگ
ہمراہ اگر گئے تو اعمال گئے "

بے شک انسان کے نیک اعمال ہی آخرت میں اس کی نجات کا باعث بنیں گے۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جسے اللہ تبارک تعالیٰ اپنی حلال کمائی کا زیادہ سے زیادہ حصہ کارِ خیر میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جہاں تک دینی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کا تعلق ہے۔ ہمارے گاؤں کے علاوہ قرب وجوار کے مزید سات آٹھ گاؤں ہیں جہاں دینی تعلیم کا معقول انتظام نہیں ہے خصوصاً یہاں کی خواتین جن پر بچوں کی نشو ونما اور انھیں اسلامی تربیت سے آراستہ کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان میں سے بیشتر خواتین ان فرائض سے ناواقف ہیں۔ لہٰذا اس طرف توجہ دینا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ بقول دانشوران ؎

"اصلاحِ قوم آپ کو مقصود ہے اگر
بچوں سے پہلے ماؤں کو تعلیم دیجئے"

آج بھی یہاں کی خواتین وہی فرسودہ خیالات، اوہام پرستی اور غیر شرعی رسم و رواج کی شکار ہیں۔ لہٰذا انھیں قرآن و حدیث اور فقہ سے واقف کرانا بے حد ضروری ہے اسی ضرورت کے پیش نظر ہم نے مسجد میں مزید ایک منزلہ کا اضافہ کر لیا ہے تاکہ وقتاً فوقتاً خواتین کے لئے دینی فرائض سے متعلق بیانات کا انتظام کیا جاسکے چونکہ اس عظیم کارِ خیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بڑے سرمائے کی ضرورت ہے جو فی الوقت ہمارے پاس نہیں ہے لہذا آپ سے درخواست ہے کہ اس نیک مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے آپ حسبِ استطاعت ہماری مالی امداد کریں یقیناً آپ کی یہ مالی امداد کثیر تعداد میں مسلم بھائی بہنوں اور بچوں کو دین سے متعلق فیض پہنچانے کا باعث بنے گی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو کارِ خیر میں شریک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ : عطیہ دینے والے خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ڈاکٹر عزیز ساونت

۳۰۴ مجگاؤں ہاؤسنگ سوسائٹی، رے روڈ، مجگاؤں ممبئی ۴۰۰۰۱۰

ٹیلیفون رہائش 3730192 دواخانہ 3750036

"اور کارواں بنتا گیا"

ابراہیم بغدادی

لیوٹن یہ چھوٹا سا شہر لندن جیسے بین الاقوامی شہر سے صرف پچیس میل کے فاصلہ پر ہونے کے سبب اسے صنعتی، اور مواصلاتی اعتبار سے کافی اہمیت حاصل ہے۔ یہاں کا ایئر پورٹ مسافری اور کاروباری نکتۂ نظر سے لندن کے انٹرنیشنل ہیتھرو HEATHROW اور گیٹ ویک (GATWICK) ایئر پورٹس میں معاون سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہی شہر اب سے ٹھیک بتیس ۳۲ سال پہلے کسی کوکنی مسلم فرد کی آمد سے بالکل ناآشنا تھا۔ جہاں سب سے پہلے کوکنی برادری کی معروف شخصیت "جناب ابراہیم محمد علی پرکار" متوطن فروس، تعلقہ کھیڈ، ضلع رتنا گری کو قدم رنجہ فرمانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ موصوف نے کینیا، مشرقی افریقہ کے بدلتے ہوئے سیاسی حالات کا جائزہ لے کر ۱۹۶۷ء میں اپنے ایک گجراتی ہندو دوست "مسٹر شاہ" کے ذریعہ نیروبی سے ہجرت کر کے لیوٹن کو اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ حالانکہ موصوف کی دلی خواہش لندن جیسے بڑے شہر میں جا کر آباد ہونے کی تھی۔ مگر قسمت کا دانہ پانی اور دوست کے اصرار پر آپ لیوٹن کے ہی بن کر رہ گئے۔ اور مصلحت خداوندی جس کی بدولت موصوف کے سہارے اور مشوروں سے کینیا اور دیگر مشرقی افریقہ کے ملکوں میں (جو کہ برطانوی نوآبادیات تھیں) برطانوی شہریت رکھنے والے کوکنی برادری کے کئی لوگ یہاں یکے بعد دیگرے آکر آباد ہوتے گئے۔۔۔۔ اور کارواں بنتا گیا۔

بفضلِ خدا فی الوقت لیوٹن میں تقریباً اسی ۸۰ کوکنی مسلم برادری کے فیملیز (FAMILIES) آباد اور اندازاً چھوٹے بڑے مرد، عورتیں اور بچے مجموعی ۳۲۹ افراد یہاں سکونت پذیر ہیں۔ ان سبھوں میں باہمی اتفاق اور انہیں متحد رکھنے میں "کوکنی مسلم کمیونٹی لیوٹن" اہم کردار ادا کرتی ہے۔ شادی بیاہ کی تقریبات ہوں یا تجہیز و تکفین کا مسئلہ یہ کمیونٹی بڑی حسن خوبی سے انجام دیتی ہے اس کے علاوہ نوجوانوں کے اسپورٹس کلب بھی ہیں جو ہر معاملہ میں معاون و مددگار ہو کر اپنی تفریحات کا سامان بھی مہیا کرتے ہیں۔ بلکہ اس ضمن میں ہم چاہتے ہیں کہ برطانیہ بھر کے تمام کوکنی مسلم اسپورٹس کلب مزید ترقی کر کے مقامی سطح پر کاونٹی کرکٹ کلب ہوں، یا نیشنل فٹبال ٹیموں اور دیگر کھیلوں میں پُرزور حصہ لے کر ہمارے کھلاڑی قوم اور ملک کا نام روشن کریں۔ مزید برآں اسی طرح برطانیہ بلکہ پوری دنیا میں بسنے والی کوکنی برادری کی نئی پود ماشاء اللہ اب کافی تعلیم یافتہ اور ہنرمند بھی بنتے جا رہی ہے۔ اسی کے پیش نظر اگر وہ صرف اچھی ملازمت کو اپنا آلۂ کار بنانے کے بجائے پیشۂ تجارت کی طرف اپنا رجحان مبذول کرانے کی کوشش کریں تو زیادہ سود مند ثابت ہوگا۔ خوش نصیبی سے ہماری برادری میں ایسے کئی

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں جنہوں نے بزنس اسٹڈیز،
بزنس مینیجمینٹ، بزنس لاء، الیکٹرونک انجینئرز،
کمپیوٹر انجینئر، فارمسسٹ (PHARMACIST) کمی ڈینٹ
(DENTISTS) وغیرہ جیسے پیشہ ورانہ کورسیز میں
سند یافتہ ہوکر کسی فرم یا بینکنگ، اور سوپر
اسٹورس اور دیگر کاروباری شعبہ میں اپنی قابلیت
صرف کرنے کے بجائے اگر وہ کوئی اشتراک باہمی
(COOPERATIVE) یا خود کا کاروبار شروع کرنے
کی سعی کریں تو ہماری برادری بھی تاجر قوم کہلانے
میں پیچھے نہیں رہے گی اور اس فرمانِ نبوی کی
روشنی میں "جو تجارت کرتا ہے اس کے یہاں
خیر و برکت اور افادیت ہوتی ہے۔" (حدیث) اس
نزولِ مبارک سے بھی مستفید ہو گی۔

یوں تو کوکنی مسلم برادری کے لوگ تلاشِ
معاش کی خاطر دنیا کے ہر گوشے میں جاکر آباد ہوچکے
ہیں۔ مگر یہ لوگ کس طرح ؟ کب ! اور کیسے آفریقہ،
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، اور دیگر ممالک میں
پہنچ گئے تھے۔ اس کی مکمل تاریخ سے ہم ہنوز
ناواقف ہیں۔ ممکن ہے ایسے ہی وقت کے دھارے
میں انگلینڈ میں آباد کوکنی برادری کی تاریخ سے
لوگ ناواقف نہ رہیں۔ اس لئے۔۔۔ "اور کارواں
بنتے گیا" کے عنوان سے ہم یہ تاریخی خاکہ قارئینِ
نقش کوکن کے لئے جاری کر رہے ہیں۔ امید کہ اسے
پسند کیا جائے گا اور برطانیہ میں آباد کوکنی
حضرات مزید معلومات سے ہمیں مستفید
فرمائیں گے ——— ⁂ ⁂

بھارت میں کثیر تعداد میں شائع ہونے والے روزنامے (اخبارات)

اخبار	زبان	تعداد	روزناموں کی تعداد
دی ٹائمز آف انڈیا	انگریزی	1 256 085	انگریزی۔ ۳۲۰
ملایالا منورما	ملیالم	957,778	ہندی۔ ۲۰۰۴
پنجاب کیسری	ہندی	762 854	آسامی۔ ۱۲
گجرات سماچار	گجراتی	761,836	بنگالی۔ ۹۰
دی ہندو	انگریزی	682 118	گجراتی۔ ۸۶
ماتر بھومی	ملیالم	679 947	کنڑ۔ ۲۶۸
اناڈو	تیلگو	665 886	کشمیری۔ ۰
انڈین ایکسپریس	انگریزی	664 984	کونکنی۔ ۰
دینک جاگرن	ہندی	659 090	ملیالم۔ ۲۰۴
سندیش	گجراتی	590 892	منی پوری۔ ۱۱
ہندوستان ٹائمز	انگریزی	573 946	مراٹھی۔ ۲۶۱
آنند بازار پتریکا	بنگالی	500 702	نیپالی۔ ۳
آج	ہندی	474 284	اڑیہ۔ ۵۷
ڈیلی تھنتی	تامل	472 822	پنجابی۔ ۱۰۰
نوبھارت	ہندی	450 103	سنسکرت۔ ۳
سکال	مراٹھی	407 182	سندھی۔ ۸
نوبھارت ٹائمز	ہندی	407 049	تامل۔ ۳۲۷
دینک بھاسکر	ہندی	402 634	تیلگو۔ ۱۰
انقلاب	اردو	56 000	اردو۔ ۴۷۳

"ہماری پسند"

شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے ہم نے ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس میں ہر مہینہ آپ کو ایک لفظ دیا جائیگا مثلاً : دِل۔ برسات۔ شراب وغیرہ۔ آپ نے اس لفظ کو شعر میں استعمال کئے ہوئے تین اشعار ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر ہمیں بھیجنا ہے۔ اشعار کے ساتھ تخلیق کار (شاعر) کا نام بھی ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ "نامعلوم" لکھئے۔ مگر کارڈ پر آپ اپنا (بھیجنے والے کا) نام و پتہ لکھنا نہ بھولیں۔

موصولہ تین اشعار میں سے کوئی بھی ایک شعر آپ کے نام سے اگلے شمارہ میں شاملِ اشاعت ہوگا۔ تین اصحاب کا پینل آف ججز جس کسی کے شعر کو بہترین تسلیم کریں گے اسے ایک کتاب انعام کے طور پر بھیج دی جائے گی۔

ہمارا پتہ یاد رکھئے۔

ہماری پسند

C/O NAQSHE KOKAN, 43-A-
NAVANAGAR COMPOUND
M.D. NAIK ROAD NEAR
DOCKYARD ROAD RAILWAY STATIO[N]
MAZGAON MUMBAI 10

اگلے ماہ کے لئے لفظ دیا جاتا ہے "زندگی"

❁ ❁ ❁

نقش کوکن کے تابوت میں

ایک کیل ایسی بھی!

فروری/مارچ ۹۹ء کے مشترکہ شمارہ میں کئے گئے اعلان پر قارئین بے چین ہو گئے اور ہمیں متعدد ٹیلیفون، خطوط ملے کہ نقش کوکن بند نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ قومی امانت ہے، قوم کا آرگن ہے۔ اسے جاری رہنا چاہیئے۔

ہم بھی نہیں چاہتے کہ جس پودے کو ہم نے خونِ جگر سے سینچا ہے اور جواب ایک تناور درخت بن گیا ہے اب اس کی جڑیں کاٹ دی جائیں۔ مگر قارئین اور مشتہرین اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ پرچے کو اس حالت تک پہنچانے میں دانستہ یا نادانستہ طور پر ان کا تو کہیں دخل نہیں ہے۔ بار بار کی یاددہانی کے باوجود ان کی طرف سے واجب الادا رقم کی ادائیگی میں کہیں کوتاہی تو نہیں ہوئی ہے۔ —— اگر ایسا ہے تو ہمیں یہ کہنے پر مجبور نہ کیجئے کہ:

دشمنوں نے تو دشمنی کی ہے
دوستوں نے بھی کیا کمی کی ہے

سانسوں کو صدا شعلہ فشاں رکھتا ہے
موجوں کی طرح خون رواں رکھتا ہے
احساس ہے انساں کے جوانی کی سند
احساس ہی انساں کو جواں رکھتا ہے

ہمارا ملک ہندوستان جمہوری ہونے کے سبب ہمارے ہاں بولنے کی آزادی عام ہے۔ کوئی بھی کسے بھی کچھ بھی آڑھا ٹیڑھا بول سکتا ہے۔ "تنقید کرنا" یہ جمہوریت کی ٹیسٹ رکھی جائے تو ہمارا ملک پوری دنیا میں اول نمبر پر رہے گا۔ لیکن حد سے زیادہ آزادئ کلام کی وجہ سے اس کی دھار کند ہو گئی ہے۔ لیڈران گینڈے کی چمڑی پہنے ہوئے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے ان پر کسی بھی طرح کی تنقید کا کوئی خاص اثر نظر نہیں آتا۔ لوگ صرف اپنی ذاتی تسلی کے لئے تنقید کرتے ہیں۔ ورنہ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سب کوشش بے معنی ہے۔

مجھے انگلینڈ کے سفر میں لندن کے مشہور ہائیڈ پارک جانے کا موقع ملا۔ اس کے بہت ہی وسیع پارک کے ایک خاص کونے پر گیا تو گورے لوگوں کا ایک چھوٹا سا مجمع وہاں موجود تھا۔ ایک آدمی "مزدوروں کا خون چوسنا" Workers Exploitation پر تقریر کر رہا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ اس مخصوص جگہ پر کھڑے رہ کر آپ کسی پر تنقید کر سکتے ہیں۔ بس رانی صاحبہ کی شان میں کوئی گستاخی نہ ہو۔ یہ آزادئ کلام برطانیہ حکومت کی دریا دلی کا نتیجہ ہے ایسا مجھے بتایا گیا وہ بات سن کر مجھے بہت تعجب ہوا۔ لندن کی بے مشکل ٹرافک میں گاڑی چلائیں اور ناممکن پارکنگ ایریا میں جگہ حاصل کر کے کچھ دیر چلتے چلتے اس مخصوص جگہ پر آئیں۔ کیوں؟ تو بس اس لئے کہ کسی پر تنقید کر کے دل کی بھڑاس نکالیں۔

مجھ سے بھی رہا نہ گیا۔ وہاں پر موجود مجمع کو میں نے جوش سے کہنا شروع کیا۔ "ہندوستان میں کہیں بھی، کبھی بھی، کسی پر بھی تنقید کی بوچھار کریں کوئی روک تھام نہیں ہے۔ تنقید چاہے کسی وزیر پر کریں یا وزیر اعظم پر کسے بھی برا نہیں لگتا۔ کیونکہ اس تنقید کو کوئی بھی خاص نوٹس نہیں لیتا۔ ایسی تنقید کرنے کی اجازت دینے میں آپ کی حکومت نے دریا دلی کی بات کیا ہے؟ ہمارے لیڈر تو ہوتے ہی ہیں تنقید کرنے کے لئے بلکہ رعایا کو تیکھی تنقید کرنے میں سہولت ہو اس لئے ہمارے لیڈر ہر وقت الگ الگ آڑھے ٹیڑھے کارنامے کرتے رہنے میں کوتاہی نہیں برتتے۔ ہمارے لوگوں کے پیٹ بھی کھانا کھا کر نہیں بھرتے بلکہ تنقید کرنے کے بعد ہی انہیں پیٹ بھرنے کی تسلی ملتی ہے حالانکہ حقیقت میں وہ کھالی ہوا بھی تو چلتا ہے — آزادئ کلام کے بارے میں میری چھوٹی سی تقریر سن کر وقت گزاری کرنے والے وہ گورے لوگ دیکھتے ہی رہ گئے۔ ہوش میں آنے پر زور سے تالیاں بھی بجائیں۔ مجھے ڈر لگا کہ ہندوستانی ہونے کی وجہ سے وہ مجھے گرو یا سوامی بنانے کے قابل سمجھیں گے تو مشکل کھڑی ہو گی اسی خیال سے میں نے وہاں سے کھسک جانے میں ہی عقلمندی سمجھی ——— ٭٭

مسرت بانو شیخ

مسرت بانو ابراہیم شیخ کی پیدائش ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو ممبئی میں ہوئی۔ آبائی وطن بہرولی، تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری۔ تعلیم نیشنل کالج آف ایجوکیشن باندرہ سے انٹر آرٹس تک اس کے بعد سادھنا کالج سانتا کروز سے ایجوکیشن میں ڈپلوما حاصل کیا اور ۱۹۷۷ء میں ممبئی عظمیٰ میونسپل کارپوریشن میں بحیثیت تدریس سے وابستہ ہوگئیں۔ مضامین، افسانے، ڈرامے، نظمیں لکھیں جو مختلف رسائل کتاب نما، جنبتنٹ، نقش کوکن، پیام تعلیم، نرالی دنیا، گل بوٹے اور مقامی اخبارات میں شائع ہو کر داد پاچکی ہیں۔ "ہم ایک رہیں گے" کے عنوان سے بچوں کے ڈراموں پر مشتمل ایک کتاب منظر عام پر آچکی ہے جسے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی نے ادب اطفال کے تحت ۹۵-۱۹۹۴ء کے انعام سے نوازا ہے۔ متعدد افسانے اور مضامین آل انڈیا ریڈیو کے "بزم اردو" پروگرام سے نشر۔ ۹۸-۱۹۹۷ء میں ممبئی عظمیٰ میونسپل کارپوریشن شعبہ تعلیم کی جانب سے بحیثیت درس و تدریس میں نمایاں کارکردگی کے لئے میئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ میونسپل کارپوریشن میں سالانہ بیسٹ وائز "بالک الٹسو"، میں ان کے کئی ڈرامے اسٹیج ہو چکے ہیں۔ جن پر بہترین اسکرپٹ اور ہدایت کیلئے انہیں انعامات مل چکے ہیں۔ نیز کردار اردو اکیڈمی اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے سندیں و اعزازات پاچکی ہیں۔ مسرت بانو نے بچوں کے لیے مراٹھی ڈراموں کے ترجموں کا ایک مجموعہ "آدھا ادھورا جن" نیز مختلف عنوانات پر تقریریں اور مضامین کا ایک مجموعہ "گلہائے رنگا رنگ" اور ڈراموں کا دوسرا مجموعہ "تیر کمان" زیر ترتیب ہیں۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر اردو اکیڈمی کے بیک بائی ڈرامہ ترجمہ پروجیکٹ کے تحت مراٹھی کے مشہور ڈرامہ نویس جیونت دلوی کے ڈرامے کاڈرٹے کا اردو میں ترجمہ کیا۔

نقش کوکن

نقش نواز

پچھلے ماہ جن حضرات و خواتین نے ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر نقش نوازی کا ثبوت دیا ہے۔ ادارہ ان کا تہ دل سے مشکور ہے...

(ادارہ)

درونِ ہند

جناب ایوب عبدالقادر بندر کر۔ مالیگاؤں
جناب عبدالقادر ایس قاضی۔ کلوا
فرحا ناصر پلوکر۔ ممبرا
جناب عبدالغفار رحیم قاضی۔ وڈالا، ممبئی
جناب جی ایم صدیقی۔ باندرہ ممبئی
جناب انور پلیلے۔ بھیونڈی
جناب اسمٰعیل جنجیرکر۔ شری وردھن
ناہید اقبال فقیہ۔ کھیڈ
ڈاکٹر (مسز) صادقہ افروز۔ بنگلور
جناب مقصود کے قاضی۔ رتناگری
مسز رقیہ وائے حافظ۔ باندرہ
نورجہاں بشیر داتے۔ شری وردھن
جناب اے۔ ٹی کھیڈیکر۔ بانکوٹ
جناب امین صاحب اے بوڈک۔ کولہاپور
جناب نوشاد احمد شیخ۔ پونے
مسز ناظرہ میاں احمد نظیر۔ باندرہ

جناب یحییٰ زکریا۔ ممبئی
جناب عبدالکریم شیخ داؤد پرکار۔
سید شاہد علی سید آفتاب علی۔ بھائیکلہ
جناب امین ایس قاضی۔ اندھیری
جناب اسلم حسن واڈکر۔ اندھیری
مس الماس شمس الدین واڈیکر۔ مالیگاؤں
جناب آئی۔ اے مقادم۔ کھیڈ
میسرز سینٹرل نیوز ایجنسی پرائیویٹ لمیٹیڈ نئی دہلی۔
جناب حمزہ خان جل۔ گورے گاؤں، رائیگڈ
جناب ابراہیم بانگی، گورے گاؤں، رائیگڈ
جناب جاوید فرفرے۔ کرلا۔ ممبئی
ضلع پریشد اُردو ہائی اسکول۔ منڈن گڑھ
جناب حاجی عثمان فقیر محمد خلفے۔ لاٹون
جناب اے ستار پرکار۔ دھمیر۔ ممبئی
جناب این وائی خان۔ پونے
جناب عبدالمجید باباخان سرنوبت۔ وکھرولی ممبئی
جناب پرویز انجم۔ کلکتہ
جناب ارشد ایوب بستی والا، دادر ممبئی
مس خدیجہ شیخ۔ باندرہ۔ ممبئی
محترمہ زبیدہ ایم فقیہ۔ بھیونڈی
محترمہ شمیم نارویل۔ ممبئی
جناب عبدالستار نائیک۔ نیرول
" نور محمد پاؤسکر۔ نیرول

بیرونِ ہند

جناب اقبال حسن فقیہ۔ سعودی عربیہ
مسز خالدہ ستار بھارے۔ امریکہ
مسز زیتون عبدالستار برڈے۔ امریکہ
جناب محمد صالح باوا بھوسے، یوکے
جناب یوسف میاں دلوائی۔ سلطنت عمان
جناب محمد علی ابراہیم پرکار۔ انگلینڈ
جناب ظفریاب حسن۔ دبئی

شری وردھن میں الوداعی تقریب

مسلم بزمِ اتحاد و ترقی شریوردھن کی جانب سے وسنت راؤ نائیک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ میں زیرِ تعلیم شریوردھن کی ٹی وائی بی اے کی طالبات کیلئے ایک الوداعی تقریب کا انعقاد زیرِ صدارت جناب عرفان شاہ انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول کے احاطے میں ہوا۔ پروگرام میں بحیثیت مہمانانِ خصوصی پرنسپل ایس آر بخش، نذیر حسن قادری اور عبدالصمد اوکے موجود تھے۔ بزم کے سکریٹری جناب ابراہیم کردمے نے تعارف پیش کیا اور بزم کی کارکردگی اور آئندہ منصوبوں کی تفصیل پیش کی۔ پروفیسر شکیل شاہ جہاں نے کالج کے اساتذۂ کرام کا تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر بزم کی جانب سے تمام اساتذۂ کرام کا استقبال کیا گیا۔ آخر میں انجمن کے سکریٹری جناب شاہنواز کھکر نے رسمِ شکریہ ادا کی۔

❖ ❖ ❖

کڑوئی میں تقسیم انعامات کا جلسہ

۲۸ فروری ۹۹ء کو کڑوئی ایجوکیشن سوسائٹی کے رکن جناب غنی کاکا قاضی کے زیر صدارت، سالانہ تقسیم اسناد و انعامات کی تقریب منعقد کی گئی۔ مہمانِ خصوصی کے طور پر دیورخ کے مشہور وکیل جناب خطیب صاحب نے شان بڑھائی۔

گاؤں کی معزز شخصیتوں میں سے جناب ابراہیم بھونیل لوکل اسکول کمیٹی کے چیرمن جناب ابراہیم یوسف جولے، حسین ملاجی، پچھلی جماعت المسلمین کے صدر جناب کاکا ملاجی اور شکشک پالک سنگھ کے ذمے دار کارکن حاضر تھے۔

حافظ قرآن جناب شبیر احمد سولکر صاحب کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ ہائی سکول کے صدر مدرس جناب شمس القمر صاحب نے مہمانان کا استقبال اور تعارف پیش کیا۔ اسکول کے معاون مدرس و جلسے کے ناظم جناب سراج احمد مومن صاحب نے تعلیم کے مختلف شعبوں میں انعامات پانے والے نمایاں طلبہ و طالبات کے اسمائے گرامی کا اعلان کیا بعد ازاں سرٹیفکیٹ معزز مہمانان کے ہاتھوں پیش کیے گئے۔

ادارے کے تجربے کار ہندی مراٹھی کے استاد، جناب ڈی۔ بی حوالدار صاحب کو امسال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے ہندی مراٹھی مضمون کے لیے مثالی استاد کے ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ یہ مومینٹو اور سند معزز وکیل جناب خطیب صاحب کے ہاتھوں جناب حوالدار صاحب کو تالیوں کی گونج کے درمیان پیش کر کے ان کی عزت افزائی کی گئی۔

آرٹ ٹیچر جناب عبدالمجید جولے صاحب کو گذشتہ ۵ سالوں سے ڈرائنگ کی بہترین رہنمائی کے لیے ڈرائنگ شعبہ (پونے) کی جانب سے ۴ مرتبہ چاندی کے تمغے مل چکے ہیں، امسال 'بھارتیہ مانو وکاس کیندر' (پونے) کی جانب سے ملے ایوارڈ کے لیے صدر جلسہ جناب غنی کاکا قاضی کے ہاتھوں اعزاز دیا گیا۔ اسی مذکورہ ادارے کی جانب سے دہم کے طالب علم نوید محی الدین جولے اور طالبہ قدسیہ حشمت جولے (ہشتم) کو 'کلاوبھوشن پرسکار' سے نوازا گیا۔ انتر راشٹریہ بال چترکلا نکیتن پونے کی جانب سے توصیف ملا (جماعت نہم) اور نازیہ عبدالمجید جولے (گیارہویں) کو چاندی کے تمغوں سے نوازا گیا ہے۔ کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کی عزت افزائی ان کے انعامات سب کی نظر کر کے کی گئی۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ضلعی سطح کے مقابلوں میں عام معلومات میں تیسرا مقام حاصل کرنے والے طالب علم تجمل ایوب ملا کو ملی سند، نقد انعام اور یادگار کتاب سب کی نظر کر کے نوازا

گیا۔ جلسہ میلاد النبیؐ میں حصہ لینے والے کل ... رین اور ۵ ستمبر کو منعقد کوئز کونٹسٹ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو انعامات واسناد پیش کیے گئے۔

اسکول کی تعلیمی اور دیگر سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لینے والے طلبہ کو خصوصی انعامات اور سرٹیفکیٹ پیش کئے گئے جو درج ذیل ہیں۔

(۱) تجمل ایوب ملا۔ دسویں جماعت۔ سال کا بہترین طالب علم

(۲) بلقیس محمد چافیکر۔ دسویں جماعت۔ سال کی بہترین طالبہ

(۳) آفتاب کھوت۔ دسویں جماعت۔ سال کا بہترین کھلاڑی

(۴) بیناز نظیر مجیکر۔ دسویں جماعت۔ سال کی بہترین کھلاڑی (طالبہ)

(۵) سیماب شوکت خلفے۔ نہم جماعت۔ بہترین MCC کیڈٹ (بوائے)

(۶) تسمینہ نثار پنگارکر۔ نہم جماعت۔ بہترین MCC کیڈٹ (گرل)

(۷) فرید عبدالمجید کونڈکری۔ دسویں جماعت۔ بہترین مقرر

(۸) فیاض پیٹکر۔ نہم جماعت۔ بہترین فن کار

(۹) توصیف ملا۔ نہم جماعت۔ نازک وقت کا بہترین مددگار

(۱۰) سید عمران عباس انعامدار۔ دسویں جماعت۔ بہترین بورڈر (طلبہ کی قیام گاہ کا)

اس موقع پر جناب ابراہیم یوسف جوہلے صاحب، صدر معلم جناب شمس القمر صاحب اور معاون مدرس (ناظم جلسہ) جناب سراج مومن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جناب خطیب صاحب نے 'کوکن رتن ایوارڈ' حاصل کردہ اس ادارے کی روایات کو خوب سراہا اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات ظاہر کیں۔ معاون مدرس جناب سراج احمد مومن نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کی نظامت بھی بڑی حسن و خوبی سے نبھائی۔

لاٹون میں الوداعی جلسہ

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگری میں سابقہ روایات کے مطابق ۵ مارچ ۱۹۹۹ء کو جماعت نہم کی جانب سے جماعت دہم میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات کے الوداعی جلسہ کا انعقاد ہوا اس موقع پر افریقہ میں مقیم جناب حاجی ابراہیم عثمان ساونت نے جلسہ کی صدارت کو عزت بخشی۔ مراد پور سرپنچ جناب ابراہیم بابا جوہلے اور RDCC بینک کے منیجر جناب ناچنکر بطور مہمان خصوصی شریک جلسہ رہے۔ اس موقع پر سرپرست۔ اساتذہ کمیٹی کے ممبران و اسکول انتظامیہ کے نمائندوں نے بھی شرکت فرما کر اجلاس کو رونق بخشی اس موقع پر نہم و دہم جماعت کے طلبہ و طالبات نے انتہائی جذبہ کے ساتھ دلفریب انداز میں موقع کی مناسبت سے اپنے احساسات پیش کیے۔

جلسہ کا آغاز قریشی تسنیم جہاں قمر اعظم کے تلاوت کلام پاک سے ہوا اسکول کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی نے مہمانان کا تعارف، استقبال اور غرض و غائیت بیان کر کے جماعت دہم کے طلبہ و طالبات کیلئے نصیحت آموز باتیں کہیں اور کامیابی کیلئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد اسکول کے اساتذہ اکرام حضرات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدر جلسہ نے بطور حوصلہ افزائی سال رواں کے سالانہ امتحانات سب سے زائد نمبرات حاصل کرنے والے ایک طالب علم اور ایک طالبہ کو پانچ پانچ سو روپئے دینے کا اعلان کیا۔ صدر محترم کی اس کاوش کو صدر مدرس نے تحریک تعلیم کیلئے سنگ میل قرار دیا۔

فقیہی عبداللہ ابراہیم صاحب آرائی پیش امام جامع مسجد کردہ کی سبکدوشی

جناب فقیہی عبداللہ ابراہیم صاحب متوطن دابھول، تعلقہ، داپولی، ضلع رتناگری کردہ جامع مسجد میں تقریبا ۳۷سال تک پیش امام کی خدمات انجام دینے کے بعد ۵ فروری ۱۹۹۹ء کو سبکدوش ہوئے۔

۳۱جنوری ۱۹۹۹ء کو ان کے اعزاز مین کردہ کے معزز شہریوں کی جانب سے الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں ممبئی، داپولی، دابھول، رتناگری و اطراف کے شہریوں نے بزرگ ہستی کو الوداع کہنے کے لیے شرکت کی۔

فضل الدین بامنے (معاون مدرس)
انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول دابھول

کلیان میں جلسہ برائے سالانہ تقسیم انعامات

کلیان کی الفا سوشل اینڈ ویلفیر ایسوسی ایشن و الفا انگلش اسکول کا منعقد کردہ سالانہ جلسہ ۲۱/مارچ ۱۹۹۹ء کو نیشنل اردو ہائی اسکول آگرہ روڈ کے وسیع میدان میں کیا گیا۔ جس میں کلیان ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر شری جی ٹی بندری صاحب بحیثیت مہمان خصوصی براجمان تھے۔ نیز اعزازی مہمانان میں ڈاکٹر دیپک تلونے، ڈی، سی، پی کلیان شری سریش اہیرے صاحب، منوہر پالن صاحب موجود تھے۔ الفا کے سکریٹری ڈاکٹر ارشد جورے صاحب نے مہمانوں کا استقبال تعارف اور رسم گلپوشی ادا کی ڈاکٹر متین پٹیل صاحب نے چند مسلم تعلیم یافتہ لوگوں کے بارے میں عزت افزائی کے فرائض انجام دئے اور ایک اپاہج لڑکی رضیہ پروین کو میونسپل کمشنر کے ہاتھوں الفا کی طرف سے دو پیر عطا کیے گئے۔ ڈاکٹر طارق قاضی صاحب نے الفا کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور ڈاکٹر شبانہ شیخ نے الفا انگلش اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اعزازی مہمانوں کی طرف سے منوہر پالن، ڈاکٹر دیپک تلونے اور ڈی سی پی اہیرے صاحب نے اپنی تقاریر میں بھرپور تعاون کا وعدہ کیا۔ آخر میں میونسپل کمشنر جی، ٹی بندری صاحب نے کہا کہ پہلی مرتبہ مسلم محلہ میں اس طرح کا کام انجام دیا گیا۔ اس لئے میں الفا کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے وعدہ کرتا ہوں میں اپنی اختیارات کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کی مدد کروں گا۔ اس تعلق سے ۳۰ مارچ ۱۹۹۹ء کو مجھ سے ملاقات کیجئے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر شیخ بشیر صاحب نے انجام دیے الفا کے صدر ڈاکٹر نذیر شیخ صاحب نے الفا کی ضرورت کو پیش کیا۔

جناب محمد عارف صاحب ڈپٹی جنرل منیجر ٹیلی کمیونکیشن کے ہاتھوں الفا انگلش اسکول کے بچوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ جناب منصور بھائی جوج والا شری بھاسکر چیتھی اور سبندر سنگھ سماجی رکن مومن عبدالسلام اور شیخ محمد حنیف ڈبہ والا شریک جلسہ رہے۔ اور رسم شکریہ ڈاکٹر اعجاز خان صاحب نے ادا کیا۔

سکریٹری۔ ڈاکٹر ارشد جورے

نظام پور اردو اسکول میں بچوں کی ہڑ تال....

نظام پور قُل پرائمری اسکول پر جناب ابراہیم عبدالرحمٰن جلگاؤنکران کا تبادلہ مانگاؤں سے نظام پور اردو اسکول [illegible]ی گاؤں والوں نے اپنے بچوں کو اسکول بھیجنا بند کیا۔ کل دو ہفتوں تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ گاؤں والے جناب ابراہیم عبدالرحمٰن جلگاؤنکر یہ مقامی ٹیچر نہیں چاہتے تھے۔ اسکول میں مقامی ٹیچروں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے بچوں کی پڑھائی پر برا اثر پڑرہا تھا۔ جناب ابراہیم عبدالرحمٰن جلگاؤنکران کا پچھلہ ریکارڈ تعلیمی لحاظ سے ٹھیک نہیں ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے گاؤں والوں نے اپنے بچوں سے اسکول میں ہڑتال کروادی۔ پورے دو ہفتے کے وقفے کے بعد گاؤں والوں نے پنچایت سمیتی مانگاؤں میں پورے محلے کا مورچہ نکالا۔ اس مورچے میں پورے گاؤں کے مسلم اور ہندو شامل تھے۔ بچوں میں تعلیم کی کمی کا یہ احساس ہر فرد کے دل میں دہک رہا تھا۔ گاؤں والوں کی ان کوششوں کی وجہ سے جناب ابراہیم عبدالرحمٰن جلگاؤنکران کا نظام پور کا تبادلہ منسوخ ہوگیا۔ اس کام میں نوجوانوں کے ساتھ گاؤں کے ہر فرد کا ساتھ رہا۔

جب جناب غلام محمد پیش امام نے مانگاؤں پنچایت سمیتی پر جاتے ہوئے اس مورچے کو دیکھا تو کہا کہ تعلیمی معیار کے سدھار کے لئے ہر گاؤں کے ہر فرد کو اسی طرح جاگنا ہوگا۔

ممتاز محقق کالیداس گپتا رضا کو قطر اُردو ایوارڈ

اردو کے مشہور ا۔ کالر کالیداس گپتا رضا کو اردو کے فروغ اور ادب کے ذریعہ مفاہمت پیدا کرنے کے لئے اس سال مشہور قطر ایوارڈ دیا جائے گا جناب کالیداس گپتا رضا نے مشہور شاعر مرزا غالب پر خصوصی تحقیقاتی کام کئے ہیں ہر سال دیا جانے والا یہ ایوارڈ دوحہ کی مجلس فروغ اردو نے قائم کیا تھا۔ یہ ہندوستان اور پاکستان کے ادیبوں اور مصنفوں کو دیا جاتا ہے۔ اس سال پاکستان کے اردو ادیب مختار مسعود کو یہ ایوارڈ دیا جائے گا۔

اپنے اپنے ادیب کو منتخب کرنے کے لئے ہندوستان اور پاکستان کی الگ الگ کمیٹیاں ہیں۔ اس ایوارڈ میں ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ، سونے کا ایک تمغہ اور ایک توصیفی سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی کمیٹی کے سربراہ مشہور مصنف گوپی چند نارنگ ہیں کمیٹی کے دوسرے ممبروں میں علی سردار جعفری، جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے پروفیسر ایس آر قدوائی اور دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر عتیق اللہ شامل ہیں اردو کے ایک مشہور ایڈیٹر ادریس دہلوی اس ایوارڈ کے رابطہ کار ہیں۔

قطر اردو ایوارڈ اکتوبر کے مہینہ میں دئے جائیں گے۔ یہ خصوصی تقریب دوحہ میں ہوگی جس میں ہندوستان اور پاکستان کے ہائی کمشنر شریک ہوں گے۔

واگھورے میں گلاب نبی جمعدار کی سبکدوشی پر الوداعی جلسہ!

واگھورے تعلقہ چپلون میں ۴ مارچ ۹۹ء کو مرکزی اردو پرائمری اسکول کے اپر گریڈ صدر مدرس جناب گلاب نبی

جمعدار اپنی ۴۰ سالہ تدریسی خدمات کے بعد سبکدوش ہوگئے ہیں۔ ان کے اعزاز میں ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھیورے اردو ہائی اسکول کے صدر مدرس جناب حسن میاں دلیلے کی صدارت میں الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں نثار سر، سید سر اور الطاف سر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جناب معیز پٹیل، حلیمہ آپا اور حسینہ آپا کی جانب سے دستی گھڑی گاؤں کے صدر کے ہاتھوں دی گئی۔ نیز طلباء و طالبات کی جانب سے تحائف دے کر اپنی الفت کا ثبوت دیا۔ گاؤں کے علم دوست حضرات نے شرکت کر کے اپنی ملی بیداری کا ثبوت دیا۔

مراسلہ نگار۔ جاوید اختر

واگھیورے ہائی اسکول میں الوداعی جلسہ

ڈاکٹر ایم۔ کیو دلوی واگھیورے اردو ہائی اسکول تعلقہ چپلون میں سابقہ روایت کے مطابق ہشتم اور نہم جماعت کی جانب سے جماعت دہم میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کے الوداعی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ انجمن کے ٹرسٹی حاجی حسن میاں محمد صالح صابلے نے صدارت فرمائی۔ گاؤں کے سرپنچ علم دوست حضرات اور اسکول کمیٹی کے ممبران سبکدوش صدر مدرس جناب گلاب نبی جمعدار صاحب شریک جلسہ تھے۔

۸ر مارچ ۹۹ء کو اظہر عثمان بغدادی کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ بعد ہشتم و نہم کے طلباء و طالبات نے حمد و نعت پاک پیش کی۔ دلیلے صاحب نے غرض و غایت بیان کر کے جماعت دہم کے طلباء و طالبات کو نصیحت کی۔ اس کے بعد ہائی اسکول کے اساتذہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نیز گلاب نبی جمعدار صاحب نے بھی رہنمائی کی۔ صدر جلسہ نے طلبہ کو دنیاوی کامیابی کے لئے دین کے راستے پر چلنے کی تلقین کی۔ بطور حوصلہ افزائی دہم جماعت میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے لئے نقد رقومات کا اعلان کیا۔ صدر محترم کی اس پیش کش کو صدر مدرس دلیلے صاحب نے تعلیمی تحریک کے لئے سنگ میل قرار دیا۔ نظامت کے فرائض جاوید اختر صاحب نے انجام دیئے اور جلسہ کا اختتام تمام شرکاء کے اظہار تشکر کے بعد شاندار ظہرانہ پر ہوا۔

جاوید اختر۔ انچارج شعبہ نشر و اشاعت

میونسپل کونسل اردو سکینڈری اسکول میں الوداعی جلسہ

کھوپولی ضلع رائے گڑھ میونسپل کونسل اردو سکینڈری اسکول میں جماعت دہم کے طلباء و طالبات کے اعزاز میں جناب محمد حسین دودو کے سابق میونسپل کونسلر کی صدارت میں الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا۔ پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب روشن خان سرور خان صاحب نے اپنی تقریر میں دہم جماعت کے طلباء کو کامیابی کی دعائیں دیں۔ پرائمری اسکول کے معلم جناب یوسف ملا صاحب نے بھی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب جناب اقبال حسین پٹویکر صاحب نے مدلل جذباتی تقریر کرتے ہوئے اپنے شاگردوں کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کئے۔ اسکول کی معلّمہ محترمہ شمشاد نبی صاحب گونڈی نے بھی دعائیں دیں۔ جناب سید یونس صاحب نے کہا ہم طلبہ سے پر امید ہیں وہ ہمیں مایوس نہیں کریں گے۔ عبدالسلام ہیرولی صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

اُٹھائے کچھ ورق لالہ نے کچھ نرگس نے کچھ گُل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

محبتوں کے سفیر کیپٹن فقیر محمد مستری جو اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں، مردم شناس، تہذیب آشنا، جن کی خدمات کا احاطہ لفظوں میں ممکن نہیں ہے۔ اس بات کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوا جب جناب علی ایم شمسی اور جناب حسن چوگلے نے ۱۱ اپریل ۹۹ء کو الماطیفی ہال ممبئی میں مستری صاحب کی سماجی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں ایک تہنیتی جلسہ کا اہتمام کیا اور انکے کارناموں پر لکھی گئی کتاب "فقیر محمد مستری، شخصیت اور خدمات" کا اجراء ہندوستان کے نامور دانشور اور ماہر اقبالیات شاعر پروفیسر جگن ناتھ آزاد کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ ڈاکٹر محمد اسحق جمخانہ والا (صدر انجمن اسلام، ممبئی) اس تہنیتی جلسہ کے صدر تھے اور کوکن کے قدیم سیاستدان سابق وزیر مہاراشٹر جناب حسین خان صاحب دلوائی، مہاراشٹر کالج کے سابق پرنسپل ڈاکٹر عبدالقدوس منشی، مدیر اعلیٰ ماہنامہ نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور محترمہ صفیہ انتولوی صاحبہ، سابقہ پرنسپل بی ایڈ کالج مہمانانِ خصوصی کے طور پر شریک محفل تھے۔

مستری صاحب کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا یہ عالم ہے کہ لوگوں کو دعوتنامے نہ ملنے کے باوجود صرف اخباروں میں چھپے اعلان کو پڑھ کر کئی حضرات جلسہ میں آموجود ہوئے اور ہال بھر گیا۔ نیز کتاب کی جب نقاب کشائی کی گئی تو آنِ واحد میں ساڑھے سات سو کتابیں فروخت ہوئیں جبکہ کتاب کی قیمت سو روپئے ہے۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر اہتمام سے دعوتنامے پہنچائے جاتے تو ہال میں تل دھرنے کو بھی جگہ نہ ملتی۔ اسی طرح ان اداروں نے جن کے ساتھ زمانہ سابق میں مستری صاحب کا تعلق رہا ہے، ان کو ہی گلپوشی کا موقع دیا گیا تھا پھر بھی چالیس سے اوپر پھول مالائیں اور گلدستے نیز آدھ درجن ادبی شالوں سے مستری صاحب کا اعزاز کیا گیا۔ اگر انفرادی طور پر پھول ہار پیش کرنے کی چھوٹ دی جاتی تو لوگ مستری صاحب کو پھولوں میں ڈھانپ دیتے۔ ادارہ نقش کوکن نے بیش قیمت اور مقدس الفی قرآن دے کر مستری صاحب کی خدمات کا اعتراف کیا ہے

جناب کیپٹن فقیر محمد مستری

جناب حسن پوسکلے جو قطر (خلیج العرب)
میں آئیڈیل انڈین اسکول کے وائس پریسیڈنٹ
اور ایجوکیشن کمیٹی کے سربراہ ہیں اسی طرح انڈین
کلچرل کمیٹی، انڈین کمیونٹی بینویلنٹ فنڈ اور
انڈین بزنس مین نیٹ ورک جیسے فلاحی اداروں
کے بانی اور صلاح کار ہیں بطورِ خاص اس پروگرام
کے لئے قطر سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے
فقیر محمد مستری ٹرسٹ کے مینجنگ ٹرسٹی جناب
علی ایم شمسی (جو پروگرام کے روحِ رواں تھے)
کو ہر ممکن تعاون دیا۔ پروفیسر قاسم امام نے نظامت
کے فرائض انجام دئے اور پرنسپل یعقوب راہی
صاحب نے کیپٹن فقیر محمد مستری کو سپاسنامہ پیش
کیا۔ یہ جلسہ گاہ میں ہوا مگر اس پروگرام کے انعقاد
و انصرام میں ان دو حضرات کی خدمات بھی قابلِ
قدر ہیں۔ صرف عمائدین ماہرینِ تعلیم اور ساکنانِ
شہر ممبئی ہی نہیں بلکہ کوکن کے دور دراز مقامات
سے آکر لوگوں نے اس پروگرام میں شرکت کی اور
مستری صاحب کے تئیں اپنی محبت کا ثبوت دیا۔
کویر کھیر نا کے قاری مولانا اکبر سلیمان کی تلاوت
سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ سوپارہ ضلع تھانہ سے
آکر جناب شاکر سوپاروی نے خوش الحانی کے
ساتھ نعت پاک پیش کی اور مجندار ہائی اسکول
اینڈ جونیئر کالج، وہور تعلقہ مہاڈ (رائے گڑھ)
کے ایڈمنسٹریٹیو افسر جناب غلام محمد پٹیل نے شکریہ
ادا کیا۔

ناظمِ جلسہ پروفیسر قاسم امام صاحب بڑی
تاخیر سے جلسہ گاہ میں آئے نتیجتاً پروگرام بھی تاخیر
سے شروع ہوا جو تین ساڑھے تین گھنٹے تک چلتا
رہا مگر لوگ مستری صاحب کی محبت میں صبر و
رضا کا پیکر بنے بیٹھے رہے البتہ جیسے ہی جلسہ
اختتام پذیر ہوا لوگ اپنے گھروں کی طرف
بھاگے کسی کو بھی برائے فروخت رکھی ہوئی کتابیں دیکھنے کی بھی مہلت
مستری صاحب کو دئے گئے پھول ہار و تحائف ان کی گاڑی
تک پہنچانے کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی تھی۔
میں سامان سمیٹ رہا تھا اور خمار بارہ بنکوی
کا یہ شعر مجھے یاد آیا ؎

آنسو بہہ بہہ کے میرے خاک پہ جب گرنے لگے
میں نے تجھ کو تیرے دامن کو بہت یاد کیا

شادی خانہ آبادی

نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ اور مشہور شاعر
قاضی فراز احمد جو قطر میں ایک ادبی انجمن کے
فعال رکن تھے اور اب لوٹ کر ہندوستان
آگئے ہیں کے صاحبزادے عنایت اللہ کا عقدِ
مسنون قاضی حسن منزلی ساکوے کی صاحبزادی
ھُما کے ساتھ بروز اتوار ۱۶ر مئی ۱۹۹۹ء کو
بعد نماز عصر ہونا طے پایا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ نوبیاہتا
جوڑے کو ازدواجی زندگی کی ساری خوشیاں
اور کامرانیاں عنایت فرمائے۔ آمین۔

ہرنئی ایجوکیشن اینڈویلفیر سوسائٹی کے عہدیداران

ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری جس کی نگرانی میں نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کامیابی کے ساتھ ترقی کررہاہے۔ ۲۴ مارچ کونئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ اسکول وسوسائٹی کے بانی اور نیشنل ہائی اسکول کے چیرمین جناب عبدالغنی عثمان پاوسکر کو صدر منتخب کیا گیا دیگر عہدیداران حسب ذیل ہیں۔

جناب عبدالغنی عثمان پاوسکر۔ صدر
جناب اقبال اللہ رکھا میمن۔ نائب صدر
جناب یونس یعقوب پاوسکر۔ جنرل سکریٹری
جناب ابراہیم داؤد سارنگ۔ خازن
جناب حسن میاں حسام الدین ساکھرکر۔ جوائنٹ سکریٹری

جماعت المسلمین پرٹولی کا انتخاب

گذشتہ ماہ ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں اکثریتی رائے سے نیا چناؤ عمل میں آیا۔ اس کے ساتھ ہی پچھلا چناؤ (چناؤ ۲۲ر ستمبر ۱۹۹۶ء) مسترد کردیا گیا نئی تشکیل شدہ مجلس منتظمہ حسب ذیل ہے۔

صدر۔ عبدالعزیز سلیمان مقری، نائب صدر یونس حسین ٹولے، جنرل سکریٹری یٰسین موسیٰ بلبلے، جوائنٹ سکریٹری جاوید عباس مقری، خازن و محاسب رضوان عبداللہ ٹولے۔

کوکن کے سپوت کی ریسرچ کا دنیا بھر میں اعتراف

مراد برونڈکر عالمی کانفرس میں

کوکن علاقہ اپنے ساحل، ہریالی اور آموں کے لئے مشہور ہے۔ خاص طور سے انواع واقسام کے آموں کی وجہ سے دنیا بھر میں جانا پہچانا جاتا ہے کوکن کو بلاشبہ مردم خیز علاقہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ یہاں کے ہونہار سپوت ملک اور بیرون ملک اپنا اور اپنے دیس کا نام روشن کررہے ہیں۔ ایسی ہی ایک شخصیت کا نام ہے مراد محمد برونڈکر جو سائنسدان ہیں۔ ملک کے نامور ماہر نباتات ہیں اور کوکن ایگری کلچرل یونیورسٹی میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ پروفیسر مراد نے آم اور اس کی فصل پر بڑی زبردست ریسرچ کی ہے۔ اسی لئے انہیں تھائی لینڈ کے شہر بنکاک میں ہونے والے عالمی کانفرنس اور سیمینار میں خاص طور سے مدعو کیا گیا ہے۔

کانفرنس کی خاص بات یہ ہے کہ اس کا موضوع ہی 'آم اور اس کی فصل' ہے۔ دنیا بھر سے ماہرین اور ریسرچ اسکالر شریک ہورہے ہیں ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد ۲۰۰ ہوگی۔ یہ عالمی کانفرنس ۶ر اپریل سے شروع ہوچکی ہے اور ۹ر اپریل کو اس کا اختتام ہوا۔ پروفیسر مراد علی جو بنکاک پہنچ چکے ہیں سائنسدانوں کے سامنے اپنا تحقیقاتی مقالہ پیش کیا۔

پروفیسر مراد کوکن ایگری کلچرل یونیورسٹی جوائین کرنے سے قبل ریجنل فروٹس ریسرچ سینٹر وینگورلا سے بحیثیت سائنسدان وابستہ تھے۔ وہاں انہوں نے پورے بارہ سال تک آموں پر ریسرچ کی۔ پروفیسر مراد نے اپنی شب و روز کی کاوشوں اور عرق ریزی کی بدولت پتلی اور چھوٹی گٹھلی کے 'سندھو' آم کی فصل پیدا کی۔ اس

کے درختوں پر کثیر تعداد میں پھول (مور) لگتے ہیں اور فصل بھی بہت جلد تیار ہو جاتی ہے۔ اس کیلئے پروفیسر مراد Paclobutazol نامی دوا کے چھڑکاؤ کا مشورہ دیتے ہیں۔ زیادہ عمر والے درختوں کی چھٹائی بھی کرنا پڑتی ہے۔ اس ریسرچ کے میدان میں ان کا شمار صف اول کے سائنسدانوں میں ہو رہا ہے۔ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ پروفیسر مراد برونڈکر کو اس ایجاد کیلئے قومی سطح کا فاؤنڈیشن ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں یہ ایوارڈ انہیں اس وقت کے وزیر مالیات ڈاکٹر من موہن سنگھ نے دیا تھا۔ کوکن کرشی ودیاپیٹھ کی جانب سے بھی قوم و ملک کے اس ہونہار سپوت کو دو ایوارڈز (۱۹۹۶ء۔۱۹۹۷ء) میں مل چکے ہیں۔

داپولی کے ساحل پر واقع مرڈ گاؤں کے پروفیسر برونڈکر اپنی خدمات کی بناء پر خاص وعام میں مقبول ہیں۔

رفیق چنیکر سرپنچ منتخب

جماعت المسلمین مہسلہ (رائے گڑھ) کے نائب صدر، کانگریس کے سرگرم رکن و سماجی کارکن رفیق سعید چنیکر گذشتہ دنوں مہسلہ گرام پنچایت کے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۷/اراکین پر مشتمل مہسلہ تعلقہ گروپ گرام پنچایت ضلع رائے گڑھ کی سب سے بڑی گرام پنچایت ہے۔ اس سے پہلے نذیر حسن قادری ۱۵ سال اور عبدالرحمٰن دفعدار پانچ سالوں تک سرپنچ رہے۔ سرپنچ کی حیثیت سے رفیق چنیکر مہسلہ گرام پنچایت کے سب سے کم عمر سرپنچ ہیں۔

(شکیل شاہ جہاں۔ مہسلہ رائے گڑھ)

ڈاکٹر جمخانہ والا کو مبارکباد

۹/اپریل کو انجمن اسلام کمپلیکس میں صدر انجمن اسلام ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا کی تیرہ سالہ صدارت کے کارہائے نمایاں انجام دہی پر ڈاکٹر آدم شیخ کی کتاب "شخصیت اور خدمات" کا اجراء جگناتھ آزاد صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ ڈاکٹر جمخانہ والا نے انجمن اسلام کے لئے بیش بہا قربانیاں دی ہیں جس کے باعث آج انجمن ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

ادارۂ نقش کوکن ڈاکٹر جمخانہ والا صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

تھانے ضلع پریشد کے چناؤ میں عرفان بھورے نائب صدر منتخب

تھانے ضلع پریشد کے صدر کے لئے ہوئے چناؤ میں کانگریس کے بن گنپت پاٹل صدر منتخب ہوئے جبکہ نائب صدر کی حیثیت سے عرفان حسین میاں بھورے کا انتخاب عمل میں آیا۔ ۲۱ مارچ کو ہوئے اس چناؤ میں بن پاٹل نے مارکسوادی کمیونسٹ پارٹی کے امیدوار ایڈورڈ ہنری کو ۲۶ ووٹوں سے شکست دی۔ ایڈورڈ کو صرف ۵ ووٹ ملے جبکہ بن پاٹل نے ۳۱ ووٹ حاصل کئے۔ بن پاٹل واڑہ کے رہنے والے ہیں وہ مانیولی گروپ گرام پنچایت کے پانچ سال سرپنچ رہ چکے ہیں جبکہ واڑہ تعلقہ پنچایت سمیتی کے ممبر کی حیثیت سے دس سال کام کر چکے ہیں۔ وہ تھانے ڈسٹرکٹ سینٹرل کوآپریٹو بینک کے انیس سال ڈائرکٹر رہ چکے ہیں بن پاٹل واڑہ تعلقہ کانگریس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے بھی کام کر چکے ہیں۔

نائب صدر کے چناؤ میں کانگریس

، نوجوان امیدوار عرفان بھورے
کمیونسٹ پارٹی کے امیدوار راجہ
ابھلا کو ۹۱ ووٹوں سے ہرلیا، کہلا کو ۶
ٹ ملے جبکہ بھورے نے ۳۲ ووٹ
صل کئے۔انہیں بن پاٹل سے ایک
ٹ زیادہ ملا ہے۔ عرفان بھورے
احب مہاپولی (تعلقہ بھیونڈی) کے
ہنے والے ہیں۔ وہ مہاپولی گرام
نچایت کے گذشتہ دس سال سے
سرپنچ تھے جبکہ تھانے ضلع دیہی مسلم
ملاحی تنظیم کے سکریٹری اور فعال
ورکر کی حیثیت سے خدمات انجام
دے رہے ہیں۔ مہاپولی میں اردو ہائی
اسکول کا قیام ان کی کوششوں کا نتیجہ
ہے۔

گولکوٹ کالستہ پل کی منظوری

رتنا گیری ضلع کا ایک گاؤں کالستہ
میں پرکار خاندان کے پانچ سو سے زیادہ
گھر آباد ہیں۔ ٹسٹ کرکٹر غلام پرکار
رانجی کرکٹر ذوالفقار پرکار اور اپنے
کرکٹ کے زمانے میں تیسرے پرکار
سے مشہور ہونے والے انہی کے
تیسرے بھائی عبداللطیف پرکار کا
آبائی گاؤں ہے۔ مہاراشٹر گورنمنٹ
نے اس گاؤں کے لئے جو ندی کے
کنارے بسا ہوا ہے، ایک پل کی تعمیر
کرنے کی منظوری دی ہے۔ آٹھ کروڑ
کی لاگت سے پورا ہونے والے اس
پل کی تعمیر سے لگ بھگ چالیس ہزار
افراد کو جو اس گاؤں کے اطراف کے
گاؤں میں بسے ہوئے ہیں فائدہ ہوگا۔
کالستہ گاؤں کے لئے یہ پل چالیس سال
پرانا ایک خواب تھا جسے سرپنچ عبداللطیف
نے رات دن ایک کر کے ایم ایل اے
بھاسکر جادھو سے پورا کرلیا۔
مشہور شاعر شرف کمالی نے اپنی ایک
پرانی نظم میں کہا تھا کہ "جب یہاں
ایک وزیر ڈوبے گا تب ہوگا ایک حسین
پل تیار" مگر شکر ہے کہ وزیر کے
ڈوبنے سے پہلے ہی پل کی تعمیر کو
منظوری مل گئی ہے۔

علی سردار جعفری کی نظمیں ہارورڈ یونیورسٹی میں گونجیں گی

گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ ممتاز ترقی
پسند شاعر علی سردار جعفری کے
مشہور مجموعہ "سرحد" کی وہ نظمیں جو
ہندوپاک کے لوگوں کے مابین محبت
اور اخوت کی نذر ہے۔ اب ہارورڈ
یونیورسٹی میں گونجیں گی۔ یہ نظمیں
غزل گانے والی ممتاز گلوکارہ سیما ائل
سہگل پیش کریں گی جنہیں یونیورسٹی
نے پروگرام کے لئے مدعو کیا ہے۔
سیما سہگل نے میوزک البم "سرحد"
میں یہ نظمیں پیش کی ہیں۔ وزیر
اعظم اٹل بہاری واجپئی یہ البم اپنے
ساتھ لاہور لے گئے تھے اور اسے
بطور تحفہ اپنے پاکستانی ہم منصب محمد
نواز شریف کو پیش کیا تھا۔

بھیونڈی کا پہلا کمیونٹی ہال مرحوم سکندر رفقیہہ سے منسوب

بھیونڈی۔ شہر میں پہلے کمیونٹی ہال
کی تعمیر یہاں کی ادبی، سماجی اور ثقافتی
تاریخ کے ایک نئے باب کی شروعات
کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ ۱۸۵۷ء کے
غدر کے بعد شمالی ہندوستان سے آنے
والے مہاجروں نے مالیگاؤں کے بعد
بھیونڈی کو اپنا مسکن بنایا۔ ہینڈلوم سے
پاورلوم صنعت تک مختلف مراحل
طے کرتے ہوئے اس شہر نے ایک
صنعتی شہر کی پہچان بنائی۔ یہاں آنے
والے ہر شخص نے روپیہ کمانے کو اپنا
نصب العین بنایا اس لئے صرف اس
میدان میں اس شہر نے ترقی کی اور
پاورلوم کارخانوں کا ایک جنگل آباد

ہوگیا۔

شہر کے معروف سوشیل ورکر اور سیاست داں مرحوم سکندر فقیہہ کے نام منسوب کمیونٹی ہال کا افتتاح کرنے کے بعد مشہور قانون داں اور سیاسی رہنما جناب پربھاکر ہیگڑے نے اپنی معلوماتی تقریر میں مزید یہ بتایا کہ ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۴ء کے فسادات کے بعد یہاں آباد لوگوں نے یہاں کی مٹی سے محبت کرنا سیکھ لیا۔ یہی سبب ہے کہ ۱۹۹۲ء میں جب ہندوستان کے مختلف ریاستوں میں ہنگامے اور فسادات برپا تھے، فسادات کے لئے بدنام بھیونڈی میں رہنے والے ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک نئی تاریخ مرتب کی۔ حج کمیٹی کے وائس چیئرمین اور بھیونڈی کے سابق ایم ایل اے جناب رضوان حارث نے اپنی تقریر میں یہاں کے کونسلرس، صدر بلدیہ اور عوام کو مبارکباد دی کہ کمیونٹی ہال کے اس بامقصد کام کو انجام دیا اور ساتھ ہی ایک ایسے سیاست داں کے نام منسوب کیا جس نے اپنی مقبولیت اور اثر و رسوخ اور اہلیت کے باوجود کبھی کوئی الیکشن نہیں لڑا۔ انہوں نے مرحوم سکندر فقیہہ سے اپنی وابستگی کا انتہائی دل پذیر انداز میں اظہار کیا۔

نائیک گرلس ہائی اسکول کی شاندار سالانہ گیدرنگ

بیگم عزیزہ دادو نائیک گرلس ہائی اسکول رتناگری میں تعلیمی سالانہ گیدرنگ ۱۸؍فروری ۱۹۹۹ء کو ضلع رتناگری کے محکمۂ ثانوی تعلیم کے ایجوکیشن آفیسر جناب اُدے سنگھ بھوسلے صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس موقع پر آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب رفیق سیٹھ نائیک، نائب صدر جناب آوٹے صاحب، سکریٹری لائن عبدالکریم قاضی، سوسائٹی کے ممبر جناب علی قاضی، اسکول کمیٹی کے چیئرمن جناب اشرف سیٹھ نائیک نیز مدعوعین محترمہ حمیدہ بیگم آوٹے صاحبہ (سابق صدر معلّمہ) جناب شکیل مجگاونکر اور جناب ارشاد قاضی حاضر تھے۔

تقریب میں طلباء نے رقص، ممکری اور یک کرداری ڈرامے وغیرہ مختلف آیٹم پیش کرکے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ یک کردار ڈرامہ ناٹک، نے شائقین کا دل موہ لیا۔ اس ڈرامہ کی ہدایت کار جناب مصطفےٰ مانک پیٹھے اور محترمہ رشیدہ مُھکر نیز بہترین کرد نگاری کے لیے طالبہ اسماء داؤد پرکار سوسائٹی کی جانب سے صدر کے ہاتھوں انعام دے کر نوازا گیا۔

مہمانوں کا تعارف کراتے ہو۔ اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالا قاضی نے کہا کہ بچوں میں پنہا جبلتوں کو بروئے کار لانے کے لیے مختلف تہذیبی و ثقافتی پروگراموں مرتب کرنا ناگزیر ہے۔ یہی ایک مو ہوتا ہے جو بچوں میں چھپے ہوئے فن اُجاگر کرتا ہے۔ سوسائٹی کے صد جناب رفیق نائیک صاحب نے اپن تقریر میں اردو ذریعۂ تعلیم کے طلبہ بھی عمدہ مراٹھی بولتے ہیں۔ اس امر پر مسرت کا اظہار کیا۔ موصوف نے بہت جلد اسکول کے شعبۂ کمپیوٹر کی تجدید نو کا وعدہ بھی کیا۔ سوسائٹی کے سکریٹری لائن عبدالکریم قاضی صاحب نے اس بات پر اپنی مسرت کا اظہار کیا کہ اسکول نے ترقی اور اعلیٰ معیار تعلیم کی روایت کو برقرار رکھا ہے۔ خطبۂ صدارت میں بھوسلے صاحب نے فرمایا کہ اسکول نے اعلیٰ معیارِ تعلیم کو زندہ رکھا ہے اور ثقافتی پروگراموں میں بھی نمایاں کردار ادا کررہا ہے یہ قابل قدر ہے۔ اس

پروگرام کی نظامت کے فرائض محترمہ لنواز مبارک شیخ نے عمدگی سے ادا کیے ور جناب نعیم الدین پنچ بھائی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

انجم عباسی کی سبکدوشی

جناب انجم عباسی شاعر، ادیب، مترجم اور سہ ماہی رسالہ 'ترسیل' کے معاون مدیر ہیں وہ بمبئی میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ تعلیم میں صدر مدرس کے عہدے پر فائز تھے۔ یکم اپریل ۱۹۹۹ء کو وہ ۳۶ سالہ تعلیمی خدمات سے سبکدوش ہوگئے۔ انھیں ۱۹۹۸ء کو بہترین تعلیمی خدمات کے صلے میں میئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ان کی ادبی خدمات اردو والوں سے خراج تحسین حاصل کرتی رہی ہیں ان کی مندرجہ ذیل کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔

(۱) لہو کے چراغ (شعری مجموعہ) (۲) کل اور آج کی کہانیاں (بچوں کا ادب) (۳) کوکن کے سپوت حصہ اوّل (۴) کوکن کے سپوت حصہ دوم (۵) کہکشاں (مراٹھی افسانوں کے تراجم) (۶) پچھلے موسم کی آوازیں (کوکن کے تین شعرا کے حالات اور انتخاب کلام) (۷) پردیس ہمارا دیس (افریقہ میں مقیم تین ہندوستانی شعرا کا کلام) (۸) کوکن کے افسانے (ترتیب و تالیف)

۱۹۹۸ء میں مہاراشٹر اردو اکادمی نے مراٹھی اردو خدمات کے اعتراف میں انھیں اپنے سیتو مادھو راؤ پگڈی نامی ریاستی ایوارڈ سے نوازا۔

وہ سہ ماہی رسالہ 'ترسیل' کے معاون مدیر ہیں۔ گوریگاؤں اردو ہائی کے بانی ہیں۔ بزم تعلیم گوریگاؤں، کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے سکریٹری اور دیگر سماجی اداروں کے رکن ہیں۔

مہاراشٹر میں اردو

"مہاراشٹر میں اردو" کے عنوان سے ایک تحقیقی، تنقیدی، تاریخی و ادبی تذکرہ زیر ترتیب ہے اس سلسلہ میں ایک چھپا ہوا سوالنامہ تمام ادباء شعراء صحافیوں، مدیروں ادبی انجمنوں، دارالمطالعہ، اور کتب خانوں کو ارسال کیا گیا ہے۔ جن اہل قلم اور صاحب علم حضرات تک نہ پہنچا ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ربط پیدا کر کے کوائف نامہ حاصل کر سکتے ہیں۔

لطیف احمد سبحانی
مکان نمبر ۷۵، مہاراشٹر ہاوزینگ بورڈ کالونی، شاہ بازار، اورنگ آباد 431001 مہاراشٹر

نائیک گرلز ہائی اسکول میں قومی انسداد ایڈز پروگرام

رتناگری کے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول میں ۲۶ مارچ ۹۹ء کو سرکاری اسپتال کے محکمۂ انسداد دق کے افسر بالا ڈاکٹر ڈی۔ بی۔ مہالے کے زیر صدارت ایڈز کنٹرول پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر 'ایڈز کنٹرول' کے زیر عنوان جماعت نہم کے طلباء نے تیار کردہ تصاویر اور چارٹ کی نمائش کا افتتاح ڈاکٹر مہالے کے ہاتھوں کیا گیا۔ اس تقریب میں ہائی اسکول کے صدر مدرس جناب اے ایں۔ قاضی صاحب معاون اساتذہ نیز طلباء کے سرپرست اور عمائدین شہر جناب ارشاد قاضی اور جناب عبداللطیف ہشے حاضر تھے۔ اس نمائش

میں شامل رضوانہ ہوڑیکر، اشرف
سورن ڈرسکر اور منصور وستا کے تیار
کردہ چارٹ اور تصاویر کو بالترتیب
پہلے دوسرے اور تیسرے انعام کا
مستحق قرار دیا گیا۔ انھیں صدر
موصوف کے ہاتھوں نقد انعام سے
نوازا گیا۔ انتخاب کنندگان کے فرائض
جناب مصطفیٰ مانک پیٹھے، جناب امتیاز
کالے اور محترمہ رشیدہ ٹھکر نے انجام
دیے۔

بعد ازاں طلباء نے اردو اور مراٹھی میں
کردار نگاری کے اعلیٰ نمونے پیش کیے
ان دونوں مختصر ڈراموں میں حصہ لینے
والوں کو صدر کے ہاتھوں نقد انعامات
دیے گئے۔

اس پروگرام کی کامیابی میں ایڈز کی
تربیت یافتہ معلمات محترمہ یاسمین
سولکر و محترمہ دلنواز شیخ نے نمایاں
کردار ادا کیا۔ نظامت کے فرائض
محترمہ دلنواز شیخ نے انجام دیے تو
محترمہ یاسمین سولکر نے حاضرین کا
شکریہ ادا کیا۔

کڑوئی میں جلسۂ وداعیہ

حسبِ سابق سال رواں کی دہم
جماعت کے طلبہ و طالبات کے حق
میں یکم مارچ ۱۹۹۹ء کو ادارے کی
انتظامیہ کے چیرمین جناب عبدالرحمٰن
موڈک صاحب کی صدارت میں
'الوداعی تقریب' کا انعقاد عمل میں آیا
مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے چپلون
کے ڈاکٹر مشرف صاحب
(Pathologist) تشریف فرما تھے۔
جلسے کا آغاز جناب حافظ شبیر احمد سولکر
صاحب کی خوش لحان تلاوتِ قرآنی
سے ہوا۔ نہم جماعت کے نووارد
طالب علم کیف ملا نے دعا ترنم میں
پڑھی۔ ادارے کے صدر معلم جناب
شمس القمر ہاشمی صاحب نے مہمانان کا
تعارف پیش کیا گلہائے عقیدت پیش
کیے، ساتھ ساتھ کل حاضرین کا
استقبال فرمایا۔

ایجوکیشن سوسائٹی کے موجودہ صدر
اور صدر جلسہ جناب عبدالرحمٰن
موڈک صاحب نے طلباء و طالبات کی
ہمت افزائی کرتے ہوئے 'میرٹ
لسٹ' میں آنے والوں کو سوسائٹی کی
جانب سے 2500 روپے۔ حساب
میں کل نمبرات حاصل کرنے والے
ہر طالب علم اور سائنس میں کل
نمبرات حاصل کرنے والے ہر طالب
علم کو 1000 روپے الگ الگ ادا
کرنے کا اور امتیازی نمبرات حاصل
کرنے والے ہر طالب علم کو 500
روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔
جماعت المسلمین کڑوئی کی جانب سے
اوّل آنے والے طالب علم کو 201
روپے، دوم آنے والے کو 151
روپے اور تیسرے نمبر پر آنے والے
کو 101 روپے انعام کا اعلان کیا گیا۔
کڑوئی گاؤں کی معروف شخصیت جناب
منصور جولے نے بورڈ کی میرٹ لسٹ
میں آنے والے ہر طالب علم کو 500
روپے اور جماعت میں اول آنے
والے طالب علم کو 100، دوم آنے
والے طالب علم کو 50 روپے کے
انعام کا اعلان کیا۔ جناب نظیر جولے
(کانٹریکٹر) نے میرٹ لسٹ میں
آنے والے ہر طالب علم کو 501
روپے کا انعام دینے اور کامیاب ہونے
والے ہر طالب علم کے لیے مشترکہ
500 روپے کا اعلان کیا۔ سابق طالب
علم جناب نیاز یوسف ڈونگرے صاحب
نے کامیاب ہونے والے تمام طلبہ
کے لئے 500 روپے انعام کا اعلان کیا
اردو ابتدائی مدرسہ کڑوئی کی صدر معلّمہ
محترمہ نجمہ ملا صاحبہ نے اول آنے
والے طالب علم کو 101 روپے، دوم
آنے والے طالب علم کو 75 روپے
اور تیسرے نمبر پر آنے والے کے
لیے 51 روپے کے انعام کا اعلان کیا۔

کھن جناب [illegible] یوسف جولے کی جانب سے اول درجہ میں کامیاب ہونے والے طلبہ کے لیے ایک ہزار روپے انعام کا اعلان کیا گیا۔ اس طرح [illegible] کے اعلانات کے بعد بورڈنگ سپرنٹنڈنٹ جناب مولانا اقبال احمد صاحب نے وداعیان کے حق میں دعا کی اور امنگوں سے بھرپور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی نظامت کے فرائض اسکول کے معاون استاد جناب سراج احمد مومن صاحب نے بڑی حسن و خوبی سے نبھائے اور اپنی جادوبیانی سے سامعین کو جکڑے رکھا۔

نیشنل ہائی اسکول "بورڈی" کے نئے اور عالیشان ڈائننگ ہال کا افتتاح

نیشنل انگلش ہائی اسکول۔ بورڈی ایک اقامتی اسکول ہے جو گذشتہ کئی دہائیوں سے جاری ہے لیکن اکثر لوگ اس اسکول سے ناواقف ہیں اس لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کا مختصر تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

بورڈی ممبئی سے تقریباً ۹۰ کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے۔ یہ ایک صحت افزا مقام ہے جسے گورنمنٹ آف مہاراشٹر ٹورزم ڈپارٹمنٹ نے سیاحت کا مرکز قرار دیا ہے۔ بذریعہ ریلوے بورڈی جانے کیلئے ویسٹرن ریلوے پر گولوڈ اسٹیشن ہے جہاں سے بورڈی رکشہ کی مدد سے پانچ منٹ میں جایا جاسکتا ہے۔ اسکول کے سامنے ہی ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو صاف ستھرے ساحل سے آنے والی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں دل ودماغ کو فرحت بخشتی ہیں۔

نیشنل انگلش ہائی اسکول گذشتہ ۲۵ سالوں سے تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے جس کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہے۔ فی الحال اس میں طلباء و طالبات کی تعداد 600 ہے۔ معیار تعلیم کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے کیلئے ہر جماعت میں طلباء کی تعداد کو محدود رکھا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اسکول کا SSC کا رزلٹ ہمیشہ اچھا رہا ہے۔

مسلم طلباء کے قیام کیلئے اسکول کیمپس میں ہاسٹل ہے۔ ہاسٹل سے متصل ایک شاندار مسجد ہے جہاں طلباء کو پانچ وقتوں کی نماز کی پابندی کرائی جاتی ہے جو طلباء عربی سے نابلد ہیں ان کے لئے مولانا مقرر ہیں جو اسلام کی بنیادی باتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کا بھی درس دیتے ہیں۔ جس کا بچوں پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

اسکول کے سامنے ہی جدید طرز کا ڈائننگ ہال ہے گذشتہ ماہ ۲۵ر فروری بروز سنیچر جناب حاجی نشاط حافظ حسین کے مبارک ہاتھوں سے شاندار ہال کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس ہال کی تعمیر پر تقریباً ۱۲ لاکھ خرچ ہوئے ہیں۔ اس تقریب میں طلباء و طالبات سرپرست حضرات اور اراکین سوسائٹی نے شرکت فرمائی۔ بطور خاص ہاسٹل کے سابق طالب جناب صادق ہوا اور سوسائٹی کے صدر جناب اسلم غلام مرتضٰی فقیہہ اور بھیونڈی سے جناب یٰسین مبین ماسٹر کے نام قابلِ ذکر ہیں جلسے کی صدارت صادق ہوا نے کی اور انہوں نے اپنی تقریر میں ڈائننگ ہال، ہاسٹل کیمپس اور اسکول کے نظم وضبط کی تعریف کی۔ شکریہ کے ساتھ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تمام مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔ ہاسٹل کے طلباء کا معیار تعلیم بلند ہو اس کے لئے باقاعدہ ٹیوٹرس کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بچوں کی تفریح کا خیال رکھا جاتا ہے کھیل کود کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ کھیل کود کے لئے باقاعدہ ٹیچر رکھا جاتا ہے۔ غرض گھر سے دور

گھریلو اور صحت مند ماحول میں بچوں کی پرورش کی جاتی ہے یہ اپنی طرز کا منفرد ادارہ ہے۔
جو والدین اپنے بچوں کو اس ہوسٹل میں داخل کرنا چاہتے ہیں جس میں مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی ذریعہ تعلیم کا انتظام ہے وہ خلیل پھبیرے صاحب (چیئرمین) اور شفیع مقری (ہوسٹل انچارج) سے رابطہ قائم کریں۔
ملنے کا پتہ ۔ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ۔ ۹۸ سوداگر محلہ ۔ بھیونڈی (21126) اور نیشنل ہوسٹل بورڈی گھول وڈا اسٹیشن، دھانو تعلقہ ڈسٹرکٹ تھانہ ۔ ممبئی کے ٹیلیفون نمبرس 4130572/2854794/2841510

گوریگاؤں میں کھیلوں کے سالانہ مقابلے

گوریگاؤں کی انجمن خیر الاسلام اردو ہائی و جونیر کالج نے حسب سابق اپنا سالانہ ''اسپورٹ میٹ'' بڑے شاندار پیمانے پر منایا ۔ پرنسپل عبدالرحیم لالکوٹ صاحب کی رہبری میں لگاتار تین دن یعنی (۸، ۹ اور ۱۰ر فروری) مختلف کھیلوں کا سلسلہ جاری رکھا ۔ جس کا افتتاح چیرمن عبدالمجید کردیکر صاحب نے اسپورٹ Flag لہرانے کے بعد نائب صدر ڈاکٹر اسلم لوکھنڈے نے اسپورٹ مشعل روشن کر کے کیا۔ اس موقع پر سوسائٹی کے دوسرے ممبران ابراہیم کردیکر (سکریٹری) الطاف ساکھرکر (جوائنٹ سکریٹری) اور عثمان گوٹھیکر وغیرہ بھی شامل تھے ۔ جن کے ہاتھوں مختلف کھیلوں کی ابتدائی کی رسم ادا کی گئی۔
تیسرے دن کھیلوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اسپورٹ انچارج افضل ملانی سر نے تمام کھیلوں کے Results پیش کئے جن کے مطابق بچوں کو گولڈن و سلور میڈلس اور سرٹیفکٹس سے نوازا گیا۔ یہ جلسہ ہائی اسکول کے وسیع میدان میں بنے اسٹیج پر جناب عبدالمجید کردیکر صاحب کی صدارت میں پائے تکمیل کو پہنچا۔ جس میں اردو ایجوکیشن سوسائٹی کے اراکین و مہمان خصوصی کے ہاتھوں طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ آخر میں پرنسپل لالکوٹ صاحب کی تہنیتی تقریر صدر جلسہ کے خطبۂ صدارت اور محمد شفیع سر کے شکریہ کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ڈاکٹر یونس اگاسکر کی کتاب 'فکر و فن اور فکشن' کو اترپردیش اردو اکادمی کا انعام

شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کے سربراہ ڈاکٹر یونس اگاسکر کی ادبی سرگرمیاں ہمہ جہت ہیں۔ ایک مقبول استاد ہونے کے علاوہ وہ ایک معروف محقق اور مراٹھی کے معتبر مترجم بھی ہیں نیز ممبئی سے اردو کا باوقار ادبی سہ ماہی 'ترسیل' بھی ان کی ادارت میں شایع ہوتا ہے ۔ حال ہی میں ان کی تنقیدی کتاب 'فکر و فن اور فکشن' منظر عام پر آئی ہے اس میں غالب و حالی سے لے کر بیدی و کرشن چندر کے فکر و فن پر گراں قدر تنقیدی مقالے شامل ہیں اترپردیش اردو اکادمی نے اسے ادبی

... زیر
... کتاب
... شائع ہے جسے
... سو پچاس روپے میں
... سکتی ہے۔ حال ہی میں ان
... اور کتاب مراٹھی کے گیان
... یافتہ شاعر وڈرامانویس وی۔ وا
... ڈکر عرف کسماگرج کے ڈرامے
... سمراٹ" کا اردو ترجمہ بھی منظر
... م پر آیا ہے جسے نیشنل بک ٹرسٹ
... دہلی نے شائع کیا ہے۔

ڈاکٹر یونس اگاسکر نقش کوکن کے مدیر رہ چکے ہیں ادارہ ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

کتاب "رمضان کی راتیں" کا اجراء

احمد شکیل پڑوئی کی مرتب کردہ کتاب "رمضان کی راتیں" منظر عام پر آگئی ہے۔ جس کی تقریب رونمائی ۲۹ مارچ ۹۹ء کو ظفر اشاعت گھر پڑوے رتناگری میں جناب نظام الدین اسماعیل گوہاگر کر کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں پڑوے۔ جے ... توسال کی علمی ادبی اور سماجی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے حافظ مضطر ابن قاسم نے کیا۔ جبکہ مہمانان کا تعارف نیز پروگرام کی غرض وغایت جناب محمد شفیع گڑبڑے صدر مدرس اردو اسکول پڑوے نے بیان کی۔ صدارت کے فرائض جناب احمد حسن گوہاگر کر اور کتاب کا اجراء جناب داؤد صاحب ابراہیم توسالکر (ارمان کیفی شرف تلمذ حاجی شرف کمالی) کے دست مبارک سے عمل میں آیا۔ احمد شکیل پڑوئی کا تعارف اسماعیل مضطر جے گڈھی نے بے حد خوبصورت انداز میں کیا۔ اس پروقار تقریب رسم اجراء میں جناب سراج سیٹھ ابو صاحب مجاور۔ ابراہیم خلفے۔ عظیم انور توسالوی اور دیگر مقتدر ہستیوں نے شرکت فرمائی۔

سرگرمیاں انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کی

انجمن اسلام باندرہ کی طالبات بیشمار مقابلوں میں شرکت کر رہی ہیں اور نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں حال ہی میں انہوں نے انفرادی انعامات اور شاندار ٹرافیاں جیت کر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے مثلاً ۱۸ دسمبر ۹۸ء کو رضوی کالج باندرہ کے زیر اہتمام ہندی تقریری مقابلوں میں ایک طالبہ زینب شمس الحسین کو پہلا انعام حاصل ہوا اور اسکول کو ڈاکٹر اے ایچ رضوی گشتی شیلڈ سے نوازا گیا۔

۱۳ جنوری ۹۹ء کو نائیگاؤں پولس ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ آر ایس پی بینڈ ریلی میں انجمن اسلام باندرہ نے تیسرا انعام حاصل کیا۔

زونل لیول تقریری مقابلوں میں جونیئر کالج کی طالبہ انصاری ناہید کو پہلا انعام اور نویں کی طالبہ شیخ فرحین کو دوسرا انعام ملا۔

ریڈ کراس سوسائٹی کی جانب سے مختلف مقابلوں میں اس اسکول کو تین انعامات ملے۔ تقریری مقابلے میں جونیئر کالج کی طالبہ خان سمیرا اشراق کو اول انعام، زرین انتولے کو دوسرا انعام اور مضمون نویسی میں جونیئر گروپ کی طالبہ رضیہ صدیقی کو تیسرا انعام اور تقریری مقابلہ میں سینئر گروپ کی طالبہ نزہت شیر محمد کو خصوصی انعام سے نوازا گیا۔

۱۸ فروری ۹۹ء کو ادارہ ھذا میں قائم کردہ ادبی انجمن "ارمغان انجمن" کے

زیر اہتمام انٹر اسکول تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس میں جونیئر گروپ کی ایک طالبہ نے دوسرا انعام اور سینئر گروپ کی طالبہ صدیقی صبا نے پہلا انعام حاصل کیا۔ اور دونوں انعامات کی بنیاد پر جناب زبیر صاحب کی عطا کردہ سرسید ٹرافی لگاتار دوسرے سال بھی انجمن اسلام باندرہ کے حصہ میں آئی۔

۱۲ر فروری ۹۹ء کو رئیس ہائی اسکول بھیونڈی میں ایک آل مہاراشٹر انٹر اسکول تقریری مقابلے میں ہفتم کی طالبہ زینب شمس الحسین کو تیسرے انعام کے طور پر نسیم گورے صاحب کی عطا کردہ عظیم گورے شیلڈ، ایک خوبصورت کپ اور کئی چھوٹے چھوٹے انعامات سے نوازا گیا۔

۱۹ر فروری ۹۹ء کو ریڈ کراس سوسائٹی کی جانب سے منعقدہ بینڈ کے مقابلہ میں انجمن اسلام باندرہ کو اوّل انعام حاصل ہوا اور اسکول کو بطور انعام Ardeshir R. Dubash-Memorial Cup سے لگاتار دوسرے سال بھی نوازا گیا۔

ایکشن سونگ مقابلہ میں بھی اس اسکول کو پہلے انعام کے طور پر Miss Manorama Vijayarai Hazarat Cup حاصل ہوا۔ نیز (Folk Dance) میں اسکول نے تیسرا انعام حاصل کیا۔

ان تمام کامیابیوں کے لئے پرنسپل مسز سلمٰی لوکھنڈوالا، جملہ اسٹاف اور طالبات قابل مبارکباد ہیں کہ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ وہ ہم نصابی سرگرمیاں بھی بخوبی انجام دے رہی ہیں۔

گرئیں اردو اسکول کا تعلقہ سطح پر انتخاب

۱۵ مارچ کو کیندر اسکول گرئیں نمبر ۱ میں گرئیں گٹ کے تمام اسکولوں کے الگ الگ مقابلے ہوئے ان مقابلوں میں گرئیں اردو اسکول کے طالب علموں نے ۱۳ (تیرہ) میں سے ۹ مقابلوں میں کامیابی حاصل کی۔ ان مقابلوں میں ۱۱ر اسکولوں نے حصہ لیا تھا۔ اس میں تین اردو اسکول اور ۸ مراٹھی اسکول شامل تھے۔

دیش بھکتی پر جو گیت بچوں نے پیش کیا اس میں گرئیں اردو اسکول کے بچوں کا اوّل نمبر آگیا اور وہی گیت "دل میرا جان میری میرا وطن" تعلقہ سطح پر منتخب کیا گیا۔

واگھیورے (تعلقہ چپلون) میں ووکیشنل گائیڈنس کیمپ اور مرحوم اسحاق محمد بغدادی میموریل لائبریری کا شاندار افتتاح

دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھیورے (ممبئی) کے زیر اہتمام ووکیشنل گائیڈنس کیمپ کا انعقاد یکم مئی ۱۹۹۹ء صبح ۳۰-۹ بجے ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھیورے اردو ہائی اسکول، واگھیورے میں کیا جارہا ہے جس میں مشہور ماہر تعلیم مبارک کاپڑی صاحب ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کے طلباء کی رہنمائی کریں گے۔

اسی موقع پر مرحوم اسحاق محمد بغدادی میموریل لائبریری کا افتتاح جناب سید وقار قادری، ایگزیکٹیو آفیسر اردو اکاڈمی کے دستِ مبارک سے ہوگا۔ اس تقریب میں جناب سلمان ماہی، ایڈیٹر فوزان ویکلی، ایڈوکیٹ سعید کڈو، پروفیسر اعجاز راوت بطور مہمانان شریک ہوں گے جبکہ رفیع الدین قاسم رومانی اس تقریب کی صدارت کریں گے۔

محبوب۔ عبدالغنی علوی

انتقال پُر ملال

عاصی وہوری کا انتقال

بزرگ شاعر اور وہور (مہاڈ) کے بزنس مین جناب عبدالستار کوکاٹے متخلص عاصی وہوری جو کویت (خلیج العرب) سے لوٹ آنے کے بعد ایم آئی ڈی سی مہاڈ میں کاروبار میں مصروف ہوگئے تھے یکم اپریل ۹۹ء کو ممبئی آئے تھے مگر دل کا شدید دورہ پڑنے سے ممبئی میں راہیٔ عدم ہوگئے تدفین ان کے گاؤں وہور میں عمل میں آئی۔

داؤد مقری کا انتقال

دوسری رابوڑی میں رہنے والے شیوسینا کے سرگرم رکن اور تھانے کارپوریشن میں ایجوکیشن بورڈ کے ممبر داؤد عبداللطیف مقری کا ۳۰ مارچ کو سنگھانیہ اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ وہ ۵۲ سال کے تھے۔

محمد حنیف ملا کا انتقال

رابوڑی کے قدیم گھرانوں میں ملا خاندان کو اس لئے توقیر حاصل تھی کہ مرحوم عبدالرحمٰن ملا اور مرحوم ابراہیم ملا نے بالترتیب جمعہ مسجد اور دوسری رابوڑی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیئے تھے۔ اس خاندان کا ایک نوجوان محمد حنیف عبدالقادر ملا کا عیدالاضحیٰ سے ۳ روز قبل انتقال ہوگیا۔ وہ ۴۲ سال کے تھے اور طویل عرصہ سے بیمار تھے۔

ڈاکٹر نظیر موزر کی حادثاتی موت

کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کے ممتاز سماجی خادم مخیّر اور مشہور ڈاکٹر نظیر موزر ۱۴ر فروری ۱۹۹۹ء کو اپنی بیوی کے ساتھ شادی کی تقریب میں شریک ہونے زمبابوے جارہے تھے کہ راستے میں ان کی کار کا ٹائر پھٹ جانے سے حادثہ پیش آیا اور وہ جائے حادثہ پر ہی لقمۂ اجل ہوگئے۔ کافی تگ و دو کے بعد ان کا جسد خاکی کریون بی کیپ ٹاؤن ان کے دولت کدہ پر لایا گیا اور تدفین انجام پائی ان کے جلوس جنازہ میں ہزاروں سوگواروں نے شرکت فرمائی۔

مرحوم کی قومی خدمات کی اک طویل فہرست ہے۔ جس میں انجمن حامی کریون بی کیپ ٹاؤن کی مسجد اور مسلم ایجوکیشنل اور کلچرل سوسائٹی کے لئے تقریباً ۲۳ سال تک ایک مقبول چیرمین شپ کی عرق ریزی ناقابل فراموش ہے۔

(مرسلہ ابراہیم خلفے کیپ ٹاؤن)

عبدالرؤف جوانے کو صدمہ

بندر محلّہ ہرنئی کے جناب عبدالرؤف جوانے کے بڑے بھائی جناب عثمان جوانے کا ہرنئی میں ۲ مارچ ۹۹ء کو انتقال ہوا۔

نورالدین الوارے چل بسے

بازار محلّہ ہرنئی کے بزرگ جناب نورالدین الوارے متوطن کیلشی کا ۳۰ مارچ ۹۹ء کو ہرنئی میں انتقال ہوگیا۔ آپ عرصۂ دراز سے ہرنئی میں قیام پذیر تھے۔

جناب اختر منیار کو صدمہ

بازار محلّہ کے ہرنئی نوجوان اور قطر فرٹیلائیزر کمپنی دوحہ میں برسرروزگار جناب اختر میاں حسن میاں منیار کے چھوٹے بھائی فاروق کا ۲۶ مارچ کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوا۔

نائیک خاندان کو صدمہ

رتناگری شہر کے معروف تاجر نائیک خاندان کے رکن الحاج عبدالمجید نائیک جو ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے چھوٹے بھائی تھے اور تبلیغی جماعت میں گہری دلچسپی رکھتے تھے ساکھری ناطہ ضلع رتناگری میں منعقدہ اجتماع میں شریک تھے۔ ۱۱/اپریل ۹۹ء کو بعد نمازِ ظہر دل کا شدید دورہ پڑنے سے وہیں مسجد میں جاں بحق ہوگئے۔ تدفین ان کے وطن رتناگری میں عمل میں آئی۔

اسحاق خان کو صدمہ

پنویل ضلع رائے گڑھ کے معروف کنٹراکٹر اور سماجی خدمتگار جناب اسحاق خان صاحب کے والد کا ۸ اپریل ۹۹ء کو ضعیف العمری (۱۰۴ سال) میں انتقال ہوگیا۔

حاجی عبدالرحمٰن بھاردے کی رحلت

موضع سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کی معمر شخصیت جناب حاجی عبدالرحمٰن محمو دبھاردے عارضۂ قلب میں مبتلا تھے اور علاج کے لئے انہیں ممبئی لایا گیا تھا مگر ۸/اپریل ۹۹ء کو بوریولی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ تدفین ان کے وطن میں انجام پائی۔

بیرسٹر علی میاں انتولے وفات پاگئے

چانڈوہ (مہاڈ) ضلع رائے گڈھ کے بیرسٹر علی میاں انتولے جو برس /دو برس سے بیہوشی کے عالم (کوما) میں ۲۱/مارچ ۹۹ء کو وفات پاگئے۔

مرسلہ عبدالکریم کونچالے

محمد صدیق عبدالباری نہیں رہے

بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی (ضلع تھانہ) کے اولین صدر مومن محمد صدیق عبدالباری کا ۲/مارچ ۹۹ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو تعلیمی اور سماجی خدمات سے خاص لگن تھی۔

لکی سیٹھ بھانجی کا انتقال

رتناگری شہر کے معروف سماجی خدمتگار اور تاجر جوسب علی محمد علی بھانجی (عرف لکی سیٹھ) کا پچھلے مہینہ حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔ وہ ۸۹ سال کے تھے۔

زین الدین باغکری کو صدمہ

مجگاؤں حلقہ کے معروف سوشل ورکر اور گھوڑپ دیونی مسجد کے ٹرسٹی جناب زین الدین احمد باغکری متوطن کولتھرا کے بھتیجہ جناب عبدالکریم شیخ احمد روما نے کا ۵۴ سال کی عمر میں ۳ مارچ ۹۹ء کو انتقال ہوگیا۔

کفایت زین الدین باغکری کو صدمہ

جناب نظیر احمد قاضی متوطن آڑا تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کا ۶۸ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ وہ Best میں ملازم تھے۔ مرحوم کے صاحبزادہ محمد حسین قاضی ممبئی مرکنٹائیل کوآپریٹیو بنک (کرناک بندر۔برانچ) میں افسر ہیں۔

عبدالاحد ساز کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور معروف شاعر جناب عبدالاحد ساز کی والدہ محترمہ زینت عبدالرزاق سعید کا ۲۴/اپریل ۹۹ء کو ممبئی میں انتقال ہوا۔

چنی ضلع تھانہ میں انتقال ہو گیا۔

زکریا کا پچھلے ماہ انتقال ہو گیا۔

مولانا [illegible] علی کو صدمہ

جا[illegible] [illegible] کے خطیب اور عالم دین حضرت مولانا شوکت علی صاحب [illegible] وطن [illegible]ندری ضلع رائے گڑھ [illegible]دہ ۸/اپریل ۹۹ء کو رحلت [illegible] گئیں۔

عثمان دبیر نہیں رہے

گلوب ریسٹورنٹ ممبئی کے حصہ دار اور ابرگھر تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے سماجی خدمتگار جناب عثمان جمال الدین دبیر مختصر سی علالت کے بعد گذشتہ مہینہ راہیٔ عدم ہو گئے۔

(مرسلہ اشفاق کوپے)

حسن محمد دبیر کو صدمہ

گذشتہ مہینہ حسن محمد دبیر کی دختر رضیہ الیاس دبیر جو کافی دنوں سے علیل تھیں اپنے دو ننھے بچوں کو روتا بلکتا چھوڑ کر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ (مرسلہ اشفاق کوپے)

انتقال

شاکر سوپاروی صاحب کی نانی اور عبدالعزیز اسماعیل شیخ مجھالے کی والدہ خدیجہ محمد اسماعیل شیخ کا پچھلے ماہ چین

پاؤنے فیملی کو صدمہ

دوتویلی تعلقہ چپلون میں مرین انجینئر جناب [illegible]ر پاؤنے کے چھوٹے بھائی الطاف ابراہیم کا طویل علالت کے بعد بعمر تقریباً ۴۰/۴۲ سال ۲۲اپریل ۹۹ء کو ممبئی میں انتقال ہو گیا۔

صمد ادھیکاری کو صدمہ

ناگوٹھنہ اردو ہائی اسکول کے چیئر مین اور معروف بزنس مین ہمدرد قوم جناب عبدالصمد ادھیکاری کے پدر بزرگوار کی رحلت کو دو مہینہ نہیں گزرے کہ ان کے چھوٹے بھائی اعجاز کی زوجہ محترمہ کا پچھلے مہینہ زچگی کے وقت انتقال ہو گیا۔

اے ایم ملاّ کو صدمہ

رتناگری کے ضلعی سطح پر گرام سیوک یونین کے صدر جناب اے ایم ملاّ کی والدہ مریم بی کا مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۸۵ سال انتقال ہو گیا۔

بدرالدین زکریا کا انتقال

سوپارہ میں جناب بدرالدین

اظہارِ تشکر

میرے چھوٹے بھائی حاجی عبدالمجید نائیک کی ناگہانی رحلت کی خبر پاکر کچھ دوستوں نے ٹیلیفون پر پرسہ دیا، کچھ احباب نے تعزیتی تار یا خطوط بھیجے تو کچھ ہمدردوں و غمگساروں نے میرے غریب خانہ یا دواخانہ پر آکر ملاقات کی۔ ان تمام کرم فرماؤں کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے لہٰذا اس پرچہ کے ذریعہ میں ان سبھوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاک اللہ۔

غمزدہ عبدالکریم نائیک

ich food supply before departure " (Al-Khatib)

We are living in a rat race society We are living in a society where very few people are concerned with others We are living in a society where people are killing one another without due respect We are living in a society where neighbours don t know one another Neighbours of the same building even may not know one another People are scared of one another The rate of crime has increased tremendously People may see one another being hurt and killed and their answer would be It is not my business to get involved They may see someone screaming Help! Help! very few of the pedestrians or on lookers may come to help A neighbour may scream Help! Help! However very few if any may be interested to help Each one is looking after himself If you wish to reduce the rate of crime in the society Muslims are to establish a neighbourhood of themselves otherwise they should know their neighbours They should get together with their neighbours and plan strategies to protect their society their families and their properties They are to protect their children from drugs alcohol rape, adultery and other vices in the society There are enough people from the Silent Majority who would be willing to help and to work together to protect the society from the wrongdoers

Book Review:

Dominance of interest and the way out

The book Dominance of interest and the way out deals with the interestless system and the evils of interest The book contains marginalization of justice and prevalence of fraud corruption and exploitation is due to the dominance of interest Inflation is caused due to dominance of interest and interest seeking capitalists and adaptation of depreciating paper currency Inflation is a fraud It is very harmful to the have-nots generally but the losses it cause to the righteous are much more severe This problem can not be solved unless interest is abandoned Zakah is enforced and currency is linked to a standard measure of wealth Till it is done the righteous should use a standard measure of wealth other than currency as unit of account and restrict use of depreciating currency in economic activity without indulging in interest and protect themselves from most of the losses caused by the inflation However, in such countries where rate of inflation is below 2 5% currency may be used as a standard of account specially for the short term trasanctions The book is sponsored by Rehmani Foundation & written by Hifzur Rab It is priced at Rs 40 and can be had from the office of Naqshe Kokan

Obituary :

Haji Abdul Majid Naik, elder brother of Dr Abdul K Naik passed away on April 11 1999 in Sakrında a vi 40 km away from Ratnagiri, where he had gone in J He was a very religious devoted to Jamaat and was a teous and social person He dedicated his life to cause of Islam He is survived by his wife children grand-children

Sayings of Prophet Muhammad (pbu

Significance of Miswak

Abu Huraira reported Allah's Messenger (pbuh) as ing If it were not burdensome for (the people of Ummah) I would have ordered them (to observe) prayer late and use miswak (tooth bursh) at every pra

Shuraih bin Hani reported ' I asked Aisha what thin Allah s Messenger (pbuh) start doing first on enterin house She said He started with the use of Miswak

Hudhaifa reported that when Allah s Apostle got u Tahajjud prayer, he rinsed his mouth with miswak

Aisha reported Allah s Messenger (pbuh) as saying are (the acts quite close to) the Fitrah the clippi moustache growing of long beard use of miswak ing up water in the nostrils cutting of nails, washi joints removing of hair under the armpits shaving c bes and Intiqas i e cleansing private parts or on with water The narrator said I have forgotten the t but it may have been rinsing the mouth (Muslim)

Aisha reported Allah's Messenger (pbuh) as say Miswak is the purifier of the mouth and (the mea earning the pleasure of the Lord "

Abu Ayub reported Allah's Messenger (pbuh) having ' Four are the characteristics (which may be called Sunnah of the Messengers of Allah Modesty but say circumcision, the use of perfume miswak and riage " (Tirmidhi)

Aisha reported that never did Allah's Apostle (pbuh up after sleep by night or by day without using mi before performing ablution (Ahmad & Abu Dawud)

Abu Umama reported Allah's Messenger (pbuh) as ing "Never did Gabriel come to me without comm ing me to use miswak with the result that I was afra chafing the front of my mouth "

Anas reported Allah's Messenger (pbuh) as sayin have very much stressed upon you the use of misw (Bukhari)

Editor's Note

We have received favourable responses from our esteemed readers, especially from foreign countries in response to our letter and appeal to continue Naqshe Kokan and not close it down. They have come forward in helping Naqshe Kokan to overcome its crisis, in whatever possible way they can. Naqshe Kokan appreciate the concern and interest shown by the readers.

How to be a good neighbour?

The subject of neighbour is very important anywhere in the world. If one has to live in peace and harmony in his house he should find out the best neighbour in a good neighbourhood and in a good society. Allah informed us that neighbours are important segments in the society. Without having good neighbours people will have a difficult and a miserable life. Accordingly Allah informed us to look after them, to keep good relations and to make sure that we have good neighbours. In taking care of of neighbours Allah associated them with categories of parents, relatives, orphans, poor and needy. In Surah An-Nisa (The Women) Allah says "Serve God and join not any partners with Him and do good-to parents, kinsfolk, orphans, those in need, neighbours who are near, neighbours who are strangers, the companion by your side, the wayfarer (you meet) and what your right hands posses: for God loves not the arrogant, the vainglorious." (4:36) In this Ayah, Allah categorized for us three types of neighbours that we should take care of. They are: 1. A relative who is also a neighbour 2. A neighbour who is a stranger 3. A friend who is also a neighbour. All of these neighbours and any Muslim or non-Muslim neighbour is to be taken care of in the best form and in the best manner. Our beloved Prophet (PBUH) explained to us how to take care of our neighbours. He also insisted that we should do every possible means to make our neighbours happy and satisfied. In one Hadith, the Prophet (PBUH) says. Narrated by Ibn Umar and Aisha (May Allah be pleased with them) saying that the messenger of Allah said: "Angel Jibril advised me continuously to take care of the neighbour till I thought that Allah is to make him an inheritor." In another Hadith, the Prophet (pbuh) informed us that the best person is the one who is good to his neighbours. The Hadith is as follows: Narrated by Ibn Umar (May Allah be pleased with him) that the Prophet (pbuh) said: "The best friend in the sight of Allah is the one who is good to his companions, and the best neighbour in the sight of Allah is the one who is good to his neighbours." There are still more Ahadith about treating neighbours best way. In one Hadith the following is reported t should be kind to our neighbours. Narrated by Abi S al-Khuza I (May Allah be pleased with him) tl Prophet(pbuh) said: "Whoever believes in Allah a Day of Judgement, let him do good to his neigh (Muslim). In another Hadith, the following reporte we should let them enjoy the food that we cook rated by Abu Zarr al-Ghuffari (May Allah be please him) saying that the Prophet (peace be on him): Aba Zarr! Whenever you cook food, increase, tents, and take care of your neighbour." (Muslim) deal Prophet (pbuh) (pbuh) warned those who do ha their neighbours. He informed them that they a believers, that they will be published, and they w enter paradise. In one Hadith the following is rep Narrated by Abu Hurairah (May Allah be pleased with saying that the Prophet (pbuh) said: "He will not paradise the one whose neighbour is not safe from (Muslim). In another Hadith the following is rep Narrated by Abu Hurairah (May Allah be pleased with saying that the Prophet (pbuh) said: "By Allah, he is believer, by Allah, he is not a believer, by Allah, he i a believer." They asked him, who is he, O messeng Allah! He said: "It is he whose neighbour is not safe him."

In one Hadith the Prophet (pbuh) explained the phy limits of neighbours: "people of forty houses are neighbours: the ones in front of you, the ones fron back and the ones on the right and the ones on the l (Tahhawi). In another Hadith the Prophet (pbuh) expl the rights and obligations toward the neighbour: "The of the neighbour is that: when he is sick, you visit when he dies, you go to his funeral; when he is poor lend him (money); when he is in need, you protect when he is in happiness, you congratulate him; when struck with a calamity, you condole him; don't raise building above his to cut off the wind from him. harm him with the good smell of your food unless yo him have part of it." (Tabarani). In another Hadith Prophet (pbuh) explained some of the causes of ha ness to the individuals: "Among the happiness of a M lim is a good neighbour, and wide house, and a rela transportation." (Ahmed & Al-Hakim). In another Had the Prophet (pbuh) explained to us how to take car our neighbours in matters of famine and hunger: " not believing in me the one who sleeps full while neighbour is hungry." (Al-Bazar). In another place explained that one has to select among others the g neighbour before he selects the house: "Neighbou before the house, the companion is before travelling

IGNOU caution

Indira Gandhi National Open University has cau ined the public against various institutions ad rtising in the press claiming to be authorised)U to open new centres to run IGNOU nes on the internet In a press release it clari- no institution or individual has been authorised ind any organization interested in opening an Access Point (IAP) should apply directly to

ma course in primary education

two-year diploma course in primary education or school teachers is being jointly launched by ie Indira Gandhi National Open University and Council of Educational Research & Training It rough distance education Presently it would ed in North-eastern states Sikkim and West Ben-

ion children denied education in India

UNICEF s 1999 report on The State of Chil en says that 40 million children of primary hool age in India are denied the right to basic y education India is making very slow progress it few years in its attempts to universalize el- education The number of illiterates has grown million in 1951 to 7 5 million in 1991 It is rted that over 80% of the children in urban ar- school but in rural areas the rate is 20% points

on Researches in school effectiveness

NCERT New Delhi proposes to organize the th international seminar on Researches in hool effectiveness at primary stage at New Delhi ly 14-16 1999 The focus of the seminar will earches particularly dealing with the effect of on strategies for school effectiveness at primary urther details may be obtained from Dr Ved Professor & Head DPEPCRG NCERT, Sri Marg New Delhi 110 016

olytechnic bldg. Of Anjuman-I-Islam

oundation laying ceremony of new polytechnic uilding of Anjuman-I-Islam was held on April 23 999 at Plot No 16 Sector 16 New Panvel Navi it the hands of Haji Abdul Razzak Kalsekar Dr Jamkhanawala President of Anjuman-I-Islam ver the function

Managing Committee Meeting of Kokan International

The managing committee meeting of Kokan International held on 24th April 1999 after four years of gap to discuss the agenda

AMC 8th annual convention

The American Muslim Council will hold its 8th Annual National convention near Washington DC between May 6-9 1999 This year's theme is American Muslims 2000' Details of the convention can be checked at http //www amconline org

Seminar on Islamic Economics

The Islamic foundation Markfield England has organised a seminar on Islamic Economics Banking and Finance in collaboration with University Loughborough The seminar level I will be held from May 20 to 24, and seminar level II from September 23 to 27 Details of the seminar can be checked at http // www lboro ac uk/departments/ec/iefconf html or http / www islamic-foundation org uk/islamfound/iebconf html

ICNA relief online donation for Kosovan Muslims

The Islamic Circle of North America (ICNA) has arranged online donation facility to provide relief for Kosovan Muslims ICNA Relief is now taking donations through a secure online order form on their web site http //www icna org/relief Those having credit cards may go to this web site and donate

Letters to the Editor

I have received your recent communication and must apologise for delay in responding thereto I am deeply saddened to read about the plight of Naqshe Kokan monthly which has been faithfully serving the Kokni Muslim community not only in India but also around the world for the last 37 years It will be a sad day for the Kokni Muslims to lose this valuable asset We Koknis must seriously consider strategy to rescue this worthy magazine from its present financial crisis and do our best to ensure its continuance Personally, I would like to see the Naqshe Kokan magazine continue monthly publication but if it can not sustain the burden of monthly publication then at least it continues quarterly Please do your best to keep it afloat I shall be happy to extend my humble financial contribution towards this worthy cause and I hope that other Koknis will extend their support

M S Parkar, Tasmania, Australia

And do not say of those who are killed in the way of Allah that they are dead: they are alive even though you have no knowledge of their life. We shall certainly test you by afflicting fear, hunger, loss of properties and lives and fruits upon you. Give glad tidings, then, to those who remain patient and when an affliction smites them, they say: 'Verily to Allah do we belong, and it is to Him that we are destined to return'. (Al-Qur'an : 2:154-56).

Parenting : A responsibility inevitable

A child is like a nursery plant since Allah has declared that He has caused mankind to emerge from the earth in the manner of trees and plants (Qur'an 71:17). A nursery plant has to be tended to with great care and attention, if it is to grow into a strong and healthy tree which will eventually adorn the garden of the believers. The child will get this nourishment at first only by living in a peaceful Islamic home with truthful and well mannered parents who perform their obligatory religious duties and their worldly jobs with faith and honesty because a child's education begins at home and later by going to a school based on Islamic guidance.

Establishing the Islamic believe in his soul the child will behave himself guided by the divine light to distinguish between lawful and unlawful to hurry to what is good and to refrain from evil. He will endeavor to please his parents, to help the weak and feed the poor. Thus the child will not be limited to himself in good deeds but will reach beyond that to the whole society and humanity. But a lot of care, concern, attention and gentleness is required to help a child to grow in such a nourishing environment.

The Prophet (SAW) has shown the ideal example for gentleness in teaching children and reforming their misbehaviour with a spirit of kindness and affection. He used to study the motives behind the mistakes and tried to repair them and to show the children the bad results of their mistakes. The Prophet (SAW) has always endeavored to make children happy. He used to kiss children, joke with them and carry them during his prayers. Sometimes he cleaned them. The books of Sunnah are full of such incidences. Imam Al Ghazaali said in his book Al Ihyaa: whatever good manners and deeds perceived in the behaviour of the child he must be rewarded and praised in front of the other people for them. When the child misbehaves for the first time it should be overlooked, especially if the child himself hides it and tries to keep it unknown. Because disclosing his misbehaviour would make him audacious and careless. Repeating the same bad deed once again he should be reproached secretly and the bad deeds should be magnified in his eyes. But we should not blame him so often. Frequent unnecessary blame hardens the child's heart and becomes ineffective. Let the father resort to blame and reproach so rarely to keep it effective and let the mother warn the child against evil, and make him read his father.

All around us in today's world it is evident that today's children are not growing up this way. There is a need to provide them with proper education. In teaching children we should adopt the best, the easiest and the most thrilling ways of education. We should never present knowledge in compulsory rough way. We are to make things easy by selecting the most convenient hours when the child's mind is fresh.

Scientific subjects should be present gradually using stimulating methods and honest contest among the companions. We are to inest the child's love of story as well. Using stories is a successful tool to convey the scientific facts the child is to learn. Games are also very good frames for teaching, specially for uninteresting subjects. The child's inclination must also be considered; we should never force them to join certain branch of knowledge. We should encourage and let them choose for themselves. We must be concerned with the education with the whole human being. This includes the rational, moral, aesthetic, spiritual and social being. No dimension of the human personality can or should be neglected in the process of education and no part can be sacrificed in favour of another. Thus in this context we need to refuse any demarcation of sacred from secular, transcendental from mundane etc.

The material world is as much a part of reality with which man has to relate as is the spiritual world. It is just as sacred an activity to study mathematics, science etc. As it is to study morality and spirituality. Thus, a child has to be tended to with great care and attention if it is to grow into a strong and healthy human being which will eventually adorn the garden of the believers.

اشاعت کا ۲۷ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006،

جلد نمبر ۳۷ — شمارہ ۶ — ماہ جون ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر ڈاکٹر عبد الکریم نائیک۔

معاون مدیر: انجم عباسی

درون ہند سالانہ۔ سو روپے — خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے

فی پرچہ دس روپئے — دیگر ممالک چار سو روپئے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ۔ نقش کوکن ۳۳ / اے نواگر کمپاؤنڈ ایم ڈی نائیک روڈ، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ فون ۳۷۱۰۶۵۶ ، ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت ۔ اپروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے نقوش

تاریخ اشاعت یکم جون ۱۹۹۹ء

کتابت جاوید ندیم

اداریہ

آج سے ۳۷ سال پہلے ایک رسالہ جاری کیا گیا۔
اس کے مندرجات آج تک یہی رہے۔
دینی اور تعلیمی مضامین، سماجی رضاکاروں، طلبہ اور اساتذہ کی قدر افزائی، درسگاہوں کی سرگرمیاں، گاؤں گاؤں میں منعقد ہونے والے جلسے اور ثقافتی پروگرام، مختلف شخصیتوں کا تعارف، انکی کارگزاریاں اور شادی بیاہ اور انتقال کی خبریں۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بظاہر تو اہمیت نہیں رکھتیں مگر جب قوموں کی ثقافتی اور تہذیبی سرگرمیوں کا تذکرہ ہوتا ہے اور ان کا ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے تو یہی چھوٹی چھوٹی باتیں تاریخ کا حصہ بن جاتی ہیں۔
یہ رسالہ ان ہی چھوٹی چھوٹی باتوں اور کچھ ادبی مواد کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ لوگ اسے خریدتے رہے۔
کسی نے اس لئے خریدا کہ اس میں اس کے اپنے گاؤں کے جلسے کی روئداد تھی۔
کسی نے اس لئے اسے سینے سے لگایا کہ اس میں اس کے اپنے رشتہ دار کی کامیابی یا کارنامے کا ذکر تھا۔
اور کسی نے اس لئے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا کہ اس میں طلبہ کے تعلیمی ریکارڈ کی تفصیل تھی۔
رسالہ خریدنے والوں کی اکثریت اس علاقے سے تعلق رکھتی تھی جہاں اردو سے برائے نام لگاؤ تھا۔
انھوں نے اپنے گاؤں کے جلسے کی روئداد پڑھنے کے لئے اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو کی اصلاح کی طرف توجہ دی۔
بہتوں نے اپنا نام پکّی روشنائی میں چھپا ہوا دیکھنے کے لئے اردو سیکھی۔
کتنوں نے دوسرے علاقوں کی تعلیمی اور سماجی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر اپنے علاقے میں بھی طلبہ اور اساتذہ کے تعلق سے مختلف اقدامات اٹھائے، اس طرح کئی سماجی تحریکات نے جنم لیا۔ جگہ جگہ اردو ہائی اسکول قائم ہوئے۔
بہت سوں کو لکھنے کی تحریک ملی۔ جن کو قلم پکڑنے کی شُد بُد نہیں تھی، ان کو ایک پلیٹ فارم ملا۔ اور کوکن کے افق پر کئی ادیب اور شاعر ابھرے۔
تعلیمی اور اصلاحی مضامین، طلبہ کی حوصلہ افزائی، اساتذہ کی قدر افزائی اور سماجی رضاکاروں کی ہمت افزائی کی وجہ سے 'نقش کوکن'، گھر گھر، قریہ قریہ اور شہر شہر پہنچا
اور پوری قوم کا آرگن بن گیا۔
اگر اس رسالے کو صرف ادبی پرچہ بنا دیا جاتا تو یہ رسالہ بھی آئینہ، دورِ حیات، نقاش سریتا اور نہ جانے کتنے رسائل کی طرح مرحوم و مغفور بن جاتا۔
اور آج 'نقش کوکن' نے جو انقلاب کوکن میں لایا ہے اس کا دور دور تک پتا نہ ہوتا۔ کوکن کے دور دراز علاقوں کو اردو سے روشناس کرانے میں نقش کوکن کا بہت بڑا حصہ ہے، قارئین (اپریل

میں بھی اس کے بہی خواہوں کی وجہ سے اُردو کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا گیا۔

آج جب میں نقش کوکن کی ادارت کی ذمہ داریاں قبول کر رہا ہوں، تو یہ روایتیں میرے سامنے ہیں سابق روایتوں کے محرک اور رسالے کے روح رواں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور کیپٹن فقیر محمد مستری کی خدمت میں بڑے ادب سے خراج تحسین و عقیدت پیش کر رہا ہوں۔

میں کوشش کرتا رہوں گا کہ نقش کوکن، کی ان روایات کی پاسداری ہوتی رہے۔

انجم عباسی

ہماری پسند

ہم نے شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے گزشتہ ماہ سے ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے، جسمیں ہر مہینے ایک عنوان دیا جائے گا آپ کو اس عنوان یا لفظ کو شعر میں استعمال کرتے ہوئے تین اشعار ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھیجنا ہے۔ اشعار کے ساتھ شاعر کا نام بھی ہو تو بہتر ہے ورنہ (نا معلوم) لکھئے۔ مگر کارڈ پر اپنا پورا نام و پتا لکھنا نہ بھولئے۔ یہ اشعار مہینے کی آخری تاریخ تک ہمیں موصول ہوں اس کا آپ خیال رکھیں۔

موصولہ تین اشعار میں سے کوئی بھی ایک شعر آپ کے نام سے اگلے شمارہ میں شاملِ اشاعت ہوگا۔ تین اصحاب کا پینل آف ججز جس کسی کے شعر کو بہترین تسلیم کرے گا اسے ایک کتاب انعام کے طور پر بھیجدی جائے گی۔ ہمارا پتا یاد رکھئے۔

ہماری پسند C/O NAQSHE KOKAN
43, A NAVANAGAR . M.D.NAIK
ROAD NEAR DOCKYARD ROAD
RAILWAY STATION MAZGAON
MUMBAI 10

اگلے ماہ کے لئے لفظ دیا جاتا ہے "موت"

پچھلے ماہ لفظ "زندگی" چوں کہ ماہ مئی کے لئے تھا اور اس وقت جب کہ کاپی پریس میں جا رہی ہے تاریخ ہے ۲۵ مئی یعنی لفظ "زندگی" پر کہے گئے اشعار کا ہمیں اور پانچ دن انتظار ہے۔ لہٰذا اس مہینہ ہم اس کا فیصلہ سُنانے سے قاصر ہیں۔

انشاء اللہ ماہ جولائی میں لفظ "زندگی" کے اشعار اور ماہ اگست میں لفظ "موت" کے اشعار کا فیصلہ آپ پڑھ سکیں گے۔ ❖❖

علم

حصولِ علم کا بنیادی مقصد انسان کی سیرت و کردار کی تشکیل، اللہ کی عبادت اور مخلوق کی خدمت ہے، معیشت کا حصول ایک ضمنی بات ہے۔

اسلام میں دینی علم اور دنیاوی علم کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔ ہر وہ علم جو مذکورہ مقصد کو پورا کرے اس کا اختیار کرنا لازمی ہے۔ ❖❖

❖ یار محمد خان

رحمۃ اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

➤ ایک بڑھیا سر پر گٹھری اٹھائے مکّے کے بازار سے گزر رہی تھی، گٹھری چونکہ زیادہ بھاری تھی اس لئے بڑھیا بے چاری بڑی مشکل سے چل رہی تھی۔ بڑھیا کو اس حال میں دیکھ کر ایک نیک آدمی نے بڑھیا کے پاس جا کر کہا اگر آپ کہیں تو یہ گٹھری آپ کے گھر تک پہنچا دوں؟ بڑھیا کو اور کیا چاہیئے تھا۔ چنانچہ وہ آدمی بڑھیا کی گٹھری اٹھا کر اس کے گھر کی جانب بڑھنے لگا اس نیک آدمی کی نیکی دیکھ کر بڑھیا کے دل میں اس کے لئے محبت پیدا ہو گئی اور وہ نصیحت آمیز لہجے میں بولی۔ "بیٹا ان دنوں مکّے میں ایک جادوگر لوگوں کا ایمان خراب کر رہا ہے جو بھی اس کی بات سنتا ہے اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے تو بھی اس کی بات نہ سننا۔" راستے بھر وہ بڑھیا ایسی ہی نصیحتیں کرتی رہی اور وہ شخص خاموشی سے چلتا رہا۔ جب اس بڑھیا کا گھر آ گیا پھر اس شخص نے گٹھری اتارتے ہوئے کہا۔ "لو اماں تمہارا گھر آ گیا۔ اب میں چلتا ہوں۔ اور وہاں جس شخص کے بارے میں تم مجھے نصیحتیں کر رہی تھیں وہ میں خود ہوں۔ میرا ہی نام محمد ﷺ ہے۔ بڑھیا نے یہ سنا تو فوراً بولی۔ "اگر تیرے بارے میں لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں تو وہ جھوٹے ہیں۔ تجھ جیسا شخص لوگوں کے ایمان خراب نہیں کر سکتا۔" وہ بڑھیا اسی وقت مسلمان ہو گئی۔

➤ قیدی تکلیف سے چیخ رہے تھے ان قیدیوں میں سے ایک شخص کی چیخ و پکار رسول اللہ ﷺ کے لئے بڑی تکلیف دہ تھی۔ وہ آواز تھی حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی جو رسولِ خداؐ کے چچا تھے۔ حضرت عباسؓ تکلیف سے کراہتے تو رسول اللہؐ کو بہت رنج پہنچتا اور آپ بستر مبارک پر کروٹیں لینے لگتے۔

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں چند قیدی آئے تھے جن میں حضرت عباسؓ بھی تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کافروں کی طرف سے لڑ رہے تھے۔ ان سب قیدیوں کو مسجد نبوی کے صحن میں کھجور کے تنوں کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا گیا تھا۔ رسی کی گرفت سخت تھی اس لئے قیدی آہ و بکا کرنے لگے۔

صحابہ کرامؓ نے جب یہ محسوس کیا کہ حضرت عباسؓ کے چیخنے کی وجہ سے رسول خداؐ سو نہیں سکتے تو انہوں نے حضرت عباسؓ کی رسی ڈھیلی کر دی وہ تو خاموش ہو گئے مگر دوسرے قیدی بدستور چلاتے رہے۔ رسول خداؐ ﷺ نے جب یہ محسوس کیا کہ قیدیوں کی آوازوں میں ان کے چچا کی آواز شامل نہیں ہے تو آپ نے صحابہ کرامؓ سے وجہ دریافت کی۔ صحابہؓ نے عرض کی "یا رسول اللہ عباسؓ کی آواز سے آپ کو تکلیف ہو رہی تھی۔ اس لئے ہم نے ان کی رسی ڈھیلی کر دی۔" آپ نے اسی وقت حکم دیا کہ تمام قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دو۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ عباسؓ تو

موش رہیں اور میرے قیدی شور مچاتے رہیں۔ اسی
ت تمام قیدیوں کی ٹوپیاں ڈھیلی کر دی گئیں۔

ایک شخص اونٹنی پر بیٹھا بڑی تیزی سے مدینے
کی طرف جارہا تھا۔ اونٹنی کی رفتار کا اندازہ لگا کر یہ بتانا
کل مشکل نہیں تھا کہ وہ کسی اہم کام کی انجام دہی کے
لئے جارہا ہے۔ چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ بہت غصے
میں ہے اس نے اونٹنی کی رفتار اور تیز کر دی۔ وہ جلد از
جلد مدینے پہنچنا چاہتا تھا۔ آج وہ گھر سے یہ فیصلہ کر کے
نکلا تھا کہ ہادیٔ برحقؐ کو شہید کر دیگا یا پھر خود مارا جائے
گا، کیوں کہ ہادیٔ برحقؐ نے اس کا بیٹا قید کر رکھا تھا، جو
جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے لڑا تھا۔ بالآخر وہ
شخص دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے کر کے مدینے کے شہر
میں داخل ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کے ایک شاگرد (عمر فاروقؓ)
نے اس شخص کے تیور دیکھے تو سب کچھ سمجھ گئے۔ وہ
اس شخص کو پکڑ کر رسول خدا کی خدمت میں لے آئے۔
رحمت دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا۔ "عمرؓ، عمیرؓ کو چھوڑ دو۔"
آنحضرت کے حکم پر حضرت عمرؓ نے اس شخص کو چھوڑ
دیا۔ رسول خدا اس شخص سے مخاطب ہوئے "عمیرؓ
کس ارادے سے آئے ہو۔"

"اپنے بیٹے کو رہا کرانے آیا ہوں۔" عمیرؓ نے
اصل بات چھپاتے ہوئے کہا۔ "مگر گلے میں لٹکی ہوئی
تلوار سے کیا مراد ہے۔" رسول خداؐ مسکرا کر بولے۔

"ہماری تلواریں بدر میں کیا کام آئیں" جواب
میں عمیرؓ کی آواز مدھم پڑ گئی۔

"تم نے اور صفوان نے حجرے میں بیٹھ کر
میرے قتل کی سازش نہیں کی تھی؟" رسول اکرمؐ نے
سوال کیا۔

عمیرؓ نے یہ باتیں سنیں تو پسینے میں شرابور
ہو گئے۔ یقین ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے
سچے نبی ہیں۔ اسی وقت وہ کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان
ہو گئے۔

نقش کوکن

O

علم کیا ہے؟

- O علم ایک ایسی لاٹھی ہے جو بے سہاروں کو سہارا دیتی ہے۔
- O علم ایک ایسی تلوار ہے جس کی دھار تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔
- O علم ایک ایسا راستہ ہے جس پر چل کر انسان اپنی منزل پالیتا ہے۔
- O علم ایک ایسی خوسبو ہے جو انسان کے ذہن کو ہمیشہ معطر رکھتی ہے۔
- O علم ایک ایسی روشنی ہے جو اندھیرے میں بھٹکنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے۔
- O علم ایک دولت ہے جو انسان کو زندگی بھر کے لئے مالا مال کر دیتی ہے۔
- O علم ایک ایسی ڈھال ہے جو جہالت کے خلاف حفاظت کا کام کرتی ہے۔
- O علم ایسا موتی ہے جس کی چمک ماند نہیں پڑتی ہے۔
- O علم ایسی نعمت ہے جو ہر انسان کو نصیب نہیں ہوتی۔
- O علم وہ شعلہ ہے جو پتھر دل انسان کو بھی موم بنا دیتی ہے۔
- O علم وہ دولت ہے جسے جتنا بانٹا جائے اتنا ہی بڑھتی ہے۔
- O علم کی شمع کبھی نہیں بجھتی۔
- O مال خرچ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ مگر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

مرسلہ مومن شکیل احمد عبدالعزیز
ماسٹر کمپاونڈ، تھانہ روڈ، بھیونڈی

بھائی چارا...

محمد سعید علی شوکر

وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ (البقرۃ آیت ۲۱۳)

"لوگوں کے پاس بیّنات (علمِ حق، ہدایت اور ہادی) آنے کے بعد محض ضد کی وجہ سے (بھائی چارا ختم کر کے) اختلاف کرنے لگے۔"

ناچیز نے قرآن پر تدبر کے بعد سوچا کہ مسلمانوں کے پاس بیّنات آنے کے بعد اختلاف کی گنجائش ہی باقی کہاں رہتی ہے؟ اور بھائی چارا ختم کرنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ مقدسہ اختلاف اور بھائی چارا مٹانے کی وجہ "بَغْيًا" یعنی انسان کی ضد، ہٹ دھرمی، سرکشی اور عناصرِ بغاوت بتایا ہے۔ اس وقت اگر بہ نظرِ تعمق ملّت کا جائزہ لیا جائے تو حقیقت بھی یہی سامنے آتی ہے کہ سارا اختلاف محض اسی بَغْيًا کی وجہ سے ہے جو مٹنے کا نام نہیں لیتا۔ انسان محض ضد، ہٹ دھرمی، خود سرکشی اور نفس کی جھوٹی شان و عزت کے خیال سے اس پر بمار رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو فرد، یا گروہ یا معاشرہ اسلام کی تعلیمات سے ہٹا ہوا ہو اور اپنی ضد پر اڑا ہوا بھی ہو تو وہ اپنی اصلاح کیسے کر سکتا ہے اور بھائی چارا کیسے قائم و دائم کر سکتا ہے؟ اسلام نے تو مسلمانوں کو یہ تعلیم دی تھی کہ مسلمان عربی ہو یا عجمی، امریکی ہو یا افریقی، چینی ہو یا جاپانی، دکنی ہو یا کوکنی نیز سانولے رنگ کا ہو یا کالے رنگ کا، گورے رنگ کا ہو یا بھورے رنگ کا۔ ان تمام کے باوجود وہ ایک دوسر بھائی ہے۔ مگر آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بھائی بھا کاٹ رہا ہے، بھائی بھائی کو گولیوں سے بھون ر بھائی بھائی کو ستا رہا ہے اور بھائی بھائی کے خو پیاسا ہے اور "بھائی چارا" پارہ پارہ ہو کر گیا ہے۔

بھائیوں، دوستوں اور اپنوں کی ستائش بھائیوں کی مشفقانہ ہمت افزائی درست مگر "بھ چارا" کا مدار اس پر ہرگز نہیں کہ وہ اپنے مطلب کی برآری کے لئے بھائیوں کی قصیدہ سرائی سے کتب سجایا جائے، "بھائی چارا" کا مدار اس پر بھی نہ بھائیوں کے ستائش کے طویل پل بار بار تعمیر کر چلے جائیں، اور "بھائی چارا" قائم رکھنے کا مد اس پر بھی ہرگز نہیں کہ ہم اپنے ہی بھائیوں کو اپنی جانب سے مدارج و مراتب سے آراستہ کر کے آپ کو جھوٹا اطمینان دلانے کی سعیٔ بسیار کر نا۔ بلکہ "بھائی چارا" کا مدار کلّی، قطعی اور حتمی فقط اس ترحمِ اخوت پر ہے کہ

چبھ جائے اگر کانٹا دکن میں مسلماں کو
تو کوکن کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو اٹھے
(مجاہد ٹولوی)

ہمارے بعض پیروں میں اِس ترحمِ اخوت کی
قع ہی نہیں رہی کیونکہ پھٹکارنا ان کا خمیر اور
ھٹکارنا ان کا ضمیر بن چکا ہے اور جفا و خفا اِن
جبلت ہے تو جھوٹ اور پھوٹ ان کی فطرت
۔ ان حضرات نے ملّت اور "بھائی چارا" پارہ
ہ کرنے والی تخریبی کوششوں کو مزین بنانے کی
رت ہی کا نام قطعی خدمتِ دین رکھا ہے اور
سلب گورشدہ ان پیروں کو ربِّ کریم کے
نوازشِ کریمانہ کے کرم پر توجہ دینے کی توفیق
ندگی میں کبھی نصیب ہی نہیں ہوئی کہ جس میں
بھائی چارا" قائم رکھنے کی تمام نعمتیں اس طرح
یں رہی ہیں کہ "فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا
آل عمران آیت ۱۰۳)

"مومنوں (اے جماعتِ مومنین) " اللہ نے
تمہیں "بھائی چارا" کی نعمت سے سرفراز کیا ہے۔"
اسے قائم و دائم رکھو)۔ "بھائی چارا" قائم نہ رکھنے
الے اور قرآن سے بے رُخی برتنے والے اس گروہ
پر غائرانہ نگاہ ڈالنے سے حقیقت کھلتی ہے کہ
یہ گروہ، وہ پُر شور قاموسِ بے موتی ہے جہاں سے
غواص کو صرف حسرت و یاس کے سوائے کچھ حاصل
نہیں ہوتا۔

"بھائی چارا" پائمال کرنے والا معاشرہ
کا ایک اور گروہ جو مفاد پرست، خود غرض، دِل آزار،
بے دین، ناخوش اندیش، غیر مہذب اور اپنے
آپ کو مقدر کا ہیٹا سمجھنے والا ہوتا ہے اور جو
انسانیت کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر
صنی بن جانے کے لئے دھن کی دھن میں کسی منتقم
مزاج ہشاش بشاش دھنوان سے دھن بٹورتے
ہوئے اِسی کی ایما پر معاشرہ کی سلیم الطبع، فرشتہ
صفت اور سعید روحوں پر تشنیع و الزام کے اندھا
دھند گھاؤ لگانے کے لئے خود کی متعفن سوچ کی
سان پر یکلخت نشتر و خنجر کی صیقل گنی کرکے "بھائی
چارا" کاٹ پھینکتا ہے اور وہ اِس فن میں سب سے
زیادہ ماہر ہے۔ اس گروہ میں اپنے مفاد اور جذبۂ تفوق
کے جاذ کی دھن میں نہ مِلّت کا درد ہوتا ہے اور نا ہی
تعلیمی میدان میں ملّت کے فرشتوں کو اخلاق، تعلیم،
تربیت، تعظیم و تکریم سے آراستہ کرنے میں کوئی لگن
و دلچسپی۔ عیّاری، ابن الوقتی اور "SADISM"
اس گروہ کے پشتی کردار کی بین دلائل ہوتی ہیں جو
"بھائی چارا" قائم کرنے کی راہ میں سنگِ گراں
ثابت ہوتے ہیں۔

قرآن پاک سے عیاں ہے کہ "شر" کتنا ہی عالمگیر
اور ہشاش بشاش کیوں نہ ہو جب ایک سچے مومن کے
سامنے وہ آجائے اور مومن اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
اس کی طرف ہاتھ بڑھائے تو "شر" پر لرزہ طاری ہو جائے،
اس کا کلیجہ کانپ اٹھے، اس کے دل کی بستی میں زلزلہ
آجائے، اس کے قدم لڑکھڑانے لگ جائیں، اسے آگے
بڑھنے کی جرأت نہ ہو حتّیٰ کہ اسے سکرات کی ہچکیاں تک
آنے لگیں اور وہ پٹری سے اُتر کر میدان چھوڑ کر
نو دو گیارہ ہو جائے۔ دوستو! دُنیا میں "شر" کے
مقابلہ میں "خیر" اور امن قائم ہو اس لئے ایسے ہی
نوجوان مومنینِ حقّا کی اسلام کو ضرورت ہے جو "بھائی
چارا" قائم کر کے فردوس آسا معاشرہ تشکیل
دیں گے۔ ❁ ❁

یوسف ناظم

مثالی کیپٹن یعنی کیپٹن فقیر محمد مستری

کیپٹن فقیر محمد مستری کے بارے میں میں ایک عرصے تک غلط فہمی میں مبتلا رہا۔ ایک غلط فہمی تو یہ تھی کہ ان کے دو سر نیم کیسے ہو سکتے ہیں۔ کیپٹن بھی اور مستری بھی اور یہ آگے پیچھے کیوں لگے ہیں۔ پھر خیال ہوا ہمیشہ چڑھائی پر چڑھتے رہے اور دو تین سر نیم بھی ان کے لئے موزوں ثابت ہوتے ہیں۔ جب سر نیم کے تعلق سے میں نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ فقیر محمد صاحب بھی عام آدمیوں کی طرح ایک ہی سر نیم کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں تو دوسرا خیال آیا کہ ممکن ہے یہ اپنی طالب علمی کے زمانے میں اپنے اسکول کے فٹ بال ٹیم یا رسہ کشی کی ٹیم کے کپتان رہے ہوں اور یہ خطاب انہیں عمر بھر کے لئے عطا کر دیا گیا ہو۔ سر نیم کی طرح نک نیم بھی ہمارے یہاں رائج ہیں۔ رسہ کشی کی ٹیمیں ایک زمانے میں ہمارے اسکولوں مین ضرور ہوا کرتی تھیں اور ایسے طالب علموں کو جو قطب از جا نمی جنبد ہوتے تھے ٹیم کا سنتری بنایا جاتا تھا۔ فقیر محمد مستری میں یہ صلاحیت تو زیادہ ہی تھی ان میں دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لینے کی غیر معمولی خصوصیت شروع ہی سے موجود تھی اور موصوف نے اپنی عملی زندگی میں قدرت کی عطا کی ہوئی اس صلاحیت کو اتنا مانجھا اور خوش اسلوبی کے ساتھ اتنا برتا کہ جو بھی ان سے ملتا ان کے پیچھے پیچھے ہی پھرتا۔ انہوں نے کبھی رسہ کشی میں حصہ لیا ہو یا نہ لیا ہو میں اپنی حد تک انہیں بہر حال اس کھیل کا چمپئن مانتا ہوں۔ کیپٹن تو یہ پورٹ ٹرسٹ کی ملازمت کے دوران ہوئے۔ پورٹ ٹرسٹ میں ملازمت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک چھت کے نیچے اور دوسری آسمان کے نیچے لیکن سطح سمندر کے اوپر۔ دوسری قسم کی ملازمت میں آدمی کو 'جہاز رانی' کے گر سیکھنے ہوتے ہیں۔ یوں سمجھئے نیوی، اگر روپ ہے تو پورٹ ٹرسٹ کی جہاز رانی بہروپ ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ باہر سے آنے والا پانی کا جہاز، سمندر میں سفر کرتے ہوئے جب بندرگاہ کے قرب و جوار میں پہنچتا ہے تو اسے ایک نقطۂ انجماد پر روک دیا جاتا ہے اور اس نقطۂ انجماد سے 'گودی' تک کا بحری سفر یہ جہاز پورٹ ٹرسٹ کے ایک 'کیپٹن' کی سرکردگی میں طے کرتا ہے۔ کیپٹن فقیر محمد مستری اسی خدمت پر مامور تھے۔ پورٹ ٹرسٹ میں ان کے علاوہ بھی کئی کیپٹن ہونگے لیکن وہ لوگ صرف کیپٹن تھے فقیر محمد مستری نہیں تھے۔ فقیر محمد مستری ہونا آسان کام نہیں جبکہ پورٹ ٹرسٹ میں کیپٹن ہو جانا، مشکل کام نہیں۔ صرف ایک ڈولتے ہوئے پل پر جو عارضی پل ہوتا ہے۔ چند قدم (جو کم سے کم ۴۰ تو ہوتے ہی ہوں گے) چل کر پانی کے جہاز پر چڑھنا آنا چاہیے۔ اس عارضی پل پر بڑے سے بڑا کیپٹن اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکتا اسے سانس روک کر اس غیر صراطی پل کو پار کرنا پڑتا ہے۔ باہر سے آئے ہوئے جہاز میں بیٹھے ہوئے مسافر

بھی اس کیپٹن کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگتے ہیں لیکن معتبر ذرائع سے معلوم یہ ہوا ہے کہ کیپٹن فقیر محمد مستری لکڑی کے تختوں سے بنے ہوئے اس پل پر اس قدر [illegible]گی سے تیز تیز چلتے تھے کہ ان کے پائے [illegible] نہیں نہ تو کوئی لکنت پیدا ہوتی تھی اور نہ انہیں کسی سہارے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ ان کی سبک رفتاری دیکھ کر جہاز کے مسافر بھی عش عش کر اٹھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ کیپٹن۔۔۔۔ کا یہ سفر بھی تالیوں کی گونج میں ادا ہوتا تھا۔ تالیاں کیپٹن فقیر محمد مستری کی زندگی کا اہم حصہ رہی ہیں۔ اس لئے فقیر محمد مستری نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بھی کیپٹن رہے ہیں۔ نقش کوکن کی ادارت کو بھی میں ایک لحاظ سے کپتانی ہی سمجھتا ہوں۔ نقش کوکن سے کیپٹن فقیر محمد مستری کی وابستگی اتنی شدید تھی کہ اس کے قارئین چاہتے تھے کہ موصوف اس پرچے کے "دائم المدیر" رہیں۔ انہوں نے نقش کوکن کو ہمیشہ سینے سے لگائے رکھا۔ اس کے بناؤ سنگھار پر اتنی توجہ کی کہ رسالہ کسی پرنٹنگ پریس سے چھپ کر نہیں بلکہ بیوٹی پارلر سے سج کر نکلنے والی دوشیزہ معلوم ہونے لگا۔ فقیر محمد مستری کا جمالیاتی ذوق اتنا بلند ہو سکتا ہے اس کا اندازہ کسی کو نہیں تھا۔ اسی 'دیدہ ریزی' نے ان کی بینائی کو متاثر کیا اور انہیں سبکدوش ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بارے میں اگر میں کچھ لکھنا شروع کروں تو سوچتا ہوں ختم کیسے کروں گا اس لئے صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ اس ٹیلنٹ فورم نے شہر ممبئی ہی کا نہیں پوری ریاست کا فارم بدل دیا۔ طالب علم تو خیر طالب علم ہیں اساتذہ اور دوسرے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کا جو اس ٹیلنٹ فورم کے مقابلوں میں سامعین کی حیثیت سے شریک ہوئے ہیں، بلڈ پریشر بڑھا دیا ہے۔ ان مقابلوں میں ایسے ایسے سوالات سننے میں آتے ہیں جن کے جواب فوری طور پر لوگوں کے ذہن میں نہیں آتے ہیں لیکن ذہین طالب علم ان کے جواب فی الفور اس طرح پیش کرتے ہیں جیسے طالب علم نہ ہوں ہز ماسٹرس وائس کا گراموفون پر بجنے والا ریکارڈ ہوں ادھر ریکارڈ پر سوئی رکھی نہیں کہ بجنا شروع ہو گیا۔ ٹیلنٹ فورم کے مقابلوں میں اس خاکسار کو بھی شرکت کا موقع ملا ہے بحیثیت سامع بھی اور بحیثیت جج بھی۔ دونوں حیثیتوں میں میں نے محسوس کیا کہ میرا انتخاب غلط تھا۔ اس فورم کے سربراہ تو ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ہیں، روح رواں مبارک کاپڑی ہیں لیکن جلسوں کے انعقاد کے کیپٹن، کیپٹن فقیر محمد مستری ہیں۔ جلسوں کی نظامت کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ صحیح کیپٹن ہیں اور جہاز کو بآسانی ساحل تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ ان کی نظامت سے لوگ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ ان کا جی چاہتا ہے کہ جلسہ ہو یا نہیں یہ نظامت ضرور کرتے رہیں۔ کیپٹن فقیر محمد مستری صرف زبان، کے کیپٹن نہیں ہیں عمل کے بھی کپتان ہیں۔ معمولی سے معمولی کام کرنے میں انہیں تامل نہیں۔ مہمانوں کا استقبال کرتے وقت اتنا جھک جاتے ہیں کہ شبہ ہوتا ہے ان کی کمر تو نہیں بیٹھ گئی۔ لیکن یہ ان کا اندازِ سخن ہے جو بہت دلنواز ہے۔

فقیر محمد مستری دو مرتبہ سبکدوش ہوئے ہیں کپتانی سے اور ادارت سے لیکن ان کی مصروفیت نہیں ہوئی زیادہ ہو گئی ہے۔ بینائی بھی میں سمجھتا ہوں

یز ہو گئی ہے۔ ٹیلنٹ فورم کے جلسوں کا انتظام وہ اپنی
سی 'دور بینی' کی بناء پر کرتے ہیں۔ ان جلسوں کی
قبولیت کا یہ عالم ہے کہ 'اہل خیر' کیپٹن فقیر محمد مستری
ی فرمائش کے منتظر رہتے ہیں کہ یہ کہیں کہ اس جلسے کا
نتظام آپ کے ذمے ہے اور ان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ
ہے۔ 'ٹیلنٹ فورم' کے مقابلے ریاست کے مختلف
ہروں میں منعقد ہوتے ہیں اور فقیر محمد مستری، یہ
مانے کے لئے وہ ابھی پہلے ہی طرح نوجوان ہیں، وہاں
ہنچ جاتے ہیں اور نہ صرف جلسے کا الف سے ی تک
نتظام کرتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھ لیتے ہیں کہ مہمانوں
کے لنچ کا انتظام ہے یا نہیں۔ (نہیں کا تو سوال ہی نہیں
یدا ہوتا) سنا ہے وہ کھانا چکھ بھی لیتے ہیں اور نمک
رچ کا ان کو اتنا اچھا اندازہ ہے کہ کیا کسی خاتون کو ہو گا۔
س یہ ہے کہ وہ اپنی باتوں میں کبھی نمک مرچ نہیں
گاتے۔ جو بھی کہتے ہیں سادہ ہوتا ہے لیکن دل پذیر۔
نکسر المزاج اتنے ہیں کہ اس میں صرف انکسار ہی
نکسار ہے مزاح بالکل نہیں۔ ان کی مسکراہٹ پر میں
نے بہت غور کیا ہے یہ ہونٹوں کی مسکراہٹ تو ہوتی
ہے لیکن راست ان کے دل سے روانہ ہو کر لبوں تک
پہنچتی ہے اور ان کے مخاطب کو زیر کر لیتی ہے۔

فقیر محمد مستری اب واشی کے باشی ہیں اور اس
نئے شہر کو بھی انہوں نے اپنی سوشل سروس کا مرکز
نا دیا ہے۔ فقیر محمد مستری اپنی عادتوں سے باز نہیں
سکتے۔ ان کے دوستوں کا حلقہ کچھ اتنا وسیع ہے کہ
ر کار سوچ رہی ہے کہ ان دوستوں کی تعداد گننے کے
لئے کیوں نہ علاحدہ سے مردم شماری کروائی جائے۔ اگر
یسا ہوا تو یقین ہے اس مردم شماری کی نظامت بھی

بقیہ صفحہ ۳۲ پر

زبان اور تہذیب

ڈاکٹر یونس اگاسکر

زبان کو عام طور پر ایک تہذیبی مظہر کہا جاتا ہے۔ یعنی جس طرح کسی قوم کی موسیقی، مصوری، اس کا فن تعمیر اور اس کا طرز زندگی اس کی تہذیب کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں اسی طرح زبان بھی ایک خاص پہلو کی نمائندگی کرتی ہے۔ لیکن زبان کو محض اس تناظر میں دیکھنا اس کے دائرۂ عمل اور حلقۂ اثر کو بہت محدود کرنے کے مترادف ہوگا۔ زبان کا تعلق انسان کی خلقت سے ہے۔ انسان اپنے اعضائے نطق اور اپنی ذہنی صلاحیت دونوں پر یکساں قدرت رکھتا ہے اور ان دونوں کے سہارے اپنے تخلیقی سفر کی ان گنت منزلیں طے کرتا آیا ہے وہ اس کی تہذیبی ترقی میں معاون ثابت ہوا ہے۔ گویا تہذیب کے پروان چڑھانے میں زبان کا بھی بہت بڑا ہاتھ رہا ہے۔

اگر زبان نہ ہوتی تو علوم و فنون کی باریکیاں، فلسفے کی موشگافیاں، سائنس کی ترقیاں اور مذہب و عقیدہ کی نیرنگیاں صدیوں کا سفر طے کر کے ہم تک نہ پہنچتیں۔ نہ ان میں نسل در نسل ترقی و توسیع ہو پاتی اس لئے زبان کو محض ایک تہذیبی مظہر سمجھنے کے بجائے تہذیب کا گہوارہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔

اردو میں تہذیب کا لفظ شخصی اور اجتماعی دونوں سیاقوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کسی شخص کی تہذیب و شائستگی کی تعریف کرتے ہیں تو اس کے طرز عمل، انداز گفتگو، رہن سہن اور نشست و برخاست کو پیش نظر رکھتے ہیں اور جب کسی قوم کی تہذیبی ترقی کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے طرز فکر، علمی مزاج، مذہبی عقیدے، رسم و رواج، علوم و فنون، فن تعمیر اور ادب و شعر جیسے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہیں۔ ان دونوں سیاقوں میں زبان کا رول بہت اہم ہوتا ہے یعنی زبان وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے انفرادی و اجتماعی تہذیب پروان چڑھتی اور پھیلتی ہے۔ مثال کے طور پر انگریزی زبان اگر عالمی سطح پر اپنائی نہ جاتی تو مغربی تہذیب کو بین الاقوامی استحکام اور فروغ حاصل ہونے میں دقت پیش آتی۔ اس سلسلے میں فرانسیسی اور جرمنی زبانوں کی خدمات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر انگریزوں، فرانسیسیوں اور جرمنوں کی نوآبادیوں میں صرف مقامی زبانوں ہی کو فروغ دیا جاتا تو مقامی تہذیب کو مغربی تہذیب پر غلبہ حاصل ہو جاتا۔ اس حقیقت کو ہندوستان میں انگریزوں کے ابتدائی دور حکومت کی مثال سے سمجھا جا سکتا ہے۔

ہندوستان میں جب انگریزی حکومت کی بنیادیں مضبوط ہو رہی تھیں اس وقت ایک طرف فارسی زبان کا چلن عام تھا تو دوسری طرف

بھی عوام و خواص کے لئے وسیلۂ اظہار ہو گئی
۔ ان [illegible] میں ہند اسلامی تہذیب
کا بھی ملتی ہے جس کے زیر اثر انگریز بھی اپنی
[illegible]ج قطع اور طرزِ زندگی کو ترک کر کے مشرقی
[illegible] لگنے لگے۔ چنانچہ ان انگریز افسروں کیلئے
[illegible]لا نے ہندوستانی امراء اور نوابین کے انداز
[illegible]لے اور انگلستان جا کر ہندوستانی طرز کی
[illegible]ٹھیاں بنالیں، انگریزی زبان میں Nabob
لفظ استعمال ہونے لگا۔ یہ لفظ آج بھی انگریزی
[illegible]شنری میں اسی معنی کے ساتھ درج ہے۔

آگے چل کر جیسے جیسے انگریزی زبان
[illegible]ریعۂ تعلیم کی حیثیت سے ہندوستان کے طول و
[illegible]رض میں رائج ہوتی گئی، مغربی تہذیب کا سکہ روا
[illegible]و تا چلا گیا اور اب حال یہ ہے کہ انگریزی تعلیم
[illegible]ور مغربی تہذیب روز افزوں ترقی پر ہیں اور
[illegible]دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہو گئے ہیں۔

انگریزی زبان نے جس طرح مغربی تہذیب
[illegible]و ساری دنیا میں پھیلانے میں نمایاں رول ادا کیا
ہے اسی طرح اس نے دنیا کی تہذیبوں کے ڈانڈے
مغربی تہذیب سے ملائے ہیں اور اس طرح ایک عالمی
تہذیب کو جنم دینے میں اپنا کردار نبھا رہی ہے۔
آج ساری دنیا سیاسی، علمی، تکنیکی، معاشی
اور تہذیبی اعتبار سے سکڑتی جا رہی ہے کہ اسے
ایک عالمی گاؤں کہا جانے لگا ہے۔ اس عمل میں
رسل و رسائل اور آمد و رفت کے ذرائع کے علاوہ
انگریزی زبان کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔

کسی زمانے میں اُردو بھی ہندوستان میں
یہی رول ادا کرتی رہی اور اب ہند اسلامی تہذیب کے
تحفظ میں ہند و پاک اور دیگر بیرونی ممالک میں اپنا
کردار ادا کر رہی ہے۔ ہم اب امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا،
اسکینڈی نیویا، ناروے، ڈنمارک اور مڈل ایسٹ
میں اُردو کی نئی بستیوں کا ذکر کرتے نہیں تھکتے۔ ان
ملکوں میں بسنے والے اُردو داں اپنی زبان ہی کے توسط
سے اپنی تہذیبی شناخت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

ہم عموماً اپنی گفتگو اور تحریروں میں اُردو
تہذیب کا ذکر کرتے ہیں یہ اُردو تہذیب کیا ہے؟
دراصل اُردو ہند اسلامی مشترک تہذیب کی نمائندہ
زبان ہے۔ اس میں عربی و فارسی کے وہ عناصر جو عرب
ایرانی تہذیبی ملاپ کے نتیجے میں نمایاں ہوئے، اپنی
شناخت کے ساتھ شامل ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ترکی
یا منگول اثرات بھی اس کا حصّہ بن گئے ہیں۔ چنانچہ
آپ دیکھیں گے کہ روزمرّہ کی گفتگو میں بھی یہ اثرات
صاف جھلکتے اور اپنی تہذیبی پہچان بنائے رکھتے ہیں۔
مثلاً جب ہم "اہلِ خانہ" کی خیریت دریافت کرتے
ہیں تو لسانی سطح پر عربی و فارسی کا ملاپ پیش کرتے
ہوئے عرب ایرانی کلچر میں عورت یا بیوی کی سماجی
حیثیت کو بھی منعکس کرتے ہیں۔ عرب و ایران کے
زیر اثر پروان چڑھنے والے ہند اسلامی معاشرے میں
عورتوں کا ذکر مردوں کی محفل میں معیوب سمجھا جاتا
ہے اس لئے ہم "اہل خانہ" کہہ کر بیوی کا ذکر کر دیتے ہیں۔
اسی طرح "بیگم صاحبہ" کا لفظ جو ترکی و عربی کے
لسانی ملاپ سے وجود میں آیا ہے، اشرافیہ کے لئے "بیوی"
کا مترادف ہے۔ چنانچہ آپ کسی معزز و محترم شخص
سے اس کی بیوی کی خیریت دریافت کرنے پر مجبور ہوں۔

(مثلاً آپ ڈاکٹر یا طبیب ہوں) تو یہ نہیں کہتے کہ "آپ کی بیوی کیسی ہیں" بلکہ "آپ کی بیگم صاحبہ کے مزاج کیسے ہیں؟" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح لکھنؤ والے جب دشمنوں کی طبیعت کی "ناسازی" کا ذکر کرتے ہیں تو حد سے زیادہ مہذب ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اس توہم پرستی کو بھی منعکس کرتے ہیں کہ خدانخواستہ سننے والے کی ناسازی طبیعت کا ذکر محض استفسار کو حقیقت میں نہ بدل دے۔ اسی لئے تو بڑی بوڑھیاں ایسی کوئی بات کہنے سے قبل "شیطان کے کان بہرے" ہوجانے کی دہائی دیتی تھیں۔

شیطان پر سے یاد آیا کہ یہ بھی ایک خاص تہذیبی علامت ہے۔ سامی مذاہب میں شیطان کا کردار ان مذاہب کے زیر اثر تشکیل کے مراحل طے کرنیوالی تہذیبوں میں بدی کی علامت کے طور پر ہزاروں سال سے مستعمل ہے اور ہندوستان کی ہند اسلامی تہذیب میں بھی شامل ہوگیا ہے۔

ہمارے ہاں ایک طرف شیطان تو دوسری طرف دیو کا تصور بدی کا اشاریہ بن گیا ہے۔ یہ دیو گویا راکشش کا مترادف ہے اور اس کا دیوتا سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر شیطان خالص مذہبی علامت ہے تو دیو داستانوں اور حکایتوں کے توسط سے ادبی علامت ہوگیا ہے۔ دونوں مل کر ہند اسلامی تہذیب کے تصور بدی کی تکمیل کرتے ہیں۔

زبان اور تہذیب کا تعلق روزمرہ کی گفتگو کے آداب سے بھی جھلکتا ہی رہتا ہے اس کی ایک اور مثال یاد آگئی۔ ایک مرتبہ مولوی عبدالحق ٹرین سے سفر کر رہے تھے۔ ایک اسٹیشن پر ایک مغربی وضع قطع کے حامل انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان ان کے ڈبے میں چلے آئے اور مولوی صاحب کے پاس ہی براجمان ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے مولوی صاحب سے دریافت کیا "معاف کیجئے، کیا میں آپ کا نام جان سکتا ہوں؟"

"جی ہاں، آپ ضرور جان سکتے ہیں" مولوی صاحب نے جواب دیا۔

وہ نوجوان یہ جواب سن کر سٹپٹایا پھر بولا۔

"دراصل میں آپ کا نام جاننا چاہتا ہوں"

اس پر مولوی صاحب نے اسے سمجھایا کہ ایسے موقعوں پر اردو میں کہا جاتا ہے۔ "جناب آپ کا اسم شریف کیا ہے؟"

ظاہر ہے کہ وہ نوجوان انگریزی طرز استفسار کا اردو ترجمہ کر رہا تھا۔ انگریزی میں گفتگو کا یہ مہذب انداز ہے مگر اردو کا مزاج اس سے میل نہیں کھاتا۔ عربی کے "شرف" سے ہم نے ایک اور ترکیب بنائی ہے "تشریف"۔ اس کا بھی یہی حال ہے چنانچہ "آئیے" کے مقابلے میں "تشریف لائیے" یا "تشریف رکھئے" ایسا مہذب انداز گفتگو ہے جس کا ترجمہ دوسری زبانوں میں مشکل سے ہوگا۔

ایسے تمام اظہارات کو ہم اردو تہذیب کا حصہ سمجھتے ہیں ۔۔۔ ❖❖

ایک مقدس پیشہ

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

تعلیم کو مقدس پیشہ کہا جاتا ہے۔
کیا تعلیم مقدس رہ گئی ہے ــ یا ــ اسے بھی پیشہ بنا دیا گیا ہے۔؟

کوچنگ کلاسیز اور ٹیوشنوں کی بھرمار کی وجہ سے اس پہلو پر سوچنا اور اس کا حل نکالنا بہت ضروری ہے۔ آخر ٹیوشن کی ضرورت کیوں اور کس لئے ــ؟ ایک زمانہ تھا کہ جو طالب علم غبی ہوا کرتے تھے اور کلاس روم میں اپنے ساتھیوں سے پچھڑ جاتے تھے ان کی اصلاح اور درستگی کیلئے ٹیوشن کا سہارا لیا جاتا تھا۔ یعنی مدرس علیحدہ سے وقت دیکر اس طالب علم کو دوسرے طلبہ کے برابر یا ان کے آس پاس لا سکے۔ ایک مدت تک ٹیوشن کو معیوب سمجھا جاتا تھا کیونکہ اس سے تدریس کا تقدس پامال ہوتا تھا یعنی ٹیچر نا اہل ہے کہ وہ طلبہ کو پوری طرح مستفید و مطمئن نہیں کر سکا لہٰذا اسے اضافی اوقات میں دوبارہ تدریس و تعلیم کی ضرورت پیش آئی۔

اِن دنوں یہ حال ہے کہ اساتذۂ کرام جماعتوں میں بس برائے نام تدریس کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور پھر یہ کسر ٹیوشن کے ذریعہ پوری کی جاتی ہے۔ چنانچہ پوری پوری کلاس ٹیچر کے دولتکدے پر ٹیوشن کے لئے حاضر رہتی ہے اور جب سو پچاس روپے فی کس کے حساب سے وہ اپنی آمدنی جوڑتا ہے تو اس کی آنکھیں چمکنے لگتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اب ٹیچر کلاس روم میں محنت ہی نہیں کرتا اور طلبہ کو ٹیوشن کے لئے مجبور بھی کرتا ہے۔

بعض والدین اور سرپرست جو ذرا گھاگ قسم کے ہوتے ہیں وہ اپنی دانست میں متعلقہ ٹیچر کو ایک موٹی فیس کے عوض پھانس بھی لیتے ہیں کہ اس طرح بچہ نہ صرف ناکامی سے بچے گا بلکہ اچھی پوزیشن بھی نکالے گا۔ والدین اور سرپرستوں کی خوش گمانی ٹیچر کی حرص و ہوا کو بڑھاتی ہے اور وہ مستقل طور سے یہی طریق اپنا لیتا ہے۔

اب بتائیے! اس طرز کاروبار تعلیم کو مقدس پیشہ، کیونکر باور کیا جا سکتا ہے۔؟

خطۂ کوکن اور اردو ادب

کوکن کا علاقہ زمانۂ قدیم سے علم و فن کا گہوارہ رہا ہے۔ قطب کوکن حضرت مخدوم علی فقیہ ماہمی اور حضرت قاضی علی سنگمیشوری کے علمی و ادبی کارنامے چھٹی صدی میں کافی مشہور ہو گئے تھے۔ انیسویں صدی کی مشہور درسی کتاب "تعلیم نامہ، حصہ اوّل و دوّم" کے مصنف منشی محمد ابراہیم مقبہ اردو کے علاوہ مراٹھی، گجراتی، فارسی اور عربی کے مستند عالم تھے۔ تعلیم نامہ پنجاب اور یوپی کے صوبوں میں نصاب تعلیم میں شامل تھا۔ مدرسہ محمدیہ (موجودہ محمدیہ ہائی اسکول) کے بانی اور انجمن اسلام کے محرک جناب محمد حسین روگھے، قاضی محمد یوسف مرگھے، قاضی غلام حسین مہری وغیرہ عالم و نثر نگار کوکن کی سرزمین سے ابھرے۔ کوکن خصوصاً ممبئی کے کئی نامور خاندان تنگیکر، قورا، جتیکر، کھٹکھٹے، خطیب وغیرہ سماجی خدمات اور اردو ادب کے فروغ کے لئے مشہور تھے۔

کوکن میں جیسے جیسے اردو کو فروغ حاصل ہوتا گیا، شعر و ادب کا ذوق بڑھتا گیا۔ قاضی قاسم مہری اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ انہوں نے ایک طویل مثنوی "عروس المجالس" کے نام سے لکھی تھی یہ مجالس ربیع الاول کی پہلی تاریخ سے بارہ تاریخ تک پڑھی جاتی تھی۔ اور آج بھی کوکن کے گاؤں میں یہ رواج باقی ہے۔ "عروس المجالس" میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی ہے قاسم صاحب نے چالیس حدیثوں کا منظوم ترجمہ "چہل حدیث" کے نام سے کیا تھا۔ عروس المجالس انہوں نے دو ہفتے میں مکمل کر لی تھی، جو ابھی پیشگوئی و زود گوئی کی مثال ہے

اس مثنوی میں پانچ ہزار چھ سو ستائیس اشعار شامل ہیں۔ قاسم کی دوسری تصنیف "عقائد منظوم" ہے۔ یہ دو سو اکسٹھ اشعار پر مشتمل ایک مذہبی مثنوی ہے۔ مولانا جامی کے رسالے "نامۂ اعتقاد" کا یہ دکھنی ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ "بیاض قاسم" نامی شعری مخطوطے میں غزلیں، رباعیاں، قطعات اور قصیدے ہیں۔ قاسم نے مثنویوں میں دکنی الفاظ کا کثرت سے استعمال کیا ہے مگر غزلوں میں دکنی الفاظ کم ہیں۔ غزل کے چند اشعار یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

وصل کی رات ہے چہرے کتیں گلنار کرو،
زلف کی کھول شکن دل کوں گرفتار کرو

آپ کے سوز غیر کو لذت : یہ تماشا کباب میں دیکھا
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا : یہ تماشا حباب میں دیکھا
آپ عشرت میں خلق حیراں ہے : یہ تماشا نواب میں دیکھا

مولوی یوسف مرگھے ممبئی کے چیف قاضی تھے وہ تاحیات اس منصب پر فائز رہے۔ قاضی یوسف عربی اور فارسی کے عالم تھے انہوں نے کئی مخطوطات مرتب کئے۔ ان کی مشہور تصنیف "زین المجالس" ہے جو حضرت عبدالقادر جیلانی کے حالات زندگی سے متعلق گیارہ مجلسوں پر مشتمل ہے اس مثنوی میں قاضی محمد یوسف نے اپنے عہد کے دو شاعر غلام قاسم مہری اور باپو میاں فقیہ کا ذکر کیا ہے

احترام کے ساتھ کیا ہے۔ مثنوی زین المجالس میں کل ۹۵۳۴ اشعار ہیں اور اس تاریخ تصنیف ۱۲۱۵ھ ہے۔ محمد یوسف ... کی دوسری مثنوی حضرت مخدوم علی ماہمی کے حالات پر مشتمل زینت المجالس ہے۔ قاضی محمد کی زبان بہت صاف اور ستھری ہے۔

فقیہہ بابو میاں اندر یکر کی مثنوی "روضۃ البکا" کافی مشہور ہے۔ اس مثنوی میں واقعۂ کربلا کا المناک حادثہ بڑے رقت آمیز انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ مثنوی ۱۲۱۵ھ کے بعد کی تصنیف ہے۔ نو مجلسیں مکمل کرنے کے بعد فقیہہ کا انتقال ہو گیا تو دسویں مجلس غلام علی مہری نے مکمل کی ۔۔۔ یہ مجلس محرم کے پہلے عشرے تک آج بھی کوکن میں پڑھی جاتی ہے۔ فقیہہ نے مثنوی "مسمار گئی شہر ممبئی" بھی لکھی۔ البتہ ان کی کہی ہوئی غزلیں نایاب ہیں۔ ایک غزل کا ایک مصرعہ نمونتاً دیا جا رہا ہے۔

؎ ہم نے افلاک کو سو رنگ بدلتے دیکھا
ایک قسمت کے نوشتے کو نہ ٹلتے دیکھا۔

انتولے خاندان میں نصرت قاضی نے بھی ایک مثنوی "قصیدۂ تاراجی ممبئی" لکھی ہے۔ فصاحتے خاندان میں احمد میاں احمد نامی شاعر کی مشہور و مقبول تصنیف نور نامہ ہے۔ "نبی مسدس ما ماجانی" لکھنے والے شاعر داؤد گولندا ز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ مشہور شاعر قاضی غلام قاسم مہری کے بھتیجے علی بھی شاعر تھے۔ علی نے مشہور تصنیف "روضۃ البکا" کی دسویں مجلس مکمل کی اور کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ "مصباح المجالس" اور "تحفۂ اعظم" ان کی مثنویاں قابل ذکر ہیں۔ تحفۂ اعظم یہ ضخیم مثنوی نجستہ لقا اور بہار یں

مزاج کے رومان کی داستان ہے۔ یہ مثنوی میر حسن کی مشہور و معروف مثنوی سحر البیان کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ اس مثنوی کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مختلف مضامین کے ذیلی عنوانات کے لئے جو فارسی شعر استعمال کئے گئے ہیں ان کو یکجا کر لیا جائے تو پوری مثنوی کا خلاصہ تیار ہو جاتا ہے۔ علی نے اپنی نعتوں کا مجموعہ بھی مدحت النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام سے شائع کیا تھا۔

کوکن کی ایک اور قد آور شخصیت مولوی محمد اسمٰعیل کوکنی تھے انہوں نے کئی نثری کتابیں تصنیف کیں اور مولود نامہ کی تالیف کی ۔۔ مولود نامہ میں عربی، فارسی اور اردو کے اشعار بڑی خوبی سے پروئے گئے ہیں جو ان کے تبحر علمی کا پتہ دیتے ہیں۔ دھامن دلوی ضلع رتناگری کے باشندے بدرالدین دھانکر اردو میں شعر کہتے تھے اور غالب تخلص کرتے تھے۔ رائے گڑھ ضلع میں بھی مولانا عبدالشکور کوکاٹے جیسے عالم اردو ادب کی خدمت میں لگے ہوئے تھے وہ اردو اور فارسی میں شعر کہتے تھے ۔ اور مہسلہ سے شائع ہونیوالے رسالہ "تعلیم" کو اپنی تخلیقات سے مزین کرنے میں کوشاں تھے ۔۔

کوکن کی خواتین نے بھی لوک گیتوں کے ذریعے اپنے شعری ذوق کو پروان چڑھایا۔ ان میں سے حمیدہ ناڈکر نے نصیحت النسا کے عنوان سے کوکنی زبان میں مثنوی لکھی۔ جس میں فرسودہ رسوم پر طنز کیا گیا ہے۔ حمیدہ کو فارسی زبان پر اچھا عبور تھا اور وہ غالب کے دور کی شاعرہ ہے۔ آج سے سو سال پہلے لکھے ہوئے اس کے اردو اشعار بھی اس کی فنی مہارت پر دلالت کرتے ہیں غرض کوکن کا تعلق پرانے وقتوں سے اردو زبان اور رسم خط کے ساتھ قریبی رہا ہے۔

اس کے بعد کا دور کوکن میں اردو کی ترقی و ترویج کا دور ہے۔ علامہ سیماب اکبرآبادی اور مولانا آبر احسنی گنوری کی رہنمائی نے بانکوٹ کو شعر و شاعری کا مرکز بنا دیا۔ عارف سیمابی بانکوٹی، جرمن پرکار صوفی بانکوٹی، شاکر بانکوٹی۔ بدیع الزماں خاور۔ اسماعیل محشر، راہی بانکوٹی وغیرہ شعراء بانکوٹ کی سرزمین سے ابھرے۔ نوح ناروی کے تلمیذ آزاد نوحی تورٹیلوی بھی شعری مجموعہ "برگِ آوارہ" کے خالق بنے۔

کوکن کے دوسرے علاقوں میں بھی ادب میں شعر و شاعری کا چرچا جاری رہا۔ قیصر رتناگیروی، مہر مہسلائی، ساقی تورٹیلوی، اختر راہی، فیضی نظامپوری، عارف احمد جی، ابراہیم خان طالب جیسے بزرگ شعراء کے ساتھ پرکار رتناگیروی۔ یعقوب راہی۔ قاضی فراز احمد۔ صفدر رتناگیروی، نوگل بھارتی۔ مغل اقبال اختر۔ شاکر سوپاروی، محمود الحسن ماہر، عابد کالسیکری، واحد محسن، عبدالمجید شاغل، ساغر ملک، پرویز باغی، شاداب رتناگیروی، سعید کنول۔ مضطر چے کرڈھی۔ وغیرہ نوجوان شعراء دادِ سخن دینے لگے۔ مولانا قمر نعمانی کے شاگردوں میں آدم نصرت، حیرت کوکنی، داؤد غازی، ساحر شیوی، قیاس کھیڈ نگری، انجم عباسی اور دفا راجے واڑی نے شعری ادب میں قابلِ قدر اضافہ کیا۔

کوکن میں شعر و ادب کو پروان چڑھانے میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، کیپٹن فقیر محمد مستری اور ان کے رفقا کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اپنے دولتکدے پر شعری نشستوں کا انعقاد کرانا شروع کیا۔ حضرت مہر مہسلائی کے زیرِ صدارت بزمِ شعر و ادب قائم کی گئی۔ علی ایم شمسی بزم کے کنوینر مقرر ہوئے بعد میں انجم عباسی نے کنوینرشپ کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ بزمِ شعر و ادب کی نشستیں ہر ماہ پابندی سے ہوتی تھی جس کی وجہ سے نئے شعراء میں شعری ذوق بڑھتا گیا اور کوکن میں شعر و ادب کا چرچا بڑھنے لگا۔

کوکن میں شعر و ادب کو مزید تقویت پہنچائی۔ ماہنامہ 'نقش کوکن' نے جس کے بانی اور مدیر ہیں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور فقیر محمد مستری۔ اس رسالے نے ترسیلِ اخبار و افکار کے ساتھ ادبی ذوق کی آبیاری میں نمایاں رول ادا کیا اور کوکن کے شعراء کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا۔ اس پلیٹ فارم سے بہت سارے شعراء ابھرے اور کئی شہرت کی بلندیوں تک پہنچے۔ کوکن کے ان شعراء کے حالاتِ زندگی اور کلام پر مشتمل "سہیادری کے نغمے" کے نام سے ایک مجموعہ تیار کیا گیا تھا مگر بدنصیبی سے وہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے کے باوجود شائع نہ ہو سکا۔ انجم عباسی نے کوکن کے سپوت کی دو جلدوں میں کوکن کے کئی شعراء کے حالاتِ زندگی اور فن پر اجمالی انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب کو دستاویزی حیثیت حاصل ہے اور کوکن کی سماجی و علمی تاریخ کے ساتھ شعری و ادبی ترویج و اشاعت پر بھی مستند حوالے کا درجہ رکھتی ہے۔ کوکن کے سپوت کی دونوں جلدیں کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی ہیں۔

بھیونڈی میں سترہویں سے اردو کی نشو و نما کا آغاز ہوا۔ مختلف عہدِ حکومت اور مختلف ادوار میں صوفیائے کرام نے دین کی تبلیغ کا کام شروع کیا۔ ان بزرگوں میں دیوان شاہ بابا کافی مشہور تھے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد بھیونڈی میں

ہاجرین کی مسلسل آمد نے اردو کے اس لہلہاتے پودے
کو مضبوطی و توانائی بخشی۔ ان مہاجرین میں لکھنؤ،
فیض آباد، اعظم گڑھ وغیرہ سے آئے ہوئے شعراء و
ادبا [illegible] رفتہ رفتہ مقامی شعراء کا بھی ایک کارواں بنتا
گیا جس [illegible] بانی، ظریف نظامپوری، شبیر احمد راہی،
کافی اہم ہے۔ بھیونڈی کے موجودہ شعراء میں ابوبکر
جناب، عمر شفق، اقبال مدعو، عبدالرحیم تاباں،
شاکر ادیبی، مومن جان عالم رہبر، عبدالکریم خفی،
ڈاکٹر یعقوب نظر وغیرہ اپنی شناخت بنا چکے ہیں۔
کوکن کے جو شعراء ادب کے افق پر ابھر کر کافی
مشہور ہو چکے ہیں۔ ان سب کا نمونۂ کلام پیش کیا جائے
تو مضمون کافی طویل ہوگا۔ اس لئے یہاں چند شعراء کا
نمونۂ کلام پیش کیا جا رہا ہے۔ داؤد غازی: شیو
رتنا گری کے رہنے والے تھے مولانا قمر نعمانی کے شاگرد
تھے بلا کے ذہین اور خوش فکر شاعر تھے۔ ۳۱ سال کی
عمر میں ۵ نومبر ۱۹۶۳ء کو راہیٔ ملکِ عدم ہو گئے۔

نمونۂ کلام:

اس شب کو خامشی سے گزارو نہ دوستو
ٹھہرا ہے کارواں تو کوئی بات ہی چلے

قدم نہ روک مسافر کہ چار جانب لوگ
تماشا دیکھنے بیٹھے ہیں نارسائی کا

بدیع الزماں خاور کے ۲ شعری مجموعے،
پانچ منظوم تراجم، دو مراٹھی غزلوں کے مجموعے اور
ایک مضامین کا مجموعہ منظرِ عام پر آ چکا ہے۔ ان کے
چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

دیکھا چہروں کو تو سورج کی طرح روشن تھے
دل میں جھانکا تو وہاں گھور اندھیرا نکلا

ہم میر کا دیوان تھے کیا فہم پہ کھلتے
اخبار سمجھ کر ہمیں لوگوں نے پڑھا ہے

عجیب ڈھب سے اجل تھی مرے تعاقب میں
میں ایک پل کو بھی رکتا تو مر گیا ہوتا

عارف بانکوٹی کے دو مجموعے شائع ہو چکے
ہیں مرآۃ المعرفت اور عرفات، ان کے کلام کی سحر انگیزی
ملاحظہ فرمائیے۔

نمودِ حق اگر باطل کے پردوں میں چھپا ہوتا
خدائی میں خدا والے خدا جانے کہاں جاتے

توقع ہے یہی مردہ پرست احباب سے عارف
جلی حرفوں میں لکھیں گے مرے کتبے کی تحریریں

ریشمی شال دوشالے ہیں امیروں کے لئے
ہم غریبوں کو جو تھی فکرِ کفن، آج بھی ہے

اختر راہی کا پہلا مجموعہ 'ابن آدم' شائع ہو کر
سب سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ دوسرا مجموعہ
زیورِ طباعت سے آراستہ نہ ہو سکا۔

تمام راستے دنیا کی سمت جاتے ہیں
تجھے کہاں دلِ خانہ خراب لے جانا

میں زخمی ہی سہی لیکن مجھے للکار کر دیکھو
اکیلا ہوں مگر خنجر بکف گھر گھر سے نکلوں گا

آوارہ کر دیا مجھے اپنی تلاش نے
ورنہ خدا کا گھر مرے گھر کے قریب تھا

ساحر شیوی کے اب تک چھ مجموعے شائع
ہو چکے ہیں۔ ساحر شیوی نے کوکن اردو رائٹرز گلڈ کی
بنیاد ڈال کر کوکن کے ادیبوں اور شاعروں کی کتابیں
شائع کیں۔ گلڈ نے اب تک ۳۵ کتابیں شائع کی ہیں۔
ساحر شیوی کا یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جو کوکن کی

یخ کا روشن باب ہے۔ ان کے پہلے مجموعۂ کلام نیم
نگفتہ سے 'ابھی منزل نہیں آئی' تک کا سفر
ن کی پُرگوئی اور زود گوئی کا ثبوت ہے۔ چند اشعار
یش کر رہا ہوں ؎

عالم ہے مری وارفتگی کا — نکل جاتا ہوں آگے کارواں سے

مڑی تھی دھوپ ہی سر پر ہمارے
کچھ ایسا وقت ہم پر آپڑا تھا

تو آریہ کار کوکن کے ایسے فنکار ہیں
افسانہ نگار اور مترجم کی حیثیت سے قدر و منزلت
چکے ہیں۔ اِدھر کئی سالوں سے وہ جدید شاعری بھی
رہے ہیں ـــــ یعقوب راہی حرفِ مکرّر، انحراف،
ر لمحہ جاگی رات ان تین مجموعوں کے خالق ہیں۔
ن کی نثری کتاب 'بات سے بات چلے' ادبی مباحث
شتمل رپورتاژ ہے ؎

ف آک میں ہوں جو ہر روز نیا لگتا ہوں
رنہ اس شہر میں تو کوئی بدلتا ہی نہیں

انتشار کا باعث نہ کوئی خطرہ میں
س جمود پسندی کا ایک حصہ میں

جب قتل کرنے نکلے ہو تم میری روح کو
پھر میں تمہارے ہاتھ کی دیوار کیوں بنوں؟

ان اشعار میں ان کا احتجاجی
ر باغی لہجہ اپنی اثر آفرینی کے ساتھ موجود ہے۔

نثر نگاری میں مولوی محمد اسماعیل نے تحفۂ
اہیم خانیہ، تحفۂ احمدیہ، اور ردِّ ہنود جیسی گراں
ر کتابوں کی تصنیف کر کے کوکن کے اردو ادیبوں کو
نگاری کی جانب متوجہ کیا۔ نثری تصنیفات میں
نے وقتوں میں قابلِ قدر کتابیں بہت کم رہیں
مگر موجودہ دور میں ڈاکٹر عبدالستار دلوی، ڈاکٹر یونس
اگاسکر، ڈاکٹر میمونہ دلوی، ڈاکٹر نظام الدین گوریکر
جیسے ادیبوں نے ادب میں اپنا ایک مقام بنالیا ہے
ان کی تصنیفات اُردو ادب میں واقعتاً قابلِ قدر
اضافہ ہیں۔ یہ ایسی شخصیتیں ہیں جن کے علم و فن پر
اہلِ کوکن کو بھی ناز ہے۔ طوالت کے خوف سے مزید
تفصیل سے گریز کر رہا ہوں۔

غرض کوکن کا علاقہ شعر و ادب کے لحاظ سے
بھی بڑا مردم خیز علاقہ ہے اور نئی نسل بڑی تندہی
سے اپنے اسلاف کی روایات کو آگے بڑھانے میں
کوشاں ہے ـــــ ٭

Jak

انجمن اسلام طبیہ کالج اینڈ ہاسپٹل ممبئی

طبیہ کالج ممبئی انجمن اسلام کے مہتم بالشان اداروں میں سرفہرست شمار کیا جاتا ہے، جو صدر انجمن ڈاکٹر محمد اسحق جمنا[illegible]والا اور کالج بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر ظہیر آئی، قاضی کی سرپرستی میں اپنے سنہری مقاصد کی تکمیل میں رو[illegible]گرداں ہے۔ یہ کالج بذاتِ خود ایک تحریک بن کر ساکنانِ عروس البلاد ممبئی اور اس کے اطراف و جوار کے لوگوں کی طبی نگہداشت نفع و نقصان کی میزان سے پرے ہٹ کر بخوبی انجام دے رہا ہے۔

انجمن اسلام نے اسلاف کی اس میراث کو خوب سے خوب تر بنائے رکھنے کا عزم کر رکھا ہے اور اس عظیم مقصد کی تکمیل کیلئے ورسوا اندھیری میں ایک وسیع قطعۂ آراضی پر کالج اور ہسپتال کی عظیم الشان عمارت کی تعمیر کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ ڈیڑھ سال کی قلیل مدت میں یہ کالج وسطی ممبئی سے ورسوا منتقل ہو جائے گا اور نت نئی مشینوں اور آلات سے آراستہ ہو کر عوام و خواص کی خدمت کیلئے حاضر ہو گا۔

سالِ گزشتہ سے یہ ادارہ مہاراشٹر ہیلتھ یونیورسٹی سے ملحق ہو چکا ہے۔ بی، یو، ایم، ایس کورس میں داخلے کیلئے حکومتِ مہاراشٹر نے COMBINED MED - TEST کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس ٹیسٹ میں شامل ہونے کیلئے شرائط اخبارات میں آچکی ہیں اور ٹیسٹ میں کامیاب طلبہ ہی داخلے کے مستحق ہوں گے۔ بقیہ پچاس فیصد نشستوں پر داخلہ انتظامیہ اپنے اقلیتی اداروں کو حاصل شدہ حقوق کی ادائیگی کی بناء پر کرے گی جس کے لئے جلد ہی اخبارات میں اشتہار شائع ہوں گے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

کُل ہند خلافت کمیٹی کے زیرِ اہتمام چلایا جانے والا تاریخی تعلیمی ادارہ (خلافت کمیٹی کا بی، ایڈ کالج) گزشتہ دس سالوں سے اُردو میڈیم ہائی اسکولوں کو تمام مضامین میں اُردو ٹرینڈ ٹیچرس مہیا کرتا چلا آرہا ہے۔ دس سالوں کا اوسطاً نتیجہ ۹۶ فیصد ہے۔ ∴ ∴

پتہ: خلافت ہاؤس، ۱۷۳/۱۷۵، موتی شاہ لین بائیکلہ ممبئی ۴۰۰۰۲۷۔

غزلیں

تسنیم انصاری

رُت نئی ہے نئے گلاب کھِلا
ٹہنی ٹہنی میں آفتاب کھِلا

میری آنکھوں سے اک سوال بہا
ان کے ہونٹوں پہ اک جواب کھلا

جب کوئی غنچہ مُسکرایا ہے
میں نے جانا کہ میرا خواب کھلا

اپنے بچوں کی پرورش یوں کر
روشنائی پلا کتاب کھلا

اور پھر جیسے آگئی ہو بہار
میں کھِلا میرا ہمرکاب کھلا

لوگ سمجھے کہ یہ تبسم ہے
کِس سلیقے سے اضطراب کھلا

وفا راجہ واڑی

سب ہیں تیرے ساتھ کوئی آنکھ نم نہ کر
اپنا نکھار دے ہمیں جلووں کو کم نہ کر

سب پہ عیاں ہوا ہے تیری بیکسی کا حال
صدقے تیرے خزانے تو دام و درم نہ کر

تیری صداقتوں پہ نچھاور ہے دل کا چین
کوکن کے اے شعور تو سر اپنا خم نہ کر

تیرے قدم کے ساتھ قدم کو ملائے ہم!
منزل پہ چلتے جائیں گے منزل کا غم نہ کر

تیرے صفحوں پہ دل کی ہر اک داستاں ملے
مایوس اپنے دم سے کسی کا قلم نہ کر

تو ختم ہوگیا تو وفا کیا جئیں گے ہم
ہم سے ذرا بھی ہٹ کے الگ رخ صنم نہ کر

خطیب تہامی

ہے ضیائے عشق ہمراہ، گو قمر ہو یا نہ ہو
زندگی کی شب کی اب چاہے سحر ہو یا نہ ہو

دھوپ میں چلتا رہوں گا عزم و استقلال سے
گرچہ میری راہ میں کوئی شجر ہو یا نہ ہو

ساری راہیں چھوڑ کر اک راہ سیدھی ڈھونڈلی
چاہے میری رہ گزر اب بے خطر ہو یا نہ ہو

میری منزل ہے ستاروں سے پرے افلاک پر
چاہے میرا کوئی بھی اب راہبر ہو یا نہ ہو

میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا منزل کی طرف
اب مرے ہمراہ کوئی ہمسفر ہو یا نہ ہو

پار کرلوں گا زمین و آسماں کے سب حدود
اے خطیب اب چاہے کوئی رہ گزر ہو یا نہ ہو

ڈاکٹر ایم آئی ساجد
انگریڈ یولہ باول ۔ جلگاؤں

دل ہے کہ کسی بات پہ مسرور نہیں ہے
تقدیر کے ماتھے پہ کوئی نور نہیں ہے

دُنیائے محبت کا یہ دستور نہیں ہے
دولت بھی ملے ہم کو تو منظور نہیں ہے

موسیٰ کی طرح تجھ سے کہاں بات کریں اب
یارب تری دنیا میں کوئی طور نہیں ہے

دے جائیں صلہ ہم کو وفاؤں کا سرِ عام
اس شہر کے لوگوں کا یہ دستور نہیں ہے

جھک جاؤں کسی غیر کے قدموں پہ یہاں میں
اتنا تو ابھی ظرف یہ مجبور نہیں ہے

سچ بات پہ چڑھ جائیں صلیبوں پہ جو ہنس کر
اس شہر میں ایسا کوئی منصور نہیں ہے

خوشبو کی طرح تو بھی کہ تعاقب میں نکل جا
اس چاند کی بالیں تو ابھی دور نہیں ہے

ساجد سے ذرا دیر ملاقات تو کرلو
پانی کی طرح سادہ ہے مغرور نہیں ہے

مومن عبدالسلام

ماہ جون تاریخ کے آئینے میں

آنند نگر، نتیولی، کلیان

تاریخ	واقعہ
یکم جون ۱۹۵۵ء	چھوت چھات سے متعلق قانون نافذ کیا گیا۔
۲ر جون ۱۷۸۲ء	میسور کے حکمراں حیدر علی نے برطانوی فوج کو بری طرح شکست کا ذائقہ چکھایا۔
۳ر جون ۱۹۱۵ء	شاعر رابندر ناتھ ٹیگور کو سر کا خطاب دیا گیا۔
۶ر جون ۱۶۷۴ء	شیواجی نے رائے گڑھ کو دارالخلافہ بناکر رسم تاجپوشی ادا کی۔
۷ر جون ۱۶۳۸ء	مغل بادشاہ شاہ جہاں کی بیگم ممتاز محل کا انتقال ہوا۔
۸ر جون ۱۷۰۷ء	مغل بادشاہ اورنگ زیب کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں میں تخت نشینی کے لیے لڑائی چھڑ گئی معظم نے اپنی بھائی اعظم کو شکست دی۔ معظم بہادر شاہ کے لقب سے تخت نشین ہوا۔
۸ر جون ۱۹۳۶ء	ہندوستان ریڈیو کا نام بدل کر آل انڈیا ریڈیو رکھا گیا۔
۸ر جون ۱۹۴۸ء	ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان طیاروں کی پروازیں شروع ہوگئیں۔
۹ر جون ۱۹۶۴ء	لال بہادر شاستری ملک کے دوسرے وزیراعظم مقرر ہوئے۔
۹ر جون ۱۹۸۰ء	بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے مہاراشٹر کے پہلے مسلم وزیر اعلیٰ بنے۔
۱۱ر جون ۱۷۶۰ء	ارکاٹ کے جنوب میں تیار گار کے مقام پر حیدر علی اور انگریزوں کے درمیان لڑائی شروع ہوئی اور ۳۱ر اکتوبر ۱۷۶۰ء میں حیدر علی نے ارکاٹ پر قبضہ کرلیا۔
۱۵ر جون ۱۹۰۸ء	کلکتہ شیئر بازار کا قیام عمل میں آیا۔
۱۶ر جون ۱۹۲۵ء	محب وطن چترنجن داس انتقال فرماگئے۔
۱۸ر جون ۱۸۵۸ء	جھانسی کی رانی لکشمی بائی انگریزوں سے مردانہ وار لڑتے ہوئے ماری گئی۔
۱۸ر جون ۱۹۴۶ء	گوا کی آزادی کے لیے پہلی تحریک شروع ہوئی۔
۲۰ر جون ۱۸۵۸ء	انگریزوں کا گوالیار پر قبضہ ہوا۔
۲۱ر جون ۱۷۵۶ء	نواب سراج الدولہ کے آگے انگریز فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ برطانوی فوجی دستے کے کمانڈر ہول ویل نے نواب کے آگے خود سپردگی کردی۔
۲۱ر جون ۱۹۴۸ء	آزاد ہند کے پہلے گورنر جنرل چکرورتی راجگوپال آچاریہ مقرر ہوئے۔
۲۲ر جون ۱۵۵۵ء	مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں نے جلال الدین محمد اکبر کی جانشینی کا اعلان کیا۔
۲۳ر جون ۱۷۵۷ء	پلاسی کے میدان میں رابرٹ کلائیو اور نواب سراج الدولہ کے درمیان لڑائی ہوئی جس میں میر جعفر کی غداری کی وجہ سے نواب کو شکست ہوئی پورے بنگال پر انگریزوں کا قبضہ ہوگیا۔
۲۴ر جون ۱۲۴۰ء	رضیہ سلطان اپنے بھائی معزالدین کی قیادت میں مسلح بغاوت کے دوران ماری گئی۔
۲۴ر جون ۱۹۶۱ء	ہندوستان میں تیار شدہ سپر سونک جنگی طیارہ ایچ ای ۲۴ کی پہلی مرتبہ پرواز۔
۲۴ر جون ۱۹۶۳ء	قومی ٹیلیکس خدمات کا آغاز ہوا۔
۲۵ر جون ۱۶۵۸ء	محی الدین اورنگ زیب نے تمام گڑھ لڑائی جیتنے کے بعد اپنے والد شاہجہاں کو نظربند کرکے آگرہ قلعہ میں مقید رکھا۔
۲۵ر جون ۱۹۷۵ء	ہندوستان میں ایمرجنسی نافذ کی گئی۔
۲۶ر جون ۱۵۳۵ء	مغل بادشاہ ہمایوں نے گجرات کے حکمراں بہادر شاہ کو شکست دی۔
۲۹ر جون ۱۷۵۷ء	رابرٹ کلائیو نے میر جعفر کو بنگال بہار اور آسام کا نواب بنایا۔

کوکن کا ایک روشن چراغ تھا نہ رہا

﴿سابق ممبر آف پارلیمنٹ، مراٹھی کے مشہور ادیب دادا صاحب ساونت﴾

☆ابراھیم احمد تاج

کوکن کے ایک نامور مجاہدِ آزادی اور مراٹھی ادب کے مشہور ادیب و قلم کار و علم دوست شنکر راؤ باباجی ساونت عرف دادا صاحب ساونت مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۳؍ مئی ۱۹۹۹ء کو اس دنیا سے چل بسے جنھوں نے عمر کی نوے بہاریں دیکھیں۔ دادا صاحب ساونت کوکن کے ان گنے چنے لیڈروں میں تھے جو زندگی بھر قومی جماعت کانگریس کے وفادار رہے۔

رتناگیری ضلع کے گوھاگر تعلقہ کے ایک دیہات بھات گاؤں میں آپ کا جنم ہوا۔ بچپن سے ہی آپ ذہین طالب علم رہے۔ اسی لئے ۱۹۲۵ء میں میٹرک کے امتحان میں بمبئی بورڈ میں مراٹھا سماج میں اول رہے۔ بی۔ اے کی ڈگری آنرس کے ساتھ حاصل کی۔ اور ۱۹۳ء میں قانون کی ایل۔ ایل۔ بی ڈگری حاصل کر کے مہاڈ میں وکالت شروع کی۔ اور ایک نامور وکیل کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ زمانۂ طالب علمی سے ہی آزادی کی جوت دل میں جل رہی تھی اس لیے تحریک آزادی میں پیش پیش رہے۔

دوران وکالت مہاڈ اور اس کے آس پاس کے علاقہ میں سماج وادی پارٹی کا زور رہا۔ کرانتی ویر ناناصاحب پروہت اور دلت متر سُر بابا ناٹپنس ان دو عظیم لیڈروں کا اس علاقہ میں بول بالا تھا۔ ایسے ایام میں آپ نے ۱۹۵۹ء میں ہزاروں ورکروں کے ساتھ مہاڈ میں کانگریس کی بنیاد ڈالی اور سینکت مہاراشٹر کی تحریک میں آپ جیل بھی گئے۔ کانگریس پارٹی کو آپ نے دونوں تعلقوں میں (مہاڈ ۔ پولادپور) کافی مضبوط بنایا اور سماج وادی پارٹی کا زور کم کر دیا۔ مہاڈ میونسپلٹی کے الیکشن میں کانگریس پارٹی اکثریت میں جیتی اور آپ اٹھارہ سال مہاڈ میونسپلٹی کے پریسڈنٹ رہے۔ شہر کی ترقی و توسیع کے نمایاں کام انجام دیئے جس کی وجہ سے آپ مہاڈ میونسپلٹی کے مقبول و محبوب پریسڈنٹ کی حیثیت سے مشہور رہے۔ ۱۹۶۲ء میں مہاڈ پولادپور تعلقہ حلقۂ انتخاب سے ودھان سبھا کے لئے چن کر آئے۔ دوبارہ اسی حلقے سے ضمنی انتخاب میں ۱۹۶۵ء میں پھر سے چنے گئے۔ ۱۹۷۱ء میں قلابہ حلقۂ انتخاب سے لوک سبھا کے لئے چنے گئے۔ مہاراشٹر ودھان سبھا کے یہ پہلے اور واحد برسر اقتدار پارٹی کے آمدار ہوتے ہوئے آپ نے اس وقت کے کانگریس کے وزیر اعلیٰ آنجہانی یشونت راؤ چوہان کے

خلاف اسمبلی میں کوکن کے تعلق سے آواز اٹھائی۔"
آپ بجٹ کی تمام رقم پچھم مہاراشٹر کی ترقی کے لئے خرچ کر رہے ہیں ذرا کوکن کا بھی خیال رکھیے۔ کوکن کے ساتھ سوتیلا سلوک نہ کیجئے۔" جس پر پوری اسمبلی حیرت زدہ رہ گئی۔ آپ نے مراٹھی میں کوکن چیاو یتھا آنی کتھا कोकणच्या व्यथा आणि क[illegible] نامی کتاب لکھ کر کانگریسی لیڈران کو جھنجھوڑا۔

سیاست کے ساتھ ساتھ آپ ادب اور مطالعہ کے شوقین تھے۔ مراٹھی ادب کے ایک مانے ہوئے اور اچھے ادیب تھے۔ ادب میں فلسفہ سے انھیں خاصی دلچسپی رہی۔ بے لاگ قلم کی طاقت اور معلوماتی خزانہ کے زور پر آپ نے مراٹھی میں سات سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام یوگا یوگا نے چال لے لا ایشوراچا شودھ [illegible] ہے۔ اسی طرح سمبھاجی [illegible] راجے کی سوانح حیات اور 'مانوانے کے لے لا ایشورا چا شودھ' [illegible] 'مہاجن احوال' اور 'پرکاش جوت' نامی مراٹھی کتابیں لکھ کر مراٹھی ادب پر کافی احسان کیا ہے۔ اسی لئے ۱۹۶۴ء میں کوکن مراٹھی ساہتیہ سمیلن نے ان کو کوکن ساہتیہ بھوشن کے خطاب سے نوازا۔ مراٹھی کے ساتھ ساتھ آپ کو انگریزی زبان پر بھی کافی عبور حاصل تھا۔ آپ نے انگریزی میں بھی تین کتابیں تصنیف کی ہیں۔

سیاسی و ادبی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ کی تعلیمی خدمات نمایاں ہیں۔ جب دادا صاحب نے دیکھا کہ دیہاتی علاقے میں طلباء تعلیم سے محروم ہیں۔ آپ نے ۱۹۶۷ء میں رائے گڑھ سنگھشن پر سارک منڈل نامی ایک تعلیمی انجمن کی بنیاد ڈالی اور اس کا پہلا ہائی اسکول ورندھ میں قائم کیا۔ پھر پولادپور تعلقہ میں دیولے کاپڑے، مہاڈ تعلقہ میں چانڈوے، کونزھر مانڈلے، ٹیم گھر میں اور مانگاؤں میں کھرولی میں ہائی اسکول قائم کر کے دیہاتی بچوں کو سیکنڈری کا انتظام کر کے سماج میں تعلیمی بیداری پیدا کی اور جہاں جہاں ہائی اسکول قائم کئے وہاں کے مقامی لوگوں کے تعاون سے ہائی اسکول کے لئے عمارتیں بنوائیں۔ اس طرح دادا صاحب نے دیہاتوں میں تعلیم کی جوت جلادی۔

عمر کے ساتھ ساتھ آپ نے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کرنے کے باوجود کانگریس ورکروں کی برابر رہنمائی کرتے رہے۔ آپ کے چار بیٹوں میں آپ کے حقیقی جانشین و خلف ان کے چھوٹے صاحبزادے ایڈوکیٹ سدھاکر راؤ ساونت عرف انا ساونت ہیں جو اپنے آنجہانی پتا کے سماجی و سیاسی کاز کو بڑی تندہی سے جاری و ساری رکھے ہیں۔ آنجہانی دادا صاحب ساونت کو نہ کوکن بھول سکتا ہے نہ کوکن واسی بھول سکتے ہیں۔ کوکن کے لئے ان کی خدمات اور مخصوص مہاراشٹر کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ ہمیشہ امر رہیں گی۔ ایشور ان کی آتما کو شانتی عطا کرے۔

مثالی کیپٹن کا بقایا:

کیپٹن فقیر محمد مستری کی کریں گے۔

انہیں اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کا فن آتا ہے اور چونکہ ان کا پانی کے جہازوں سے تعلق رہا ہے اس لئے اس فن پر انہیں 'عبور' حاصل ہو چکا ہے۔ پل کیسا ہی کیوں نہ ہو کیپٹن فقیر محمد مستری اسے ایک پل میں طے کرلیں گے۔ فقیر محمد مستری اپنے دونوں "سرنیموں" کے ساتھ میرے لئے "مثالی کیپٹن" ہیں۔

کلچرل ڈیفیکٹ

نقش کوکن کے پچھلے شمارے (اپریل ۹۹ء) میں "کٹے گی رات نیا آفتاب دیکھیں گے" کے عنوان سے ایک مضمون نظر نواز ہوا جس میں ادارہ نے دبے لفظوں میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ کوکنی کلچر کا نقص ہے کہ لوگ نقش کوکن کو پسند تو کرتے ہیں لیکن اس کے خریدار اس لئے نہیں بنتے کہ ادارہ کے سربراہوں نے ان سے خریدار بننے کی درخواست نہیں کی۔

اسی طرح کے کلچرل ڈیفیکٹ کا میں نے عینی مشاہدہ اس وقت کیا جب کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب کے اعزاز میں ۱۱ اپریل ۹۹ء کو الماطیفی ہال میں ایک پروگرام جاری تھا ایک صاحب منتظمین سے اس بات کے لئے اصرار کر رہے تھے کہ انہیں اپنی جانب سے گلپوشی کی اجازت دی جائے (جبکہ مستری صاحب کو پیش کئے جانیوالے گلہائے عقیدت صرف اداروں کی جانب سے مقرر تھے) منتظمین نے جب ان کی درخواست کو نامنظور کیا تو وہ کچھ مایوس سے ہو گئے۔ میں وہیں قریب کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر ان کو مایوسی سے باہر نکالنے کیلئے ایک پیشکش کی کہ آپ ایک کتاب خرید لیجئے جس کی قیمت صرف سو روپئے ہے (آجکل ہار گلدستہ بھی پچاس روپیے سے کم میں کہاں آتا ہے) اور یہ کتاب خرید کر جب جلسہ کے اختتام پر آپ مستری صاحب سے ملنے جائیں گے تو کتاب کو اس طرح ہاتھ میں رکھئے کہ وہ مستری صاحب کو نظر آئے۔ مستری صاحب اپنے ایک قدردان کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر نہ صرف خوش ہوں گے بلکہ آگے بڑھ کر آپ کو ملیں گے مگر میری رائے انہیں پسند نہیں آئی اور وہ ناراض ہو کر جلسہ گاہ سے باہر نکل گئے۔ ::

حنیف گھنسار ممبئی ۱۰

عرضِ حال

میں نقش کوکن پابندی سے پڑھتی ہوں۔ مارچ کا شمارہ پڑھ کر دل کو دھکا لگا تو اپریل کے شمارے میں رشیدہ قاضی صاحبہ کا مضمون پڑھ کر دل کو اچھا لگا کہ امید کی کرن باقی ہے۔ میں ایک طالبہ ہوں اور بس میں اپنے کچھ مشوروں سے نقش کوکن کی مدد کر سکتی ہوں۔

۱۔ آپ طالبعلموں کے ذریعہ اس پرچہ میں اسلامی مضامین لکھنے کی حوصلہ افزائی کریں اور اچھے مضمون کو اگر نقد نہیں تو سرٹیفکیٹ سے نوازیں۔

۲۔ آپ کچھ افراد کو مختص کریں جو اس پرچہ کے لئے مالی مدد اکٹھا کریں۔

ممکن ہے میرے مشورے درست نہ ہوں لیکن ہر حال میں میری دعا ہے کہ اس نقش کوکن کو میں تاحیات پڑھ پاؤں۔ آمین۔

نگین عبدالرشید ناخدا
بھیونڈی

کیپٹن فقیر محمد مستری۔ شخصیت و خدمات

ترتیب : علی ایم شمسی، حسن عبدالکریم چوگلے

قیمت : ۱۰۰روپے

ملنے کے پتے ○ کنج عافیت پلاٹ نمبر ۲۰۹، سیکٹر ۱۷ نیرول نئی ممبئی۔۷۰۶ ○ نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ A۹۳ نوانگر ڈاکیارڈ روڈ ممبئی ۱۰ ○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ ممبئی، دہلی، علی گڑھ ○ مکتبہ فاران ممبئی۔

جناب فقیر محمد مستری زمانہ ساز شخصیت کا نام ہے۔اپنی ہمہ جہتی کار گزاریوں کی بناپر وہ ہر جگہ مقبول و معروف ہیں۔ قناعت، ملنساری، خوش اخلاقی، شفقت، خدمتِ خلق اور شیریں بیانی ان کی زندگی کے ایسے پہلو ہیں جنھوں نے ان کی شخصیت کو جادو اثر بنادیا ہے۔اسی لیے ان کے دوست و احباب کا حلقہ بہت وسیع ہے اور ہر طبقے میں پھیلا ہوا ہے۔ کوکن کے تعلیمی، سماجی و صحافتی افق پر اپنی جلیل القدر خدمات کے ذریعے انھوں نے جو نقوش چھوڑے ہیں وہ انمٹ ہیں۔ان نقوش اور ان کی پہلودار شخصیت کی عکاسی کیپٹن ''فقیر محمد مستری۔ شخصیت و خدمات'' نامی کتاب میں بڑے خوبصورت انداز میں کی گئی ہے۔ یہ کتاب مستری صاحب کی عقیدت اور محبت میں جناب علی ایم شمسی اور جناب حسن عبدالکریم چوگلے نے شایع کی ہے۔ ان دو حضرات نے ۲۴ قلم کاروں سے رابطے قائم کیے اور ان سے مضامین حاصل کر کے ایک خوبصورت کتاب کی شکل دی ہے۔کتاب کی ترتیب و تدوین میں جو پریشانیاں درپیش رہتی ہیں ان سے وہ لوگ بخوبی واقف ہیں جو اس 'کارزار' سے گزرتے رہتے ہیں۔ میں شمسی صاحب اور حسن چوگلے صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنی پیہم کوششوں سے اس شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے جو عمر بھر زندگی کے ہر گوشے میں کوکن کے لوگوں کو سرخرو اور سربلند کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ ورنہ یہ المیہ تو ہماری معاشرتی زندگی کا ایک دردناک پہلو ہے۔

توقع ہے یہی مردہ پرست احباب سے عارف
جلی حرفوں میں لکھیں گے مرے کتبے کی تحریریں
(عارف سیمابی باکوٹی)

شمسی صاحب نے اپنی تقریروں میں بارہا اس کا ذکر کیا ہے کہ وہ جو کچھ ہیں وہ مستری صاحب کی رہنمائی و حمایت کے سبب ہیں۔اس پر شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر یونس اگاسکر لکھتے ہیں کہ ''افسوس ہم کو میر سے صحبت نہیں رہی ورنہ ہم بھی اس صحبت سے فیض یاب ہو کر سرفراز و سربلند ہوتے۔ اس رشک سے صاف ظاہر ہے کہ بلند و بالا شخصیتوں کو بھی مستری صاحب کی شخصیت کی ہمہ جہتی کا اعتراف ہے۔اور یہ کتاب اس اعتراف کی ایک بیّن دلیل ہے۔

اس کتاب میں مستری صاحب کی شخصیت اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اجمالاً سہی مگر بڑے بلیغ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۲۴ قلمکاروں نے اپنے اپنے انداز میں قلم اٹھایا ہے مگر Repeatation

والی بات بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ یہ مستری صاحب کی بوقلموں شخصیت کا اثر ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

سب سے پہلے ہم کتاب کے مرتب جناب حسن چوگلے کی تحریر سے یہ واقعہ نقل کرتے ہیں۔

"سابق وزیر مہاراشٹر بابو راو بیلوسے سے مستری صاحب کے دیرینہ تعلقات تھے۔ گاؤں میں جے ٹی (چھوٹی سی بندرگاہ) بنانے کے لیے ہم لوگ مستری صاحب کے پاس پہنچے اور ہماری التماس پر مستری صاحب جے ٹی کی تعمیر کے سلسلے میں بیلوسے سے ملے اور جے ٹی بن گئی۔ انھیں دنوں مستری صاحب کے گھر میں فون نہیں تھا ہم لوگوں نے تجویز رکھی کہ ہم بابو راو بیلوسے سے بات کرتے ہیں مگر مستری صاحب نے سختی سے منع کر دیا۔ وہ اپنے ذاتی کام کے لیے کبھی سفارش کے قائل نہیں تھے حالانکہ میں نے بہ چشمِ خود دیکھا ہے کہ بااختیار لوگ ان کی بے پناہ عزت کرتے تھے۔"

ڈاکٹر یونس اگاسکر نے اپنے مضمون میں مستری صاحب کی شوخیٔ طبع کے حوالے سے ایک واقعہ بقیدِ تحریر لایا ہے۔

"میں نے ان کے ساتھ موربہ کا سفر جیپ میں کیا تو پہلی بار سفر کی زحمت اور تکان سے محفوظ رہنے کا احساس ہوا۔ اس سفر میں ڈاکٹر نائیک نے آرمڈا جیپ کی تعریف کی کہ وہ ہماری کمانڈر سے بہتر ورژن کی گاڑی ہے اور راستے میں کسی اور گاڑی (غالباً ٹریکس کو) آرمڈا بتایا۔ مستری صاحب نے فوراً ان کی تصحیح کی اور راستے میں جہاں کہیں انھیں آرمڈا دکھائی دی۔ بچوں کی طرح انگلی اٹھا اٹھا کر "نائک صاحب آرمڈا' ڈاکٹر صاحب آرمڈا" کہتے ہوئے ان کی تصحیح کرتے گئے۔ اور میں ان کی طبیعت کے کھلنڈرے پن سے لطف اندوز ہوتا رہا۔"

مضمون کی طوالت کے خوف سے میں صرف ایک اور واقعے کے ذکر پر اکتفا کر رہا ہوں محترم عبدالغنی پاؤسکر نے بڑا دلپذیر یہ واقعہ رقم کیا ہے۔

"ذمہ داریوں کے نبھانے کی انتہا مستری صاحب سے سیکھی جا سکتی ہے۔ عالی جناب حسین ایم دلوائی سابق ممبر پارلیمنٹ اور سابق وزیر مہاراشٹر کے دولت خانے پر ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ مستری صاحب ادارے کے سکریٹری تھے وہ ابتدا سے آخری لمحات تک جلسے کی کارروائی کو انجام تک پہنچاتے رہے۔ اختتام جلسہ پر معذرت چاہی کہ اب اجازت دیجیے۔ والدہ کے انتقال کا یہ ٹیلی گرام آیا ہوا ہے اور مجھے وطن جانا ہے۔"

فرض کی ادائیگی میں صبر کے اس مظاہرے کی مثال دور دور تک نہیں ملتی۔ غرض مدیر، مقرر، دوراندیش، جوہر شناس، علم دوست اور ادب آشنا شخص کی ذات اور زندگی کے بیشتر پہلوؤں پر اس کتاب میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ جناب عارف احمد جی، جناب شرف کمالی، تسنیم انصاری، محمود الحسن ماہر، شاکر سوپاروی اور وفا راجے واڑی نے منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ یہ خراجِ عقیدت بلا شبہ مبالغے سے مبرا ہے۔

کتاب میں پروفیسر قاسم امام کا لکھا ہوا سپاس نامہ بھی شامل ہے اور کچھ یادگار تصاویر بھی۔ جو کتاب کی معنویت میں اضافہ کرتے ہیں۔ المختصر نئی نسل کی ہدایت اور فیض یابی کے لیے ایک جامع کتاب کی اشاعت پر مرتبین کو پھر ایک بار مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ادارہ)

نجیب حسن دانڈیکر

بہت ہی مسرت کے ساتھ یہ خبر نقش کوکن کے ذریعہ دی جارہی ہے کہ میرے بھائی نجیب حسن ڈانڈیکر متوطن کھارا انبولی، مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڑھ کا رشتۂ ازدواج جناب سعید ابراہیم خیر ساکن بانکوٹ کی دختر نازیہ کے ساتھ بروز جمعہ ۲۳راپریل ۱۹۹۹ء کو طے ہوا ہے اور منگنی کی رسم بھی انجام دی گئی ہے۔ دوست و احباب روشن اور تابناک مستقبل کے لئے دعا کریں۔

آصف حسن ڈانڈیکر (AD)

شعری نشست

۲۸راپریل ۱۹۹۹ء کو جے ایم راٹھی انگلش اسکول روہا ضلع رائے گڑھ میں نوگل بھارتی کے زیر صدارت شعری نشست منعقد ہوئی ۔ جس میں سیف اللہ سیف ، کنول مہسلائی، ساغر شولاپوری، مشتاق احمد، مشتاق پونوی، امین شولاپوری، عبدالرزاق رند شولاپوری، عثمان ساگر اور نوگل بھارتی نے شعری تخلیقات پیش کیں ۔ ساغر شولاپوری نے نظامت کے فرائض انجام دئے ۔ عبدالحمید دیوان کے ہدیہ تشکر کے بعد شعری نشست حسن وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

نوگل بھارتی۔ علی باغ۔ رائے گڑھ

مروڈ میں بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کے ہاتھوں سنگ بنیاد

مروڈ جنجیرہ میں کوکن انتی منڈل کی نگرانی میں وسنت راؤ نائیک کالج برائے آرٹس اور کامرس کا سنگ بنیاد سابق وزیر اعلیٰ بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کے ہاتھوں رکھا گیا۔

تقریب سنگ بنیاد کی صدارت ممبئی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ششی کانت کرنیک نے فرمائی۔ ایڈوکیٹ اسمٰعیل گھوے نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ بعد ممبر اسمبلی سنیل تٹکرے اور رائے گڑھ ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر کملا کانت ٹھاکور نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جبکہ غلام پیش امام اُپ سبھاپتی اقبال لالسے، بھالچندر بھوئیر، سبھاش مہاڈک سابق صدر ضلع پریشد عبدالستار انتولے، سلیم داماد، ارشاد خطیب، ڈاکٹر اقبال حسوارے اور دیگر معززین موجود تھے۔

شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی میں انور عظیم کی آمد

گزشتہ دنوں شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی کی دعوت پر اردو کے ممتاز افسانہ نگار، بزرگ صحافی اور نام ور مترجم جناب انور عظیم شعبے میں تشریف لائے تو ان کے اعزاز میں ایک مخصوص ادبی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر جناب انور عظیم نے اردو ادب کے مستقبل، ترجمے کے مسائل، اردو فکشن اور ترقی پسند تحریک پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس محفل میں محافظ حیدر، حسن کمال، انور قمر، سلام بن رزاق، مقدر حمید، اطہر عزیز اور صدر شعبہ و اساتذہ کے علاوہ ایم اے اور ایم فل کے طلباء و طالبات نے شرکت کی۔

مہمان خصوصی نے اس پر زور دیا کہ نئی پود کو کلاسیکی اور عصری ادب سے واقف کرا کے ان کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا نہایت ضروری ہے اور یہ کام کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ بہتر طریقے پر کر سکتے ہیں۔ طلبہ سے گفتگو کرنے کے بعد انھوں نے اطمینان کا اظہار کیا کہ ان میں ادبی صلاحیتیں موجود ہیں جو تابناک مستقبل کی نشاندہی کرتی ہیں۔

حسن کمال صاحب نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے اردو کی نئی نئی بستیوں کی طرف توجہ دلائی۔ شعبہ اردو کے سربراہ ڈاکٹر یونس اگاسکر نے ممبئی جیسے بڑے شہروں میں اضلاع سے ہجرت کر کے آئے لوگوں میں اردو زبان و ادب سے دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے ان کی نئی نسل کو کلاسیکی ادب کے پس منظر سے واقف کرانے اور اعلیٰ ادب کی چاٹ لگانے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔

معیار اہم ہے

ایس ایس سی، ایچ ایس سی طلباء امتحانات سے فارغ ہو چکے ہیں۔ بس نتائج کا انتظار ہے اور اس کے بعد داخلوں کے لئے دوڑ شروع ہو گی۔ جب جب قوم کو جھٹکے لگے، قوم نے تعلیم کی جانب دوڑنا شروع کیا، ایسی ہماری ڈیڑھ سو سالہ تاریخ رہی ہے۔ ۱۸۵۷ء کے انقلاب اور اس میں مسلمانوں کے قتل عام، تباہی و بربادی کے نتیجے میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جیسا ادارہ وجود میں آیا۔ ۹۲۔۱۹۹۳ء کے فسادات بھی ملک کے مسلمانوں کے لئے "شاک ٹریٹمنٹ" ثابت ہوئے جس کے نتیجے میں مسلمانوں میں تعلیمی بیداری پیدا ہوئی۔ تعلیمی بیداری کے ساتھ ساتھ یہ رجحان بھی فروغ پانے لگا کہ مادری زبان میں تعلیم بہت ضروری ہے۔ اردو میڈیم کی جانب والدین کی توجہ ہوئی۔

لیکن ممبئی شہر اور اطراف کا جہاں تک تعلق ہے، میڈیم سے زیادہ معیار پر توجہ دینا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ ممبئی و اطراف کے اردو میڈیم اسکولوں کا معیار گذشتہ پندرہ بیس سالوں میں تشویشناک حد تک برا ہے۔ شہر میں جگہ جگہ ایس ایس سی طلباء کی کوچنگ کے لئے سماجی اداروں نے فری کلاسز شروع کی ہیں۔ ان کلاسیز سے وابستہ افراد کا یہ تجربہ ہے کہ اردو اسکولوں کے طلباء کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جنہیں ایک جملہ اردو زبان میں لکھنے کیلئے کہا جائے تو وہ صحیح جملہ نہیں لکھ سکتے۔ حالانکہ شہر کے تمام اردو اسکولوں کی مجموعی صورتحال ایسی نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی اردو اسکولوں اور طلبا کی اچھی خاصی تعداد کی استعداد کا یہ حال ہو۔ تب ملت کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔

بے شک مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنا، فطری اور سائنسی طور پر بہتر ہے۔ لیکن ضروری یہ بھی ہے کہ طلباء کو مادری زبان میں معیاری تعلیم دی جائے۔ صرف طلبا اور والدین کو اردو ... کی جانب متوجہ کرنے میں ہی ساری محنت صرف نہ کی جائے بلکہ کچھ توجہ اردو اسکول کے معیار تعلیم کو بلند کرنے پر بھی دی جائے۔ اگر اردو اسکولوں میں معیار بلند ہوگا تو ہماری قوم کے طلبا اور والدین کو اردو اسکولوں کی طرف متوجہ کرنے کا پچاس فیصد کام خود بخود ہو جائے گا۔ اب رہی بات یہ کہ اردو اسکولوں کا معیار تعلیم کیسے بلند ہو۔ تو پہلے یہ پتہ کیا جائے کہ اردو اسکولوں کے گرتے ہوئے معیار کا سبب کیا ہے۔ پھر ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اردو کے بقاو فروغ کیلئے یہ بہت ضروری ہے۔

ہونہار طلباء رطالبات اور محنتی ٹیچرز کیلئے شیروانی ایوارڈ

اتر پردیش کے چار مقامات کے پانچ اداروں (۱) بیگم شیر گرلز انٹر کالج، بستی (سدھارتھ نگر) (۲) عائشہ رشید گرلز ہائر سکنڈری اسکول، لار ضلع دیوریہ (۳) اولیس قرنی مخدوم انٹر کالج، لار ضلع دیوریہ (۴) منگر اواں انٹر کالج ضلع اعظم گڑھ (۵) مسلم گرلز اسکول فتح پور میں ۱۹۹۸ء کے امتحان میں اعلیٰ ترین پوزیشن حاصل کرکے شیروانی انعام جیتنے والے اکتیس ہونہار ترین طلباء رطالبات اور اپنے اپنے مضمون میں نتیجہ بہتر کرکے شیروانی ایوارڈ جیتنے والے سترہ لائق و محنتی ٹیچرز کو الحاجہ بیگم تارا رشید شیروانی صاحبہ (چیئرمین بھارت سیوا ٹرسٹ، چیئرمین شیروانی انڈسٹریل سنڈیکیٹ لمٹیڈ اور چیئرمین ایمریٹس شیروانی شوگر سنڈیکیٹ لمٹیڈ) کی طرف سے دلی مبارکباد کے ساتھ انعام رایوارڈ بھیجے گئے۔

عجیب بات یہ ہے کہ منگر واں انٹر کالج میں کسی طالب علم کو انعام نہیں ملا۔ اس لئے کہ ۱۹۹۸ء میں اس کالج میں کوئی فرسٹ ڈویژن نہیں۔ اور پرنسپل صاحب نے سکنڈ ڈویژن میں سب سے زیادہ مارکس حاصل کرنے والے طلباء کے نام ہی نہیں بھیجے۔

انجمن اسلام ممبئی کا تکنیکی تعلیم کی جانب ایک اور قدم

۲۳ راپریل ۱۹۹۹ء کو بعد نماز جمعہ انجمن اسلام ممبئی نے نیو پنویل، نئی ممبئی میں تکنیکی تعلیم کے ایک نئے کمپلیکس کا سنگ بنیاد رکھا۔ نیو پنویل میں دس ایکڑ کے وسیع و عریض پلاٹ پر جلد ہی ایک پالی ٹیکنک وجود میں آجائے گا اور رفتہ رفتہ اسی قطعہ اراضی میں کالج آف نرسنگ، کالج آف آرکی ٹیکچر اور کالج آف فارمیسی بھی بن جائیں گے۔ یہ تمام ادارے انجمن اسلام کے اداروں کی زنجیر میں چار اور کڑیوں کا اضافہ کریں گے اور یہ تعداد ۶۷ تک پہنچ جائے گی، ان میں تقریباً ساٹھ ادارے موجودہ صدر انجمن ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا کے دورِ صدارت میں پایہ تکمیل کو پہنچے ہیں۔

سنگ بنیاد کے اس خوبصورت جلسے میں ڈاکٹر جمخانہ والا نے اپنے افتتاحی کلمات میں نئی نئی بستیوں میں تکنیکی تعلیم کی ضرورت اور اس کی اشاعت پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی جناب عبدالرزاق کالسیکر صاحب کی خصوصی توجہ اور عنایت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ان کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی انجمن اسلام کو ان کی سرپرستی حاصل رہے گی۔ محمد حاجی صابو صدیق پالی ٹیکنک کے سابق طلباء کی انجمن اوسا کی خدمات کا

ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ان کی سرگرمیوں کو سراہا۔ حاجی محمد صابو صدیق کے پرنسپل اور اوسا کے صدر محمد ہارون اعظمی نے اپنی تقریر میں ان حالات و واقعات پر تفصیل سے ذکر کیا جن کی بناء پر پنویل میں انجمن اسلام کا یہ تعلیمی کمپلیکس وجود میں آرہا ہے۔ اخیر میں انجمن اسلام کے اعزازی جنرل سکریٹری جناب عبدالعظیم کھکھٹے نے مہمانان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

راجے واڑی میں استقبالیہ

ایس، پی، ایم اردو ہائی اسکول کا شمار راجیواڑی اپنی ثقافتی سرگرمیوں کے اعتبار سے معروف درسگاہوں میں کیا جاتا ہے۔ صدر انتظامیہ محترم لیاقت لمباڑے، صدر مدرس مسیح الدین غوری، سرپنچ اشرف کاپڑی اور دیگر اراکین انتظامیہ اس قسم کی سرگرمیوں میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔

گزشتہ ماہ زمبیا سے اپنے وطن آئے ہوئے جناب لیاقت عثمان کاپڑی کو اسکول میں ایک شاندار استقبالیہ دیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم ابراہیم عثمان کاپڑی (باوا سیٹھ) نے فرمائی۔ مہمانانِ خصوصی کے طور پر الحاج ناصر عبدالرحمٰن کاپڑی، مراد ابراہیم کاپڑی اور مہاڈ کی معروف سماجی شخصیت شری پانڈو سیٹھ جادھو نے شرکت کی۔ کاپڑی برادران گاؤں کی فلاح و بہبود کے لئے اور اسکول کی ترقی کے لئے ہمہ وقت سرگرم رہتے ہیں۔

حافظ کبیر الدین صاحب نے سورۂ رحمٰن کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز کیا۔ ہشتم جماعت کے طالب علم شہزادہ رضوان نے حمد پڑھی تو نعتِ رسول اکرم اظہر معظم دھنشے نے سنائی اور دادِ تحسین سے نوازے گئے۔ سعدیہ شفیع ساونت کی نظم اور شاذیہ امانت انصاری کی انگریزی تقریر نے محفل کے وقار کو دوبالا کردیا۔ ناظم جلسہ تسنیم انصاری نے اپنی تازہ ترین استقبالیہ نظم پڑھی۔ محترم غوری صاحب نے معزز مہمان کے سامنے اسکول کے مسائل پیش کئے۔ لیاقت عثمان کاپڑی صاحب نے سائنسی تجربہ گاہ کی عمارت اور اس کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ اس جلسہ کے انعقاد میں پورا پورا تعاون دینے والے تمام اسٹاف و ممبران اس اعلان سے باغ باغ ہوا ٹھے۔ بعد ازاں منظوم اظہارِ تشکر کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ڈاکٹر امام الدین اُندرے مسینا اسپتال بائیکلہ کے اعزازی کنسلٹنگ سرجن نامزد

کوکن کے علاقے سائیگاؤں تعلقہ شری وردھن ضلع رائے گڑھ کے نوجوان، ملنسار، دیندار، غریبوں کے ہمدرد اور ابھرتے ہوئے کنسلٹنٹ سرجن ڈاکٹر امام الدین اُندرے کا مسینا اسپتال بائیکلہ کے ٹرسٹیز نے اعزازی سرجن کے طور پر یکم اپریل سے تقرر کیا ہے۔ موصوف پرنس علی خان اسپتال مجگاؤں میں بھی اعزازی کنسلٹنگ سرجن کے طور پر کام کررہے ہیں۔ پچھلے سال آزادی کی گولڈن جوبلی کے موقع پر مسلم کنونشن کی جانب سے موصوف کو 'بیسٹ سرجن آف دی ایئر' کا ایوارڈ دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب اپنے طبی پیشے میں شرعی

اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آپریشن تھیٹر میں مستورات کی سرجری کے دوران پردہ کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ غریب مریضوں کے لئے خصوصی رعایت دیتے ہیں۔ ڈاکٹر امام الدین اُندرے اپنی خوش اخلاقی، غریبوں کے لئے ہمدردی اور سرجری میں مہارت و کامیابی کے لئے ایک مختصر سے عرصے میں کافی مقبول ہوئے ہیں۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ کوکن کے ایک کامیاب سرجن کی خدمات کے لئے دور دور سے مریض ان کے پاس آنے لگے ہیں۔

ادارہ نقش کوکن دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر امام الدین اُندرے کے ہاتھوں میں مزید شفا عطا کرے۔ آمین

ڈاکٹر امام الدین اُندرے کے ملنے کے اوقات (روزانہ شام ۴ بجے سے ساڑھے چھ بجے) ڈائمنڈ کلنک، کیڈی آرکیڈ، ناگپاڑہ۔ فون 3083560
(روزانہ شام ۷ تا ۹ بجے) پرنس علی خاں اسپتال، مجگاؤں، فون 3754343

کرجی آمشیت کی نل پانی اسکیم کا افتتاح

کرجی آمشیت، تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری میں مورخہ ۲۲/اپریل ۱۹۹۹ء کو نل پانی اسکیم کا افتتاح، رتناگیری ضلع پریشد کے صدر جناب شنکر کانگنے کے ہاتھوں ہوا۔ اس موقع پر ضلع پریشد کے رکن جناب مدھوشر گاونکر، کھیڈ پنچایت سمیتی کی سبھاپتی محترمہ سوپریا پوار اور نائب سبھاپتی جناب جعفر سردے، سابق سبھاپتی جناب سکندر جسنائک، شری کانت چوان حاضر اور کرجی گاؤں کی سرپنچ محترمہ فاطمہ پرکار اور نائب سرپنچ جناب عبدالحمید پرکار موجود تھے۔

پروگرام کی نظامت جناب اقبال پرکار نے کی۔ پروگرام کے آخر میں جناب رفیق ابراہیم پرکار نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح کرجی آمشیت والوں کی ایک دیرینہ پانی کی مانگ پوری ہوئی۔

جناب رفیق ابراہیم پرکار

مسلم یونیورسٹی میں نیا کورس

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اس تعلیمی سال سے ایک نیا کورس ماسٹر آف اپیلی کیشن ٹو لائبریریز MCAL شروع کیا جارہا ہے۔ اے ایم یو کی طرف سے جاری ایک پریس ریلیز کے مطابق یہ کورس طلبہ کو جدید ترین اطلاعاتی و مواصلاتی ٹکنالوجی کی تربیت دینے کے لئے شروع کیا جارہا ہے۔

شعبہ لائبریری اور انفارمیشن سائنس کے چیئرمین پروفیسر شباہت حسین نے بتایا کہ یہ کورس ملک کی ان لائبریریوں کی ضرورتوں کے مد نظر تیار کیا گیا ہے جو پوری طرح خودکا ہیں۔ ابتدائی طور پر اس میں دس سیٹیں ہوں گی۔

واشی فلائی اوور پُل ٹاٹا کے ہاتھوں افتتاح

ممبئی کے ٹرافک نظام میں آسا اور بہتری پیدا کرنے کی غرض سے ۵ فلائی اوور کے تعمیری پروجیکٹ میں سب سے اہم سائن۔ پنویل روڈ پر واشی فلائی اوور پل کا افتتاح مشہور صنعت کا شری رتن ٹاٹا کے ہاتھوں عمل میں آیا ممبئی سے پونے اور جنوبی بھارت آنے جانے والی گاڑیوں کیلئے یہ فلائی اوور پل نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوگا کیونکہ اب واشی کے قریب گاڑیوں کو سگنل کے انتظار میں کھڑے رہنے ضرورت نہیں ہوگی۔ ۵۵ پلوں کے

مجوزہ تعمیری پروجیکٹ میں واشی کا فلائی اوور ۱۰ واں پل ہے۔ میسرز گیمن انڈیا لمیٹیڈ کے زیر نگرانی تعمیر کردہ اس پل کی تعمیر پر ۱۷ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ ۶۷۶ میٹر طویل یہ پل جدید تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے تعمیر کیا گیا ہے۔

محترمہ عزیزہ اسماعیل سولکر کے اعزاز میں الوداعی تقریب

کرلا اردو بوائز اسکول کی سینیر معلمہ محترمہ عزیزہ اسماعیل سولکر نے اپنی ساڑھے اڑتیس سالہ طویل مدتی ملازمت سے سبکدوشی پر ان کے اعزاز میں یکم مئی ۹۹ء کو زیر صدارت عالی جناب احمد ابراہیم مھسکر ایک شاندار الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے جماعت المسلمین کرلا کے صدر محترم جناب عبداللطیف یوسف مرکر تھے۔ محترمہ عزیزہ آپا چوں کہ اپنی ملازمت کے ساڑھے سینتیس سال اپنے گانو کرلا کے دو اسکولوں میں گزار چکی تھیں اس لیے اس موقعے کو غنیمت جان کر گانو کے بیش تر معتقد حضرات و دیگر خرد و کلاں بڑی بھاری تعداد میں حاضر تھے۔

صاحبِ اعزاز کی گلپوشی صدر جلسہ کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ بعد میں اسکول کے تدریسی عملے کے ساتھ طلبہ اور گانو کے عزیز و اقارب کی جانب سے بیش قیمت تحائف و گلہائے عقیدت پیش کیے گئے۔ مضافاتی اسکولوں سے بھی کچھ تحائف اور گلہائے عقیدت کا نذرانہ پیش کیا گیا۔

اس موقعے پر سب سے پہلے اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالحمید ہوڑیکر، اساتذائے کرام محترمہ برمارے، محترمہ فرزانہ سولکر، محترمہ ریحانہ مجگانوکر، محترمہ رضوانہ سولکر کے ساتھ اسکول کے طلبہ راحیل بارگیر، سعود ہوڑیکر اور آفتاب عالم مقادم نے محترمہ عزیزہ آپا کی تعریف و توصیف سے سامعین کو مسحور کر دیا۔ دیگر مقررین میں جناب عبدالرحمن دستا، جناب عبدا[illegible] مجگانوکر، جناب شوکت قا[illegible] (کیندریہ پرکھ) جناب عبداللطی[illegible] مقادم (صدر مدرس، مستری [illegible] اسکول رتناگری)، جناب ابوبکر بھا[illegible] جناب احمد ہوڑیکر، محترمہ خاتو[illegible] ناکاڑے آپا۔ جناب آئی وائی سو[illegible] (سابق صدر مدرس مستری ہائی اسکول رتناگری) مہمانِ خصوصی جنا[illegible] عبداللطیف مرکر اور صدر جلسہ جنا[illegible] احمد مھسکر صاحب نے محترمہ عزیزہ[illegible] کی تعلیمی و تدریسی خدمات اور ان[illegible] غیر نصابی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی او[illegible] اس طرح اس بات کا یقین دلایا ک[illegible] اسکول کی ترقی و بقا میں عزیزہ آپا کی جا[illegible] توڑ کوشش ہمیشہ یادگار رہے گی۔

محترمہ عزیزہ آپا نے اپنی جوا[illegible] تقریر کے دوران اپنی طویل مد[illegible] ملازمت بہ خیر و عافیت اور باعزت انجام دینے پر اطمینان قلب حاصل ہونے کا اظہار کیا اور اپنے صد[illegible] مدرسین و اساتذائے کرام کی گراں قد[illegible] رہبری اور تعاون کے ساتھ اپنے شوہ[illegible] نام دار جناب آئی وائی سولکر کی پشت پناہی اور رہ نمائی کا بھرپور ذکر کیا۔ انھوں نے بوائز اسکول کے لیے ایک سیلنگ فین اور گرلز اسکول کے لیے دو

کرسیاں بہ طور تحفہ پیش کیں۔

جلسے کی ابتدا ماسٹر معین الدین مجگانوکر کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوئی اس کے بعد اسکول کے بچوں نے حمد اور استقبالیہ گیت سحر انگیز دھن میں پیش کیا۔ جلسے کی نظامت اور اظہار تشکر کی ادائیگی صدر مدرس جناب عبدالحمید ہوڑیکر نے بہ حسن و خوبی انجام دی۔

عبدالمجید یوسف مجگانوکر۔ کرلار تناگری

اوقاف

وقف سے متعلق آج کے سنگین مسائل میں سب سے مشکل اور پیچیدہ مسئلہ جائیداد اوقاف پر غاصبانہ قبضہ ہے۔ یہ بھی تقسیم ملک کے نتائج میں سے ایک ہے جس کی وجہ سے متعدد افراد اوقاف کو چھوڑ کر پاکستان چلے گئے یا جانے کے لئے مجبور ہوگئے۔ ایسی متعدد جائیدادیں کسٹوڈین کے قبضہ میں چلی گئیں۔ حالانکہ اب عبادت گاہ اور دوسرے مقدس مقامات وقف بورڈ کے حوالے کئے جارہے ہیں لیکن اب بھی متعدد ایسی جائدادیں ہیں جو غاصبانہ قبضہ میں ہیں اور جنہیں حاصل کرنے کیلئے مقدمہ بازی ناگزیر ہے۔

ممبئی کے ساحلی علاقوں سے اسٹیمر سروس

وزیر اعلیٰ رانے کی صدارت میں منعقدہ ریاستی کابینہ نے شہر کے آٹھ ساحلی مراکز سے "مسافر اسٹیمر" سروس شروع کرنے کی تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گیٹ وے آف انڈیا، حاجی علی، کف پریڈ، نریمان پوائنٹ، گرگام چوپاٹی، اقصیٰ بیچ، جوہو ورسوا اور گورائی سے مسافروں اور سیاحوں کو سمندری راستوں سے مختلف پوائنٹ تک لانے لے جانے کے لئے پسنجر اسٹیمر (لانچ) اس ماہ کے آخر تک شروع کی جائے گی لیکن موسم باراں میں اس سروس کو بند رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ممبئی شہر میں ٹریفک کے بوجھ کو کم کرنے کیلئے سمندری راستے کے استعمال کی تجویز کئی سال پہلے حکومت کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ ماہرین نے مغربی مضافات کے ورسوا علاقہ سے نریمان پوائنٹ تک نئی ممبئی سے گیٹ وے آف انڈیا تک اسٹیمر سرویز شروع کرنے کے مشورے دیے تھے۔ لیکن نئی ممبئی اور گیٹ وے آف انڈیا کے درمیان ہاوورڈ کرافٹ سروس شروع کی گئی جو کہ کامیابی سے جاری ہے۔

الوداعی جلسہ

مورخہ یکم مئی ۱۹۹۹ء کی صبح ۹ بجے رائے گڈھ ضلع پریشد کل پرائمری اردو اسکول نادگاؤں تعلقہ مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ میں جناب احمد کاسکر کے زیر صدارت جماعت ہفتم کے طلبہ کے اعزاز میں الوداعی جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت ششم کے طالب علم توفیق دھنسے کی تلاوتِ قرآن کے بعد تعلقہ پنچایت سمیتی مروڈ جنجیرہ کی سبھاپتی محترمہ سمیتا کھیڈیکر نائب سبھاپتی محترم اقبال لالسے گرام شکشن سمیتی کے نائب سبھاپتی اسلم ہلدے اور گاؤں کی معزز ہستیوں نے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں جماعت ہفتم کے طلبہ کی خدمت میں اسکول کی جانب سے ہدیے پیش کئے گئے۔ نیز مختلف سرگرمیوں میں حصہ لے کر اول تا سوم نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ صدر مدرس جناب حسن مقبول سدھ ناتھ نے ہدیہ تشکر پیش کیا۔

نوگل بھارتی۔ علی باغ۔ رائے گڑھ

پروفیسر عبدالستار دلوی کو ایوارڈ

ماہر لسانیات محقق اور مترجم، پروفیسر عبدالستار دلوی (سابق شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی) کو ان کی خدمات کے لیے ہریانہ اردو اکیڈمی نے اپنے قومی ترجمہ ایوارڈ سے نوازا ہے۔ یہ انعام انہیں ۲۰ مئی ۱۹۹۹ء کو چنڈی گڑھ میں ہریانہ کے گورنر کے ہاتھوں دیا گیا۔ انعام نقد، میمنٹو اور توسیفی سند پر مشتمل ہے۔ پروفیسر دلوی نے مراٹھی اور انگریزی سے متعدد نظم و نثر کی کتابیں اردو میں ترجمہ کی ہیں۔ اردو لسانیات اور تحقیق میں بھی ان کی گراں قدر خدمات ہیں۔

ایلیفینٹا کے قریب لانچ کو حادثہ

۲ مئی ۹۹ء کو شام ایلیفینٹا سے گیٹ وے آف انڈیا واپس آنے والی ایک لانچ الٹ گئی مگر لانچ کے مسافروں کو بچا لیا گیا۔ کیونکہ افضل نامی مسافر نے فوری طور پر ان افراد کو اپنی لانچ میں لے لیا۔ پولس کے مطابق ڈانڈا لکشمی نامی یہ لانچ نمبر ۴ بوچر آئی لینڈ کے پاس حادثہ کا شکار ہوئی۔

اقبال دھنشے کی کار حادثہ کا شکار

موربہ (مانگاؤں)۔ کے سرپنچ اقبال محمد شریف دھنشے کی کار زبردست حادثہ کا شکار ہو گئی۔ کار میں ان کے ہمراہ چار بچے بھی تھے۔ اب زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

۳۰ر اپریل کو وہ ممبئی سے گھر لوٹ رہے تھے کہ کولاڈ کے قریب پوئی گاؤں کے سامنے ان کی پریمیئر کار کو ایک ٹنکر نے ٹکر ماری جس سے کار کا اگلا حصہ پچک گیا۔ اس وقت صبح کے ساڑھے چھ بج رہے تھے وہ زخمی حالت میں کولاڈ پہونچے اور مقامی ممبر اسمبلی سنیل تٹکرے کو اس کی اطلاع دی انہوں نے فوراً طبی امداد پہونچائی۔

ایس مظفر حسین کی تقرری

مہاراشٹرا یوتھ کانگریس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے سید مظفر حسین کی تقرری عمل میں آئی ہے۔ سید مظفر حسین اس وقت میرا بھائیندر میونسپل کونسل کے ممبر ہیں وہ مشہور بلڈر بھی ہیں۔ اس نگر پالیکا کو شیو شاہی حکومت نے تحلیل کرنے کا فرمان جاری کیا تھا مگر عدالتِ عالیہ نے اسے مسترد کر دیا ہے۔

گوھاگر رتناگیری کو جوڑنے والے پل کی تعمیر

گوھاگر اور رتناگیری تحصیل کو جوڑنے والے پل کی تعمیر کو منظوری حاصل ہوئی ہے۔ یہ پل شاستری ندی پر تعمیر کیا جائے گا جس کی بھومی پوجا ۱۲ مئی کو بھاتگاؤں میں وزیر تعمیرات نتین گڈکری کے ہاتھوں ہوئی۔ گوھاگر کے ممبر اسمبلی ڈاکٹر ناتو نے کہا کہ مجوزہ پل کی تعمیر کے بعد گوہاگر تا رتناگیری کے درمیان فاصلہ ۵۵ کیلو میٹر کم ہو جائے گا۔ یہ پل پانچ سال میں مکمل ہو گا۔

عبدالمعید گھنسار قابلِ فخر صدر بلدیہ

سوپارہ نگر پالیکا کے صدر بلدیہ عبدالمعید گھنسار ایک ایسے شخص ہیں جنھوں نے لوگوں کے کام انجام دے کر مقبولیت حاصل کی ہے اس لئے وہ ہماری مبارکباد کے مستحق ہیں ان خیالات کا اظہار وسئی کے ممبر اسمبلی اور وکاس اگھاڑی کے صدر ہتندر ٹھاکور نے ایک تقریب کے دوران کیا یہ تقریب گارڈن کے افتتاح اور برہان چوک کی آرائش کے سلسلے میں منعقد ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر صدر بلدیہ نے جو خدمات انجام دی ہیں اس کی تفصیل پیش کرنے والی کتاب کی رونمائی کانگریسی رہنما رضوان حارث کے ہاتھوں عمل میں آئی۔

ابراہیم درویش کو اعزاز

مشہور ماہر صوتیات جناب ابراہیم درویش کو وِلے پارلے کے معتبر ادارے میوزک آرٹس نے ان کی خدمات فروغ علم الصوتیات کے تحت نوازا۔ موصوف کی دو تخلیقات "علم الصوتیات میں ق کا مخرج" اور "طالب العلم" کافی مقبول ہوئیں۔ درویش صاحب ماہر غزلیات بھی ہیں اور ان کی ہندی تصانیف "غزل اور ملکۂ غزل بیگم اختر اور "غزل اور شہنشاہ غزل مہدی حسن" ردھم ہاؤس سے دستیاب ہے۔ آپ نور نغمہ کے بانی ہیں۔

صبا شیخانی کی کتاب "ہزلیات صبا" کی رونمائی

۱۸ اپریل ۹۹ء کی ایک حسین شام کو فردوس اپارٹمنٹ، ارلا ممبئی کے بالا خانے پر جناب عبداللہ ظفر شیخانی کے دوست واحباب، اور اعزا و اقارب کی ایک حسین محفل میں موصوف کی کتاب "ہزلیات صبا" کی رونمائی معزز مہمان خصوصی جسٹس شفیع پرکار کے دست مبارک سے ہوئی۔ مہاراشٹر کالج کے سابق پرنسپل پروفیسر اے، اے منشی صاحب کے زیر صدارت منعقدہ اس تقریب کا اہتمام کوکن کنسٹرکشن کے سربراہ امتیاز دوے اور جناب حسن میاں خانزادے نے کیا تھا۔ جناب ظفر ریاض دوے نے تلاوت قرآن مجید سے تقریب کا آغاز کیا جبکہ ریاض سلیم دوے صاحب نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ اس یادگار تقریب میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، ڈاکٹر ضمیرالدین خطیب، محترمہ ذکیہ خطیب، جناب ظہور پیش امام، جناب ابراہیم سندیلکر جناب محمود میاں شیخانی، ڈاکٹر اشتیاق شیخانی، ڈاکٹر عرفان خطیب، محترمہ نسیم پیش امام جناب آصف شیخانی اور جناب عبدالحمید قاضی وغیرہ شریک تھے۔

کتاب کی رونمائی کے بعد صاحب کتاب کی گلپوشی کی گئی۔ جناب علیم فیاض دوے نے ایک منظوم تہنیت نامہ پیش کیا۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور خطیب شہابی نے اپنے تاثرات پیش کیے۔ جناب ابراہیم احمد سندیلکر نے صبا صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ بچپن سے "بابا صاحب" کے نام سے معروف تھے۔ بذلہ سنجی، طنز و مزاح بچپن ہی سے ان کی فطرت میں داخل تھا۔ لیکن مزاحیہ شعر و شاعری انہوں نے ۱۹۶۴ء کے بعد بڑی عمر میں قطر میں شروع کی اور اس میں ایک مقام حاصل کیا۔ سندیلکر صاحب نے ان کی کتاب سے اپنے پسندیدہ اشعار بطور نمونہ پیش کیے۔ جسٹس پرکار صاحب نے اردو شاعری اور ادب کے تعلق سے اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے صبا صاحب کی

خدمت میں گلہائے عقیدت پیش کئے اوران کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ صدر تقریب پرنسپل منشی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں "ہزلیات صبا" کے اجرا پر صبا صاحب کو مبارکباد پیش کی۔ ان کے چند اشعار پیش کرتے ہوئے ان کی کوششوں کو سراہااور امید ظاہر کی کہ صبا آئندہ بھی لکھتے رہیں گے۔ صاحب اعزاز صبا صاحب نے منتظمین اور حاضرین کا اور خصوصاً جناب امتیاز دوے اور ریاض دوے صاحب کا جنھوں نے کتاب کی طباعت اور تقریب کے انعقاد کا اہتمام کیا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں ڈاکٹر اشتیاق شیخانی نے شکریہ ادا کیا۔

سندھودرگ ضلع سیرو تفریح گاہ کا اعلان

ریاست مہاراشٹر کی جانب سے تحصیل ساونت واڑی میں ا تا ۷ مئی ۱۹۹۹ء "سندھواتسو" کے نام سے ہفتہ منایا گیا۔ اس میں ثقافتی پروگرام کو اہمیت دی گئی۔ ثقافتی پروگرام میں ضلع پریشد اردو مدرسہ ساونت واڑی کی جانب سے دکنی زبان میں ' "تعلیم نسواں" اور "خاندانی منصوبہ بندی" پر ایک ڈرامہ پیش کیا گیا۔ مدرسہ کے صدر مدرس جناب سلیمان بیگ اور معاون معلمہ محترمہ ثریا بیگ نے اداکاری کے جوہر چمکائے۔ ممتحن اور سامعین نے ڈرامہ کو تالیوں کی گونج سے سراہااور انعامات سے نوازا۔

واگھورے میں اسحاق بغدادی میموریل لائبریری کا افتتاح اور ووکیشنل گائیڈنس کیمپ

دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھورے تعلقہ چپلون (ممبئی) کے زیر اہتمام اسحاق محمد بغدادی میموریل لائبریری کا افتتاح یکم مئی ۹۹ء کو سید وقار قادری، ایکزیکیٹیو آفیسر اردو اکاڈمی کے ہاتھوں ہوا۔ افتتاحی تقریب میں ہی ایس۔ ایس۔ سی اور ایچ۔ ایس۔ سی کے طلباء کی رہنمائی کے لیے ماہر تعلیم مبارک کاپڑی کا مفصل لکچر ہوا۔ اس تقریب کی صدارت رفیع الدین قاسمی رومانی نے کی جبکہ سلمان ماہمی (ایڈیٹر فوزان ویکلی تھانہ)، اعجاز راؤت، ایڈوکیٹ سعید کڈو اور خالد مہاڈک (سی۔اے) بطور مہمانان شریک تھے۔

افتتاحی تقریر میں سید وقار قادری صاحب نے واگھورے جیسے دور افتادہ گاؤں میں لائبریری کے قیام کے لئے دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے عہدیداران و ممبران کی ستائش کی اور اردواکاڈمی کی جانب سے ہر ممکن تعاون کی پیش کش کی۔ بعدازاں سلمان ماہمی، ایڈوکیٹ سعید کڈو اور اعجاز راؤت کی تقاریر ہوئیں۔

اپنے خطبۂ صدارت میں رفیع الدین قاسم رومانی نے سوسائٹی کی مختلف سرگرمیوں کی معلومات دی اور آئندہ سالوں میں ہائی اسکول سے پانچویں جماعت منسلک کرنے اور کمپاؤنڈ وال کی تعمیر کے ساتھ ساتھ جونیئر کالج شروع کرنے کے اپنے عزم کا اظہار کیا۔ جناب رفیع الدین رومانی نے اہلیان واگھورے سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اہلیانِ واگھورے کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جناب مبارک کاپڑی صاحب نے اپنے لکچر میں طلباء کو اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی تلقین کی اور ایس۔ ایس۔ سی اور ایچ۔ ایس۔ سی کے امتحانات کی تیاری کے لے مفید مشورے دیے۔

اس تقریب کی نظامت عبدالغنی علوی نے کی جبکہ ریاض رومانی اور حسن محمد صالح صابلے، مراد پیویکر انتظامات

پیش پیش تھے۔ تقریب کا اختتام
حسن میاں وپلے، ہیڈ ماسٹر، ایم کیو دلوی
دو ہائی اسکول واگھیورے کے اظہار
شکر کے بعد ہوا۔ اس جلسہ میں
بوب پیویکر، سرپنچ محترمہ مریم
اپلے، اسماعیل واویکر، طاہر سنگے،
خادم جناب عبدالرحمٰن شیونکر جیسے
برگزیدہ افراد نے شرکت کی۔

ابھٹ میں نئی مسجد کا افتتاح

دابھٹ گاؤں کی سو سالہ پرانی مسجد
وشہید کر کے وہاں نورالاسلام ٹرسٹ
ابھٹ کی زیر نگرانی ایک خوبصورت
ورعالی شان مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ تعمیر
شدہ مسجد میں خصوصی طور پر خواتین
کے لیے مزید ایک منزلہ کا اضافہ کیا
گیا ہے تاکہ وہاں پر وقتاً فوقتاً خواتین
کے لیے دین سے متعلق بیانات کا
اہتمام کیا جاسکے۔ اس نئی مسجد کا افتتاح
مورخہ ۹ر مئی ۹۹ء بروز اتوار کو کیا گیا۔
اس افتتاحی تقریب کے موقع پر قرب
وجوار کے سبھی خواتین و حضرات کو
مدعو کیا گیا تھا۔ اس تقریب کو ہم نے
مذہبی اجتماع کا روپ دیا تھا۔ لہذا کافی
تعداد میں لوگوں نے شرکت کی تھی۔
صبح ۸ بجے تقریب کا آغاز قرآن خوانی
سے ہوا۔ اس کے بعد نورالاسلام
مدرسہ کے طلبا اور مدعو کیئے گئے نعت
گو حضرات نے حمد و ثنا اور نعتیں پڑھیں
پھر علمائے اکرام کے بیانات کا سلسلہ
شروع ہونے سے قبل تعمیر شدہ مسجد کا
نام "نورانی مسجد" کا اعلان کیا گیا اور
بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان ایمان
افروز بیانات نے لوگوں کو کافی حد تک
متاثر کیا۔ دوپہر تا شام ۵ بجے تک
خواتین کیلئے مسجد کے پہلے منزلہ پر
خصوصی بیانات کا اہتمام کیا گیا تھا۔
خواتین کیلئے چونکہ دینی تقریب میں
شریک ہونے کا پہلا موقع تھا لہذا
خواتین نے بصد شوق کافی تعداد میں
شرکت کی۔ اس طرح یہ یادگار تقریب
انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے
اختتام پر پہنچی۔
ہماری تقریب کو بہ خیر وخوبی انجام
تک پہنچانے کیلئے قریبی گاؤں مرادپور
(لاٹون) کے سبھی چھوٹے بڑے اور
خواتین نے ہمارا قدم قدم پر تعاون کیا
ہے۔ اس کیلئے ہم ان کے شکر گزار
ہیں۔ اسی طرح مسجد کے تعمیری کام
میں جن خواتین وحضرات نے ہمارا مالی
تعاون کیا ہے۔ خدا جزائے خیر عطا
فرمائے۔

جنرل سکریٹری نورالاسلام ٹرسٹ
ڈاکٹر عزیز فقیر محمد ساونت

نقشِ کوکن کی شرح خریداری

کاغذ اور چھپائی کے بڑھتے ہوئے
اخراجات اور ڈاک خرچ کے اضافے
کے بعد اب یہ مشکل ہو گیا ہے کہ
پرچے کو اسی شرح سے جاری رکھا
جائے لہذا یکم جولائی سے شرح
خریداری میں جو اضافہ ہوا وہ حسبِ
ذیل ہے۔
درونِ ہند سالانہ خریداری -/125
روپئے
بیرونی ممالک میں سالانہ خریداری
-/500 روپئے
درون ہند Donor سالانہ -/250 روپے
درون ہند Sympathiser
سالانہ -/500 روپئے
ان معطی اور ہمدرد خریداروں کے
اسمائے گرامی سال بھر نقش نوازوں کی
فہرست میں شامل ہوتے رہیں گے۔
عام خریداروں کے نام جو نقش نوازوں
کے عنوان سے شائع ہوا کرتے تھے
اب یہ سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔
جون مہینے میں بننے والے
خریداروں کو پرانی شرح سے ہی رقم ادا
کرنی ہوگی۔

نقش کوکن میں اشتہارات کی شرح

Back cover Rs 6000/- per month

Inside cover Rs 3000/- per month

Ordinary page

اندرونی صفحات

Full page . 2000/-

Half page 1000/-

Quater page 600/-

چھ مہینے یا اس سے زیادہ مدت کیلئے جو اشتہار دیا جائے گا اسے رعایت دی جائے گی۔ البتہ 25% فی صد رقم پیشگی ادا کرنی ہوگی۔

رنگین تصاویر، شادی بیاہ یا تقریبات کی تصاویر سرورق کے اندرونی صفحات پر ہی شائع ہو سکتی ہیں۔ جو اشتہارات کیلئے مخصوص ہوا کرتے ہیں لہٰذا ان کی اشاعت کے لئے اشتہاری نرخ حسبِ ذیل رہے گا۔

پورے صفحے کے لیے -/3000 روپئے

آدھے صفحے کے لئے -/1500 روپے

(آدھے صفحے کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے آدھے صفحے کا ہم انتظار کریں۔)

بیرونی ممالک میں نقشِ کوکن کے نمائندے

ذیل میں ان کرم فرماؤں کے نام فون نمبر اور پتے درج ہیں جو بیرونی ممالک میں نقشِ کوکن کے نمائندہ بن کر اس کی ترویج و اشاعت اور اسے مقبول و معروف بنانے میں اپنا ہر ممکن تعاون دے رہے ہیں۔ جن حضرات کو اپنے یہاں کی کوئی خبر بغرض اشاعت پہنچانی ہو یا نقش کوکن کی کوئی اور خدمت کرنی ہو تو ان سے رابطہ قائم کریں۔

Forign Representatives

Janab Mohd Saeed Ali Tolker
C/o Dubai Islamic Bank,
P O Box No 1080,
Dubai, U A,E

Janab Ibrahim Bagdadi
40, Boland Street, Black burn,
England, BBI, 6LL

Abdullah H Dalvi
P O Box 2270, Safat 1320,
Kuwat (A G)

Mrs Mumtaz Iqbal
125, Koken Housing Society,
Opp Alamgeer Road, Karachi-5
Pakistan
Tel 4940558

Mr. Mohd Kamil Saikule
Jalil Industries, P O Box-122,
Manama, Bahrain (A G)

Mr. Mohd Ali Mukadam
King Abdul Aziz University
Central Library, P O Box -3711,
Jeddah-21481, Saudi Arabia

Shaikh Ismail,
P O Box - 26054, Nairobi,
Kenya, East Africa

Mukhtar Murudkar
P O Box - 1577,
Darus Salam, Tanzania,

Mr. M.S. Parkar,
61, Rad Cliffe Crescent, Rosetta
Tasmania, Australia - 7010
Phone/Fax - 0061-02-731415

Inland Representative

Mr. I.Y. Solkar
Gulistan, AT Karla,
Ratnagiri - 415630
Tel 02352 - 20712

Mr. A. Majid Y. Mazgaonkar
269, Karla, Ratnagiri - 415630
Tel 02352 - 23897

Fazal A Hamid Master
Sea Shell, 585, Shirgaon,
Ratnagiri - 415629
Tel 7666034 (Vashi)
Tel 02352 - 23184

Mehmood Hasan Kazi*
D-3/1-3, Vashi Nagar, Sector - 1
Navi - Mumbai - 400703
Tel 7825153

Mrs. Sultana A. Shakoor Kardame
Javed Manzil, 113, Cadel Road,
Mahim, Mumbai - 400016
Tel 4462966

Ahmed Ali Kazi
101 - A, Lands End,
Lokhanwala Complex,
Andheri (W), Mumbai - 400053

Mr. Tajuddin A. Hodekar
3850, Khadap Mohalla,
Mirkannada, Ratnagiri - 415612

شادی خانہ آبادی

نور جہاں پٹوی۔ ناصر الجی

دفتر نقش کوکن کے منیجر جناب عبدالمطلب پٹوی کی بھتیجی نور جہاں بنت ادریس پٹوی کا عقدِ مسعود ۲۰ مئی ۹۹ء کو جناب ناصر ابن علی یوسف الجی کے ساتھ جامع مسجد شیر گاؤں رتناگری میں بعد نماز عصر انجام پایا۔

⁂

عقیلہ مقدم۔ مجید قاضی

موضع سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے باشندے جناب عبدالبشیر حاجی عبدالرحمٰن مقدم کی بھانجی عقیلہ بنت عثمان حسین مقدم کی شادی جناب عبدالمجید ابن عبداللہ حسین قاضی متوطن کوکرا تعلقہ چپلون ضلع رتناگری کے ساتھ ۹ مئی ۹۹ء کو (کوکرامیں) انجام پائی۔

⁂

عبدالغفار بھاردے۔ شاہین جوانے

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور کیلی فورنیا امریکہ میں مقیم جناب عبدالستار بھاردے جن کا آبائی وطن موضع سارنگ تعلقہ داپولی ہے کے فرزند عبدالغفار کی شادی لندن میں نقش کوکن کے بہی خواہ جناب عبدالغنی جوانے کی دختر شاہین کے ساتھ ۲۷ جون ۹۹ء کو لندن میں ہونا طے پایا ہے۔ شادی کے بعد دولہا کی جانب سے ۹ جون ۹۹ء کو ولیمہ کی تقریب انجام پائے گی۔

⁂

راشدہ بیگم۔ پرویز عالم

کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ کے ڈائریکٹر سابق میونسپل ٹیچر اور ممبئی جنادل کے سیکریٹری جناب دلاور خان سرگروہ کی دختر راشدہ بیگم کی عقد خوانی ۷ اراپریل ۹۹ء کو جناب پرویز عالم خان کے ساتھ گوونڈی ممبئی میں انجام پائی۔

⁂

اشفاق مقدم۔ انیسہ کھوت

جناب عبدالغفور مقدم (سکریٹری کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگیری ممبئی) کے فرزند اشفاق کی شادی خانہ آبادی جناب اکبر عباس کھوت (متوطن پوسرے ضلع رتناگیری) کی دختر انیسہ کے ساتھ ۳ر مئی ۱۹۹۹ء کو اندھیری وشال ہال میں منعقد ہوئی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک ان نوبیاہتا جوڑوں کو ازدواجی زندگی کی خوشیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے

نقش نواز

پچھلے ماہ جن حضرات و خواتین نے ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر نقش نوازی کا ثبوت دیا ہے ادارہ ان کا تہ دل سے مشکور ہے۔

——— ادارہ

درونِ ہند

جناب حسن پٹنی۔ واشی

جناب رشید فیروز۔ بہار

جناب حاجی ایم ایس ملا۔ موربہ

جناب مشتاق علی بڑیے۔ رتناگیری

ڈاکٹر ایس نسرین شیخ۔ واشی

ہیڈ مسٹریس اردو گرلز اسکول کرلا۔ رتناگیری

فیضا فیض پلوکر۔ جوئی

ابراہیم احمد تاج۔ مہاڈ

مدرسۃ حلیمۃ اللبنات۔ موربہ

بیرونِ ہند

جناب قادر مہاتے۔ دارالسلام (تنزانیہ)

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کی مرادآباد برانچ کی نئی جگہ کا افتتاح حال ہی میں بینک کے منیجنگ ڈائرکٹر جناب شمیم کاظم نے کیا۔
یہ تصویر اسی موقع کی ہے آپ کے ساتھ بینک کے جنرل منیجر جناب محمد وسیع اللہ عباسی اور ڈپٹی جنرل منیجر جناب عباس علی قاسم علی
بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ برانچ جو مکمل کمپیوٹرائزڈ ہے فارین ایکسچینج کا کاروبار بھی کرے گی۔

مشہور شاعر اور سوپارہ کی ہر دلعزیز شخصیت جناب شاکر سوپاروی اپنے داماد ریحان اے مُلّا کے ساتھ۔

اور محمد عباس فوزی سابق صدر سدھار کمیٹی، سوپارہ مشہور سماجی خدمت گار اپنے داماد ناصر حسین غلام حسین لانڈگے کلیان کے ساتھ۔

جن کی شادی ۱۴ فروری ۹۹ء کو زلیخا بیگم زکریا انگلش اسکول گراؤنڈ سوپارہ ضلع تھانہ میں بالترتیب عالیہ بنت محمد الیاس بونکے (شاکر سوپاروی) کے ساتھ اور مصباح بنت محمد عباس فوزی کے ساتھ انجام پائی۔ جس میں تقریباً ڈھائی ۲ ہزار افراد نے شرکت کی اور دولہا دولہن اور ان کے عزیز و اقارب کو مبارکباد پیش کی۔

نقش کوکن

انتقالِ پُر ملال

ابو بکر شیخ کا انتقال

سوپارہ ضلع تھانہ کی بزرگ ہستی بڑے جناب ابو بکر شیخ صاحب کا پچھلے مہینے انتقال ہوگیا۔ مرحوم پرائمری اسکول سوپارہ کے صدر مدرس تھے۔ پندرا روز پہلے تاراپور ضلع تھانہ میں ان کی بیگم بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئیں۔

اقبال خلیفے کو صدمہ

ہفتہ روزہ آکاش گنگا کے منیجر جناب اقبال خلیفے کی والدہ فاطمہ فقیر خلیفے کا ۲۵؍اپریل ۹۹ء کو طویل علالت کے بعد بعمر ۹۰ سال انتقال ہوگیا۔

عمر جمعدار کا انتقال

شیو کھول راجیوڈا (رتناگیری) کی الغوثیہ جماعت المسلمین اور عربی مسدرسہ کے صدر عمر محمد جمعدار جو جمعدار واچ کمپنی کے مالک بھی تھے ۱۵؍اپریل ۹۹ء کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۷ سال تھی۔

کھوت خاندان کو صدمہ

ماکھجن تعلقہ سنگمیشور (رتناگیری) کے سعید کھوت (حافاھائسٹ حمید کھوت کے ماموں) کے جواں سال داماد کا پچھلے مہینہ ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا وہ تقریباً ۴۰؍۳۹ سال کے تھے۔

مولانا عبدالحلیم کا انتقال

ممتاز عالم دین اور مدرسہ ریاض العلوم گوریني جونپور کے بانی حضرت مولانا عبدالحلیم جونپوری کا جونپور میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۹۰ برس تھی۔ مولانا عبدالحلیم جونپوری مولانا وصی اللہ الہ آبادیؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کے خلیفہ تھے اور سیکڑوں مدارس کے سرپرست تھے۔ حضرت کے متعلقین، مریدین، متوسلین کا سلسلہ ملک و بیرون ملک دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔

نظام الدین نظام کی رحلت

اردو کے معروف شاعر اور مدرس نظام الدین نظام طویل علالت کے بعد پچھلے مہینہ ممبئی میں انتقال کر گئے۔ ۴۸ سالہ نظام الدین نظام نصیر آباد (جلگاؤں) کے رہنے والے تھے۔ ایک مدت سے انہیں جگر کا عارضہ لاحق تھا۔

عبداللطیف علی صبیح بولے کا انتقال

بھوپن تعلقہ داپولی (رتناگیری) کے باشندے جناب عبداللطیف علی صبیح بولے ۱۵؍مئی ۱۹۹۹ء کا ۵۶ سال کی عمر میں ممبئی میں انتقال ہوا۔ تدفین مرحوم کے گاؤں میں عمل میں آئی۔

نفیسہ قاضی - لیاقت سرگروہ

نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ اور نئی ممبئی کے اعزازی نمائندے جناب محمود حسن قاضی کی بھتیجی (جناب ابوبکر حسن قاضی کی دختر) نفیسہ کی شادی خانہ آبادی جناب لیاقت خان سرگروہ کے ساتھ ۲؍مئی ۹۹ء بروز منگل کو انڈین ایئر لائنس سالینہ کے آئیڈیل ہائی اسکول ہال میں انجام پائی۔

UMEED launched

UMEED an organisation of Muslims of Maharashtra was born on 23rd May 1999 under the patronage of Shri Dilip Kumar, a film personality It is a non-political Forum launched by liberal minded eminent Muslim social workers educationists journalists and by the people from all walks of life The main object of the Forum is to bring all Muslims on a common platform solve their problems in the field of education and find out ways and means for the economic upliftment of the community

The Heads of the 22 districts of Maharashtra Muslim educational and other institution gathered on 23rd May 1999 in Mumbai to devise ways and means to achieve these objectives After a full day s debate and discussion the main problems of Maharashtrian Muslims were identified and listed

This platform is formed to mobilise and unite the community on non-political basis for bargaining with political parties who will be seeking the support of the community in the future election The members of the community will support and vote only for the party which will be prepared to solve their problems and will not vote on emotional or religious basis

UMEED is formed with a view to make the Muslim Community aware of the tremendous strength they hold in the democratic set up of the country and take advantage of getting their just demands through the instrument of right of franchise which the constitution has bestowed on them The charter of demands has been passed unanimously after a long day's deliberation by the representatives of 22 districts of Maharashtra

NKPT meeting

The Trustees of the ***Naqsh-e-Kokan Publication Trust*** met here on May 19, 1999 and took the following decisions The subscription fees for the foreign subscriber will be raised to Rs 500 per year Ordinary yearly subscription will be raised to Rs 125 for India Rs 250/- will be for sympathiser subscribers and Rs 500/- will be for donor subscribers The sympathiser subscription for foreign countries will be Rs 2500/- and donor subscription will be Rs 5000/- It was also decided that the names of the donors will be published in every issue of NK It was further decided that the foreign representatives should take more initiative in give more information It was further decided that more emphasis will be laid on community and nationa[l infor]mation Readers are requested to contribute by [their] articles information news and suggestions speci[ally for] the English section Readers can send their article[s,] information and suggestions directly through e-[mail] naqshekokan@hotmail com

Meeting of Kokan Muslim World Founc[lation]

The AGM of the Kokan Muslim World Four[dation] will be held on June 13 1999 at its head o[ffice,] UK The foundation had released a souve[nir] Kokan Link in November 1998 which contains g[ood in]formation and articles worth reading The four[dation] can be contacted at *PO Box 1035•London F1* UK Tel 0181 521 0907

News from South Africa by Noor M. Parka[r]

Mr. Alim Dawood Parkar (Kalusta) celebrat[ed the] opening of his new business in George (about 4 from Cape Town) on 20th November 1998 with t[he reci]tation of the Gyaarwaheen by the Kalusta Jamaat c[Cape] Town Many of the elderly guests were reminded [of their] youth spent in the village where a Gyaarahw[een] Moulood usually started after eshaa and finish[ed] before Fajr, as this Gyaraheen carried on for alm[ost] 2 hours

Mr. Abbas Jafar Parkar (Kalusta/Kotwel) cel[ebrated] his 80th birth anniversary on the 4th of Decembe[r] with a Gyaarahwee'n ceremony held on the 6th [De]cember at the mazaar of Sheikh Abdurrahmaan [M] Shah Qadiri in Constantia, Cape Town Mr Abba[s] was one of the original kokni entrepreneurs in Cap[e] having been involved in the dairy and frozen suc[h in]dustries

Weddings:

Zahoor-Ahmed s/o Shakoor & Noorjehaan Aghe(got married to **Naseema** d/o Casiem & KKulsum (Karji) on Novmber 22, 1998
Riyaaz Ahmed s/o Fatima & late Abxur R Sayhebolay got married to **Farhana** d/o Abdul Ha Najmunnisa Fifiray (Shiv) on December 6, 1998
Misree s/o Gulzaar & Farida Khan-Surguro (Pal. got married to **Naazneen** d/o Mohammad-Ali & lat Parkar (Furus) on December 13, 1998

We regret the delay in publishing this news Due t[o over]sight we were unable to publish it on time

the ability to swallow up ones anger and forgive others has been specially mentioned in the Holy Qur'an When a person develops such awareness of Allah Ta'ala at the time of anger he remains conscious of Allah Ta'ala, then he will be greatly rewarded as is borne out by the following Hadith if a person swallows his anger despite being able to act according to the demands of his anger then Allah Ta'la will call him in front of the entire creation on the day of judgement The Hoors (maidens) of Jannat will be lined up and he will be allowed to choose whichever one he desires (Abu Dawood Tirmidhi)

Jobs : no work, no pay

Suddenly we are being told that we should be feeling more secure now that we have our nukes That is a sick joke considering many of us and that includes lots of white collar executives - are scared that we could end up without a job tomorrow It is like some other infamous countries where the military to social spending ratio (in 1980) is highest in the world Iraq (eight times) Somalia (five times), and Nicaragua (3 5 times) Costa Rica which spent nothing on defence and a third of its national income on social development however is the most well-off democracy in Central America The Human Development Report 1997 which quotes the above figures sums it up succinctly ' Today the concept of security is linked with the enrichment of lives But it is unlikely that our governments will take it seriously

Yet with almost 37 6 million people on the streets - and these are only the people registered in employment exchanges that the CMIE report April 1998 quotes The real figure could actually be much higher With seven million being added to it every year, the government does have a job on its hands Says Utsa Patnaik an agronomist at Delhi s Jawaharlal Nehru University It is a shame that the government is engaged in sabrerattling, when it cannot provide food or job security to the people '

The fallout of such skewed priorities is serious For the past 50 years bad policy has completely crippled us says Suresh Tendular of the Delhi School of Economics We will have to pull the load of many generations he adds There are more immediate shocks though Entire families - whether farmers in south India or middle-class bread earners in big metros facing lay-offs - are getting into suicide pacts to end their miseries Jobless young people are playing out F movie plots in real life and taking to crime - petty or in the underworld Studies done in States facing ratist movements suggest a clear correlation betw unemployment and militancy Jammu and Kashmir some north-east are cases in point Says Sanjov Haza of the National Foundation of India If governments d listen to the voice of despair arising out of economic parity and unemployment this is bound to happen.'

Justice

During the eventful tenure of Hazrat Ali s C ate a very interesting case came up once case was somewhat like this Two people companions on a long journey One of them had th 'rotis' while the other had five of them Just when t had sat down to have lunch another traveller joined th And when the traveller had his stomachful he got up started to leave However before departing he paid th eight dirhams for the rotis he had eaten The one hav five rotis' kept with him five dirhams and gave the maining three dirhams to his companion Neverthele the other person refused to accept those three dirha and demanded that he should get half of the total mon that is four dirhams

Finally when the case was brought before Hazrat Ali told the person concerned 'You decide about v partner s share You are getting profited However declined to do so and said ' whatever is my genuine sha will be acceptable to me Hazrath Ali said Okay th listen to me You were three people You had three rot and your partner had five Suppose that all of you h eaten equal number of 'rotis' If your 'rotis are divid into three parts then you have nine parts and your partn has fifteen parts on combining them we have twen four parts Accordingly, each one of you had an equ share and therefore got eight parts each Now with the equations, you gave one part out of the nine parts to t traveller and your partner gave him seven out of the teen parts Hence you should get one dirham and y partner ought to get seven dirhams This proves th Hazrat Ali was one of the most efficient and intellig judges of those times

"The shedding of the blood of a Muslim is not law except for one of three reasons: a life for a life, a ma ried person who commits zina (adultery), and one w turns aside from his religion and abandons the co munity."

Bukhari and Mus

skar A Gani Usman Shaikh Abdulla Hamza, Sain n Ismail Chougule Altaf Hussain, Dr Rumani Shakil ed Md Jaffar, Arkate Nuruddin Ali, Dr Shekhani ue M , Kazi Usman Shafiuddin Wadekar Munaf im Shaikh A Kadir Umar The second managing nittee will be held on June 13 1999 at the residence president The fund raising programme will be held igust 14 1999

uary:

Dr Mahboob Khan the Madras born leader of the Muslims in Bay Area of California died of a heart attack on April 16 in his factory at Sunnyvale was one of the founders of American Muslims for l peace and justice and the Muslim community As-ion of Bay Area During his last days Dr Khan was ed in relief work for the people of Kosava and Iraq han was one of the founders of Muslim Students iation of America in 70s which later became the ic Society of North America (ISNA) He is sur-y wife Dr Malika Khan sons Suhail Khan and Sajid and daughters Sumaiya & Sana Khan

Faith can play miracle

elieve everyone must pray and obey the creator I ve lived through a series of illness and am alive to y only because I believe in God's miracles It was a l ld day exactly twenty-five years ago, that changed e drastically Having completed my duty at the , I was returning home at dawn, when I was thrown / scooter as it rammed into a road divider I suf-a fracture on my hip joint and was hospitalised for hree months little realising that this was to be just eginning of my problems A cardiac attack in 1976 ne hospitalised once again in Masina hospital under eatment of Dr Nakhuda My diagnoses revealed it Miocardial Anterior Wall Infraction Thereafter, in and 1982 I was hospitalised in Nanavati Hospital nderwent treatment by the eminent cardiologist Dr Pehlajani Apart from echo cardiography stress tests ozens of ECG's Dr Pehlajani conducted my Angiog-in 1984 at Breach Candy Hospital The report stated ving severe triple vessel coronary disease and un-chronic angia This was to be expected with my eft arteries being 100% and 80% blocked and my artery being 100% blocked In 1992, I underwent er Angiography in Qatar which showed the same I have repeatedly been advised by doctors and my nd dear ones to undergo a by-pass surgery, but I have refused I believe that no doctor in the world can increase my lifespan by even a minute-only God can do that When my cardiologist shows my case to his assis-tants they all wonder at my being alive There are numer-ous more ailments I'm afflicted and still living with - cervical spondolosis, hiatus hernia and two cists on the back, besides I can not walk without the medicine Sorbitrate and am presently undergoing treatment for a minor paralytic stroke I suffered on the left side of my body Doctors have advised me to stick to a prescribed diet and to avoid any exertion lest my condition deterio-rates further but I have disregarded their advice With-out making any changes in my lifestyle, I have pulled through all these years with medication I rely only on my God and know he will help me Without paying too much attention to my ailments I engage myself in social work and never feel physically inadequate Since 1974 my family has been praying and thanking God for keeping me healthy I am now 73 years old and I believe I have overcome the bad patches in my life only due to my will power and my firm faith in God the eternally merciful

Hasan A Khanzada, Juhu, Mumbai

Anger

Nabi (SAW) said, Anger is from Shaitaan and Shaitaan has been created from fire Since water extinguishes fire therefore when one of you is overtaken by anger let him make Wudhu' (Abu Dawood) In another narration it is mentioned, The one who be-comes angry while standing should sit down If his anger has still not cooled down, then he should lie down (Ahmad Tirmidhi) It is extremely clear in the light of the above Ahaadith the extent to which Shari ah has pro-hibited us from succumbing to the dictates of our anger An individual in anger loses control of himself and is ex-tremely possible for him to do something which he re-grets bitterly afterwards One can not enumerate a num-ber of incidents where women and children have been maimed and marriages have been broken etc Because some person or the other must have lost his temper How beautifully one writer puts it "A moment of patience at the time of anger saves one from years of regret and sor-row" This same message is more elaborately put for-ward in a Hadith of Nabi (SAW) where it is mentioned "He who can overpower others in wrestling is not really a strong man True strength is in that individual who can control himself at the time of anger" (Bukhari) Becom-ing angry is a natural occurrence and therefore anger in itself is not prohibited in Shari'ah However, we are pro-hibited from allowing our anger to consume us to such an extent that we act irrationally and oppress others In fact

10,000 Fifth prize US$ 5,000 Essays received after 31-7-99 will not be entertained The essay should be clearly typed on A4 size paper The participant should clearly write his name, profession, mailing address, Tel No and Fax No The essay should be dispatched on the following address PO Box 482 Safat 13005 Kuwait The participants may write on any of the following five themes 1) The role of Waqf in Development 2) Contemporary Trends in Developing Waqf Property and increasing its income 3) Call to review the practice of Waqf The role of Media 4) To develop institutions for the Waqf sector 5) Contemporary problems of Awqaf Legal and Shari'ah Aspects

Letters to the Editor:

Thank you for your letter of 30-4-99 in which you have been kind enough to seek my help and advice for the continuation of the magazine NK I have no doubt NK has since its inception, served a useful purpose in keeping the Kokni community abreast of the events and developments amongst Kokanis globally, no matter where they live and its continued publication in the future would be a valuable service to the community On my arrival in the UK, I discovered, as you have mentioned in your letter, some of your well wishers have already taken a lead in collecting some funds for NK I shall be in touch with them to see what more can be done to assist you financially I understood our Kokni community's God-inspired benefactor, Haji A R Kalsekar, has already made some contribution towards NK although if here were to be approached again with a properly worked-out project to sustain NK on a viable financial footing, nobody would be able to match his generosity and financial capability In my view, the readers of NK must ultimately pay for the magazine for what it is worth For this purpose you must try to improve NK qualitatively so as to make it more attractive, especially to younger generation Readership of NK must be focussed among the younger generation for its long-term survival

M.Q Dalvi
Middlesex, UK

I am distressed to read about Naqsh-e-Kokan's condition May Allah S W T bless us with His help to keep it running The Kokni Biradari here is not very big Those who know Urdu are contributing towards Naqsh-e-Kokan I am sure the survey letter must have been sent to all

Fazluddin Parkar,
Australia

Thank you for your letter of March. I was upset to know the plight of Naqsh-e-Kokan To get revival of Naqsh-e-Kokan, there are few points which might be useful. One increase the subscription amount to Rs 200/- Two There are certain people in our community who are using your esteemed magazine for their name and fame Ask them for donations Three Sometimes your magazine glorifies the wrong people As a result it hurts, readers' feelings Please avoid unnecessary bashing. These three suggestions are to improve the standard of Naqsh-e-Kokan

Shaukatali Mukadam
Jeddah, Saudi Arabia

It is heartbreaking to read about NK's virtual demise It's shocking that a community journal that could have lasted for 34 years is suddenly deteriorating There was no specific policy or objective pattern that was maintained, so it seemed to me There were only 3-4 religious writers who made some sense Others were all Riwayati Muslims, more Mazhabi than Deeni with really no substantive material from the Holy Qur'an It's a case of 'Musulmanachi aqqal maangaaun', pity

A Kays
South Africa

We pray for the continuous good work of Naqsh-e-Kokan magazine Thank you for your letter I feel very grateful and am filled with great happiness reading it On your behalf and request some Kokani members had met up for a meeting in regards to the current situation Some members are now raising some funds Sahir Shivi, Mr Abdullah Mukadam Dr Abdul Salam Patan, Mr Bahuddin Parkar some others and myself I am also expecting other people to give generously, as I had photocopied your letter and distributed it across the UK and the USA Can I suggest that if you can try and come down to UK, my colleagues and myself along with your help can raise some funds

Usman Mea Hajwaney
Essex, UK

Meeting of Kokan Muslim Welfare Assn.

In the recently held meeting of Kokan Muslim Welfare Association, Andheri the following members have been elected for the year 1999-2000 Adv N.D Bhatkar-President, Ad Shaikh A Sattar & Mapari Mehmood Z – Vice-presidents, Dr, Dalvi Dilawar Sayeed – Hon Gen Secretary, Hajee Mubeen A Lateef & Kazi Amin Shafiuddin – Jt Secretaries, Fakih Saad Mustafa – Hon Treasurer The managing committee members are : Capt Juvale Qamruddin Fakir Md , Parkar Riyaz Ahmed,

Australian Scholarships

The Southern Cross University, New South Wales, Australia, has announced the launch of partial fee scholarships for students enrolling in May and August 1999. The scholarships will be in the form of tuition waivers valued at A$ 3200 each, payable in the final semester of study in the relevant course. For further details contact: IDP Education Australia, Suite 20-22 SI Grd Flr International Trade Tower, Nehru Place, New Delhi 110 019. Tel 6467535

Islamic Academy opened in Austria

The Islamic Academy in Austria has been officially inaugurated in April. Among those who attended the ceremony was Egypt's minister of Endowments, Dr Mahmoud Himdiy Zaqzouq, the President of Al-Azhar University, The Secretary-General of the Muslim World League, Egypt's Ambassador to Austria, and ambassadors from other Islamic countries. An agreement between the Academy and Al-Azhar provides for the use of the latter's syllabus and recognition of its certificate to be equal to that of Al-Azhar. The Austrin Government has recognised Islam as a religion in the country and has given the Muslims equal rights as those enjoyed by the Christians.

Oman's first women's college

The first college in Oman exclusively for women, offering courses in management, computer studies and the English language, and open to nationals and expatriates in all the gulf countries will start functioning here in July. Mazoon college for management and Applied Sciences, which this week signed an affiliation agreement with the University of Missouri-Rolla (UMR) in the United States, will admit around 100 students in its first year gradually increasing the number to more than 300 over the next five years. The new privately-owned college, which will follow the American system of education, will launch its programmes with an intensive English language course for high school leavers. But the main courses in business administration, financial and marketing management, accountancy, computer sciences, economics and management information system will start in September, Dr Juma Al Ghilani, Dean of the college told.

New course in AMU

The Aligarh Muslim University would introduce a new course, Master of Computer Application in Libraries (MCAL) from the academic session to commence from July this year. It will have an intake of 10 students according to Prof Shabahat Hussain, Chairman Library and Information Sciences. Prof Hussain said the course would be helpful in fully automated libraries.

RCEAM to hold an international conference

An International conference on educational management, Technology and values will be held on December 10-12, 1999 in Udaipur (Rajasthan). The theme of the conference is educational management technology and values. The proposed topics are management of school education, management of university education, health management and care for senior citizens, educational leadership, role of head teachers for the development of educational values, professional development of school principals and governors etc. Further details can be obtained from Prof Hemalata Talesra, Secretary General, RCEAM 12-A, Panchawati Udaipur – 313 001, Rajasthan.

UNESCO plans on Islamic culture

The UNESCO held a meeting of experts in April here to discuss the contents of the sixth and last volume on Islamic culture, "Islamic Culture." The publication covers all aspects of Islamic culture by noted writers and contributors. The first five volumes of the publication which have so far been completed cover such topics as "the basics of Islam," "the individual and the community in Islam," "the spread of Islam in the World," "Science and technology in Islam," and "Culture and Education in Islam."

International essay competition

The Awqaf Ministry of Kuwait is organising an international essay competition on Awqaf with a view to promoting serious scholarhips on the above mentioned theme. The competition is open to all people. The essay should be written in Arabic language, articles written in other languages should be accompanied by an Arabic translation. The essay should be between 150-300 pages. The essay should be well-researched, well-argued and well-presented. The essay should be newly-written, one that has specially been written for this competition. The last date for submitting the essay is 30-7-1999. The Ministry of Awqaf, Kuwait can use the essay as it likes. The organizers will have the authority to decide which essay deserves to be awarded one of the five prizes. The first prize is US$ 30,000. Second prize US$ 20,000, third prize US$ 15,000, Fourth prize US$

This is the Book; In it is guidance sure, without doubt, To those who fear God; Who believe in the Unseen, Are steadfast in prayer, And spend out of what We Have provided for them; And who believe in the Revelation Sent to thee, And sent before thy time, And (in their hearts) Have the assurance of the Hereafter (Al-Qur'an 2 : 1-4)

The Kokan Railway : A dream come true

The need for building a rail link between Mumbai and Mangalore on the west coast of India was felt for a long time The first feasibility study for constructing this link was carried out nearly 100 years ago by the British engineers who connected Calcutta to Madras on the east coast of India, but the rugged terrain of Kokan with its mountains and valleys, and its numerous criss-crossing rivers and streams made all attempts to build a rail link in the Kokan region a very costly proposition The people of Kokan attributed the relatively poor economic development of their region to the lack of railways Hence, they always clamoured for having such a rail link from the inception of economic planning in the country During early fifties Mr S K Patil the first Railway Minister from the Kokan area, had promised the people of Kokan to give them a railway during fifties Mr Madhu Dandvate the second Kokani politician to become the Railway Minister in the Janata Party Government in 1977 had also tried to clear the Kokan Railway project but his proposal was turned down by the Planning Commission The Commission, however approved funds in the sixth plan (1981-86) to extend the Diva-Panvel-Roha line up to Veer near Mahad at the instance of the then Chief Minister of Maharashtra Mr A R Antulay

The construction of 760 km of the rail link, which connects the three states of Maharashtra, Goa and Karnataka, benefiting Kerala in the south and Gujarat in the North, was thebiggest and most difficult railway engineering task It involved the fording of 1500 rivers, 2000 bridges (179 of them major ones) and 92 tunnels, one of them at Karbude south of Chiplun, is 6 5 km long, the longest ever built in India The entire line has been estimated to have cost about Rs 2000 crores In order to save money, the KRC decided to built the line with a single tract which is rather unfortunate, since it has reduced the number of trains that can be run daily Since the bridges and tunnels ar also designed to run single train, it would cost the same amount of money in real terms to double the line in the future when the traffic demand increases

The 760 km line was completed in different stages The line was completed upto Roha before the construction of the main project was commenced The Mangalore-Udupi section from the southern end of the line waas completed by March 1993 while the Roha-Veer section from its northern end by September 1993 Before the entire line was flagged off by January 26 1998, India's Republic Day, trains were operated on different sections (such as Diva-Chiplun Dadar-Ratnagiri and Kurla-Sawantwadi in the north and Mangalore-Udupi and Madgaon-Mangalore in the south) with a view to benefiting the public as soon as possible The Kokan Railway is destined to transform the lives of the 11 million people of the region It has provided an impetus for socio-economic development to a land rich in mineral and agricultural resources – a land fringed with paddy, coconut and mango trees and replete with minerals such as iron ore, bauxite and silica

So far this natural wealth could not be exploited because of lack of access to the national and world markets The Kokan Railway has made it possible now for goods to be transported both quickly and cheaply It has reduced travel time, not only within the States through which it runs, but also beyond Distances between locations in Gujarat and Rajasthan and those in Karnataka and Kerala have been reduced by around one-third in terms of kilometres, the savings in travel distances ranging from 600 to 1100 kms in the case of many locations All this bringing cost savings running in many crores of rupees

It is too early for the Kokan Railway to meet its operating costs, let alone to service its debt capital or pay a dividend on its share capital These financial obligations would no doubt be met as the traffic builds up But, the social justification of the Kokan Railway can never be measured merely in the financial terms It would be reflected in the socio-economic transformation of the region we are yet to see

Courtesy Dr. M.O. Dalvi, Kokan Link

اشاعت کا ۳۷ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۷ — شمارہ ۷ — ماہ جولائی ۹۹ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر انجم عباسی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم — چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری ابراہیم سندیکر

اراکین محمد علی مقادم۔ بشیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔

اقبال کوارے۔ داؤد حوضے۔ مبین حاجی

اعزازی نمائندے

محمد سعید علی (یو۔اے۔ای) — شیخ اسماعیل و اشفاق شیخ، کینیا۔

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) — دانگڑے برادران (سعودی عرب)

عبداللہ ایچ دلوی (کویت) — حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)

مسز ممتاز اقبال (کراچی۔ پاکستان) — مختار مروڈکر (بحرین)

محمد کامل سیکھونے (بحرین) — ایم ایس پرکار (آسٹریلیا)

محمد علی مقدم (جدہ) — محمود حسن قاضی (بمبئی)

آئی وائی سولکر عبدالمجید محکاؤکر (رسانی) — مسز سلطانہ کردمے (ماہم)

مسز نیلم فضل ماسٹر (رتناگری) — احمد علی قاضی (ادھیری)

تاج الدین ہوڑیکر (رتناگری)

اسٹاف : عبداللطیف ارایم یو ی۔ ندیم صالح،

بیرون ہند سالانہ ایک سو پچیس روپے خلیجی ممالک، پاکستان

دیگر ممالک سے پانچسو روپئے

فی پرچہ دس روپئے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ نقش کوکن ۴۳ اے بوانگر لیاوہ

ایم ڈی نائیک روڈ، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ فون ۳۷۱۰۶۵۲ ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت ایرو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے
نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت یکم جولائی ۹۹ء

کتابت جاوید ندیم

Anjuman Khairul Islam's

POONA INSTITUTE OF MANAGEMENT SCEINCES & ENTERPRENEUSHIP

(Recognised by AICTE, New Delhi & Affiliated to University of Pune)

NOTICE

A meeting to the Executive Committee of A.K.I's Poona Institute of Management Sciences & Entrepreneuship will by held on Saturday, the 5th June. 1999 at 3.30 p.m. in the Conferene Hall of Poona College, Camp, Pune - 1.

AGENDA

1. To read and confirm the minutes of the last meeting.
2 To interview and select the candidates for the post of Full time lecturer, Part time lecturers and Peon.
3. To adopt the audited statements of accounts for the year ended 31st March, 1999.
4. To discuss and approve the Receipts and Payments for the months of April and May, 1999.
5. Any other matter with the permission of the Chair.

(Shaikh Muzaffar)
Director

اداریہ

اور ہم خوار ہوئے........

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جب ۱۷ سال کے تھے، اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر آپ نے اسلام قبول کیا۔ آپ کی ماں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ بہت ناراض ہوئیں۔ انھوں نے "آپ سے کہا کہ جب تک تم اسلام کو چھوڑ نہیں دیتے میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔"

آپ کو اپنی ماں سے بہت زیادہ پیار تھا۔ ماں کی حالت غیر ہو گئی۔ کلیجہ منہ کو آ گیا۔ ماں کی یہ حالت آپ سے دیکھی نہ گئی مگر اسلام سے محبت کی وجہ سے آپ کے قدموں میں لغزش نہیں آئی۔ آپ نے اپنی ماں سے کہا "اگر میری سو مائیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے مر جاتیں تب بھی میں اسلام کو نہیں چھوڑوں گا۔"

اپنے بیٹے کا یہ دینی جذبہ دیکھ کر ماں کا دل پگھلا اور انھوں نے اسلام قبول کیا۔

ہمارے اسلاف نے اسلام کی خاطر ناقابل برداشت اذیتیں اور دل گداز مشکلیں اٹھائیں۔ اپنی جانیں تک قربان کر دیں مگر آخر دم تک اسلام کے راستے پر سختی سے عمل پیرا رہے۔ صداقت، شجاعت، اخوت اور ایثار و قربانی کی وہ مثالیں قائم کیں کہ زمانے بھر میں وہ سرخرو و سرفراز رہے۔

ہمیں اسلام کی لازوال دولت "من و سلویٰ" کی طرح ملی ہے۔ ہم مسلمان گھروں میں پیدا ہوئے اور ہم مسلمان بنے۔ ہمیں 'اسلام' کے لیے قربانیاں دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی اس لیے ہمیں اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں۔ ہم بظاہر تو مسلمان ہیں مگر ہمیں اسوۂ محمدی کا کوئی پاس نہیں۔ اخلاقی انحطاط، فرقہ بندی، قرآنی تعلیمات سے بے اعتنائی، مشرکانہ رسوم و عقائد اور بے جا اصراف ان سب باتوں کی وجہ سے تنزل اور خواری ہمارا مقدر بن گیا ہے۔

ہماری بے حسی لے آئی ہے کہاں ہم کو
خدا شناس تھے کل آج خود شناس نہیں

○ انجم عباسی

☆ بنیادی سوال

ہمیں خوشی ہے کہ ماہنامہ نقش کوکن کو بند کرنے کے اعلان پر ہمارے کئی بہی خواہوں نے ہمیں اپنے مشوروں اور مالی تعاون سے نوازا مگر پھر بھی یہ تعداد بہت کم ہے اور اس پر طرہ یہ کہ اس تعداد میں فاریزرس (بدیسی ممالک میں خریدار) کی تعداد زیادہ ہے ہم ان تمام بہی خواہوں خصوصاً فاریز حضرات کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے مالی تعاون سے ہمیں نوازا۔ اور رسالے کی بحالی کے کچھ آثار پیدا کر دیے مگر پھر بھی بنیادی سوال اپنی جگہ قائم ہے۔

کیا رسالہ صرف فاریزرس کے تعاون سے چلتا رہے گا، علاقائی لوگوں کو اس کی کوئی فکر نہیں؟

نقش کوکن پورے علاقے کی تہذیبی، سماجی، تعلیمی، معاشرتی، ثقافتی اور انقلابی تحریکات کا ترجمان و مبلغ ہے اور زندہ قومیں ہمیشہ اپنے قومی آرگن کو زندہ رکھنے کی کوششیں کرتی ہیں۔ (ادارہ)

امینہ فشریز
AMINA
FISHERIES
رہائش: ۲۰۸۴۴/۲۲۱۹۱
امینہ منزل، پڈویکر کالونی، ادھیم نگر، رتناگیری
ٹیلی فون نمبر
رتناگیری: ۳۲۲۳۶ بمبئی: ۳۷۸۱۷۶۲

With Best Compliments from
FAROUK SODAGAR
DARVESH GROUP
(TRUSTED SINCE 1909)
TIMBER • IMPORT
EXPORT • REAL ESTATE
Head Office
BRANCHES
DELHI ■ KANDLA ■ MANGALORE

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ربیع الاوّل اسلامی سال کے بارہ مہینوں میں سے وہ مقدس مہینہ ہے جس میں ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔ جس زمانے میں حضور اکرمؐ کی ولادت باسعادت ہوئی اس زمانے کو دورِ جاہلیت کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس دور میں ہر طرف شرک کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ لوگ اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر میں بھی بت رکھے ہوئے تھے۔ ہر طرح کی چھوٹی بڑی برائیاں عام تھیں، غریبوں اور غلاموں پر امیر اور با اختیار لوگ بے پناہ ظلم ڈھاتے تھے، عدل و انصاف کا نام و نشان نہ تھا۔ جو جتنا طاقتور، جتنا امیر اور جتنا صاحبِ حیثیت تھا اتنا ہی بڑا اور با اختیار تھا۔ حتیٰ کہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زمین میں زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ کیوں کہ اس دورِ جاہلیت میں لڑکیوں کا پیدا ہونا بے عزتی سمجھی جاتی تھی۔ معمولی معمولی باتوں پر خون کی ندیاں بہہ جاتی تھیں۔ شراب نوشی عام تھی۔ ایسے ظلمت کے دور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور دنیا سے ظلم و شرک مٹانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا اور ساری دنیا میں ایک اجالا پھیل گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کردار سے اپنے عمل سے اپنے قول و فعل سے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو

نقش کو کسن

ساری دنیا میں اس طرح پھیلانا شروع کر دیا کہ ظلم و شرک کا گھٹا ٹوپ اندھیرا دور ہونے لگا اور پورے عالم پر نورِ حق کا روشن اجالا پھیل گیا۔

اللہ کے پیارے نبی۔ تمام عالموں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ایک بہترین زندگی تھی اور آپؐ کے اخلاق تمام ہی انسانوں کیلئے بہترین نمونہ تھے۔ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے تھے۔ آپؐ نے کبھی کسی سے اپنے ذاتی معاملے میں انتقام نہیں لیا۔ بلکہ پیغامِ حق پھیلانے کے دور میں آپؐ کے دشمنوں نے آپؐ پر بے پناہ ظلم کئے۔ آپؐ کو ستایا گیا آپؐ پر فقرے کسے گئے لیکن آپؐ نے سب کے حق میں دعا فرمائی۔ آپؐ نے کسی مسلمان کا نام لے کر اس پر کبھی لعنت نہ بھیجی۔ آپؐ نے کسی غلام اور لونڈی یا کسی عورت کو یہاں تک کہ کسی جانور کو بھی کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ کسی کو ذرّہ بھر بھی تکلیف نہیں دی۔ آپؐ نے ہمیشہ اپنے سے بڑوں کی عزت کی اور عورتوں کا احترام کیا۔ بچوں سے شفقت سے پیش آئے۔

آپؐ جب بھی کسی سے گفتگو فرماتے تو آہستہ آہستہ واضح لفظوں میں اپنی بات کہتے تاکہ سننے والا صحیح سے صحیح سمجھ سکے۔ آپؐ اپنے تمام ساتھیوں (صحابہ) میں جب موجود ہوتے تو کبھی ان کے سامنے پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ رشتہ داروں کا خوب خیال رکھتے تھے۔ قرضداروں کا بوجھ اٹھاتے تھے۔ مہمانوں کی خوب خاطر مدارت کرتے۔ اور ہمیشہ سچ اور حق کی حمایت کرتے تھے۔ ٭٭

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد سعید علی ٹوپکر، (دہلی)

محمدؐ یقیناً بلندیٔ سیرت کے معراج کبریٰ پر ہیں آپؐ
(قرآن پاک)

محمدؐ نام کا نبی میرے بعد آئیگا اور میرا جلال ظاہر کریگا۔ (حضرت عیسیٰؑ، انجیل برناباس)

محمدؐ کا دین ہی دُنیا والوں کے لئے نجات کا باعث ہے۔ (جارج ریوری)

محمدؐ ہی کی تعلیم مساوات اور عالمگیر اخوت ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ (ریمنڈ)

محمدؐ نے پیش کیا ہوا دین اور ضابطہ ہی ایک مکمل تہذیب ہے۔ (گب)

محمدؐ کا کلمہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ نہایت سادہ، غیر متبادل اور ابدی ہے۔ (گبن)

محمدؐ کی تعلیم کسی مقام پر بھی ناکام ثابت نہیں ہو سکتی۔
(گوئٹے)

محمدؐ بہت بڑے مفکر، بلند پایہ خطیب، پیغامبر، سپہ سالار اور آسمانی بادشاہت کے بانی تھے۔
(لامرٹن)

محمدؐ کے دین ہی نے حقیقی اور اوّلین جمہوریت کا اعلان کیا۔ (ڈاکٹر ماوڈلے)

محمدؐ کا دین برکات کا موجب، تاریکی سے نور اور شیطان سے خدا کی طرف رجعت کا باعث ہے۔
(اسٹفنسن)

محمدؐ دُنیا میں اس وقت آئے، جب عیسائی دنیا رسومات اور مادیت کا پیکر بنی تھی اور پوری دُنیا میں عقل و دانش مُردہ ہو چکی تھی۔ (ریجنل کینیڈی)

محمدؐ ہی کے نظام سے دُنیا میں امن قائم ہوگا۔
(پنڈت نہرو)

محمدؐ کا قرینہ اپنانے سے زندگی کا سفینہ پار لگے گا۔ (تلسی داس)

محمدؐ صرف مسلمانوں کے ہی نہیں، وہ ہمارے بھی پیغمبر ہیں۔ (باباصاحب بھونسلے)

محمدؐ دُنیا کے تمام نادار، دُکھی اور بے سہارا لوگوں کا آخری سہارا ہیں۔ (سوریش بھٹ)

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارا تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارا تو نہیں
(کنور مہندر سنگھ بیدی)

ملا معین الدین، سوپارہ

قرآن مجید کی تشکیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب میں پڑھنے لکھنے کا رواج بہت کم تھا۔ اسلام سے پہلے یہاں کی جہالت کا یہ حال تھا کہ اکثر شرفاء لکھنا پڑھنا معیوب سمجھتے تھے۔ لیکن آمد اسلام اپنے ساتھ تحریر و کتابت کا فن بھی لیکر آیا۔ قرآن مجید میں ضبط و تدوین کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء ہی سے کتابت کی طرف توجہ فرمائی۔ غزوۂ بدر میں اسیران جنگ میں سے جو لوگ فدیہ کی ادائیگی نہیں کر سکتے تھے، ان کو اس شرط پر رہائی نصیب ہوئی کہ وہ مدینہ میں رہ کر لوگوں کو فن تحریر سکھادیں۔ اصحاب صفہ کے حصول تعلیم میں لکھنے کا فن بھی شامل تھا۔ لہٰذا حضرت عبادہ رضؓ قرآن مجید کے پڑھنے کے ساتھ لکھنے کی بھی تعلیم دیتے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب قرآن مجید کو کتابی شکل میں یکجا نہیں کیا گیا تھا بلکہ قرآن کی سورتیں ہرن کی کھال پر یا اونٹ کی چوڑی ہڈیوں پر درج کی جاتی، کبھی ریشمی کپڑوں پر لکھی جاتی تو کبھی درخت کی چھال پر یا کھجور کے پتوں پر تحریر کی جاتی۔ صحابہ کرام رضؓ کو قرآن مجید سے اس قدر محبت تھی کہ حضور اکرم ﷺ پر جتنا بھی قرآن نازل ہوتا اسے حفظ کر لیا کرتے اور اسے تحریری شکل دیتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب بھی وحی کا نزول ہوتا آپ صحابہ کرام کو جمع کرتے اور انہیں وحی سُنادیتے اور اس کے الفاظ املا کرادیا کرتے تھے۔ غالباً حضرت سعید ابن عاصؓ پہلے صحابی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے قرآن مجید کی عبارت لکھی اور قرآن حفظ بھی کیا۔

قرآن مجید کے نزول کا سلسلہ لگ بھگ سوا تئیس ۲۳ ۱/۴ برس تک جاری رہا۔ جس کا قرآن مجید میں سورہ بنی اسرائیل کی ۱۰۶ نمبر کی آیت میں اس طرح ذکر ہے "اور اس قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا تاکہ تم ٹھہر ٹھہر کر اسے لوگوں کو سناؤ اور اسے ہم نے (موقع موقع سے) بتدریج اُتارا ہے۔" کبھی کوئی خاص واقعہ پیش آتا تو وحی کا نزول ہوتا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ صحابہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور کوئی بات دریافت کرتے اگر اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پہلے سے نہ ہوتے تو آیات نازل ہوتیں۔ مثلاً ایک بار سرداران قریش نے علمائے یہود سے مل کر نبی کریمؐ کو زچ کرنے کے لئے کہا کہ اے محمدؐ! ہمیں اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا قصہ سناؤ۔ اس وقت تک سورۂ کہف نازل نہیں ہوئی تھی۔ تب سورۂ کہف نازل ہوئی اور آپؐ نے انہیں سنا کر لاجواب کر دیا۔

نفیس کوکن

المرسلات وہ سورۃ ہے جس کی ایک وقت
میں پچاس آیتیں نازل ہوئی تھیں۔ جو سب سے زیادہ
نازل ہونیوالی سورۃ سمجھی جاتی ہیں۔ اور حضورؐ پر
ایک ہی وقت میں مکمل نازل ہونیوالی پہلی سورۃ
سورۂ فاتحہ تھی۔ قل اعوذ برب الناس اور قل
اعوذ برب الفلق دونوں سورتیں ایک ہی وقت
میں نازل ہوئیں۔ سورۂ علق قرآن مجید کی
سب سے پہلی نازل ہونیوالی سورۃ ہے جو غارِ حرا میں
نازل ہوئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپؐ کی
زبان مبارک سے سُن کر مکمل قرآن حفظ کرنیوالے چار
صحابۂ کرامؓ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ۱۔ حضرت معاذؓ
بن جبل ۲۔ حضرت زیدؓ بن ثابت ۳۔ حضرت
ابیؓ ابن کعب اور ۴۔ حضرت ابو زیدؓ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ
تھی کہ جو قبیلہ مسلمان ہوجاتا اور اس میں جو شخص
سب سے زیادہ حافظ قرآن ہوتا اسے امام مقرر کیا
جاتا چوں کہ اس وقت مساجد کی تعداد میں بھی اضافہ
ہورہا تھا۔ امامت کا شرف حاصل کرنے میں چھوٹے
بڑے، غلام آقا، سب برابر تھے۔ حضرت سالمؓ
ایک آزاد کردہ غلام تھے اور حافظ تھے اس لئے
انہیں بھی امامت کا کام سونپا گیا۔ قبیلہ جرم میں سات
آٹھ سال کا کم سن بچہ عمرو بن سلمہ جو کہ اپنے قبیلہ کا
سب سے بڑا حافظ تھا، اس لئے انہیں اس قبیلہ کا
امام قرار دیا گیا۔

وصالِ نبیؐ کے بعد ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کو
قرآن مجید کی ایک آیت کی ضرورت پڑی۔ اس کے

نقش کوکن

حصول کے لئے وہ ایک صحابی کے گھر تشریف لے گئے۔
پتہ چلا کہ وہ صحابی یمامہ کی لڑائی میں شہید ہوچکے
ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ
میں سینکڑوں کی تعداد میں حفاظ کرام نے جام شہادت
نوش فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ کو بڑی فکر پیدا ہوئی کہ اب
کیا کیا جائے؟ وہ فوراً خلیفۂ وقت حضرت ابوبکرؓ
کے پاس پہنچے اور کہا کہ "اے امیر المومنین! کیوں نہ قرآن
مجید کو یکجا کیا جائے" کیونکہ اس وقت قرآن مجید نے
کتابی صورت اختیار نہیں کی تھی۔ مختلف سورۃ مختلف جگہوں
پر پھیلی ہوئی تھیں۔ خلیفۂ وقت کو حضرت عمرؓ کا یہ مشورہ
کافی پسند آیا، انہوں نے صحابۂ کرام سے صلاح ومشورہ کیا
اور بہترین حافظوں کی ایک جماعت تشکیل دی اور اس
جماعت کا سربراہ حضرت زیدؓ بن ثابت کو مقرر کیا کیونکہ وہ
حافظ تھے جنہیں نبی کریمؐ نے اپنی زندگی میں ہی قرآن کی
ترتیب سمجھادی تھی۔ حضرت زیدؓ بن ثابت کی مدد کیلئے
حضرت خالدؓ بن سعید اور حضرت ابیؓ بن کعب کو شریک کار بنایا،
اور اعلان کیا گیا کہ "کسی بھی شخص کے پاس کلام الٰہی تحریری
شکل میں ہو وہ اس جماعت کے سامنے حاضر کریں۔ اس طرح
قرآن شریف کا ایک ایک لفظ اکٹھا کیا گیا اور نبی کریمؐ کی
ترتیب کے مطابق قرآن مجید کی تشکیل دی گئی اور اسے قرطاس
پر تحریر کیا گیا جسے مصحف صدیقی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
حضرت عثمان رضؓ کے دورِ خلافت میں مصحفِ صدیقی کی نقلیں
تیار کرکے دور دور کی اسلامی حکومتوں میں روانہ کی گئیں۔
اس طرح قرآن مجید پوری دُنیا میں پھیل گیا۔

حجاج بن یوسف ایک ظالم حکمراں سمجھا جاتا ہے۔ لیکن
اسے اس بات کا شرف حاصل ہوا کہ اس نے قرآن مجید میں اعراب
لگانے کا کام کیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ جنکی مادری زبان عربی
نہیں بڑی آسانی اور صحیح تلفظ کے ساتھ اس کی تلاوت کرسکتے ہے
اور ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی روزانہ قرآن مجید کی بامعنی تلاوت کریں ●●

ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تنہا مجاہد۔ مروڈ جنجیرہ

جب کفارِ مکہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے صحابہ اور مسلمانوں کی جان کے دشمن ہوگئے تو اللہ کے حکم سے آپ صلعم نے ترکِ وطن کرکے مدینہ جانے کا قصد کرلیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا کہ آپ صلعم روانہ ہوجائیں اور آپ رسول اللہ صلعم کے بستر پر لیٹ گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضہ کو اس لئے مکہ میں چھوڑا تھا کہ جس کی جو امانت آپ صلعم کے پاس تھیں اس کو اسے سونپ دیں اور مدینہ کو آجائیں۔ مکہ چھوڑ دینے پر بھی کفار کے سینہ میں کینہ اور عداوت کی آگ ٹھنڈی نہ ہوئی بلکہ وہ تعاقب میں روانہ ہوئے، جب تلاش میں ناکامی ہوئی تو غصہ اور بڑھا سارے عرب میں منادی کرادی گئی جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار ڈالے گا یا انہیں زندہ پکڑ لائے گا اس کو سو اونٹ انعام میں دیئے جائیں گے۔ (نعوذ باللہ)

اس اعلان پر بہت سے بدو عرب تلاش میں نکل کھڑے ہوئے لیکن سوا دو شخصوں کے سب کے سب ناکام رہے اور وہ بھی آپ صلعم کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ ان میں سے ایک سراقہ بن ملک تھا جو بہادر آدمی تھا۔ اس نے آپ صلعم کو دیکھا اور پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شاید ہمارے تعاقب میں آرہا ہے۔ اب بچنا مشکل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں اللہ بڑا قوی بچانیوالا ہے۔ جب سراقہ بن مالک قریب آگیا تو حضور صلعم کی دعا سے اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا اور وہ چاروں خانے چت زمین پر گر پڑا۔ دو تین بار اٹھنے کی کوشش کی مگر نہ اٹھ سکا۔ اس واقعہ سے اس کے دل پر ایسا خوف چھایا کہ اس نے اپنی بدنیتی سے توبہ کی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی گستاخی کی معافی مانگی۔ پیارے نبی صلعم نے فیاضی اور رحم دلی سے اس کا قصور معاف کردیا۔

سراقہ کو نبی کریم صلعم کے اس عفو و درگزر کا یقین نہ آتا تھا وہ سوچتا تھا کہ اس کا اتنا بڑا جرم کیوں معاف کیا جاسکتا ہے۔ آخر اس کے اطمینان کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ہڈی کے ٹکڑے پر معافی نامہ تحریر فرماکر اسے دے دیا۔ سراقہ بن ملک نے اظہار تشکر کے طور پر وعدہ کیا کہ آپ صلعم کی اطلاع کسی کو نہ دوں گا بلکہ اگر راہ میں کوئی تعاقب کرنیوالا ملا تو اسے سمجھا بجھا کر واپس کردوں گا۔ یہ شخص اگرچہ اس وقت ایمان نہ لایا لیکن فتح مکہ کے بعد اپنے قبیلے کے ساتھ حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوا۔

دوسرا شخص بریدہ اسلمی مدینہ کے نواح میں مل گیا یہ ستر آدمیوں کو ہمراہ لئے آپ صلعم کی تلاش میں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبقت کرکے نہایت نرمی کے ساتھ اس کا نام لیا اور آنے کا سبب دریافت فرمایا اسی کے ساتھ اپنا نام اور پتہ بتایا۔ اس حسن اخلاق اور شیریں کلامی کا اس کے دل پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ عداوت اور دشمنی کے سارے خیالات

اس کے دل سے نکل گئے اور کلمۂ شہادت پڑھ کر وہ
اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ پھر جوشِ عقیدت سے
بیتاب ہو کر اس نے اپنا عمامہ سر سے نیزے پر باندھا
اور علمبردار بن کر آپؐ کے ہمراہ مدینہ روانہ ہو گیا۔

اہلِ مدینہ بڑی بیتابی کے ساتھ رحمتِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہیوں کا انتظار کر رہے
تھے اور ہر روز کوٹھوں پر چڑھ کر آپؐ کی راہ دیکھا
کرتے تھے جب تشریف آوری کی خبر ہوئی تو سب
چھوٹے بڑوں نے شہر سے باہر آکر آپؐ کا استقبال
کیا اور آپؐ کی تشریف کو اپنی خوش نصیبی تعبیر کیا۔

اہلِ مدینہ شہر سے دو میل دور مقام قبا میں
آپؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ عمرو بن عوف نے
جن کا مکان قبا کے پاس تھا درخواست کی کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم چند روز یہاں قیام فرمائیں۔ آپؐ نے
ان کی یہ درخواست قبول فرمائی اور دو ہفتہ تک قبا
میں قیام فرمایا۔

قبا نہایت پُر فضا اور شاداب مقام تھا۔
یہاں اس عرصہ میں آپؐ نے ایک مسجد بنوائی جس کا نام
مسجد قبا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں خود نبی کریمؐ اور آپؐ
کے خلفاء نے حصہ لیا اور پتھر اٹھا اٹھا کر دیئے۔ ان
زائرین کے خوش نصیب ہونے میں کسے شک ہو سکتا
ہے جنہیں مسجد قبا میں نماز ادا کرنے اور عبادت کرنے
کا موقع ملے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ربیع الاوّل
کی سولہویں تاریخ کو جمعہ کے دن مسلمانوں کی ایک بہت
بڑی جماعت کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوئے۔ ارادت
مندوں کے جوش و ولولہ کا یہ عالم تھا کہ ہر ایک یہی
نقشش گوکئی

خواہش رکھتا تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے
گھر میں اتریں لیکن آپؐ نے کسی کی دل شکنی
نہیں کی۔ اور کہا کہ جہاں میری اونٹنی جا کر بیٹھ جائیگی
میں وہیں اتر پڑوں گا۔ اس خبر کو سن کر سب منتظر
ہوئے کہ دیکھیں کہ اونٹنی کہاں بیٹھتی ہے؟ اور یہ
سعادتِ عظمیٰ کس کے حصے میں آتی ہے۔ آخر کار اونٹنی
اس مقام پر بیٹھ گئی جہاں اب مسجد نبویؐ ہے۔ بیان
کیا گیا ہے کہ اس وقت آپؐ کی پیشانی مبارک پر
پسینہ آگیا اور چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا۔ یہ نزول وحی
کی ایک حالت تھی اس کے بعد اونٹنی اٹھی چند قدم
آگے چلی اور پھر مڑ کر وہیں آگئی جہاں پہلے بیٹھی
تھی۔ اونٹنی کا دوبارہ بیٹھنا گویا آخری فیصلہ تھا اسی
مقام کے نزدیک حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا مکان تھا۔
مکان کے نیچے والی منزل میں آپؐ نے قیام فرمایا مگر حضرت
ابو ایوب انصاری کو اپنی گستاخی اور بے ادبی گوارہ نہ تھی
آپ نے عرض کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیچے رہیں اور میں
اوپر رہوں اس بے ادبی کا یہ ناچیز کس طرح متحمل ہو سکتا
ہے؟ حضورؐ نے فرمایا بھائی میرے پاس لوگ آتے جاتے
ہیں تم کو اس سے تکلیف ہو گی۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ
نے عرض کیا: "حضور مجھے بے ادبی پر مجبور نہ فرمائیں۔ مجھے
ہرگز کوئی تکلیف نہ ہو گی۔"

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت
ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست منظور
فرمالی اور اوپر والی منزل میں رہنے لگے۔ سنہ
ہجری اسی تاریخ سے شمار کیا جاتا ہے جس تاریخ کو
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منوّرہ میں داخل
ہوئے یعنی ۱۲ ربیع الاوّل سنہ ہجری ۔۔۔

کام کی باتیں

عبدالمجید جگاؤنکر، کرلا رتناگری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۰ ترجمہ: تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونۂ عمل ہے۔

دنیا میں پاکیزہ اور کامیاب زندگی بسر کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے سامنے کوئی عمدہ نمونۂ عمل رکھے۔ کیوں کہ اس کے بغیر زندگی کی راہ آسانی سے طے نہیں کی جاسکتی۔

ہمارے سامنے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ موجود ہے۔ چنانچہ سیرت کی کتابوں میں آپ کی زندگی کا ہر گوشہ مع اقوال و اعمال محفوظ ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اپنی زندگی کے ہر دور میں خواہ ہماری زندگی کی صبح ہو یا شام، آپ ہی کی پیروی کریں۔ اگر ہم نے اپنی زندگی کو آپ کی زندگی سے مطابقت دی تو ہم انشاء اللہ دنیا و آخرت میں یقیناً کامیاب ہوں گے۔ پروردگار عالم ہمیں یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

؎ چلیں حضورؐ کے نقشِ قدم پہ ہم ساحرؔ
حضورؐ آئے ہماری ہی رہبری کے لئے (ساحرؔ شیوی)

★

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا ۰ لوگوں کی عبادت کے لئے جو پہلا گھر بنایا گیا وہ مکہ میں ایک مبارک گھر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو بھی "مبارک" نام سے یاد فرمایا تھا۔ اس گھر کی برکت یہ ہے کہ آدمی گناہوں سے لدا ہوا ہو اور اس گھر میں داخل ہو تو واپس آتے وقت اس کا بوجھ ہلکا کر دیا جاتا ہے یعنی اس کے گناہ معاف کر دئیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جو کعبہ میں آیا وہ امن میں آگیا۔ چنانچہ کعبہ میں جانے والا مسلمان اگر توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی اُمید پر کعبہ میں جائے تو اللہ تعالیٰ اسے سب بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے اسے بخش دیتا ہے۔

؎ دنیا کے بت کدہ میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

★

من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت - جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ یا تو بھلی اور کام کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

زبان بظاہر تو ایک گوشت کا ایک چھوٹا سا لوتھڑا ہے لیکن وہ اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ اس کی اطاعت بھی زیادہ ہے

اور گناہ بھی [illegible] دونوں چیزیں آسان ہیں اور اہم ہیں۔ دوسرے اعضا تو ایک حد کے اندر اپنا کام کرتے ہیں۔ مثلاً آنکھ کی رسائی صرف رنگوں اور شکلوں تک ہے، کانوں کا دائرۂ اختیار صرف آوازوں تک ہے۔ لیکن زبان کا دائرۂ عمل انتہائی وسیع ہے۔ خیر و شر، موجود و معدوم، حقیقی و خیالی، حق و باطل سب کا ذکر زباں پر آجاتا ہے۔ الغرض جس طرح زبان خیر کے میدان میں دوڑ سکتی ہے اسی طرح شر کے میدان میں اس کو شکست دینے والا نہیں اس لئے زبان پر قابو رکھنا نہایت ضروری ہے۔

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

اے انسان اپنی زبان محفوظ رکھ، کہیں وہ تجھ کو ڈس نہ لے کیوں کہ وہ اژدہا ہے۔ اپنی زبان کے ہلاک شدہ بہت سے لوگ قبرستان میں ہیں، حالانکہ وہ دنیا میں ایسے تھے کہ بڑے بڑے بہادر ان سے ملاقات کرتے ہوئے ہیبت کھاتے تھے۔

جبیں پہ سادگی، نیچی نگاہیں، بات میں نرمی
مخاطب کون کر سکتا ہے تم کو لفظِ قاتل سے

★

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔

سورۂ آلِ عمران میں ارشاد باری ہے، ہر جاندار کو موت کا مزہ ضرور چکھنا ہے اور تمہارے اعمال کے نتائج پوری طرح تم کو قیامت کے دن مل جائیں گے۔ پس اس دن جو دوزخ کے عذاب سے بچ جائے اور جنت میں بھیج دیا جائے وہی کامیاب ہوگا۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ زندہ کو ایک دن مرنا ہے اور ہر زندگی کا انجام موت ہے۔ ہر جاندار کے لئے مرنا اس لئے مقدر کیا گیا ہے تاکہ انسان دوسرے کو مرتا ہوا، اس دنیا سے جاتا ہوا دیکھے اور اپنی موت کو یاد کرے۔ اور اپنے اعمال کو ٹٹول کر دیکھے کہ وہ کیا لے جا رہا ہے۔ اب تک وہ کیا کرتا رہا اور اس کا نتیجہ از روئے اسلام کیا نکلنے والا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت ہی انسان کیلئے سب سے بڑا واعظ ہے۔

موت کا سب کو ہے یقین مگر
بے خبر موت سے ہے پھر بھی بشر
پھنس کے دنیا کی رنگ رلیوں میں
بھول بیٹھا ہے آخرت کا سفر

(اسماعیل شاد۔ کارواری)

ایک گیت

آدم نصرت

پُکارا تھا اِک دِن کھُلے دِل سے میں نے تمہیں
کہ تم میرے دِل میں دبے پاؤں آتے رہے
وہ اِک گیت جو تم سدا گنگناتے رہے
کہانی جو تم دو دِلوں کی سُناتے رہے
تو سوئے ہوئے دِل کے ارماں جگاتے رہے
کہ تم میرے دِل میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کہیں دور مندر میں گھنٹی سی بجتی رہی
وہ اک پیاری آواز مجھ کو بُلاتی رہی
وہ سپنے جو راتوں میں مجھ کو جگاتے رہے
کہ تم میرے دِل میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میرے ذہن پر اِک خاکہ ابھرتا رہا
کوئی بھولی بسری کہانی سُناتا رہا
کہ تم بنسری پر کوئی لے بجاتے رہے
کہ تم میرے دل میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رشکِ جنّت ہے مرا پیارا وطن

مغل اقبال اخترؔ

رشکِ جنّت ہے مرا پیارا وطن
کِس قدر شاداب ہے سارا وطن
یہ نظارے خوش نما ہیں کِس قدر
کوہ و دریا دلربا ہیں کِس قدر
کیف برساتا ہے دھرتی پر گگن
رشکِ جنّت ہے مرا پیارا وطن
ہم کو دیتا ہے اخوت کا سبق
ایکتا اور امن والفت کا سبق
دیکھیں گاندھی اور نہرو کا چلن
رشکِ جنّت ہے مرا پیارا وطن
جب پکارے گا ہمالہ کا بدن
دیں گے یہ آواز پھر گنگ و جمن
ملک پر اختر لٹا دو جان و تن
رشکِ جنّت ہے مرا پیارا وطن

ہمارے واسطے ارض و سما میں گھر نہیں ہونگے
زمیں ہو گی، فلک ہو گا، ہمارے در نہیں ہونگے
ہمارے بھائیوں کے ہم پہ برافروختہ چہرے
ہمارے بچپنوں پر دہشتوں کے اجنبی پہرے
ہماری سانس پر پہرہ ہماری آرزو بے گھر
ہماری خواہشیں تنہا ہماری جستجو بے در
تمنا دِل کی مجبوری ضرورت اپنی معذوری
مقید آہ و زاری تک اندھیرا اور بے نوری
چھپا کر اشک آنکھوں میں بہت خاموش پھرتے ہیں
بدن پر نیل نقشاں ہیں خطِ پاپوش پھرتے ہیں
ہم اپنی ذات سے بھی اپنا رشتہ توڑ دیں کیسے؟
اگر حق اپنا رکھتے ہیں تو آخر چھوڑ دیں کیسے!
خدا کا واسطہ اشکوں کی یہ تقریر تو سمجھیں
خدا کا واسطہ اندیشۂ دِل گیر تو سمجھیں
ہمارے نام یوں کب تک چلے گا نیک یہ دھندا
ہماری گردشوں کے ساتھ ہے کیوں خیر کا چندا
ہماری بے کفن لاشیں زمیں میں دفن کیا کیجے
جہاں لاوارثوں کی لاش بکتی ہو وہاں دیجے
یتیموں اور اسیروں کے نئے معنی بدل ڈالیں
عذاب و غم بدل ڈالیں ہمارے دل سنبھل جائیں

○جعفر گونھے

خلیجی ممالک میں رہنے والا کوکن کا باشندہ

خلیجی ممالک کا ذکر آتے ہی تیلوں کے ذخائر رکھنے والے سعودی عربیہ، کویت، قطر، بحرین، مسقط اور متحدہ عرب امارات ان ممالک کا تصور نظروں کے سامنے آتا ہے۔ متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں دبئی، شارجہ، ابوظہبی اور راس الخیمہ یہ علاقے شامل ہیں خلیجی ممالک تیلوں کے ذخائر کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت میں کافی اہم درجہ رکھتے ہیں اس لیے ان ممالک میں ترقی کے منصوبے زیر عمل لانے کی وجہ سے مختلف ملازمتوں کے راستے کھل گئے ۷۵۔۱۹۷۴ء سے بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا سے لاکھوں ماہر اور زیر تربیت کاریگر ان ممالک میں جانے لگے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے البتہ اب یہ تعداد کم کم ہوتی جارہی ہے بھارت سے خلیجی ممالک جانے والے کئی ماہر کاریگروں کو اچھے مواقع فراہم ہوئے تو کئی کاریگروں کو ان کے Job کے برعکس کام کرنا پڑا اور پڑرہا ہے۔ البتہ ملک کی بے روزگاری اور محنت کے اطمینان بخش معاوضے کے پیش نظر وہاں جانے والوں نے طویل مدت تک وہیں ملازمت اختیار کرنا پسند کیا اس کا ایک اور سبب بھی ہے یہاں سے خلیجی ممالک میں ملازمت کے لیے جانے والوں سے ایجنٹ بہت زیادہ پیسے وصول کرتا ہے اس لیے Job کے مطابق کام نہ ملنے پر بھی انھیں کافی عرصے تک وہاں رہنا پڑتا ہے۔

ملازمت کی غرض سے خلیجی ممالک جانے والوں میں کوکنی مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور حق تو یہ ہے کہ خلیجی ممالک کی ملازمتوں کی وجہ سے ہی کوکن کے مسلمانوں کی مالی حالت کافی بہتر ہوگئی ہے بہرحال جب کوکن کا باشندہ خلیجی ممالک سے اپنے وطن واپس لوٹتا ہے تب اس میں ایک نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے، بہترین لباس، ہاتھ پر قیمتی گھڑی، آنکھوں پر عمدہ قسم کا سیاہ چشمہ اور فوراً محسوس ہونے والا سینٹ، جس کی وجہ سے فوراً پتا چلتا ہے کہ یہ آدمی گلف سے آیا ہوا ہے۔ جب یہ فاریز اپنے محلے میں داخل ہوتا ہے تو قریبی رشتہ دار اور دوست و احباب اس سے ملاقات کرتے ہیں اور بڑی اپنائیت سے پوچھ گچھ کرتے ہیں کہ کسٹم میں کتنی زحمت ہوئی یا کتنی امپورٹیڈ چیزیں لائی گئی ہیں۔ ہندو دوست احباب اپنے دوست کو ملنے اس کے گھر جاتے ہیں۔ وہ دبئی کے حالات، روزگار اور بدیسی امپورٹیڈ اشیاء کے بارے میں پوچھ تاچھ کرتے ہیں۔ خلیج کے کسی بھی ملک سے آنے والے ہم وطن کے متعلق عام طور پر یہ خیال رہتا ہے کہ وہ دبئی سے ہی آیا ہے اس لیے اس سے فوراً پوچھا جاتا ہے کہ "تم نے دبئی سے کیا کیا لایا ہے"

خلیجی ممالک میں ملازمت کرنے والے کوکن کے باشندوں کی مالی حالت کافی بہتر ہونے کی وجہ سے ان کے طرز معاشرت میں بھی تبدیلی آجاتی ہے البتہ خلیجی ممالک کی سخت گرمی اور شدید سردی برداشت

کر کے جمع کی ہوئی دھن دولت کوکن کے باشندوں نے بڑی بڑی عمارتیں اور بنگلے بنانے میں خرچ کر دی ہے نیز وقار کا مسئلہ بنا کر شادی اور دوسری تقریبات میں فضول خرچی کا ثبوت دیتے ہیں کچھ لوگ تعلیم کے شہروں میں فلیٹ خرید کر آبستے ہیں جس کی وجہ سے مشترکہ خاندان (جوائنٹ فیملی) میں دراڑ پیدا ہو جاتی ہے اور بہت سارا پیسہ خرچ ہو جاتا ہے نتیجتاً صنعت و حرفت میں وہ اپنے پیسوں کا کوئی مصرف نہیں رکھتے اس طرح خلیجی ممالک سے لائے ہوئے پیسے صرف فضول خرچی کی نذر ہو جاتے ہیں۔

ابتدا میں جن ملازمتوں کے مواقع خلیجی ممالک میں میسر آتے تھے ان میں اب بہت زیادہ کمی آگئی ہے حتی کہ کئی ممالک میں جو منصوبے زیر عمل تھے وہ مکمل ہو چکے ہیں یا قریب الختم ہیں۔ جس کی وجہ سے ان ممالک سے بھارت واسیوں کو اپنے ملک لوٹنا پڑ رہا ہے۔ نتیجتاً خلیجی ممالک سے واپس آنے والوں کو بے روزگاری کا شکار ہونا پڑ رہا ہے۔ کمائی ہوئی دولت بلڈنگوں کی تعمیر یا مختلف تقریبات منانے کی نذر ہو جانے کی وجہ سے مالی حالت خستہ ہوتی جا رہی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ان ممالک میں جانے والے بیشتر کوکنی مسلمان تقریباً غیر تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے واپس لوٹنے پر بیروزگاری کے عفریت کا شکار ہیں۔ جو کاریگر زیادہ مہارت رکھتے ہیں ان کے لیے گلف میں ابھی بھی مواقع ہیں اور وہ برسر روزگار ہیں۔ البتہ خلیجی ممالک کے عربوں کی مالی حالت اور پالیسی میں تبدیلیاں پیدا ہونے کی وجہ سے وہاں کام کرنے والے کاریگروں کو بہت کم تنخواہ میں کام کرنا پڑ رہا ہے۔ پیش آنے والے اخراجات کے پیش نظر وہاں رہنا ان کے لیے دوبھر ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً کئی کاریگر بہ مجبوری وہیں رہ جاتے ہیں یا واپس آجاتے ہیں۔ ایسی حالت میں کوکن کے مسلمانوں کے سامنے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ خلیجی ممالک میں روزگار کے مواقع کم ہونے کی صورت میں وطن واپس لوٹنے پر بے روزگاری کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگر فارین سے بھیجے ہوئے پیسوں سے نجی یا باہمی اشتراک سے چھوٹی موٹی صنعتیں قائم کی جاتیں تو گلف سے واپس لوٹنے پر اس پیچیدہ صورت حال سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔

بشکریہ ہفت روزہ 'آکاش گنگا'

شعبہ : تعارف و تبصرہ

○ لوگو! ایگم سے ڈرو ڈرتے رہو ڈرتے رہو
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے
○ عید ملنے کا مزا آگیا لوسی کے یہاں
کیک کو چکھ کے سوئیوں کا مزا بھول گئے

غرض 'ہزلیات صبا' صاف ستھری ہزلوں کی وجہ سے ادب میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔

انجم عباسی

غزلیں

محمد عبدالغفور ساقیؔ تورڈیلوی

وہ سرشکِ چشم جس کو قطرۂ شبنم کہا
گوہرِ عرفانِ غم کو حیف کس نے غم کہا
خاک و باد و آب و آتش کا مرکب ہوا تو ہے
خالقِ عالم نے جس کو پیکرِ آدم کہا
خود تخیل نے تراشے سیکڑوں اصنامِ حسن
ان ہی کو مبہوت ہو کر خالقِ عالم کہا
مدعائے دل بیاں کرنے کی جرأت تھی کہاں؟
جو زباں سے کہہ نہ سکتے تھے بہ چشمِ نم نے کہا
فرقِ ہست و نیست جو کچھ ہے وہ ظاہر ہی میں ہے
اہلِ باطن نے کبھی کیا موجبِ ماتم کہا
خلد کی نیرنگیاں ہوں یا جہنم کے عذاب
مرحبا ساقیؔ کہ تم نے سب کو پیچ و خم کہا

ساحرؔ شیوی

کٹ جائے گی جیسے بھی ہو گو رات بڑی ہے
ہم زندہ ابھی تک ہیں یہی بات بڑی ہے
بے شک تو بڑا اور تری بات بڑی ہے
دُنیا کو شکایت بھی ترے ساتھ بڑی ہے
میں اپنے کو قابل تو سمجھتا نہیں لیکن
تم آئے مری بزم میں یہ بات بڑی ہے
ہر بول میں ہوتا ہے ترے، پیار کا جادو
سُنتا ہوں شفا یابی ترے ہاتھ بڑی ہے
دُنیا کے کسی کونے میں اب امن کہاں ہے
ہر شہر میں تلخیٔ فسادات بڑی ہے
حالات نے مجبور کیا ہے مجھے، ورنہ
ساحرؔ یہ مری زندگی، سوغات بڑی ہے

عبدالحمید سوکر ظہورؔ (مسقط)

یادوں کے سائے تو اکثر ساتھ ہمارے ہوتے ہیں
کیا بتلائیں اپنی کہانی ہنستے ہیں کبھی روتے ہیں
دوری مِٹ پائے گی کیسے دل جب صاف نہیں اپنے
ہم ہی ہیں جو انسانوں میں بیج دوئی کے بوتے ہیں
مخمل کے بستر پر ہم کو چین ملا نا دل کو سکوں
فٹپاتھوں پر رہنے والے گہری نیند میں سوتے ہیں
دل کو جب احساس ہوا تو شرم سے گردن اپنی جھکی
اپنے گناہوں کے دھبے اپنے اشکوں سے دھوتے ہیں
ساری مرادیں بر آئیں گی ایسا تو ممکن ہی نہیں
دُنیا کا دستور یہی کچھ پاتے ہیں کچھ کھوتے ہیں
جینے کے انداز بدل لو گر جینا ہے تم کو ظہورؔ
دُنیا کے حالات سے تم کو کرنے کچھ سمجھوتے ہیں

نہالؔ حفیظ، ممبئی

دردِ جگر خراش کی لذت نہ پوچھئے
تڑپا رہا ہے برق کی صورت نہ پوچھئے
میں ہوں جہاں بہار بداماں ہے وہ جگہ
مجھ سے میرے خیال کی رفعت نہ پوچھئے
جن پردہ داریوں پہ شرافت کا رنگ ہے
اُن پردہ داریوں کی حقیقت نہ پوچھئے
کھِل کر بھی جو بہار کی زینت نہ بن سکا
اس بدنصیب پھول کی قسمت نہ پوچھئے
ہر بات پوچھنے کا تمہیں اختیار ہے
کیفیتِ مزاجِ محبت نہ پوچھئے
شعر و ادب کی وادیٔ پُرخار میں نہالؔ
ملتی ہے ذہن و دل کو جو فرحت نہ پوچھئے

ایس ایس سی کے بعد کیا؟

ایس۔ ایس سی کے بعد کیا کیا جائے ؟ یہ سوال طلبہ اور ان کے سر پرستوں کے ذہن میں اکثر آتا ہے ۔ سوائے چند کے کوئی بھی اس سوال کا سنجید گی کے ساتھ جواب تلاش نہیں کرتا (پڑھا لکھا طبقہ بھی)۔ بمبئی شہر میں حکومت مہاراشٹر کا ایک ادارہ اس سلسلے میں ضرورت مند طبقہ کی رہنمائی کر رہا ہے۔

سائنس :- جن طلبہ کو ایس۔ ایس سی میں میتھس اور سائنس میں اچھے نمبروں سے کامیابی ملی ہو۔ ڈاکٹر، انجینئر، سائنسداں بننا چاہتے ہوں۔ بڑی بڑی مشینوں پر کام کرنا۔ مریضوں کے ساتھ اسپتال میں کام کرنا۔ یا دوسرے سائنسی کاموں سے دلچسپی ہو وہ سائنس میں جائیں۔ بمبئی کی زیادہ تر کالجوں میں گیارہویں جماعت دو زبانیں اور چار سائنس کے مضمون فزکس، کیمسٹری بیالوجی اور میتھس پڑھائے جاتے ہیں۔ بعض کالج میں ہندی اور بیالوجی کی عوض ۲۰۰ نمبر کا پیشہ وارانہ کورس پڑھانے کا انتظام ہے۔ پیشہ وارانہ کورس (۱) الیکٹریکل مین ٹیننس (۲) میکانیکل مین ٹیننس (۳) الکٹرانک (۴) کمپیوٹر ۔ بمبئی میں مندرجہ اسکول اور کالج میں پیشہ وارانہ کورس کا اہتمام ہے۔

فادر اینگ نل ہائی اسکول باندرہ ۔ وی ایس گرد کھل ٹیکنیکل ہائی اسکول گھاٹ کوپر مہاتما پھولے جونیئر ٹیکنیکل کالج بھوئی واڑہ۔ پریل شردھا آشرم ودیا مندر دادر ڈاکٹر انٹونیو ٹیکنیکل ہائی اسکول دادر ، صابو صدیق ٹیکنیکل ہائی اسکول بائیکلہ ، پارلے کالج ، ولے پارلے روپاریل کالج ، ماٹونگا۔ رو ئیا کالج ماٹونگا۔ خالصا کالج ماٹونگا ۔ تراری مل سومانی کالج چوپاٹی۔ سوامی وویکانند کالج چمبور ۔ کے سی کالج چرچ گیٹ ۔ اٹامک انرجی جونیئر کالج ٹرامبے۔ لوکمانیہ ودیا مندر ماہم الفنسٹن۔ جھن جھن والا کالج گھاٹ کوپر ۔ جے ہند کالج۔ نیشنل کالج باندرہ ۔ ہل گریج ہائی اسکول ڈیپڈر روڈ۔ وارنی ودیالیہ ملنڈ۔ پاٹھک ٹیکنیکل ہائی اسکول سانتا کروز ۔ باندرہ اردو ہائی اسکول باندرہ۔

ان پیشہ وارانہ کورس کے بعد وہ یا تو انجینئرنگ کی ڈگری کریں یا بی ۔ ایس ۔ سی ان کے لئے ڈاکٹری لائن کا دروازہ بند ہو جاتا ہے جو لوگ ڈاکٹری کرنا چاہتے ہیں ان کو بیالوجی لے کر ہی بارہویں پاس کرنا ہو گی۔ بعض اسکولوں میں میتھس کے بجائے نفسیات یا جغرافیہ بھی لینے کی اجازت ہوتی ہے۔ ان کے لئے انجینئرنگ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ بی۔ ایس ۔ سی بعض مخصوص مضامین سے کرنے کے بعد بھی طالب علم انجینئرنگ میں جا سکتے ہیں۔ یا پیرا میڈیکل لائن میں، جو والدین طویل عرصے تک زیادہ تعلیمی اخراجات برداشت کر سکیں وہی اپنے بچوں کو میڈیکل یا انجینئرنگ لائن بھیجیں۔

کامرس :- جن طلبہ کو کمرشیل لائن، حساب کتاب معاشیات سے دلچسپی ہو یا جو بینک اکاونٹ کے کاموں میں دلچسپی رکھتے ہوں ۔ یا کاسٹ اکاونٹنٹ یا چارٹر اکاونٹنٹ بننا چاہیں، وہ کامرس لائن اختیار کریں۔ پہلے

کی بہ نسبت اب اس طرف لوگوں کا رجحان زیادہ ہوگیا بی کام کے بعد نوکری میں آرٹس کے گریجویٹ کے مقابلہ میں کافی آسانی ہوتی ہے۔ جن حضرات کو خود کا بزنس کرنا ہے ان کے لئے بھی کافی فائدہ مند ہے۔ گیارہویں بارہویں میں دو زبان اور چار مضامین پڑھنے ہوتے ہیں۔ بعض کالج میں پیشہ وارانہ مضمون کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ پیشہ وارانہ کورس (۱) بینکنگ (۲) انشورنش (۳) آفس مینجمنٹ (۴) مارکیٹنگ اینڈ سیلس مین شپ (۵) اسمال انڈسٹری اینڈ سلف ایمپلائمیٹ (۶) ایلیمنٹری انڈسٹری مینجمنٹ۔ بمبئی میں مندرجہ ذیل اسکول کالج میں پیشہ وارانہ مضمون کا اہتمام ہے۔

چیتنا ہزاری مل سومانی کالج باندرہ۔ پودار کالج ماٹونگا۔ آر ایم بھٹ ہائی اسکول پریل۔ سومیا دنیائی مندر ودیا وہار۔ سوفیا کالج (لڑکیوں کیلئے) وارڈن کالج۔ پارلے کالج ولے پارلے۔ ایس ڈی شاہ مہیلا جونیئر کالج پریل۔ کے ایم ایس مانڈلے ہائی اسکول، جونیئر کالج پریل۔ منتری بین ناناوتی مہیلا کالج ولے پارلے۔ کے سی کالج چرچ گیٹ۔ لوکمانیہ ودھیا مندر ماہم۔ جھن جھن والا کالج گھاٹ کوپر۔ جے ہند کالج ہل گرینج ہائی اسکول پیڈر روڈ۔

آرٹس :- جن طلبہ کو زبان دانی۔ اردو۔ ہندی انگلش، مراٹھی، گجراتی، عربی، فارسی یا تاریخ، جغرافیہ، میتھس، پولٹیکل سائنس (علم سیاست) شوشیالوجی (علم معاشرت۔ تمدن)، فلسفہ منطق (لوجک) سائیکولوجی (نفسیات) اکنامکس (علم معاشیات) وغیرہ سے دلچسپی ہو۔ وہ آرٹس میں جائیں۔ جو طلبہ معلمی کو اپنا پیشہ بنانا چاہیں وہ ایسے مضمون اختیار کریں جو اسکول میں پڑھائے جاتے ہوں۔ جن طلبہ نے انگریزی میڈیم سے تعلیم حاصل کی اور اچھے نمبروں سے کامیاب ہیں وہ مشکل مضمون مثلاً فلسفہ، لوجک، نفسیات، اکنامکس اختیار کریں۔

ڈپلومہ :- جو طلبہ گھریلو حالات کی وجہ سے جلد برسر روزگار ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے ڈپلومہ کورس بہت بہتر ہوتا ہے۔ ایس ایس سی کے بعد زیادہ تر ڈپلومہ تین سال کے ہیں جن میں پہلے سال میں سب کے لئے ایک ہی کورس رہتا ہے۔ دوسرے، تیسرے سال میں اختیاری مضمون کی وجہ سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ڈپلومہ کرنے والے طلبہ کو عام طور پر سپروائزر پوسٹ، پروڈکشن، سیلس کے شعبوں میں کام کرنا ہوتا ہے۔ جو طلبہ ایس ایس سی ٹیکنیکل مضمون لے کر کرتے ہیں۔ ان کے لئے ڈپلومہ کورس میں چند نشستیں مخصوص ہوتی ہیں۔ جو طلبہ بارہویں جماعت کے بعد ڈپلومہ کورس میں داخلہ لیتے ہیں ان کو دوسرے سال میں داخلہ ملتا ہے۔ جن طلبہ کا ڈپلومہ کورس کے سارے امتحانوں میں بہترین نمبر ملتا ہے۔ ان کے لئے ڈگری میں چند نشستیں مخصوص ہوتی ہیں۔

مہاراشٹر میں حکومت مہاراشٹر سے منظور شدہ کل ۱۶۸ انسٹی ٹیوٹ ہیں (۴۷ مختلف کورس ہیں) جن میں تقریباً ۶۸/ انسٹی ٹیوٹ کو حکومت مہاراشٹر سے مالی امداد نہیں ملتی ہے (منظور شدہ ہیں) اس وجہ سے ان میں فیس بہت زیادہ ہے۔ شہر بمبئی میں کل ۲۴/ انسٹی ٹیوٹ ہیں جہاں سے ڈپلومہ کورس کئے جاسکتے ہیں بعض ایسے کورس بھی ہیں جس کی لوگوں کو کم جانکاری ہے (اس کے علاوہ دوسرے بھی کورس

ہوتے ہیں)
گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف پرنٹنگ ٹیکنالوجی ڈی این روڈ بمبئی ا (۲) گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف لیدر ٹیکنالوجی کھیرواڑی باندرہ (۳) بھگو بھائی مفت لال پولٹیکنک وِلے پارلے (۴) ایس۔این۔ڈی۔ٹی ویمن یونیورسٹی جوہو روڈ سانتا کروز بمبئی ۴۹ (۵) سینٹرل لیبر انسٹی ٹیوٹ، سائن بمبئی ۲۲ (۶) وجے ٹی آئی ماٹونگا (۷) اشاہ انکور کچھی پولٹکنک چمبور (الف) ہیز پریس پرنٹنگ (ب) لیتھو پریس پرنٹنگ (دونوں کورس پارٹ ٹائم اور فل ٹائم) (الف) اڈوانس لیدر ورکس (ب) اڈوانس لیدر گوڈس اینڈ فوٹ ویر پلاسٹک انجینئرنگ (الف) ڈریس میکنگ (ب) فارمیسی (ج) اوپھلک ٹیکنالوجی انڈسٹریل سیفٹی (الف) ٹیکسٹائل کائن (ب) ٹیکسٹائل ڈیزائن فیبرکیشن ٹیکنالوجی۔
وہ انسٹی ٹیوٹ جہاں پارٹ ٹائم ڈپلومہ ممکن ہے۔
(۱) گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی۔ڈی این روڈ ممبئی ا (۲) بھگو بھائی مفت لال پولی ٹیکنک وِلے پارلے بمبئی ۵۰ (۳) کے جے سومیا پولی ٹیکنک ودھیا وہار بمبئی ۷۷ (۴) صابو صدیق، پالی ٹیکنک بمبئی ۸ (۵) ایگنل جونیئر ٹیکنیکل کالج۔بینڈ اسٹینڈ باندرہ بمبئی ۵۰

آئی ٹی آئی :۔ جو طلبہ کسی ٹیکنیکل کام میں جلد ماہر ہونا چاہیں یا جن کو جلد از جلد برسر روزگار ہونا ہو یا جن کی مالی حالت مزید پڑھائی کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہ ہو یا جو پڑھائی میں کمزور ہوں ان کے لئے آئی ٹی آئی کے کورس بہت ہی کار آمد ہیں۔ آئی ٹی آئی میں کل ملا کر ۴۹ طرح کے کورس ہیں۔ انجینئرنگ کے دوسرے ۱۴ کورس (کل ۲۴ کورس) ایک سال کی مدت کے ہیں۔ بقیہ ۲۵ کورس انجینئرنگ کے ۲ سال کی مدت کے ہیں۔ کورس ختم ہونے کے بعد ایک سال اپرنٹس شپ کرنی ہوتی ہے جس کا اہتمام کسی بھی کمپنی میں کالج کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس ایک سال کی مدت میں کچھ رقم اسٹائپنڈ کے طور پر دی جاتی ہے۔ اپرنٹس شپ کی مدت ختم ہونے کے بعد طلبہ کو خود روزگار تلاش کرنا ہوتا ہے یا وہ خود کا کاروبار شروع کر سکتا ہے۔

مہاراشٹر میں آئی ٹی آئی کے کل چھ ریجن ہیں۔ بمبئی پونا، ناسک، ناگپور امراوتی اور اورنگ آباد، ہر ریجن کو ڈسٹرکٹ میں اور ہر ڈسٹرکٹ میں چند انسٹی ٹیوٹ ہیں۔ گریٹر بمبئی ڈسٹرکٹ میں حکومت کے ذریعہ چلائے جانے والے چار انسٹی ٹیوٹ ہیں۔
(۱) آئی ٹی آئی ۴۷۷ ۳۔ سانے گروجی مارگ اگری پاڑہ بمبئی نمبر ۱۱ (۲) آئی ٹی آئی (لڑکیوں کے لئے) کیرل روڈ ودیاوہار بمبئی نمبر ۸۶ (۳) آئی ٹی آئی۔ آر وی تانترک ودھیالے ۱۷ اوال راستہ کھار۔ بمبئی نمبر ۵۲ (۴) آئی ٹی آئی وڈا صاحب ٹھاکر واڑی میٹھاگر روڈ۔ ملند بمبئی نمبر ۸۱۔
حکومت مہاراشٹر سے منظور شدہ پرائیوٹ آئی ٹی آئی درج ذیل ہیں۔
(۱) صابو صدیق بمبئی ۸ (۲) سینٹ فرانس انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (۳) فادر ایگنل آئی ٹی آئی باندرہ (۴) ایڈک آئی ٹی آئی سانتا کروز (۵) او آر ٹی پولی ٹیکنک مجگاؤں (۶) جوزف کارڈنیل ٹیکنیکل اسکول دھرلی سینما (۷) بمبئی ٹیکنیکل اسکول گرگاؤں (۸) جے وی پٹیل آئی ٹی آئی پریل (۹) سینٹ جوزف ٹیکنیکل

کرلا، کرلا (۱۰) جے وی گاندھی گروکل آئی ٹی آئی گھاٹکوپر (۱۱) حبیب ٹیکنیکل اسکول ڈونگری (۱۲) شرو آشرم ودھیا [illegible] دادر (۱۳) سیفی ٹیکنیکل ہائی اسکول بمبئی۔

ملک کی دفع کے لئے فوج بہت اہم ہے۔ ہمارے دیش میں آرمی۔ نیوی اور ایئر فورس تینوں ملک کی سلامتی کے لئے کام کرتے ہیں۔ آفیسرس رینک سے نچلے درجہ کے ٹیکنیکل اور غیر ٹیکنیکل کاموں کے لئے ایس ایس سی پاس یا اس سے کم تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے اخباروں میں اعلان ہوتا ہے۔ منتخب اشخاص کو بغیر فیس کے ٹریننگ دی جاتی ہے بعد ٹریننگ فوج میں کام ملتا ہے۔ راشن، رہائش بچوں کے لئے اسکول، دواخانہ، سفر کے لئے اخراجات معقول تنخواہ اور دیگر الاؤنس، اور اس طرح کی دوسری بہت ساری سہولتیں دی جاتی ہیں۔ بہادری کا کام کرنے والے فوجیوں کو مختلف اعزاز، تمغوں سے بھی نوازا جاتا ہے۔ فوج کے کاموں کے لئے عمر ۲۰ سال ہے۔ ویسے مختلف شعبوں کے لحاظ سے عمر میں تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ وزن، قد اور سینے کی لمبائی میں بھی جغرافیائی لحاظ سے معمولی حد تک کمی و بیشی کی تجویز ہے۔ جن طلبہ کو محنت کے کام سے، مہم جوئی سے، ہتھیار سے، مختلف طرح کی مشینوں سے دلچسپی ہو جو ملک و قوم کی خدمت کا جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہوں، وہ اس طرف ضرور رجوع ہوں۔ آرمی اور نیوی میں بھرتی کی مزید معلومات بمبئی میں افغان چرچ، قلابہ میں واقع آفس میں رجوع کریں۔ ایئر فورس کے لئے کاٹن گرین پر واقع آفس میں رجوع کریں۔ بمبئی شہر کے باہر کے لوگ اپنے قریبی کسی بھی فوج کی آفس سے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

بعض دیگر کورس

(۱) ڈینٹل ٹیکنیشن رڈینٹل ہائجنسٹ: کالج

(۱) گورنمنٹ ڈینٹل کالج بمبئی نمبر ۱ (۲) ڈینٹل وینگ میڈیکل کالج، ترونڈرم، کیرالا

(۲) اگزیلری نرس میڈوائف: کالج

(۱) کاما اسپتال وی ٹی (۲) این ایم واڈیا اسپتال (۳) ایلزبیتھ نرسنگ ہوم بمبئی نمبر ۶

(۳) ڈی فارم: کالج (۱) پرنسپل کے ایم کندانی فارمیسی پولی ٹیکنک (۲) گوتم کالج آف فارمیسی امین روڈ بنگلور ۸۶۔ انسٹی ٹیوٹ ٹکنالوجی اینڈ فارمیسی۔ کوکن بھون کے سامنے۔ نیو بمبئی۔

ڈپلوما ان جیمالوجی: (جواہرات) (۱) سینٹ زیویئر کالج بمبئی نمبر ۱ (۲) جیم اسٹون آرٹس ٹریننگ اسکول۔ جالنا محل جے پور ۱۷ (بارہویں پاس)

بھونسلے ملٹری کالج: ناسک گیارہویں بارہویں سائنس، یہاں پر فائرنگ، گھوڑسواری، جوڈو، یوگا، نیویگیشن اڑان اور اس طرح کی ملٹری سے ملتی جلتی دوسری مصروفیات ہیں۔ اس کالج میں آفیسرس کورس کے امتحان کے لئے بھی ٹریننگ دی جاتی ہے۔

فوڈ کرافٹ انسٹی ٹیوٹ شیواجی نگر پونا میں مندرجہ ذیل کورس ہوتے ہیں (۱) کرافٹ مین شپ کورس ان کوکری (۲) کرافٹ مین شپ ان بیکری (۳) کرافٹ مین شپ ان کیننگ اینڈ فوڈ پرزرویشن (۴) کرافٹ مین شپ ریسٹورنٹ اینڈ کاؤنٹر سروس۔

○

"اور کارواں بنتا گیا"

قسط ۲

ابراہیم بغدادی (ملک)

برمنگھم: لندن کے بعد انگلینڈ کی دوسری سب سے بڑی سٹی (city) کہلاتی ہے جو کہ انگلینڈ کے بین وسط (MIDLAND) کے علاقہ میں واقع ہے۔ اور یہ ملک بھر میں ہیوی انڈسٹری میں اپنا منفرد مقام رکھتی ہے۔ یہاں کا اسپیگیٹی جنکشن SPHAGETTI JUNCTION پورے برّاعظم یوروپ میں سب سے بڑا فلائی اوور (FLY OVER) بلکہ در فلائی اوور پُلوں کا ٹیڑھا میڑھا جال جلیبی کی شکل سے تعبیر ہوتا ہے۔ اس کا دیدہ زیب نظارہ اور کاریگری کسی انجینئر ENGINEER کی اعلیٰ تخلیق کا شاہکار ہے۔

کہتے ہیں اس طویل ترین دائرے میں پھیلے ہوئے جنکشن کی ایک سائن (SIGN) بھول جانے پر مسافر کو اسے دوبارہ مجوزہ جگہ واپس لوٹنے میں پانچ تا سات میل کا چکّر کاٹنا پڑتا ہے۔ اسی مشہور شہر میں سب سے پہلے کوکنی مسلم شخص کو قدم رکھنے کا شرف المرحوم جناب ابراہیم عبد اللہ بجلے متوطن چپلون، ضلع رتناگری کو سنہ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں حاصل ہوا تھا۔ موصوف کو جہازی ملازمت کے دوران کسی مرض کا شکار ہونے پر انہیں کمپنی نے بغرض علاج مذکورہ شہر کے ہسپتال میں داخل کروایا تھا۔ مگر وہ طویل علاج کے سبب یہاں کے ہی بن کر رہ گئے تھے۔ موصوف کا انتقال گزشتہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۹۷ء میں برمنگھم میں ہوا۔

بعد ازاں سنہ ۱۹۶۰ء کی آخری دہائی میں کینیا اور تنزانیہ مشرقی افریقہ سے لوگ برٹش پاسپورٹ کا پروانہ لے کر یہاں یکے بعد دیگرے آکر آباد ہوگئے۔

بفضل تعالیٰ فی الوقت مذکورہ شہر میں ۲۵۰ فیملیز آباد ہیں۔ اور اندازاً چھوٹے بڑے مرد عورتیں اور بچوں پر مشتمل ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زائد افراد سکونت پذیر ہیں۔

انہیں آپس میں متحد رکھنے میں "کوکنی مسلم ایسوسی ایشن، برمنگھم" بڑا اہم رول ادا کرتی ہے۔ اسکی بنیاد سنہ ۱۹۷۰ء میں عمل میں آئی تھی۔ شافعی مسلک کا اپنا ایک ہال لیا گیا ہے۔ جو مسلم پریئر (PRAYER) ہال کے نام سے موسوم ہے۔ مصلین کی پنج وقتہ نماز کی ادائیگی کے علاوہ، بچوں کی دینی تعلیم اور تجہیز و تکفین کا معقول انتظام ہوتا ہے نیز نوجوانوں نے اسپورٹس کلب بھی تشکیل دیئے ہیں۔ ان میں کرکٹ، والی بال، ٹیبل ٹینس اور فٹ بال میں خاصی ترقی کی ہے۔ (نوٹ اس معلومات کے لئے راقم الحروف جناب ایوب خان پٹھان، برمنگھم کے نہایت شکر گزار ہیں۔۔)

غمِ ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

(غالبؔ)

رتناگری/سندھودرگ ضلع کے مسلم طلبہ کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے تعلیمی سال ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۰ء کے لئے مندرجہ ذیل مسلم طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتے پر اپنا پتہ لکھا ہوا تین روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔ عریضے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۹۹ء ہوگی۔ مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد میں پانچسو روپے کی اسکالرشپ اس طالبعلم کو دی جائے گی جس نے اردو یا سائنس یا حساب میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں۔

۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانے والے۔

۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی Vocational اور Technical اداروں میں تعلیم پانیوالے۔

۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے۔

۴) بمبئی عظمیٰ اور رتناگری/سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانیوالے۔

نوٹ: (۱) ہائی اسکولوں کے جن طلبہ کو ۵۰ فیصد سے زیادہ نمبر ملے ہوں وہی عریضہ کریں۔ (۲) جن لڑکیوں کو سرکار کی طرف سے مفت تعلیم دی جارہی ہے وہ عریضہ نہ کریں۔ صرف فیس ادا کرنیوالی لڑکیاں ہی درخواست بھیجیں۔

ایچ۔ ڈی۔ منری، سکریٹری

پتہ: کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی، ۷۶؍ جگناتھ شنکر سیٹھ روڈ (گرگام روڈ) اوپیرا ہاؤس، ممبئی ۴۰۰۰۰۴

زبیدہ مسز مرتضیٰ فقیہ

دستِ قدرت نے انسان کی دلچسپیوں کے لئے اپنی صناعی اور خلاقی کے بہترین مرقع پیش کئے ہیں۔ صبح کے منظر کی سحر انگیزی، موسم بہار کی رعنائیاں اور دریا کی مست خرامی۔ ہواؤں کے لطیف جھونکے اور پودوں کا لہلہانا، اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب ہمیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ پھول کھِل کر اپنی مسکراہٹ اور مہک ہم پر نچھاور کرکے ہمارا استقبال کرتے ہیں۔ یہ ننھے ننھے پرندے حسین اور خوش گلو بلبلیں سُریلی آواز میں ہمیں مسرور کرتے ہیں۔ آسمان شام کو ستاروں سے مزین ہوتا ہے جس میں چاند کی خنک روشنی بھی ہوتی ہے۔ چاند تاروں کی چمک قدرت نے ہمیں خوشگوار اور تازگی کے لئے مہیا کی ہے آئیے ہم ان پُر لطف مناظر سے محظوظ ہوجائیں، فائدہ اٹھائیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔

دارالرحمت ٹرسٹ، کوسہ ممبرا تھانہ

بمبئی کی صنعتی زندگی کے دباؤ سے الگ ہٹ کر پرسکون ماحول کی تلاش میں جب لوگوں نے مضافات کا رخ اختیار کیا تو نئے نئے شہر وجود میں آ رہے ہیں۔ ان میں ممبرا اور کوسہ بھی ہیں۔ یہ علاقہ پہلے گرام پنچایت کی حدود میں شامل تھا۔ اس وقت یہاں کی آبادی بمشکل پانچ تا دس ہزار ہوگی۔ چند ہی مکانات اور چالیاں تھیں جو دونوں گاؤں کے درمیان فاصلے کو گھٹانے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔ ۱۹۸۴ء میں جب یہ علاقے تھانے میونسپل کارپوریشن میں شامل ہو گئے تو آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہونے لگا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ دونوں گاؤں شہروں میں تبدیل ہو گئے۔ اب ان شہروں کی آبادی ایک لاکھ کے قریب ہے۔ یہاں وہ لوگ بہ کثرت آباد ہیں جو بمبئی کے گنجان علاقوں میں رہتے تھے۔ یا بیرون ریاست سے یہاں روزگار کی تلاش میں آنے کے بعد رہائش پذیر ہو گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جس طرح ہر نیا شہر اپنے ساتھ مسائل لے کر آتا ہے ممبرا اور کوسہ کے سلسلے میں بھی یہی ہوا جب یہاں کی آبادی میں اضافہ ہونے لگا تو بچوں کا تعلیمی مسئلہ پیدا ہوا۔ مقامی تعلیمی ادارے کم تر ثابت ہونے لگے تو ملک و ملت کا درد رکھنے والوں نے نئے تعلیمی ادارے قائم کئے۔

اس وقت ممبرا کوسہ میں دس تا بارہ تعلیمی ادارے ہیں جو امکان کی حد تک تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان اداروں میں "دارالرحمت ٹرسٹ، کوسہ" بھی ہے جس کے زیر اہتمام نہ صرف پرائمری اور ثانوی اسکول جاری ہیں بلکہ لڑکیوں کا یتیم خانہ بھی ہے جہاں یتیم اور بے سہارا لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

دارالرحمت ٹرسٹ ۱۹۸۶ء میں قائم کیا گیا، جس کے بانیوں میں حاجی عبدالسلام راول، اسمٰعیل نہار، یوسف عبداللہ پٹیل، اسمٰعیل ویرانی، اسمٰعیل گھوگلا، احمد مکلائی، عزیز کرمالی اور صدرالدین مرچنٹ جیسے لوگ شامل ہیں۔ ادارہ کے بانیوں کا ایک ہی مقصد تھا کہ بمبئی اور اطراف سے یہاں رہائش رکھنے والوں کے بچوں کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ سب سے پہلے جگہ کے حصول کا مسئلہ تھا پھر فنڈ کی فراہمی ۔ ادارہ کے بانیوں کے عزم محکم اور عمل پیہم سے یہ اہم مسائل حل ہو گئے۔ کوسہ میں ایک شاندار عمارت تعمیر ہوئی۔ اور ملت کے نونہالوں کو اپنا مستقبل سنوارنے کا سنہرا موقعہ ہاتھ آیا۔ آج اس شاندار اور وسیع عمارت میں درج ذیل اسکولس جاری ہیں۔

(۱) عبداللہ پٹیل ہائی اسکول برائے گرلس۔ اس میں پہلی تا دہم تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں تقریباً ایک ہزار

لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔
(۲) عبداللہ پٹیل ہائی اسکول فور بوائز۔ ہشتم تا دہم جماعت میں ڈیڑھ سو بچّے پڑھتے ہیں۔
(۳) عبداللہ پٹیل اُردو پرائمری اسکول (۴) عبداللہ پٹیل، انگلش پرائمری اسکول (۵) عبداللہ پٹیل نرسری کلاس (انگلش میڈیم) ان دونوں میں ۷/ ڈویژن ہیں جہاں تقریبًا ایک ہزار معصوم بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں۔

اس تعلیمی ادارہ کی ہیڈ مسٹریس مسز نسرین ایم شیخ ہیں۔ علاوہ ازیں مسز شمیم شیخ (اردو پرائمری اسکول)، مسز مہ جبین صدیقی (انگلش پرائمری اسکول) مسز بلقیس شیخ ہیں جو بطور ہیڈ مسٹریس خدمات انجام دے رہی ہیں۔ علاوہ ازیں مسز ساجدہ چیوبکر، شبانہ خان، ثریا قاضی، رضوانہ انصاری جیسی ٹیچرز بھی ہیں جنہیں N.K.T.F کی جانب سے انگریزی، اردو، مراٹھی، ہندی، مضامین پڑھانے میں انعام ملا ہے۔ اپنے بہترین انتظامات اور تدریسی خدمات کے باعث ہر کوئی یہاں داخلہ کا خواہشمند رہتا ہے، اس لئے گرلس ہائی اسکول میں پندرہ ڈویژن ہیں جبکہ صرف چھ ڈویژن کو سرکاری گرانٹ ملتی ہے۔

دارالرحمت ٹرسٹ کے زیر اہتمام ۸۶ء میں یتیم خانہ جاری ہوا جہاں بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ یہاں چھ تا دس سال کی لڑکیوں کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ ان کے تعلیمی لوازمات اور رہائش کے اخراجات ٹرسٹ بورڈ پورا کرتا ہے۔ نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ عربی تعلیم، کمپیوٹر، سلائی کلاس، ٹائپنگ اور امور خانہ داری کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان لڑکیوں کیلئے ایک لیڈی ڈاکٹر بھی ہیں جو ان کا علاج کرتی ہیں۔ میڈیکل چیک اپ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

اس وقت ٹرسٹ بورڈ میں درج ذیل افراد شامل ہیں۔ عبدالسّلام راول، اسمٰعیل عبداللہ پٹیل، ہارون موزہ والا، محمد حسین الآنا، احمد مکلائی، آدم نود، فاروق سوداگر درویش، محمود بھائی مارڈواڑی، عبدالرزاق کاپڑیا، اسمٰعیل دوا والا، صادق حوا، ان ٹرسٹیوں کی شب و روز محنت اور انتھک کوششوں سے ادارے کے اخراجات الحمدللہ پورے ہو رہے ہیں ★★

ایک نئی مراٹھی اردو لغت

اُردو اور مراٹھی۔ مہاراشٹر میں یہ دو زبانیں ایکدوسرے سے خاصی مانوس رہیں۔ جس کا اہم سبب دونوں زبانوں کے بولنے والوں کا آپسی تال میل ہے۔ اُردو والے مراٹھی کی تقریریں، تمام بول چال میں مراٹھی کے جملے سنتے ہیں تو کسی خاص دقت کے بغیر مفہوم کو سمجھ بھی لیتے ہیں لیکن انہیں مراٹھی بولنے میں بہر حال تکلیف ہوتی ہے۔ بعض اوقات مراٹھی کے مشکل الفاظ مفہوم کو واضح طور پر سمجھنے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں کسی مراٹھی اُردو لغت کی فوری ضرورت پیش آتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ماضی میں جو اِکّا دُکّا لغات مرتب کی گئیں وہ آسانی سے دستیاب نہیں۔

حال ہی میں اُردو کتابوں کے ناشر "سیفی بک ایجنسی" نے پاکٹ سے کچھ بڑی سائز میں کم وبیش ۷۵۰ صفحات کی ایک لغت شائع کی ہے جو افادیت کے اعتبار سے اس لئے قابل ذکر ہے کہ اس میں مراٹھی کے الفاظ کا پہلے اُردو میں تلفظ پیش کیا گیا ہے اور اس کے بعد لفظ کے معنی۔ جہاں تک مراٹھی کے مشکل الفاظ کا تعلق ہے، اس لغت میں ۱۰ ہزار سے زائد الفاظ کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مراٹھی حروف تہجّی کے تحت ترتیب دی گئی اس "کامپیکٹ لِٹل ڈکشنری" میں چھتیس حروف تہجّی کے ذیل میں آنیوالے ان الفاظ کا احاطہ کیا گیا ہے جو روزمرّہ کے استعمال میں آتے ہیں۔

اس کارآمد لغت کے مرتب شیخ عبدالرحیم نبی ہیں۔ املنیر ضلع جلگاؤں کے عبدالرحیم صاحب پیشے کے اعتبار سے مدرس ہیں۔ انہوں نے پونا یونیورسٹی سے ایم اے اور پھر ناگپور سے بی پی ایڈ کیا۔ روزگار کے سلسلے میں ۱۹۸۵ء میں عروس البلاد ممبئی کا رُخ کیا اور پھر اسی شہر کے ہو کر رہ گئے۔

لغت کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ مرتب نے روزمرّہ کے مراٹھی الفاظ کی فہرست سازی سے لے کر ان کے صحیح تلفظ کی پیشکش اور پھر کہیں ایک اور کہیں تین تا چار معنی درج کرنے میں کافی محنت کی ہے۔ مراٹھی الفاظ کے سامنے اُردو میں ان الفاظ کا جو تلفظ دیا گیا ہے وہ اعراب کے ساتھ ہے چنانچہ لفظ کی صحیح ادائیگی بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

"کامپیکٹ لِٹل ڈکشنری" (مراٹھی سے اردو) سیفی بک ایجنسی ممبئی ۳ سے خریدی کی جاسکتی ہے۔ اس کی قیمت 72 روپئے ہے۔ ٭٭٭

نقش کوکنی

کھانا کھائیں

وہ بھی کیا دن تھے تمنّا تھی ہر اک کے دل میں
میہماں جو آجائے تو کھانا کھائیں
لیکن اس دور پہ لعنت ہے کہ اب سوچتے ہیں
میہماں چلا جائے تو کھانا کھائیں

(منوّر آغا مجنوں)

کتاب حاضر ہے

نقش کوکن کے سابق مدیر کیپٹن فقیر محمد مستری کی سبکدوشی کے بعد حلقۂ احباب نے ان کے اعزاز میں ایک تہنیتی پروگرام کیا جس میں "فقیر محمد مستری، شخصیت اور خدمات" کے عنوان سے اردو کے معروف دانشور پروفیسر جگن ناتھ آزاد کے ہاتھوں ایک کتاب کا اجرا بھی عمل میں آیا۔

رسمِ اجرا کے فوراً بعد دفترِ نقش کوکن میں یہ کتاب برائے فروخت رکھی گئی جس کی قیمت 100 روپیہ ہے۔ مئی ۹۹ء کے شمارے میں اسکا اشتہار شائع ہوا تھا جسے پڑھ کر مستری صاحب کے چاہنے والوں نے دفتر میں آکر یہ کتاب خریدی کچھ قدر دانوں نے بذریعہ منی آرڈر رقم بھیج کر کتاب طلب فرمائی مگر مستری صاحب کے چاہنے والے جو قطر خلیج العرب میں مقیم ہیں انہوں نے "کوکن فرینڈز سرکل، دوحہ، قطر" کی جانب سے کتاب کے 250 ڈھائی سو نسخے خریدے اور نقش کوکن کے دفتر میں رکھ دیے تاکہ مستری صاحب کے چاہنے والوں تک یہ کتاب "فری آف چارج" پہنچ سکے۔ کوکن فرینڈز سرکل، دوحہ قطر کا یہ اقدام صحیح معنوں میں خراجِ تحسین ہے کہ مستری صاحب کی خدمات جلیلہ اور اوصافِ حمیدہ سے لوگ دور دور تک واقف ہو سکیں۔ اس کارِ خیر کیلئے ادارہ "نقش کوکن" "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" اور خود فقیر محمد مستری ان کرم فرماؤں کے شکر گزار ہیں۔

ماہ جولائی تاریخ کے آئینے میں

مومن عبدالسلام
آنند نگر، ہتولی، کلیان

کیم جولائی ۱۸۶۲ء — کلکتہ میں ہائی کورٹ کا افتتاح ہوا۔

کیم جولائی ۱۸۷۵ء — ڈاک کی عالمگیر انجمن (متبادلہ خطوط) وجود عمل میں آیا۔

کیم جولائی ۱۸۷۹ء — ہندوستان میں پوسٹ کارڈ کا چلن شروع ہوا۔

۲ جولائی ۱۹۵۵ء — نصیر الدین ہمایوں نے سرہند پنجاب کے حاکم سکندر سوری کو شکست دیکر دلی میں قدم رکھا جلاوطنی کے بعد دوبارہ دلی کا سلطان بن گیا۔

۲ جولائی ۱۷۵۷ء — نواب سراج الدولہ بنگال کو محمد بیگ نے چھرا مار کر ختم کیا۔

۳ جولائی ۱۹۰۸ء — بال گنگادھر لوکمانیہ تلک کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

۴ جولائی ۱۹۹۱ء — سلی گڑی اور دارجلنگ کے درمیان ٹوائے ٹرین کھلونا گاڑی کی شروعات ہوئی۔

۴ جولائی ۱۹۴۷ء — برطانوی پارلیمنٹ کے اراکین کے روبرو بھارت کی آزادی کا مسودہ پاس کیا گیا۔

۷ جولائی ۱۷۶۳ء — انگریزوں نے مرشد آباد پر دوبارہ قبضہ کیا میر قاسم کو دوبارہ بنگال کا نواب بنایا۔

۷ جولائی ۱۹۴۲ء — نیتاجی سبھاش چندر بوس نے انڈین نیشنل آرمی قائم کی۔

۹ جولائی ۱۹۶۵ء — گوالیار میں خواتین کے لیے این سی سی کالج کا افتتاح ہوا۔

۱۲ جولائی ۱۶۷۴ء — شیواجی نے ایسٹ کمپنی سے معاہدۂ دوستی کیا۔

۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء — مولانا ابوالکلام آزاد کا اخبار الہلال منظر عام پر آیا۔

۱۶ جولائی ۱۸۵۶ء — تاجدار نواب واجد علی شاہ اودھ کو انگریزوں نے تخت سے معزول کیا۔

۱۶ جولائی ۱۸۵۶ء — لارڈ ڈلہوزی نے ہندو بیواؤں کی دوبارہ شادی کو قانوناً تسلیم کیا۔

۱۷ جولائی ۱۹۹۶ء — مدراس کا نام بدل کر چینائی رکھا گیا۔

۱۸ جولائی ۱۸۵۷ء — ممبئی یونیورسٹی کی تشکیل عمل میں آئی۔

۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء — حکومت برطانیہ نے لندن میں بنگال کی پہلی تقسیم کی منظوری دی۔

۲۰ جولائی ۱۹۶۹ء — چیف جسٹس محمد ہدایت اللہ بھارت کے عارضی صدر مقرر ہوئے۔

۲۱ جولائی ۱۶۵۸ء — محی الدین اورنگ زیب کی تخت نشینی عمل میں آئی۔

۲۱ جولائی ۱۸۸۳ء — ہندوستان کا پہلا اسٹار سنیما کلکتہ میں شروع ہوا۔

۲۱ جولائی ۱۹۴۷ء — دستور ساز اسمبلی نے قومی پرچم کو منظوری دی۔

۲۳ جولائی ۱۸۵۶ء — عظیم مجاہد آزادی بال گنگادھر لوکمانیہ تلک کی پیدائش ہوئی۔

۲۳ جولائی ۱۹۲۷ء — باقاعدہ ریڈیو نشریات کا آغاز ہوا۔

۲۴ جولائی ۱۲۰۶ء — قطب الدین ایبک ہندوستان کا پہلا مسلم سلطان بنا۔

۲۴ جولائی ۱۹۷۷ء — نیلم سنجیوا ریڈی ملک کے صدر جمہوریہ مقرر ہوئے۔

۲۵ جولائی ۱۹۸۲ء — گیانی ذیل سنگھ نے عہدۂ صدارت سنبھالا۔

۲۸ جولائی ۱۹۷۹ء — مرارجی ڈیسائی کے وزیر اعظم کے عہدے سے استعفیٰ دینے کے بعد چرن سنگھ ملک کے وزیر اعظم بنے۔

۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء — کلکتہ ریاستی ٹرانسپورٹ قائم ہوئی۔

مکہ حج کارپوریشن ممبئی
حکومتِ ہند اور سعودی ایمبیسی سے منظور شدہ ادارہ
گذشتہ کئی برسوں کی پُرخلوص وقابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل رہا ہے وہ درج ذیل ہیں۔ حجاج کرام کی تمام انتظامی اُمور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
مواثر کٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر ● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔
● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف اور مسجدِ نبوی کے بالکل قریب سیلف کنٹنڈ کمروں والی ہوٹل جس میں ۷/۶/۵ حاجیوں کی رہائش فیملی وائز/گروپ وائز ہوگی۔ نیز بلڈنگ میں لفٹ، ائیر کنڈیشنڈ، فریج، فیکس اور فون کی سہولت دستیاب ہوگی۔
● نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنیوالوں کیلئے پاسپورٹ بلامعاوضہ بنا کر دیا جائیگا۔ ● جدہ، مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ائیر کنڈیشنڈ بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ● حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔
● خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولت موجود ہیں۔ ● اکتوبر/نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ: ● یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S. اسکیم کے تحت ہوگا۔
● ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فارن ایکس چینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور ۲۰۰۰ء اکنامی کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 66,000 روپے
حج ٹور ۲۰۰۰ء ڈی لکس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 71,000 روپے
حج ٹور ۲۰۰۰ء سوپر ڈی لکس کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 81,000 روپے
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور ۱۹۹۹ء (۱۰ اکتوبر سے ۱۷ نومبر) سفر 36,000 روپے
رمضان عمرہ ٹور ۱۹۹۹ء آخری عشرہ ۱۸ روزہ سفر 47,000 روپے
رمضان عمرہ ۱۹۹۹ء-۲۰۰۰ء (پورا مہینہ) 55,000 روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں۔
حسین تانکی
3/11 پارسی گلی کلیان (ویسٹ)
فون نمبر: 91132520
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
۷۹، رسامیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳
فون نمبر: 3719231/3775969
FAX 3738449
خالد پرکار، پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ، ممبئی ۳
فون نمبر: 3442349/3446051/ 3436979 فیکس: 3428271
شکیل، شفیق، فرید
۵۶، تیسرا نظام پورہ، بھیونڈی (ضلع تھانہ)
فون: Tel 91351693
91356551
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔

ہماری پسند

ہم نے شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں ہر مہینے ایک عنوان دیا جاتا ہے۔ آپ کو اس عنوان یا لفظ کو شعر میں استعمال کئے ہوئے تین اشعار ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھیجنا ہے۔ اشعار کے ساتھ شاعر کا نام بھی ہو تو بہتر ہے ورنہ (نامعلوم) لکھئے۔ مگر کارڈ پر اپنا پورا نام و پتا لکھنا نہ بھولئے۔ یہ اشعار مہینے کی آخری تاریخ تک ہمیں موصول ہوں اس کا آپ خیال رکھیں۔

موصولہ تین اشعار میں سے کوئی بھی ایک شعر آپ کے نام سے اگلے شمارہ میں شامل اشاعت ہوگا۔ تین اصحاب کا پینل آف ججز جس کسی شعر کو بہترین تسلیم کرے گا۔ اسے ایک کتاب انعام کے طور پر بھیجدی جائے گی۔ ہمارا پتا یاد رکھئے

"ہماری پسند"

C/O NAQSHE KOKAN. 43, A
NAVANAGAR. M.D.NAIK ROAD
NEAR DOCKYARD R.D. R.STATION
MAZGAON MUMBAI 10

اگلے ماہ کے لئے لفظ دیا جاتا ہے "**شمع**"۔ ماہ جولائی کے آخیر تک ملنے والے اشعار ہی زیر غور ہوں گے۔ ❖ ❖ ❖

اس بار جن حضرات نے ہمارے دیئے ہوئے عنوان "زندگی" پر اپنی پسند کے تین اشعار روانہ کئے ہیں ان کے نام ان کی پسند کے شعر کے ساتھ دیئے جا رہے ہیں۔

(۱)
کردار سے بنایئے معیارِ زندگی
ماحول سے حیات کا سودا نہ کیجئے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: مصطفٰے عبداللطیف خان۔ ڈونگری، ممبئی ۹

(۲)
قلزمِ ہستی سے تو ابھرا ہے مانندِ حباب
اس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی
(علامہ اقبال)

ارسال کردہ: اشفاق عمر کوپے۔ ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی ۱۰

(۳)
لب پہ ہے مہرِ خموشی، پاؤں میں زنجیر ہے
یہ ہماری زندگی کے خواب کی تعبیر ہے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: یوسف احمد ساونت۔ کوسہ۔ ضلع تھانہ

(۴)
زندگی ایک پیاس بن کر رہ گئی
پیار کے قصے ادھورے رہ گئے
(حسن کمال)

ارسال کردہ: عابدہ حسن ساونت۔ کرلا، ممبئی۔

(۵)
میری زندگی کا مقصد ہے سبھوں کے کام آنا
میں چراغ رہ گزر ہوں مجھے بے جھجک جلانا
(نامعلوم)

ارسال کردہ: قمر النساء شفیع پاؤسکر۔ واشی، ممبئی

(۶)
زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں
(نامعلوم)

ارسال کردہ: ڈاکٹر عبدالعزیز فقیر محمد ساونت۔ مجگاؤں ممبئی ۱۰

⑦ بہار، مستی، یادوں کی خوشبو، چاندنی راتیں
کبھی لہجے بدل کر زندگی آواز دیتی ہے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: شیخ فیروز سہیل شیخ عنایت، مالیگاؤں، ناسک

⑧ شعورِ زندگی اے دوست ان تاریک راتوں میں
مرتب کر رہا ہے صبحِ مستقبل کے افسانے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: محمد شفیع مولوک (بالک پن۔ انڈونیشیا)

⑨ طفلِ نو کی اشکباری سے یہ عقدہ کھل گیا
داستانِ غم سے ہے آغاز بابِ زندگی
(نامعلوم)

ارسال کردہ: سہیل عبدالکریم ٹھاکر، ٹھاکرواڑی، ضلع سندھودرگ

⑩ زندگی اک تضاد باہم ہے
کبھی جنت، کبھی جہنم ہے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: محمود حسن قاضی۔ واشی۔

⑪ زندگی بھر نہ یم دیدۂ گریاں ٹھہرا
کشتیِ عمر ڈبو دی تو یہ طوفاں ٹھہرا
(نامعلوم)

ارسال کردہ: محمد اشعر انصاری۔ ٹھاکرواڑی، ضلع سندھودرگ

⑫ فنا کا ہوش آنا زندگی کا درد سر جانا
اجل کیا ہے خمارِ بادۂ ہستی اتر جانا
(نامعلوم)

ارسال کردہ: رشید احمد، ٹھاکرواڑی، ضلع سندھودرگ

⑬ آنسوؤں میں ڈھل گئے اوراقِ دل
زندگی بے حرف و بے معنی کتاب
(اختر راہی)

ارسال کردہ: انشا بشیر احمد پرکار، فروس، ضلع رتناگری۔

⑭ وہ ظالم زندگی کی قدر و قیمت کو کہاں سمجھا
بجھا یا خود چراغِ زیست جس نے اپنے داماں سے
(پرکار رتناگری)

ارسال کردہ: بارعہ بشیر پرکار، فروس۔ ضلع رتناگری۔

⑮ زندگی درد کے سائے میں سکوں پاتی ہے
ورنہ حالات تو وہ ہیں کہ جہنم بن جائے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: شیخ ابراہیم شیخ عنایت، مالیگاؤں (ناسک)

⑯ زندگی اور موت کی خالق خدا کی ذات ہے
زندگی حسنِ عمل کے امتحاں کی بات ہے
(شرف کمالی)

ارسال کردہ: طاہر دبیر کرکنی۔ منامہ۔ بحرین۔

⑰ زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی
(اقبال)

ارسال کردہ: ناظم محمود قاضی۔ واشی

⑱ زندگی اک حسن تھی لیکن بقدرِ آرزو
ہم جہاں تک لا سکے دنیا وہاں تک آ گئی (نامعلوم)

ارسال کردہ: محسنہ خانم۔ ٹھاکرواڑی۔ ضلع سندھودرگ

⑲ زندگی تو نے مجھے قبر سے کم دی ہے زمیں
پاؤں پھیلاؤں تو دیوار میں سر لگتا ہے (نامعلوم)

ارسال کردہ: حمیرہ یاسین۔ بشیر گنج۔ بیڑ۔

⑳ گزاری تھیں خوشی کی چند گھڑیاں
انہیں کی یاد اپنی زندگی ہے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: مگی کے ہانکو لکر۔ ہرنئی، رتناگری۔

مندرجہ بالا اشعار میں سے پینل آف ججز نے درج ذیل شعر کو انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔
بہار، مستی، یادوں کی خوشبو، چاندنی راتیں
کبھی لہجے بدل کر زندگی آواز دیتی ہے۔
شعر بھیجنے والے جناب شیخ فیروز سہیل شیخ عنایت کو ایک کتاب بطور انعام بھیجی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

نقش کوکن

تعارف و تبصرہ

ہزلیاتِ صباؔ

کتاب	ہزلیات صبا
ملنے کے پتے	۹۴۵ قصبہ کمپنی ایس ایم روڈ اناپ ہل بمبئی ۳۷

ہزلیات صبا انجمن اسلام خیر ہ کے بانی محترم ظفر شیخانی کے صاحبزادے جناب عبداللہ شیخانی کی ہزلوں کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ صفحہ ۸ تا ۹۶ صفحات پر چھپا ہوا ہے۔ ہزل گوئی سنجیدہ طبیعت والوں کے بس کی بات نہیں۔ یہ ان کا کام ہے جن کی طبیعت میں مزاح رچا بسا رہتا ہے ورنہ اچھا خاصا لطیفہ بھی سنجیدہ شخص کے ہاتھوں بے لطف ہو کر رہ جاتا ہے۔ صبا شیخانی کی شعر گوئی کے متعلق محترم ابراہیم سندیلکر لکھتے ہیں کہ "وہ پہلے سنجیدہ اشعار کہتے تھے مگر ان کی طبیعت مزاح کی طرف مائل تھی اس لیے بڑی عمر کو پہنچنے کے بعد اپنی طبیعت کے ہاتھوں ہزل گوئی کی طرف مائل ہوئے صبا شیخانی نے اس میدان میں قابل قدر پیش رفت کی ہے مگر ان کے کلام میں جا بجا سنجیدگی کے اثرات ملتے ہیں۔

○ دھری رہ جائے گی شعلہ بیانی ہم نہ کہتے تھے
سنوگے دوستوں کی ان ترانی ہم نہ کہتے تھے

○ وہ بھی مصروف بہت ہیں جنھیں کچھ کام نہیں
صبح سے شام ادھر اور ادھر جائیں کے

طنز و مزاح کا جہاں تک تعلق ہے صبا شیخانی اپنے رنگ میں کامیاب ہیں کلام کی سلاست اور روانی ہزلیات صبا کا بنیادی وصف ہے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

○ ہماری زندگی میں کیسا ظالم انقلاب آیا
بڑھاپا ہم پہ جب آیا تو بیگم پر شباب آیا

○ پڑھیے نماز عشق بلا خوف و بے خطر
اس کام میں جمعہ نہ جمعرات دیکھیے

○ کبھی روزی کبھی سلمہ کبھی چمپا کبھی نرگس
جھکی جاتی ہے ان پھولوں سے شاخ آشیاں میری

○ دل دے کے حسین کو ہوئے فرض سے فارغ
جب ہم نے کوئی دل کا خریدار نہ پایا

○ شیخ صاحب کا بھرم کھل گیا میخانے میں
پی کے نکلے ہیں دستار و قبا بھول گئے

صبا شیخانی کے کلام میں بمبئی کی بے مکانی اور نئی نسل کا المیہ کس خوبصورت انداز میں رقم ہوا ہے۔

○ مرو کے قبر بھی مل جائے گی کفن بھی تمھیں
جگہ ملے گی نہ لیکن یہاں مکاں کے لیے

○ انھیں ناؤنوش سے غرض نہ رحیم سے نہ تو رام سے
میری قوم کے یہ سپوت ہیں جو طفیل ہیں تو زکام سے

صبا شیخانی نے تضمین کا سہارا لے کر مشہور اور مقبول عام مصرعوں کو ایک انوکھا رنگ دیا ہے۔ ان کی تضمینوں کا کمال دیکھیے۔

○ بچوں سے بھی بکے ہیں ایک شور کا دریا ہے
آ تجھ کو بتادوں میں تقدیر امم کیا ہے

بقیہ صفحہ ۱۸ پر

گوش بر آواز

قارئین نقش کوکن کی جانب سے مدیر نقش کوکن کے نام لکھے گئے خطوط کا اقتباس۔

☆ ماہ جون کے شمارے میں بحیثیت معاون مدیر انجم عباسی کا نام دیکھ کر دل نے کہا "نقش کوکن کے بھاگ جاگ اٹھے"۔ انجم عباسی قلم کے دھنی ہیں۔ ان کی ذات سے پوری امید ہے کہ نقش کوکن میں مضامین نو کے انبار لگادیں گے۔ دشت تدریس کی یاتی میں ساری عمر گزاری ہے لہذا یقین کامل ہے کہ جریدے کے اولین مشن یعنی کہ فروغ تعلیم کی مہم میں کلیدی کردار ادا کریں گے۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر کے شانہ بشانہ ایک عرصے سے رسالہ 'ترسیل' کی کامیاب ادارت کررہے ہیں اس لئے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ نقش کوکن کی ڈولتی نیا کو حوادث کے طوفان بلاخیز سے صحیح و سلامت باہر نکال لائیں گے۔ ان کے نام کے ساتھ جزا 'عباسی' مغالطے میں مبتلا کرتا ہے دراصل حقیقت یہ ہے کہ ان کا ضمیر کوکن کی مٹی سے اٹھا ہے۔ کتاب 'کوکن کے سپوت' کے مرتب، مصنف خود کوکن کے ایک مایۂ ناز سپوت ہیں کہ جن کی حلیم الطبعی اور منکسر المزاجی نے انھیں کبھی ایسا بلند بانگ دعویٰ نہ کرنے دیا۔ بہر کیف ان سے ہم یہی توقع رکھتے ہیں کہ کوکن کی روایتی قدروں کا پاس ملحوظ خاطر رہے گا۔

نقش کوکن ہمیں بے حد عزیز ہے مگر اس تلخ صداقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہمارا ترجمان یہ واحد مجلہ معائب سے پاک ہرگز نہیں ہے۔ انجم عباسی سے استدعا ہے کہ نقش کوکن کو تخصیت پرستی کے حصار سے نکالیں۔ طرز کہن کی بندشوں سے آزاد کریں۔ صوری و معنوی تبدیلیاں پیدا کریں۔ رسالے کی نوک و پلک اس طرح درست کریں کہ پڑھنے والوں کو ندرت و تازگی کا احساس ہو جائے۔ مختصراً انجم عباسی کو نقش کوکن کو رفعت کی لذت سے آشنا کرنا ہوگا تاکہ قارئین نقش کوکن یہ کہہ سکیں کہ

ستارے جس کی گرد راہ ہیں وہ کارواں یہ ہے

O رشیدہ قاضی

برج ویو، ۱۶، اربنسر اج لین۔ بائیکلہ ممبئی ۴۰۰۰۲۷

☆ بھارت کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اردو کے معروف شاعر جوش ملیح آبادی سے کہا تھا کہ اردو مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے مگر میری رائے اور ہے اور میری حکومت کی رائے اور ہے۔

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد ہندوستان کے وزیر تعلیم بنے تو اردو کے ساتھ وہ تعلق روا رکھا کہ اردو کا جنازہ یوپی بہار سے اپنے کاندھے پر اٹھا کر باہر کر دیا۔ لہذا میری کوکن کے اہل علم اور صاحبان خیر سے گذارش ہے کہ

آیئے مل کر سنواریں کے سجائیں کے اسے
نقش کوکن اہل کوکن ہی کی تو جاگیر ہے

کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جائیں اور صورت یہ سامنے آئے کہ

پروں سے منہ کو چھپائے چمن میں بیٹھا ہوں
یہ شرم ہے کہ نہ پہچان لے بہار مجھے

O اسماعیل برکار۔ فروس تعلقہ کھیڈ

☆ ادارہ نقش کوکن کس قدر مالی پریشانیوں کا شکار ہوا ہے وہ سب پڑھنے میں آیا۔ اگر کوکن کے لوگ اسے سنبھالا دیں گے تو فخر و عزت اور سر اٹھا کر چلنے والی

بات ہوگی۔ یہی ایک "نقش" ہے جو دنیا کے کونے کونے میں کوکنیوں کی پہچان بنا ہوا ہے۔

میں جہازی آدمی ہوں جہاز ممبئی پہنچا اور جیسے ہی موقعہ ملا میں نقش کوکن کے دفتر پہنچ کر اپنے تاثرات قلمبند کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی اپنی تنخواہ میں سے مختصر سی رقم ایک ہزار روپے نقش کوکن کے لئے بطور عطیہ پیش کرتا ہوں۔ **Oوما راجے واڑی**

☆ نقش کوکن کے مئی ۹۹ء کے شمارہ میں جناب شکیل شاہ جہاں کے خبر نامہ جناب رفیق سعید چنیکر سے متعلق خبر پڑھ کر ہم اہلیان مہسلہ مقیمان انگلستان کو بڑی خوشی ہوئی کہ موصوف کو گرام پنچایت کا صدر چنا گیا ہے۔

اس موقعہ پر ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ موصوف جناب نظیر احمد قادری اور جناب عبدالرحمٰن دفعدار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قوم کی خدمت میں اپنا مقام بنائیں۔

دعا گو

Oابراہیم احمد ہرونیکر لندن O سلمان نظیر احمد پینکر لندن O عبدالرحمٰن جمعدار لندن اور O شہاب الدین روگھے برمنگھم

☆ پچھلے دنوں علماء کاؤنسل کی طرف سے ہندوستان کرکٹ ٹیم کی ورلڈ کپ میں کامیابی کے لئے دعا کی اپیل کی گئی اور ایک مسجد میں مسلمانوں کو دعا کرتے ہوئے دکھانے والی تصویر نظر سے گذری۔

ان دونوں واقعات پر سخت افسوس ہوا جس قوم کو اللہ تعالیٰ نے خیر امت بنا کر بھیجا تھا وہ اس طرح لہو و لعب میں پڑ جائے اور کرکٹ جیسے کھیل میں جو ذہنی عیاشی کا باعث ہو دلچسپی لے تو وہ قوم دوسری قوموں کی کیا رہنمائی کر سکتی ہے۔ **Oشهاب بالکونی**
سکریٹری ادارۂ دعوت القرآن

☆ جون کا شمارہ بھی دیدہ زیب گیٹ اپ اور دل کو جھنجھوڑنے والے شہ پارے لے کر آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور میں اضافے کا سبب بنا۔ اللہ آپ کو، آپ کے ساتھیوں کو دینی و دنیاوی دولتوں سے نوازے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کا مضمون "مقدس پیشہ" روح کو بالید گی بخش گیا۔ ایک ایماندار مدرس کا بیباک قلم اب اور اپنے ہم پیشہ بھائیوں کے بارے میں اور کیا لکھ سکتا ہے۔ کاش ہمارے اسکولوں کالجوں کے معلم و معلمات عبرت حاصل کریں اور اس دن کے عذاب سے ڈریں۔ **Oجلیل ساز**۔ ناگپور

☆ نقش کوکن کا جون کا شمارہ موصول ہوا ڈاکٹر یونس اگاسکر اور ہاشم دھامسکر کے مضامین پسند آئے۔ یوسف ناظم کا مضمون مثالی کیپٹن یعنی کیپٹن فقیر محمد مستری بھی دل کو چھو گیا اگر اس طرح کے مضامین نقش کوکن میں شائع ہوتے رہیں تو نقش کوکن کی مقبولیت میں اور اضافہ ہوگا۔ منظوم حصہ مختصر سہی مگر معیاری ہے۔ **Oساحر شیوی**۔ لیوٹن

☆ اس بار نقش کوکن میں ہاشم دھامسکر کے مضمون نے چونکا دیا۔ کوکن کی ادبی تاریخ کا انھوں نے اجمالی سہی مگر بہت حد تک مکمل خاکہ پیش کیا۔ ویسے کئی بڑے شعراء کے کلام کے نمونے پیش نہیں کیے جا سکے۔ شاید مضمون کی طوالت اجازت نہ دیتی ہو۔ بہر حال ہاشم دھامسکر کا تجزیہ بہت خوب ہے۔ رنگین صفحات میں مستری صاحب کے تعلق سے ڈاکٹر اقبال کے جو اشعار دیئے گئے ہیں وہ ان کی جوکھی شخصیت کی مناسبت سے کافی موزوں ہیں۔ **Oمحمود شاهد**۔ مہسلہ

حاصل مطالعہ

ابراہیم بغدادی
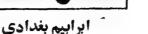
☆ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ (فرمانِ رسولؐ)
☆ خوفِ الٰہی بقدرِ علم ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے بے خوفی بقدرِ جہالت ہے۔ (حضرت ابو بکر صدیقؓ)
☆ علم شمعِ ہدایت ہے۔ (حضرت صدیق اکبرؓ)
☆ لوگوں کے ساتھ نیک خلق آدھی عقل ہے، حسن سوال نصف علم ہے، اور حسن تدبیر نصف معیشت ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
☆ حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)
☆ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے اور سچ سب برائیوں کا علاج ہے۔ (امام غزالی)
☆ سب سے بڑی مصیبت قرض ہے۔ (ارسطو)
☆ دھرتی میرا وطن ہے اور انسانیت میرا کنبہ ہے۔ (خلیل جبران)
☆ قرآن پاک کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کو عبادت سے، رسول اللہ کو اطاعت سے، اور مخلوق کو خدمت سے راضی کرو۔ (مولانا احمد علی)
☆ نفرت دل کا جنون ہے۔ (بائبرن)
☆ علم مومن کی گم گشتہ میراث ہے جہاں ملے لے لو۔ (حضرت علیؓ)
☆ مایوسی آدمی کو موت سے پہلے مار دیتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
☆ اصل چیز جو عورت اور مردوں کو پروان چڑھاتی ہے وہ دیانت ہے اور ذہانت تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔ (برینڈرسل)
☆ علم سیکھنے میں شرم نہ کرو اور دوسروں کو سکھانے میں بخل سے کام نہ لو۔ (امام حسینؓ)
☆ درخت اپنے لئے نہیں بلکہ لوگوں کے لئے پھل دیتا ہے۔ (جرمن راہب مارٹن لوتھر)
☆ رزق کی بہتات اور قلت دونوں برائی کی طرف لے جاتے ہیں۔ (شیخ سعدیؒ)
☆ اے تمباکو تو نے کتنی قیمتی انسانوں کی جانوں کو اقساط میں مارا ہے۔ (مارٹر)
☆ آرزو نصف زندگی ہے۔ (خلیل جبران)
☆ میں یتیم اسے کہتا ہوں جس نے علم حاصل نہ کیا ہو۔ (حضرت علیؓ)
☆ ساری کائنات ایک ہی ذات ہے جسے دو نظر آتی ہے وہ بھینگا ہے۔ (مولانا رومؒ)
☆ خدا کی یاد عظیم ترین شئے ہے۔ (فیثاغوث)
☆ ظاہری آنکھ سے آدمی موجودات دیکھ سکتا ہے مگر تعلیم کی روشنی کے بغیر ان کی حقیقت نہیں سمجھ سکتا۔ (ہربرٹ اسپنسر)
☆ ماں کی خوشنودی دنیا میں موجب دولت، اور عاقبت میں باعث نجات ہے۔ (حضرت ابو بکرؓ)
☆ مصیبتیں اور بیماریاں اتنی خطرناک نہیں ہوتیں جتنی بزدلی اور کم ہمتی کی وجہ سے نظر آتی ہیں۔ (سقراط)
☆ وقت ایک ایسی زمین ہے جس میں محنت کشی کے بغیر کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ اگر محنت کی جائے تو پھل دیتی ہے۔ اگر بے کار چھوڑ دی جائے تو اس میں صرف خاردار جھاڑیاں اُگ آتی ہیں۔ (افلاطون)
☆ کامیابی چلتے رہنے اور بڑھتے رہنے کا نام ہے اور نامرادی رک جانے کا نام ہے۔ (شیخ عبداللہ)

فارغین دینی مدارس کا تربیتی کیمپ

نئی دہلی ۲۹ر مئی الحمدللہ دینی مدارس فارغین کے لئے مرکز جماعت اسلامی ہند دہلی میں منعقد کئے جانے والے پندرہ روزہ کیمپ (مورخہ یکم جولائی تا۱۵ر جولائی ۱۹۹۹ء) کی تیاریاں شروع ہوچکی ہیں ۔ ملک کی مختلف ریاستوں سے منتخب علماء اس کیمپ میں شرکت کررہے ہیں۔ اس کیمپ میں ایسے موضوعات بطور خاص زیر بحث لائے جائیں گے جن سے شرکاء کیمپ کو نہ صرف عصری آگہی حاصل ہوگی بلکہ وہ موجودہ حالات میں اپنی ذمہ داریوں اور رول کو بہتر طور پر ادا کرنے کے قابل ہوسکیں گے ۔ ہندوستانی سماج ، مذاہب ، تحریکات اور تاریخ اسلام کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ ہند کو درپیش مسائل اور عالمی سطح پر اسلام کو درپیش چیلنجز پر تفصیلی اظہار خیال کیا جائے گا۔ مختلف موضوعات پر شرکائے کیمپ کو بھی اظہار خیال کا موقع دیا جائے گا۔

خواہش مند فارغین سے درج ذیل پتہ پر بہ عجلت رابطہ پیدا کرنے کی درخواست ہے۔

مرکز جماعت اسلامی ہند۔ دعوت نگر
ابوالفضل انکلیو۔ اوکھلا۔
نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

اکبر پیر بھائی کالج میں ایم۔ایس کا افتتاحی پروگرام

۴ جون ۱۹۹۹ء بوقت شام ۵ بجے اکبر پیر بھائی کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس کے ہال میں البشریٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے تعاون واشتراک سے بیچلر آف مینجمنٹ اسٹڈیز کے تعارفی سیشن کا اہتمام کیا گیا ۔ مذکورہ روزگار افزا کورس حال ہی میں یونیورسٹی آف ممبئی نے شروع کیا ہے۔ کورس کی اہمیت اور افادیت کے تعلق سے بذریعہ مراسلے اور مضمون آگہی اور بیداری پیدا کی گئی۔ پروگرام میں موجود والدین اور طلباء کی کثیر تعداد نے اس بات کا واضح ثبوت پیش کیا کہ ملت رہنمائی اور بیداری کی محتاج ہے ۔ انجمن اسلام کے صدر جناب ڈاکٹر اسحاق جم خانہ والا بحیثیت مہمانِ خصوصی اور نائب صدر مسز ہما پیر بھائی بحیثیت مہمانِ اعزازی شریک ہوئیں۔ دیگر مہمانان میں انجمن اسلام کے جوائنٹ سکریٹری جناب عبدالستار زری والا اور محترمہ شہزادی حکیم جوائنٹ سکریٹری انجمن اسلام بھی موجود تھیں ۔ کالج کے پرنسپل محی الدین ہاشمی نے اپنی خیر مقدمی تقریر میں صدر انجمن اسلام جناب ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا کی ہمہ جہت علمی اور سماجی خدمات سے سامعین کو روشناس کرایا۔ مسز ہما پیر بھائی کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں "مادرِ مہربان" کے لقب سے نوازا گیا۔ مسز پیر بھائی نے اپنی جذباتی تقریر میں

کالج سے حد درجہ لگاو کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ چونکہ یہ کالج ان کے شوہر کے نام سے منسوب ہے اس لئے اس کی ترقی انہیں بے حد عزیز ہے۔ پرنسپل کو مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے BMS کورس کی شروعات کے تعلق سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ پرنسپل ہاشمی نے کورس کے پس منظر سے حاضرین کو آگاہ کرتے ہوئے مذکورہ کورس کے داخلہ کے طریقے انٹرنس ٹیسٹ اور دیگر تفصیلی معلومات سے طلباء اور والدین کو آگاہ کیا۔ البشریٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر جناب ڈاکٹر امتیاز کونڈکری نے البشریٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کی علمی سرگرمیوں سے حاضرین کو روشناس کرایا۔ کوچنگ اور انٹرنس ٹیسٹ کی تیاری کے سلسلے میں انہوں نے بتایا کہ سوسائٹی نے ماہرین اساتذہ کی خدمات حاصل کی ہے کتابیں اور ضروری مواد بھی حاصل کرلئے گئے ہیں۔ کوچنگ کلاسیز کی شروعات ۸ جون ۱۹۹۹ء سے بمقام اکبر پیر بھائی ہال میں ہوگی۔ یہ کلاسیز بیس دن تک روزانہ صبح ۹ بجے سے لے کر ایک بجے تک چلیں گی۔ کوچنگ کلاسیز کی فیس طلباء سے برائے نام لی جائے گی۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے انجمن اسلام کی طرف سے ہر طرح کے تعاون کا تیقن دلایا۔ آخر میں پروگرام کا اختتام پرنسپل سلمیٰ لوکھنڈ والا انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے رسم شکریہ کے ساتھ ہوا۔

شمس الرحمٰن فاروقی کو مغربی بنگال اردو اکیڈمی ایوارڈ

یکم جون ۱۹۹۹ء کو بنگال اردو اکیڈمی نے باوقار کل ہند پرویز شاہدی ایوارڈ سے ممتاز نقاد شمس الرحمٰن فاروقی کو ان کی گراں قدر ادبی خدمات کے اعتراف میں نوازا ہے۔ اردو اکیڈمی نے ممتاز ماہر تعلیم اور بہت سی کتابوں کے مصنف شاہ مقبول احمد کو ریاستی سطح کے مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی ایوارڈ سے سرفراز کیا ہے۔

چھپی ہوئی کتابوں پر ڈاک شرح میں تبدیلی نہیں

نئی دہلی۔ (یو این آئی) محکمہ ڈاک نے اس کی وضاحت کی کہ ایسے پیکٹوں کے جن میں چھپی ہوئی کتابیں ہوں ڈاک کی شرح پر نظر ثانی نہیں کی گئی ہے۔ پہلے ۱۰۰ گرام یا اس سے کم کے پیکٹ کے لئے شرح ۵۰ پیسے ہوگی اور فاضل سو گرام یا اس سے کم کے لئے مزید ۵۰ پیسے کے ٹکٹ لگیں گے۔

ہفت روز "فوزان" کی سولہویں تقریبِ سالگرہ

تھانے۔ ہفتہ وار "فوزان" کی سولہویں سالگرہ کے موقع پر بزم احباب اردو کے زیر اہتمام انجمن خاندیش رابوڑی میں تھانے شہر پتر کار سنگھ صدر کیلاش مہاپدی کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا، اس موقع پر علی ایم شمسی نے صحافت اور صحافیوں کے تعلق سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صحافت ایک ایسا پیشہ ہے جس میں لفظ غیر جانبداری کو کوئی اہمیت نہیں ہے، ایک بے باک صحافی کا مقصد سچائی کا اظہار اور سماج میں پائی جانے والی بدعنوانیوں و دھاندلیوں کو قارئین کے سامنے لانا ہے۔

اس موقع پر آئے ہوئے مہمانوں کا بزم احباب اردو کے صدر ڈاکٹر مجید خان نے خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا

کہ گزشتہ چند برسوں میں کئی اخبارات شروع ہوئے اور بند ہوگئے لیکن یکم مئی ۸۳ء کو شروع کیا گیا سلمان ماہمی کا جاری کردہ ہفتہ وار "فوزان" اب تک جاری ہے۔ اس تقریب میں سلمان ماہمی کی گلپوشی کی گئی۔

الہ آباد میں فراق پر سیمینار

نئی دہلی۔ ۲۵ مئی کو فروغ انسانی وسائل کے وزیر ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی نے فراق گورکھپوری پر ایک دوروزہ سیمینار کا افتتاح کیا جو الہ آباد میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔

اس سیمینار کو پانچ اجلاس میں تقسیم کیا گیا جن کی صدارت شمس الرحمٰن فاروقی، پروفیسر گوپی چند نارنگ، الہ آباد کورٹ کے جسٹس مارکنڈے کاٹجو، پروفیسر شمیم حنفی اور پروفیسر ابوالکلام قاسمی نے کی۔ ہندوستان بھر سے ۲۵ ممتاز اسکالروں نے اس موقع پر اپنے تحقیقی مقالے پیش کیے۔

ڈاکٹر جوشی نے بطور شاعر، فلسفی اور ماہر لسانیات فراق گورکھپوری کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کے مشترکہ کلچر کی اہمیت پر زور دیا۔ سیمینار کے دوران بہت سے مباحثے ہوئے جن سے فراق گورکھپوری کی اہمیت اور ہندوستانی تاریخ کے مختلف ادوار میں ثقافتی، امتزاج کی اہمیت بھی ظاہر ہوگی۔

سیمینار میں عصری، سماجی، منظر نامہ پر بھی غور ہوا اور یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ موجودہ عہد ہندوستان کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اور ہندوستانیوں نے اپنی جڑوں کو تلاش کرنا شروع کر دیا ہے۔

قاضی نذرالاسلام کی صد سالہ تقریبات کا آغاز

نئی دہلی۔ قاضی نذرالاسلام کی صد سالہ سالگرہ تقریبات کے موقع پر حکومت ہند کے محکمۂ ثقافت نے سنگیت ناٹک اکادمی، پوئٹری سوسائٹی (انڈیا) اور انڈیا انٹر نیشنل کے اشتراک سے ایک کوی سمیلن کا انعقاد کیا گیا۔ کوی سمیلن کے بعد 'نذرل گیتی ۱۰۰' کے عنوان سے سنگیت ناٹک اکادمی نے موسیقی کا ایک پروگرام پیش کیا۔

قاضی نذرالاسلام اپنے وطنی نغمات اور 'نذرل گیتی' کے لئے یاد کئے جاتے ہیں۔ ۲۰؍ مئی ۱۹۹۹ء کو وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے باغی شاعر کی جائے ولادت چرولیا ضلع بردوان (مغربی بنگال) جاکر خراج عقیدت پیش کیا تھا۔

لائین اقبال کوارے

واشی، کوپر کھیرنے، ایرولی، سانپاڑہ، نیرول، بیلاپور اور کلمبولی ان سات (گاؤں) نوڈز پر مشتمل نئی ممبئی میں مسلمانوں کی خاصی تعداد آکر آباد ہوگئی ہے اور الحمدللہ ان میں بیشتر صاحب حیثیت اور متمول لوگ ہیں مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ابھی تک ان لوگوں میں ایسی کوئی شخصیت ابھر کر نہیں آئی جسے نئی ممبئی کا مسلم رہنما کہا جائے وجہ وہی "ٹانگ کھینچنے والی ذہنیت" کار فرما ہے۔ لے دے کر ایک جناب لائین اقبال کوارے ہیں جو عوام کے دکھ درد کو سمجھتے ہیں اور نئی ممبئی کے ہر نوڈ میں نہ صرف مصروف ہیں بلکہ مقبول ہیں۔ موصوف پالیٹکل لیڈر ہیں تو سماجی خدمتگار بھی، علم

ت ہیں تو تہذیب و ثقافت کے
ردار بھی۔ لائین کلب آف کوپر
رنے کے صدر بھی رہ چکے ہیں
روں کے ساتھی بھی ان کی انتھک
جہت کارکردگی کو نظر میں رکھتے
ئے حال ہی میں انٹرنیشنل ایسوسی
ن آف لائن کلب کے ڈسٹرکٹ
رنر نے آپ کو ڈرامیٹک کمیٹی کے
ٹرکٹ چیرمین کا عہدہ تفویض کیا
ہے۔ (موصوف اسٹیج آرٹسٹ ہیں
رامہ نگار بھی ہیں اور ہدایت کار بھی)

لائین اقبال کوارے صاحب "NKT" کے فعال رکن ہیں اور پچھلے سال جناب مبارک کاپڑی کی عدم موجودگی میں فورم کی کارگذاریوں کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا تھا۔ ہم اقبال صاحب کو اس نئی ذمہ داری اور ڈسٹرکٹ چیئرمین منتخب کئے جانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

تھیبا پیلس کے قریب ۱۲ ایکڑ زمین ممبئی یونیورسٹی کو دینے کا فیصلہ

کابینہ میٹنگ کے بعد ریاستی حکومت نے اعلان کیا کہ رتناگیری کے تاریخی مقام تھیبا پیلس کے قریب دو ایکڑ زمین ممبئی یونیورسٹی کے حوالے کی جائے گی جہاں ممبئی یونیورسٹی ضلع رتناگیری کے لئے تعلیمی سرگرمیاں شروع کرے گی۔

مرکرواڑہ کراٹے ٹیم نیپال روانہ

رتناگیری کے مرکرواڑہ میں مرکرواڑہ اسپورٹس ایسوسی ایشن ہے اس ایسوسی ایشن کی کراٹے ٹیم بین الاقوامی مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے نیپال کی راجدھانی کھٹمنڈو روانہ ہوگئی ہے اس ٹیم میں راجو گولی، شاکر ہوڈیکر (سینیر براؤن بیلٹ) شردھا کرنجویکر (بلیک بیلٹ) محمد دلدار پانجری (سینئر براؤن بیلٹ) اور دوسرے کئی شامل ہیں۔

شیل پھاٹا میں گورنمنٹ پالی ٹیکنک کی شروعات

کوسہ کے آگے شیل پھاٹا میں بھارت گیئر کمپنی کے سامنے سرکاری پالی ٹیکنک کی عمارت کا کام مکمل ہوگیا ہے اس ۳ منزلہ عمارت کی تعمیر پر ۶ کروڑ روپے صرف ہوئے یہ شاندار عمارت ایک لاکھ گیارہ ہزار مربع فٹ کے رقبہ میں تعمیر ہوئی ہے جس میں طلباء کے لئے ہوسٹل بھی ہے۔

اردو زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کے فیصلے کا خیر مقدم

اردو کونسل ممپری چنچوڑ (رجسٹرڈ) پونہ ۱۹-۱۱-۲۰۰۱ اردو اور پنجابی کو دہلی میں دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینے کے دہلی سرکار کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتی ہے۔ بے شک یہ فیصلہ برسوں بعد اردو کے بارے میں ایک خوش کن خبر ہے۔

اردو کونسل ممپری چنچوڑ (رجسٹرڈ) محترمہ سونیا گاندھی سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ جس طرح دہلی، بہار، یوپی میں اردو زبان کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا ہے اسی طرح مہاراشٹر، کرناٹک، راجستھان اور مدھیہ پردیش میں بھی اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا جائے۔ اس کے لئے کانگریس فوراً آنے والے الیکشن کے پارٹی منشور میں اعلان کریں۔ اس طرح اردو کو

دوسری سرکاری زبان دلانے میں محترمہ سونیا گاندھی کا اہم فیصلہ اردو داں طبقے کے مطالبے کے عین مطابق ہوگا۔ ہم اس فیصلے پر سونیا گاندھی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

الامین کوآپریٹیو سوسائٹی تلا (مانگاؤں) برانچ کا جشنِ افتتاح

مہاڈ۔ مورخہ ۲۶ مئی ۹۹ء کو الامین کوآپریٹیو سوسائٹی مہاڈ (تلا۔ مانگاؤں) برانچ کا افتتاح بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس عالی جناب محمد شفیع پرکار صاحب کے ہاتھوں انجام پایا۔ ڈی، ڈی، آر رائے گڑھ، ڈسٹرکٹ شری گیری صاحب کی صدارت میں پروگرام کی ابتدا تلاوتِ کلام پاک سے ہوئی۔ من بعد الامین سوسائٹی کے مینجنگ ڈائرکٹر جناب غلام محمد پٹیل صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں مہمانان و حاضرین کا استقبال کیا۔ اور سوسائٹی کے پچھلے سات سال کی بتدریج ترقی اور فلاحی، تعلیمی، معاشی خدمات کا اجمالی خاکہ پیش کیا۔ سوسائٹی کی دن دونی ترقی و توسیع سوسائٹی کے فعال چیرمین جناب شیخ حسین قاضی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ مہمانانِ محترم جسٹس پرکار صاحب و صدر محترم شری گیری صاحب کو ایک شاندار طلائی تحفہ مع شال گلپوشی کے ساتھ پیش کیا گیا دیگر مہمانان کی بھی گلپوشی کی گئی۔ تلا برانچ کے چیرمین جناب ڈاکٹر جمال الدین کڑوکر صاحب نے معزز مہمانان کا بہترین انداز میں تعارف کیا اور اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ تلا کے مشہور ایڈوکیٹ شری دھامنکر صاحب نے اپنی نیک خواہشات کے ساتھ اس برانچ کو ہر ممکن طریقے سے تعاون کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد تلا گرام پنچایت کے سرپنچ شری دلال صاحب، جناب حاجی جاگڈونکر صاحب، ڈاکٹر پرکار صاحب، فجندار جونیئر کالج کے پرنسپل مختار احمد فامے صاحب، پروفیسر ترپاٹھی وغیرہ نے اپنے اپنے انداز میں نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔ جسٹس پرکار صاحب نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں سوسائٹی کی ترقی و توسیع پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ صدر محترم شری گیری صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں الامین سوسائٹی کی ترقی و ترویج پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے فرمایا کہ رائے گڑھ ضلع میں دو سو پچیس کریڈیٹ سوسائٹیاں ہیں ان میں ایک نمبر کا کاروبار اور کام الامین کا ہے۔ یہ میں نے پچھلے ماہ ڈسٹرکٹ کی ایک کانفرنس میں ظاہر کیا تھا۔ سوسائٹی کی ترقی و توسیع کو دیکھتے ہوئے گیری صاحب نے چیرمین قاضی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا اور ڈپازٹ قرض کی تقسیم و وصولی کے طریقۂ کار پر سیر حاصل معلومات دی۔ خطبۂ صدارت کے بعد تمام حاضرین کو پاکٹ میں شاندار عصرانہ پیش کیا گیا۔ امتیاز ڈانڈیکر نے رسم شکریہ ادا کی نظامت کے فرائض جناب آصف پلوکر صاحب نے انجام دیے۔ راشٹر گیت پر جشن افتتاح کا اختتام ہوا۔

جناب عثمان خلفے ملازمت سے سبکدوش

لائون (منڈن گڑھ) کے جناب عثمان فقیر محمد خلفے صدر مدرس ضلع

رشید اردو قبل پرائمری اسکول منڈن گڑھ مورخہ ۳۱ مئی ۹۹ء سے سبکدوش ہوئے۔ ایک الوداعی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت [illegible] جناب عبداللہ عبدالقادر [illegible] دی اس تقریب میں پنچایت [illegible] منڈن گڑھ کے راکین سلمان مقدم اور دوست محمد چوگلے نیز قریشی قمراعظم صدر مدرس نیشنل ہائی اسکول لاٹون اور شکیل چافیکر غلام ناگوٹھنے نے خصوصی طور پر شرکت کر کے تقریب کو رونق بخشی۔

اس تقریب میں اسکول کے معاون معلمین، طلبہ و طالبات و دیگر حاضرین مجلس نے محترم عثمان فقیر محمد خلفے کی مثالی خدمات اور ان کی خوبیوں کا ذکر کر کے خراج تحسین پیش کیا۔ قریشی قمراعظم نے ان کی انداز بیانی، سماجی خدمات اور خوبصورت دست تحریر کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دیرینہ تعلقات پر اظہار مسرت پیش کیا۔ اس تقریب کے موقع پر جناب دوست محمد چوگلے۔ سلطان مقدم رشید داابھیلکر اور شکیل چافیکر نے بھی اپنے تاثرات پیش کئے۔ خطبہ صدارت میں صدر جلسہ نے محترم خلفے جناب کو آج کے دور کا مثالی صدر مدرس قرار دیتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا۔ آخر میں جلسہ کا اختتام اسٹاف کی جانب سے پیش کردہ ظہرانہ پر ہوا۔

برطانیہ میں رسالہ شاعر کے 'ہم عصر اردو ادب نمبر' کو راوی ایوارڈ

۱۵ر مئی ۱۹۹۹ء شام ۶ بجے، ہفت روزہ، راوی (برطانیہ) کے زیر اہتمام راوی ہال (بریڈ فورڈ) میں ایک یادگار تقریب منعقد ہوئی جس میں ماہنامہ 'شاعر' (بمبئی) کے فقید المثال 'ہم عصر اردو ادب نمبر' کی کامیاب اشاعت پر ایک خصوصی ادبی ایوارڈ دیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی، برطانیہ کے اولین اردو اخبار ہفت روزہ 'مشرق' (لندن) کے بانی ایڈیٹر محترم محمود ہاشمی تھے۔ دیگر مہمانوں میں ویلز سے اردو کے ممتاز افسانہ نگار قیصر تمکین، صبیحہ علوی۔ لیوٹن سے ساحر شیوی (مدیر سفیر اردو) اور لندن میں مقیم مشہور شاعر اطہر راز اس پروقار ادبی تقریب میں شریک ہوئے۔

تقریب کے آغاز میں جناب مقصود الٰہی شیخ (مدیر راوی) نے ماہنامہ شاعر (بمبئی) کے ہم عصر اردو ادب نمبر کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ اس خاص نمبر کی تکمیل میں ۷ سال کا عرصہ لگا۔ معتبر شاعر اور صحافی جناب ساحر شیوی نے ہم عصر اردو ادب نمبر کا تعارف کرواتے ہوئے اس کے مندرجات کی تفصیل دی۔ مشہور افسانہ نگار اور ادیب مقصود الٰہی شیخ برطانیہ سے اردو کا اخبار شائع کر رہے ہیں اور گزشتہ ۲۶ سال سے یہ کام انجام دے رہے ہیں۔ یہ پرچہ اب عالمی اخبار بن گیا ہے۔ علامہ سیماب اکبر آبادی نے ماہنامہ 'شاعر' کا اجراء آج سے ستر سال پہلے کیا۔ شاعر کا ہم عصر اردو ادب نمبر بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس میں ادب کے تمام پہلو یعنی شاعری 'نثر، سب کچھ موجود ہے۔ شاعر کے ایڈیٹر افتخار امام نے بہت محنت سے یہ بڑا کام کیا ہے۔ مقصود الٰہی شیخ نے شاعر کے 'ہم عصر اردو ادب نمبر' کی پذیرائی کرتے ہوئے اس تقریب کا اہتمام کیا۔ اس کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ جن صاحب کے ادبی کارنامے کے اعتراف میں یہ تقریب منعقد کی گئی ہے وہ اس میں موجود نہیں ہیں۔" اس خصوصی تقریب کے لئے شاعر کے مدیر افتخار امام صدیقی نے اپنا پیغام فیکس کیا تھا جسے معروف شاعر و صحافی جناب اطہر راز نے پڑھ کر سنایا۔ مہمانِ

خصوصی محترم محمود ہاشمی نے فرمایا کہ میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ شیخ صاحب نے مجھے منتخب کیا کہ میں شاعر کے لئے 'راوی ایوارڈ' وصول کروں۔ میرے لئے ہفت روزہ راوی اور ماہنامہ شاعر دونوں ہی عالمی معیار کے اخبار اور رسالے ہیں ۔ آخر میں مدیر راوی جناب مقصود الٰہی شیخ نے شاعر کے مدیر افتخار امام صدیقی کو راوی ایوارڈ ۹۹۔۹۸ء پیش کیا جسے مہمانِ خصوصی جناب محمود ہاشمی نے قبول کیا۔ مقصود الٰہی شیخ اور فریدہ شیخ نے فرداً فرداً مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس باوقار اور منفرد تقریبِ ایوارڈ کے اختتام کا اعلان کیا۔ (یعقوب نظامی۔ لندن)

شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی کے تحت مراٹھی اردو ترجمے کے مسائل پر سمپوزیم

نیشنل بک ٹرسٹ دہلی نے حال ہی میں مراٹھی کے مشہور ڈرامے نٹ سمراٹ کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اس موقع پر شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی نے 'مراٹھی اردو ترجمے کی عملی دشواریاں اور نٹ سمراٹ کا اردو ترجمہ' کے عنوان کے تحت ایک سمپوزیم ۶ جون ۱۹۹۹ء بروز اتوار شام ۴ بجے کنویکیشن ہال یونیورسٹی آف ممبئی فورٹ میں منعقد کیا۔ جس کی صدارت مراٹھی کے مشہور نقاد پروفیسر گنگادھر پاٹیل نے کی۔ اس موقع پر جناب سلام بن رزاق ، جناب یعقوب راہی ، جناب معین الدین جینابڑے اور ڈاکٹر یونس اگاسکر نے اردو ترجمے کے مسائل اور دشواریوں پر بھرپور روشنی ڈالی ۔ یہ سمپوزیم ساڑھے چار بجے شروع ہوا اور رات پونے نو بجے تک جاری تھا۔ سمپوزیم میں شریک حضرات ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ، انور قمر ، مقدر حمید ، شریمتی تنڈولکر ، اختر صاحب وغیرہ نے بحث و مباحثہ میں حصہ لیا۔ اور خوب کھل کر باتیں ہوئیں۔ سب نے ڈاکٹر یونس اگاسکر کے ترجمے کی تعریف کی۔

آخر میں شری گنگادھر پاٹیل نے وی ۔ وا شرواڈکر کے ڈرامے نٹ سمراٹ کے تعلق سے بیس بائیس سال قبل لکھے ہوئے اپنے تنقیدی مضمون کے نکات پر روشنی ڈالی اور ترجمے کے فن کی باریکیاں بڑی تفصیل سے بیان کیں۔ صدر جلسہ نے خطاب کے بعد شعبۂ اردو کے پروفیسر معین الدین جینابڑے نے رسم شکریہ ادا کی۔

اس سمپوزیم کے انعقاد میں محترم جینابڑے صاحب کی کوششوں کو بڑا دخل حاصل تھا۔ لوگ اتوار کے اپنے مشاغل ترک کر کے بڑی تعداد میں شریک محفل تھے۔

مدرسہ مفتاح العلوم کوپر گاؤں میں انعامی جلسہ

مورخہ ۱۱ مئی ۹۹ء بروز منگل صبح ٹھیک ۹ بجے طلبائے حفظ کا سہ ماہی امتحان ہوا بحیثیت ممتحن جناب حافظ عطاء اللہ صاحب پونوی تھے۔ جنہوں نے حفظ کے طلباء کا نہایت ہی احسن طریقہ سے امتحان لیا۔

اسی دن دوپہر میں محترم جناب عبدالغفور صاحب (پونہ) کی صدارت میں انعامی جلسہ ہوا۔ جس کا آغاز مدرسہ ہذا کے طالب علم محمد کلیم جولکی کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد قاری محمد اسماعیل رحمانی نے صدر محترم کا مختصر سا تعارف کراتے ہوئے ان کی ادبی دینی خدمات پر روشنی ڈالی بعد ازاں حافظ محمد مصطفٰے صاحب کاشفی نے نعت پاک پیش کی۔

پونہ سے آئے ہوئے مہمانِ خصوصی

ب حافظ عطاء اللہ صاحب نے
ائے معہد کو اپنے مخصوص انداز
، مختصر مگر جامع خطاب کیا۔ اس
بعد صدر محترم کے ہاتھوں حفظ
، اول دوم سوم نمبر سے کامیاب
نے والے طلبہ کو منجانب مدرسہ
ام سے نوازا گیا۔ جلسہ کے آخر میں
ری محمد اسماعیل نے دعا فرمائی۔

بارکباد غزالہ ایم ایچ پرکار

جناب ایم ایچ پرکار (بانکوٹ)
یسرچ آفیسر مہاتما گاندھی میموریل
بنڈ ریسرچ سینٹر ممبئی کی ہونہار دختر،
زالہ ایم ایچ پرکار نے اس سال
ائیو کیمسٹ میں بذریعہ ریسرچ ممبئی
، نیورسٹی سے ایم ایس سی کی ڈگری
مایاں طور پر حاصل کی ہے۔

زیزہ غزالہ ایم ایچ پرکار نے جی ایس
سیڈیکل کالج (کے ای ایم اسپتال) کی
پروفیسر ڈاکٹر ایس پی ڈانڈیکر کی نگرانی
میں ڈگری کے لئے اپنا مقالہ لکھا۔ اسی
سال غزالہ کی چھوٹی بہن صنوبر ایم ایچ
پرکار نے ممبئی یونیورسٹی سے ایم بی بی
ایس کی ڈگری حاصل کر کے خوشیوں
کے سونے پہ سہاگا کردیا ہے۔ رشتہ دار
متعلقین اور بے شمار خیر خواہوں کی
جانب سے عزیزہ غزالہ اور صنوبر کو
مبارکباد اور کامیاب زندگی کے لئے
خوب ساری دعائیں۔ جاوید دروے

مولانا آزاد یونیورسٹی کے گجرال پہلے چانسلر منتخب

صدر جمہوریۂ ہند کے آر نارائن
نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
(حیدر آباد) کے وزیٹر کی حیثیت سے
ہندوستان کے سابق وزیر اعظم اور
اردو کے ممتاز دانشور اندر کمار گجرال کو
یونیورسٹی کا چانسلر مقرر کیا ہے۔ اردو
زبان سے انہیں خصوصی لگاؤ اور شغف
ہے۔ وہ اردو کی ہمہ جہت ترقی کے لئے
اندرا گاندھی کی ایما پر قائم کی گئی کمیٹی
کے صدر نشین تھے جو عرف عام میں
گجرال کمیٹی کے نام سے جانی جاتی ہے۔
خود اردو یونیورسٹی کے قیام کو عملی
شکل دینے میں انہوں نے بڑا کلیدی
کردار ادا کیا ہے۔ بانی وائس چانسلر
پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کا تقرر
انہیں کے وزارت عظمٰی کے دور میں
عمل میں لایا گیا۔

عطیہ دہندگان

پچھلے پینتیس سالوں سے ماہنامہ
نقش کوکن اپنے خریداروں کی جانب
سے موصولہ زرِ مبادلہ پر ہی چلتا رہا مگر
کمر توڑ گرانی نے اخراجات کا بوجھ اس
قدر بھاری کردیا کہ زرِ مبادلہ کی
موصولہ رقم اسے سہار نہ سکی اور پرچہ
بند کرنے کی نوبت آگئی مگر نقش
کوکن کے چاہنے والے بالخصوص
بدیسی ممالک میں رہنے والوں نے
عطیات کی پیش کش کی اس
درخواست کے ساتھ کہ پرچہ بند نہ
ہو بلکہ جاری رکھا جائے۔ اس سلسلہ
میں لندن سے درج ذیل حضرات نے
جو عطیات ارسال فرمائے ہیں وہ اس
طرح ہیں۔

جناب بہاؤالدین پرکار ایک سو پاؤنڈ
ڈاکٹر عبدالسلام پٹھان ایک سو پاؤنڈ
جناب عثمان ججوانے پچھتر پاؤنڈ
جناب ساحر شیوی ایک سو پاؤنڈ
جناب احمد ہروینکر پچیس پاؤنڈ
جناب سراج ججوانے پچیس پاؤنڈ
جناب ابراہیم بغدادی پچیس پاؤنڈ
جناب عبدالکریم بجلے بیس پاؤنڈ
جناب عبداللہ مقادم بیالیس پاؤنڈ

ہم ان عطیہ دہندگان کے
شکر گذار ہیں کہ یہ نقش کوکن کے
خریدار ہیں اور اپنی خریداری جاری
رکھتے ہوئے آپ نے یہ عطیات
فراہم کئے ہیں۔ اس طرح آسٹریلیا

، جناب ایم ایس پرکار نے ایک ہزار
پئے کراچی سے کمانڈر قاضی نے
۔ ہزار روپے ادا کئے ہیں اور نقش
ن کے دیرینہ کرم فرما جناب محمد
ید ٹولکر نے ہر سال دس خریدار
ہم کر کے دینے کا وعدہ کیا ہے۔
اک اللہ۔

جی ایم فوپلونکر کی ترقی

حکومتِ مہاراشٹر نے جناب غلام محی
ین فوپلونکر کو ترقی دے کر محکمۂ شہری
قیات کا ڈپٹی سکریٹری مقرر کیا ہے۔
ریوردھن ضلع رائے گڑھ کے رہنے
لے جناب فوپلونکر صاحب ایک
رصہ تک مائناریٹی کمیشن اور ہندی،
ردو، سندھی اور گجراتی اکاڈمی کے ممبر
سکریٹری بھی رہ چکے ہیں۔ فوپلونکر
صاحب کی ترقی پر ہم دلی مبارکباد پیش
رتے ہیں۔

انتخاب نو

کوکن مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن اندھیری (رجسٹرڈ) کا برائے سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء سالانہ انتخابی جلسۂ عام یکم مئی ۹۹ء کو ملت نگر میں انعقاد پذیر ہوا جس میں حسبِ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر۔ ایڈوکیٹ این ڈی بھاٹکر
نائب صدر۔ ایڈوکیٹ شیخ عبدالستار اور محمود ماپاری
اعزازی جنرل سکریٹری۔ ڈاکٹر دلاور سعید دلوی
جوائنٹ سکریٹریز حاجی مبین عبدالطیف اور قاضی امین سعیدالدین
اعزازی خازن۔ سعد مصطفیٰ فقیہ
اراکین مجلس انتظامیہ۔ کیپٹن قمر الدین جولے، ریاض احمد پرکار، عبدالغنی پاؤسکر، عبداللہ ہمزہ شیخ، حسین اسماعیل سین، الطاف حسین چوگلے، ڈاکٹر شکیل احمد محمد رومانی، نورالدین علی ارکاٹے، ڈاکٹر اشتیاق شیخانی، عثمان شفیق الدین قاضی، مناف حسین واڈیکر اور عبدالقادر عمر شیخ۔ ایسوسی ایشن کا فنڈ ریزنگ پروگرام ۱۴ر اگست ۹۹ء کو عمل میں آئے گا۔

بارہویں کا رزلٹ

ہائر سکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ (ایچ ایس سی) بارہویں کے مارچ ۹۹ء میں ہوئے امتحان کا نتیجہ ظاہر کر دیا گیا ہے۔ ممبئی کا ۷۶ء۷۴ فیصد اور مہاراشٹر کا ۶۸ء۱۴ فیصد رزلٹ رہا۔ ممبئی میں ماٹونگا روپاریل کالج کے دو طالبِ علم یوگیش مہتہ اور نندن تیلنگ یکساں طور پر اول آئے۔ دونوں نے ۵۷۳ نمبر حاصل کئے جو ۹۵ء۵۰ فیصد ہے۔ اسی طرح پوری ریاست میں کولہاپور ودیامندر پرشالا جونیئر کالج کی طالبہ وویکا سدادیو اوّل آئی۔ اس نے ۵۸۷ نمبر (۹۷ء۸۳ فیصد) حاصل کئے۔ دوسرے نمبر پر اویتی بالا (شیواجی سائنس اینڈ جونیئر کالج ناگپور) رہی اس نے ۵۸۵ نمبر (۹۷ء۵۰ فیصد) حاصل کئے۔ جبکہ تیسرے نمبر پر احمد پور کے مہاتما گاندھی جونیئر کالج کا طالب علم پرشانت ساساتے رہا۔ اس نے ۵۸۳ نمبر (۹۷ء۱۷ فیصد) حاصل کئے۔
ممبئی میں لڑکیوں میں ولے پارلے کے ساٹھے کالج کی طالبہ سونالی کنسارے اول رہی۔ اس نے ۵۷۰ نمبر (۹۵ فیصد) حاصل کئے۔ دوسرے نمبر پر روئیہ کالج کی طالبہ گوسالیہ ایشا اندرلوندن رہی اس نے ۵۶۷ (۹۴ء۵۰ فیصد) حاصل کئے۔

حیرت کی بات یہ رہی کہ ۱۹۹۷ء کے ایس ایس سی امتحان میں پوری ریاست میں اول پوزیشن پر آنے والے شولاپور کا تنویر عثمان منیار میرٹ لسٹ میں نہ آسکا حالانکہ انہوں نے پوری ریاست میں اول پوزیشن حاصل کی اور ۹۸ فیصد نمبر حاصل کیے۔ مہاراشٹر کالج کی طالبہ انصاری عذرا فرحین محمد امین اردو میں سرفہرست ہو کر میرٹ لسٹ میں آئی۔ ممبئی میں سائنس اسٹریم میں ۷۳ طلباء میرٹ لسٹ میں آئے۔ ان میں روپاریل کالج کے پنجابی عمر اور محمد زبیر بھی شامل ہیں۔

آرٹس میں مجموعی طور سے ۲۴ طلبہ میرٹ لسٹ میں آئے ان میں ایک بھی مسلم طالب علم نہیں۔ کامرس میں ۲۵ طلباء میرٹ لسٹ میں آئے ان میں مہاتما پھلے ٹیکنیکل ہائی اسکول کی سید پروین شیر علی۔ این ایم کالج آف کامرس وِلے پارلے کی پٹھان شاء غلام دستگیر اور سوامی وویکانند جونیئر کالج چمبور کی جسیلہ عبدالرحمن شامل ہیں۔

اطلاع کے بموجب ریاست کے دیگر ڈیوژنل بورڈ کے فیصد رزلٹ اس طرح ہیں۔

پونے ۶۰ء۷۵، ناگپور ۵۳ء۵۵ فیصد، اورنگ آباد ۹۱ء۵۹ فیصد، کولہاپور ۷۳ فیصد، امراوتی ۴۹ء۶۰ فیصد، ناسک ۲۸ء۶۹ فیصد اور لاتور ۱۹ء۶۰ فیصد ہے۔

علی سردار جعفری کو ہاورڈ یونیورسٹی کا گرانقدر ایوارڈ

اردو کے مستند اور مشہور شاعر، گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ حضرت علی سردار جعفری کو امریکہ میں ایک ایسے اعزاز سے نوزا گیا ہے جو اب سے قبل کسی ہندوستانی شاعر یا ادیب کو حاصل نہیں ہو سکا تھا۔ آپ پہلے ہندوستانی شاعر ہیں جنہیں ہاورڈ فاؤنڈیشن نے میڈل کی شکل میں خصوصی ایوارڈ سے نوازتے ہوئے یہ اعتراف کیا کہ علی سردار جعفری ہندوستان کے عظیم ترین اردو شاعر ہیں۔ جعفری صاحب کے اعزاز میں تہنیتی جلسہ گزشتہ دنوں ہاورڈ یونیورسٹی ہال میں منعقد کیا گیا تھا۔

جعفری صاحب کی خدمات کے اعتراف میں انہیں جس ایوارڈ سے نوازا گیا ہے، وہ اب سے قبل ایشیاء کی صرف دو شخصیات (تنظیم آزادی فلسطین، پی ایل او کے سربراہ یاسر عرفات اور اردو کے عظیم المرتبت شاعر فیض احمد فیض) کو دیا گیا تھا۔ عالمی شہرت یافتہ جن دیگر شخصیات کو ہاورڈ یونیورسٹی کا ایوارڈ دیا گیا ان میں نیلسن منڈیلا کے علاوہ رابرٹ فراسٹ اور ای ایم فاسٹر جیسی انگریزی ادب کی عظیم اور معتبر شخصیات شامل ہیں۔

قارئین جانتے ہیں کہ علی سردار جعفری کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انہیں اب تک کئی انعامات دیئے جا چکے ہیں جن میں پدم شری اور گیان پیٹھ کے علاوہ ساہتیہ اکادیمی ایوارڈ، اقبال سمان جیسے پروقار انعامات شامل ہیں۔ اعداد و شمار کے اعتبار سے ہاورڈ یونیورسٹی کا انعام جعفری صاحب کو ملنے والا ۲۵ واں بڑا انعام ہے۔ اس سلسلے میں موصوف نے بڑی دلچسپ بات کہی کہ "میں اپنے انعامات کی سلور جوبلی منا رہا ہوں۔"

(شاہین پرکار)

حبیب اللہ مہاراشٹر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری

حکومت مہاراشٹر نے محکمۂ صفائی، آب رسانی کے ایڈیشنل چیف سکریٹری شری وی رنگناتھن کا تبادلہ محکمہ داخلہ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کے عہدہ پر کر دیا ہے اسی طرح محکمہ انتظامیہ عامہ (جی اے ڈی) کے پرنسپل

ملریٹری اور اسپیشل انکوائری آفیسر (۲) ری ایس۔ حبیب اللہ کو ایڈیشنل چیف ملریٹری کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔

قراء 'یونانی میڈکل کالج کو منظوری

جلگاؤں ضلع میں اس وقت خوشی کی دوڑ گئی جب حکومت مہاراشٹر کی انب سے اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کو نانی میڈیکل کالج کے اجراء کے تعلق این او سی موصول ہوا۔ ملحوظ ہے کہ گزشتہ تقریباً ڈیڑھ برس سے یڈیکل کالج بلڈنگ کی تعمیر کا کام بڑی یزی سے جاری ہے اور عنقریب کمیل تک پہنچنے کے امکانات ہیں۔ ضلع جلگاؤں میں اب تک کوئی یونانی یڈکل کالج جاری نہیں تھا۔ ضلع دھولیہ کے قصبہ اکل کواں میں یڈیکل کالج کو منظوری چند برس قبل ی حکومت مہاراشٹر نے دی ہے۔

لحاج عبدالرزاق کالسیکر کے ہاتھوں شاپنگ کامپلکس کا افتتاح

مسلم عیدگاہ قبرستان ٹرسٹ جلگاؤں کے زیر اہتمام تعمیر کردہ مولانا محمد علی جوہر شاپنگ کامپلکس کا افتتاح گذشتہ دنوں الحاج عبدالرزاق کالسیکر کے دست مبارک سے انجام پذیر ہوا۔ ٹرسٹ کے صدر پروفیسر اکبر رحمانی نے قائدین کی مختصر تاریخ بیان کی۔ قبل ازیں دیدہ زیب کامپلکس کی تعمیر میں تعاون دینے والوں کو گلہائے عقیدت و تحائف دیئے گئے۔ عبدالکریم سالار نے مختصر روداد پیش کرتے ہوئے اہلیان جلگاؤں کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ میں بیرون شہر سے کئی معزز شخصیات بطور مہمان خصوصی مدعو تھیں۔ جناب علی ایم شمسی اور جناب عبدالرزاق کالسیکر نے جلگاؤں والوں کے آہنی ارادوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ صرف تعمیر ہی تکمیل نہیں ہے بلکہ کام تو ابھی شروع ہوا ہے۔

اپنے صدارتی خطبہ میں جناب عبدالغنی اطلس والا نے نو تعمیر شدہ کامپلکس کو مثالی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایمانداری سے کاروبار کرتے ہوئے مناسب منافع لیا جائے گا تو گاہک اس جانب رجوع ہوں گے۔ الحاج غفار ملک نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

ملحوظ رہے کہ شاپنگ کامپلکس کی آمدنی کا بڑا حصہ آئمہ مساجد کو ماہانہ نذرانوں کے طور پر دیا جائے گا۔ غلام محمد پیش امام، کرنل عبداللطیف اور حبیب انصاری بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔

چاند سلطانہ کی شاندار کامیابی

امسال مارچ میں ہونے والے بارہویں جماعت (ایچ ایس سی) کے امتحان میں نیشنل اردو جونیئر کالج کلیان کی طالبہ چاند سلطانہ محمد ظفراللہ خان نے اردو آرٹس میں اول مقام حاصل کیا۔ مجموعی طور پر ۶۰۰ میں سے ۴۳۳ (یعنی ۷۲ فیصد) مارکس لے کر ڈسٹنکشن حاصل کیا۔ انہوں نے جغرافیہ میں ۷۹ فیصد، تاریخ میں ۷۵ فیصد اور اردو میں ۸۷ فیصد مارکس حاصل کئے۔

چاند بی بی رئیس ہائی اسکول کے معروف استاد محمد ظفراللہ خان سروش کی بیٹی ہے اور ان کی والدہ رکن جماعت اسلامی کلیان مقامی حلقہ خواتین کی ناظمہ ہیں۔ مذکورہ طالبہ محمدیہ پرائمری اسکول بندر کلیان کی اعزازی صدر معلمہ ہے۔

ایک پنڈال میں ۱۶ مسلم جوڑے رشتہ ازدواج میں منسلک

۳۲ خاندانوں کو یکجا کرنے کا عمل

یعنی ۱۶ اجتماعی شادیاں وکھرولی میمن جماعت کی سرپرستی میں پارک سائیڈ، وکھرولی میں اتوار ۶/جون کو بعد نماز مغرب ایک شاندار تقریب میں کئی سو افراد کی موجودگی میں ہوئیں۔ ممبئی میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کوشش تھی جس میں میمن جماعت کے علاوہ شیخ سنی پٹھان لڑکے لڑکیوں کا بھی نکاح ہوا۔

میمن جماعت کے سکریٹری اقبال شکور میمن نے بتایا کہ وکھرولی میمن جماعت ۲۰ سال سے رجسٹرڈ ہے اور ہم ہر ماہ چھ سات شادیوں میں غریب اور مستحق افراد کو ہزار پانچ سو روپوں کے سامان سے مدد کرتے تھے۔ ہمیں سروے کرنے پر پتہ چلا کہ بہت سے مسلم گھرانوں میں شادی طے ہو جانے کے بعد اخراجات اٹھانے کے متحمل نہیں ہیں اس لئے شادیاں نہیں ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہم نے اجتماعی شادیاں مکمل اپنے اخراجات پر کرانے کا فیصلہ کیا۔ اقبال شکور میمن نے بتایا کہ ہم نے تین ماہ پہلے مضافات یعنی چراغ نگر گھاٹکوپر سے ملنڈ چیک ناکے تک تقریباً ۱۰ ائمہ مساجد سے خطوط اور مراسلے لکھ کر گزارش کی کہ وہ جمعہ کو اپنی مسجدوں میں اعلان کریں کہ غریب نادار مستحق افراد جو شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن تنگدستی کے باعث پریشان ہیں وہ وکھرولی میمن جماعت سے رجوع کریں۔ ان میں میمن ہونے کی کوئی شرط نہیں تھی اس لئے کہ اس پورے علاقہ میں ۹۷ میمن پریوار ہیں جس میں ۳۰ غریب کنبے ہیں۔ باقی الحمدللہ بہت اچھی حیثیت میں ہیں۔ ہمارا نشانہ ۵۱ شادی کروانا تھا لیکن ہمیں درخواستیں کم ملیں اس میں سے بہت چھان بین غور و خوص کے بعد ہم نے ۱۶ مستحق جوڑوں کو پارک سائیڈ میں مدعو کیا اب وہ انفرادی طور پر دعوت ولیمہ رکھیں یا جو بھی کریں یہاں ان کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوگا۔

اس شادی میں مجموعی خرچ کتنا ہوا یہ بتانا واقعی مشکل ہے ہم دلہن اور دولہے کو جو بھی جہیز دے رہے ہیں وہ سب قوم کے ہمدردوں نے عطیہ دیا ہے ہم نے کسی سے بھی ایک روپیہ نقد نہیں لیا ہے۔ ہر جوڑے کو ۶×۴ کا ایک پلنگ، گدا، رضائی، تکیہ چادر، ہر جوڑے کو شادی کے جوڑوں کے علاوہ تین جوڑے، اسٹیل کی ٹانکی، ہنڈا کلسی، کچھ برتن، قرآن مجید غرضیکہ ضروریات زندگی کی انتہائی ضروری چیزیں فراہم کی ہیں تاکہ اپنی زندگی کے آغاز میں انہیں کسی طرح کی کوئی پریشانی نہ ہو۔

اس کار خیر میں مدینہ مسجد کے جوائنٹ سکریٹری محمد سلیم شیخ اور دو ممبران اشفاق میمن اور رشید خان کا بہت زیادہ تعاون ہے۔ محمد سلیم شیخ نے بتایا کہ ہم ہر دولھا دولہن کے گھر کئی بار گئے تاکہ سچائی کا علم ہو۔ پڑوسیوں سے بھی گفت و شنید کی۔ لوگوں نے ہمیں ایسی باتیں بتائیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے جیسے روپیوں اور جہیز کا بندوبست نہ ہونے کے باعث کئی لڑکیاں غیر مذہب کے لوگوں کے ساتھ چلی گئیں۔ تب ہمیں اپنے مشن کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔

انجمنِ مسلمانانِ مجگاؤں کا سالانہ جلسہ

انجمنِ مسلمانان مجگاؤں کی مجلس عام کا اٹھاونواں سالانہ جلسہ ۲۹/مئی ۹۹ء کو شریف بلڈنگ کے بالا خانہ پر زیر صدارت جناب علی میاں عبدالغنی کانگے منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مجلس عام کے گذشتہ جلسہ کی روداد سکریٹری نے پڑھ کر سنائی جو بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔ سال گذشتہ کی رپورٹ

اور محاسبہ شدہ حسابات پیش کئے گئے جو بالاتفاق رائے منظور ہوئے۔ اس کے بعد عہدہ داران، اراکین مجلس منتظمہ کا انتخاب ہوا جس میں مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے۔ جناب حاجی میاں عبدالغنی کانگے صدر۔ جناب حسن عبدالکریم بھاکور۔ نائب صدر جناب ابوبکر عبداللطیف ملا۔ اعزازی جنرل سکریٹری، جناب حبیب حسین میاں مرنگ اعزازی نائب سکریٹری کیپٹن ضیاء الدین عبدالحمید حکیم اعزازی خزانچی، اراکین مجلس منتظمہ

(۱) جناب محمد حسین مر (۲) جناب یوسف زین الدین شیخ (۳) جناب اقبال آدم گزکری (۴) جناب فقیر محمد عثمان سنگرار (C K) (۵) جناب حاجی میاں عباس کریکر (۶) کیپٹن اقبال احمد نور محمد شیخ (۷) جناب اقبال محمد حبیب احمد۔ محاسب کے لئے فقیہہ اینڈ کمپنی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کا انتخاب کیا گیا۔

جلسہ میں طلباء کو اعزازی انعامات میرٹ اسکالرشپ ایچ ایس سی اور ایس ایس سی پر اداکیے گئے۔

(ابوبکر عبداللطیف ملا)

علم دوستی کی روشن مثال

تھانہ ضلع کی تنظیم نے انجمن خیر

الاسلام اردو ہائی اسکول تالا سوپارا کی طالبہ سنبل آفاق قریشی کو ایس۔ایس۔سی مارچ ۹۸ء کے امتحان میں دیہی علاقوں میں سب سے زیادہ نمبرات ۸۷،۵۶ فیصد مارکس حاصل کرنے پر مبلغ پانچ ہزار روپے کا انعام دیا ہے۔ یاد رہے گزشتہ سال بھی اسی اسکول کی بچی کو یہ انعام ملا تھا۔

خواتین رطالبات کے لئے ہوم سائنس کورس

ایم ایچ صابو صدیق پالی ٹیکنک کیڈیر ڈپارٹمنٹ گزشتہ دو برسوں سے ہوم سائنس میں ایک مکمل جامع کورس چلا رہا ہے جس میں ملائی، کڑھائی، تھیلی ورک، فینسی ورک، کوکنگ، انٹیریر ڈیکوریشن اور ۔ سال کی عمر کے بچے کی ذہنی، جسمانی، نفسیاتی تربیت سب کچھ صرف ایک سال میں سکھایا جاتا ہے۔ اسی طرح یکسالہ کورس جس میں اسکرین پرنٹنگ، بلاک پرنٹنگ، ٹائی اینڈ ڈائی اور یکسالہ ڈریس میکنگ ایک سال میں سکھایا جاتا ہے۔ ان کورسز کے علاوہ ۲۳ دوسرے کورسز میں بھی داخلے شروع ہو چکے ہیں۔ گھریلو خواتین، کالج اسکول کی طالبات اور فوراً آئیں جلد از جلد اپنے نام

اندراج کروائیں۔ رابطہ قائم کریں۔ عظمیٰ ناہید۔ ہیڈ آف کیڈیر ڈپارٹمنٹ، انجمن اسلام ایم ایچ صابو صدیق پالی ٹیکنک، ۸، ر تیشور روڈ، ممبئی۔۹

علی باغ میں الوداعی جلسہ

رائے گڈھ ضلع پریشد کے علی باغ کے ۔ باپٹس ہال میں ۲ جون ۹۹ء کو سیشن ادھیکاری شری وشوناتھ سانکھے کی زیر صدارت اپ سیشن ادھیکاری شریمتی جیوت سنارے وشوناتھ کا اتنی کرنی پونہ میں تبادلہ ہونے پر ایک الوداعی جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں محترمہ کو تہنیت پیش کرکے ان کا اعزاز کیا گیا۔ شری تکارام واشت راؤمہاجن نے تقریر کی۔

مرسلہ۔ نوگل بھارتی

مستری ہائی اسکول رتناگری میں فروغِ شخصیت کا سال منانے کا منصوبہ

جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی حیرت انگیز ترقی نے انسانی زندگی کو خوشحال بنانے کے لیے جہاں بہت سی سہولتیں عطا کی ہیں، وہیں انسانی زندگی کو بڑی حد تک غیر محفوظ کر کے

رکھ دیا ہے۔ ان متضاد حالات میں زندگی کو انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے ہمکنار کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ اس مقصد کو بروئے کار لانے کے لیے مستری ہائی اسکول میں اخلاقی تعلیم، معیاری تعلیم اور فروغ شخصیت کا سال منانے کے عزم صمیم کے ساتھ ۷ جون ۱۹۹۹ء کو اسکول کمیٹی کے چیئرمین معروف ماہر تعلیم محترم ابراہیم خان طالب کے دست مبارک سے افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر اسکول کمیٹی کے سرگرم اراکین جناب عبدالحمید مستری، جناب تنویر مستری اور جناب نثار اللہ نے اپنے بھرپور تعاون سے اس مشن کو کامیاب بنانے کا بیڑا اٹھایا۔

ان مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لیے امسال اس اسکول میں قرأتی تقریری مقابلہ، سائنسی نمائش ووکیشنل گائیڈنس ورکشاپ، تعلیمی کانفرنس، مشاعرہ وغیرہ پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ میڈیکل کیمپ بھی منعقد کیا جائے گا اور سالانہ میگزین شائع کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ ان پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لیے ضلعی سطح پر اردو مدارس کے ہیڈ ماسٹرس اور اساتذہ کرام سے بھرپور تعاون کی توقعات وابستہ ہیں۔ مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر جناب عبداللطیف حسین مقادم کی چیئرمین شپ میں ایک کمیٹی تشکیل کی گئی ہے جو مختلف سرگرمیوں کے پروگرام مرتب کرے گی۔

سراج احمد خان۔
انچارج برائے نشر و اشاعت

ڈاکٹر ریحان اے قاضی کی مسینا ہاسپٹل بائیکلہ میں تقرری

یکم جون ۹۹ء سے ڈاکٹر ریحان اے قاضی کی ممبئی کے مشہور و معروف مسینا ہاسپٹل میں بحیثیت آنریری ای این ٹی و ہیڈ اینڈ نیک سرجن تقرری عمل میں آئی ہے۔ سنیچر صبح دس بجے کا وقت او پی ڈی کے لیے مقرر ہوا ہے۔ ڈاکٹر ریحان صرف کان ناک اور گلے کی بیماریوں کے ہی معالج نہیں ہیں بلکہ آپ نے سر اور گردن کے کینسر آپریشن میں بھی خصوصی مہارت حاصل کی ہے۔

رنگین تصاویر کی اشاعت

نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت ہمیشہ ایک مسئلہ بنی رہی۔ ہمارے ہاں طباعت کے لیے تصویروں کی پازیٹیو فلم بنانی پڑتی ہے ایسا نہیں کہ کتابت کے ساتھ اصل تصویر رکھ دی اور پھر پورے فارم کی فلم بنائی جائے۔ تصویروں کی الگ الگ پازیٹیو فلم بنانے کا خرچہ ہم تصویر دینے والوں سے طلب کرتے ہیں۔ P/P سائز تصویر کے لیے پچاس روپئے اور گروپ فوٹو کے لئے سو روپئے البتہ رنگین تصاویر کا معاملہ ہی الگ ہے۔

تاریخی یادیا تقریبات کی رنگین تصاویر کی اشاعت (Title) سرورق کے اندرونی صفحات پر ہی شائع ہوسکتی ہے جو اشتہارات کے لیے مخصوص ہیں اور جس کی شرح تین ہزار روپئے ہے۔ اس طرح پورے صفحہ کی رنگین تصویر یا تصاویر کے لیے تین ہزار روپے طلب کیے جاتے ہیں اگر آدھے آدھے صفحہ کی دو تصاویر حاصل ہوں تو یہ چارج پندرہ سو روپے فی کس کے طور پر وصول کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے یہ شرط ہے کہ دوسری

آدھ صفحہ کی تصویر حاصل ہونے تک انتظار کیا جائے۔

بیرونی ممالک میں نقش کوکن کے نمائندے

ماہنامہ نقش کوکن جو ایک معلوماتی جدیدہ ہے ۱۹۶۲ء سے جاری ہے۔ بیرونی ممالک میں بسنے والے ہندوستانی خریداروں نے رضاکارانہ طور پر اس کی نمائندگی اختیار کی ہے تاکہ اپنے علاقہ میں پیش آنے واقعات اور علاقہ کی شخصیتوں، تعلیمی اداروں اور سماجی تنظیموں کی سرگرمیوں سے نقش کوکن کو واقف کرانے کا حق ادا کر سکیں اور نقش کوکن کے ذریعہ ملنے والی اپنے دیش کی خبریں وہ ان ممالک میں اپنے ہموطن بھائیوں تک پہنچا ئیں۔ ہم شکر گزار ہیں کہ ان نمائندوں نے نہایت خوش اسلوبی سے اپنا فرض نبھایا اور تعاون جاری رکھا ہے۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ ایک ملک کے لوگ، دوسرے ممالک میں بھی اپنے ہم وطن بھائیوں سے رابطہ قائم کریں ٹیلیفون اس سلسلہ میں اہم کڑی ہے۔ لہٰذا بیرونی ممالک میں ہمارے نمائندے اپنا فون نمبر ظاہر کریں تو یہ کام آسان ہو جائے۔

یہاں بسم اللہ کے طور پر ہم جناب حسن عبدالکریم چوگلے مقیم دوحہ۔ قطر کا فون نمبر اور پتہ درج کرتے ہیں تاکہ نقش کوکن کے بہی خواہ ان سے رابطہ قائم کر کے نقش نوازی کا ثبوت دیں۔

Mr Hasan A Chougle
Managing Partner
Emad Traders P O Box
5910 Doha - Qatar
Phones 411344/535
428953/67
Fax 434324/411437

روبینہ عبدالقادر قاضی کی بارہویں میں شاندار کامیابی

روبینہ عبدالقادر قاضی نے رائل کالج (میرا روڈ) سے مارچ ۹۹ء کے بارہویں (سائنس) کے امتحان میں ۸۵ فیصد مارکس حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ روبینہ نے فزکس میں ۹۷، میتھمیٹکس میں ۹۵، کیمسٹری میں ۹۰، اور بائیلاجی میں ۸۹ مارکس کے ساتھ سی پی ایم میں ۹۴ فیصد اور سی پی بی میں ۹۲ فیصد مارکس حاصل کیے۔ وہ اپنے کالج میں تیسرے نمبر پر آئی۔ روبینہ کا تعلیمی کریئر شروع ہی سے امتیازی رہا۔ وہ ایس ایس سی میں بھی ۸۳ فیصد مارکس لیکر کامیاب ہوئی تھی۔ روبینہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم احمد سندماکر کی نواسی ہے۔

حافظِ قرآن

جناب سرفراز عبدالحمید کھیر ٹکر متوطن سائی (مانگاؤں) ضلع رائے گڈھ نے مدرسہ حسینیہ عربیہ شریوردھن سے قرآن مجید کے ۲۱ پارے حفظ کئے اس کے بعد انہیں ممبئی آنا پڑا مگر سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے مدرسہ ہدایت المسلمین تھبور ممبئی سے آپ نے ۳ مئی ۹۹ء کو حفظ پورا کیا اور ابھی وہیں عالم کے کورس میں داخلہ لینے کے خواہش مند ہیں۔ ہم ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اگلی کوششوں میں بھی ان کی کامیابی کے لیے دعا کرتے ہیں۔

شریوردھن میں افتتاحی تقریب

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن میں انجمن نے انجمن

اسلام جنجیرہ پرائمری اسکول کی پہلی جماعت کا افتتاح ۱۶ر جون ۹۹ء کو جناب مولوی امان اللہ بروڈ صاحب کے ہاتھوں کیا تقریب کی صدارت انجمن کے صدر جناب غلام محمد پیش امام صاحب نے فرمائی۔

نقش نواز

درون ہند سالانہ خریدار

نقش کوکن کو مالی بحران سے نکالنے کے لیے نقش کوکن کی شرح خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔ درون ہند سالانہ خریداری سو روپے سے بڑھا کر ایک سو پچیس کردی گئی ہے۔ اسی طرح (Donor) معطی خریدار ہو جو سالانہ پانچ سو روپے ادا کرتے ہیں۔ الحمد للہ اس مہینے جن خریداروں نے اپنے زر تعاون سے نوازا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

DONOR MEMBERS

- H A Khanzada Rs 500/
- Dr Ashfaque A Thakur Rs 500/-
- Dr S I Kazi Rs 500/-
- Abu Saleh Ansar Rs 1000/-

(اس میں 500 روپے زر تعاون اور 500 روپے ان کی جانب سے چار سالانہ عمومی خریداری کی رقم شامل ہے۔)

Mr. Abdul Ahad Saaz Rs 500/-
Br J A Bhrday - Rs 1000/-
(500/ Donor & 500 Sponsor)

اس میں ۵۰۰ روپے اس کا زر تعاون اور ۵۰۰ روپے ان کی جانب سے چار عمومی خریداری کی رقم شامل ہے۔

- Ahmad Ali Kazi Rs 500/-

بیرون ہند سالانہ خریدار

- Anwar A Beg Rs 5000/-
- Rafiuddin Chougle Rs 500/-

داپولی اربن بینک کے چناؤ میں کانگریس کا حامی پینل کامیاب

داپولی اربن کو آپریٹو بینک لمیٹیڈ کے چناؤ میں کانگریس کا حامی سمرودھی پینل اور شیو سینا بھاجپا حامی سہکار پینل کے ۱۹ امیدوار بورڈ آف ڈائرکٹرس کے چناؤ میں حصہ لے رہے تھے۔ یہ چناؤ ۲۳ مئی کو ہوا جس میں سمرودھی پینل کے گیارہ تو سہکار پینل کے صرف دو امیدوار کامیاب ہوئے۔ سمرودھی پینل کے کامیاب امیدواروں کے نام یہ ہیں۔

(۱) جیسونت جاگاڈ نلر (۲) راجہ رام تھورے (۳) جیوتی چوہان (۴) چندر کانت کلسکر (۵) دتارام چوگلے (۶) رنجیت جادھو (۷) بال کرشن تلاٹھی (۸) عثمان میار (۹) چندر کانت مہتہ (۱۰) ڈاکٹر وسنت مہندلے۔

سہکار پینل کے دونوں امیدوار بھارتیہ جنتا پارٹی سے وابستہ ہیں۔

بارہویں کے کامیاب طلباء

مجگاؤں رتناگری کے جناب صادق حسن قاضی کے فرزند عتیق قاضی نے نیشنل کالج باندرا سے بارہویں کے امتحان میں ۹۲ فیصد نمبر لے کر کامیابی حاصل کی۔ انہیں کے ہم وطن جناب عثمان حسن قاضی کی دختر انجم نے آئی سی ایل کالج واشی سے بارہویں سائنس کے امتحان میں ۹۳ فیصد نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔ جناب شفیع عباس پاؤسکر متوطن گھائیوالا رتناگری کی دختر عالیہ نے ۶۸ فیصد نمبرات کے ساتھ بارہویں کامرس میں کامیابی حاصل کی۔

موضع سارنگ (داپولی) کے جناب یوسف ابراہیم بھاردے کی دختر نازیہ نے بارہویں آرٹس میں ۵۸ فیصد کے ساتھ کامیابی حاصل کی تو شگفتہ عنایت اللہ بھاردے نے ۸۱ فیصد نمبرات کے ساتھ بارہویں سائنس میں کامیابی حاصل کی۔ اس ہونہار طالبہ کو PCM میں ۹۵ فیصد نمبر

مل ہیں۔
• اُنہاورے سے روبینہ رشید
ھولکر سائنس ۵۵ فیصد • رتناگری
ے شرمینہ لیاقت پانکر سائنس ۶۱
ید • ہرنئی سے مظہر دلاور مسکیٹر
ئنس ۵۳ فیصد • آزہ سے عمران
ف شتوارے سائنس ۶۰ فیصد
رنئی سے نہاد داؤد شیوردھنکر
رس ۶۱ فیصد۔

بی ایس سی

آزہ سے فوزیہ لطیف شتوارے سیکنڈ
س • داپولی سے شوقیہ روف
ارے سیکنڈ کلاس (نوٹ جن نتائج
خبر ہم تک پہنچی وہی شریک
اعت ہیں۔)

کوکن انٹرنیشنل پھر سرگرمِ عمل

باشندگان کوکن بالخصوص مقیمان
بئی کا قائم کردہ معروف ادارہ کوکن
ر نیشنل جو پچھلے چند سالوں سے
Defunc تھا اب نئے عزم وارادوں
کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔
مورخہ ۳۰ مئی ۹۹ء کو منعقدہ
الانہ جلسہ میں ادارہ کے جنرل
سکریٹری جناب لائق عبدالکریم
قاضی نے برائے سال ۹۴۔۱۹۹۳ء
سے ۹۹۔۱۹۹۸ء کا محاسب شدہ
مشترکہ اسٹیٹمنٹ آف اکاونٹ پیش کیا
جس کی منظوری کے بعد عہدیداران
اور مجلس انتظامیہ کا نیا انتخاب عمل میں
آیا۔ جلسہ کی رپورٹ اور انتخاب کی
تفصیل معلوم نہیں ہو سکی مگر پتہ چلا
ہے کہ کوکن کے بزرگ رہنما سابق وزیر
حکومت مہاراشٹر عالی جناب حسین
خان مصری خان دلوائی صاحب کو صدر
چنا گیا ہے اور جنرل سکریٹری کے
عہدہ پر دوبارہ لائق قاضی صاحب کا
تقرر عمل میں آیا ہے۔ بحیثیت صدر
دلوائی صاحب کا انتخاب فال نیک ہے
اور ہم امید کرتے ہیں کہ ان کی
رہنمائی میں ادارہ پھر سرگرم عمل ہوگا۔

مارچ ۱۹۹۹ء میں ایچ ایچ سی امتحان میں کامیاب طلبہ کو دیے جانے والے انعامات

ایچ ایچ سی بورڈ ہر سال مختلف
مضامین میں اول آنے والے طلبہ کو
کچھ معطی حضرات کے تعاون سے
مخصوص شرائط پر ایوارڈز دیتا ہے۔
مارچ ۹۹ء کے ایچ ایچ سی امتحان میں
جن طلبہ کو یہ ایوارڈز دیے گئے ہیں ان
میں سے چند نام معطی حضرات اور
کالجوں کے ناموں کے ساتھ ذیل میں
دیے جارہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک ایوارڈ
معطی ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک
ایوارڈ کی شرط سائنسی شعبے میں بورڈ
میں اول آنے پر (۱۰۰۰ ایک ہزار
روپے کا ایوارڈ)
طالب علم کا نام عمر ایس پنجابی حاصل
کردہ نمبر ۵۶۲ (۹۳.۶۷ فیصدی) ٹی
جی روپاریل کالج ماہم)

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ایوارڈ
معطی ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک ممبئی
ایوارڈ کی شرط آرٹس میں اردو میں
اول آنے پر ایک ہزار روپے کا ایوارڈ
طالبہ کا نام خان چاند سلطانہ محمد ظفر
اللہ (۸۷ فیصدی) نیشنل اردو ہائی
اسکول اینڈ جونیئر کالج کلیان

شری یوسف محمد صاحب قاضی ایوارڈ
معطی جناب عبدالغفار یوسف قاضی
ممبئی
ایوارڈ کی شرط سائنسی شعبے میں اردو
میں اول آنے پر ایک ہزار روپے
طالبہ کا نام انصاری عذرا فرحین محمد
امین (۹۰ فیصدی) مہاراشٹر کالج
ممبئی۔

... ڈاکٹر عبد ... نائیک

... : آرٹس میں عربی میں اول آنے

... ایک ہزار روپیہ

... نام : جناب الطاف حسین

... (۸۱ فیصدی) برہانی کالج ممبئی۔

تقسیم انعامات

مورخہ ۱۵ جون ۹۹ء کو رائے گڈھ ضلع پریشد اردو اسکول وزولی تعلقہ ماں گاؤں ضلع رائے گڑھ میں سالانہ امتحان میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو نوگل بھارتی کی جانب سے انعامات سے نوازا گیا۔

خالد احمد خالد۔ علی باغ۔ رائے گڑھ

سدھارتھ کالج میں شعبۂ اُردو، دوبارہ قائم

ہندوستان میں آزادی کے بعد اردو کے ساتھ سوتیلا سلوک کیا جاتا رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں ممبئی کے متعدد پرائیوٹ کالجوں نے اپنے اردو شعبہ کو بند کرنا شروع کردیا کیونکہ اردو والوں نے بھی اپنے بچوں کو انگلش میڈیم اسکول میں داخلہ دلادیا اور اسی طرح اردو ان سے دور ہوتی چلی گئی۔

ممبئی شہر کے کئی اہم کالجوں میں اردو ڈپارٹمنٹ بند کردیے گئے تھے لیکن اردو سے محبت رکھنے والے کچھ لوگوں نے ایک مہم شروع کی جس کے نتیجے میں سدھارتھ کالج فاؤنڈیشن میں دوبارہ شعبہ اردو تشکیل دیا گیا ہے۔ اس کا سہرا کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ایس ایس ڈھاکٹوڈے اور رجسٹرار نصیر احمد قریشی کے سر بندھتا ہے۔

سدھارتھ کالج انتظامیہ نے امسال اردو کو بحیثیت لازمی مضمون نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اردو داں بچے زیادہ سے زیادہ تعداد میں کالج میں داخلہ لیں اور انہیں دشواری پیش نہ آئے۔ سائنس، کامرس اور آرٹس فیکلٹی میں داخلہ لینے والے طلباء کو اردو مضمون لینے کی سہولت دی گئی ہے۔

شہدائے کربلا کی یاد میں منائے جانیوالے میلاد کے ۱۰۰ سال

شہدائے کربلا کی یاد میں پچھلے ۱۰۰ سال سے کیپ ٹاون ساوتھ افریقہ کی موربہ جماعت مولود شریف پڑھاتی ہے۔ اس میں ہر سال تقریبا ۱۰۰۰ لوگوں کے طعام کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور شہدائے کربلا کی یاد میں تقاریر ہوتی ہیں۔ اس سال اس مولود شریف کو ۱۰۰ سال پورے ہونے کی خوشی میں یہ پروگرام مورخہ ۱۲ مئی سے ۱۶ مئی تک چلتا رہا۔ جس میں بہت سے علمائے دین نے حصہ لیا اور اس میں تقریبا دو ہزار پانچ سو لوگوں کے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہم خاص کر حاجی عبدالرحمٰن بڑے اور ان کے تمام ساتھیوں کے شکر گزار ہیں۔

دعاگو۔ موربہ ویلفیر کمیٹی

ممبران۔ اسمٰعیل عبداللہ ہرنیکر۔ ڈاکٹر عمر بڑے۔ عبدالمجید گزگے

بقیہ انتقال پر ملال

موٹلیکر برادران کو صدمہ

دھاماند دیوی کی ہر دلعزیز شخصیت المرحوم حسین میاں موٹلیکر کی اہلیہ ۱۳ مئی ۱۹۹۹ء کو اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے داعی اجل کو لبیک کہہ گئی۔

★ ممبئی میں سعودی عربیہ کے سابق قونصل جنرل

عبداللہ امیح الشبیلی

کا پچھلے مہینہ انتقال ہوگیا۔ مرحوم فی الحال عمان میں سعودی عربیہ کے سفیر تھے۔ آپ ممبئی میں سب سے پہلے سعودی عربیہ کے قونصل تھے۔۔۔

جولائی ۹

S.S.C ۱۹۹۹ء کا نتیجہ

لال مستری پورے مہاراشٹر میں اوّل
مسلم طلباء کی ہیٹ ٹرک

پونے اینگلو اردو بوائز ہائی ول کے ہونہار طالب علم بلال اقبال ری نے مہاراشٹر اسٹیٹ سیکنڈری یشن بورڈ کے زیر اہتمام امسال مارچ ہونے والے دسویں جماعت (ایس ایس) کے امتحانات میں ۹۶ء۵۳ فیصد حاصل کرکے مہاراشٹر میں اوّل یشن حاصل کی ہے۔ مہاتما پھلے سکول ناندیڑ کے شیر پاس مدھوکر بنگلے نے بھی بلال اقبال ساتھ ٹاپ کیا۔ دونوں نے ۷۵۰ نمبر میں سے ۷۲۴ نمبر حاصل کئے ہیں۔

شولاپور کے اردو میڈیم کے علم تنویر منیار نے دو سال پونے بورڈ کے تحت ہی پورے شٹر میں اوّل پوزیشن حاصل کی بلکہ گزشتہ سال اینگلو اردو گرلز سکول کی زرّین الفاری پونے نل بورڈ میں اول رہی تھیں۔ دریا مندر کے رکشا اکھاجی راؤ نشی کرکس

پال ستر ممبئی ڈویژن میں ٹاپ کیا ہے۔ ممبئی ڈویژن بورڈ کا نتیجہ تمام ۸ ڈویژنل بورڈ میں سب سے اچھا ۳۲ء۴۷ فیصد رہا ہے۔ مہاراشٹر میں کل ۱۱ء۶۸ فیصد نتائج رہے ہیں۔ ریاست میں ۱۰ لاکھ ۳۳ ہزار ۸۴۱ بچوں میں سے ۷ لاکھ ۴ ہزار ۳۰۷ طلباء نے کامیابی حاصل کی ہے۔ ریپیٹر طلباء کی تعداد ۳ لاکھ ۷۷ ہزار ۷۶۶ تھی۔ اس طرح مجموعی طور پر ۱۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۱۳۴ طلباء امتحان میں شریک ہوئے۔

ممبئی میں اردو میڈیم اسکولوں میں انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول بلاسس روڈ کی ہونہار طالبہ میناز مشتاق بلبلے نے ممبئی ڈسٹرکٹ کی میرٹ لسٹ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ میناز مشتاق نے ۷۵۰ نمبر میں سے ۶۷۵ نمبر (کل ۹۰ فیصد) حاصل کئے ہیں۔ اسکول کا مجموعی نتیجہ ۹۵ فیصد رہا۔ کل ۲۵۶ میں سے ۲۱ بچیوں نے امتیازی، ۷۵ فرسٹ کلاس، ۱۳۶ سیکنڈ کلاس اور ۱۱ طالبات نے پاس کلاس میں کامیابی حاصل کی ہے۔

انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کا نتیجہ مجموعی طور پر ۹۴ فیصد رہا ہے۔ اسکول کی ۲۶۴ میں سے ۲۴۶ طالبات نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسکول کی ۲۱ طالبات امتیازی، ۶۹ فرسٹ کلاس ۱۲۷ سیکنڈ کلاس اور ۲۹ پاس کلاس میں کامیاب ہوئی ہیں۔

کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول نے بھی ایک بار پھر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسکول کا رزلٹ ۸۸ فیصد رہا اور ۴ بچیوں نے امتیازی، ۲۷ فرسٹ، ۶۶ سیکنڈ کلاس اور ۲۹ پاس کلاس میں کامیاب رہی ہیں۔

لڑکوں کے اسکول میں فاروقی ستار عمر بھائی ہائی اسکول کا مجموعی نتیجہ ۸۶ فیصد رہا ہے۔ اسکول کے ہونہار طالب علم منان عقیل دھنشے نے ۸۶ء۴۰ فیصد حاصل کرکے اول پوزیشن حاصل کی۔

فاروق ہائی اسکول کے ۱۰۵ بچوں میں سے ۹۰ فیصد نے کامیابی حاصل کی۔ اسکول کے ۳ طلباء امتیازی، ۳۶ فرسٹ کلاس، ۴۲ سیکنڈ کلاس اور ۱۹ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے ہیں۔

فاروقی ستار بھائی گرلز ہائی اسکول کی

کی ۱۳۸۷ طالب [illegible] ۲۳۶ ر
بچوں نے کامیابی [illegible] کی جن میں
عزیزہ محمد یوسف کھوکر [illegible] عربی
کمپاس مضمون میں ۸۹ رفیصد نمبر
حاصل کر کے ٹاپ کیا ہے۔ اسکول
کی ۴۲ طالبات امتیازی نمبر سے،
۵۷ فرسٹ کلاس، ۱۰۵ اسیکنڈ
کلاس اور ۶۹ پاس کلاس سے
کامیاب ہوئی ہیں۔

بمبئی گرلز ہائی اسکول کی
سمیہ حنیف گیتے نے ۸۶ فیصد نمبر
حاصل کئے۔

پٹیل گرلز ہائی اسکول ممبر
عثانی کی خدیجہ عالم دستگیر اردو
مضمون میں ۹۴ فیصد نمبر حاصل
کر کے اول رہی ہیں۔ اردو کے کل
۱۱۰۸۰ طلباء میں سے ۱۰۵۰۵ ر
بچوں نے کامیابی حاصل کی ہے۔
مراٹھی عربی کمپاس کے ۲۲۶۶ ر طلباء
میں سے ۲۱۴۱ کو کامیابی ملی ہے۔

اردو میں ٹاپ کرنیوالی
خدیجہ دستگیر کو نقش کوکن ٹیلنٹ
فورم، کرشی جیٹھا بھائی سومیا اور
بزم نسواں کی جانب سے ایک ایک
ہزار انعام دیے جائیں گے۔ عربی میں
ٹاپ دانش فیاض کو رحمانی فاؤنڈیشن
سے ایک ہزار روپیے ملیں گے۔

نقش کوکن

انجمن مفید الیتمیٰ ہائی اسکول نیا نگر
میرا روڈ کا نتیجہ ۹۸ فیصد رہا۔ ❁❁

S.S.C کا صد فی صد رزلٹ

شہر رتناگری میں ایم ایس نائیک
فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جاری کردہ
ایم ایس نائیک ہائی اسکول جس
کی پرنسپل محترمہ سعیدہ نائیک صاحبہ
ہیں، کا امسال S.S.C کا نتیجہ
صد فی صد رہا۔ اس ہائی اسکول کی
طالبہ عظمیٰ اشرف نائیک نے ۸۴
فیصدی اور سعدیہ محمد نائیک نے
۸۷ فی صدی نمبر حاصل کئے ہیں۔

شادی خانہ آبادی

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب
عبدالغفور سرکار، متوطن ساکھر ولی کے
فرزند عرفان کی شادی تاڑیل تعلقہ
داپولی کے جناب عبدالشکور آرائی کی
دختر شہناز کے ساتھ اور سرکار
صاحب کی دختر مقصودہ کی شادی
جناب احمد خان صاحب (مرحوم)
متوطن پنہالجہ کے فرزند آصف کے
ساتھ ۲ ر جون ۱۹۹۹ء کو ساکھر ولی
میں انجام پائی۔

❁ ❁ ❁

شاہد علی ناکاڑے —— شاہین مقادم

جناب امتیاز احمد ابراہیم
ناکاڑے کے بھائی شاہد علی کی
شادی شاہین سراج مقادم کے
ساتھ ۹ ر مئی بروز اتوار کو جامع
مسجد مجگاؤں رتناگری میں انجام
پائی۔ ❁

پرویز سندیلکر ★ راحل بانو

محترمہ خورشید اور ظہیر عمر
سندیلکر متوطن مروڈ جنجیرہ کے
فرزند پرویز کی شادی اخ
دلاور بامنے متوطن داپول
کی دختر راحل سے اتوار ۱۲
۱۹۹۹ء کو ممبئی میں انجام
اس تقریب کے سلسلہ
میں واکولا برج سانتا کروز
میں شام کو پاٹھک ٹیکنیکل
ہائی اسکول کے وسیع ہال اور
کمپلکس میں ایک شاندار استقبالیہ
منعقد ہوا جس میں ممبئی اور مر
جنجیرہ کی کئی ممتاز شخصیتوں
نے شرکت کی اور دولہا دولہن
کو نیک خواہشات پیش
کیں۔

ممبئی اور کوکن کے

جونیئر کالجوں کے نتائج

حالیہ بارہویں جماعت کا نتیجہ ظاہر کر دیا گیا
ے ہم نے کوشش کی ہے کہ سبھی اُردو میڈیم یا مسلم
ظامیہ کے ذریعہ چلائے جانیوالے کالج و جونیئر کالجوں
تفصیل قارئین کو فراہم کریں۔ اس تفصیل میں ہم
ے امتحان میں شریک ہونیوالے طلبا کی مجموعی تعداد،
ں طرح کامیاب ہونیوالے طلبا، مجموعی فیصد نمبر دیا
ے۔

کالج کا نام	امتحان میں شریک طلبا	کامیاب طلبا	مجموعی فیصد
اراشٹر کالج آف آرٹس سائنس	۶۴۸	۳۴۴	۵۳٫۰۸
رہانی کالج آف کامرس آرٹس	۱۱۳۴	۸۲۸	۷۳٫۰۱
بن اسلام کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس	۵۶۷	۲۹۸	۵۲٫۵۵
بوصدیق ٹیکنیکل ہائی اسکول و جونیئر کالج	۱۱۲	۸۸	۷۸٫۵۷
بن اسلام جونیئر کالج بلاسس روڈ	۱۷۷	۱۳۴	۷۵٫۷۰
یپورہ نائٹ ہائی اسکول و جونیئر کالج	۲۲	۱۲	۳۱٫۸۱
ماعیل یوسف کالج، جوگیشوری	۱۰۴۰	۵۹۸	۵۷٫۵۰
ندلہ اُردو ہائی اسکول	۲۵۰	۸۸	۳۵٫۲۰
ری کالج آف آرٹس سائنس کامرس	۹۶۹	۷۰۵	۷۲٫۷۵
یش نگر نائٹ جونیئر کالج کرلا	۲۲۷	۱۲۹	۵۶٫۸۲
ڈل اُردو ہائی اسکول جونیئر کالج	۱۴۶	۸۶	۴۸٫۹۰
رالاسلام جونیئر کالج گوونڈی	۴۰۵	۱۸۹	۴۶٫۶۶
انجمن خیرالاسلام جونیئر کالج گورنگاؤں	۷۷	۱۹	۲۴٫۶۷
عبداللہ پٹیل جونیئر کالج کوسہ ممبرا	۱۳۱	۱۰۹	۸۳٫۲۰
آئیڈیل ہائی اسکول جونیئر کالج تھانہ	۱۲۳	۶۶	۵۸٫۶۵
نیشنل اردو ہائی اسکول جونیئر کالج کلیان	۱۶۲	۱۰۰	۶۱٫۷۲
ممبرا کالج آف کامرس اینڈ سائنس	۸۵	۵۶	۶۵٫۸۸
صلاح الدین ایوبی میموریل اُردو ہائی اسکول جونیئر کالج، بھیونڈی	۱۹	۱۶	۸۴٫۲۱
انا صاحب جادھو ودیالیہ جونیئر کالج بھیونڈی	۱۵۴	۹۳	۶۰٫۳۸
قاضی بھائی وی پاریکھ آنند جونیئر کالج سوپارہ	۸۹	۷۶	۸۵٫۳۹
شاد آدم شیخ ٹیکنیکل ہائی اسکول، بھیونڈی۔	۸۹	۳۸	۴۲٫۶۹
آرٹس سائنس کامرس کالج بھیونڈی	۱۱۵۹	۶۸۳	۵۹٫۰۳
رئیس ہائی اسکول جونیئر کالج بھیونڈی	۴۸۳	۳۱۸	۶۵٫۸۳
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ	۶۵	۱۴	۲۱٫۵۳
یعقوب بیگ ہائی اسکول جونیئر کالج پنویل	۶۴	۴۴	۶۸٫۷۵
اے ای آئی جے ہائی اسکول شریوردھن	۳۰	۱۷	۵۶٫۶۶

اعتذار

امسال ایس ایس سی کا رزلٹ ۲۲ جون ۹۹ء
کی شام کو ظاہر کیا گیا۔ اس وقت کاپی پریس
میں جا رہی تھی اس لئے ایس ایس سی کا تفصیلی
نتیجہ شائع نہیں کیا جاسکا ہم معذرت خواہ ہیں۔
(ادارہ)

ایس ایس سی بورڈ کی جانب سے انعامات:

ایس ایس سی بورڈ ہر سال ایس ایس سی میں مختلف مضامین میں اول آنیوالے طلبہ کو کچھ معطی حضرات کے تعاون سے ایوارڈز دیتی ہے۔ امسال جن طلبہ کو ایوارڈ سے نوازا گیا ان میں سے کچھ نام ذیل میں دیے جارہے ہیں۔

(۱) شریمتی حفیظہ بی یوسف قاضی ایوارڈ

معطی: جناب عبدالغفار یوسف قاضی، ممبئی

ایوارڈ کی شرط: بورڈ میں اول آنیوالے طالبہ کے لئے ایک ہزار روپے انعام۔

طالبہ کا نام: اشوتی وشواس آروس کر (۹۳.۰۶ فیصدی) سینٹ ٹریسا ہائی اسکول، سانتاکروز، ممبئی۔

(۲) زہرہ یوسف فیڈرل ایوارڈ

معطی: زہرہ یوسف فیڈرل، ممبئی

ایوارڈ کی شرط: اپاہج امیدواروں میں اول آنے پر ایک ہزار روپے

طالبہ کا نام: سنگیتا شریو پٹیل (۸۷.۷۱٪) گرونانک انگلش اسکول، بھانڈوپ، ممبئی

(۳) نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ایوارڈ

معطی: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ ممبئی

ایوارڈ:۔ بورڈ میں اردو میں اول

نقش کوکن

آنے پر ایک ہزار روپے۔

طالب علم کا نام: خدیجہ دستگیر عالم ۹۴ فی صدی۔ عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ، تھانے۔

اسی طالبہ کو بزم نسواں مہاراشٹر ایوارڈ (ایک ہزار روپے) ملا ہے جو بزم نسواں کی جانب سے مخصوص ہے۔

(۴) رحمانی فاؤنڈیشن ایوارڈ

معطی، ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک، ممبئی

ایوارڈ کی شرط، بورڈ میں اول آنے پر ایک ہزار روپے۔

طالبعلم کا نام: محمد دانش فیاض احمد (۸۷٪) اے کے آئی اردو ہائی اسکول ٹھاکروار، ممبئی

(۵) ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ایوارڈ

معطی: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، ممبئی

ایوارڈ کی شرط: بورڈ میں حساب میں اول آنے پر ایک ہزار روپے

طالب علم کا نام: راکیش اوکھاجی راؤ پاٹل (۹۵.۲۳ فیصدی) ملنڈ ودیا مندر ملنڈ،

❊❊❊

انجمن اسلام جنجیرہ

آئی۔ٹی۔آئی۔ مروڈ جنجیرہ میں داخلہ

مرکزی و ریاستی حکومت سے منظور شدہ "انجمن اسلام جنجیرہ سیدی نظر شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، مروڈ جنجیرہ، رائے گڈھ" کے یکم اگست ۹۹ء شروع ہونیوالے نصابی سال میں ذیل کورسس میں داخلہ فارم دیے جارہے ہیں۔

۱۔ الیکٹریشن (دو سالہ مدت) ۲۔ موٹر مکینک (دو سالہ مدت) ۳۔ و[illegible] (ایک سالہ مدت) ۴۔ میکانک ڈ[illegible] (ایک سالہ مدت)

الیکٹریشن کورس میں داخلہ کو ایس.ایس.سی امتحان میں کامیاب ہے جبکہ باقی ماندہ کورسس میں کے امیدوار کو امتحان میں شریک ہے جبکہ مذکورہ بالا سبھی کورسس داخلے کے لئے امیدوار ۱۳ رجب تک کم از کم ۱۵ سال اور زیادہ ۲۵ سال کے درمیان کا ہونا ضروری۔ داخلہ فارم اور کیفیت نامہ انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے پچاس روپے نقد ادائیگی پر حاصل کئے جاسکتے۔ اگر داخلہ فارم بذریعہ ڈاک درکار تو مبلغ ۵۵ روپے بذریعہ ارسال کرنا ہوگا۔ پُر کرکے جمع کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے رجوع ۰۲۱۴۴-۷۴۰۶۸ فون پر کریں۔

(پروپیگنڈا انچارج انسٹی ٹیوٹ)

کوکن میڈیکو سوشل فارم اسکالرشپ

کوکن میڈیکو سوشل فورم ایک عوامی فلاحی ادارہ ہے جو عوام کے طبی، تعلیمی اور سماجی مسائل کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا گیا ہے۔ رواں سال ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران "زکوٰۃ فنڈ" کو مندرجہ ذیل گورنمنٹ کے منظور شدہ کورسیز کیلئے تعلیمی اسکالرشپ اور فلاحی کاموں کے لئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (۱) میڈیکل (۲) پیرامیڈیکل (۳) انجینئرنگ ڈگری (۴) انجینئرنگ ڈپلومہ (۵) آرکیٹکٹ (۶) انٹیریر ڈیکوریشن (۷) ہوٹل مینجمینٹ (۸) کیٹرنگ (۹) کمپیوٹر سائنس (۱۰) بی۔ایڈ (۱۱) ڈی۔ایڈ (۱۲) گریجویٹ / پوسٹ گریجویٹ (۱۳) الیاسی ضرورتمند بیوہ کو سلائی مشین (۱۴) طبی امداد۔ درخواست فارم ذیل کے پتوں سے حاصل اور جمع کیے جا سکتے ہیں۔

★ ڈاکٹر الیاس ٹھیم بیکرا در جناب عبداللہ ٹھاکور، نشانت بلڈنگ ۳۲ بلویڈر روڈ بمقابل سرایلی کووری ہائی اسکول، مجگاؤں، ممبئی [فون: ۳۷۱۵۲۱۱] ★ ڈاکٹر اشتیاق شیخانی (شام ۵ سے ۷) پرنس علی خان اسپتال، مجگاؤں، ممبئی ۱۰ (فون: ۳۷۵۴۲۴۳)

★ ڈاکٹر ناصر دوے، ونوبا بھاوے نگر، پائپ روڈ، کرلا، ممبئی ۷۰ [فون: ۵۱۵۵۶۱۱]

★ ڈاکٹر قیوم مقادم، پٹیل بلڈنگ، وانجہ واڑی، ماہم، ممبئی ۱۶ (فون: ۴۴۵۱۳۵۵) ★ ڈاکٹر نثار مقری، ۱۸، واجہ محلہ بھیونڈی، تھانے (فون: ۵۰۵۴۰) ★ ڈاکٹر طارق قاضی، نیشنل اسپتال آگرہ روڈ، کلیان (فون: ۲۱۵۳۵۵

★ ڈاکٹر مصباح چوگلے، فلیٹ نمبر ۲، سیکٹر ۹۸، واشی، نیو ممبئی۔ (فون: ۷۶۶۰۱۷۹)

Food Poisons

Human and animals are continuously exposed to wide varieties of chemical compounds which have an undesirable effect on their health and well being. These compounds are known as toxins or toxic compounds. These so called poisons find their way to our bodies via air (eg breathing in polluted atmosphere) through drinking water (many times the water is not purified or disinfectant like chlorine used to kill the bacteria and micro-organisms may leave residues of other chemicals which themselves are toxic) or through fruit vegetable and food. Other common examples of toxins include pesticidal residues, insecticide residue, excessive chemical fertilizers etc. It should be remembered that some of the toxins are naturally present in the food system. Consider a case of tea, cofee, cocoa which we drink freely as a beverage in day to day life. These drinks contain toxins like tannin, caffiene, etc. Which are known to be bad for health. What are the typical bad effects of these unwanted chemicals on our health? Some of these are carcenogenic, i.e. increase the risk of cancer, some have a bad effect on liver, kidney or heart resulting into several diseases including heart attacks, blood pressure, jaundice and so on. The next question you will ask is how these compounds affect our body? Why can't our body, which is so beautifully designed by God get rid of these toxic lot? Yes it does take care of this. Our body has certain ability to break the poison. However, many of us take our body for granted and overload it. And one day, like the story of the camel who broke down with just one more grass straw on its back our body collapses for apparently a small reason. This article is written to assist you in redistributing the load on camel's back - to prevent the collapse.

Our body is functioning because we eat and breathe. The food is digested and metabolised by chemicals, enzymes and energy is generated. This is like burning a fuel which needs air (oxygen). That is why we have to breathe and supply air to continue the food digestion and provide energy to all the muscles, organs and brain. Most of the chemical and biological reactions need water as the medium and the reactions take place only if certain vital chemicals called as vitamins are present in tiny amounts. All the cells in our body have a natural process of absorption and desorption of water containing small molecules. This process takes place through the cell membrane which is a very thin, permeable cloth like structure. This phenomenon is governed by presence of salts (like sodium chloride - the salt added in food). Presence of unwanted toxins affect this process. As a result, various parts of our body may not get the necessary molecules alth[ough] we have eaten proper food. Secondly bad unwanted m[ol]ecules produced at various parts of our body (e.g. ac[ids]) may not come out of the cell membrane because of [dif]ferent concentration of salt and toxic compounds in blood plasma. This leads into built up of poisons at [dif]ferent pockets in the body, precipitation of hard mat[ter] at joints (which results in arthritis) and many other [un]wanted chain of events.

Second type of liquid which does not mix with wat[er is] called oil or lipid. Various important compounds [are] soluble only in oil medium e.g. everyday while coo[king] we use oil, add mustard (mohari) hing, etc. and then c[ook] the vegetables which contain lot of water. The flav[our] and taste compounds present in the masala are solubl[e in] oil and not in water. That is why spices are added to [oil]. Several other compounds like cholesterol, steroids, v[ita]min A, D and E are oil soluble, whereas vitamin B & C [are] water soluble. Hence everyday we must eat food w[ith] sufficient quantity of vitamins B and C. If we eat exc[ess] of these water soluble vitamins, they are thrown [out] through kidney and hence can not be stored in our bo[dy]. On the other hand vitamin A, D and E being fat solu[ble] can be stored in body fat and supplied as per the need. [In] fact it is well known that vitamin D is produced by skin using sunlight. Coming back to our discussion [on] role of toxic compounds for oils, fats, lipids, etc. i[t is] reported that the toxins undergo metabolic changes [to] convert the lipid soluble compounds into water solu[ble] products and excrete them out of our body. Thus m[any] vital compounds present in the body are simply thro[wn] out and our body is depleted of these chemicals wh[ich] are essential to maintain the health. (Nutritional toxic[ol]ogy, Vol II ed. John N. Hathcock, Academic Press, U[SA] 1987). This phenomenon of biotransformation may t[ake] place in liver, kidney. Interestingly type of fat presen[t in] the body (monounsaturated, polyunsaturated MU[FA,] PUFA, saturated etc.) plays a role in the alteration of t[ox]ins in our body. Obviously quality and quantity of [food] consumed, exercise, lifestyle, genetic tendancies - these factors decide our fate when we have consumed [sig]nificant amount of food poisons over past few deca[des] of living.

Dr S.S. Lele (Ph.D., Food Tech), Reader, Food and F[er]mentation Tech Dev. UDCT, Mumbai

Readers are requested to send their article, inform[a]tion, opinions, suggestions, news, (specially of SSC HSC results) views through e-mail naqshekokan@hotmail.com or fax: -91-22373068

find it. Try to be well versed in Islamic law and theology and acquire a thorough knowledge of the canons of this religions. Develop patience against sufferings, calamities, and advertisities. This virtue of patience is one of the high values of morality and nobility of character, and is the best habit that one can develop. Trust in Allah and let your mind seek His protection in every calamity and suffering. Because you will thus entrust yourself and your affairs to the Best Trustee and to the Mightiest Guardian. Do not seek help and protection of anybody but Allah. Reserve your prayers, your requests, your solicitations, your supplications, and your entreaties for Him and Him alone. Because to grant, to give, to confer, and to bestow, as well as to withhold, to deprive, to defuse, and to debar lie in His and only in His Power. Ask as much of His favors and seek as much of His Guidance as you can. Try to understand my advice, ponder it deeply, do not take it lightly and do not turn away from it. The best knowledge is that which benefits the listener. The knowledge that does not benefit anyone is useless and not worth learning or remembering. My Dear son, when I realized that I was getting old and when I felt that weakness and feebleness were gradually creeping over me, I hastened to advise you on the best ways of leading a noble, virtuous and useful life. I hated the idea that either death should overtake me before I could tell you all that I wanted to tell, or that my mental capacities, like my bodily strength, might fall prey to deterioration. I convey all this knowledge to you, lest inordinate desires, temptations, and inducements start influencing you, lest adverse changes of times and circumstances drag you into their mire, lest I leave you like an unbroken and untrained colt. Because a young and fresh mind is like virgin soil, which allows things sown in it to grow verdantly and to bear luxuriously, I have therefore made use of early opportunities to educate and train you, before your mind loses its freshness, before it gets hardened or warped, before you start facing life unprepared for the encounter and before you are forced to use your decisions and discretions without gaining the advantages of the accumulated traditions, collected knowledge and experiences of others. The advice and counsel that I give will save you from the worry of acquiring knowledge, gathering experiences, and soliciting others for advice. Now you can easily make use of all the knowledge men acquired with great care, trouble and patience. *To be continued in the next issue*

The above book is sent to us by Mr A. Devjee, published by M azda, titled *When you hear hoofbeats think of a Zebra*.

Scholarship for Muslim Students of K[illegible]

Bombay Sub-Committee of The Konkan Muslim E[illegible]tion Society, Ratnagiri, has decided to award scholar[illegible] during the Education Year 1999-2000 for the M[illegible] Students coming from districts of Ratnagiri, Sindhudurg. The students who wish to avail the sch[illegible]ships may send their application at the following ad[illegible] with a self addressed envelope and also a postal stam[illegible] Rs. 2/- to meet the cost of the form. The students also obtain the form by personally coming to our [illegible] between 11.00 a.m. and 1.00 p.m. on any workin[illegible] Last date of submitting the application is 30-9-[illegible] Application received after this date shall not be co[illegible]ered. Students who are covered under the categ[illegible] shown below should apply for the scholarships -
1) Those studying in High Schools in Greater Bom[illegible] from Std. VIII to X. 2) Studying in the Technical Ins[illegible]tions and Colleges (Vocational - Technical) in the Gr[illegible] Bombay. 3) Studying in Engineering or Medical [illegible]leges anywhere in Maharashtra State. 4) Students stu[illegible]ing in Junior Colleges of Greater Bombay, Ratna[illegible] Sindhudurg and Raigarh districts.

Important Note a) High School students who [illegible] secured less than 50% marks in the last examina[illegible] should not apply. b) Since girls are getting free edu[illegible]tion upto St. XII. So, those girls who are paying fees [illegible] only apply for this scholarship.

Besides the above scholarships the committee has [illegible]cided to award a lumpsum amount of Rs. 500/- to the [illegible]dents who have secured highest marks in subjects of M[illegible]ematics, Science, Urdu and Arabic in memory of late [illegible]fessor Dadarkar Saheb. Contact: M.D. Mistry, Secre[illegible] The Konkan Muslim Education Society, 76, Jagann[illegible] Shankar Sheth Road (Girgaum Road). Opera Ho[illegible] Mumbai 400 004.

• •

It is narrated on the authority of Abu Huraira that Prophet Muhammad (S.A.W.) observed: He who ki[illegible] himself with steel (weapon) would be the eternal den[illegible] of the Fire of Hell and he would have that weapon in [illegible] hand and would be thrusting that in his stomach for [illegible] and ever, he who drank poison and killed himself w[illegible] sip that in the Fire of Hell where he is doomed for [illegible] and ever, and he who killed himself by falling from [illegible] top) a mountain would constantly fall in the Fire of [illegible] and would live there for ever and ever. *(Sahih Mu[illegible]*

It is narrated on the authority of Anas that the M[illegible] of Allah (PBUH) said: The Hour (Dooms Day) w[illegible] come upon anyone so long as he supplicates Alla[illegible] *Muslim)*

reciation of Research work of IRF

...eshwar N. Morje, a high court Advocate and mem- of various councils had recently visited Islamic Re- arch Foundation and appreciated the work done by him writes that in this present changing world the interna- onal organisations are established to study the problem d all questions are sought to be solved on the basis of derstanding and friendship He noted down the whole t of the books written by Dr Zakir and other scholars

A letter to my son

By Hazrat Ali

These advises are from a father, who realises the mortality of life, who is getting old who has pa tiently borne reverses and calamities, who hates ordinate desires and has overcome them, and who is ortly going to pass out of this world, to his son, who is ung, who has the desire to lead the world to sober ways thinking and better ways of life, a desire that is diffi- lt to be achieved, a son who is mortal and is bound by ture to follow the steps of all mortals, is subject to lments, is surrounded by misfortunes and calamities, as to face oppressions and tyrannies has often to con- ont and sometimes to tolerate hyprocisy, deceit, guile, plicity, and treason, a son who is to end his life in death, to bear sufferings is the heir to a person who is dead d gone and who will end his life as a martyur to the imosity of his enemies

ter praise to Allah and the Prophet Muhammad (S A W), t it be known to you that decay of health, passing away time, and nearness of death have made me realize that should give more thought to my future and to my people, vise them more, and spend more time in equipping them entally to face this world I felt that my own sons and y near ones have as much right to utilize my experi- ces and knowledge All the ups and downs of life, all e realities and all the truths about life and the hereafter at are known to me and others I decided therefore, to end more time and to prepare you more for your fu- re this was neither selfishness nor self-esteem, nor y mental luxury of giving away advice, but instead the ncere desire to have you see the world as I found it to ok at the realities of life as I looked at them and to do e right thing at the right time and in the right place as it ould be done that made me write this down for you ou will not find here anything but truths and realities y dear son, you are part of my body and soul and when- er I look at you, I feel as if I am looking at myself If y calamity happens to you, I feel as if it has happened me Your death will make me feel as if it were my own death. Your affairs are like my own affairs. Therefor commit this advice to paper. I want you to be attentiv it, and to guard it well I may remain longer in your or I may not, but I want this advice to remain with y First and foremost, my son fear Allah Be His obedie servant Keep his thought always fresh in your mind attached to and carefully guard the rope that connects y with Him can any other connection be stronger, mo durable, and more lasting than this to command grea respect and consideration or to replace it?

Accept good advice and freshen your mind with it Ado piety and kill your inordinate desires with its help Bui your character with the help of sincere faith in religi and God Subjugate your self-willed, obstinate, and fractory nature with the vision of death, see the mortal of life and of all that life holds dear, realize the actual of misfortunes and adversities, the changes of circum stances and times, and study the histories of past peop See the ruined cities the dilapidated palaces and deca ing signs and relics of fallen empires and past natio Then meditate over the activities of those people ov all they have done when they were alive and in power, w they have achieved, from where they started their caree where, when, and how they were brought to an end, whe are they now? What have they actually gained out of li and what was their contribution to human welfare? If yo carefully ponder these problems, you will find that ea one of those people has parted company with the other and with all that they cherished and loved, for a solita abode, alone and unattended, and you will also be li them Take care to provide well for your future abod Do not lose eternal blessings for the sake of the pleasu of this mortal world Do not talk about things that you not know Do not speculate and pass judgment upon su jects that youare not in a position to form an opinion up and are not called upon to do so Give up when there is possibility of your going astray When there is a dang of your wandering in the wilderness of ignorance and lo ing sight of the goal, it is better to give up the quest th to advance and face uncertain dangers and unforesee risks Advise people to do good and to live virtuousl because you are fit to give such advice Let your wor and deeds teach the world lessons in how to abstain fro wickedness and villainy Try your best to keep away fro those who indulge in vices and sins Fight, whenever r quired, to defend the cause of Allah Do not be afra that people will laugh at you, censure your action or sla der you Fearlessly and boldly help truth and justice Be patiently the sufferings and face bravely the obstacles th come your way when you follow truth and try to uphol it Adhere to the cause of truth and justice whenever yo

the quality academic programmes it offers The usual thing about it is that though it is a national university based in Delhi, it's physically present countrywide, through 400 study centres and 21 regional centres Also, unlike other universities, IGNOU doesn't have classrooms but regional centres According to Vice-Chancellor Abdul Wahid Khan, the initial impression was that these universities were literally held in the open The idea has undergone a complete metamorphosis now At last count, over 6 00,000 students were enrolled in 47 academic programmes, comprising 553 courses with IGNOU It enrolls students from all over the country, after which they are given tutoring and counselling, along with materials, apart from a host of other facilities at the various centres Its study centres are equipped with libraries, audio/video facilities and a dish antenna that provides them with teleconferencing facilities Each study centre is presently being equipped with Internet facilities Another novel feature that sets IGNOU apart from other universities is that it is also a parallel University Grant Commission Khan says that when the IGNOU was set up, the government believed that if open and distance learning had to succeed in this country, it must be taken out of the existing UGC system So, apart from being an institution that sanctions grants, it is also empowered to maintain quality standards in open and distance learning The latest effort from IGNOU promotes virtual and extensive use of computers and the Internet in all its centres This initiative envisages the promotion of computers and Internet in long distance learning, schools, colleges polytechnics and universities by 2003 networking of all university engineering colleges and other institutions of higher learning as well as research and development organisations for supplementary programmes of distance education before 2000 and the pairing of universities with infotech centres in developed countries Various diploma courses have also been initiated in the field of infotech like Bachelor of Information Technology, Post Graduate Diploma in Information Technology and a PhD IGNOU is also a national resource centre, with a state-of-the-art media centre, established with financial help from Japan, at a cost of Rs 90 crores, which Khan believes is the best in the world The Japanese contribution to this project was a whopping $45m 9rs 68 crores) The Regional Centre is located at 3rd Floor, PMT Commercial complex, 1, Shankarshet Road, Pune 411042 Tel 020-489086/489211 Fax 020-353225

Letters to the Editor

As far as Naqsh-e-Kokan magazine is concerned, I am happy to know that some foreign friends have come to the rescue to prevent discontinuance of the mag which is really informative about Kokan region in particular as the readers were posted with the happenin our people I am enclosing a cheque of Rs 25 wards the magazine This is a humble effort towa good cause As it is I am engaged in a tremendous ta our school at our village Pewe, where we still do not even foundation leave the school building which inv heavy cost

A G Khan Sarguroh, Mah

I am enclosing herewith a draft of Rs 34,000 for N e-Kokan This is from the following well wishe Naqsh-e-Kokan Bahauddin Parkar, Dr Abdus S Pathan, Osman Hajwane, Sahir Shiwee, Ahmed Herw Siraj Hamdulay, Ibrahim Baghdadi, Abdul Karim Myself A few community members have promise help and will be contacting directly Dr Saheb, the no way that we the whole Kokani Community throu the world should put an end to the good work you commenced which is the only source of communica amongst Kokani Muslim who are away from their ho land We should all join in to save the regular publica of Naqsh-e-Kokan, firstly by clearing the entire debt secondly by pleading to donate regularly What I ga from some of the community members here in U that they are in favour of Naqsh-e-Kokan and are wil to support you financially You have enlightened the c munity of the problems Naqsh-e-Kokan is facing and it is time for action by the community to give finan assistance and I hope, by the grace of Allah this sup is pouring in I must mention here that Br Osman Hajw is the main instigator of this support process and we assist him to achieve a speedy healthy recovery of Nac e-Kokan

Abdulla Mukadam, Lon

Editor's note :

Good number of subscribers and well-wishers of Nac e-Kokan are coming forward with their possible supp Some of them had visited the NK office, they inch Mr Gulam Ahmed from Mauritious and Abdulla D from Kuwait, who pledged their support for NK and vow to work for it in their respective countries. Mr Abd Dalvi even agreed to become the coordinator in Kuw Those who contacted NK office include Mr Mohd. Mukadam and Haroon Rakhenge from Saudi Arabia. A K Kazi from Kadwai was also happy to see our progr Some more sympathisers contributed monitorily. we thank all the subscribers and sympathisers for valuable support

Prince Charles opens India Muslim community centre

Prince Charles opened the Al-Hikmah centre in the West Yorkshire town The Centre has been built by Indian Muslim Welfare Association and was funded by a grant of half a million sterling pound by the [illegible]es city council, the biggest ever grant by the coun- Prince Charles said he was pleased to hear that there were ten mosques in the Batley area He unveiled a gold plaque to mark his visit to the centre The vice chairman of the Association Ebrahim Dockrat welcomed the prince and said there were 1 4 million Muslim and 900 mosques in the United Kingdom

AMU opens off-campus centre

For the first time in its 106 years of history, India's Aligarh Muslim University (AMU) is starting its full-fledged off-campus international centre in Dubai by initially offering three regular under graduate courses in Business Administration Computer Science and Commerce from September The centre is the result of joint collaboration with Al Ghurair Academy for Higher Education which has been set up by the Al Ghurair Group under the leadership of Abdullah bin Ahmed Al Ghurair It has been approved by the Indian government which fund the university founded by a prominent Muslim educationist and reformer, Sir Syed Ahmed Kha, during the British rule Initially 60 students will be admitted in each discipline A senior professor from the AMU will be the director of the centre whose faculty members will be deputed from the AMU as well as locally recruited

Saudi Grand Mufti Bin Baz dead

Saudi Arabia's top religious leader, Grand Mufti Sheik Abdulaziz bin Baz died on 13th May '99 aged 89, the royal court announced Blind since the age of 20, Sheikh Bin Baz held the rank of minister after the king appointed him in 1993 as grand mufti of Saudi Arabia Sheikh Bin Baz was also chairman of the higher council of ulemas and the Islamic studies and jurisprudence department The Sheikh died at Taif, near the holy city of Makkah Bin Baz ruled on many social aspects of daily life in the Kingdom and had the final say on religious issues The Mufti wrote several works on Islam and issued thousands of fatwas

Healthfile

The Lancet reports that babies born prematurely are less likely to develop eczema. Doctors at Humboldt University in Berlin found the condition three times more prevalent in full-term babies Exposure to foreign bodies wh[illegible] in intensive care may make premature babies resistan[illegible] substances that might otherwise trigger allergies

Food poisoning cases could be solved in hours rather [illegible] days, thanks to a test devised by the Defe[illegible] Evaluation and Research Agency Lab at Porton Do[illegible] Samples of suspect foods are, mixed with a virus that [illegible] attack the strain of bacteria believed to have caused [illegible] poisoning, explains New Scientist If even traces [illegible] present, the virus kills them A dye then highlights ba[illegible]rial remains to indicate a positive result

Technowatch

New Internet news publication

An internet news publication http //www iviews c[illegible] has been launched in Santa Clara, CA to provide Ame[illegible]can Muslim perspective on world issues It will fo[illegible] upon timely news reporting and insightful analysis [illegible] commentary on issues of importance of Muslim

Sahih Bukhari on the net

The English translation of Sahih Bukhari, one of the m[illegible] authentic collections of the traditions of the Holy Prop[illegible] Muhammad (S A W) is now available on the Inter[illegible] http //www datacafe com/harar/diin/bukhari h[illegible] and http //www bukhari com

Ketchup on your e-mail

When you're in the kitchen labouring over the stove [illegible] can now stay connected to the Internet, TV, and your ho[illegible] security system with the Advantage 2000 informati[illegible] appliance The 3 0- by 23 4 by 10 25- inch device mou[illegible] under your kitchen cabinets and features an LCD pa[illegible] that folds away when not in use, a washable keyboard [illegible] composing e-mail, a CD audio and video player, a TV tu[illegible] and a cable jack Hook the Advantage 2000 to a secur[illegible] camera to monitor your children or see who's at the fr[illegible] door

100% result of M.S. Naik School

M S Naik English School of Ratnagiri has got 100% S[illegible] result this year More than 5 students got First class [illegible] result has improved quite substantially, says Ms Sa[illegible] Naik, Principal of the school

IGNOU opportunities awaits you

The Indira Gandhi National Open University is the [illegible]ond largest of its kind in the world But few know

EDITORIAL.....

THE WEIGHING ON THAT DAY [illegible] WHOSE SCALES ARE HEAVY WILL PROSPER [illegible] ARE LIGHT WILL BE THE LOSERS, FOR THEY ARE THE [illegible] BEEN UNJUST TO OUR SIGNS (AL-QUR'AN [illegible])

Knowledge is power

The Holy Prophet Muhammad (SAW) said "Acquire knowledge It enables its possessor to distinguish from wrong It lights the way to Heaven It is our friend in the Desert Our companion in Solitud companion when friendless It guides us to Happiness It sustains us in misery It is an ornament am friends and an armor against enemies " according to the Prophet Muhammad (S A W), "Knowledge is the sa Islam and the pillar of faith " If one travels seeking knowledge, Allah clears his way to Paradise (Hadith report Imam Ahmad Bin Hanbal) The assembly of knowledge is one of the Gardens of Paradise Allah, the Alm coupled faith with knowledge to tell us that knowledgeable person, being believers, are the highest in rank and ho in this life and in the Hereafter

The Prophet Muhammad (S A W), considered the knowledge seeker to be the same rank as the fighter in the cau Allah concerning reward, rank and virtue In our traditions, we see great encouragement to acquire knowledge ar insisting urge to increase our achievement in this field In another narration it is mentioned that the learned me the successors of the Prophet Muhammad (S A W) They leave behind knowledge as inheritance One who inh it obtains a great fortune (Bukhari) The students' life was earlier devoted to reading which, in traditional usa the term implied the pursuit of knowledge 'Reading' in Islam was always a sacred activity, heavily saturated moral and spiritual values The teacher was always held in profound honour, esteem, reverence and with gratitud knowledge one had acquired as his student Books were held in such respect that they were never kept on the for example The decorum of the classroom was such that it could extend to clothes worn to classes. It could encourage the student to perform ablutions (before attending school) which established the ritual purity require formal prayers But, today reading has become a strictly professional, and an essentially job-oriented activity a fraction of the students enrolled in schools eventually emerge in society as truly educated people Our society longer producing men of wisdom It is also rapidly losing its system of values and is manifesting evidence of increasing disequilibrium and violence It is in this distressing situation that one recalls with agony that Allah H self chose to commence His first revelation (of Divine Guidance) to mankind with the sacred command Iqra (re repeated thrice because the Beloved Prophet Muhammad (S A W) kept on responding "I cannot read" b finally asking What shall I read?" It is perhaps with reference to the books of nature that Allah declared to unlettered Prophet Muhammad (S A W) "We shall teach you to read (in such a way) that you will never forget (you have read)" Even when one cannot 'read the written word; one can still 'read' the book of nature wit thousands and thousands of pages Thus, the psychology of the quest of 'reading' in Islam was clearly and fir established at the very beginning of the Ayat This implied that reading or the process of education, had to be un taken with the book of Allah (The Qur'an) as the basic source of guidance It is thus our most prime duty to understand, assimilate and ponder over its spiritual and moral teachings and at the same time invite people, expla them not only by word of mouth but by practically implementing in our own lives the spiritual and moral teachin the Qur'an to peak of excellence It is the eternal miracle of the Qur'an that with every new reading it retain freshness as ever before and what is more, it opens up new vistas and divulges many undreamt of secrets of nat The Qur'an does not only demand the reading should be in the name of Allah, but it goes on to point out the justif tion for such since Allah was the creator who had created man (who would read) from a mere alaq (i.e. somet which clings) The revelations even projected a rationale for 'reading', namely that Allah, who is Akram (the noble & generous) would bestow 'honour' on those who read, 'exalt' them, would make them 'noble' & generous' with them He who reads one letter of the Qur'an gets one degree of Divine reward. Knowledge continuously extended ("taught man that which he knew not") As a consequence, we need to pursue education of creating conditions necessary for the flowering of wisdom Foremost amongst those conditions thinking [illegible] of [illegible] lity illuminated by the light of the Quran and imitati [illegible]

اشاعت کا ۳۷ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

ممبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E3006)

جلد نمبر ۳۷ | شمارہ نمبر ۸ | ماہ: اگست ۹۹ء

درونِ ہند سالانہ: ایکسو پچیس 125 روپے۔ خلیجی ممالک، پاکستان و دیگر ممالک سے پانچسو 500 روپے۔
فی پرچہ: پندرہ 15 روپے

خط و کتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۳ اے نوانگر کمپاؤنڈ، ایم، ڈی نائیک روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶ — ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت:۔ ابروا پرنٹرز، بائیکلہ، ممبئی ۴۰۰۰۲۷

تاریخ اشاعت: پہلی اگست ۹۹ء
کتابت:۔ جاوید ندیم

مکہ حج کارپوریشن ممبئی
حکومتِ ہند اور سعودی ایمبیسی سے منظور شدہ ادارہ
گذشتہ کئی برسوں کی پُر خلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی اسناد کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل رہا ہے وہ درج ذیل ہیں۔ حجاج کرام کی تمام انتظامی اُمور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُر کیف سفر ● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔
● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف اور مسجدِ نبوی کے بالکل قریب سیلف کنٹنڈ کمروں والی ہوٹل جس میں ۵/۶/۷ حاجیوں کی رہائش فیملی وائز گروپ وائز ہوگی۔ نیز بلڈنگ میں لفٹ، ایئر کنڈیشنڈ، فریج، فیکس اور فون کی سہولت دستیاب ہوگی۔
● نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنیوالوں کیلئے پاسپورٹ بلا معاوضہ بنا کر دیا جائیگا۔ ● جدہ، مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئر کنڈیشنڈ بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ● حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔
● خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولت موجود ہیں۔ ● اکتوبر/نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ: ● یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S. اسکیم کے تحت ہوگا۔
● ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فارن ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور ۲۰۰۰ء اکنامی کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 66,000 روپے
حج ٹور ۲۰۰۰ء ڈی لکس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 71,000 روپے
حج ٹور ۲۰۰۰ء سوپر ڈی لکس کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 81,000 روپے
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور ۱۹۹۹ء اکتوبر میں ۱۵ روزہ سفر 36,000 روپے
رمضان عمرہ ٹور ۱۹۹۹ء آخری عشرہ ۱۸ روزہ سفر 47,000 روپے
رمضان عمرہ ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء (پورا مہینہ) 55,000 روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں۔
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
۹۷، سامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳
فون نمبر: 3719231/3775969
Fax 3738443
خالد پرکار، پرکار ایجنسی
۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ، ممبئی ۳
فون نمبر: 3442344/3446051
فیکس: 3436979 / 3428271
شکیل، شفیق، فرید
۵۲، تیسرا نظام پورہ، بھیونڈی ضلع تھانہ
فون: 91351693
Tel 91356551
حسنین تانکی
11/3 پارسی گلی، کلیان (ویسٹ)
فون نمبر: 911321520
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔

اداریہ

نقیبِ صبحِ نو

مدرّس اخلاق اور انسانیت کا پیغامبر ہوتا ہے۔

ایک ٹیچر کے پاس اوسطاً ۲۵ تا ۵۰ بچے ہوتے ہیں۔ بالفاظ دیگر وہ ۲۵ تا ۵۰ شہریوں کے مستقبل کا خالق ہوتا ہے اور اتنے ہی مسلم گھرانوں کی آبادی یا بربادی کا ذمہ دار بھی۔

ایک ٹیچر اگر اپنے فرائض منصبی بحسن و خوبی انجام دیتا ہے تو ملک و قوم کو ۲۵ تا ۵۰ شہری مل جاتے ہیں ،اور ۲۵ تا ۵۰ مسلم گھرانے تباہی سے بچ جاتے ہیں

ہماری تاریخ بانجھ نہیں ہے

ہر دور میں کئی تاریخ ساز شخصیتیں پیدا ہوئی ہیں۔ مگر آج کل مسلم قوم مثالی کردار اور تاریخ ساز شخصیتوں سے محروم ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا سبب ٹیچر اور تعلیمی شعبے سے وابستہ افراد کی کارکردگی ہے۔

اس کو ماحول اور حالات تو ہر دور میں خراب رہے ہیں کردار اور عمل کے اجالوں نے انہیں ہر دور میں منور کیا ہے۔

مبارک ہیں وہ اساتذہ جو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں برتتے۔

○ انجم عباسی

☆ ذرا نم ہو تو......

ایک طویل عرصے کے بعد گذشتہ تین سالوں سے مسلم بچے ایس ایس سی کے امتحان میں ریاست بھر میں اوّل رہے۔ پہلے سال تنویر مفیار نے اولیت کا پرچم لہرایا، دوسرے سال زرین نے اوج ثریا کو پالیا اور امسال بلال مستری نے عظیم الشان کامیابی کا جھنڈا گاڑا۔ ان تینوں کی تاریخ ساز کامیابی نے ہمارے سماج کا سر اونچا کیا ہے۔

ہم بلال مستری کے اساتذہ اور والدین کو پر خلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اساتذہ کو پھر اقبال کے اس حیات بردوش مصرعے پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

(ادارہ)

نقش نوازی!

نقش نوازی کے گزشتہ شمارے میں نقش کوکن کی معاونت کے لئے جو چند باتیں لکھی گئی تھیں اور جو بنیادی سوال اٹھایا گیا تھا اس پر چند حضرات نے توجہ دی ہے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں مگر اب تک بہت سوں نے وہی بے حسی کا رویہ روا رکھا ہے۔ غالب نے اسی رویے پر تو کہا تھا"

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

جشن آزادی کے پچاس برس اور بیتی یادیں

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ملک آزاد ہوا۔ یہ سال آزادی کی پچاسویں سالگرہ کا تھا۔ اکیاون برس بیت ہوئے، قومی زندگی کے اس طویل سفر میں اس دوران ہم نے کیا کھویا کیا پایا، اس کا بیورا دیکھنا چاہیں تو فیض کے الفاظ میں ان مسرتوں کا بھی شمار کرنا ہوگا جو سینے کے مقتل میں دفن ہیں، ورنہ مرے قاتل حسابِ خوں بہا ایسے نہیں ہوتا۔ ان برسوں میں ملک حوالوں، گھوٹالوں سے کھوکھلا ہوتا چلا گیا، حکومت اعداد و شمار کا کھیل ہو گئی، سیاسی پارٹیاں اصولی بے اصولی کے گورکھ دھندے میں الجھ گئیں اور عوام بدحالی اور بے کاری کی چکی تلے پس کر رہ گئے۔

مسلم مجاہدین و قوم پرست جو تحریک آزادی میں انگریز سے لڑے اور جنہوں نے کانگریس یا دوسری سیاسی جہاد میں شامل جماعتوں میں تعاون کیا وہ تین محاذ پر لڑے۔ یہ تین محاذ پر نبرد آزما ہونیکا نتیجہ تقسیم ملک اور آزادیٔ وطن کے بعد بھی جاری رہا۔ یہ بھی ذہن میں رکھ لیجئے کہ ہندو، سکھ، جین بہت سے عیسائی بھی انگریزی سامراجیت سے اور فرنگی راج سے لڑے اور شدید و نمایاں لڑے اور جان، مال عزت املاک سب کا نقصان برداشت کیا۔ غدر پارٹی، بم پارٹی، انقلابی پارٹی، کانگریس۔ جمیعۃ العلماء۔ احرار، خلافت کمیٹی۔ بلیجہ پارٹی، سوشلسٹ پارٹی، سوراج پارٹی۔ مزدور کسان کامگار پارٹی۔ کمیونسٹ پارٹی۔ غرض ہر جماعت اور گروہ میں مسلمانوں کا قابل لحاظ حصہ ہمیشہ شد و مد سے تحریک آزادی میں شریک رہا۔ اب ان کا حق ادا کرنے کا انصاف اور فیصلہ معاصر اور آنے والی نسلوں کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے اپنے ملک کو مشترکہ جنت بنائیں یا جہنم، محبت اور اتحاد کو اپنائیں یا نفرت و تخریب، روشنی کو اختیار کریں یا ظلمت و تاریکی، یعنی زندگی کو اپنائیں یا خودکشی کو۔

اس مفروضے پر اپنے خیالاتِ پریشاں کو زلفِ یار کے سپرد کرتا ہوں کہ اگر آزادی کو برقرار رکھنا ہے اور ایک خوددار، خودمختار، آزاد، غیور، قوم بن کر انسانیت کی خدمت کرنا ہے اور ملک کو تعمیر و ترقی اور خوشحالی سے دوچار کرنا ہے تو اتحاد، اتصال، ارتباط، اختلاط، یکجہتی، تعاون، اشتراکِ عمل اور اعتماد قائم کرنا ہوگا، ورنہ....

" پھر چلی ایام کا پھر سے زمانہ آئے گا "

" ملک اور کھیل "

امریکہ کا قومی کھیل (باسکٹ بال)، انگلینڈ کا قومی کھیل (کرکٹ)
کینیڈا کا قومی کھیل (برف پر ہاکی) پاکستان کا قومی کھیل (ہاکی)
برازیل کا قومی کھیل (فٹ بال)
اسپین کا قومی کھیل (بیلوں کی لڑائی)، بھارت کا قومی کھیل (ہاکی)
چین کا قومی کھیل (ٹیبل ٹینس)

آزادی کا تقدس

دورِ جہالت میں مستبد اور سرکش قوتیں
زور اور نادار انسانوں کو اپنا غلام اور محکوم بنا کر
ن پر بے تحاشہ ظلم ڈھاتی تھیں، چنانچہ مصر،
سطین، یونان، روم، بھارت اور جزیرۂ عرب
ں غلامی اور محکومی کا چلن عام تھا۔ اللہ تعالےٰ
ن حالات میں ایسے خطّوں میں اپنے انبیاء مبعوث
رماتا۔ یہ معصوم، صالح اور نفوسِ قدسیہ، فتنہ
فساد، جور و ستم، ظلم و استبداد اور تغلّب و قہر
نیت مٹاتے اور کمزور انسانوں کو ظالموں کے پنجۂ
ستبداد سے نجات دلا کر آزاد کرتے اور اللہ وحدہٗ
شریک کی غلامی (بندگی) میں لے آتے تھے،
س طرح آزادی کا تقدس بھی برقرار رہتا اور
نبیاء کی بعثت کا مقصد بھی پورا ہوتا تھا۔

جیسے جیسے انسان کی علمی، عقلی اور
ہنی سطح بلند ہوتی گئی اس میں آزادی کا تقدس
ر اس کی بقا کا جذبہ ابھرتا گیا۔ انسانوں میں
ے دانشور لوگ عوام کو سمجھاتے کہ انسان کسی
وسرے انسان کا غلام نہیں ہو سکتا وہ آزاد ہے
ور آزادی اس کا حق ہے۔ ہمارے کوکن کے
یک دانشور اور آزادی کے متوالے لیڈر تلک نے
ل نے تو بیسویں صدی میں یہ نعرہ بلند کیا کہ
آزادی انسان کا پیدائشی حق ہے"۔

یورپ کا ایک مشہور مفکر و محقق و فلاسفر
جوڈ (JOAD)
آزادی کے
بارے میں لکھتا ہے: "آزادی انسان کا حق ہے
مگر اس دور کے آزاد انسان کو اس کی آزادی نے
بے پناہ قوّت تو دی ہے اور جس سے وہ تعمیر و
تخریب کے بے حد و حساب کام کر سکتا ہے۔ وہ چاہے
تو سمندروں کو پھاڑ دے، پہاڑوں کو ریزہ ریزہ
کرے، آسمان اس کے سامنے گرد ہے اور کائنات
سرنگوں، لیکن آزادی اور اتنی قوت پانے کے
باوجود آج کا انسان سُکھی نہیں ہے۔ وہ آزادی
کی زندگی بسر تو کرتا ہے مگر پھر بھی دُکھی ہے۔
انسان کو مکمّل سُکھ اور سکون اور کامل آزادی
اسی وقت نصیب ہو سکے گی جب اس کے ہاتھ
کوئی سرچشمۂ ہدایت آجائے"۔

غور کرنے سے بات سمجھ میں آتی ہے کہ ہزاروں
دانشوروں اور فلاسفروں نے ایسی باتیں محض اپنی
عقل کی رہنمائی میں کہی ہیں۔ اس وقت دنیا کا بہ نظرِ
غائر جائزہ لینے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ "آزادی کا
تقدس" برقرار رکھنے اور دُنیا میں امن و شانتی
قائم کرنے کے لئے صرف انسانی عقل ہی کافی نہیں بلکہ
اس کیلئے صحیح رہنمائی اسی کی ہو سکتی ہے جس نے خود
انسان کی تخلیق کی ہے۔ یعنی اللہ وحدہٗ لا شریک کی۔
اس کے ساتھ اس کے انبیاء نے جو ہدایتیں انسان کو

[illegible] وہ یونانی فلاسفر [illegible] ق" کی روح جس سرچشمۂ ہدایت کے لئے تڑپ رہی ہے اور جس کے بعد وہ کامل آزادی اور مکمل امن و سکون نصیب ہونے کی بات کر رہا ہے وہ سرچشمۂ نور و ہدایت آج سے ۱۵۰۰ سال پہلے انسانوں کے ہاتھ آچکا ہے۔ [illegible] سال پہلے انسانوں کے ہاتھ آچکا ہے مگر انسان اس سے غافل رہا ہے۔

اس سرچشمۂ نور و ہدایت نے آتے ہی اعلان کیا اور انسان کو بیدار کیا کہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ" (اللہ نے بنی نوع انسان کو واجب التکریم قرار دیا ہے)۔ واجب التکریم کا مفہوم یہ ہے کہ بنی نوع انسان کسی دوسرے انسان کا نہ غلام ہے اور نہ ہی محکوم۔ وہ صرف اللہ ہی کا غلام (بندہ) ہے۔ کسی انسان کو دوسرے انسان پر فوقیت و افضلیت حاصل نہیں۔ آدمی کا آدمی ہونا اس کیلئے وجۂ احترام ہے۔ انسان آزاد ہے اور اس کے اندر غلامی کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انسانوں کو اونچا اٹھانے اور انسانیت کی برادری میں شامل کرنے کے لئے غلامی کی لعنت کو مٹا دیا اور غلاموں کی آزادی کے تقدس کے مسئلہ کو اپنے پروگرام میں شامل کیا اور اسے بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے تو انسان کی آزادی کا تقدس برقرار رکھنے کے لئے جماعتِ مومنین کے لئے یہ تک فرمان جاری کیا کہ "جو مسلمان کسی معاہد (غیر مسلم شہری) پر ظلم کریگا یا اس کی حق ماری کریگا، یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ (جزیہ یا حفاظتی ٹیکس) لادے گا، یا اس کی کوئی چیز جبراً لے گا تو میں اللہ کی عدالت میں مسلمان کے خلاف دائر ہونیوالے مقدمہ میں اس غیر مسلم شہری کا وکیل بن کر کھڑا ہو جاؤں گا۔" (ابوداؤد) صرف یہی نہیں بلکہ اللہ کے رسول کے صحابہ بھی اس اصول پر سختی سے کاربند رہے۔

آزادی حاصل کرنے اور آزادی کا تقدس برقرار رکھنے کیلئے آزادی کے متوالے ایک مسلم لیڈر خان عبدالغفار خان (سرحدی گاندھی) جیل میں اپنے غیر مسلم ساتھیوں پر اسلام میں آزادی کا تقدس اور اس کی بقا کی اہمیت کو ہمیشہ عیاں کرتے رہتے تھے یہ غیر مسلم قیدی اس سے متاثر ہو کر اسلام کی حقانیت اور عظمت کو سلام کرتے۔

آج اگر مسلمان بھی اسی طرح اسلام میں "آزادی کا تقدس" اور اس کی عظمت کو غیر مسلموں پر عیاں کرتے رہیں تو ان کے دلوں سے ہماری کدورت دور ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اگر اسلام کے اصول و ضوابط پر بھی اسی طرح عمل کرتے رہے جسطرح اللہ اور اس کے رسولؐ نے تعلیم فرمائی ہے اور اپنے قول و عمل سے اسلام کی شہادت دیتے رہے تو بعید نہیں کہ وطنِ عزیز سے اسلام کے متعلق غلط فہمیاں اور شکوک و شبہات رفع ہو جائیں۔

آئیے وطنِ عزیز کی آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے ہم کندھے سے کندھا ملا کر ہر مصیبت کا مقابلہ کریں تاکہ "آزادی کا تقدس" ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رہے۔

❁ ❁

آزادی کے باون سال

اسماعیل محمود ھونکرہ

آزادی کی سالگرہ منانا چاہئے کتنی خوشی [illegible] لیکن افسوس یہ ہے کہ باون سال کے بعد بھی آزادی کا صحیح مطلب عوام سمجھ نہیں سکے ہیں۔ ہمارے لیڈروں نے کیسی کیسی قربانیاں دے کر آزادی کی لیکن عوام نے بالعموم اور سیاستدانوں نے بالخصوص ان قربانیوں کو فراموش کر دیا ہے۔

دراصل آزادی کی بنیاد کے سلسلے میں عام لوگوں کو تعلیم یافتہ بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کیونکہ آئے دن جھگڑے، فسادات، ڈکیتی، لوٹ کھسوٹ، ذخیرہ اندوزی، رشوت خوری، وسیلہ بازی، آپس میں خون ریزی، عورتوں پر زیادتی، بچوں کا اغوا، اسمگلنگ غرض ایسی کئی خرابیوں اور برائیوں میں گھرا ہوا ہمارا دیس گویا زہریلا سانپ بن گیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا آزادی اسی کا نام ہے؟ کیا آزادی کے ۵۲ برسوں میں ہم نے یہی سیکھا؟ کیا ہمارے عظیم رہنماؤں نے جو قربانیاں دیں اس کا یہی مقصد تھا؟ کیا انگریزوں سے ہم نے آزادی اسی لئے حاصل کی؟ ایسے بہت سارے سوالات ہیں جو ہمارے ذہنوں کو جھنجھوڑتے ہیں جن پر ہمیں دل کی گہرائیوں سے سوچنے کی ضرورت ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے ۵۱ برسوں میں دیس نے کافی شعبوں میں ترقی کی ہے جیسے سائنسی شعبہ، ٹیکنالوجی میں، تعلیم کے میدان میں، انڈسٹری [illegible] میں اور سب سے زیادہ آبادی کے اضافہ [illegible] میں کافی ترقی کی۔ لیکن چند ہی لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوا۔ چنانچہ سماجی شعور کے اعتبار سے دیس ابھی بہت پیچھے ہے۔ سماج میں ہر طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں، ہر ذات کے لوگ ہوتے ہیں، مختلف زبانیں، تہذیب، رہن سہن اور مذہب و ملت کے لوگوں کے ساتھ ملنساری سے رہنا۔ بھائی چارگی سے رہنا اور ایک دوسرے کے کام آنا، دکھ سکھ میں شریک ہونا، اس کو سماجی زندگی کہتے ہیں، جس کی درحقیقت آج کمی ہے۔ تعلیم کی کمی کے باعث دیس میں غریبی، جہالت اور اس طرح کی کئی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں کیونکہ تعلیم ہی روزگار کے راستے یا ذرائع مہیا کرتی ہے اور جہالت کے اندھیرے سے مہذب اور باشعور ماحول میں لاتی ہے۔

جمہوریت کے پنپنے کے لئے دیس میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے، سیاسی اور سماجی شعور جو جمہوری نظام کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ بغیر تعلیم کے پیدا نہیں ہوگا۔ ایسی بہت سی وجوہات ہیں جن کے باعث آج بھی دیس میں ستر فیصدی عوام غریبی کی سطح سے نیچے ہیں۔

عام لوگوں میں سماجی شعور کی اشد ضرورت ہے، جس سے قومی یکجہتی کو تقویت ملتی ہے، اتحاد و اتفاق بڑھتا ہے۔ دیس کو ضرورت ہے اچھے شہریوں کی، صاف ستھرے سماج کی۔ پچھلے اکیاون برسوں میں ہم نے کیا پایا اور کیا کھویا، ٹھہرے دل سے

اس کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

انسان اگر عملی طور پر سماجی یعنی سوشل نہیں بھی ہے تو کم از کم ذہنی طور پر سوشل ہونا چاہیئے جس سے دوسروں کے بارے میں صاف ستھرا ذہن رکھے۔ کچھ لوگ حقیقت میں قابل، باصلاحیت، اعلیٰ تعلیم یافتہ، ماہر، محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں کوئی انہیں پوچھنے کو تیار نہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی، ہمت افزائی کرنیوالا کوئی نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے انکی انفرادی اور ملک کی اجتماعی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف بول بالا ہے چاپلوسی کرنیوالوں کا، وسیلہ بازوں کا، رشوت خوروں کا، آخر یہ سب کہیں تو رُکے گا؟ کرپشن کی تو انتہا ہو گئی۔ چند لوگ اس کے خاتمے کے لئے کمربستہ ہو گئے لیکن ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ اونچے مینارہ سے نعرے لگانا 'میرا دیس مہان'، سے دیس مہان نہیں بنے گا بلکہ ان تمام برائیوں اور خرافات سے دور رہ کر اچھے شہری بن کر دوسروں کو اچھا شہری بننے کی تعلیم دینے سے دیس کی شان ضرور بڑھے گی۔ اسی لئے یہ کہا جاتا ہے کہ ہر بچہ، جوان اور بوڑھا دیس کا سپاہی ہوتا ہے۔ پہلے ہم بھارتیہ ہیں اور بعد میں ہندو یا مسلمان یا سکھ عیسائی ہیں۔ جب تک یہ رجحان ہمارے ذہنوں میں نقش نہیں ہوتا اس وقت تک ہمارے سارے منصوبے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے۔

پارلیمنٹ میں، اسمبلیوں میں، میونسپل کونسلوں میں ہنگامے، مارپیٹ، گالی گلوچ یہ سب باتیں ہمارے لیے شرمناک ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات دیس کے نام پر نہ صرف بدنما دھبہ ہیں بلکہ دیس کی ترقی اور خوشحالی میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

گاندھی جی کی تعلیمات کو ہم نے بھلا دیا ہے۔ سچائی، عدم تشدد، اہنسا، سادہ زندگی بسر کرنا، وغیرہ۔ کیا ان پر ہم عمل پیرا ہیں؟ صرف گاندھی واد اور گاندھین ہونے کا دعویٰ کرنا کہاں تک صحیح ہو گا؟ کچھ آزادی کے بانیوں کو شاید ہم بھول چکے ہیں جیسے مولانا حسرت موہانی جنہوں نے آزادی کی روح پھونکی تھی۔

آئیے ہم سب مل کر عہد کریں کہ ذات پات کے بھید بھاؤ، فرقہ واریت اور ایسی تمام برائیوں کو مٹا کر نیا صاف ستھرا اور سنہرا بھارت بنائیں۔ ❖❖

نقش کر گئے

فون: ۳۸۶۲۷۳۲ / ۳۵۷۷۶۷
دہلی دربار
جس کی بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھچڑا ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ، بمقابل نیو روشن سینما، بمبئی ۴۰۰۰۰۴
ائیر کنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
فون: ۲۰۲۰۲۳۵ / ۲۰۲۸۰۳۱
دہلی دربار
۱۵، ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ، نزد ریگل سینما، بمبئی ۴۰۰۰۳۹
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۹۳۳۸ / ۳۷۶۹۳۵۰

"آج ہی ہے زندگی"

★ مبارک کاپڑی

زندگی برتتے ہیں ہم جن بڑی اور فاش غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں، ان میں سے ایک ہے: گزرے ہوئے یا آنیوالے کل میں گم رہنا اور "آج" سے کوتاہی برتنا۔ جبکہ گزرا ہوا کل بے جان ہے اور آنے والا کل بے حقیقت! اور سب سے طاقتور ہے "آج"۔ یہ آج ہی ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ گزرے ہوئے کل سے ہم نے کیا سیکھا اور آنیوالے کل کو دینے کیلئے ہمارے پاس کیا ہے۔

انسان کو اس کا ماضی بڑا ہی حسین لگتا ہے۔ رہ رہ کر اس کی یادیں ذہن میں کروٹ بدلتی رہتی ہیں۔ آہیں بھر بھر کر اس کے قصے لوگوں کو سنائے جاتے ہیں اور یہ قصے سنائے جاتے ہیں 'حال' میں۔ حال جو مستقبل کا معمار ہے، 'حال' جو حقیقت ہے اور حال، جو بیش قیمت ہے، اس کو نذر کیا جاتا ہے ماضی کے افسانوں میں۔ میں اس بات مخالف نہیں کہ ماضی کی جانب پلٹ کر نہ دیکھا جائے مگر بس چند پل اور وہ بھی صرف احتساب کے لئے کہ کہاں کوئی کوتاہی ہوئی اور اب اس لغزش سے کیسے بچا جائے۔ بس! ماضی کا پورا افسانہ یہیں تک محدود ہوتا چاہیئے۔

"آج" حقیقت ہے اور بہت طاقتور بھی ہے۔ یہ آپ کا ماضی چاہے کتنا ہی شاندار رہا ہو، البتہ اگر آپ نے "آج" سے کھلواڑ کیا تو یہ آج، آپ کے ماضی کا چہرہ ایسا مسخ کر کے رکھ دے گا کہ شناخت مشکل ہو جائے گی اور مستقبل کے لئے کتنے ہی حسین خواب آپ نے سجے ہوں، اگر آج سے مذاق کیا تو ان ست رنگے خوابوں میں تیرگی اور سیاہی پھیل جائے گی۔

وقت دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ اسی وقت کا نام 'آج' ہے۔ اس سے کوئی مذاق، کوئی کھلواڑ کا مطلب ہے خود اپنی ہستی اور اپنے وجود پر کوئی سوالیہ نشان لگا دینا۔ مگر ہمارے ہاں اس چٹان سے ٹکرانے کی بھی جسارت کی جاتی ہے اور نتیجہ معلوم۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ ان ہولناک نتائج کے باوجود ہمارے طرز زندگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔

تضیع اوقات ہمارا قومی مشغلہ ہے۔ بہت بے روح اور بے حس بن کر ہم وقت ضائع کرتے رہتے ہیں اور پھر دوسروں کی ترقی دیکھ کر حسد میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ کوئی معجزہ کوئی کرشمہ ہمارے ہاں کیوں نہیں وقوع پذیر ہوتا! دراصل تضیع اوقات کا سبب فرار کی ذہنیت۔ انسان جب

زندگی کے تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتا۔ زندگی کی
مشکلات کا مقابلہ اس کے بس میں نہیں رہتا۔
وہ اندر سے پوری طرح ٹوٹ چکا ہوتا ہے
اور زندگی کی ٹوٹی ہوئی کڑیوں کو جوڑ کر نئے
سرے سے زندگی شروع کرنے کا اعتماد و سلیقہ
اس میں نہیں ہوتا تو وہ وقت گزاری کرتا ہے کہ
چلو کسی طرح آج کا دن گزر گیا، کل بھی کسی
طرح کٹ ہی جائے گا اور زندگی جوں توں کرکے
گزر ہی جائے گی۔ ان افراد کی زندگی گزر بھی
جاتی ہے مگر ایک بے مقصد و بے رنگ و لذت
زندگی!

وقت کی بے حرمتی کی سب سے بڑی مثال
آج کا کام کل پر ٹالنا۔ اس مرض کا یوں تو ہمارا
پورا سماج شکار ہے، البتہ طلبہ میں یہ مرض
بے حد عام ہے۔ مثلاً ایک طالب علم جب پڑھنے
بیٹھتا ہے کہ اسے یہ مضمون پورا کرنا ہے تو اچانک
اسے خیال آتا ہے کہ "آج" نہیں کل۔ کیوں کہ
آج دن کچھ اچھا نہیں جا رہا ہے یا آج اس کا
موڈ نہیں بن رہا ہے یا آج اس کے ذہن پر یکسوئی
نہیں ہے یا آج وہ یہ مضمون بہتر طریقے سے نہیں
پڑھ سکے گا۔ نہیں، کل ٹھیک رہے گا کیونکہ کل
کا دن جو آنیوالا ہے وہ بڑا سہانا ہوگا۔ بڑا اچھا
دن ہوگا، کل موڈ بھی اچھا رہے گا اور کل میرے
سارے مسائل حل ہوجائیں گے ۔۔۔۔ غرض کہ
اسے 'آج' کی حقیقت پر یقین نہیں ہے مگر 'کل'
جو غیر یقینی ہے، اس کے بارے میں اسے کئی خوش
فہمیاں ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں اس آنیوالے کل
میں کیا ہوتا ہے؟ عام لوگ بھی 'آج' کو چھوڑ کر
یہ سوچتے بیٹھتے ہیں کہ آنے والا کل سنہرا ہوگا، سارے
مسائل کل حل ہوجائیں گے، کل کی صبح خوشحالی کا
پیام لے آئے گی وغیرہ۔ جنہیں بے بنیاد ہوائی قلعے
بنانے کا شوق ہے وہ بنائیں، مگر حقیقت صرف یہ ہے
کہ 'آج' ہی کی بنیاد پر "کل" کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔
اب یہ بنیاد ہی دلدل ہو تو آپ عمارت کہاں اور
کیسے بنائیں گے۔

طلبہ سے جب یہ کہا جاتا ہے کہ وقت برباد نہ کرو
پڑھائی کرو تو وہ عام طور پر جواب دیتے ہیں: صرف 'آج'
ہی کی تو بات ہے۔ اب بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ یہ
'آج' ہی کا کیا مطلب ہے؟ یہ 'آج' ہی تو زندگی ہے۔
اسی کو آپ نظر انداز کر رہے ہیں اور ایک حسین کل کی آس
بھی لگائے بیٹھے ہیں! مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ زندگی
کے ہر دن کو وہ 'آج' ہی کہہ کر گزارتے ہیں۔ زندگی کی
جھلستی ہوئی دوپہر میں بھی اور ڈھلتی ہوئی شام میں بھی۔

زندگی میں کامیاب وہ کامران افراد وہ ہیں جو
اپنی زندگی کے لئے کوئی خاکہ، کوئی منصوبہ پورے اعتماد کے
ساتھ تیار کرتے ہیں اور اس کی تکمیل میں جٹ جاتے ہیں۔
وہ نہ گزرے ہوئے کل کے سائے سے خوف کھاتے ہیں نہ آنیوالے
کل کے لئے پریشان رہتے ہیں۔ وہ صرف اور صرف 'آج' میں
یقین رکھتے ہیں۔ آج کو عزت دیتے ہیں، آج ہی کو زندگی
سمجھتے ہیں۔ کسی حسین 'کل' کے پیچھے نہیں بھاگتے۔ وہ تو
سائے کی طرح ان کے ساتھ چلتا رہتا ہے لہٰذا خصوصاً طلبہ
کو چاہیئے کہ وہ ایک حسین کل کا سپنا ضرور دیکھیں مگر تھوڑی
دیر۔ اس کے بعد 'آج' میں جٹ جائیں، نتیجے کے بارے
میں مشکوک ہونے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے کہ 'آج' ہی پر 'کل'
کی بنیاد ہے ——— ٭٭

ہمارے مسائل

ڈاکٹر محمد اشتیاق قریشی

[ہم متذکرہ بالا عنوان کے تحت قوم کے ہمدردوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ملی اور قومی مسائل پر قلم اٹھائیں۔ اس بار ہم ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین قریشی کے خیالات سے اس عنوان کا آغاز کر رہے ہیں .....]

تعلیمی بیداری

مسلمانوں کی کوئی تنظیم اگر اپنے ایجنڈے میں تعلیم کے فروغ کو اولیت نہیں دیتی۔ تعلیمی اداروں کے قیام اور ان کو معیاری بنانے پر اپنی توانائی صرف نہیں کرتی۔ گاؤں اور شہر سے یکساں رابطہ قائم کر کے ہر جگہ ضرورت کے مطابق کوشش نہیں کرتی تو وہ تنظیم خواہ کتنی بڑی ہو اور اس کے پاس کتنی ہی افرادی قوت ہو وہ معاشرے پر اثر انداز نہیں ہو سکتی اور نہ اس میں کوئی موثر تبدیلی لا سکتی ہے۔ جن لوگوں نے ایک چھوٹا سا بھی ادارہ قائم کیا وہ گرد و پیش میں تبدیلی لانے میں کامیاب ہو گئے۔ تعلیمی ادارہ برابر پھل دیتا رہتا ہے اگر اس کی نگرانی ہوتی رہے اور حفاظت کی جائے تو اس کی توانائی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مسلمان عرصہ سے جذباتی باتوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اس لئے ہوشیار لوگ ان کی اس کمزوری سے پورا فائدہ اٹھا کر اپنی قیادت کھڑی کر لیتے ہیں اور قوم کو کسی گڑھے میں ڈال کر غائب ہو جاتے ہیں۔ قوم میں جب اکثریت جاہلوں کی ہوگی تو وہ کوئی فیصلہ سوچ سمجھ کر نہیں کر سکتے جس نے انہیں گمراہ کر دیا وہ اسی طرف چلے گئے۔ ہندوستان کے مخصوص حالات میں تو یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔ مسلمانوں میں عمومی تعلیم، عمومی بیداری اور عمومی مربوط تعمیری اور اصلاحی پروگرام ان کے مسائل کے حل میں مفید اور معاون ہو سکتے ہیں۔ کاش کہ وہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ سکتے۔ مسلمانوں کی مختلف تنظیمیں کچھ نہ کچھ مفید کام کرتی ہیں لیکن ترتیب صحیح نہ ہونے کی وجہ سے اور تعلیم کو مرکزی حیثیت نہ دینے کی وجہ سے ان کی افادیت محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ اکثر کا تو نام و نشان بھی مٹ جاتا ہے۔

مسلمانوں کی کمزوری

مسلمانوں کی ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ خاموش کام کرنے کے بجائے معمولی سی بات پر اچھلنے کودنے لگتے ہیں۔ نام و نمود اور شہرت کا شوق بڑھ گیا ہے۔ مخالفین بھی ان کی اس کمزوری سے واقف ہیں وہ بہت آسانی سے انہیں سڑکوں پر لے آتے ہیں اور پولس سے بھڑا کر خود غائب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان کی حکمت عملی ان کے مخالفین کو پہلے معلوم ہو جاتی ہے ان کی طرف سے اقدام نہیں ہوتا کاٹ پہلے ہو جاتی ہے مسلمانوں کو اس ملک میں ایک ایسی جماعت کی حیثیت سے رہنا ہے جسے نہ تو نرم چارہ سمجھا جائے اور نہ بھیڑیا سمجھا جائے بلکہ ایک ایسی معقول اعتدال پسند جماعت سمجھا جائے جو ریشم کی طرح نرم ہو لیکن وقت پڑ جائے تو فولاد معلوم

اصلاحِ معاشرہ

آجکل اصلاحِ معاشرہ کی اصطلاح چل پڑی ہے۔ ستم یہ ہے کہ خود وہ سارے کام کرتے ہیں جن کے خلاف جلسے منظم کرتے ہیں

اصلاح کا کام دبے پاؤں ہوتا ہے اور کسی کو اس کی آہٹ بھی نہیں ہوتی ہے اس کام کی اول شرط اخلاص اور خاموش کوشش ہے اس کا سب سے اہم ذریعہ دینی ادارے ہیں جہاں قرآن و حدیث کا درس دیا جاتا ہے اگر اس ماحول میں معاشرہ موجود نہیں ہے تو اصلاح معاشرہ کی مہم محض دھوکہ ہے اور اپنے نفس کی تسکین اس سے زیادہ ہوتی ہے جس کام میں صرف دوسروں کو مخاطب کیا جاتا ہے۔

تین باتوں پر توجہ

جو مسائل ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جن سے ہمیں نہ صرف دن رات سابقہ ہے بلکہ ہمارے مستقبل کا ان پر انحصار ہے ہم ان سے تو چشم پوشی کرتے ہیں اور جن مسائل سے کوئی بڑا مقصد حاصل ہونے والا نہیں ہے ان پر ہم توانائی صرف کرتے ہیں یہ کوئی خوش آئند بات نہیں ہے۔ ہم اس وقت تین باتوں پر پوری توجہ دیں۔

اول دینی و عصری تعلیم اور ان سے متعلق اداروں کو بے حد معیاری بنانے پر۔ دوسری کوشش عوامی شعور بیدار کرنے پر گاؤں اور شہر کے ہر طبقہ میں خواہ جاہل ہو یا پڑھا لکھا۔ تیسری کوشش آپس میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا کرنے پر اس کوشش کے نتائج پوری طور پر سامنے آنے شروع ہو جائیں گے۔ سیاسی تبدیلیوں سے بھی یہ کام متاثر نہیں ہوگا وہ تمام مسائل خواہ سیاسی ہوں یا معاشی ان کا حل کرنا بھی آسان ہوگا بغیر اجتماعی شعور اور سیاسی طاقت کے ہم اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکیں گے۔

N.K.T.F کا بقیہ پروگرام

نقش کوکن کے دفتر سے حسب سابق کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کے تمام ہائی اسکولوں کو N.K.T.F کے سرکیولر بھیجے جا رہے ہیں۔ صدر معلمین اور معلمات سے گزارش ہے کہ وہ ان پر توجہ فرمائیں۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ کوکن کے ہر ضلع میں ۲۵/۲۵ ہائی اسکولز ہیں مگر ہر ضلع سے ۱۲/۱۰ ہائی اسکولز ہی شریک مقابلہ ہوتے ہیں۔ اس عدم تعاون کی وجہ کیا ہے اور اس کا علاج کیا ہوگا؟ —
یہ ذرا کوئی ہمیں بتلائے تو ہم اس خامی کو (اگر ہم میں کوئی ہے) دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ علم دوست حضرات سے اس سرگرمی کے لئے ملنے والے تعاون کی ناقدری نہ ہو بلکہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔

امسال تعلیمی مقابلوں کے لیے جو تاریخیں اور مراکز مقرر کئے گئے ہیں وہ اسطرح ہیں:

★ ضلع رتناگری کے لئے بتاریخ ۲۷ر نومبر ۹۹ء شہر رتناگری میں۔

★ ضلع رائے گڈھ کے لئے بتاریخ ۲۸ر نومبر ۹۹ء شہر مہاڈ میں۔

★ ضلع تھانہ کے لئے بتاریخ ۴ر دسمبر ۹۹ء کو کوسہ میں۔

حسب سابق تمام تفصیلات کے سرکیولرز ہائی اسکولوں کے صدر مدرسین / معلمات کے نام بھیجے جائیں گے

شرف کمالی۔ کولہاپور

استفسار

کیا کہا ہے سود کھائے ہو میاں
کیوں جہنم میں جا رہے ہو میاں

کیا خضاب جوان لگتے ہو
کیوں بڑھاپا چھپا رہے ہو میاں

پیر جی کے مرید ہیں ہم لوگ
کس کا قصہ سنا رہے ہو میاں

ہم نے سمجھا تھا کوئی دنگل ہے
تم تو صندل اٹھائے ہو میاں

شام ہوتے ہی جشن بادہ کشی
موت کو کیوں بلا رہے ہو میاں

نوسو چوہوں کی شرط جیتی ہے
آج تم حج کو جا رہے ہو میاں

ملک میں ہر طرف ہے بھوک ہی بھوک
جشن کس کا منا رہے ہو میاں

گر گئے ہو یہ ٹانگ اونچی ہے
شان اپنی دکھا رہے ہو میاں

کس کی تازہ غزل چرائی ہے
آج محفل پہ چھا رہے ہو میاں

سجدہ وہ ہے کہ دل بھی جھک جائے
خالی سر کیوں جھکا رہے ہو میاں

تم کو کیسے شرف بھلائے کوئی
تم نظر میں سما رہے ہو میاں

قاضی فراز احمد۔

جنگ کا بوجھ

جنگ کا بوجھ اٹھائے ابھی کچھ دن گزرے
غم کی لاشوں کو دبائے ابھی کچھ دن گزرے

پھر ہواؤں کا بدلتا ہوا رخ کہتا ہے
پھر تباہی کا یہ چلتا ہوا رخ کہتا ہے

ہم نے بارود پہ گلزار سجا رکھا ہے۔

خاک اور خون کے چہرے پہ تباہی کا جلال
تیسری جنگ کے آثار و قرائن یہ مآل

وادیاں قبر سی بن جائیں گی انساں کیلئے
زندگی ایک خطا ہو گی گلستاں کیلئے

وقت بہکے ہوئے لمحوں کا خطرناک سفر

آگ دامن کی بجھائے ابھی کچھ دن گزرے
موت کا راگ سنے ہاں ابھی کچھ دن گزرے

آؤ اس دور کو کچھ دیر سجالیں ہم تم

○○

❖ انجم عباسی

اردو ذریعۂ تعلیم کے مسائل

آجکل تعلیمی درسگاہوں اور درس کاروں پر طنز و تشنیع کے پتھر برسانا ایک فیشن بن گیا ہے۔ جن کے پاس سوجھ بوجھ کا مادّہ نہیں ہوتا وہ تو اس ریل پیل میں حصہ لینے سے نہیں چوکتے (ورنہ ان کا وقت کیسے گزرے گا ؟) لیکن ہمارے دانش مند اور سوجھ بوجھ رکھنے والے طبقے میں بھی کئی حضرات ایسے ہیں جو حقائق کا جائزہ نہیں لیتے اور تعلیمی گراوٹ کے لئے مدرسین کو ہدفِ ملامت بناتے رہتے ہیں۔

جہاں تک تعلیمی معیار کی بات ہے اس کی گراوٹ کے بارے میں شکایت عام ہے اور اس ضمن میں اردو مدارس کے بارے میں تو انتہائی غیر اطمینان بخش صورت حال کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ اردو مدارس سے تعلیم پانے والے طلبہ زندگی کے ہر شعبے میں کامیاب و سربلند رہے اور انہوں نے سماجی خدمات اور سیاسی قیادت میں بھی امتیازی رول ادا کیا۔ آج حالات بالکل برعکس ہیں ہمیں اردو ذریعۂ تعلیم کے تعلق سے پیدا شدہ مسائل حل کرنے کی دیانتدارانہ کوشش کرنی ہوگی اور یہ وہ مسئلے ہیں جو دیگر زبانوں کے مدارس کو عمومی طور پر پیش نہیں آتے۔

اردو ذریعۂ تعلیم کے مدارس میں آنے والے طلبہ کے والدین غریب اور نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے اکثر اپنے بچوں کو خانہ پری، کے لئے تعلیم دیتے ہیں۔ وہ بچے کو ایک بار مدرسے میں داخل کرنے کے بعد پھر کبھی یہ دیکھنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے کہ ان کا بچہ مدرسے جارہا ہے یا نہیں یا بچے کی تعلیمی حالت کیسی ہے ؟ اکثر والدین کی معاشی ابتری انہیں اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتی کہ وہ گھر پر اپنے بچے کی پڑھائی پر توجہ دیں یا ٹیچروں سے پڑھائی کے بارے میں تبادلۂ خیال کرتے رہیں۔ جن لوگوں کو فرصت نصیب ہوتی ہے، ان کے پاس اس قسم کا تعلیمی شعور نہیں ہوتا۔ غرض اردو، طلبہ کی غیر حاضری، پابندیٔ وقت اور پڑھائی میں کوتاہی اور کمزوری نیز اچھی عادتوں کا فقدان ایسے مسائل ہیں جن کو حل کرنے میں والدین اور سرپرستوں کا تعاون بہت ضروری ہے اور بدنصیبی سے ہماری قوم تعلیم و تربیت کے معاملے میں اتنی بیدار نہیں ہے جتنی دوسری قومیں ہیں۔ جس کی وجہ سے اردو مدارس میں ان مسائل کو حل کرنے میں اساتذہ کوشش بھی کرتے ہیں۔ تب بھی انہیں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ تعلیم و تربیت سے عاری گھریلو ماحول کی وجہ سے طلبہ میں علم کا شوق بھی نہیں ہوتا۔ انہیں مدرسے میں گھٹن محسوس ہوتی ہے۔ وہ محنت اور جانفشانی سے جی چراتے ہیں۔ ان میں مطالعے کا جذبہ نہیں ہوتا۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے، محنتی اساتذہ کی کوششیں بھی رائیگاں جاتی ہیں اور پھر اردو ذریعۂ

تعلیم کے مدارس اور مدرسین کے بارے میں غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں۔

اردو مدارس کے تعلیمی معیار کے انحطاط کے ذمہ دار جہاں والدین و سرپرست اور طلبہ ہیں وہاں اساتذہ بھی ذمہ دار ہیں۔ اس مقدس پیشے میں کچھ ایسے لوگ بھی گھس آئے ہیں جنہیں تعلیم و تدریس سے دلچسپی نہیں، محض ذریعۂ معاش کی خاطر اس پیشے کو اپنائے ہوئے ہیں۔ ایسے اساتذہ کے پاس وہ احساسِ ذمہ داری نہیں ہوتا، جو طلبہ کے تعلیمی معیار کو بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور چونکہ ہمارے معاشرے میں ایسے صحت مند تعلیمی معیار کا فقدان ہے جو قابل اور لائق اساتذہ کی وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کرتا رہے، اس لئے جب محنتی اور قابل اساتذہ ناکارہ اور غیر ذمہ دار اساتذہ کو بھی "سرفراز" اور "سرخرو" دیکھتے ہیں تو ان کے حوصلے سرد پڑ جاتے ہیں اور ان کی کارکردگی مدھم پڑ جاتی ہے۔

اس کے علاوہ اردو مدارس میں اساتذہ کی کمی بھی غیر اطمینان بخش معیار تعلیم کا ایک بڑا سبب ہے۔ جتنی کلاسیں ہوتی ہیں اتنے اساتذہ کا تقرر نہیں ہوتا اور ہوتا بھی ہے تو تعلیمی سال کا کافی حصہ گزر جانے پر یہ رویہ پرائیویٹ اور سرکاری مدارس دونوں جگہ پایا جاتا ہے۔ گاؤں میں عام طور پر سرکاری مدارس ہوتے ہیں وہاں ایک ٹیچر کے ذمے دو دو کلاسیں ہوتی ہیں ظاہر ہے کہ بیک وقت دونوں کلاسوں کی وجہ سے تعلیم کا کافی نقصان ہوتا ہے اور تعلیمی معیار پست رہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اساتذہ کا تقرر طلبہ کی تعداد پر نہ ہو بلکہ کلاسوں کے لحاظ سے ہو۔ جتنی کلاسیں ہوں گی، اتنے ہی اساتذہ کا تقرر لازمی قرار دیا جائے۔ ہماری حکومت دفاع وغیرہ کے معاملات پر پانی کی طرح پیسہ خرچ کرتی ہے۔ تعلیم کا معاملہ بھی اتنا ہی اہم ہے اگر ملک کو اچھے تعلیم یافتہ اور تہذیب یافتہ شہری میسر نہ ہوں گے تو حکومت کے استحکام کی کیا صورتحال رہے گی؟ مگر یہ افسوس کا مقام ہے کہ تعلیم کو In Put اور Out Put کی میزان میں تولا جاتا ہے۔ اس نظریے کو ہمیں بدلنا ہوگا۔

اکثر اردو مدارس کی عمارتیں کافی خستہ و شکستہ ہوتی ہیں۔ بوسیدہ اور گندی دیواریں، تنگ و تاریک کمرے، نہ پینے کے پانی کا مناسب انتظام، نہ معقول فرنیچر، اس قسم کی پراگندگی بہتر تعلیمی ماحول پیدا کرنے میں مانع رہتی ہے۔ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت اور ان کی شخصیت کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ مدرسے کا ماحول ان کے اپنے گھروں کے ماحول سے زیادہ خوشگوار اور پرکشش ہو۔ اور جب مدرسے کی عمارت ہی شکستہ حالت میں رہے گی تو وہاں دوسرے وسائلِ تعلیم کی فراہمی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے مدارس مسلم معاشرے کی بدحالی کے مرقعے ہوتے ہیں۔ سوشل ورک، کے زعم میں کئی پرائیویٹ ادارے اردو اسکولس اور ہائی اسکولس قائم کرنے ہی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ ان میں بہتر تعلیمی ماحول کی فراہمی پر توجہ نہیں دیتے۔

اردو مدارس میں اکثر طلبہ غریب اور نادار ہوتے ہیں اس لئے ان کو درسی (بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

یہ آج کا عہد ہے [illegible] کی موت
تکمیل آدمیت ہے مذاق عمل کی موت
تابانیِ فکر میں بہار وجشن کا رنگ
ویرانیِ نگاہ مقام وتجمل کی موت
مطلوب ہوسکی نہ کہیں بے خودی مگر
ہوگی جنوں کی موت خرد کے خلل کی موت
بنیاد جس کی خون غریباں کا ہو سبب
ہے ثروت و سرود نشاطِ دول کی موت
انساں ہو صلح جو اگر محفوظ ہو جہاں
پیغام امن کیا نہیں جنگ وجدل کی موت
مجبوریِ حیات سے مرعوب ہے فضا
کس درجہ ہوگئی ہے گراں آجکل کی موت
شعر وادب کا حسن فراواں اسی میں ہے
ساقی نہیں گوارا نہیں ہے غزل کی موت

[illegible]

[illegible]
غموں کے بوجھ تلے دب گئے ہیں ہم ایسے
کسی کو یاد کیا اور کسی کو بھول گئے
ہمارے قلب میں احساس کمتری نہ رہا
تمہارا ساتھ ملا ہے سبھی کو بھول گئے
سمجھ میں آ نہ سکا مقصد حیات ہے کیا
خودی کی چھاؤں میں ہم بے خودی کو بھول گئے
جدید دور کی رعنائیاں لبھا نہ سکیں
دکھوں کا سنگ رہا اور خوشی کو بھول گئے
نہ بھول سکے کم کبھی سیلاب اور بھونچال
رہ حیات میں ہم بندگی کو بھول گئے
ہماری آنکھوں میں پاؤ گے کیا نمی کے سوا
زمانہ ہو گیا ساحر ہنسی کو بھول گئے

خطیب سہابی

بس خودی اک مرحلہ ہے تیرے میرے درمیاں
یہ نہیں تو اور کیا ہے تیرے میرے درمیاں

ق

تو ہے ہر لمحہ مرے دل سے رگِ جاں سے قریب
کب ذرا بھی فاصلہ ہے تیرے میرے درمیاں

٭٭

تیرا جلوہ دیکھ کر بیخود ہوا تھا میں کبھی
آج کیوں پردہ پڑا ہے تیرے میرے درمیاں
جو تجھے بھیجا تھا میرے دل نے برسوں پیشتر
وہ پیام اب تک رکھا ہے تیرے میرے درمیاں
گردشِ ایام میں اور خواہشوں کے دام میں
ہر بشر الجھا ہوا ہے تیرے میرے درمیاں
وقت کے جانے سے پہلے آؤ ہم اس کی سنیں
وقت کی اب کیا صدا ہے تیرے میرے درمیاں
زندگی کے سوچتے ہیں خطیب اس درد میں
کون اب ان سے جدا ہے تیرے میرے درمیاں

عاقل کھوکھیلوی (اسلام گڑھ)

وفا کی راہ کیا کچھ نہ حادثے ٹوٹے
ارادے بدلے ہمارے نہ حوصلے ٹوٹے
عدو نے جبر و تشدد سے آزمایا بہت
نہ عزم ٹوٹا ہمارا نہ حوصلے ٹوٹے
وہ پاس آکے بھی اپنے نہ ہوسکے پھر بھی
ہمیں خوشی ہے کہ دوری کے فاصلے ٹوٹے
تھا اذنِ عام کیا جائے قتل قاتل کا
مگر جو قتل ہوئے ہم تو قاعدے ٹوٹے
سلوک مجھ سے کیا اس طرح عزیزوں نے
خلوص و پیار و محبت کے واسطے ٹوٹے
یہ ایک دور ہے [illegible]
وہ ایک دور کہ بت ٹوٹے بتکدے ٹوٹے
کیا تھا قصد سنائیں گے حال دل عاقل
انہیں جو دیکھا خیالوں کے سلسلے ٹوٹے

1 کے فسادات میں اسماعیل یوسف کالج جوگیشوری کے کیمپس میں قائم شدہ مسجد کو کافی نقصان پہنچایاگیا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے عزیز ملا صاحب نے کالج کے غیر دمہ دارانہ اقدام اور کالج کی دیگر جائیداد کو واقف کی شرائط کے حلاف دوسروں کو دیئے حانے پر اور واقف سر محمد یوسف سے حکومت نے بحیثیت ٹرسٹی ان کی شرائط پر عمل پیرا ہونے کی ذمہ داری قبول کرنے کے باوجود ۵۰ سالوں میں اور بالخصوص 1950 کے بعد متواتر شرائط کی حلاف جو کارروائیاں کیں اس کی پوری تفصیل بمبئی ہائی کورٹ میں دائر پٹیشن میں واضح کردی گئی ہے۔

ان تمام حقائق اور دستاویز کو ڈھونڈ نکالنے میں عزیز ملا صاحب کو ٦ سال کا عرصہ لگا۔ ٹھوس ثبوت جمع کرنے کے بعد جناب عزیز ملانے ڈاکٹر اے یو شیخ سابق آئی ایس افسر اور سابق میونسپل کمشنر، جناب حسیب بلوائی (سابق وزیر قانون) کے ساتھ ملکر رٹ پٹیشن نمبر 1884/99 بمبئی ہائی کورٹ میں چیف جسٹس وائی کے سبھروال اور جسٹس کپاڈیہ کے سامنے داخل کی۔ اس کی شنوائی ١٩/جولائی ۱۹۹۹ء کو ہوئی اور حکومت کے خلاف رٹ منظور کی گئی۔ ایڈوکیٹ رفیق دادا اور ایڈوکیٹ سعید اختر نے پیروی کی۔ مکمل تفصیل حسب ذیل ہے۔ (ادارہ)

۱۹۱۴ء میں سر محمد یوسف نے ٨ لاکھ روپیہ کا گراں قدر عطیہ مسلمان بچوں کی تعلیمی ترقی کے لئے اس وقت کے بمبئی کے گورنر کو دیا۔ گورنر ان کاونسل نے کافی غوروخوض اور تمام معاملات کی جانچ کے بعد اس عطیہ کو مسلمانوں کی تعلیمی فلاح و بہبود کے لئے قبول کیا۔ سر محمد یوسف نے یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ اس عطیہ سے ایک ایسے کالج کی بنیاد ڈالی جائے جس سے اس وقت کے صوبہ بمبئی جس میں گجرات، سندھ، کرناٹک اور موجودہ مہاراشٹر بھی شامل تھا کے مسلمان فیض یاب ہو سکیں۔ اس کام میں سر سلطان آغاخان، جناب رفیع الدین شیخ اور ابراہیم رحمت اللہ اپنی رائے گورنر صاحب کو اور سر محمد یوسف کو دیتے رہے۔ اس دوران جنگ عظیم شروع ہو گئی اور اس معاملہ میں کافی سالوں تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

سر محمد یوسف نے اس پر اعتراض اٹھایا کہ چونکہ معاملہ طویل ہو چکا ہے لہٰذا جو عطیہ انہوں نے دیا ہے وہ انہیں واپس کر دیا جائے۔ گورنر صاحب نے سر محمد یوسف کی اس پیش کش کو ایڈوکیٹ جنرل کی رائے کے لئے بھیج دیا جنہوں نے تمام تفصیلات پر غور کے بعد فیصلہ دیا کہ عطیہ قبول کرنے کے بعد اسے واپس لوٹایا نہیں جا سکتا۔

اس کے بعد گورنر نے سر محمد یوسف سے التماس کی کہ اس دوران اس رقم سے آئے ہوئے منافع کو بچوں کی اسکالر شپ میں تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے مگر سر محمد یوسف نے ان سے کہا کہ جس مقصد کے لئے انہوں نے یہ عطیہ دیا ہے، اس میں وہ کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے۔ اس دوران گورنر صاحب نے سر محمد یوسف کو لکھا کہ سر سلطان آغا خان پہلی جنگ عظیم کے ختم

ہوسکے تب ہندوستان واپس نہیں آسکیں گے تب اگر وہ چاہیں تو مسلمانوں کے لئے ایک اسکول تعمیر کریں۔ مگر اس بات کو بھی سر محمد یوسف نے اپنی رضامندی دینے سے انکار کردیا۔ اور دہرایا کہ جس مقصد کے لئے یہ رقم گورنر صاحب کو دی ہے اور جو انہوں نے قبول کی ہے اسی مقصد پر اسے خرچ ہونا چاہئے۔ وہ مقصد مندرجہ ذیل تھا

-

۱ مسلمانوں کے لئے بمبئی کے مضافات میں ایک رہائشی کالج تعمیر کیا جائے۔

۲ کالج میں عربی اور فارسی کا انتظام کیا جائے۔

۳ مسلمان بچوں کو اسکالر شپ مہیا کی جائے۔

۴ مسلمان بچوں کو عبادت کیلئے ایک مسجد تعمیر کی جائے۔

گورنر ان کاونسل نے یہ تمام شرائط قبول کئے صرف اسکالر شپ کے بارے میں 1906 کی شملہ کانفرنس کے تحت ممکن نہیں تھا لہٰذا اسے اس وقت تک قبول نہیں کیا جاسکتا تھا جب تک کہ حکومت کی پالیسی میں تبدیلی نہیں لائی جاتی۔ اس کے بعد حکومت نے ایک ریزولیوشن کے تحت سر محمد یوسف کی مندرجہ بالا شرائط کو منظور کرلیا۔ جوگیشوری میں ایک جگہ کا انتخاب کیا جو ۶۲ ایکڑ اور ۴۴ گنٹے پر مشتمل تھی۔

۱۸ ارمارچ ۱۹۳۴ء کو کالج کی تعمیر کا سنگ بنیاد گورنر کے ہاتھوں رکھا گیا اس وقت گورنر نے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے سر محمد یوسف کی ان کوششوں اور عطیہ کو سراہا اور کہا کہ مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے تعلق سے ایک بہت اہم کردار ادا کیا گیا ہے۔ اس سے آنے والی نسل تعلیم سے بہرہ ور ہو سکے گی۔

۱۹۳۷ء میں کالج کی تعمیر مکمل ہو کر کالج کا افتتاح گورنر کے ہاتھوں ہوا۔ اس وقت کالج کے پرنسپل کے لئے جستجو شروع ہوئی اور ڈاکٹر محمد بذل الرحمٰن کا انتخاب کیا گیا۔ ان کی تعلیمی خدمات اور مسلمانوں کے لئے تعلیمی ترقی کی لگن کی وجہ سے مختصر عرصے میں ہی کالج نے اپنا ایک اہم مقام اس وقت کے تعلیمی اداروں میں بنا لیا تھا اور یہاں سے مستفیض طلبہ کئی اہم عہدوں پر فائز ہو چکے ہیں جن میں ڈاکٹر اے یو شیخ (سابق سکریٹری ایجوکیشن حکومت مہاراشٹر و سابق میونسپل کمشنر)، ڈاکٹر رفیق ذکریا (سابق وزیر حکومت مہاراشٹر)، جناب میڈھیکر (سابق ڈائرکٹر جنرل آف پولس مہاراشٹر)، جناب حسین دلوائی (سابق وزیر قانون)، جناب پران لال وہرا (سابق اسپیکر مہاراشٹر اسمبلی) شرف الدین پیرزادہ (سابق وزیر خارجہ حکومت پاکستان) اور ان گنت دیگر افراد جو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

۱۹۵۰ء کے بعد گورنمنٹ آف بمبئی نے اس بنیاد پر کہ حکومت کا پیسہ صرف مسلمانوں پر Constitution کی دفعہ 29 کے تحت خرچ نہیں کیا جاسکتا لہٰذا اس شرط کو خارج کردینے کی سٹی سول کورٹ بمبئی سے درخواست کی جسے Ex Parte کورٹ نے منظوری دے دی۔ اس آرڈر کے خلاف ہائی کورٹ میں 1957 میں اپیل دائر کی گئی عدالت میں حکومت اور سر محمد یوسف کے درمیان آپسی Cousent Terms کے تحت سٹی سول کورٹ کے آرڈر کو باطل قرار دیا گیا اور یہ بھی طے پایا کہ جب تک حکومت بحیثیت ٹرسٹی ادارہ چلاتی رہے گی اس وقت تک مسلمانوں کو 20%

اسے ... کی تحویل

... اس کالج کی جائیداد بھی ...

... بھی اس کالج کی اسپورٹس کی جگہ کو

... "Sports Complex" میں

تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی جس سے وہ افراد جن کا

کالج سے تعلق نہیں فائدہ اٹھا سکیں گے اس طرح کالج کی

تعمیر کی جگہ محدود کر دی گئی۔ اس کے علاوہ کالج کی دس

ایکڑ اراضی کو پولس کے مکانات تعمیر کرنے کے لئے

منتقل کرنے کی سفارش کی گئی۔ اس کے علاوہ پانچ پانچ ایکڑ

کے دو پلاٹ کشتی کے اکھاڑوں کو دینے کی سفارش کی گئی۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر اے یو شیخ، عزیز

... اور حسین دلوائی نے ممبئی ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن

نمبر 1884/99 دائر کی۔ جس کو پچھلے ہفتہ ممبئی ہائی

کورٹ کے چیف جسٹس وائی کے سبھر وال اور جسٹس

... پر مشتمل ڈویژن بنچ نے منظور کر لیا اور حکومت پر

پابندی لگادی کہ جب تک کہ کورٹ کی طرف سے اس

رٹ پٹیشن پر کوئی فیصلہ نہیں ہوتا حکومت کسی بھی

پراپرٹی کو فروخت یا منتقل نہیں کر سکتی۔ دوسری بھی

پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ جو کورٹ کے آرڈر میں درج

ہیں۔ اس تاریخی فیصلے سے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے

جس کا خواب سر محمد یوسف نے دیکھا تھا اب پورا ہوتا نظر

... مسلمانوں کو بھی اپنی قابلیت اور بصیرت کے

... کو پورا کرنے میں ہر طرح کا تعاون کرنا

... میدان میں دوسروں کے مقابلے میں

(بقیہ صفحہ ۲۰ سے جاری) کتابیں اور وسائل تعلیم بھی میسر نہیں آتے۔ کئی مقامات پر ان اشیاء کی فراہمی کا انتظام کیا جاتا ہے مگر وہ بھی ناکافی طور پر۔ درسی کتب کے ساتھ تعلیمی اشیاء کی فراہمی ایک لازمی امر ہے جو تعلیم کے حصول میں کافی مدد معاون ہوتی ہے۔

غرض اردو ذریعہ تعلیم کو مؤثر اور کارگر بنانے کے لئے مندرجہ بالا مسائل حل کرنے کی دیانت دارانہ کوشش ضروری ہے۔ اسی وقت اطمینان بخش صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔

حسن علی جھمانے

ہندوستانی مسلم نوجوان کردار کے آئینے میں

قوم و ملت کے نوجوانوں پر اس قوم و ملت، خاندان نیز ملک کو فخر اور ناز ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ والدین، رشتہ دار، خاندان، قوم و ملت اور دیش کا بیش بہا اور قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ جس قوم کے نوجوان تعلیم یافتہ، باسلیقہ، باشعور، خوش مزاج اور صحت مند ہوتے ہیں اس قوم و ملت کو ترقی کرتے دیر نہیں لگتی۔ بااخلاق نوجوانوں سے پوری قوم اور ملک کو بڑی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ نوجوان قوم اور ملک کے لیے نمایاں کام کر کے باعث فخر ثابت ہوتے ہیں دیگر قوموں کے نوجوانوں کی بہ نسبت مسلم نوجوانوں کو اس سطح پر دگنا رول ادا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ انہیں دین کو فوقیت دے کر دنیاوی کام کرنا پڑتے ہیں۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان آزاد ہوا۔ حصولِ آزادی کی خاطر اس وقت کے مسلم نوجوانوں اور رہنماؤں کی ملک و قوم کے لئے دی ہوئی قربانیاں، ایثار اور کارکردگی کو لوگوں کے دلوں سے مٹانا بڑا مشکل امر ہے۔ مولانا محمد علی جوہر، ٹیپو سلطان، حضرت بیگم محل، ڈاکٹر علامہ اقبال، سر سید احمد خان، مولانا ابوالکلام آزادی، مولانا حسرت موہانی، ڈاکٹر ذاکر حسین، فخر الدین علی احمد اور ان جیسے دیگر مجاہدین آزادی کو یہ متعصب دور متعصب مورخین بھلانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں مگر اس ملک کی کثیر تعداد لوگوں کے دلوں پر مندرجہ بالا ہستیوں کے متعلق جو گہرے نقوش ثبت ہیں وہ کسی طرح زائل نہیں ہو سکتے۔ ان عظیم رہنماؤں نے ملکی سطح پر کام کرتے وقت اپنی قوم و ملت کے لئے بھی ہمیشہ نمایاں کام کیا ہے۔ جس سے رہتی دنیا تک ان کا نام امر رہے گا۔

مولانا محمد علی جوہر کی اپنی قوم و ملت کے لئے بے مثال قربانیاں۔ ٹیپو سلطان جس کے نام سے انگریز تھرآجاتے تھے کے مجاہدانہ کارنامے، ڈاکٹر علامہ اقبال کی فلسفیانہ شاعری، سر سید احمد خان کا علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کا قیام۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی بے لوث خدمات اور عظیم تصنیفات۔ مولانا حسرت موہانی کا ایثار اور بدیسی چیزوں کا بائیکاٹ۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کا جامعہ ملیہ دہلی، اور بڑی سے بڑی سرکاری کرسی پر فائز ہونے کے باوجود فخر الدین علی احمد کا قومی درد ان خدمات کو کیسے بھلایا جاسکتا ہے۔

آج ہندوستان کے مسلم نوجوانوں میں ان عظیم ہستیوں کی زندگی اور ان کے عظیم کارناموں کو سامنے رکھ کر ایک نئی روح اور عام بیداری پیدا کرنے کی از حد ضرورت ہے۔ ہندوستان کو آزاد ہوئے ۵۱ سال کا طویل عرصہ بیت چکا ہے۔ اگر ہم اپنی قوم و ملت کا آزادی کے طویل عرصہ میں ہندوستان میں بسی ہوئی دیگر قوموں کی ترقی سے موازنہ کریں تو بات ضرور سمجھ میں آئے گی کہ آزادی کے بعد ہماری قوم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ آج ہماری قوم کے نوجوانوں کو اپنے

آپ کے محاسبے کی سخت ضرورت ہے کہ ہمیں دینی اور دنیاوی اعتبار سے کس سمت بڑھنا چاہئے تھا اور ہم کس غلط سمت پر گامزن ہیں۔

بے روزگار مسلم نوجوان راستوں پر گھومتے ہوئے۔ غلط اڈوں پر بیٹھتے ہوئے، آوارہ گردی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ تو بڑا قلق ہوتا ہے۔ روزانہ کے اخبارات اٹھا کر دیکھئے جس میں چوری، ڈکیتی، شراب، عیاشی، غنڈہ گردی، بلیک میلنگ اور جتنے بھی فحش اور غیر قانونی کام ہیں ان میں مسلم نوجوانوں کے نام سر فہرست رہتے ہیں۔ جس سے پوری قوم کی گردن شرم سے جھک جاتی ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ بالکل نہیں ہے کہ تمام مسلم نوجوان ان لغو کاموں میں ملوث ہیں۔ بلکہ مسلم نوجوانوں کی ایک تعداد ایسی بھی ہے جو دین اسلام اور دنیاوی تعلیم سے سر فراز ہو کر ایک اچھے شہری کی زندگی گزار رہی ہے اور اپنی قوم اور ملک کے لئے باعث فخر بن کر ابھر رہی ہے۔ مگر اس ملک کی مسلم آبادی کے تناسب سے یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔

یہاں پر میں ایک اور پہلو پر بھی بحث کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج کل مسلم نوجوانوں کی تعلیمی پسماندگی کے دو اہم مسئلے ہیں۔ جو بڑے مہلک اور مضر ثابت ہو رہے ہیں۔ سرپرست اور قومی تعلیمی ادارے اپنی قوم کے طالب علموں اور نوجوانوں پر کافی روپیہ صرف کر رہے ہیں اور حصول تعلیم کی خاطر ہر چیز مہیا کر رہے ہیں۔ مگر ان زیر تعلیم بچوں اور نوجوانوں کو اس کی ذرہ برابر پرواہ نہیں ہے۔ اور وہ بغیر سوچے سمجھے تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر تعلیمی میدان سے بھاگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تعلیم و ہنر کو حاصل کرنا وہ ایک بھاری بوجھ سمجھ رہے ہیں۔ دسویں، بارہویں یا پندرھویں کے امتحانی نتائج پر نظر دہرائی جائے تو بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ مسلم نوجوان سوم درجے میں زیادہ کامیاب ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ذریعہ معاش کی خاطر یہ نوجوان جب شہر کا رخ کرتے ہیں تو انہیں در در کی ٹھوکریں کھانے کے باوجود روزی روٹی کا مسئلہ حل ہوتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ایک تو ان کی ادھوری یا ناکارہ تعلیم حصول معاش کے لئے رخنہ پیدا کرتی ہے اور پھر پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے چند ٹکوں پر کسی ساہوکار کی دوکان میں نوکری کرتے ہیں۔ یا تو پھر غنڈہ گردی۔ چوری، ڈکیتی، جوا شراب عیاشی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جس کا خمیازہ خود انہیں اور ان کے سرپرستوں کو بھگتنا پڑتا ہے اور جس سے قوم و ملت کے نام پر کلنک لگ جاتا ہے۔ آج ہمارے سماج میں اور قوم میں یہ لغو کام جتنا زور پکڑ رہے ہیں کسی اور قوم میں دکھائی نہیں دیتے اس کی روک تھام آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

دوسرا مسئلہ ہے مسلم نوجوانوں میں جنون کی حد تک کرکٹ کی اثر پذیری۔ مثلاً بالفرض کسی مسلم طالب علم نوجوان کا شام میں انگریزی، حساب یا سائنس جیسا سالانہ امتحان کا اہم پرچہ ہو تو وہ طالب علم صبح میں کسی گلی کے نکڑ پر، کسی کھیت یا کھلیان پر، کسی چوراہے پر یا پھر راستے میں ہاتھ میں بیٹ یا بال لئے ہوئے کرکٹ کھیلتا ہوا نظر آئے گا۔ میں کرکٹ کھیلنے کے ہرگز خلاف نہیں مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ صبح سے لے کر شام تک

صرف کرکٹ ہی کھیلا جائے اور تعلیم کا جنازہ نکالا جائے۔

ایک اور اہم مسئلہ مسلم نوجوانوں کا بے موقعہ تبلیغی جماعتوں میں نکلنا ہے۔ زیر تعلیم نوجوان مئی کی تعطیلات میں اپنی دینی اصلاح کی خاطر تبلیغی جماعتوں میں ضرور نکلیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس میں دین اور دنیا حاصل ہونے کے روشن امکانات ہیں۔ البتہ تعلیمی سال کے دوران تبلیغی جماعتوں میں نکلنے سے قطعی پرہیز کریں۔ کیونکہ اس سے تعلیم پر برے اور نقصان دہ اثرات پڑینگے۔ اللہ جل شانہٗ کوئی چیز بغیر محنت کے مہیا نہیں کرتا۔ جب یہ ہماری تبلیغی جماعتوں کا جزو لازم ہے، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہمارے نوجوان تعلیمی سال کے دوران جماعتوں میں نکلیں اور امتحانات میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہونے کی توقع کریں۔ لہٰذا ان تبلیغی جماعت کے بھائیوں سے دردمندانہ گذارش ہے کہ کہ ازراہ کرم ایسے نوجوانوں کو جماعتوں میں تعلیمی سال کے دوران ہرگز شامل نہ کریں جو زیر تعلیم ہوں۔

تمام مسلم نوجوان سب سے پہلے دین اسلام کے ماننے والے، آپ ﷺ کے امتی اور بعد میں آزاد ہندوستان کے آزاد شہری ہیں ان سے میری التماس ہے کہ وہ دین کو فوقیت دے کر بہتر سے بہتر دنیاوی تعلیم و ہنر حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ دنیا کے لوگوں کو اچھی راہ بتانے کی جو ذمہ داری دی ہے اسے ہم پوری پوری طرح نبھائیں۔ اور اپنے سرپرستوں، خاندان، قوم و ملت اور ملک کے لئے باعث فخر ثابت ہو کر اوروں کے لئے مشعلِ راہ بنیں۔

کوکن انٹر نیشنل کے منصوبے

کوکن انٹر نیشنل کی نئی میٹنگ کمیٹی کی پہلی میٹنگ عالی جناب حسین دلوائی صاحب (سابق ایم پی و سابق وزیر حکومت مہاراشٹر) کے زیر صدارت منعقد ہوئی اس میں مندرجہ ذیل منصوبوں کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کا طے ہوا۔

- کمیونٹی ہال
- غریب اور مستحق طلبہ اور میرٹ میں آنے والے طلبہ کے لئے اسکالرشپ
- ضلع کمیٹیوں کا قیام کوکن انٹر نیشنل کے منصوبوں کو زیر عمل لانے کے لئے چاروں اضلاع میں ضلع کمیٹیاں قائم کرنا۔
- ممبر شپ ڈیولپمنٹ
- کوکن ڈائرکٹری
- تعلیمی، سماجی و ثقافتی نیز میڈیکل اور دیگر شعبوں کے لئے مختلف کمیٹیوں کا قیام۔

نوٹ۔ S S C ، H.S.C. اور کالج کی اعلیٰ تعلیم کے لئے "کوکن انٹر نیشنل اسکالر شپ" کی مزید معلومات نقشِ کوکن کے آئندہ شمارے میں شائع کی جائے گی۔

لائن عبدالکریم قاضی

اعزازی جنرل سیکریٹری

O❖O❖O❖O

سل الدین پر نار روس

بھولنا بہتر ہے

انسان جب اکیلا ہوتا ہے تو نہ جانے کیسے کیسے خیالات اس کے ذہن میں آجاتے ہیں۔ میرے ذہن میں خیال آیا کہ انسان بھولنے کی عادت کے سبب کئی مرتبہ مشکلوں میں پھنس جاتا ہے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ بھولنے کی وجہ سے اگر نقصان ہوتا ہے تو بعض اوقات فائدہ بھی ہوتا ہے۔ تھوڑا سا دماغ پر زور دیا تو بھولنے کے کئی فائدے نظر آنے لگے اور بے ساختہ منہ سے نکل آیا "بھولنا بہتر ہے"

ساونت واڑی کی ایک حقیقت کو ہی لیجئے۔ ۲۵ سال قبل کا یہ ایک سچا واقعہ ہے۔ وہاں پر ایک بہت ہی کامیاب اور امیر تاجر رہتے تھے۔ ہندوستانی پوسٹ سے انہیں ایک خط موصول ہوا۔ خط کیا تھا، وہ تو پرائمری اسکول ٹیچر کی نوکری کا کال (Call) تھا۔ یہ کال ۲۰ سال پرانا تھا۔ جب وہ صاحب نئے نئے میٹرک پاس ہوئے تھے تو حالات کا تقاضہ تھا کہ وہ پرائمری ٹیچر بنیں۔ کتنا انتظار کیا تھا انہوں نے اس کال لیٹر کا۔ لیکن وہ لیٹر اس وقت نہیں آیا۔ اب آیا تھا ۲۰ سال کے عرصے کے بعد لیکن تاجر صاحب اب بے حد خوش تھے۔ پوسٹ والوں کا ان کی بھول پر دل سے دعائیں دے رہے تھے۔ آخر کار پوسٹ والوں نے ایسا کارنامہ انجام دیا تھا جس کی وجہ سے وہ صاحب آج کامیاب تاجر بن گئے تھے۔ ورنہ وہ ٹیچر بنتے اور ٹیچر ہی بنے رہتے۔ غریبی ان کا مقدر بن جاتی۔

نقش کوکن

"بھولنا بہتر ہے" اس فارمولے کو صحیح معنوں میں ہمارے سیاست دانوں نے بخوبی جان لیا ہے۔ یہی نہیں، بلکہ اس فارمولے سے فائدہ بھی خوب اٹھالیا ہے۔ جب بھی چناؤ آیا، ہمارے شاطر لیڈروں نے عوام سے دل کھول کر وعدے کیے۔ عوام بھی ان وعدوں سے خوش ہوگئی اور اپنے قیمتی ووٹ ان فریبی لیڈروں کو دے دیے۔ ہوشیار لیڈر دل میں کہتے رہے کہ "وعدے تو ہوتے ہی ہیں فراموش کرنے کے لیے" پانچ سال کے لمبے عرصے میں عوام بھی ان لیڈروں کے وعدوں کو بھول جاتی ہے۔ یہ سلسلہ آدھی صدی تک چلتا آیا ہے اور ہمارے لیڈروں کو امید ہے کہ آگے بھی چلتا رہے گا۔ ہمارے لیڈر دل ہی دل میں یہ کہہ کر خوش ہوتے رہتے ہیں کہ "بھولنا بہتر ہے!"

ہمارے یہاں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ قرض دیتے ہیں اور کچھ لوگ قرض لیتے ہیں۔ (آخر تالی ایک ہاتھ سے تو نہیں بجتی!) قرض لینے والوں کا فارمولہ ہوتا ہے "بھولنا بہتر ہے"۔ ان کے اس بھولنے کی عادت کی وجہ سے (یا بہانے بازی کی وجہ سے) قرض دینے والے بے حد پریشان رہتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بھی یہ خیال ضرور آتا ہوگا کہ قرض دینے کے بجائے انہوں نے کل، پرسوں کا وعدہ ہی کیا ہوتا تو کتنا بہتر ہوتا۔ بعد میں وہ وعدہ آسانی سے بھلادیا جاتا۔ کاش! "بھولنا بہتر ہے" کے فارمولے سے وہ

وقت سے پہلے آشنا ہوتے! اب یہ کہہ کر دل کو (اور شاید اپنی بیوی کو) تسلی دیتے کہ "چڑیا چگ گئی کھیت، اب کیسا پچھتانا؟"

دماغی امراض کے ڈاکٹر اپنے غم زدہ مریضوں کو یہ کہہ کر تسلی دیتے ہیں کہ "غم کتنے بھی بڑے ہوں، ان کا بھولنا ہی بہتر ہے۔" کبھی کبھی مریض دل ہی دل میں سوچتے ہونگے کہ ڈاکٹر صاحب اگر چہ فیس کے پیسے مانگنا بھول جاتے تو کتنا اچھا ہوگا! لیکن مریضوں کے ایسے نصیب کہاں؟ ڈاکٹر کچھ بھول سکتے ہیں، لیکن فیس کی بات بھولنے سے رہے۔ اس لئے عقلمندی کی بات یہ ہے کہ لوگ اپنے غم فراموش کرنا خود سے ہی سیکھ لیں۔ اس طریقہ سے وہ بعد میں دماغی مریض بننے سے بچ جائیں گے۔ دانا لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں کہ غم کتنے بھی بڑے کیوں نہ ہوں، ان کا بھولنا ہی بہتر ہے۔

آخر میں کچھ باتوں کا ذکر بے حد ضروری ہے۔ انسان یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلے کہ ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ انسانیت کا ناطہ ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ کبھی احسان فراموش نہ بنے۔ اتنا ہی نہیں، اپنی کسی بات سے وہ دوسرے کے دل کو ٹھیس پہنچانے کا باعث نہ بنے۔ گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، انسان اس کو کرنے سے گریز کرے۔ انسان ہر وقت کوشش کرے کہ وہ صراط مستقیم پر قائم رہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو ہمیشہ یاد رکھے اور اس کی عنایات کا ہمیشہ شکر گزار رہے۔ یہ چند ایسی باتیں ہیں جن کے بارے میں انسان ہرگز ہرگز یہ نہ کہے کہ "بھولنا بہتر ہے۔" ○

کیا آپ جانتے ہیں؟

★ مومن عبدالسلام — آنند نگر نیتولی، کلیان

۲۷ر دسمبر ۱۹۱۱ء.. کلکتہ میں کل کانگریس کے اجلاس میں جو ترانہ گایا گیا تھا وہ آج کا قومی ترانہ جن گن من ہے۔
۹ر اگست ۱۹۴۲ء.. بھارت چھوڑو تحریک کے قومی رہنماؤں کو احمد نگر قلعہ میں نظر بند کیا گیا اس کے بعد یہ قلعہ قومی یادگار بنایا گیا۔
۲۲ر جولائی ۱۹۴۷ء.. قومی پرچم کو دستور ساز اسمبلی نے منظوری دے دی۔
۹ر ستمبر ۱۹۴۹ء.. ہندی کو قومی زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا۔
۲۴ر جنوری ۱۹۵۰ء.. جن گن من کو قومی ترانے کے طور پر منظور کیا گیا۔
۲۶ر جنوری ۱۹۵۰ء.. اشوک کی لاٹ پر بنے شیر کو قومی نشان کے طور پر تسلیم کیا گیا۔
یکم جولائی ۱۹۵۵ء.. امپریل بنک آف انڈیا کو قومی تحویل میں لیا گیا اور بعد میں اس کا نام اسٹیٹ بنک آف انڈیا رکھا گیا۔
۱۳ر اگست ۱۹۵۶ء.. لوک سبھا میں قومی مشاہرہ کا قانون منظور ہوا۔
یکم ستمبر ۱۹۵۸ء.. زندگی کا بیمہ نامی ادارہ (بیمہ کارپوریشن LIC) کو قومی ملکیت میں لیا گیا۔
۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۹ء.. خواتین کی تعلیم سے مطابق قومی کونسل وجود میں آئی۔
۶ر نومبر ۱۹۶۲ء.. قومی سلامتی کونسل تشکیل پائی۔
۳۱ر جنوری ۱۹۶۳ء.. مور کو قومی پرندہ قرار دیا گیا۔
۲۴ر جنوری ۱۹۶۳ء.. قومی ٹیلیکس خدمات کا آغاز ہوا۔
۱۹ر جولائی ۱۹۶۹ء.. مرکزی حکومت نے بنکوں کو قومی تحویل میں لیا گیا۔
یکم مئی ۱۹۷۲ء.. کوئلے کی کانوں کو قومی تحویل میں لیا گیا۔
۲۸ر اگست ۱۹۷۲ء.. جنرل انشورنس کو قومی تحویل میں لیا گیا۔
۱۸ر نومبر ۱۹۷۲ء.. پہلی بار ہندوستانی آئین نے شیر کو قومی جانور قرار دیا۔
یکم جنوری ۱۹۷۳ء.. عام بیمہ قومی تحویل میں لیا گیا۔
مئی ۱۹۸۶ء... مرکزی حکومت نے قومی تعلیمی پالیسی کو منظور کیا۔
★ ہندوستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔

تعارف و تبصرہ

ایک قطرہ - ایک سمندر

کتاب کا نام	:	ایک قطرہ ایک سمندر
شاعر	.	اختر راہی
قیمت	.	سو روپے
ملنے کے پتے	:	○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ ممبئی ۳

جناب علی ایم شمسی ادیب اور شاعر نہیں ہیں مگر ادب نوازی اور رفاہِ عام کے کاموں میں مرکزی رول ادا کرنا ان کا شیوہ ہے۔ جہاں تک ادب نوازی کا تعلق ہے بڑے بڑے ادبی پروگرام ان کے تعاون کے بغیر نامکمل رہتے ہیں۔ اور یہ ادبی پروگرام کسی علاقے کے ہوں شمسی صاحب ان کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور تعاون دیتے ہیں۔ علاقائی امور میں تو وہ غایت درجہ کی دلچسپی لیتے ہیں۔ شمسی صاحب کے علاوہ جناب غلام محمد پٹیل امام بھی اسی قبیل کے آدمی ہیں اور جس پروگرام میں دونوں حضرات ایک ساتھ سرگرمِ عمل ہوں تو قطرہ - ایک سمندر بن جاتا ہے۔

اختر راہی کے مجموعہ "ایک قطرہ ایک سمندر" کی اشاعتی کمیٹی میں ان دو حضرات کے علاوہ جناب یعقوب راہی اور جناب اعجاز راؤت بھی شامل ہیں اور دونوں بھی فعال ہیں۔ ان سب کی مشترکہ کوششیں "ایک قطرہ - ایک سمندر" میں نمایاں ہیں۔

اختر راہی کی زندگی میں ہی ان کی مشہور تصنیف "مثنوی عکس کوکن" علی ایم شمسی، فقیر محمد مستری اور دیگر رفقاء کے تعاون سے منصۂ شہود پر آچکی تھی اس کے بعد ان کی یہ آخری تصنیف ان کی موت کے بعد منظر عام پر آئی ہے۔ ادیب، فنکار یا سماجی خدمت گاروں کی زندگی میں یا بعد از موت ان کے فن اور خدمات کو کتابی شکل دینا کوکن والوں کی سرشت میں داخل نہیں۔ اس روایت کو توڑا گیا۔ فقیر محمد مستری کی بے پناہ شخصیت پر کتاب شائع کر کے۔ اور اختر راہی کے تازہ مجموعۂ کلام کی اشاعت اس روایت کے انحراف میں اٹھایا گیا دوسرا اقدم ہے۔ اور اب یقین ہوتا جارہا ہے کہ مرنے کے بعد کسی فنکار یا قلمکار کی تصنیف گرد آلود، ہو کر صفحۂ ہستی سے معدوم نہیں ہوگی۔

ایک قطرہ ایک سمندر میں اختر راہی کا تازہ اور ان کے پہلے مجموعۂ کلام "ابن آدم" کا منتخب کلام شامل ہے۔ انہوں نے اختر راہی کی زندگی کے سارے گوشوں اور ان کے کلام کے سارے پہلوؤں پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ "اختر راہی، عصر حاضر کی کربناک زندگی جیتے ہوئے بھی خدمت خلق کو اپنی زندگی، اپنا ایمان، اپنی بندگی سمجھتے تھے۔ ان کی ساری نظمیں مختلف کڑیاں ہیں ایک آدرش وادی ترقی پسند شاعر کی واردات زندگی کی۔ مگر کتنا اچھا ہوتا اگر ہزاروں انسانوں سے رشتہ جوڑنے والے اختر راہی اپنے افرادِ خانہ، خصوصاً شریکِ سفر کو کچھ اور سمجھتے اور اپنے آدرش وادی انقلابی سنگھرش میں کسی نہ کسی موڑ پر کسی نہ کسی طرح شامل کرتے۔"

اختر راہی کی زندگی کا یہ المیہ سب سے بڑا المیہ ہے اور اسی المیے کے ہاتھوں وہ بار بار مرتے رہے اور درد انسانی کو محور کائنات اور خدمتِ خلق کو اپنی زندگی اور اپنا ایمان سمجھنے والے اس شاعر کی زندگی میں کبھی کبھی ایسے دن بھی آتے رہے کہ زندگی کی ساری آرزوئیں لہولہان ہوتی رہیں۔ مگر اپنے غم اور اپنے مصائب کو انہوں نے جو شعری پیکر عطا کیا ہے وہ بڑا دل پذیر ہے "کانچ کی دلہن، واپسی، ڈولی، حقیقت، زنجیر گل، حدیثِ دل اور سناٹا یہ ایسی نظمیں ہیں جو ان کے ذاتی کرب کی آئینہ دار ہیں۔

ان کی غزلوں میں بھی انقلابی کردار اور ترقی پسند رجحانات کے ساتھ کربناکی کا عنصر غالب ہے۔

بے زرو دیوار سا اس شہر کی فٹ پاتھ پر
روز اک تعمیر ہوتا ہے مکاں میرے لئے

صدا دیتا ہوں دروازے پہ اپنے
میں اپنی بھیک خود سے مانگتا ہوں

تمام راستے دنیا کی سمت جاتے ہیں
تجھے کہاں دل خانہ خراب لے جانا

میں زخمی ہی سہی، لیکن مجھے للکار کر دیکھو
اکیلا ہوں مگر خنجر بکف گھر گھر سے نکلوں گا

ہنس کے ملتے ہیں سب مگر کوئی
اپنے گھر کا پتا نہیں دیتا

روشنی بانٹنے نکلے ہیں نقیبانِ سحر
دوش پر اپنے اٹھائے ہوئے کالا سورج

جھوٹی تسلیوں کے کھولنے سمیٹ لو
میری گلی کا ایک اک بچہ جوان ہے

کتاب بہت خوبصورت چھپی ہے اور کتاب میں محمد جاوید یوسف مجاور نے کافی عرق ریزی کا ثبوت دیا ہے۔ ایک قطرہ ایک سمندر کو ایک زخم خوردہ شاعر کی روشن یادگار بنا کر پیش کیا گیا ہے اور جلی حرفوں میں کتبے کی تحریریں لکھے جانے والے روایت کا زمانہ ختم ہو رہا ہے۔

●❖●❖●

جنوبی ہند کے مسلمان

"شمالی ہندوستان کے مقابلے میں جنوبی ہندوستان کے لوگ عملی زیادہ اور زبانی خرچ کرنے والے کم ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں میں بھی یہ صفت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ وہاں کے مسلمانوں نے شمال کے مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ ٹھوس اور مستقل فائدے دینے والے کام انجام دیئے ہیں۔ وہاں تعلیم کا اوسط بھی زیادہ ہے۔ اس کی فکر بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے بڑے بڑے پرائیویٹ ادارے قائم کرلئے ہیں۔ ان کے مصارف کی فکر کرتے ہیں۔ ان سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ان کے ساتھ اہل وطن غیر مسلموں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اس طرح اپنے ہم وطنوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنوب میں فرقہ وارانہ عصبیت اور کشمکش کم ہے۔

"سروش ایجوکیشن پراجکٹ"

اورنگ آباد ایک تاریخی شہر ہے جس کے دامن میں ایک طرف اولیاء اللہ آرام فرما ہیں تو دوسری طرف فقیر منش شہنشاہ عالمگیر بھی محو استراحت ہیں۔ علاوہ ازیں مشہور زمانہ سیاحتی مراکز اجنتہ، ایلورہ، بی بی کا مقبرہ، پن چکی اور اس کا آبشار بھی یہیں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شہر آج کل بین الاقوامی سطح پر ایک اہم سیاحتی مرکز بن چکا ہے۔ حالیہ چند برسوں میں ہندوستان کے بڑے بڑے صنعتی گھرانوں نے اپنے کارخانے قائم کر کے اس شہر کی شکل ہی بدل ڈالی ہے۔

تاہم یہ علاقہ تعلیمی اعتبار سے پسماندہ ہے۔ اس تعلیمی پسماندگی کا اثر اقلیتوں پر اور خاص طور پر مسلمانوں پر کچھ زیادہ ہی ہے۔ اس علاقے میں مسلمانوں کی قابل لحاظ آبادی ہے لیکن تعلیمی پسماندگی کی وجہ سے مسلمانوں کا بڑا حصہ سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ رہ گیا ہے۔

تعلیمی اور معاشی پسماندگی کا یہ دائرہ ملت کو محرومی کی طرف ڈھکیل رہا ہے۔ کسی ملت کی اکثریت اگر تعلیم سے محروم رہ جائے تو وہ ملت صحیح معنوں میں ترقی نہیں کر سکتی۔ تعلیمی پسماندگی اور اس کے نتیجے میں معاشی بدحالی نے مسلمانوں کو اپنے ہم وطنوں سے الگ تھلگ کر کے رکھ دیا ہے۔

ہماری حکومت اقلیتوں کی تعلیمی اور معاشی پسماندگی دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ۱۹۸۶ء کی نئی تعلیمی پالیسی کا نفاذ بھی انہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس پالیسی کے تحت تمام کے لئے یکساں تعلیمی مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ لیکن تعلیمی پسماندگی کی وسعت کے پیش نظر یہ کوششیں ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ اسی لئے ان منصوبوں کے نفاذ کی کامیابی محدود ہے۔ انہی باتوں کے پیش نظر اس سلسلے میں سماجی اداروں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے سروش ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اورنگ آباد نے اقلیتوں اور خصوصاً مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لئے پہلا قدم اٹھایا ہے۔

اب تک سوسائٹی نے اپنے بل بوتے پر اپنے ذرائع استعمال کر کے ممبئی۔ اورنگ آباد شاہراہ پر آٹھ ایکڑ اراضی روشن گیٹ علاقے میں چار ہزار مربع فٹ پلاٹ اور شاہ نور حمویؒ درگاہ سے متصل دس ہزار مربع فٹ زمین خرید لی ہے۔ اسی طرح "سروش ایجوکیشن پراجیکٹ" "تعلیم آباد" میں زیر تعمیر سہ منزلہ عمارت کا دو تہائی کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ پچھلے پانچ سال سے جاری پرائمری اسکول کا جملہ خرچ، عمارت کا کرایہ، فرنیچر، اساتذہ کی تنخواہیں اور دیگر متفرق اخراجات کو سالانہ لاکھوں تک پہنچتے ہیں یہ تمام اخراجات بھی سوسائٹی اپنے بل بوتے پر کرتی ہے۔ سروش ایجوکیشن پروجیکٹ کی تکمیل کے لئے ابھی دو کروڑ سے زائد کی رقم کی ضرورت ہے۔ اسی لئے سوسائٹی اپنا یہ پراجیکٹ اقساط میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اقامتی اسکول کی عمارت تیزی سے تکمیل کے مراحل میں ہے۔ سرورق پر شائع شدہ تصویر اسی عمارت کی ہے۔

حضرت غوث الاعظم کا شجرۂ نسب

حضرت غوث الاعظم نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب والد ماجد کے واسطے سے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور والدہ ماجدہ کے واسطے سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

سیدنا امام زین العابدین رضؓ
سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
سیدنا امام جعفر رضی اللہ عنہ
سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
سیدنا علی رضا رضی اللہ عنہ
سیدنا ابو علاء الدین محمد الجواد رضؓ
سیدنا کمال الدین عیسیٰ رضؓ
سیدنا ابو العطا عبداللہ رضؓ
سیدنا محمود رضی اللہ عنہ
سید محمد رضی اللہ عنہ
سید ابو جمال رضی اللہ عنہ
سید عبداللہ صومعی رضؓ

سید حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ
سید عبداللہ محض رضی اللہ عنہ
سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ
سید عبداللہ صالح رضی اللہ عنہ
سید موسیٰ ثانی رضی اللہ عنہ
سید ابوبکر داؤد رضی اللہ عنہ
سید شمس الدین زکریا رضؓ
سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ
سید عبداللہ جیلی رضی اللہ عنہ

سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوستؒ ۔ سیدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت غوث الاعظم کا شجرۂ طریقت

حضرت غوث پاک کا مسلکِ طریقت جنیدیہ ہے اور اس سلسلۂ عالیہ میں حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ کے دادا پیر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو دو طرفہ فیض حاصل تھا۔ ایک طرف تو وہ حضرت امام علی موسیٰ رضا کے گھر کے خادم تھے اور آپ سے فیض یافتہ تھے۔ دوسری طرف آپ کی بیعت طریقت حضرت شیخ داؤد طائی سے تھی اور آپ کو ان سے خرقہ ملا تھا۔ چنانچہ یہ سلسلۂ عالیہ اوپر سے نیچے اس طرح پر ہے

حضرت سید المرسلین امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت امام زین العابدین رضؓ
حضرت امام محمد باقر رضؓ ۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ
حضرت امام جعفر صادق رضؓ
حضرت امام موسیٰ کاظم رضؓ ۔ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ
حضرت امام علی موسیٰ رضا رضؓ

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حضرت ابو الفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ابو الحسن ہکاری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ابو سعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

دل کی گہرائیوں میں اترجانے والا — لذتوں کی دنیا کا ایک ہی نام!
طہورا
سوئیٹس
ہر طرح کی مٹھائیاں
قسم قسم کے کیک
میٹھے اور نمکین بسکٹس
تازہ اور لذیذ فرسان
دستیاب ہیں

اقبال حسن اینڈ کمپنی
خاندان بھر کیلئے شاندار ملبوسات کی حسین دنیا
آپ کی پسند کے مطابق اعلیٰ قسم کی شوٹنگ شرٹنگ، جدید فیشن کے پنجابی سوٹ، دلکش ڈیزائنوں میں بنارسی سلک اور ہر طرح کی ساڑیاں ڈریس میٹریل کا بھرپور اسٹاک ہمہ وقت موجود ہے۔
مستعد اور خوش اخلاق سیلزمین آپ کا استقبال کرتے ہیں شادی بیاہ، عید، تہوار و دیگر خوشی کے موقعوں پر ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں۔
21/23 ارسکن روڈ، نل بازار ممبئی ۳
ph:

پونہ کا منفرد تعلیمی ادارہ

گوہر سحر آئی شیخ — ایس ایم اقبال

شہر پونہ اہم تعلیمی مرکز ہے۔ جہاں بیرونِ ممالک سے بھی ہونہار طلباء آکر تعلیم سے استفادہ کرتے ہیں۔

شہر پونہ میں اینگلو اُردو بوائز ہائی سکول جو 1837ء میں قائم کیا گیا مشہور و معروف تعلیمی ادارہ ہے۔ اس ادارے میں اردو اور انگریزی دونوں میڈیم کے طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اُردو میڈیم میں صرف لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور انگریزی میڈیم میں ہر مذہب کے ماننے والے لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں۔

اس ادارے کے طلباء پرنسپل مسٹر ایس، ایم اقبال صاحب اور اسسٹنٹ پرنسپل محترمہ گوہر شیخ صاحبہ کی سرپرستی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ محترمہ گوہر شیخ صاحبہ کوکن کے پیشِ امام گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی سیکنڈری تعلیم بھیونڈی کے رئیس ہائی اسکول میں ہوئی ہے۔

اسی ادارے کے ہونہار طالب العلم بلال استری مہاراشٹر اسٹیٹ سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے زیرِ اہتمام امسال مارچ ۱۹۹۹ء میں ہونیوالے دسویں جماعت کے امتحانات میں 96.53 فیصد نمبر حاصل کر کے مہاراشٹر کے 14,11,000 طلباء کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

اس طالب علم کی یہ نمایاں کامیابی قوم اور ادارے کے لئے باعثِ فخر ہے۔ اس نے نہ صرف نمایاں کامیابی حاصل کی بلکہ انگریزی، حساب، ہندی، مراٹھی۔ ان مضامین میں مہاراشٹر میں اول نمبر پہ رہا ہے۔ انگریزی میں اس طالبعلم نے 96/100 نمبرات حاصل کئے ہیں اور اس مضمون کے لئے رہبری کرنیوالی اساتذہ خود اسسٹنٹ پرنسپل محترمہ گوہر شیخ صاحبہ ہیں۔ اور حساب جیسے مضمون کی رہنمائی کرنیوالے معلم محترم سکندر شیخ صاحب ہیں۔ جس میں اس طالب علم کے 150/150 نمبرات رہے ہیں۔ اسی طرح ہندی مراٹھی میں 91/100 نمبرات اس نے حاصل کئے ہیں۔

اس طالبعلم نے ایس، ایس، سی بورڈ کے کل ۹ انعامات حاصل کئے ہیں۔

اب اس ادارے کے طریقۂ تعلیم کا مختصراً جائزہ یہ ہے کہ یہاں نہم جماعت کے نتائج جلد نکالے جاتے ہیں اور کامیاب طلباء کے لئے فوراً دسویں جماعت کی کلاسیس شروع کی جاتی ہیں۔ انہیں مئی کی تعطیلات نہیں دی جاتیں۔ اور اسی مہینہ میں دسویں کا پورشن 45 فیصد مکمل کیا جاتا ہے۔ تعطیلات میں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں، ان میں انگریزی، حساب، اُردو اور دیگر مشکل مضامین کی کلاسیس بلا ناغہ لی جاتی ہیں۔ اور باقی ماندہ پورشن تقریباً ماہ اگست تک ختم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ستمبر مہینے سے نومبر تک ریوجن لی جاتی ہے۔ پھر ماہ دسمبر سے فروری تک مستقیم امتحانات لئے جاتے ہیں۔ اُن امتحانات میں ہر مضمون کے تین پرچے ہوتے ہیں۔ اس طرح کل 30 پرچے مکمل کئے جاتے ہیں۔ ہر مضمون کے پرچے میں طلباء سے ہونے والی غلطیوں کو ذاتی طور پر سمجھایا جاتا ہے اور آئندہ پرچے میں ان غلطیوں کے نہ کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ یہ پرچے ایس ایس سی بورڈ کے پرچوں کے طریقہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس طرح کے امتحان لینے سے طلباء کو کافی مشق ہوتی ہے اور طالبعلم میں جو امتحان کا خوف ہوتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔ جس کا طالبعلموں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے اور اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اگر دہم جماعت کا ہر طالب علم اس طریقۂ کار پر عمل کرے تو نمایاں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

امسال اس ادارے کے انگریزی میڈیم کے ۱۱ طلباء نے Distinction، 35 طلباء نے اوّل درجہ اور باقی طلبائ نے دوم درجہ میں کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح اُردو میڈیم کے ۷ طلباء نے Distinction اور باقی ماندہ نے اوّل درجہ میں کامیابی حاصل کی۔ ●●

معیارِ تعلیم

اللہ تبارک و تعالےٰ کا شکر و احسان ہے کہ مسلم برادری ایک طبقہ چالیوں سے نکل کر فلیٹوں میں آگیا ہے۔ ایک ذ لی طور پر آسودہ ہونے ہی پہلی تبدیلی جو ان میں دیکھی گئی وہ بچوں کا اسکول ہے۔ جو بچے اردو پڑھتے تھے وہ اب انگریزی میں زیر تعلیم ہوئے، کونینٹ کے انگلش اسکولوں کی پڑھائی ان بچوں کے کتنی پلّے پڑ رہی ہے یہ کوئی نہیں دیکھتا بس بچہ بن ٹھن کر اسکول جاتا ہے۔ یہی معیار سمجھا جاتا ہے۔

سماج اور تعلیمی ادارے یہ نہیں دیکھتے کہ تعلیم مکمل کرنے سے پہلے اسکول چھوڑنے والے طلباء کی تعداد میں اضافہ کیوں ہو رہا ہے؟ قابل طلباء کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے لیے کیا اقدامات کئے جا سکتے ہیں.؟

تعلیم اردو میں ہو یا انگریزی میں اگر دماغ روشن نہ کر سکے تو اس کا کیا علاج؟ ان کے پاس آسان حل یہی ہے کہ عطیات جمع کر کے مستحق (اور بسا اوقات غیر مستحق) طلباء کو کاپیاں، کتابیں اور یونیفارم تقسیم کئے جائیں۔ اس کے لیے کسی وزیر یا تدبیر کی صدارت میں جلسے منعقد کئے جائیں بس ہو گئی چھٹی۔

اب اگلے سال تک کچھ کام نہیں اس وقت جب ہم بیدار ہوں گے تو دیکھیں گے کیا کرنا ہے۔

ہماری پسند

ہم نے شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں ہر مہینے ایک عنوان دیا جاتا ہے۔ آپ کو اس عنوان یا لفظ کو شعر میں استعمال کئے ہوئے تین اشعار ایک پوسٹ کارڈ پر لکھکر بھیجنا ہے۔ اشعار کے ساتھ شاعر کا نام بھی ہو تو بہتر ہے ورنہ (نامعلوم) لکھئے۔ مگر کارڈ پر اپنا پورا نام و پتا لکھنا نہ بھولئے۔ یہ اشعار مہینے کی آخری تاریخ تک ہمیں موصول ہوں اس کا آپ خیال رکھیں۔

موصولہ تین اشعار میں سے کوئی بھی ایک شعر آپکے نام سے اگلے شمارہ میں شامل اشاعت ہوگا۔ تین اصحاب کا پینل آف ججز جس کسی کے شعر کو پسند فرمائیں گے، اسے ایک کتاب انعام کے طور پر بھیجدی جائے گی۔ ہمارا پتا یاد رکھئے۔

"ہماری پسند"

C/O "NAQSHE KOKAN" 43.A
NAVANAGAR. M.D NAIK ROAD
NEAR DOCKYARD ROAD RAILWA
STATION MAZGAON MUMBAI
Pin: 400010

اگلے شمارہ کے لئے لفظ دیا جاتا ہے "توبہ"۔ ماہ اگست کے اخیر تک ملنے والے اشعار ہی زیرِ غور ہوں گے۔ ماہ ستمبر میں ان پر غور کر کے اکتوبر کے شمارہ میں اس کا فیصلہ سنایا جائے گا۔

اس بار جن حضرات نے ہمارے دیے ہوئے عنوان "موت" پر اپنی پسند کے تین اشعار روانہ کئے ہیں، ان کے نام ایک شعر کے ساتھ دیئے جا رہے ہیں۔

1
زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے؟ انہیں اجزا کا پریشاں ہونا (چکبست)
ارسال کردہ: صبیحہ گلزار مستری۔ واشی۔ نئی ممبئی

2
موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی (غالب)
ارسال کردہ: روبینہ کے شیخ۔ باندرہ۔ ممبئی

3
کہتے ہیں لوگ موت سے بد تر ہے انتظار
میری تمام عمر کٹی انتظار میں! (نامعلوم)
ارسال کردہ: مصطفےٰ عبداللطیف خان۔ ڈونگری۔ ممبئی

4
یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے
زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے (نامعلوم)
ارسال کردہ: محمد اشعر انصاری۔ ٹھاکور واڑی۔ اسندھورگ

5
موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے ( )
ارسال کردہ: محمود حسن قاضی۔ واشی نئی ممبئی

6
دین بھی یاد رہے، یاد رہے دنیا کی اگر
کیا خبر موت کا کس وقت بلاوا آجائے (عطیب شہابی)
ارسال کردہ: شعیب اے حمید قاضی، ممبئی ۳

7
قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں (نامعلوم)
ارسال کردہ: اشفاق عمر کوپے۔ ملا کیا ڈرو ڈی، ممبئی ۱۰

←

8 اے طائرِ لاہوتی! اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
ارسال کردہ: محسنہ خانم۔ ٹھاکورواڑی، سندھودرگ۔

زندگی زندگی بے وفا زندگی
9 ہر قدم موت ہے ہر قدم زندگی (نامعلوم)
ارسال کردہ: سمیرہ اکبر مہالونکر۔ داسگاوں، ماڈگڈھ

جبتک ہے جوانی کا عالم، کیا عیش کی مستی رہتی ہے
10 جب پیری موت کی لاتے خبر پھر زندگی ہے اور طاقت بھی
ارسال کردہ: فیض الباری ٹھاکورواڑی سندھودرگ

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
11 سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں (نامعلوم)
ارسال کردہ: رشید احمد۔ ٹھاکورہائی اسکول۔ سندھودرگ

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
12 کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت
ارسال کردہ: طاہر دبیر۔ منامہ بحرین

موت پردہ ڈال دے گی سارے عیبوں پر میرے
13 صرف لوگوں کی زبانوں پر یہ رہ جائیں گے (نامعلوم)
ارسال کردہ: داؤد قادر بانکوٹی۔ ہرنئی رتنا گری۔

مندرجہ بالا اشعار میں سے پینل آف ججز نے درج ذیل شعر کو انعام کا مستحق قرار دیا:
موت پردہ ڈال دے گی سارے عیبوں پر میرے
صرف لوگوں کی زبانوں پر یہ رہ جائیں گے
شعر بھیجنے والے جناب داؤد قادر بانکوٹی ہرنئی کو ایک کتاب بطور انعام بھیجدی گئی ہے۔

ہماری پسند کی تصحیح

نقش کوکن کے جولائی ۹۹ء کے شمارہ میں "ہماری پسند" کے تحت "زندگی" کے عنوان پر بیس اشعار چھپے ہیں جن میں نمبر دس پر یہ شعر ہے۔
زندگی اک تضاد باہم ہے، کبھی جنت کبھی جہنم ہے۔
دراصل اس شعر میں لفظ "زندگی" نہیں ہے، یہ شعر پاکستانی شاعرہ محترمہ سحاب قزلباش کا ہے اور اصل شعر یہ ہے
آدمی اک تضاد باہم ہے، کبھی جنت کبھی جہنم ہے
(نقش کوکن کا ایک قاری)

نصب العین

★ زندگی کی تمام کامیابیاں اس امر سے منسلک ہیں کہ آپ کا نصب العین کیا ہے اور آپ اس کیلئے کتنی تگ و دو کرتے ہیں۔
★ زندگی کی عظمتیں اسے ملتی ہیں جس کا نصب العین عظیم، اور ارفع ہوتا ہے دراصل مقصدِ حیات کا تعین ہمارا لاشعور کرتا ہے، لاشعور میں نصب العین جتنا رچا بسا ہوگا۔ اتنا ہی شوق و ولولہ شدید اور فعال ہوگا۔
★ چشمِ تصور سے اپنے آپ کو کامران دیکھئے۔ جسے ہمیشہ اپنی قابلیت اور قوت پر شک رہتا ہے وہ یقیناً کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔
★ کسی ایسے کام کو اپنا نصب العین بنا لینا جسے آپ ناپسند کرتے ہوں اپنی قوتوں کو ضائع کرنے کے برابر ہے۔

Do you drive any of these cars?

OPEL ASTRA

HYUNDAI SANTRO

FIAT UNO

MITSUBISHI LANCER

MARUTI SUZUKI 800

MARUTI SUZUKI ZEN

MARUTI SUZUKI ESTEEM

MARUTI SUZUKI 1000

MARUTI SUZUKI GYPSY

CIELO DAEWOO

We do.

If you drive these new generation cars, you would appreciate the technological finesse in them. Created to meet international standards, these cars not only provide but also demand excellence in everything that go into them. And delivering that level of world-class quality is SERVO. Backed by one of Asia's most advanced R&D centres, SERVO enjoys complete trust and approval of these modern car manufacturers. No wonder SERVO is the most preferred engine oil in the country today.

IndianOil

SERVO

کوکن ریلوے

کوکن کے ساحل پر ریل رابطہ کا دیرینہ خواب حقیقت میں بدل گیا ہے۔ روہا اور منگلور کے درمیان ۷۰۰ کلومیٹر کا خلا اب عظیم الشان کوکن ریلوے پروجیکٹ کی تکمیل سے پُر ہو گیا ہے۔ اب اس راستہ پر منگلور اور مڈگاؤں (گوا) کے درمیان نیز مڈگاؤں (گوا) سے ممبئی تک کیلئے مال گاڑیوں اور مسافروں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ کوچین، منگلور سے ممبئی کے لئے جانیوالی ٹرینوں کو کوکن ریلوے روٹ سے گزارا جانے لگا ہے۔ اس نئی بڑی ریل لائن نے جو رواں صدی میں انڈین ریلوے کا سب سے بڑا پروجیکٹ ہے، کوکن علاقہ کی سماجی اقتصادی ترقی کے نئے دور کا آغاز کیا ہے۔

کچھ انتہائی دشوار گزار خطوں سے گزرنے والی کوکن ریلوے لائن مشرق کی جانب واقع مشرقی گھاٹ کی پہاڑیوں اور مغرب کی جانب بحر ہند کے ساحلی علاقہ کے خوشنما مناظر کی سیر کراتی ہے۔ نئی لائن نے نہ صرف منگلور اور کیرالا سے ممبئی اور اس سے آگے کے مقامات کے درمیان فاصلوں کو کم کیا ہے، بلکہ وقت کی بچت بھی کی ہے۔ منگلور سے ممبئی کا فاصلہ ۱۱۲۷ کلومیٹر گھٹ گیا ہے۔ اسی طرح کوچین۔ ممبئی کا فاصلہ ۵۱۳ کلومیٹر کم ہو گیا ہے۔ فاصلہ کم ہونے سے قدرتی طور پر سفر میں لگنے والا وقت بھی کم ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے ممبئی سے منگلور پہنچنے میں ۱۸ گھنٹے صرف ہوتے تھے، مگر اب کوکن راستے پر سفر میں صرف ۱۵ گھنٹے صرف ہوں گے۔ کوچین اور ممبئی کے درمیان سفر میں ۱۲ گھنٹے کی بچت ہوگی اور کوکن ریلوے لائن پر چلنے والی ٹرینیں دونوں شہروں کے درمیان کا فاصلہ محض چوبیس گھنٹوں میں پورا کر لیں گی۔

کوکن کا ساحلی علاقہ خام لوہے، باکسائیٹ اور سلیکا کی طرح کی معدنیات سے مالا مال ہے۔ اس دولت کے باوجود اس علاقہ کی ترقی کی رفتار بہت سست رہی ہے کیونکہ نقل و حمل کا موثر اور کفایتی بنیادی ڈھانچہ موجود نہیں تھا۔ اب کوکن ریلوے لائن نے اس وسیع اقتصادی صلاحیت کو آشکار کر دیا ہے۔ نئی صدی میں کوکن کے ساحلی علاقے میں بہت سے نئے کارخانوں اور صنعتوں کا قیام عمل میں آئے گا۔

انجینئرنگ کا کمال: اس پروجیکٹ کی تعمیر اکتوبر ۱۹۹۰ء میں شروع ہوئی تھی اور جنوری ۱۹۹۸ء میں اسے مال اور مسافر گاڑیوں کیلئے کھول دیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر یہ پروجیکٹ انجینئرنگ کا شاندار کارنامہ ہے۔ ۷۰۰ کلومیٹر کی دوری میں ۹۲ سرنگیں ہیں جو ۸۳،۶۰ کلومیٹر کا احاطہ کرتی ہیں۔ ۹ سرنگیں ۲،۲ کلومیٹر سے بھی لمبی ہیں اور رتناگری کے نزدیک کربوڈے میں سب سے بڑی سرنگ کی لمبائی ۶،۵ کلومیٹر ہے۔ کوکن ریل راستے کی تعمیر میں سب سے اہم سرگرمی سرنگوں کو کھودنے سے تعلق رکھتی تھی۔

[illegible] کلومیٹر لمبی سرنگیں سخت پتھر کی چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئیں اور باقیماندہ 6.9 کلومیٹر لمبی سرنگیں ایک جانب [illegible] کی چٹانوں کو کاٹ کر اور دوسری جانب [illegible] مٹی کو کھود کر بنائی گئیں۔ انجینیروں کو [illegible] مشکل کا سامنا لیٹرائٹ زمینی پرت کو کاٹنے میں کرنا پڑا۔ اس مشکل کو سر کر کے انہوں نے بانندور، بھٹکل، مڈگیر، یاگڈی، ورنا اولڈ گوا اور پرنیم میں سرنگیں بنانے میں کامیابی حاصل کی۔

سرنگوں ہی کی طرح گہری گھاٹیوں اور چوڑی چوڑی ندیوں پر بہت سے پلوں کی تعمیر بھی کی گئی۔ اس ریلوے لائن پر 179 بڑے پل اور 1819 چھوٹے پل ہیں، جن کی لمبائی ریلوے لائن کے 27 کلومیٹر حصے کے برابر ہے۔ سب سے بڑا پل ہوناور کے نزدیک شراوتی ندی پر بنایا گیا ہے، جس کی لمبائی دو کلومیٹر ہے۔ دوسری ندیاں جن پر پل بنائے گئے ہیں، وسستی، مانڈوی، زواری اور کالی ندی ہیں۔ رتناگری کے نزدیک پانول ندی پر بلند ترین پل بنایا گیا ہے، جس کی اونچائی ۶۵ میٹر (۲۱۰ فٹ) ہے۔ اس کی اونچائی قطب مینار سے بھی زیادہ ہے اور یہ برصغیر ہند کا سب سے اونچا پل ہے۔

کوکن کے ساحل پر ریلوے لائن کی تعمیر کا منصوبہ کوئی نیا منصوبہ نہیں ہے۔ آزادی سے پہلے بھی اس کی کوشش کی گئی تھی مگر ساحلی علاقے پہاڑی اور چکنی سطح ہونے کی وجہ سے اس منصوبے کو ترک کر دیا گیا تھا۔ اس پروجیکٹ کی کامیابی کے ساتھ تکمیل اور اس کا چالو کیا جانا ہمارے [illegible] اور ٹیکنیشنوں کا ایک اور امتیازی

نقش کوکن

کارنامہ ہے۔

کوکن ریلوے لائن ہماری آزادی کی گولڈن جوبلی منائے جانے کے موقع پر عوام کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے ——— ✧✧✧

ہمارا وطن

کوثر انصاری، ممبئی

یہ "ہندوستان" جو ہمارا وطن ہے
محبت کے پھولوں کا تازہ چمن ہے
اسی کی ہی چاہت میں ہر اک مگن ہے
ہر اک دل کو اس کی طلب ہے، لگن ہے
اٹھ اے ہمنشیں اس کی عزت بڑھا دیں!
وطن کے گلستاں کو جنت بنا دیں!
اخوت کا پیغام لے کر چلیں ہم
مساوات کا نام لے کر چلیں ہم
بہت سے اہم کام لے کر چلیں ہم
زمانے سے انعام لے کر چلیں ہم
وطن کے لئے سر سے باندھیں کفن ہم!
بدل دیں تعصب کے سارے چلن ہم!
ہمیشہ رہے نام زندہ ہمارا
زمانہ چلے لے کے اپنا اشارا
غریبوں، یتیموں کو دیں ہم سہارا
حوادث کے اندر بنائیں کنارا
یہی زندگی ہے۔ یہی زندگی ہے
جو غم جھیل جائے وہی آدمی ہے

ریوس ماندوہ ہوائی اڈہ

کوکن کے ایک ضلع رائے گڈھ کو ریاستی حکومت نے صنعتی ضلع قرار دیا ہے اس لئے مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے یہاں نہ صرف بڑے بڑے کارخانے تعمیر کرنے کی اجازت دے کر صنعتکاروں کو ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بلکہ اب کوکن ریلوے کے بعد ایک عظیم بین الاقوامی ہوائی اڈہ (طیران گاہ) کی تعمیر کا منصوبہ بھی بنایا ہے۔ غیر ملکی ماہرین کی مدد سے تعمیر ہونے والے اس طیران گاہ کے لئے دس ہزار کروڑ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ رائے گڈھ ضلع کا صدر مقام علی باغ تحصیل میں ریوس ماندوہ گاؤں کے قریب اس طیران گاہ کی تعمیر کا منصوبہ ۱۹۸۰ء میں بنایا گیا تھا جس کے لئے ریوس ماندوہ اور اطراف کے ۴۱ دیہات کی ۵۴ کیلومیٹر زمین حاصل کی جائے گی۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس بین الاقوامی طیران گاہ کی تعمیر کے لئے ۱۵/۱۶ دیہات کو اور اطراف کے کھیت جنگل اور باغات کو اجاڑ کر وہاں سمنٹ کنکریٹ کی عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔

مرکزی اور ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ ممبئی (سہار) ایئرپورٹ میں طیاروں کی بھاری آمد و رفت خاص کر بیرونی ممالک کے طیاروں کی کثرت کی وجہ سے ریوس کے ماندوہ ہوائی اڈہ کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ممبئی اور اضلاع کوکن کی صنعتی اہمیت اور سہار ایئرپورٹ میں جگہ کی کمی کے باعث مرکزی حکومت نے یہ منصوبہ منظور کیا ہے۔ ہندوجہ گروپ آف کمپنی اور سیکام (CICOM) نے بین الاقوامی سطح پر برٹش کمپنی کی مدد سے سروے کی رپورٹ تیار کی ہے۔ اس رپورٹ میں طیران گاہ کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

نقش کوکن

عاصی وسوری کے انتقال پر ملال پر

تاثرات

وفا راجھواڑی

▲

ہر قدم بجھ گیا ہے راہوں سے
اٹھ گئے عاصی بزم گاہوں سے
مٹ گئی آہٹوں کی رعنائی
چھاؤں تک لے گئے نگاہوں سے

اہل فن اہل ہنر تھے عاصی
پیکر حسن نظر تھے عاصی
موت نے ان کو ہم سے چھین لیا
راہ پر محو سفر تھے عاصی

▲

کارخانہ بچھا کے صنعت کا
قدر کرتے تھے ہمنشینوں کی
جا کے ملئے تو کس سے ملئے وفا
اب وہاں چیخ ہے مشینوں کی

اطلاع برائے تعلیمی مقابلے

تحریری خط کے ذریعے رائیگڈھ، تھانے اور رتناگری ضلعوں کی ہائی اسکولوں کے پرنسپل حضرات کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ سابقہ روایت کے مطابق نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے اس سال بھی تعلیمی مقابلوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ پروگرام کی مکمل تفصیلات بعد میں ارسال کی جائیں گی۔ تعارفی سلسلہ حسب سابق ہی جاری رہے گا تاہم پرائمری سطح (پنجم تا ہفتم) اس سال جنرل نالج میں اسکالرشپ امتحان کی طرز پہ سوالات پوچھے جائیں گے، جن میں اردو زباندانی، ریاضی، اور عام معلومات کا احاطہ کیا جائے گا۔ اس کا خیال رکھ کر شریک مقابلہ کے لیے جانیوالے طلباء/ طالبات کو تیار کیا جائے۔ اس ترمیم کا واحد مقصد یہ ہے کہ ہائی اسکول اسکالر شپ امتحان جیسے مقابلہ جاتی امتحان کے طلباء کی کافی مشق ہو اور خاطر خواہ نتائج برآمد ہوسکیں۔

دیگر یہ کہ اس سال سیکنڈری سطح پر (آٹھویں تا دسویں) مراٹھی بھاشا کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں مراٹھی قواعد کو ترجیح دی جائیگی۔ تمام سوالات معروضی نوعیت کے ہوں گے۔ مزید تفصیلات کے لئے (اگر ضروری ہو) ادارہ نقش کوکن سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ ٭

[کوارڈی نیٹر N.K.T.F]

نقش کوکن

مجمدار ہائی اسکول کا شاندار نتیجہ

نتیجہ: مجمدار ہائی اسکول و جونیئر کالج کا مارچ ۹۹ء کا ایس ایس سی کا نتیجہ ۹۲ فیصد رہا۔ دو طلبہ امتیازی، ۱۷ فرسٹ کلاس بقیہ ۷۶ سیکنڈ کلاس کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

سید سمیہ تمکین اظہر حسین نے ۸۳ فیصد کے ساتھ اول رہی۔ جرفرے نبیل محمد صالح نے ۷۶ فیصد نمبرات لے کر دوسری پوزیشن حاصل کی۔

طلبہ و طالبات کی اس نمایاں کامیابی میں اساتذہ کرام پرنسپل نیز ادارے کے ایڈمنسٹریٹیو آفیسر غلام محمد ٹھیل جناب کی رہنمائی کو بڑا دخل ہے۔ ٭٭

انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول داابھول کا صد فیصد نتیجہ

مارچ ۹۹ء میں مہاراشٹر S.S.C. بورڈ کولہاپور کی جانب سے منعقدہ ایس ایس سی امتحان میں انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول داابھول کا نتیجہ سو فی صد رہا۔

کل 41 طلباء امتحان میں شریک تھے۔ جس میں نہال احمد محمد

شریف پٹیل ۸۸٪ نمبرات لیکر اسکول میں اول پوزیشن پر رہے۔ بقیہ کامیاب شدہ طلبا کی پوزیشن اس طرح رہی۔

(i) ڈسٹنکشن ۔ 01
(ii) اول درجہ ۔ 08
(iii) دوم درجہ ۔ 24
(iv) سوم درجہ ۔ 08

(ریاض ابن شیخ)

"لو پھر بلند ہو گیا ناگوٹھنہ کا نام!"

سعدیہ اسمٰعیل دفعدار

این، ای، ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ ضلع رائیگڈھ کا ایس ایس سی کا رزلٹ امسال 94.73٪ لگا جو اب تک لگنے والے نتائج میں سب سے زیادہ ہے۔

سعدیہ اسمٰعیل دفعدار 85.46٪ نمبر حاصل کر کے ہائی اسکول میں اول مقام پر رہی۔ ۴ ار اپریل ۱۹۹۹ء کو جناب پی۔ اے انعامدار صاحب نے اعظم کیمپس میں آل مہاراشٹر انٹرنس ٹیسٹ امتحان کا انعقاد کروایا تھا ۳۱۶ طلبا کی میرٹ لسٹ میں اس طالبہ کا ۱۵ (پندرہواں) نمبر رہا۔ فی الحال یہ طالبہ پونہ میں (Scholar Batch) میں گیارہویں سائنس میں زیر تعلیم ہے۔ مستقبل میں میڈیکل میں داخلہ لینے کا ارادہ ہے۔ ہم اس کے روشن اور تابناک مستقبل کے لئے دعا گو ہیں۔

(صدر مدرس واسٹاف)

اُردو، طلبہ یو جی سی کے امتحان میں کامیاب۔

امسال شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کے چار طلبہ: خان فردوس، خان روشنی، نسرین کولہار اور وحید اختر نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے تحت ملکی سطح پر ہونے والے ایلیجی بیلیٹی ٹیسٹ (N.E.T) میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اوّل الذکر تین طالبات شعبۂ اردو کے ایم فل کورس میں داخل ہیں جبکہ وحید اختر ایم اے سال دوم کے طالب علم ہیں۔

ادھر شعبۂ اردو نے طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کی راہیں ہموار کرنے میں خاص دلچسپی دکھائی ہے اور یو جی سی ٹیسٹ کے علاوہ دیگر مقابلہ جاتی امتحانات کے تعلق سے خصوصی رہنمائی کی غرض سے کوچنگ کا اہتمام کیا ہے۔ یہ کامیابی اسی کوشش کا ثمرہ ہے۔

شعبۂ اردو کی سرگرمیوں کا ایک قابل ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ امسال ایم فل کی کلاس میں پندرہ طلبہ نے داخلہ لیا ہے جو ایک رکارڈ کی حیثیت رکھتا ہے۔

(ظہیر احمد۔ رکن اسٹوڈنٹس کونسل)

نوجیون ہائی اسکول سوندال کا صد فی صد نتیجہ:

امسال مارچ ایس ایس سی امتحان میں نوجیون ہائی اسکول سوندال تعلقہ راجہ پور کے ۲۰ بچے شریک امتحان تھے جو سبھی کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ محسن محی الدین مقری نے ۶۲،۳۰ فیصد، مینار شیخ احمد جاپاری نے ۵۹،۸۵ اور نظیر قطب الدین شاہ نے ۵۹،۳۳ فیصد نمبر حاصل کئے۔ ان کامیاب بچوں کو دلی مبارکباد۔ (نامہ نگار: شرف الدین یونس قاضی)

سابق وزیر، حکومتِ مہاراشٹرا ور سابق ایم پی عالیجناب حسین خان دلوائی صاحب کوکن انٹرنیشنل کے صدر منتخب

کوکن انٹرنیشنل کی سالانہ جنرل میٹنگ میں، کوکن کی نامور ہستی اور عظیم رہنما، حکومتِ مہاراشٹرا کے سابق وزیر اور حکومتِ ہند کے سابق ممبر پارلیمنٹ، عالیجناب **حسین خان مصری خان دلوائی** صاحب کو متفقہ رائے سے **کوکن انٹرنیشنل** کا صدر منتخب کیا گیا۔

جنرل باڈی کی میٹنگ میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا بھی انتخاب عمل میں آیا۔

اعزازی جنرل سکریٹری: جناب (الائن) عبدالکریم قاضی

خازن: جناب ایس۔ اے۔ آر قادری۔

معاون خازن: جناب غلام دستگیر سرکار

نائب صدر: ● جناب (ایڈوکیٹ) ایم۔ آر۔ ونو
● " ڈاکٹر نذیر جوالے
● " حسن علی محمود مقادم
● " (ایڈوکیٹ) ناظم قاضی

جوائنٹ سکریٹری:
● جناب (ڈاکٹر) خلیل مقادم
● " عبدالرحمٰن بھاردے
● " مبین حاجی
● " مشتاق اوکنے

ممبرانِ مینیجنگ کمیٹی:
(۱) " ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
(۲) " ایڈوکیٹ اے۔ وائی قاضی
(۳) " ابراہیم خان طالب
(۴) " ڈاکٹر اے۔ کیو دلوی
(۵) " ایڈوکیٹ نورالدین بھاٹکر
(۶) " سعید دادرکر
(۷) " شرف الدین قاضی
(۸) " محمد عباس میرکر
(۹) " علی میاں اے۔ کرنیکر
(۱۰) " ڈاکٹر دلاور دلوی

مینیجنگ کمیٹی کی پہلی میٹنگ میں مندرجہ ذیل شخصیات کو نامزد کیا گیا۔

کو آپٹیڈ ممبران:
(۱) جناب ڈاکٹر اے۔ آر۔ اُندرے
(۲) " ایڈوکیٹ عظیم کھٹکھٹے
(۳) " محمد علی سرکھوت

اسپیشل انوائیٹز:
(۱) " ڈاکٹر اے۔ اے مینشی
(۲) " ایڈوکیٹ عباس ہیباڈکر
(۳) " رفیق محمود نائیک
(۴) " اسلم فقیہ
(۵) " ڈاکٹر عبدالرحمٰن فقیہ
(۶) " ڈاکٹر راحل ناچن

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول (رتناگیری) S.S.C کا شاندار نتیجہ

صالحہ حسن مُلّا
۸۶ء۸۵ _ (اسکول میں اوّل)

شبنم عبد اللطیف ہوڈیکر
۲۰ء۸۵ (اسکول میں دوم)

سارہ ظفر قاضی
۴۶ء۸۳ (اسکول میں سوم)

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول (رتناگیری) کا امسال S.S.C کا نتیجہ انتہائی شاندار اور قابل رشک رہا اس اسکول کے ۹۳ طلباء و طالبات امتحان میں شریک ہوئے اور ۸۸ کامیاب ہوئے اس طرح نتیجہ ۶۲ء۹۴ نیصد رہا۔ کامیاب ۸۸ طلباء میں سے ۷ طلباء نے امتیازی درجہ میں کامیابی حاصل کی جبکہ ۲۶ طلباء نے اوّل درجہ میں _ ۵۳ طلباء نے دوم درجہ میں اور صرف دو طلبہ نے تیسرے درجہ میں کامیابی حاصل کی۔

ہر سال کی طرح امسال بھی اس اسکول نے گزشتہ ۶ سالوں کی اپنی ماضی کی سو فیصد رزلٹ کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے نمایاں کامیابی اور شاندار نتیجہ کا مظاہرہ کیا۔

مندرجہ ذیل طلباء نے امتیازی درجہ میں کامیابی حاصل کی۔

(۱) صالحہ حسن ملّا (۸۶ء۸۵) (۲) شبنم عبد اللطیف ہوڈیکر (۲۰ء۸۵) (۳) سارہ قاضی (۴۶ء۸۳) (۴) صالحہ دلاور سولکر (۲۰ء۸۳) (۵) فرزانہ فقیر محمد مالگنڈکر (۰۰ء۸۷) (۶) جمیل ہرنیکر (۳۷ء۷۵) (۷) نفیس نعمت اللہ قاضی (۶۰ء۷۵)۔ اس شاندار کامیابی کیلئے اسکول کے صدر مدرس **جناب عبد اللہ قاضی صاحب** اور ان کے معاون اساتذہ مبارکبادی کے مستحق ہیں۔

آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب رفیق سیٹھ نائیک، اعزازی جنرل سکریٹری جناب (لائن) عبد الکریم قاضی، اسکول کمیٹی کے چیئرمین جناب اشرف سیٹھ نائیک اور کمیٹی کے دیگر اراکین کی جانب سے کامیاب طلباء اور محنت کش اساتذہ کو دلی مبارکباد پیش کی گئی۔

ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش ہائی اسکول و جونیئر کالج کا شاندار نتیجہ

رائے گڈھ ضلع تعلقہ شری وردھن میں بورلی پنجتن نامی گاؤں میں رائل ایجوکیشن سوسائٹی نے ڈاکٹر عبدالرحیم اندرے کی نگرانی میں ۱۷ سال قبل علم کی شمع روشن کی تھی جو آج ہزاروں طلباء کو روشن مستقبل سے ہمکنار کر چکی ہے۔ گاؤں کے چند پڑھے لکھے نوجوانوں نے کرائے کے مکان میں کے، جی سے تعلیمی سلسلہ شروع کیا اور آج اسی گاؤں سے علم کا ایسا دریا بہا کر اطراف کے نو گاؤں میں اس کی برانچ کھل گئی جہاں پوری تابناکی سے ہائی اسکول چل رہے ہیں جبکہ بورلی پنجتن میں لڑکیوں کا ڈگری کالج امسال سے شروع کیا گیا ہے۔

اسکول کمیٹی کی چیئرپرسن بیگم ریحانہ اندرے ہیں۔ بورلی پنجتن میں ڈاکٹر اے۔ آر۔ اندرے ہائی اسکول و جونیئر کالج کا امسال بارہویں اور دسویں کا بورڈ کا رزلٹ صد فی صد رہا۔

جب بیگم ریحانہ اندرے سے پوچھا گیا کہ گاؤں میں مسلم بچیوں کے لئے انگریزی میڈیم اسکول کھولنے کی ضرورت کیوں پیش آئی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے بچوں کے لئے انگریزی میڈیم اسکولیں جو ہیں ان میں لادینی کا ماحول ہے اس لئے پورے شرعی حدود میں رہ کر ہم اپنی لڑکیوں کو انگریزی کی اعلیٰ تعلیم دیں تو اس سے ترقی کی شاہراہیں بنیں گی۔ انہوں نے کہا کہ چوتھی جماعت سے ہی لڑکیوں کو حجاب لازمی کر دیا گیا ہے۔ جب بیگم ریحانہ اندرے سے پوچھا گیا کہ صد فی صد رزلٹ آنے کا راز کیا ہے جبکہ یہ بھی سنا گیا ہے کہ آپ کی اسکولوں میں ٹیچر مستقل طور سے نہیں رہ پاتے تو انہوں نے کہا دراصل شہر سے ٹیچر آتے ہیں انہیں گاؤں کا ماحول راس نہیں آتا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ شہروں کی طرح یہاں ٹیچروں کو ٹیوشن پڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔ صرف ہم اسکولوں میں چھٹیوں کے اوقات میں ایکسٹرا کلاسس چلاتے ہیں اس کی الگ سے تنخواہ دی جاتی ہے جبکہ بچوں سے ایک پیسہ بھی نہیں لیا جاتا جب ان سے پوچھا گیا کہ ہائی اسکول جونیئر کالج، ڈگری کالج اور پھر نو گاؤں میں قائم اسکولوں کے اخراجات کہاں سے پورے کئے جاتے ہیں جبکہ سرکار ایک روپیہ بھی گرانٹ نہیں دیتی تو انہوں نے کہا کہ بہت سے خیر خواہ ہیں جن کے عطیات سے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ بچوں کی فیس سے ٹیچروں کو تنخواہ دی جاتی ہے۔

بیگم ریحانہ اندرے نے بتایا کہ ہم نے طلبا کی رہائش کے لئے ہوسٹل کی سہولت رکھی ہے۔ ہوسٹل کی اپنی عمارت ہے مقیم طلبا کو بہترین کھانا دیا جاتا ہے انہوں نے بتایا کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد شہر میں پھوٹ پڑے فسادات کے بعد جب ہم مسافر خانے ریلیف کیمپ میں گئے تو بہت سے خانماں برباد خاندا-

ان کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اپنی ماؤں سے چپٹے پڑے تھے میں نے ڈاکٹر اندرے صاحب سے درخواست کی کہ کچھ بچوں کو گود لیکر اپنی اسکول میں پڑھائیں گے۔ بالآخر ۱۵۰ بچوں کو ہم اپنے ساتھ لائے۔ میرے ساتھ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے دونوں بیٹے ذاکر اور محمد کے علاوہ ابراہیم بوہیرے اور امن کمیٹی کے ذمہ داروں نے کافی تعاون کیا۔ وہ بچے آج ہماری اسکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر اے، آر۔ اندرے ہائی اسکول برائے طلبا، بیگم ریحانہ اندرے ہائی اسکول و جونیئر کالج برائے طالبات اور علی گڑھ کالج برائے طالبات ہم نے شروع کئے ہیں اور ہماری نگرانی میں شریورددھن، اسندیری، تڑویل، میندری، دھیولی، بانکوٹ، والوٹ، گوریگاؤں، داہی والی، نانکھوٹ، وال وائی، کوٹھ گاؤں اور راج پوری میں اسکولیں چل رہی ہیں۔ بیگم ریحانہ اندرے نے بتایا کہ تعلیم کے ساتھ ہم دیگر پروگرام جیسے تقریری مقابلے، اسپورٹس اور سالانہ پروگرام منعقد کرتے ہیں۔ بالخصوص ۱۵ اگست یوم آزادی اور ۲۶ جنوری یوم جمہوریہ کے موقع پر ہمارا شاندار پروگرام ہوتا ہے۔ ⁂

ہر چند راہ میں تھے کانٹے بچھے ہوئے
جس کو تری طلب تھی گزرتا چلا گیا

نقش کوکن

اشفاق عمر کوپے

آپ اپنا امتحان لیجیے

س ۱.. اُردو کی پہلی قواعد دریائے لطافت کس زبان میں لکھی گئی ؟

س ۲.. بابائے جدید موسیقی کسے کہا جاتا ہے ؟

س ۳.. پانی میں کیا چیز حل کرنے سے پانی کا درجۂ حرارت کم ہو جاتا ہے ؟

س ۴.. تقسیم بنگال کس گورنر جنرل کے عہد میں ہوئی ؟

س ۵.. ٹیبل ٹینس میں جیتنے کیلئے کتنے پوائنٹس درکار ہوتے ہیں ؟

س ۶.. جس دن محمد تغلق تخت نشین ہوا تھا اس دن کس بزرگ کا انتقال ہوا تھا ؟

س ۷.. حالی نے 'یادگار غالب' کس کتاب کے ردِ عمل کے طور پر لکھی تھی ؟

س ۸.. "خداوند کریم نے ہر چیز جیومیٹری کے اصول سے بنائی ہے۔" بتائیے یہ قول کس کا ہے ؟

س ۹.. دُنیا کا سب سے گنجان آباد علاقہ کونسا ہے ؟

س ۱۰.. ذرا جلدی بتلائیے سو کا دس فیصد زیادہ ہوتا ہے یا پچاس کا بیس فیصد ؟

س ۱۱.. رنگین فوٹو گرافی میں بنیادی رنگ کونسے ہوتے ہیں ؟

س ۱۲.. زمین سورج کے گرد کس سمت سے کس سمت کو گردش کرتی ہے ؟

س ۱۳.. سب سے زیادہ جنگلات کس ملک میں ہیں ؟

س ۱۴.. شمالی امریکہ کے ٹنڈرا میں رہنے والے لوگوں کو کیا کہتے ہیں ؟

جوابات صفحہ [illegible] پر اگست ۹۹ء

حاجی حسن حسین جلگاؤنکر نظامپور ہائی اسکول کے چیئرمین بنے۔

نظامپور و بھاگ سکشن پرسارک منڈل کے زیر اہتمام، جی، آر مہتا ہائی اسکول نظام پور، تعلقہ مانگاؤں، رائے گڈھ کی اسکول کمیٹی پر پچھلے ۳۰ سال سے چیئرمین جناب شنکر بھائی مہتا رہ چکے ہیں۔ اس اسکول کیلئے جناب حاجی طاہر جلگاؤنکر کی بے انتہا قربانیاں رہنے کے باوجود اسکول پر غیر لوگوں کی حکومت رہی ہے مگر آج وہ وقت بھی آگیا کہ اسکول پر چیئرمین کے عہدے پر جناب حسن حسین جلگاؤنکر (دوبئی والے) کا انتخاب ہوا۔

سوسائٹی کے الیکشن میں ان کے پینل کو ۵۰۰ سے زیادہ ووٹوں کا تعاون ملا۔ پینل کے تمام ممبران نے جناب حسن حسین جلگاؤنکر کا چیئرمین کے عہدے کیلئے اور جناب آدم اسماعیل راؤت انہیں جونیئر کالج کے چیئرمین کے لئے انتخاب کیا۔
گاؤں کے تمام افراد مستقبل میں ان حضرات سے بچوں کی تعلیم اور اس تعلیمی ادارے کے سدھار کی امید رکھتے ہیں ــــ ⁂

ایم ڈی نائیک ہائی اسکول کونڈورے کی نمایاں کامیابی

ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی کونڈورے کے زیر انتظام ایم ڈی، نائیک ہائی اسکول کونڈورے کا امسال ایس۔ ایس۔ سی کا رزلٹ ۹۴٪ رہا۔ جس میں
۱) محسن مبارک کایڑی
۲) خیر النساء شمس الدین سید۔ اور
۳) طاہر نقاش محمد بشیر خطیب،
اوّل درجے میں کامیاب ہوئے۔
اس خوشی کے موقعہ پر ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر ایم۔ ڈی۔ بشیاسن کی صدارت میں ایک تہنیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں طلبہ و طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔
سوسائٹی کے صدر دیگر اراکین اور سابق صدر علی حسین خان نے اپنی تقاریر میں صدر مدرس اور تمام اساتذۂ کرام کی گرانقدر محنت کو سراہا۔ جلسہ کی نظامت قادری سر نے انجام دی۔ ماڈرن اُردو ہائی اسکول کونڈیورہ اب ایم ڈی نائیک ہائی اسکول کے نام سے موسوم ہے ــــ ⁂ ⁂

جشن میلاد النبیؐ

حسب سابق ضلع پریشد اُردو مدرسہ ساونت واڑی میں ۲۷ جون ۹۹ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔
جلسے کی صدارت نگر سیوک جناب راجو بیگ صاحب نے انجام دی۔ اور ان ہی کے ہاتھوں غریب و ہونہار زیر تعلیم طالبات کو تعلیمی بڑھاوے کی تحت یونیفارم اور تعلیمی وسائل تقسیم کئے گئے۔ جلسے میں کافی تعداد میں سرپرست اور مہمان حاضر تھے۔
نونہال طالبان کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ حیات اور سیرت مبارکہ پر تقاریر

اور نعت خوانی کے ذریعے روشنی ڈالی گئی۔

جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے مدرسہ کے صدر مدرس جناب سلیمان بیگ، محترمہ ثریا بیگ، محترمہ مہرالنساء بھینڈ وارڈے، محترمہ میمونہ شیخ نے کافی محنت اٹھائی۔ صدر مدرس جناب سلیمان بیگ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور تقسیم نیاز کے بعد جلسے کا اختتام ہوا۔ ***

ایس ایس سی کے امتحان میں قوم کے ہونہار بچوں کی شاندار کامیابی :

مجھے موصول شدہ ناموں کے مطابق فہرست بمبئی و مضافات میں قیام کرنے والے بچوں کی ہے۔

۱) مس فرحین سلیم ٹھاکور ساکن ممبئی ۸۷% سینٹ ایگنسن ہائی اسکول ناگپاڑہ۔

۲) فضیل مظفر قاضی۔ واشی نئی ممبئی ۸۵% سیکریڈ ہارٹ۔ واشی نئی ممبئی

۳) مس نسیط محمد اسحٰق مقیم ارلا ممبئی ۸۱% اردو میڈیم فاروق ہائی اسکول جوگیشوری ممبئی۔

۴) عمران فاروق خانزادہ۔ مالکونی ممبئی ۷۸% سینٹ ایگنل۔ نئی ممبئی۔

۵) فضل الرحمٰن سید۔ ارلا۔ پارلا، ممبئی ۷۸% سینٹ جوسف ہائی اسکول جوہو ممبئی۔

۶) آصف پٹیل۔ اندھیری۔ ممبئی ۷۷% سینٹ جوسف ہائی اسکول جوہو، ممبئی۔

۷) شیخ سہیل سعید۔ جوہو گلی۔ اندھیری ۷۴% کے کے راجپوت اسکول جوہو، ممبئی۔

۸) فوزان ڈاکٹر اشتیاق شیخانی۔ ملت نگر۔ اندھیری۔ ۷۳% سینٹ زیویئرز اسکول، ولے پارلے ممبئی۔

۹) مدثر ایاز خانزادہ، جوہو تارا روڈ جوہو۔ ممبئی ۶۸% سینٹ جوسف ہائی اسکول، جوہو ممبئی۔

ان کے علاوہ انہی اسکول میں دیگر کئی مسلم بچوں نے ۴۵ تا ۵۵ فی صد تک نمبر حاصل کرکے کامیابی حاصل کی ہے۔ ان نتیجوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری قوم کا تعلیمی معیار بلند ہوتا جارہا ہے۔ ***

(مرسلہ: حسن میاں خانزادہ جوہو ممبئی)

نقش کوکن

لاٹون میں سرپرست معلم عمومی اجلاس :

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ: منڈن گڑھ ضلع رتناگری میں ۱۹ جون ۹۹ء کو عمومی اجلاس اسکول ھٰذا کے صدر مدرس جناب قمراعظم قریشی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں مرادپور۔ واجھٹ۔ ولونہ۔ کادون۔ بھیلوی۔ تیڑے۔ پالگھر۔ دہاگاؤں اور منڈن گڑھ کے سرپرست حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی جبھیں خواتین کی تعداد بھی نہایت معقول تھی۔ جلسہ کی غرض و غایت جناب قمراعظم قریشی صاحب نے بیان کی۔ محکمۂ تعلیم کی جانب سے اس ضمن میں جاری شدہ سرکیولر کو وضاحت کے ساتھ سرپرستوں کے سامنے پیش کیا۔ اسمیں شامل نکات پر سیر حاصل بحث کے بعد تعلیمی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کے لئے "پالک شکشک سنگھ" کی تشکیل عمل میں آئی جو حسب ذیل ہے :

۱) جناب قمراعظم قریشی صاحب (صدر)

۲) " انصاری اشفاق احمد (سکریٹری)

۲) عقیلے نیاز علی حسین۔ پالک نمائندہ (جماعت پنجم)

۴) محترمہ القادری آصفہ اشفاق احمد ٹیچر (جماعت پنجم)

۵) سادتت نجم السحر لیاقت پالک نمائندہ (جماعت ششم)

۶) جناب خلفے عبدالحمید ابراہیم ٹیچر (جماعت ششم)

۷) یسین محمد حسین قاسم پالک نمائندہ (جماعت ہفتم)

۸) انصاری اشفاق احمد ٹیچر: (جماعت ہفتم)

۹) محترمہ قاضی رشیدہ عبداللہ پالک نمائندہ (جماعت ہشتم)

۱۰) جناب شیخ محمد یوسف اسماعیل ٹیچر: (جماعت ہشتم)

۱۱) وسنڈیکر بشیر فقیر محمد پالک نمائندہ (جماعت نہم)

۱۲) پیرزادے اسداللہ حسینی صوفی سرست ٹیچر: (جماعت نہم)

۱۳) محترمہ جوبلے فاطمہ موسیٰ پالک نمائندہ (جماعت دہم)

۱۴) جناب پربلکر رضوان عبدالقادر ٹیچر (جماعت دہم)

نقش کوکن سے خرید کر پڑھئے

انجمن شری وردھن کا صد فیصد رزلٹ

امسال الحمدللہ! انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شری وردھن کا ایس ایس سی کا رزلٹ سو فی صد رہا۔

اسکول ہذا سے کل ۴۳ طلبہ شریک امتحان ہوئے ماشاء اللہ تمام طلبہ امتیازی نمبروں سے کامیاب ہو گئے۔ مسرت احمد صاحب عرفان شاہ (I) 72.13٪
شاذیہ غلام محی الدین ردھے (II) 70.4٪ - ایاز عبدالغفار کردمے (III) 67.7٪ - تبسم عبدالغنی قادری 67٪ (IV) - نیلم اسماعیل نارکر 64٪ (V) صدف خلیل لانبے 61٪ (VI) زرتاب اسرار کردمے (VII) 60٪ - ان طلبہ نے شاندار فرسٹ کلاس کامیابیاں حاصل کیں۔

الحمدللہ اسکول ہذا کا بارہویں کا رزلٹ بھی 87٪ رہا۔ مصدق جعفر چوگلے - نیہا سعداللہ کردمے اور عنبر بن اقبال آرائی نے اول درجے میں کامیابی حاصل کی۔

اس بے مثال اور شاندار رزلٹ پر ہم پرنسپل شبیر خطیب صاحب اور تمام اسٹاف مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(مرسلہ: خلیل احمد)

جامعۃ المومنات میں عالمہ کورس کے داخلے جاری!

ساتویں جماعت تعلیم حاصل کرنے کے بعد بہت سی بچیوں کو ان کے والدین اور سرپرست ہائی اسکول بھیجنے کی بجائے گھر پر بٹھانا پسند کرتے ہیں۔ اور بہت سی لڑکیوں کو ہائی اسکول میں داخلہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کا تعلیمی سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ تعلیم سے محروم ایسی بچیوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے فلاح ملت ایجوکیشن ٹرسٹ (کرلا) نے فیصلہ کیا ہے کہ جامعۃ المومنات (کرلا) میں ان کے لیے گنجائش نکالی جائے چنانچہ جونیئر ابتدائی درجہ شروع کیا جا رہا ہے جس میں داخلے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ وہ طالبات جو ساتویں جماعت کے بعد تعلیم سے محروم رہ گئی تھیں پانچ سالوں میں عالمہ کا نصاب مکمل کر کے سندِ فراغت حاصل کر سکیں گی۔ اس کے علاوہ ی.ی.C کامیاب طالبات کے لئے ۳ سالہ عالمہ نصاب اور آٹھویں کامیاب طالبات کے لئے ۴ سالہ عالمہ نصاب میں بھی داخلے جاری ہیں۔ والدین اور سرپرست فوراً رابطہ قائم کریں۔ پتہ: جامعۃ المومنات

(کرلا)، روم نمبر ۱۴، ۱۱۴-۱۱۹، چال نمبر ۱۴ خلیل چال (اچانک نگر) نزد ایل آئی جی کالونی، ونوبا بھاوے مارگ، کرلا (ایسٹ) ممبئی ۷۰...۴۰۰
فون نمبر: ۶۵۰۱۰۱۸ - ملنے کے اوقات صبح ۹-۳۰ سے دوپہر دو بجے تک۔
(زینب دوست محمد شیخ، پرنسپل جامعۃ المومنات، کرلا، ممبئی ۷۰)

کیپ ٹاؤن میں اسلامی اتحاد کنونشن اور سی ڈی "موسم"

کا اجراء: ۹ جون ۹۹ء کو شالیمار نارڈن کیپ ٹاؤن میں ایک شام علی میاں چکنے کے نام ضیافت کے ساتھ ریڈیو 786 کے روح رواں اناؤنسر جناب منصور مولک کی زیر صدارت منائی گئی جن کے افتتاحیہ و استقبالیہ کلمات سے جلسے کا آغاز ہوا۔ ریڈیو 786 کے اعزازی انچارج جناب خالد شریف نے پرجوش انداز میں گیت کار جناب علی میاں کی پوشی کی اور ان کے گیتوں کی سی۔ ڈی "موسم" کا اجرا کرتے ہوئے انہیں ساؤتھ افریقہ کے بدر رفیع کے خطاب سے نوازا اور اس طرح تالیوں کی گونج میں ان کا سی۔ ڈی منظر عام پر آیا۔ اس کے نقش کوکن

بعد سامعین کی فرمائش پر علی میاں چکنے نے اپنی سحر انگیز آواز میں اپنی سی ڈی کے گیتوں کے علاوہ مرحوم رفیع صاحب کے کچھ مقبول گیت گا کر سامعین کا دل جیت لیا۔ اسلامی اتحاد کنونشن کے علمبردار امام احمد قاسم گیت گار علی میاں کی آواز سے بے حد متاثر ہوئے انہیں رفیع صاحب کا نعم البدل کہا اور ریڈیو 786 اور کنونیشن کے کامیابی کی بھرپور سراہنا کی کہ وہ کوکنی برادری میں اچھی روایت کے مشعل بردار ہیں۔

کنونشن کے چیرمین جناب حنیف ہینڈرکس نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں کہا کہ وہ عالمی سطح پر اپنے مشن پر گامزن ہیں۔ اور بہت جلد اتحاد کی مشعل لے کر عالم اسلام میں بیداری کی روح پھونکنے والے مرد مجاہد معمر قذافی کے پرچم تلے جمع ہو رہے ہیں۔

پروگرام کے درمیان مسلم خواتین کے لئے اسلامی ملبوسات کی ماڈلنگ کا بہترین آئیٹم پیش کیا گیا۔ جو مستورات میں بیحد سراہا گیا۔ بعد ازیں کیپ ٹاؤن کے معروف اخبار "مسلم ویوز اور کیپ فلیٹ" کے مینجنگ ڈائرکٹر آف بورڈ جناب عباس میاں رولمنے نے کنونیشن کی مساعی جمیلہ اور جناب علی میاں چکنے کی مساعی لطیفہ کو سراہا۔ جناب عباس رولمنے بلا تفریق مذہب ملت عوامی و سماجی خدمات میں سرگرم عمل ہیں۔ جناب ابراہیم خلیفے نے اراکین جلسہ کی قومی خدمات کو اپنے خوبصورت الفاظ اور دلکش استعاروں میں نظامت فرمائی۔ جناب حنیف صابلے کے شکریے پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(کنوینر جناب ابراہیم خلیفے، کیپ ٹاؤن)

نیشنل ہائی اسکول لاٹون کا شاندار نتیجہ:

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگری سے مارچ ۹۹ء ایس ایس سی امتحان میں کل ۲۹ طلبہ شریک ہوئے۔ جس میں ۲۸ طلبہ نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس طرح اسکول کا نتیجہ ٪۹۷ فی صد رہا۔

اسکول ھذا کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب کی دختر ہونہار طالبہ قریشی ناہید جہاں قمر اعظم نے اسکول کی سنہ ۱۹۶۲ء سے لے کر آج تک کی تاریخ میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ یعنی

گُد[illegible]ن میں کولہاپور بورڈ میں
۹۲ فی صد نمبرات لے کر اول رہی
اس کا انفرادی نتیجہ 82.66
فی صدی ہے۔ لاوڈن سینٹر اور
اسکول ہٰذا کے تمام طلبہ میں اول
پوزیشن حاصل کی۔
(انصاری اشفاق احمد شعبۂ نشر و اشاعت)

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کا شاندار نتیجہ

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کا امسال ایس ایس سی کا نتیجہ 86 فی صد رہا، 36 طلبا شریکِ امتحان ہوئے 31 کامیاب ہوئے۔
فہمیدہ عبدالرحمان آنٹر کر 62 فی صد مارکس لے کر اوّل،
جمشید بدرالدین تانبے 61 فی صد مارکس حاصل کر کے دوسرے نمبر پر رہا۔ اور امتیاز احمد چاوکر تیسرے نمبر پر۔ اور اسمار محمود کھانچے نے مشترکہ طور پر 57 مارکس حاصل کر کے لیا۔ ان چار طلبا کو جناب عبدالمجید بابا خان سرنوبت عرف بدر صاحب نے ایک ہزار کا انعام علی الترتیب پانچ سو روپیہ تین سو روپیہ اور دو سو روپیہ پیش کیا جو ۲۷ جون کی تقریب عید

میلادالنبی کے موقعہ پر اسکول کمیٹی کے چیئرمین جناب عبدالغنی پاؤسکر، سکریٹری جناب یونس پاؤسکر جناب الحاج علی چوگلے اور جناب شہاب الدین جمدار کے ہاتھوں دیا گیا۔ جناب حسن میاں جمعدار نے ان چار طلبا کو انعام میں کتابیں پیش کی۔ اسکول کا اردو، عربی، مراٹھی، حساب اور سائنس کا نتیجہ سو فیصد رہا۔۔

کرڈوئی کا شاندار نتیجہ

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور کے ایس ایس سی 99ء کا نتیجہ بھی شاندار رہا۔ کل 43 طلبہ شریکِ امتحان ہوئے، جن میں ایک طالب علم امتیازی ۱۰ اول درجہ اور 31 دوم درجے میں کامیاب ہوئے۔ کل نتیجہ 97.67 فیصد رہا۔
ہونہار طالب علم تجمّل ایوب مُلّا۔ 78.40 فیصد امتیازی نمبرات حاصل کر کے اپنی جماعت میں اوّل آیا، 71.6 نمبرات حاصل کر کے بلقیس چافیکر دوم اور تنویر لیاقت پٹیل نے 69.86 نمبرات حاصل کر کے سوم مقام پایا۔
امتحان میں امتیازی اور نمایاں (اول، دوم، سوم) نمبرات پانیوالوں کے لئے خصوصی انعامات نیز ہر کامیاب

طالب علم کو نقد انعام پیش کرنے کا اعلان — جماعت المسلمین کرڈوئی، ایجوکیشن سوسائٹی کرڈوئی اور گاؤں کی محترم شخصیات جناب اسماعیل (نانا) جوگلے، نظیر جوگلے، منصور جوگلے، محترمہ نجمہ موسیٰ مُلّا۔ (صدر معلمہ کرڈوئی اُردو) ڈاکٹر نارکر، جناب اسماعیل محمد موڈک، لیاقت پٹیل نیاز ڈونگرے، ایوب پانگارکر، عبدالمجید کونڈکری، انور پانگارکر، کیپٹن عنایت جوگلے وغیرہ نے گرانقدر رقومات پیش کر کے کیا
نتیجے کے دن شام اسکول کے احاطے میں جشنِ کامرانی منعقد کیا گیا۔ اسکول کے کل طلبہ و طالبات، کامیاب طلبہ و طالبات اور والدین، ہیڈ ماسٹر صاحب و اساتذہ کرام اور گاؤں کی با اثر شخصیات کے درمیان، جناب اسماعیل محمد موڈک، جناب نانا جوگلے، جناب ابراہیم جوگلے اور محترمہ بانو انور محمد جوگلے کے ہاتھوں رقم کے لفافے کامیاب طلبہ و طالبات کو پیش کیے گئے۔
ادارے کے صدر معلم جناب شمس القمر ہاشمی صاحب نے اس کامرانی کے لئے اللہ تعالیٰ کا

مسلسل کو کہتے

کا شکر ادا کیا نیز اپنے اساتذہ و
طلبہ کی محنت کو سراہا اور فراخ
دلی سے بڑی رقمیں نونہالوں پر
لٹانے والے معزز حضرات کا بھی
شکریہ ادا کیا۔

ٹھاخوں کی گونج اور تالیوں
کی گڑگڑاہٹ کے درمیان یہ
جشن اختتام پذیر ہوا۔ معاون
مدرس جناب سراج احمد مومن
صاحب نے اپنی جادو بیانی سے
اپنی نظامت کا لوہا منوایا۔ ☆☆

بحرین میں C.B.S.E میں نمایاں کامیابی :

ہونہار طالب العلم عادل عبدالصمد
پٹوی اصل وطن نشی گاؤں، رتناگری،
نے بحرین میں انڈین اسکول میں
بارہویں جماعت CBSE میں ۷۷٪
مارکس حاصل کر کے نمایاں کامیابی
حاصل کی ہے۔ اس طالب علم نے
اپنی ابتدائی تعلیم بیگم عزیزہ داؤد
نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری
میں حاصل کی تھی۔ اب ان کا ارادہ
IAS افسر بننے کا ہے اسی لئے اعلیٰ
تعلیم کے سلسلے میں گوگٹے کالج،
رتناگری میں داخلہ حاصل کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کے بلند ارادے کو
پورا کرے اور وہ بھی قوم و ملک کے
مقدر کا ستارہ بن جائیں۔ آمین۔
(محمد کامل سیکورے، بحرین)

مجوانے برادران کو مبارکباد

لندن میں مقیم نقش نواز اور کوکن
مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے عہدیدار
جناب عثمان حسین میاں مجوانے
کی دختر آمنہ کی شادی امریکہ میں
جناب عبدالستار بھارتے کے فرزند
عبدالغفار اور جناب عبدالغنی مجوانے
کی صاحبزادی شاہین کی شادی
امریکہ میں مقیم مرحوم عبدالمجید خان کے
فرزند جناب محمد استقلال کے ساتھ
مورخہ ۲۷ جون ۹۹ء کی صبح والتھام
فورسیٹ اسمبلی ہال، لندن میں
انجام پذیر ہوئی۔ نکاح کے فوراً بعد
اس شاندار ہال میں حاضرین جو بلاک
برن، برمنگھم، لوٹن، لندن کے علاوہ
ہندو پاک و امریکہ سے آئے ہوئے
مہمانان کے لئے طعام تناول کا بہترین
انتظام تھا۔ مرحوم جناب حسین میاں
مجوانے اور مریم مجوانے کے برخورداران
جناب عثمان اور عبدالغنی مجوانے
صاحب کا تعلق دابولی کے ایک
چھوٹے سے گاؤں اٹمبر داھیرے
جہاں کوکن کے مشہور قطب پیر
حضرت یعقوب سروری کی درگاہ
موجود ہے، آپ دونوں برادران
عرصے سے لندن میں
مقیم ہیں اور وہاں کے سماجی حلقہ
میں کافی شہرت رکھتے ہیں اور ہر
تقریب میں بڑھ چڑھ کر حصہ
لیتے ہیں۔ نقش کوکن سے خلوص
لگاؤ ہے اور کوکن کے تعلیمی اداروں
کے لئے بھی نرم گوشہ رکھتے ہیں۔
ہم دولہا دولھن کے ساتھ ساتھ
ان کی والدہ محترمہ خدیجہ مجوانے،
رفیقہ مجوانے جناب ابراھیم
سرفے اور بیگم سرفے دیگر
عزیز و اقارب کو بہ خلوص
مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ••
(مرسلہ: عبدالغنی عثمان پاؤسکر)

نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے،
اس کے خریدار بنئے۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے رکن جناب محمد علی مقدم کی جدّہ سے ممبئی تشریف آوری پر فورم کی میٹنگ صدر محترم ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے شفا خانہ "ڈونگری کلنک" میں سنیچر ۲۶ جون ۹۹ء کو منعقد ہوئی جس میں محمد علی مقدم کی ایماء پر یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدّہ کی جانب سے کوکن میں مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لئے کار آمد کتابوں پر مشتمل ایک لائبریری کے قیام کے تعلق سے غور و خوض کیا گیا۔ اس سے پہلے یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدّہ نے چپلون، مہاڈ، داپولی اور مرو ڈ میں اس قسم کی ووکیشنل لائبریریز قائم کی ہیں۔ محمد علی مقدم صاحب ان قائم کردہ لائبریریوں کا سروے کریں گے اور جب بھی مناسب معلوم ہوا ایک اور لائبریری (غالباً شریوردھن میں) قائم کی جائیگی جس کے لئے حسب سابق N.K.T.F کے اراکین اپنا بھرپور تعاون دیں گے۔

جناب محمد علی مقدم نے Aptitude ٹیسٹ کے تعلق سے بھی اپنا خیال ظاہر کیا جسے سال کے اخیر میں ترتیب دیا جائیگا تاکہ S.S.C. امتحان میں پہنچنے سے پہلے ہونہار بچوں کے رجحان و صلاحیتوں کا اندازہ لگایا جا سکے۔ یہ سرگرمی بھی یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدّہ کے تعاون کی مرہونِ منّت ہوگی۔

سالِ رواں میں N.K.T.F کے تعلیمی مقابلوں کے تعلق سے فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم سندیلکر نے بتایا کہ اس سرگرمی کو فورم کے جواں عزم ساتھی مبارک کاپڑی صاحب نے بلندیاں عطا فرمائیں، مگر پچھلے سال ایجوکیشنل گائیڈنس پروگراموں کی وجہ سے مبارک اس قدر مصروف ہوگئے کہ وہ فورم کے کسی بھی پروگرام میں شریک نہیں ہو سکے تھے البتہ ان کی عدم موجودگی میں لائین اقبال کوارے صاحب نے فورم کی اس سرگرمی کو منقطع نہیں ہونے دیا بلکہ اس میں نئی جان ڈال دی۔ ہاں! میتھمیٹکس کے مقابلے وہ انجام نہیں دے پائے۔ امسال جناب محمود الحسن ماہر جو صرف شاعر ہی نہیں بلکہ ایک قابل استاد بھی ہیں اور اب سبکدوش ہو گئے ہیں ان کی تدریسی خدمات کا شہرہ ہے۔ ماہر صاحب نے امسال فورم کو میتھمیٹکس کے مقابلوں کے انعقاد کے سلسلے میں تعاون دینے کا خیال ظاہر کیا ہے۔

اس جذبے کا خیر مقدم کرتے ہوئے فورم کی اس میٹنگ میں ماہر صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ ماہر صاحب چونکہ مراٹھی کے بھی قابل استاد ہیں لہٰذا ان کی تجویز پر امسال تعلیمی مقابلوں میں ایک نئی سرگرمی کے طور پر "مراٹھی بھاشا" کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

سُہا عبد القادر قاضی کی نمایاں کامیابی

نفیسہ اور عبد القادر قاضی

کی دختر سُہا نے مارچ ۹۹ء کے ایس ایس سی امتحان میں ۸۰ فیصد مارکس حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ وہ سینٹ فرانسس ہائی اسکول بھائندر کی طالبہ تھی اور ہر جماعت میں اچھے درجے سے کامیاب ہوتی رہی۔ ایس ایس سی میں سائنس میں ۹۲ فیصد مارکس حاصل کئے اور اب رائل کالج میرا روڈ میں گیارہویں سائنس میں داخلہ لیا ہے۔ سُہا نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم احمد سند ملکر صاحب کی چھوٹی نواسی ہے

آئی اے ایس و آئی پی ایس کی تیاری کے لئے انٹرویو

البشریٰ ایجوکیشنل سوسائٹی نے U.P.S.C کے مقابلہ جاتی امتحانات، IAS، IPS وغیرہ کی کوچنگ کیلئے درخواست بھرنے سے چھ ماہ قبل ہی مناسب انتظامات شروع کردیئے ہیں۔ طلبہ سے انٹرویو کا سلسلہ جاری ہے وہ تمام گریجویٹ جو جنوری میں آئندہ سال سنہ ۲۰۰۰ء کے لئے فارم بھرنا چاہتے ہیں وہ اس انٹرویو میں شرکت کرکے کوچنگ وغیرہ کی سہولت ابھی سے حاصل کرسکتے ہیں۔ پتہ: ڈاکٹر امتیاز کونڈکری، خیر کلینک، بلڈنگ نمبر ۲۵ کے سامنے نکھیر واڑی، باندرہ ایسٹ، ممبئی ۵۱ فون نمبر 6442896 پر معلومات کے اوقات دوپہر ۱۱ تا ۲ بجے رات ۸ تا ۱۰ بجے

★ ڈاکٹر امتیاز کونڈکری ممبئی۔

عالمہ کورس میں داخلے جاری

ضلع تھانے کے میرا روڈ میں اصلاح البنات دینی مدرسہ برائے نسواں میں ایک سالہ کورس میں داخلے جاری ہیں، یہاں داخلے کے لئے تعلیم اور عمر کی کوئی قید نہیں البتہ اردو ذریعہ تعلیم درجہ ہفتم کامیاب ہونا ضروری ہے۔ یہاں مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ صبح نو بجے سے ایک بجے کے درمیان رابطہ قائم کریں۔

★ اصلاح البنات (دینی مدرسہ برائے نسواں) قمر میرا ڈائر، نیا نگر میرا روڈ (مشرق)

امیر ترین ہندوستانی

جریدۂ فاربس نیویارک امریکہ کے تازہ شمارہ میں دنیا کے دولتمند لوگوں کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ رسالے کے مطابق دنیا کے امیر ترین ہندوستانیوں میں عظیم ہاشم پریم جی، این لکشمن متل، دھیرو بھائی امبانی، شیو نادر، کمار منگلم برلا، گودریج اور ہندوجا برادرس شامل ہیں۔

مسٹر پریم جی کے پاس ۲۶۸ ارب اثاثے ہیں اور وہ ہندوستان کے سب سے امیر شخص ہیں۔

تبصرہ کے لئے کتاب کی دو کاپیاں ارسال کیجئے۔

(ادارہ)

لبیب گونڈیکر بنے ایس ایم کالج علی باغ میں اوّل

انجمن اسلام جنجیرہ کے جنرل سکریٹری مشتاق احمد درزی کے نواسے اور ریوڈنڈا کے ایک کامیاب تاجر لئیق گونڈیکر کے فرزند لبیب گونڈیکر نے امسال ایچ ایس سی امتحان میں ۸۵ء۹ مارکس حاصل کرکے جے ایس ایم کالج علی باغ (سائنس) میں نہ صرف اوّل پوزیشن حاصل کی بلکہ کامیابی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

اس ہونہار طالب علم کی شروع ہی سے ہر جماعت میں اوّل پوزیشن رہی۔ سینٹرل بورڈ دہلی کے ذریعہ لئے گئے ایس ایس سی امتحان (مارچ ۱۹۹۷) میں بھی اس طالب علم نے پہلا اسکول ریوڈنڈا (انگریزی میڈیم) سے شاندار کامیابی حاصل کرکے میرٹ میں جگہ بنائی تھی۔

جناب لقمان خان پٹھان سابق پرنسپل انجمن اسلام ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف سائنس جنجیرہ مروڈ اور محترمہ فاطمہ لقمان پٹھان سابق پرنسپل انجمن اسلام ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف سائنس مہسلہ، (رائیگڈ) کی خصوصی رہنمائی اور سرپرستی اسے حاصل رہی۔

لبیب کی اس عظیم الشان کامیابی سے اہلیانِ ریوڈنڈا اور اہلیانِ مروڈ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اس ہونہار طالب علم کی خواہش کمپیوٹر انجینئر بننے کی ہے۔ ہم لبیب گونڈیکر کو اور اس کے والدین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ اسے اپنے ارادوں میں ایسی ہی کامیابیاں عطا کرے۔ آمین (شکیل احمد شیخ)

رسم اجراء: "رنگ و نور"

۲۶ جون ۱۹۹۹ء کو عید میلاد النبی کمیٹی "ریزرو بینک اسٹاف کوارٹرس" بائیکلہ (عقب مراٹھا مندر سنیما) کی جانب سے کالونی اسپورٹس کلب میں جشن عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں منعقدہ جلسۂ عام میں فردوس، ضلع رتناگری کے نامور شاعر جناب زین العابدین پرسکار خاکی کے اولین مجموعۂ کلام "رنگ و نور" کا اجراء بدست جناب ہارون خانصاحب (جنرل مینیجر E.C.D) ریزرو بینک آف انڈیا، عمل میں آیا۔ اس پُروقار اور بامقصد تقریب میں ممبئی کے معروف استاد شعراء جناب عارف احمد جی اور جناب محمود الحسن ماہر نے شرکت فرماکر "رنگ و نور" پر اظہار خیال فرمایا اور جناب خاکی کی شاعرانہ کاوشوں کو سراہا۔ جلسہ میں موجود شرکاء نے بھی مجموعۂ کلام کی خوب پذیرائی فرمائی۔ وہ حضرات جو اس مجموعۂ کلام کو خرید کر شاعر کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں اور ادب نوازی کا ثبوت دینا چاہتے ہوں وہ اسی مجموعۂ کلام کو ہاشمیہ بکڈپو، وزیر بلڈنگ، بھنڈی بازار، چوراہا ممبئی ۴۰۰۰۰۳ سے حاصل کرسکتے ہیں۔

آپکی نوازشوں کا متمنی

عباس احمد چوگلے،

فون: ۸۷۳۴۰۷۸

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے اپنی سرگرمیوں
...ں اس بات کا بھی خیال رکھا کہ اساتذہ کی
...یس و تدریس میں پچیس ۲۵ سالہ خدمات کی قدر
...ی جائے۔ مالی دشواریوں کی بنا پر فورم نے یہ قید
...کائی تھی کہ صرف ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریس
...ہی اعزاز کا مستحق قرار دیا جائے۔ نتیجہ میں ایک
...ی تعداد جو ۲۵ سال تو مکمل کر چکے ہیں اعزاز
...نے سے محروم بھی فورم کو اس بات کا ہمیشہ
...سوس رہا۔

امسال فورم کے ایک ہمدرد اور مخیر علم دوست نے
...رقم N.K.T.F کو عنایت فرمائی تو فورم نے ان
...م اساتذہ سے جن کی سروس 25 سال یا اس سے زیادہ
...گئی ہے تفصیلات طلب کیں۔ نتیجہ میں جو نام انہیں
...صول ہوئے ان میں 76 معلمین اور معلمات شامل
...یں، یہ تعداد کوکن کے چاروں اضلاع کے اردو ہائی
...سکولوں سے موصولہ تفصیلات پر مشتمل ہے۔ اسے
...ر فورم نے ان سینئر معلمین و معلمات کو جن میں صدر
...درسین و معلمات بھی شامل ہیں ضلعی سطح پر اعزاز
...ینے کا ارادہ کیا ہے۔ البتہ جن صدر مدرسین
...صدر معلمات کو اس سے قبل فورم کی جانب سے
اعزاز دیا جا چکا ہے وہ اس فہرست میں شامل
نہیں ہیں۔

اس وقت موسم باراں اپنے شباب
پر ہے۔ اس وجہ سے ماہ اکتوبر ۹۹ء کے اوائل میں
یہ پروگرام منعقد ہونے کے امکانات ہیں۔

تابڑ توڑ

عرصہ ہوا نقش کوکن میں قارئین کے سوالوں کے
جوابات مسٹر تابڑ توڑ دیا کرتے تھے۔ مگر وہ
سلسلہ بند ہو گیا اس لئے کہ قارئین کے بے تکے
سوالوں سے تنگ آکر "مثلاً انڈا پہلے ہوا یا مرغی"
مسٹر تابڑ توڑ نے ہم سے قطع تعلق کر لیا تھا اب
ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیمی بیداری نے اپنا سکہ
جما لیا ہے۔ لہٰذا باذوق قارئین کی دلچسپی
کے لئے ہم یہ سلسلہ "آپ پوچھئے ہم بتائیں گے"
دوبارہ شروع کرنے جا رہے ہیں۔ آپ پوسٹ
کارڈ یا انلانڈ لیٹر پر اپنے زیادہ سے زیادہ
تین سوالات لکھ کر بھیجئے۔ خیال رہے کہ
ان سوالوں کے جواب نہ صرف آپ کی معلومات
میں اضافہ بلکہ قارئین کی بھی دلچسپی کا
باعث ہوں گے۔ (مدیر)

ایک مدت سے تری یاد بھی نہ آئی ہمیں
ہم تجھے بھول گئے ہوں ایسا بھی نہیں
(فراق)

آل انڈیا حج کمیٹی کی تشکیلِ نو:

چیئرمین: جناب تنویر احمد
وائس چیئرمین: غلام محمد منصوری اور جناب ناصر جمال۔
اراکین: جناب عبید اللہ خان اعظمی، جناب صابر شیخ (وزیر اوقاف مہاراشٹر) جناب یوسف ابراہانی (کارپوریٹر) جناب محمد سہیل لوکھنڈوالا (ممبر اسمبلی) جناب شکیل احمد انصاری، جناب محمد علی خان، جناب مرزا تقی رضا، جناب شہزادہ قائد جوہر بھائی۔
نامزد ممبران: مسٹر ایس بسواس (کسٹم کمشنر) مسٹر گریش گوکھلے (میونسپل کمشنر) مسٹر روہنی مینڈونسا (پولس کمشنر) مسٹر دیوکی نندن (پورٹ ہیلتھ افسر) مسٹر ایس چکرورتی (رجسٹرار انڈین شپین) مسٹر کے ماگو (چیئرمین ممبئی پورٹ ٹرسٹ)

کارگل شہدا کو مسلم امن کمیٹی کا خراجِ تحسین:

مہاڈ پولادپور تعلقہ مسلم امن کمیٹی ضلع رائے گڈھ کی مجلس منتظمہ کی میٹنگ مورخہ ۳ جولائی ۹۹ء کو صدر صاحب کے دولتکدہ پر منعقد ہوئی جس میں تمام عہدیداران و ممبران نے نہایت محبت و عقیدت اور قومی جذبوں کی سرشاری کے ساتھ پاکستان کی نامعقول دراندازی پر کارگل میں مادرِ وطن کے لئے بیش از بیش جانوں کا نذرانہ پیش کرنیوالے بہادر جاں بازوں کی شہادت کو سراہا اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اور مادر وطن کی ہر ممکن خدمت کے لئے خود کو تیار رہنے کا عزم دوہرایا۔ نیز شہدائے کارگل کے خاندانوں کی مالی اعانت کے لئے سرگرم عمل ہونے کا پروگرام مرتب کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی دراندازی کی نامعقولیت پر حکومت پاکستان کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی۔ (غلام محمد بٹیل سکریٹری)

عنبر فتحپوری کی کتاب "برف کی فصلیں" کی تقریب رونمائی

کویت میں اُردو کے معروف شاعر عنبر فتحپوری، جو منفرد لب و لہجہ سے اپنی پہچان رکھتے ہیں ان کے پہلے شعری مجموعہ "برف کی فصلیں" کی تقریب رونمائی گزشتہ مہینہ کویت کے مقامی ہوٹل میں ہوئی۔ خواتین و حضرات کی کثیر تعداد میں کویت کے بیشتر شعراء اور سخن فہم سامعین موجود تھے۔

اس تقریب کی صدارت ابوذر شمس نے کی۔ کتاب کی رونمائی معروف تاجر فیاض بھنڈارے کے ہاتھوں عمل میں آئی جو بیشتر ادبی تقاریب میں پیش پیش نظر آتے ہیں، دو حصوں پر مشتمل اس کتاب کے پہلے حصے کی نظامت معروف شاعر و ادیب نور پرکار نے اپنے منفرد انداز میں کی۔

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسہ کا نتیجہ:

۴۲ طلبا و طالبات میں سے ۳۸ کامیاب ہوئے۔ ۵ طلبہ امتیازی نمبر ۸ طلبہ اول ۱۷ طلبہ دوم اور ۸ طلبہ سوم درجہ سے کامیاب ہوئے۔ مجموعی نتیجہ ۹۰.۴۷ فیصد رہا۔ معظم علی اشتیاق احمد نے ۶۸۲ نمبرات (۹۰.۹۳ فیصد) حاصل کرکے کولہاپور بورڈ میں ۱۵ واں مقام حاصل کیا۔ مذکورہ

طالب علم رتناگری ضلع میں دوم آئے۔ وہ ہندی، مراٹھی (کمپوزٹ) میں ۸۴ نمبر حاصل کر کے بورڈ میں اول آئے۔ ۷۰ فی صد سے زائد نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

معظم علی اشتیاق احمد (۹۰.۹۳)، پرکار لبنیٰ عبداللہ (۸۵.۳۰)، پرکار نازیہ زین الدین (۸۵.۴۶)، پرکار جنید عبدالمجید (۸۰.۴۰)، قاضی شاہ حسین احمد صاحب (۷۸.۱۳)، پرکار فوزیہ غیاث الدین (۷۰.۶۷ فیصد)

واشی میں کامیاب طلبا کا استقبال:

مہاراشٹرا مسلم سنگٹھنا (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام نئی ممبئی کے ہائی اسکول اور جونیئر کالج کے امتیازی نمبروں سے کامیاب طلبہ کے اعزاز میں ایک شاندار تہنیتی جلسہ ۳ جولائی ۹۹ء کو بھاوے سبھا گھر میں انعقاد پذیر ہوا۔ اسی موقعہ پر نئی ممبئی میں نومنتخبہ میئر شریمان تکارام نائیک اور ڈپٹی میئر شریمان بھولاناتھ پاٹل کو بھی اعزاز نصیب کو کس دیا گیا۔ پروگرام میں MGM ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سدھیر کدم، بیوپاری ایسوسی ایشن کے چیرمن شری موہن گرنانی اور نقش کوکن کے سابق مدیر کیپٹن فقیر محمد مستری بطور مہمانان خصوصی شریک تھے۔ کامیاب طلبہ اور ان کے والدین کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھے۔ امتیازی شان سے کامیاب ہونیوالوں کو شال، پھول اور توصیفی سند دیکر استقبال کیا گیا۔ صاحبانِ اعزاز کو شال، ناریل اور گلدستہ کے علاوہ مومنٹو پیش کیا گیا۔ سنگٹھنا کے چیرمن سلیم شیخ، سکریٹری عبدالرحمٰن پٹیل اور دیگر عہدیداروں میں غلام حسین فقیہ، عرفان چودھری وغیرہ نے حاضرین کا خیر مقدم کیا اور پروگرام کو کامیاب کرنے میں ہر ممکن تعاون دیا ایڈوکیٹ ارون ترپاٹھی جناب علی ایم شمسی، ایڈوکیٹ کوشا ڈیکر اور کارپوریٹر مسز کوساڈیکر بھی شریک محفل تھیں۔ ڈاکٹر سدھیر کدم نے پرمغز تقریر کی۔ اور صاحب اعزاز میئر تکارام نائیک نے اجمالی خطبہ پیش کیا۔ پروگرام کی نظامت سنگٹھنا کے فعال عہدیدار اور ڈیولپمنٹ بنک ڈونگری کے منیجر جناب اے آر پٹیل نے انجام دی۔ پروگرام کے آغاز میں کارگل میں پاکستانی کارروائی کی مزمت کی گئی اور شہیدوں کی یاد میں خاموشی رہ کر خراج تحسین پیش کیا گیا۔

وحیدہ ڈھوکلے کی شاندار کامیابی:

ایس ایس نکم جونیئر کالج مانگاؤں (ضلع رائے گڑھ) کی ہونہار طالبہ وحیدہ آدم ڈھوکلے نے بارہویں سائنس میں ۸۵ فیصد مارکس حاصل کرکے کالج اور سینٹر میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ وحیدہ کو فزکس میں ۹۷ اور کیمسٹری میں ۹۴ فیصد مارکس ملے ہیں۔ موربہ تعلقہ مانگاؤں (ضلع رائیگڑھ) کی رہنے والی وحیدہ کی شاندار کامیابی ان طلبا کیلئے مشعل راہ ہے جو حالات کا شکار ہو کر ہمت ہار جاتے ہیں۔

رتناگری / سندھودرگ ضلع کے مسلم طلبہ کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی ممبئی برانچ کمیٹی نے تعلیمی سال ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۰ء کے لئے مندرجہ ذیل مسلم طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتے پر اپنا پتہ لکھا ہوا تین روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔ عریضے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۹۹ء ہوگی۔ مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد میں پانچسو روپے کی اسکالرشپ اس طالبعلم کو دی جائے گی جس نے اردو یا سائنس یا حساب میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں۔

۱) ممبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانے والے۔

۲) ممبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی Vocational و Technical اداروں میں تعلیم پانیوالے۔

۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینیرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے۔

۴) ممبئی عظمیٰ اور رتناگری / سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانیوالے۔

نوٹ: (۱) ہائی اسکولوں کے جن طلبہ کو ۵۰ فیصد سے زیادہ نمبر ملے ہوں وہی عریضہ کریں۔ (۲) جن لڑکیوں کو سرکار کی طرف سے مفت تعلیم دی جارہی ہے وہ عریضہ نہ کریں۔ صرف فیس ادا کرنیوالی لڑکیاں ہی درخواست بھیجیں۔

ایچ۔ ڈی۔ مستری، سکریٹری

پتہ: کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی، ۷۶، جگناتھ شنکر سیٹھ روڈ (ڈگر گام روڈ) اوپیرا ہاؤس، ممبئی ۴۰۰۰۰۴

شفا شیخ کی ایس ایس سی میں نمایاں کامیابی

ڈاکٹر وقار شیخ اور فرحت شیخ کی دختر شفا شیخ نے امسال امسال ایس ایس سی امتحان میں ۸۶٪ نمبر حاصل کئے۔ ان کے میتھس اور سائنس کے نمبر ۹۴٪ ہیں۔ انہیں اپنے والد کی طرح سائنس میں دلچسپی ہے۔ اور کالج میں شعبہ سائنس میں داخلہ لیا ہے۔ شفا شیخ نورجہاں نور اور ابراہیم شیخ کی پوتی ہیں۔

اشفاق عمر کوپے کی امتیازی کامیابی

مہاراشٹر کالج کے ٹی وائی بی اے (اردو) کے طالبعلم اور جنرل نالج کتاب کے مرتب اشفاق عمر کوپے 65.16 فیصد سے کامیاب ہوئے۔ عارضی طور پر "اردو ٹائمز" میں پروف ریڈر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

(ندیم علی صالح)

مسلسل چھ گھنٹے تک مبارک کاپڑی کی طلبا کو رہنمائی:

S.S.C کا نتیجہ ظاہر ہوا اور ۲۴ جون ۹۹ء کو ماہر تعلیم جناب مبارک کاپڑی صاحب نے المالطیفی ہال ممبئی میں اپنے ادارہ نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ کے زیر اہتمام (جس کے وہ چیئرمین ہیں) طلبا کی رہنمائی کے لئے اپنی تقریر کا مفید پروگرام رکھا تھا جس کی صدارت روزنامہ انقلاب کے مدیر جناب ہارون رشید صاحب نے فرمائی۔

وقت کی اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے طلباران کے والدین اور سرپرست اور اساتذہ کی کثیر تعداد نے المالطیفی ہال میں حاضر ہو کر مبارک کاپڑی کی نقش کوکن رہنمائی سے فیض حاصل کیا۔ راہنمایانہ تقریر کے بعد حاضرین کی جانب سے پوچھے گئے دوسو سوالوں کے بھی مبارک صاحب نے اطمینان بخش جوابات دیئے اور اس طرح چھ گھنٹوں تک ہال مکمل طور پر بھر جانے کے باوجود راہداری میں کھڑے ہو کر والدین اور طلبا کی کثیر تعداد اس معلوماتی بیان سے مستفید ہوتی رہی۔ ❖❖

غلام محمد مومن ویمنس کالج

بھیونڈی کے قدیم تعلیمی ادارے کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والے لڑکیوں کے واحد ڈگری کالج غلام محمد مومن ویمنس کالج کے بی ایس سی کے تیسرے سال کا نتیجہ بڑا ہی شاندار رہا۔ درج ذیل طالبات نے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے نہ صرف کالج کا بلکہ سوسائٹی کا بھی نام روشن کیا ہے۔

(۱) پٹیل بہار عبدالباسط ۷۴ فیصد
(۲) مومن نذیرہ محمد صابر ۷۲ "
(۳) انصاری جاسمین اقبال ۷۱ "
(۴) مدعو مردان وہاب ۶۸ "
(۵) پیلے عروج النور ۶۴ "
(۶) پیلے مینا النور ۶۳ "
(۷) ڈھورو فریسا امین ۶۱ فیصد
(۸) مومن ریشماں سعید ۶۱ "
(۹) مومن نوری عبیداللہ ۶۱ "
(۱۰) کواری تقدیس رحمٰن ۶۱ "

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ریانہ عبدالغنی حجوانے

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ کی ایس ایس سی کی طالبہ ریانہ عبدالغنی حجوانے نے ۸۱ فیصد نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔ اُردو اور انگریزی مضامین میں بالترتیب ۸۸ فیصد اور ۸۲ فیصد نمبر حاصل کئے۔ اس نے آل کوکن جنرل نالج کے مقابلوں میں اول پوزیشن حاصل کی اور بیت انجمن کا خطاب حاصل کیا۔ ❖❖❖

مسلم اُمیدواروں کو مبارکباد

امسال انڈین سول سروسز میں ۱۳ مسلمان امیدوار کامیاب ہوئے جن میں دو خواتین ایک مسلم یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر پروفیسر حسن علی شاہ جعفری کی صاحبزادی نازلی جعفری اور دوسری حنا کوثر شامل ہیں۔ نازلی نے خواتین میں دوسرے نمبر پر کامیابی حاصل کی۔ ہم ان

سب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان ہونہار فرزندوں سے امید کرتے ہیں کہ ملک و قوم کی ترقی کیلئے جانفشانی سے محنت کرکے ملک کے لئے ایک مثال قائم کریں گے۔

(پروفیسر خلیل انصاری، امراوتی کیمپ)

پروفیسر سیدہ جعفر کو ایوارڈ

عثمانیہ یونیورسٹی اور سنٹرل یونیورسٹی آف حیدر آباد کی سابق صدر شعبۂ اردو پروفیسر ڈاکٹر سیدہ جعفر کو بسٹ سٹی زن آف انڈیا کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ یہ اعزاز مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیتوں کو دیا جاتا ہے۔ سنٹرل بسٹ سٹی زن آف انڈیا کا ایوارڈ چیف منسٹر ناگالینڈ، چیف منسٹر میزورم، مشہور اداکار دیو آنند اور سنیل دت، کرکٹ کے شہرۂ آفاق کھلاڑی اور سچن تنڈولکر کو بھی دیا جا رہا ہے۔ مختلف اداروں اور اکیڈمیوں سے ڈاکٹر سیدہ جعفر کو اٹھارہ ایوارڈز مل چکے ہیں جن میں پانچ خصوصی ایوارڈز بھی شامل ہیں۔ پروفیسر سیدہ جعفر اٹھائیس کتابوں کی مصنف ہیں اور ان کی تحریروں کا ہندی، عربی، انگریزی اور مراٹھی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔۔

اردو کا طالب علم، ایم بی بی ایس میں گولڈ میڈل؛

وقار انصاری

مولانا آزاد ہائی اسکول موہن پورہ کے ایک سابق طالب علم وقار احمد انصاری سمیت تین مسلم امیدوار نے میرٹ لسٹ میں مقام حاصل کیا ہے۔ انہوں نے سرجری کے امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ ان کا تعلق مدنپورہ کے ایک متوسط خاندان سے ہے۔ وقار کی رہنمائی خیر امت ٹرسٹ نے کی ـــــ

کوکن میں ایگریکلچر کالج

وزیر اعلیٰ نارائن رانے نے بتایا کہ مغربی مہاراشٹر کے ساحلی علاقے کوکن خطہ میں واقع داپولی تعلقہ میں یکم جولائی ایگریکلچرل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کالج شروع کیا جائے گا۔ ریاستی کابینہ کی میٹنگ کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے نارائن رانے نے بتایا کہ چار سالہ اس کورس کے پہلے بینچ کے لئے کل ۳۲ طلبا کی تعداد متعین کر دی جائے گی۔ نئے تربیتی کورس کو فروغ دینے کے لئے ہر چار سالوں پر ریاستی سرکار پر ۱۳ کروڑ ۵۲ لاکھ روپیوں کا بوجھ پڑے گا ـــــ

نمایاں کامیابی

فروری ۹۹ء میں ثانوی اسکالرشپ کے امتحان میں ضلع پریشد اردو اسکول، تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کی طالبہ کماری فرحت احمد کھوت نے رتناگری ضلع میں اور داپولی تعلقہ میں اردو طلباء میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کی۔

(عبد الرشید عبد اللہ رکھانگی)

غلام محمد رکھانگی کی تقرری

داپولی اربن کوآپریٹیو بینک میں نامزد ممبر کی حیثیت سے جناب غلام عبد الغفور رکھانگی کا تقرر عمل میں آیا، جس کیلئے ہم انھیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کوثر انصاری کی سبکدوشی

کماروڈ ع۲ میونسپل اردو اسکول، اندھیری (ویسٹ) ممبئی ۵۸ کے ڈپٹی صدر مدرس انصاری محمّد یعقوب المعروف کوثر انصاری بحیثیت عالی مدرس اپنی ۳۵ سالہ فرائض منصبی کی نمایاں اور بحسن و خوبی انجام دہی کے بعد یکم اگست ۹۹ء کو باعزّو وقار سبکدوش ہو رہے ہیں۔

بچّوں کے ادب میں بھی ان ہندبیانے پر ان کی تقریباً ۲۵ سالہ گرانقدر و بیش بہا خدمات لائق تحسین و قابل ستائش ہیں۔ اسکولی بچّوں کے لیے ان کی نظمیں و دیگر تخلیقات بیشتر جرائد و رسائل میں بالخصوص نقش کوکن میں وقتاً فوقتاً شائع ہو کر داد و تحسین حاصل کر رہی ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی بچّوں کے متعدد پروگرام پسندیدگی و مقبولیت کے حامل ہو سکے ہیں۔ مزید برآں ان کی طبع زاد منظوم تصانیف "گلدستہ" اور "تحفہ" کو بھی مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی اور بہار اردو اکادمی پٹنہ سے نقد انعامات، توصیفی اسناد و ٹرافی سے نوازا جا چکا ہے۔ ٭٭٭

(ڈاکٹر سراج الدین بلساری، جوگیشوری ممبئی)

طہورا سوئیٹس کے انعامات

اتوار ۱۱ر جولائی کی صبح طہورا سوئیٹس ناگپاڑہ میں اردو ٹائمز + طہورا کرکٹ کوئز کے شاندار انعامات کی تقسیم عمل میں آئی۔ ممبئی کے علاوہ مالیگاؤں اور برہانپور جیسے دور دراز مقامات کے قارئین بھی وقت مقررہ پر اس تقریب میں موجود تھے۔ طہورا سوئیٹس کے مالک و منتظم جناب ابوبکر پٹیل نے انعام یافتگان کو سوسو گرام چاندی کے سکّے پیش کیے۔ ٭٭

انجمن اسلام عنجیرہ ہائی اسکول

گونڈگھر: امسال اسکول ھٰذا کا رزلٹ 66.66 فیصد رہا۔ جوکہ گزشتہ سال کے مقابلے میں کافی اچھا ہے۔

نازیہ اکلیکر نے ۷۵ فیصد نمبرات حاصل کر کے اول رہی۔

نازیہ پسوالے 66.2 فیصد نمبرات کے ساتھ دوم آئی اور عابدہ پٹھان نے سوم مقام حاصل کیا اسے 73.۳ فیصد نمبرات حاصل ہیں۔

(مرسلہ: نشاط فیض احمد اگوند گھر)

داہبھٹ گاؤں میں تقریب عید میلادالنبیؐ:

عید میلادالنبیؐ کے موقع پر نورالاسلام ٹرسٹ داہبھٹ کے زیر اہتمام داہبھٹ گاؤں میں ایک دینی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں صرف علماؤں کے بیانات ہوئے

بلکہ مدرسے کے بچوں کی تقاریر کا انعامی مقابلہ ہوا۔

اس موقع پر نورالاسلام ٹرسٹ کی جانب سے بچوں میں دینی کتابیں تقسیم کی گئیں اور جن بچوں کا سال رواں میں ختم قرآن ہوا انہیں مبارکباد پیش کر کے سلام پاک دیا گیا۔ اسی طرح گاؤں کے لوگوں نے خصوصی انعامات کا بھی اعلان کیا۔ صدر جناب یوسف شیخ صاحب نے امام و مدرس جناب سلطان صاحب کی بچوں پر محنت کو سراہا اور زندگی کی کامیابی میں دین کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ٹرسٹ کے منتظمین نے گاؤں کے بزرگوں کے دینی شوق اور اصلاح کی خواہش کی قدر کرتے ہوئے بڑوں کی قرآنی اصلاح کی کوشش شروع کردی۔
آخر میں امام سلطان صاحب کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔
(ڈاکٹر عبدالعزیز ساونت جنرل سکریٹری)

صبا تاج محمد خان

ڈاکٹر عبدالشکور قادری کی نواسی اور ناہید تاج محمد خان کی بیٹی صبا نے امسال ایس. ایس. سی. میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ صبا نے ۸۲٫۴۴ فیصد نمبر حاصل کئے اور میری امیکیولیٹ گرلز ہائی اسکول، کالینہ میں چوتھے نمبر پر رہی۔ مراٹھی اور سائنس میں بالترتیب ۹۸/۱۰۰ اور ۱۴۲/۱۵۰ نمبر حاصل کر کے صبا اسکول میں اوّل رہی۔ پودار کامرس کالج میں صبا کو داخلہ مل گیا ہے۔ دعا ہے کہ آئندہ اس سے بھی شاندار کامیابی حاصل ہو۔ ساکھر (تعلقہ چپلون، ضلع رتناگری)

مسلم طلباء وطالبات کی شاندار کامیابی

مہاراشٹر میں اوّل آنے کا اعزاز بلال مستری نے حاصل کیا جو اینگلو اردو ہائی اسکول پونے کا طالبعلم ہے انہوں نے ۷۵۰ میں سے ۷۲۴ مارکس حاصل کئے۔ ان کا نتیجہ ۹۶٫۵۳ فیصد رہا۔ ممبئی کے مشتاق نیاز بلبلے نے سات سو میں سے ۶۷۵ مارکس حاصل کئے۔ ان کا نتیجہ ۹۰ فیصد رہا۔ انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول ناگپاڑہ کی اس طالبہ نے ممبئی کی میرٹ لسٹ میں شاندار مقام حاصل کیا۔
ممبئی ڈویژن میں اردو مضمون میں اول آنے کا اعزاز عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کی طالبہ خدیجہ دستگیر عالم نے حاصل کیا۔ انہیں اردو میں ۹۴ فیصد مارکس ملے۔ مراٹھی عربی میں اول آنے کا اعزاز فاروق گرلز ہائی اسکول جوگیشوری (ممبئی) کی طالبہ شاذیہ محمد یوسف کھوکر نے حاصل کیا اس نے مراٹھی میں ۸۹ فیصد عربی میں ۹۶ و ۸۷ فیصد مارکس حاصل کیے۔
کولہاپور ڈویژن میں شاندار کامیابی کے ذریعہ میرٹ لسٹ میں مقام حاصل کرنے کا اعزاز حاجی امین واگد ہائی اسکول کے طالب علم معظم علی احمد نے حاصل کیا اس ہونہار طالب علم ۹۰٫۹۳ فیصد مارکس حاصل کئے ہیں۔
ناسک ڈویژن میں مالیگاؤں اردو گرلز ہائی اسکول کی طالبہ نازیہ بلال احمد نے ۹۰ فیصد مارکس حاصل کر کے میرٹ میں آنے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ طالبہ ناسک ڈویژن کی تمام لڑکیوں میں اوّل آئی ہے۔
اس کے علاوہ اے ٹی ٹی ہائی اسکول کی معذور طالبہ شبینہ سجاد احمد نے ۸۰ فیصد نمبرات حاصل کر کے "ہینڈی کیپ" طلبہ وطالبات کی میرٹ لسٹ میں اول مقام حاصل کیا جبکہ نائٹ اسکول کے طلباء میں اوّل آنے کا اعزاز اے نائٹ ہائی اسکول کے طالب علم محمد یوسف نے حاصل کیا۔

پیر خاں جناب کی سبکدوشی

پیر خاں جناب (ساکن کورپگاؤں) نے اپنی ملازمت (تدریس) کے ۳۵ سال نہایت احسن طریقہ سے گزارے۔ موصوف کو عصری و دینی دونوں علوم سے لگاؤ تھا۔ وہ سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ ہم ان کے حسن کارکردگی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔۔
(اساتذہ معہد مفتاح العلوم، کورپگاؤں)

...ر اور بصیرت عام کر دے"

...۱۹ / جولائی ۱۹۹۹ء (نامہ نگار)
... ملت نے تعلیمی
... ہے۔ اس کے
تاصد کو ... نے اور ... کار
نے میں بڑا اہم پیش رفت ہوئی ہے
ں میں جناب ہارون رشید علیگ
حب کے اداریوں کا اجرا عمل دخل
رہا ہے۔ یہ جلسے جناب علی ایم شمسی
حب منیجنگ ڈائرکٹر محمد کمال
یوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ نے الما
ئیفی ہال صابو صدیق میں ادا کئے۔
انقلاب کے مدیر جناب ہارون
رشید (علیگ) کے انقلاب کے تعلیمی
داریوں کا انتخاب کتابی شکل میں
"میر النور بصیرت عام کر دے" کے نام
سے شائع ہوا ہے جس کا اجرا ۱۸/ جولائی
۱۹۹۹ء کو المالطیفی ہال میں منعقد ہوا۔
یہ پروگرام شام 30-7 سے
ت دیر تک جاری رہا۔ جس میں
ڈاکٹر رفیق زکریا، مبارک کاپڑی
یسے مشاہیر نے اظہارِ خیال فرمایا۔
یہ پروگرام ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کی
صدارت میں منعقد ہوا۔
ڈاکٹر رفیق زکریا نے اپنے
... اظہار کرتے ہوئے کہا کہ
...

ہارون رشید نے اپنی صحافت کا ہمیشہ ایک مقصد رکھا ہے اور وہ قوم کو بیدار کرتا ہے۔ اگر قوم اپنی زندگی میں تعلیم کو نہیں اپناتی تو اس کا مستقبل یقیناً تاریک ہے تعلیم کی وجہ سے ہی قومیں ترقی کرتی ہیں اور یہی کام ہارون رشید نے اپنے اداریوں کے ذریعہ لوگوں کو بتایا ہے۔

مبارک کاپڑی صاحب نے کہا کہ "اگر میں دو لفظوں میں ہارون رشید صاحب کے زندگی اور ان کے اداریوں کا تذکرہ کروں تو میں یہ کہوں گا کہ ہارون رشید نے علی گڑھ کی لاج رکھ لی"۔

دلیپ کمار صاحب دہلی میں رہنے کی وجہ سے اس پروگرام میں شرکت نہ کرسکے۔ انہوں نے بذریعہ خط اپنا پیغام دہلی سے بھیجا جسے جناب قاسم امام صاحب نے پڑھ کر سنایا، انہوں نے کہا کہ "میری خواہش تھی کہ میں اس پروگرام میں شرکت کرتا مگر شریک نہ ہو سکا جس کا مجھے بے حد افسوس ہے۔ وجہ کیا ہے آپ لوگ جانتے ہیں"۔

ڈاکٹر رفیق زکریا صاحب کے ہاتھوں جناب ہارون رشید علیگ کی کتاب کا اجرا عمل میں آیا۔

آخر میں ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کی پذیرائی قوم خوب کرے گی، کیونکہ یہ اداریے ہی نہیں بلکہ قوم کی تعلیمی تاریخ بھی ہے۔

شاندار کامیابی

توڑیل اردو ہائی اسکول، ضلع رائے گڈھ کا ایس ایس سی کا بھی نتیجہ شاندار رہا۔ ۸۷ طالبعلم میں ۷۹ بچے کامیاب ہوئے۔ چار طالبعلم سید فہیم نظام الدین ۸۳.۴۶٪، چودھری فرحت فاروق ۸۰.۲۶٪، دیشمکھ عفیفہ لیاقت علی ۷۹.۸۸٪ اور شیخناگ عائشہ عثمان ۷۸.۶۰٪ نے امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کی۔ جبکہ ۱۲ بچے فرسٹ کلاس ۴۹ طالب علم سیکنڈ کلاس اور ۱۴ بچے پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ اسکول کا نتیجہ ۹۱٪ اور ایچ۔ ایس۔ سی کا رزلٹ ۶۳٪ رہا۔ تمام اسٹاف ممبران اور کامیاب بچوں کو مبارکباد قبول ہو۔
(رشیقہ نوشاد اعظمی، لوئر توڑیل، رائے گڈھ)

نقش کوکن کی شرح خریداری

کاغذ اور چھپائی کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور ڈاک خرچ کے اضافے کے بعد اب یہ مشکل ہو گیا ہے کہ پرچے کو اسی شرح سے جاری رکھا جائے لہٰذا یکم جولائی سے شرح خریداری میں جو اضافہ ہوا وہ حسب ذیل ہے۔

درونِ ہند سالانہ خریداری -/125 روپے۔

بیرونی ممالک بشمول افریقہ، آسٹریلیا، امریکہ و دیگر خلیجی ممالک اور پاکستان میں سالانہ عمومی خریداری -/500 روپے۔

درونِ ہند Donor معطی خریدار سالانہ -/500 روپے۔

درونِ ہند ہمدرد Sympathiser سالانہ -/250 روپے۔

ان معطی اور ہمدرد خریداروں کے اسمائے گرامی سال بھر نقش نوازوں کی فہرست میں شامل ہوتے رہیں گے۔ عام خریداروں کے نام جو نقش نوازوں کے عنوان سے شائع ہوا کرتے تھے اب یہ سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔

فی پرچہ پندرہ روپے

نقش کوکن میں اشتہارات کی شرح

Back Cover Rs 6000/- per month colour printing
Inside Cover Rs 3000/- per month Colour Printing -

Ordinary Pages

Full Page	2000/-
Half Page	1000/-
Quarter Page	600/-

چھ مہینے یا اس سے زیادہ مدت کے لئے جو اشتہار دیا جائے گا اسے رعایت دی جائے گی۔ البتہ 25% فی صد رقم پیشگی ادا کرنی ہو گی۔

رنگین تصاویر

شادی بیاہ یا تقریبات کی رنگین تصویر سرورق کے اندرونی صفحات پر ہی شائع ہو سکتی ہیں۔ جو اشتہارات کے لئے مخصوص ہوا کرتے ہیں لہٰذا ان کی اشاعت کے لئے اشتہاری نرخ ادا کرنا ہو گا۔ جو حسبِ ذیل رہے گا۔

پورے صفحے کے لئے -/3000
آدھے صفحے کے لیے -/1500
(آدھے صفحے کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے آدھے صفحے کا ہم انتظار کریں۔)

بے رنگ تصاویر کی اشاعت

خبر کے ساتھ بغرض اشاعت بھیجی جانے والی P/P سائز شخصی تصویر B/W کے لئے پچاس روپے ضرور بھیجئے۔ کسی تقریب کی تصویر یا گروپ فوٹو کی اشاعت کے لئے اس کی جسامت کے حساب سے چارج لیا جائے گا۔

بیرونی ممالک میں نقشِ کوکن کے نمائندے

ذیل میں ان کرم فرماؤں کے نام فون نمبر اور پتے درج ہیں جو بیرونی ممالک میں نقش کوکن کے نمائندہ بن کر اس کی ترویج و اشاعت اور اسے مقبول و معروف بنانے میں اپنا ہر ممکن تعاون دے رہے ہیں۔ جن حضرات کو اپنے یہاں کی کوئی خبر بغرض اشاعت پہنچانی ہو یا نقش

- کوکن کی کوئی اور خدمت کرنی ہو تو ان سے رابطہ قائم کریں۔

Foriegn Representatives

Janab Mohd Saeed Ali Tolkar
C/o Dubai Islamic Bank
P O Box No 1080,
Dubai - U A E

Janab Ibrahim Baghdadi
40, Boland Street, Black
Burn , England BBI 6LL

Abdullah H Dalvi
P O Box 2270, Safat 1320
Kuwait (A G)

Mrs Mumtaz Iqbal
125, Kokan Hsg Society
Opp Alamgeer Road,
Karachi-5 (Pakistan)
Tel 494 0558

Mr Mohd Kamil Saikule
Jalil Industries
P O Box 122, Manama
Bahrain (A G)

Mr Mohd Ali Mukadam
King Abdul Aziz University
Central Library,
P O Box 3711, Jeddah-21481
Saudi Arabia

Hasan Chougle
P O Box 5910
Doha Qatar
Tel 11344/535

Shaikh Ismail
P O Box 26054, Nairobi
Kenya, East Africa

Mukhtar Murudkar
P O Box 1577,
Darus Salam Tanzania

Mr M.S Parkar
61, Rad Cliff Crescent,
Rosetta Tasmania
Australia 7010
Tel Fax 0061-02-731415

In-Land Representatives

Mr I Y Solkar
Gulistan, At Karla
Ratnagiri 415630
Tel 02352-20712

Mr A Majid Y Mazgaonkar
269, Karla , Ratnagiri
Tel 02352-23897

Mr Fazal A Hamid Master
Sea Shell, 585, Shirgaon
Ratnagiri - 415629
Tel 7666034 (Vashi)
02352-23184

Mehmood Hasan Kazi
D-3/1-3, Vashi Nagar,
Sector-1 Navi Mumbai -
Tel 782 5153

Mrs Sultana A Shakoor
Kardame
Javed Manzil, 113, Cadel
Road, Mahim, Mumbai - 16
Tel 446 2966

Ahmed Ali Kazi
101,A,Lands End,
Lokhandwala Complex,
Andheri(W) Mumbai 53

Mr Tajuddin A Hodekar
3850, Khadap Mohalla,
Mirkarwada, Ratnagiri
415612,

مومن پورہ میونسپل اردو اسکول کے ۴ طلباء میرٹ لسٹ میں

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) حالیہ اسکالر شپ کے امتحان میں ہر بار کی طرح اس مرتبہ بھی مومن پورہ میونسپل اردو اسکول کی طلبہ میرٹ لسٹ میں آئی ہیں لیکن اس مرتبہ سابقہ ریکارڈ توڑ کر چار طلبہ میرٹ لسٹ میں آئے جو میونسپل اردو اسکول کے لئے فخر کی بات ہے۔ مڈل اسکول اسکالر شپ کے میرٹ لسٹ میں سے جو طلبہ آئے ان کے نام اس طرح ہیں:
انصاری عقلیمہ بنت مرتضیٰ 83 6%
امجد علی ابن محمد ممتاز 82 6% شیخ فرحین بانو بنت محمد وزیر 82 3% اور امیر النساء بنت مشتاق احمد 82 3%
اسکالر شپ کے امتحان میں میونسپل اسکول کے طلبہ کی شاندار کامیابی میں اسکول کی ہیڈ ٹیچر شریفہ عبداللہ کاسو اور ان کے اساتذہ کا اہم رول ہے ویسے بھی مومن پورہ میونسپل اردو اسکول کی پڑھائی ہائی اسکول سے کہیں بہتر ہے۔ یہی وجہ یہ کہ آس پاس کے پرائیویٹ پرائمری و ہائی اسکول کے طلبہ بھی مومن پورہ میونسپل اسکول میں داخلہ لینے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ جو ہیڈ ٹیچر شریفہ عبداللہ کاسو اور ان کے اسٹاف اساتذہ کی محنت، لگن اور پڑھائی پر مکمل توجہ دینے کا کھلا ثبوت ہے۔

زلیخا داؤد قاضی ہائی اسکول
پاؤس کا ء بی ءی کا نتیجہ سو فیصد

پاؤس ایجوکیشن سوسائٹی کا زلیخا داؤد قاضی ہائی اسکول، پاؤس ضلع رتناگری کا امسال ایس ایس سی کا نتیجہ ۱۰۰٪ رہا۔ جملہ 29 طلبار شریک امتحان ہوئے اور تمام کامیاب ہوئے۔ اس کامیابی میں یقیناً اساتذہ کی جانفشانی اور طلبا کی سخت محنت کا ہاتھ ہے۔ اسکول میں ماجدہ مراد مقادم اول (76٪) دوم مبارک محبوب ٹیمریکر (71/33) سوم شہباز شرف الدین درویش (69.86) آئے۔

عہدیدارانِ سوسائٹی نے اساتذہ وطلبار کی محنت کو سراہا اور انعامات سے نوازا۔ ٭٭٭

دھولیہ میں مہاراشٹر اردو اکادمی کا علاقائی سمینار

مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو اکادمی ممبئی کے زیرِ اہتمام ناسک ڈویژن کے علاقائی سمینار کے تحت شہر دھولیہ کی تمام اُردو ہائی اسکولوں اور جونیئر کالجوں میں ایس ایس سی اور ایچ ایس سی میں زیرِ تعلیم طلبار وطالبات کی عام تعلیمی پیشہ ورانہ تعلیم کی رہنمائی کے لئے مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۹۱ء بروز اتوار "ووکیشنل گائیڈنس کیمپ" کا افتتاح شری ناناصاحب جیونت راؤ ٹھاکرے ایم ایل سی نے کیا۔

پروفیسر خلیل احمد انصاری نے اپنے خطبۂ صدارت میں کیمپ کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ضلع دھولیہ کی تعلیمی تاریخ میں یقیناً بے پناہ اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بعد ممبئی کے ماہر تعلیم اور "انقلاب" کے کالم نویس جناب مبارک کاپڑی نے ووکیشنل گائیڈنس کیمپ کے آغاز میں بتایا کہ "قرآن حکیم کا پہلا حکم "اقرار" ہم مسلمان بھول چکے ہیں"۔ "طلبہ کسی بھی شعبہ یا فیلڈ میں جائیں، کسی بھی پیشے کو اپنائیں وہ اس میں مہارت حاصل کریں"، انہوں نے مزید فرمایا کہ ہماری سب سے بڑی ملّی بیماری یہ ہے کہ ہم کسی نصب العین کو سامنے رکھ کر خود اعتمادی کے ساتھ صحیح سمت میں آگے بڑھنے کی بہت کم جد و جہد کرتے ہیں، جس کے سبب ہم اپنی منزلِ مقصود کو پالینے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں"۔

شہر دھولیہ کی تمام اردو میڈیم اسکولوں کے طلبہ میں ایم بی بی ایس کی ڈگری سب سے پہلے حاصل کرنے والے طالبعلم ڈاکٹر عبدالعلیم محمد سلیم انصاری، مارچ ۱۹۹۱ء میں منعقدہ ایس ایس سی کے امتحان میں ناسک بورڈ میں اُردو مضمون میں اول ودوم نمبرات سے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات انصاری رضوانہ فرحان شبیر حسن اور ترنم بانو ایاز احمد انصاری کو ناناصاحب جے. یو. ٹھاکرے جی کے ہاتھوں شہر دھولیہ کے تین اُردو شعرار کے مجموعۂ کلام اور گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔ اس کیمپ میں شیرپور، دونڈائچہ، نندوربار، مالیگاؤں کے صدر مدرسین تدریسی وغیر تدریسی عملہ وصحافیوں نے بھی شرکت کی۔

شہر دھولیہ کے تعلیمی میدان کی تاریخ میں سب سے پہلی مرتبہ اتنے عظیم پیمانے پر

تقریباً ساڑھے چھ گھنٹے تک نہایت ہی نظم و ضبط اور تزک و احتشام کے ساتھ اختتام تک پہنچا۔ ***

وزیر راجوالکر صاحب کو نیشنل ایوارڈ:

راجہ پور ساگویں کاتلی مرکزی اردو اسکول کے معلم جناب وزیر حسن محمود راجوالکر کو بھارت سرکار کی طرف سے ۱۹۹۸ء کا مثالی ٹیچر کے نیشنل ایوارڈ کا اعلان کیا گیا۔

جناب راجوالکر صاحب کی تعلیمی، سماجی ملکی خدمات قابل فخر ہیں، رتناگری ضلع پریشد کی طرف سے ۱۹۹۶ء کو ضلعی سطح پر انہیں مثالی ٹیچر کے ایوارڈ سے نوازا گیا تھا۔

بی اے کے نتائج ۸۱ فیصد ٹاپ ٹین میرٹ لسٹ میں صالحہ رضا اور غزالہ انصاری:

ممبئی یونیورسٹی کے زیر اہتمام امسال ماہ اپریل و مئی ۱۹۹۹ء میں منعقدہ (ٹی وائی بی اے) کے نتائج ۸۱ فیصد رہے۔ جن میں مہاراشٹر کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس کی طالبہ صالحہ خاتون محمد رضا کا ٹاپ ٹین میرٹ لسٹ میں پورے مہاراشٹر میں اول پوزیشن پر رہی۔

اس خوش نصیب طالبہ کے نتیجہ کا فیصد ۸۳٫۲۳ رہا۔ جب کہ اسی کالج کی ایک طالبہ انصاری غزالہ غلام حسین نے ٹاپ ٹین ۸۱ فیصد نمبرات حاصل کر کے تیسرا مقام حاصل کیا۔ امسال اپریل و مئی ۹۹ء میں منعقدہ ٹی وائی بی اے کے امتحانات میں ریاست بھر سے کل ۱۶ ہزار طلبہ شریک ہوئے جن میں تقریباً ۹ ہزار سے زائد طلبہ کو کامیابی ملی جب کہ ممبئی یونیورسٹی کی میرٹ لسٹ میں آنیوالے خوش نصیب طلباء میں مہاراشٹر کالج کی دو طالبہ صالحہ خاتون محمد رضا (۸۳٫۲۳ فیصد) انصاری غزالہ غلام حسین (۸۱ فیصد) ایم ای ایس کالج کی طالبہ رومین فقیر محمد سروے (۸۳ء۷۷ فیصد) شامل ہے۔ ***

بزم اردو سمینار

ساونت واڑی اردو مدرسہ میں صدر مدرس سلیمان بیگ کے زیر نگرانی اردو اساتذہ کا سمینار منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت جناب عثمان گوڈے کر صاحب نے سرانجام دی۔ مہمانِ خصوصی شری ایس ڈی پاٹیل۔ اے ایم بیگ، آئی اے بیگ حاضر تھے۔

پروگرام کے آغاز ہونے سے پہلے کارگل میں جو نوجوان شہید ہوگئے ان کے حق میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اسمارٹ پی ٹی کے نظریہ کے تحت درس لیا گیا۔ محترمہ ثریا بیگ نے سوم جماعت میں ریاضی کا سبق مسرت بخش تعلیم کے نقطۂ نظر کو مد نظر رکھتے ہوئے لیا۔ جناب ایس۔ آر۔ ملا نے ماحول کی آلودگی پر تفصیلی معلومات دی۔ آخر میں مدرسہ کے صدر مدرس نے شکریہ ادا کیا۔۔

(سلیمان عبدالقادر بیگ)

مرول میں چیریٹیبل دواخانے کا افتتاح

۲ ؍جولائی ۹۹ء کی شام ادارہ مرول بیت المال ویلفیئر سنٹر کی جانب سے چیریٹیبل دواخانہ کا شاندار افتتاح جناب سدانند دناٹیٹ (چیرمین جیون وکاس کینڈر اسپتال) کے ہاتھوں ہوا۔ جلسہ کی صدارت ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے ذمہ تھی۔ اور مہمان خصوصی ڈاکٹر اسماعیل شیخ تھے۔ جنرل سکریٹری عبدالمطلب شیخ بھیکن صاحب نے نئے عوام کو مطلع فرمایا کہ اس دواخانہ میں طبی جانچ، طبی صلاح انجکشن، صرف دس روپیہ ادا کرنے پر دستیاب ہوگی۔ نیز پیشاب خون وغیرہ کی جانچ پر ۴۰ فیصد کی رعایت دی جائے گی۔ دواخانہ کا وقت صبح ۹ سے ایک بجے اور شام ۶ سے ۹ بجے تک رہے گا۔

پتہ: سائی بابا نگر۔ بلال مسجد کے قریب، مرول پائپ لائن، ممبئی ۵۹ ۰۰ ۴۰۰

(محمد حنیف سورٹھیا۔ صدر)

میڈیکل اور انڈسٹریل مائیکرو بائیولوجی میں مسلم طالب علم اول

عبدالمنان بروجرہ محلہ ناگپاڑہ کے ایک ہونہار نوجوان ہیں جنہوں نے امسال بمبئی یونیورسٹی کے بی ایس سی امتحان میں انڈسٹریل مائیکرو بائیولوجی اور میڈیکل بائیولوجی میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے اس مضمون میں اول نمبر پر رہے۔ ان کا کل فی صد ۷۹.۵ رہا۔

عبدالنان نے ایس ایس سی اور ایچ ایس سی بھی ۸۰ فی صد سے زائد نمبروں سے پاس کیا تھا اور ولسن کالج میں زیر تعلیم تھے۔ بمبئی یونیورسٹی کے مائیکرو بائیولوجی ڈپارٹمنٹ نے انہیں توصیفی سرٹیفکیٹ عطا کرتے ہوئے پورے ڈپارٹمنٹ کیلئے باعث فخر قرار دیا ہے۔ مسلم قوم میں تعلیم کا یہ نیا رجحان ایک خوش آئند انقلاب سے کم نہیں۔ عبدالمنان خود بھی معاشی طور پر زیریں وسط خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اپنی لگاتار محنت اور لگن سے انہوں نے قوم کے نونہالوں کے سامنے کامیابی اور فتحمندی کی نئی نشانیاں نصب کی ہیں جس کیلئے یقیناً قابل مبارکباد ہیں۔ اور وہ پوری قوم کے لئے باعث افتخار ہیں۔ اپنے ایک انٹرویو میں عبدالمنان نے بتایا کہ وہ TIFR بنگلور کے ذریعہ مائیکرو بائیولوجی کے میدان میں نئی ریسرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس کے لئے انہیں انٹرویو کا لیٹر بھی حاصل ہو چکا ہے۔ اگر عبدالمنان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ملک میں ایک اور ڈاکٹر ابوالکلام پیدا ہونے کی امید ہو چلی ہے۔۔

مروڈ جنجیرہ میں شعری نشست

مورخہ ۱۰؍جولائی ۹۹ء کو شب میں ۱۰ بجے مجگاؤں تعلقہ مروڈ جنجیرہ میں ارض کوکن کے ابھرتے ہوئے قلم کار سیف صاحب کے دولتکدے پر نوکل بھارتی صاحب کے اعزاز میں شعری نشست منعقد ہوئی۔ جس میں عبدالقادر راز، نوکل بھارتی، سیف اللہ سیف، انجم ریاض، حفظ الرحمن حافظ، جلال الدین جلال، سیف الدین سیف، شاہد کلاب، بشیر مجگانوی، سراج الدین سراج، اقبال مرزا اور اسماعیل جگ نے تخلیقات پیش کیں۔ شیخ علی کونڈیولکر صاحب کے ہدیہ تشکر کے بعد یہ اعزازی شعری نشست اختتام پذیر ہوئی۔۔

(مرسلہ: امیر شعبان، مجگاؤں، رائےگڈ دوم)

بلال مستری

ایس ایس سی مارچ ۹۹ء کے امتحان میں اینگلو اردو ہائی اسکول پونے کے مستری بلال اقبال نے پورے مہاراشٹر میں اول پوزیشن حاصل کرکے ملت کا سر بلند کیا ہے۔ اسی کے ساتھ اردو کو معیوب سمجھنے والوں کو جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔

بلال کے والد جناب اقبال مستری نے اپنی عمر عزیز کا بڑا حصہ کوکن میں گزارا وہ مجندار ہائی اسکول وسہور میں ٹیچر تھے۔ سپروائزر بھی رہے۔ اسی دوران اس ہونہار طالب علم بلال کی پیدائش کوکن میں ہوئی اور پرائمری چوتھی تک تعلیم بھی مہاڈ میں ہوئی اس طرح کوکن کے تعلق سے جو کہا جاتا ہے کہ "فدا تم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی" سچ ثابت ہوا ہے۔ ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نونہال بلال اور اس کے والد اقبال صاحب کو دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

وہ آنکھیں جو میرٹ لسٹ میں مسلم طلبا و طالبات کے نام دیکھنے کو ترس جاتی تھیں لگاتار تین سالوں سے اپنے نونہالوں کی امتیازی کامیابی دیکھ کر خوشی کے آنسوؤں سے بار بار نم ہو جاتی ہیں۔

ایک اہم نکتہ جس پر توجہ دینا ضروری ہے وہ میڈیا کی سرد مہری ہے بہر کیف خوشی اس بات کی ہے کہ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ ایک ہندو اور ایک مسلمان طالب علم کو S.S.C. کا امتحان / نتیجہ میں مشترک طور پر اول درجہ ملا ہے۔ مراٹھی والے بھی خوشیاں منا رہے ہیں اور اردو والے بھی ـــــ

علی باغ میں جشن عید میلاد النبیؐ

۲۷ جون ۹۹ء کو علی باغ ضلع رائیگڈھ میں عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں تقریری نعت خوانی کے مقابلے منعقد ہوئے۔ انعامی مقابلے میں حصہ لینے والے تمام امیدواروں کو جماعت المسلمین محلہ نے انعامات سے سرفراز کیا۔ مولانا حمید الدین خان نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ رات کو معروف ایڈوکیٹ انیس راوت صاحب کے دولتکدہ پر قرآن خوانی ہوئی۔ رئیس راوت صاحب کے ہدیۂ تشکر کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (مرسلہ نوکل بھارتی، علی باغ)

ممبئی رتناگری کے درمیان فضائی سروس

ممبئی تا رتناگری کے درمیان عنقریب فضائی سروس شروع ہو جائے گی۔ اس بات کا فیصلہ منترالیہ میں منعقدہ ایک میٹنگ میں ہوا وزیر اعلیٰ نارائن رانے نے یہ خوشخبری سناتے ہوئے کہا کہ گجرات ایئر ویز کے مینیجنگ ڈائرکٹر پی پوکامت نے یہ تجویز پیش کی تھی جسے حکومت نے منظور کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کوکن ریلوے ایس ٹی بسیں اور پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کے باوجود آمد و رفت میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے اس لئے رتناگیری ممبئی کے درمیان گجرات ایئر ویز کے تعاون سے فضائی سروس جاری کرنے کی تجویز منظور ہوئی ہے ـــ

داپولی میں جلسہ عید میلاد النبیؐ

مدرسہ تعلیم الاسلام محلہ کونٹے، داپولی (ضلع رتناگری) میں بسلسلہ عید میلاد النبیؐ صبح ۹ بجے جلسہ منعقد ہوا۔

جس میں طلباء و طالبات، حمد، نعت مقالے، نظمیں اور تقریروں کے ذریعہ سیرت النبی ﷺ پر روشنی ڈالی۔ یہ تقریب الحاج قاضی عثمان صاحب جنرل سکریٹری جماعت المسلمین محلہ کونڈ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔

تلاوت کلام پاک مولانا لیاقت علی قاسمی امام مسجد محلہ کونڈ نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض نور رکھانگے نے انجام دیئے۔ اس پروگرام کو سامعین نے پسند کیا اور بچوں کو انعامات سے نوازا۔

اپنی صدارتی تقریر میں قاضی عثمان نے دینی اور دنیاوی تعلیم کے حصول پر زور دیا اور کہا کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل اور رسول اکرم ﷺ کی ہدایات کی پیروی ہمارا مقصدِ زندگی ہونا چاہیئے۔ صدر کی دعاء کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ٭٭

نفشق کوکنی

فاروق عبدالکریم کی کامیابی

شرگاؤں رتناگری کے سابق صدر جناب عباس عبدالکریم مجاور (عرف بابامیاں سیٹھ) کے نواسے فاروق عبدالکریم صوبیدار نے امسال ایس ایس سی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ کامیابی اس لئے قابل ذکر ہے کہ فاروق عبدالکریم پیدائشی طور پر گونگا ہے۔

(اقبال عباس مجاور)

الزائمرس ..... انٹرنیشنل

۱۹۹۹ء کا سال ضعیفوں کا سال قرار دیا گیا ہے الزائمرس ایک ایسی بیماری ہے جو ضعیفوں کو اور خاص طور سے ضعیف عورتیں اس کی شکار ہوتی ہیں۔ اس بیماری سے خوف و ہراس لاحق ہوتا ہے اور دماغی صلاحیت مفلوج ہو جاتی ہیں۔ آجکل یہ بیماری بہت عام ہوتی جارہی ہے ہندوستان میں اس بیماری کے علاج کے متعلق معلومات بہت کم ہے۔

گزشتہ ۵ رسال سے ڈاکٹر جیکب راؤ اس بیماری کے متعلق ہندوستان میں کام کر رہے اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک بمبئی میں اس بیماری کے روک تھام کے لئے سوسائٹی کے ممبر ہیں۔

اس بیماری کے متعلق ۱۵ تا ۱۸ ر ستمبر ۹۹ء کو جوہانسبرگ (ساؤتھ افریقہ) میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں ہندوستان سے جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب ماہر امراض نفسیات بطور مندوب تشریف لیجار ہے ہیں۔ اس بیماری کے متعلق جے جے اسپتال کے ڈاکٹر شیرین بڑودہ والا سے مفصل معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ٭٭

اقبال میمن کا انتخاب

آغیسر شرٹس کے مالک اور مشہور تاجر اقبال میمن آغیسر کو فیڈریشن آف ریٹیل ٹریڈرس ایسوسی ایشن نے متفقہ طور پر نائب صدر منتخب کیا ہے۔ اس کا اعلان ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ کے دوران کیا گیا جو رائے چند شاہ کی صدارت میں ہوئی تھی۔ اس میٹنگ میں سکریٹری کے عہدے کے لئے سریندر جے تنا کا بھی انتخاب کیا گیا۔ ٭٭

بی اے / بی کام اہلیتی امتحان کی گائیڈ

کی گائیڈ: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (حیدرآباد) میں بغیر قابلیت کے عمر کی بنیاد پر انٹرنس امتحان کے ذریعہ

بی اے/بی کام میں داخلہ دیا جارہا ہے اور اہلیتی امتحان ۸؍اگست کو ملک کے منتخبہ مقامات پر ہونا طے پایا ہے۔ یہ امتحان عام معلومات کے ۵۰ سوال اور مختصر طویل مضامین اور ایک انگریزی کے مختصر مضمون پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایم اے حمید ملکی ڈائرکٹر محمڈن انسٹی ٹیوٹ آف جنرل اسٹڈیز نے اہلیتی امتحان کے لئے جدید گائیڈ مرتب کی ہے جو شائع ہو چکی ہے۔ اس کے لئے ایم آئی جی ایس جلوخانہ لارڈ بازار، حیدرآباد ۲۰۰۰۰۵ پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

(سکریٹری محمڈن انسٹی ٹیوٹ آف جنرل اسٹڈیز)

میمن بنک میں دھوکہ دہی، برانچ منیجر ثریا ڈنگنکر گرفتار

کرائم برانچ سی آئی ڈی کے جنرل برانچ نے میمن کو آپریٹیو بنک کے دس کروڑ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کے جعلی فکسڈ ڈپازٹ سرٹیفکیٹ سمیت چار ملزمین کو گرفتار کیا۔ ان میں میمن کو آپریٹیو بنک ماہم برانچ منیجر ثریا عبدالرزاق ڈنگنکر بھی شامل ہے۔ سبھی گرفتار ملزمین کو عدالت میں حاضر کر کے ۲۰ جولائی تک کا پولیس ریمانڈ حاصل کر لیا گیا ہے مزید تحقیقات

نقش کوکن

جاری ہیں۔۔۔

ساجد ادھیکاری

ساجد عبدالصمد ادھیکاری نے پونا کے یونانی میڈیکل کالج سے بی یو ایم ایس کا امتحان ۶۹٪ سے کامیاب کیا ہے اور کالج میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

ساجد ادھیکاری کی ابتدائی تعلیم ضلع پریشد اردو اسکول، ناگوٹھنہ اور بعد ازاں این ای ایس اردو ہائی اسکول میں ہوئی وہ ہمیشہ اپنی کلاس میں اوّل رہے۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیمی و ثقافتی سرگرمیوں میں پیش پیش رہے۔

ناگوٹھنہ میں یہ پہلا مسلم بی یو ایم ایس B.U.M.S. ڈاکٹر ہے۔

ہم عزیزی ساجد ادھیکاری کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس روشن ستارہ کو مزید تنویر عطا فرمائے۔

(شبیر احمد ماہر۔ شعبۂ نشر و اشاعت)

اسلام تشدد کی تعلیم نہیں دیتا

(پروفیسر مینشا سین)

بمبئی ۱۰ر جولائی ۱۹۹۹ء انجمن اسلام بمبئی کے زیر اہتمام بمبئی یونیورسٹی کی شعبۂ نفسیات کی صدر شریمتی مینشا سین نے "اسلام، ایک غیر تشدد دستورِ حیات۔ قرآن اور احادیث کی روشنی میں" پر مبسوط تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلام صلح و آشتی کا پیغامبر ہے اور قرآن کی تعلیم کا بغائر مطالعہ کریں تو یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اسلام تشدد کی تعلیم نہیں دیتا۔ تحمل و برداشت پر زور دیتا ہے البتہ اپنی مدافعت کرنا تشدد نہیں ہے بلکہ وہ تقاضائے حیات ہے۔"

پروفیسر مینشا سین کی اس تقریب میں مختلف مکاتیب فکر کے افراد حاضر جلسہ تھے۔ اس جلسے کی صدارت انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے کی۔ انجمن کے دیگر ممبران جلسے کے انعقاد میں سرگرم تھے۔۔۔

نوید نصیر الدین قاضی کی نمایاں کامیابی:۔

جناب نصیر الدین قاضی کے صاحبزادے نوید نے سینٹ فرانس انگلش ہائی اسکول (بوریولی بمبئی) سے ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں "۸۱٫۶" فیصد مارکس حاصل کرکے اپنے والدین کی محنت کو جلا بخشی۔ نوید اوائل عمری سے ہی ذہین ہے۔ نوید کی نمایاں کامیابی میں ان کی والدہ کی بھی محنت شامل رہی۔ اللہ تعالیٰ نوید کو مزید سر بلندیاں عطا فرمائے تاکہ وہ قوم ملت کا نام روشن کریں۔

(خیر خواہ: غلام غوث محمد بشیر شیخ
نالاسوپارہ)

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی طلبہ کو انعامات:

ہرنئی کے باشعور اور تعلیمی وسماجی خدمات کا جذبہ رکھنے والے جناب ابراہیم قاسم مجگاؤنکر جو طویل عرصہ سے کویت میں برسر روزگار ہیں۔ نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کو دی گئی ملاقات کے بعد ۵ سال کے عرصہ کے لیے نویں اور دسویں جماعت میں اوّل آنیوالے طالبعلم کو پانچ پانچ سو روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا۔۔۔

انجمن شریوردھن کا اسکالرشپ رزلٹ سو فیصد:

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول وجونیر کالج شری وردھن کا ایس ایس سی میں صد فی صد رزلٹ کے بعد اب ساتویں اسکالرشپ کا رزلٹ بھی سو فیصد رہا۔ درج ذیل طلبہ نے شاندار امتیازی کامیابی حاصل کی اور اسکول وشہر کا نام روشن کیا ہے۔ ۱) عذرا فاروقی آرائی ۲) رقیہ امان اللہ بردو ۳) نغمہ فاروق پٹھان ۴) شاہین محمود دھنسے ۵) نفیسہ شبیر ہرکرک ۶) مجو حذیفہ عبدالسلام ۷) صائمہ اسماعیل املکر ۸) حمیرا اسرار کرمے ۹) عمیر اقبال مہاڑی ۱۰) لبیب شاہنواز گھمکر ۱۱) نکہت ہدایت اللہ جمعدار ۱۲) ردا اکبر وگٹے ۱۳) فیصل عنایت اللہ چوگلے ۱۴) طلعت منیر پٹھان۔ ۱۵) منیر اخلاق ریاض ۱۶) فرحین محمود کمار ۱۷) متین جمال پٹھان ۱۸) نظیفہ حاجی میاں دلویکر۔

ان تمام کامیاب طلبہ کو پرنسپل اسٹاف اور ممبران اسکول کمیٹی نیز خلیل سر عائشہ سرگھوٹ کو مبارکباد دی جاتی ہے۔

(شبیر خطیب۔ پرنسپل)

کلکتہ "کولکاتا"، مغربی بنگال "بنگلہ" ناموں کی تبدیلی کی قرارداد اسمبلی میں منظور۔

کلکتہ ۲۰ جولائی (یو این آئی) مغربی بنگال اسمبلی نے آج اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ ریاست کا نام مغربی بنگال سے بدل کر بنگلہ اور ریاستی راجدھانی کا نام کلکتہ سے بدل کر کولکاتا رکھا جائے ان ناموں کو تبدیل کیلئے پیش کردہ سرکاری جماعتی قرارداد پر ہوئی بحث میں حصہ لیتے ہوئے اطلاعات وثقافتی امور کے وزیر بدھا دیب بھٹاچاریہ نے کہا کہ دستور میں ضروری ترمیم کیلئے یہ قرارداد مرکزی وزارت داخلہ و وزارت قانون کو بھیجی جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت ریاستی راجدھانی کا نام بدلنے سے متعلق نوٹیفکیشن ۱۴ اگست کو اس کے ۳۰۹ ویں یوم تاسیس پہلے جاری کردیگی۔

انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول [illegible] کا شاندار نتیجہ

مہاڈ: انجمن حمایت الاسلام [illegible] مہاڈ کے ماتحت انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول کا امسال ایس ایس سی مارچ ۱۹۹۹ء امتحان کا نتیجہ 80٪ رہا۔ اسکول نے اپنے معیاری نتیجہ کا سلسلہ برقرار رکھتے ہوئے امسال کا نتیجہ سب سے بلند رکھنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ امتحان میں شریک ۳۰ طلبہ میں سے ۲۴ طلبہ امتحان میں کامیاب ہوئے جس میں سے تین طلبا فرسٹ کلاس، ۱۰ سیکنڈ کلاس و دیگر تھرڈ کلاس رہے۔ کماری اوکیے شاہین محمود، کماری مینا زاحمد پاشا اور کماری نازیہ ابراہیم کونڈیوکر نے اسکول میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ اسکول کے اس شاندار نتیجہ پر انجمن کے صدر ڈاکٹر اے اے دلشکوہ صاحب نے صدر مدرس جناب مناف مہاڈکر انجمن کے نائب صدر اور اسکول کمیٹی کے چیئرمین جناب اے اے مایکر صاحب، سکریٹری ایوب جرے صاحب اور نائب سکریٹری جناب شوکت پلوکر صاحب کو مبارکباد پیش کی۔

[illegible]

اور اساتذہ و طلبہ کو مبارکباد پیش کی:

شیروانی ایوارڈ

اترپردیش کے بیس اداروں میں ۱۹۹۹ء کے جونیئر ہائی اسکول امتحان میں بہتر کارکردگی پر ایکسو چھبیس ہونہار ترین اسٹوڈنٹس کو شیروانی انعام اور لائق و محنتی ٹیچرز کے لئے شیروانی ایوارڈ۔

(مرسلہ: نصرت واحمد رشید شیروانی)

اترپردیش کے مزید پانچ جونیئر ہائی اسکولوں میں ۱۹۹۹ء کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن کے ساتھ اعلیٰ پوزیشن حاصل کرکے اٹھائیس ہونہار ترین اسٹوڈنٹس اور اپنے اپنے مضمونوں میں نتیجہ بہتر کرکے شیروانی ایوارڈز جیتنے والے بارہ لائق و محنتی ٹیچرز (بشمول تین ہیڈ ماسٹرز اور ایک ہیڈ مسٹریس) کے نام سے الحاجہ بیگم تارا رشید شیروانی صاحبہ (چیئرمین بھارت سیوا ٹرسٹ، چیئرمین شیروانی انڈسٹریل سنڈیکیٹ لمیٹیڈ اور چیئرمین امریٹس شیروانی شوگر سنڈیکیٹ لمیٹیڈ) کی طرف سے دلی مبارکباد اور انعام/ایوارڈ بھیجے گئے۔

شادی خانہ آبادی

تنویر مستری ★ گلنار شہزاد

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست اور ایفیکا انجینئرنگ ورکس کے مالک جناب محمود مستری (اسوطن مجگاؤں سدرناگری) کے فرزند تنویر کی شادی خانہ آبادی ۱۴ر جولائی ۹۹ء کو حج ہاؤس میں جناب ریاض شہزاد کی دختر گلنار کے ساتھ بحسن و خوبی انجام پائی۔ شہر ممبئی کے بیشتر معززین، وصنعتکار و عمائدین کے علاوہ کوکن کی ممتاز ہستیاں کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔

آپ اپنا امتحان لیجئے کے جوابات

۱) فارسی ۲) باغ ۳) سوڈیم نائٹریٹ ۴) لارڈ کرزن ۵) ۲۱ ۶) نظام الدین اولیاءؒ ۷) آب حیات ۸) افلاطون ۹) ہانگ کانگ ۱۰) دونوں برابر ۱۱) سرخ، سبز اور زرد ۱۲) مغرب سے مشرق کی طرف ۱۳) روس ۱۴) اسکیمو

وسئی میں ڈاکٹر شیخ کلینک اور میڈیکل کیئر سنٹر کا افتتاح

گزشتہ دنوں وسئی میں ڈاکٹر عتیق شیخ اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر فوزیہ شیخ کے کلینک اور میڈیکل کیئر سنٹر کا افتتاح شری اجے رسک لال گھوکھانی (صدر میونسپل کاؤنسل وسئی) کے ہاتھوں ہوا۔ ڈاکٹر عتیق شیخ، جناب اے یو کریکر کے داماد اور ڈرامہ نگار وہدایت کار اقبال نیازی کے بھانجے ہیں۔

اس افتتاحی تقریب میں ڈاکٹر پرکاش شندے، ڈاکٹر بشیر شیخ، اجمل شیخ (اپیو مکوا)، سندیش جادھو (میونسپل کونسلر) کے علاوہ وسئی کی معتبر و مقتدر سماجی وسیاسی شخصیتوں کے علاوہ اے یو کریکر، ان کی اہلیہ، ڈاکٹر شیخ کی والدہ کنیز فاطمہ بھی شریک تھے۔ ❁❁

گزشتہ دنوں مرول بیت المال ویلفیئر سنٹر کی جانب سے فلٹر پاڑہ پولی میں رحمانی فاؤنڈیشن سلائی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا جس میں محترمہ قمر النساء کوآرڈینیٹر رحمانی فاؤنڈیشن نے شرکت کیں۔

لڑکیوں کے لیے اس سلائی کلاس کے شروع ہونے سے فلٹر پاڑہ میں خوشی کا اظہار کیا گیا۔ نیز جنرل سکریٹری عبدالمطلب شیخ بھیکن صاحب کی اس علاقہ میں دلچسپی لینے پر ستائش کی گئی۔ نیز اسکول کھلنے پر غریب طلباء کو مفت کاپیاں بھی تقسیم کی گئیں۔ فقط: صدر: — محمد حنیف سورٹھیا۔

اسماء طاہر روبانی کی شاندار کامیابی

دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر رفیع الدین قاسم روبانی کی بھتیجی اسماء نے بی، یو، ایم ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اسماء محمدیہ طبیہ کالج مالیگاؤں سے ڈاکٹر بننے والی، ایم کیو، دلوی ہائی اسکول واگھیورے (چپلون) کی پہلی طالبہ ہے۔ اپنے آبائی گاؤں واگھیورے سے ہائی اسکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسماء نے انجمن جھن جھن والا کالج ممبئی سے بارہویں کا امتحان پاس کیا اور پھر محمدیہ طبیہ کالج مالیگاؤں میں داخلہ لیا اور ہر سال اپنے کلاس میں اوّل درجے سے کامیاب ہوتی رہی۔

ہم اس نمایاں کامیابی پر تحسین کرکے اسماء کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(اعجاز راؤت)

موربہ میں کرگل کے شہداء کی مدد کے لئے ریلی

اتوار ۴ جولائی کو کرگل میں شہید نوجوان کے اہل خاندان کی مدد کے لئے گروپ گرام پنچایت موربہ کی جانب سے پورے گاؤں میں مدد ریلی نکالی گئی اور اس میں پاکستان کی سخت مذمت کی گئی۔

موربہ، رائے گڈھ ضلع کی سب سے بڑی مسلم بستی ہے۔ یہ ریلی مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے ممبر محمد علی ہرنیکر کی قیادت میں نکالی گئی جبکہ سرپنچ محمد اقبال دھنسے، نائب سرپنچ محمد حنیف فوپلکر، ڈاکٹر سیف الدین، اعجاز راؤت، مانگاؤں تعلقہ سبھاپتی بابو راؤ بھونسکر، مانگاؤں پولس اسٹیشن کا عملہ اور انسپکٹر جگتاپ سوشل سوسائٹی ہائی اسکول کے طلبہ اساتذہ اور عمائدین اس ریلی میں شامل تھے۔

اس ریلی سے جناب اعجاز راؤت، سرپنچ اقبال محمد شریف دھنسے اور تعلقہ سبھاپتی بابوراؤ جی بھونسکر نے خطاب کیا۔

اس مدد ریلی نے ۲۵ ہزار روپئے جمع کئے جمع شدہ رقم "شہید کلیان ندھی" کو پہنچا دی گئی ہے۔

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کا شاندار نتیجہ

گزشتہ دو سالوں سے انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کا ایس ایس سی مارچ ۹۹ء کا نتیجہ صد فی صد رہا ہے امسال بھی اللہ کے فضل و کرم سے رزلٹ صد فی صد ہے۔ کل 44 طلبہ و طالبات ایس ایس سی امتحان میں شامل تھے۔ جس میں اسماء انیس احمد نے امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی اور اسکول کا نام روشن کیا۔ کامیاب طلبہ میں سے فرسٹ کلاس ۱۵ طلبہ ہیں م

پہلا انعام: اسماء انیس احمد 76.93
دوسرا انعام: صالحہ عبدالشکور شیخ 70.40
تیسرا انعام: عالیہ نسیم چندے 69.46

مرسلہ
(بیگ رخسانہ)

انتقال پُرملال

مولانا شمس پیرزادہ کا انتقال

۴ر جولائی ۹۹ء کو ادارہ
دعوت القرآن کے چیرمن اور آل
انڈیا پرسنل لا بورڈ کے ایک سرگرم
رکن معروف عالم دین اور مبلغ اسلام
مولانا شمس پیرزادہ مختصر سی علالت
کے بعد مالکِ حقیقی سے جاملے۔ انکی
عمر ۷۰ سال تھی، انہیں دل کا عارضہ
تھا، ایک عرصے تک جماعت اسلامی
میں سرگرم رہنے کے بعد مولانا شمس
پیرزادہ نے استعفیٰ دے کر ادارہ دعوت
القرآن کی بنیاد ڈالی، جس کے تحت
دعوت کو عام کرنے کی غرض سے انہوں نے
علاوہ ہندی، مراٹھی اور گجراتی میں بھی
قرآن کی تفسیر پیش کی۔ ※※

حاجی مبین حاجی کو صدمہ

نقش کوکن کے سابق ٹرسٹی مرحوم
جناب عبداللطیف سلیمان حاجی (عرف
بادشاہ بھائی) کی زوجہ اجگاؤں ڈاک
لمیٹیڈ کے چارج مین کوکن انٹرنیشنل
اور کوکن مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن
اندھیری کے جوائنٹ سکریٹری جناب
مبین عبداللطیف حاجی کی والدہ محترمہ
فاطمہ بی ۲۷ر جون ۱۹۹۹ء کو مجگاؤں
ممبئی میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔
مرحومہ کافی دنوں سے علیل تھیں۔۔
(مرسلہ: علی میاں کرنیکر)

یعقوب شیخ کا انتقال

جیتا کیمپ کے نوجوان اور سرگرم سوشل
ورکر یعقوب شیخ ۱۱ر جولائی ۹۹ء
کو بس حادثے میں انتقال کر گئے۔
یعقوب شیخ نے اسماعیل یوسف کالج
سے ایم اے کیا تھا اور کالج کے زمانے
سے ہی ایک بہترین اداکار کی حیثیت
سے اپنی شناخت قائم قائم کرلی تھی
انہوں نے قادر خان کے علاوہ مشتاق
مرچنٹ کے کئی ڈراموں میں اہم کردار
ادا کیا تھا۔ اس کے بعد کچھ دنوں کیلئے
درس وتدریس کے پیشے سے بھی
منسلک رہے۔ ※※

یوسف مقدم کا انتقال

درسواروڈ اندھیری میں رہنے
والے نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد والد
حضرت پیر رشد حسام الدین قادری
کرودی کے داماد شمس الدین مقدم
کے بھائی یوسف زین الدین مقدم
المعروف بورونڈکر متوطن کردہ،
تعلقہ داپولی ضلع (رتناگری) کا طویل
علالت کے بعد ۲۴ر جون ۹۹ء کو انتقال
ہوگیا۔ ※※

عزیز سروے کو صدمہ

کوکن مرکنٹائیل کوآپریٹیو بنک
لمیٹیڈ کے برانچ منیجر جناب عزیز
سروے متوطن سونس تعلقہ کھیڈ
(رتناگری) کی والدہ ۹ر جولائی ۹۹ء
کو کوسہ ممبرا میں انتقال کر گئیں۔ ※※

باباکھوت کو صدمہ

ساکھرولی تعلقہ کھیڈ (رتناگری) کی
معروف شخصیت باباکھوت پرکار کے
جواں سال فرزند شرافت کا
یرقان کے مرض میں مختصر سی علالت
کے بعد انتقال ہوگیا۔ ※※

اے اے موڈک کا انتقال

ممبئی پورٹ ٹرسٹ میں فائر
فلوٹ سنچن سے سبکدوش اے اے موڈک

حوض ماکھن تعلقہ سنگمیشور جو دائمی طور پر ممبئی میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے۔ ۸؍ جولائی ۹۹ء کو راہی [illegible] گئے۔ ٭٭٭

بابا دبیر خاندان کو صدمہ

امبر گھر تعلقہ داپولی کی معروف شخصیت جناب تاج الدین بابا دبیر ۴؍ جولائی ۹۹ء کو ۶۹ سال کی عمر میں اچانک رحلت فرما گئے۔ مرحوم گاؤں کے فعال سماجی کارکن تھے۔ (شریکِ غم: اشفاق عمر کوبے)

خدیجہ جوگلے کو صدمہ

آڑے تعلقہ داپولی کے جناب اسماعیل تامبے اور لندن میں مقیم خدیجہ بی عثمان جوگلے کی والدہ فاطمہ حسین تامبے طویل علالت کے بعد ۵؍ جولائی ۹۹ء کو داپولی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئیں۔

علی صاحب نائیک کا انتقال

حسین پورہ ہرنئی کے جناب علی صاحب نائیک کا ۲۹؍ جون ۹۹ء کو انتقال ہو گیا۔ وہ عرصہ سے صاحبِ فراش تھے۔

٭

رقیہ دبیر کا انتقال

اُمبر گھر تعلقہ داپولی کی رقیہ عبدالسلام دبیر جو کافی دنوں سے علیل تھیں۔ ۸؍ جولائی ۹۹ء کو بعمر ۶۴ سال کرلا ممبئی میں انتقال کر گئیں۔ (مرسلہ: اشفاق عمر کوبے)

پیو سیٹھ کو صدمہ

بھیونڈی کے معروف صنعتکار اجنتا ٹراویلس اجنتا کمپاؤنڈ کے مالک نصیر احمد عبدالمجید مومن عرف پیو سیٹھ کی والدہ رحیمہ بیگم عبدالمجید مومن کا گزشتہ مہینہ انتقال ہو گیا۔ انہوں نے ۷۰ سال کی عمر پائی تھی۔ ٭٭٭

وقار قادری کو صدمہ

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے ایڈمنسٹریٹیو افسر جناب وقار قادری کے بہنوئی پیر و مرشد حضرت حسام الدین قادری کے داماد جناب شمس الدین زین الدین مقدم (شمس کرودی) کا اتوار ۱۸؍ جولائی ۹۹ء کی صبح ان کے وطن کردہ تعلقہ داپولی میں انتقال ہو گیا۔ ابھی مہینہ بھی نہیں ہوا تھا کہ مرحوم کے بڑے بھائی یوسف مقدم کا انتقال ممبئی میں ہوا تھا۔ پسماندگان میں ۴ بیٹے بھی ہیں جن میں ایک ڈاکٹر ہیں۔۔۔

ناخوا خاندان کو صدمہ

ممبئی کے معروف وکیل جناب ناظم ناخوا اور ایڈوکیٹ عبدالرؤف ناخوا نیز پروفیسر زبیدہ ناخوا (گوگٹے کالج رتناگری) کے والد بزرگوار جناب محمود بابا ناخوا متوطن شیر گاؤں، رتناگری کا ۲؍ جولائی ۹۹ء کو ضعیف العمری (۹۶ سال) میں انتقال ہوا۔

نعیم شیخ کا انتقال

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول کے معروف ٹیچر، انجمن فروغِ ادب، مروڈ جنجیرہ کے جنرل سکریٹری جناب شیخ نعیم الدین نعیم کا ۲۱؍ جولائی ۹۹ء کو ممبئی کے سیفی اسپتال میں انتقال ہوا اور تدفین ان کے وطن شولاپور میں عمل میں آئی۔ نعیم صاحب کی عمر تقریباً ۵۰ سال تھی۔

مرحوم کافی دنوں سے علیل تھے لہٰذا ان کے سابق طلباء انہیں بغرض علاج ممبئی لائے مگر شفایاب نہ ہو سکے انتقال کے بعد وہ طلباء میت کے ساتھ شولاپور تک گئے تاکہ اپنے محبوب استاد کی تجہیز و تکفین میں شریک رہیں۔ مرحوم نے N.K.T.E کی جانب سے کئی ایوارڈز حاصل کئے۔ انکی نگارشات اکثر و بیشتر نقشِ کوکن میں چھپتی رہیں۔۔

محمد اسماعیل ہرزک چل بسے

نقش کوکن ڈیولپمنٹ فورم کے اراکین ہمدرد بانی و سرپرست جناب لیے قیس صاحب، مقیم ساؤتھ افریقہ کے بھتیجے محمد اسماعیل ہرزک کا اچانک ۱۵ر جولائی ۹۹ء کو لینیشیا (ساؤتھ افریقہ) میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۴۹ سال تھی۔ مرحوم سوشل ورکر، قومی لیڈر اور ہرکول ویلفیئر سوسائٹی ساؤتھ افریقہ کے سکریٹری تھے۔ رائے گڑھ ضلع کے ہرکول گاؤں والوں میں انکی کمی محسوس کی جائے۔ یہ ان لوگوں کا بڑا خسارہ ہے۔ ابھی چند سال پہلے مرحوم کے جواں سال بھائی علی صاحب کا ان کے گھر میں قتل ہوا تھا۔

شلتوارے برادران کو صدمہ

آڑا سگاؤں، تعلقہ داپولی کے جناب قمرالدین اور حاجی لطیف شیخ حسن شلتوارے کے بھائی بدرالدین جو سعودی عربیہ سے واپسی کے بعد ممبرا میں سکونت پذیر تھے۔ ۱۸ر جولائی ۹۹ء کو رحلت فرما گئے۔ مرحوم جناب عبدالغنی پاؤسکر متوطن ہرنئی کے خالہ زاد بھائی تھے۔

نقش کوکن

منیرہ مُراد قاضی کو صدمہ

لوٹن انگلینڈ کی منیرہ مراد قاضی کے والد بزرگوار عالی جناب احمد علی کھوت کا ۱۶ر جون ۹۹ء کے دن برمنگھم انگلینڈ میں انتقال ہوا۔

جامعہ ہمدرد کے بانی حکیم عبدالحمید انتقال کر گئے!

۲۳ر جولائی ۹۹ء تقریباً چھ ماہ کی سخت علالت کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحوم، ادارہ ہمدرد کے واقف متولی، جامعہ ہمدرد کے بانی چانسلر اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے چانسلر ہی نہیں، ہندوستان کی طبی برادری کے سرپرست اعلیٰ بھی تھے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۹۲ برس تھی۔ آپ کی خدمات کا دائرہ طب یونانی تک محدود نہ رہ کر علمی، ثقافتی، سماجی اور رفاہی شعبہ جات تک وسیع رہا۔ یہی وجہ تھی کہ عبدالحمید صاحب کو بہت سے قومی و بین الاقوامی اعزازات سے نوازا گیا جن میں پدم شری اور پدم بھوشن بھی شامل ہیں۔

پرنسپل سلمیٰ لوکھنڈوالا کو صدمہ

انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرا ممبئی کی پرنسپل محترمہ سلمیٰ لوکھنڈوالا کی والدہ کا پچھلے مہینے انتقال ہوگیا۔

داداصاحب روپ وتے چل بسے

ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے سکریٹری اور کانگریس کے سرکردہ لیڈر، داداصاحب روپ وتے کا دل کا دورہ پڑنے کے بعد انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۷۴ برس تھی۔

احمد خان حسن خان کا انتقال

نواںنگر ڈاکیارڈ روڈ کے باشندے جناب احمد خلیل حسن خان (پینٹر) ۲۳ر جولائی ۹۹ء بروز جمعہ انتقال ہوا۔ جناب احمد خانصاحب مجگاؤں ڈاک سے سبکدوش ہوئے تھے۔

واحد علی خان فائرنگ میں ہلاک

ممبئی امن کمیٹی کے صدر واحد علی خان کو ۲۳ر جولائی ۹۹ء دو نامعلوم افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ ملی کونسل اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے بھی ایک سرگرم رکن تھے۔

واحد علی خان ممبئی امن کمیٹی کے بانی ممبروں میں سے تھے انہوں نے مولانا ضیاء الدین بخاری مرحوم کے ساتھ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ میرٹھ فساد کے بعد ممبئی میں امن کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کے بعد بابری مسجد کی شہادت کے نتیجے میں ۹۳-۱۹۹۲ء میں ہونے والے فسادات میں انہوں نے ریلیف کے کاموں میں حصہ لیا تھا۔

Switch off and unplug the unit before cleaning the monitor, the external cabinet, or other PC peripherals Clean the monitor screen using a damp, soft, lint-free cloth Place a little soap water on the cloth if needed and then wipe the screen You could clean the monitor casing or the PC cabinet in the same way, but ensure that no water gets in through the vents To remove more stubborn stains try using Isopropyl alcohol Avoid abrasive liquids that react with plastic Floppy drive heads can be cleaned using special drive cleaning kits that are widely available A brush or mini vacuum cleaner will remove dirt that's settled between keys on the keyboard Clean the mouse pad with a damp cloth We do not recommend that you open up the PC cabinet and try to clean the internal components Such activities are best left to qualified service personnel Besides physical maintenance of the computer, you may also consider other issues like power protection and peripheral maintenance

Weddings:

Anisa d/o Usman Hajwane of London got married to Mohd. Ishtiyaque

Tanveer s/o Mehmood Mistry the patron of Naqsh-e-Kokan got married to Gulnar d/o Riyaz Sehzada on July 4, 1999

Obituaries:

Mr. Ismail Hurzook the nephew of Mr A Kays, patron of Naqsh-e-Kokan passed away on July 15 at Lenesia following heart attack He contributed immensely for the welfare of cultural organisations He was a patron and supporter of Naqsh-e-Kokan He was also the secretary of Harkol welfare society of South Africa He is survived by his wife Ayesha son Zunaid and daughters Asfiya and Aneesa

Mr. Mahmood Baba Nakhwa, a religious , mystic educated and community leader passed away in Shirgaon, Ratnagiri on July 2, 1999 at the age of 90 He is survived by his sons Adv Nizam Nakhwa, Adv A Rauf Mr Aziz and daughters Prof Zubedia Mehmunnisa & Saeeda Naqwa

Shums Kardvai (Bahrain) brother-in-law of Viqar Qadri passed away recently

Captain Ishaq Bharde, patron of Naqsh-e-Kokan in Abu Dhabi lost his father-in-law **Mr. Gafoor Khan** in Karachi recently

Maulana Shams Peerjada Chairman of Dawatul Qur'an and member of Muslim Muslim Personal Law Board passed away on July 4 at the age of 70 after a short illness

Fatema bi mother of Haji Mubeen Haji passed away June after a long illness

Ali Saheb Naik of Hasinpur, Harnai passed away on June 29

Tajoddin Baba of Ambarghar, Da[illegible] passed away on July 4 at the age of 69

Scholarship for Muslim Students of Kokan

Bombay Sub-Committee of The Konkan Muslim Education Society Ratnagiri has decided to award scholarships during the Education Year 1999-2000 for the Muslim Students coming from districts of Ratnagiri and Sindhudurg The students who wish to avail the scholarships may send their application at the following address with a self addressed envelope and also a postal stamp of Rs 2/- to meet the cost of the form The students can also obtain the form by personally coming to our office between 11 00 a m and 1 00 p m on any working day Last date of submitting the application is 30-9-1999 Application received after this date shall not be considered Students who are covered under the categories shown below should apply for the scholarships -

1) Those studying in High Schools in Greater Bombay from Std VIII to X 2) Studying in the Technical Institutions and Colleges (Vocational - Technical) in the Greater Bombay 3) Studying in Engineering or Medical Colleges anywhere in Maharashtra State 4) Students studying in Junior Colleges of Greater Bombay, Ratnagiri, Sindhudurg and Raigarh districts

Important Note a) High School students who have secured less than 50% marks in the last examination should not apply b) Since girls are getting free education upto St XII So, those girls who are paying fees need only apply for this scholarship

Besides the above scholarships the committee has decided to award a lumpsum amount of Rs 500/- to the students who have secured highest marks in subjects of Mathematics, Science, Urdu and Arabic in memory of late Professor Dadarkar Saheb Contact M D Mistry, Secretary, The Konkan Muslim Education Society, 76, Jagannath Shankar Sheth Road (Girgaum Road), Opera House, Mumbai 400 004

life. I want you to promise yourself to follow my advice carefully.

Remember, my son, the best of my advice is to tell you to fear God, to concentrate and to confine yourself to the performance of those duties that have been made incumbent upon you by Him and to follow in the footsteps of your ancestors and your pious and virtuous relatives. Verily they always carefully scanned their thoughts and deeds, as you must also try to do. This kind of deliberation made them take from life what was really the best and forsake that which was not made incumbent upon them. If your mind refuses to accept my advice and you persist in trying your own experiments, then you are at liberty to arrive at your own conclusions but only after carefully studying the subject and after acquiring the knowledge necessary for such decisions. You must not allow uncertainties and doubts to poison your mind and skepticism or irrational likes and dislikes to affect your views. Remember that before you start deliberating over a problem, seek guidance from the Lord and beseech Him to give you a lead in the right direction, avoid confusion in your ideas and do not let disbelief about truth of the teachings of religion take hold of your mind because one will lead you toward agnosticism and the other toward errors and sins. When you are thus prepared to solve any problem and you are sure that you possess a clear mind, a sincere and firm desire to reach the truth, to say the correct thing and to do the correct deed, then carefully go through the advice that I am leaving you. If your mind is not as clear as free from doubts and skepticism as you wish it to be, then you will be wandering in the wilderness of uncertainties and errors like a camel suffering from night blindness. Under these circumstances it is best that you give up the quest because with such limitations none can ever reach the truth.

My dear son, carefully, very carefully remember these sayings of mine that the Lord who is the Master of death, is also the Master of life. The Creator is the Annihilator. And the One who annihilates has the power to bring everything back to existence again. The One who sends you calamities is the One who will bring you safely out of them.

Remember that this world is working under laws ordained by Him, and it consists of the totality of actions and reactions, causes and effects, calamities and reverses, pains and pleasures, rewards and punishments, but this is not all that the picture depicts, there are things in it that are beyond our understanding, things that we do not and cannot know, and things that cannot be foreseen and foretold. For instance, the rewards and punishments of the Day of Judgment. Under these circumstances, if you do not understand a thing, do not refuse to accept it. Remember that your lack of understanding is due to the insufficie[ncy] of your knowledge. Remember that when you came [into] this world, your first appearance was that of an ignor[ant], uneducated, and unlearned being, then you graduall[y ac]quired knowledge. There were several things in this w[orld] that were beyond your knowledge which perplexed [and] surprised you and about which you did not unders[tand] "why" and "how", gradually you acquired knowledge a[bout] some of those subjects, and in the future your knowle[dge] and vision may further expand. Therefore the best t[hing] for you to do is to seek guidance of the One Who created you, Who maintains and nourishes you, Who [has] given you a balanced mind and a normally working b[ody]. Your prayers should be reserved for Him only, your [re]quests and solicitations should be to Him, you shoul[d be] afraid of Him and of nobody else.

To be continued in the next issue

The above book is sent to us by Mr. Ahmed Devjee, published by Mazda, titled *When you hear hoofb[eats] think of a Zebra*

Tips to maintain your PC

With a PC, a preventive maintenance sche[dule] is needed, to prolong the life of its com[po]nents. A PC comprises numerous electr[onic] components and precision mechanical parts, both pr[one] to failure when operated in unsuitable environments. [PC] care at the end-user level includes power protecti[on,] physical maintenance, hard disk maintena[nce] (optimisation and file organisation), and data protecti[on]. The environment in which your PC will operate is als[o to] be taken into consideration. Internally, components l[ike] the power supply, the microprocessor and other chips t[end] to heat up during operation. Though manufacturers pl[ace] cooling fans and heat sinks over such components to d[is]sipate heat, it's been known to cause component fail[ure] at times. Dust is regarded as PC's biggest enemy. It g[ets] in through ventilation slots, expansion card openings [at] the back, and drive bays. Dust hampers the normal ope[ra]tion of components and also impedes heat dissipatio[n]. Computer monitors also tend to heat up after a while [when] operating in a non-air-conditioned environment. Swi[tch] off the monitor for a few minutes every couple of ho[urs] of usage. In any case, take care not to block the air ve[nts] on the system and monitor casing. Most people ca[re]lessly place papers on top of the monitor casing and a[lso] leave the plastic covers on while the system is in ope[ra]tion.

graphical Studies of Major Figures in Islamic Thought This was recently announced by the Oxford Centre for Islamic Studies in the United Kingdom Syed Abu Hassan Ali Nadwi, Reactor of Dar-al-Ulum Naswat Al-Ulama, in India, is one of the leading scholars in the contemporary Islamic world

Abdul Mannan tops Mumbai University merit list

Abdul Mannar of Nagpada, Mumbai has topped the Mumbai University Merit list of B Sc in Medical and Industrial Microbiology securing 79 5% marks He further intends to pursue his research in TIFR, Bangalore

IDB scholarship

The Students Islamic Trust (SIT) invites application for the IDB scholarship from the meritorious but financially poor Muslim students who intend to seek admission in the academic session 1999-2000 in the first year of the professional degree courses in the field of medicine, engineering agriculture, fisheries, forestry and food technology Application forms can be obtained free of charge from The Daily Salar, 103, St Johns Church Road, Bangalore – 560 005 Application form complete in all respects must reach to the Trust office on the address given below latest by October 1, 1999 Students Islamic Trust, E-3, Abul Fazl Enclave, Jamia Nagar, New Delhi 110 025

A letter to my son

By Hajrat Ali

continued from the last issue

My dear son, when I realized that I was getting old and when I felt that weakness and feebleness were gradually creeping over me, I hastened to advise you on the best ways of leading a noble, virtuous and useful life I hated the idea that either death should overtake me before I could tell you all that I wanted to tell, or that my mental capacities, like my bodily strength, might fall prey to deterioration

I convey all this knowledge to you, lest inordinate desires temptations, and inducements start influencing you, lest adverse changes of times and circumstances drag you into their mire, lest I leave you like an unbroken and untrained colt Because a young and fresh mind is like virgin soil, which allows things sown in it to grow verdantly and to bear luxuriously, I have therefore made use of early opportunities to educate and train you, before your mind losses its freshness, before it gets hardened or warped, before you start facing life unprepared for the encoun and before you are forced to use your decisions and di cretions without gaining the advantages of the accumu lated traditions, collected knowledge, and experiences others the advice and counsel that I give will save y from the worry of acquiring knowledge, gathering exp riences, and soliciting others for advice Now you c easily make use of all the knowledge men acquired wit great care, trouble and patience Things that were hidde from them and that only experiments, experiences, an sufferings could bring to light are now made convenie and easily available to you through this advice

My dear son! Though the span of my life is not as large that of some others who have passed away before me, took great care to study their lives Assiduously I wer through their activities I contemplated their deliberatior and deeds I studied their remains, relics, and ruins, anc pondered their lives so deeply that I felt as if I had liv and worked with them from the early ages of history dow to our times, and I know what did them good and wh brought harm to them Sifting the good from the bad, am concentrating within these pages the knowledge that gathered Through this advice I have tried to bring hom to you the value of honest living and high thinking and th dangers of a vicious and sinful life and I have covere and guarded every aspect of your life, as is my duty as kind, considerate, and loving father

From the very beginning, I wanted to help you develop noble character and to prepare you for the life that y will have to lead, to train you to grow up to be a youn man with a noble character, possessed of an open an honest mind and clear and precise knowledge of thing around you Originally, my desire was only to teach y the Holy Book thoroughly, to make you understand it intricacies, to impart to you the complete knowledge c His Orders and interdictions and not to leave you at th mercy of the knowledge of other people But after hav ing succeeded in this task, I felt nervous that I might leav you untrained and uneducated in these subjects that them selves are subject to so much confusion and so many con tradictions Subjects whose confusions have been mad worse and confounded by selfish desires, warped minds wicked ways of life, and sinful modes of thinking There fore I have noted down, in these lines, the basic prin ciples of nobility, piety, truth and justice You may fee they are overbearing and harsh, but my desire is to arm you with this knowledge instead of leaving you unarme to face the world where there is every danger of loss an damnation As you are a noble, virtuous, and pious youn man, I am sure you will receive Divine Guidance and suc cor I am sure He will help you to achieve your aim

and where he can achieve success easily The need and importance of vocational guidance services in this context have been recognised in our country Gradually it is being accepted as an integral part of the school system Thus, it is upto us parents and educationists to help the youngster to solve his/her problems, decide a career, enter and progress in his/her profession of his/her choice smoothly Until the not-so-far-off day when all occupations are valued equally I trust parents will continue to encourage their sons and daughters to look for careers in which they will be happy and successful with the help of vocational guidance experts

Ajim Premji, the richest Indian

Rolll over steel and shipping It s time for the computer kings to take over Azim Premji chairman of the Bangalore based infotech major Wipro has been named the richest Indian by Forbes magazine with a personal fortune of Rs 12040 crore ($ 2 8 bn) Much of Premji s worth is pegged to his close to 75 per cent holding in Wipro, which has a market capitalisation of Rs 18 876 crore A low-profile person Premji is known to fly economy and avoid five-star hotels Though he still has a long way to go before he bridges the gap between himself and Bill Gates, Premji has outstripped heavyweights like Lakshmi Mittal and the Hindujas on the lucre ladder A very slippery ladder, too

Zayed varsity to set up Islamic centre in New Zealand

Zayed University will be establishing an Islamic and Arab studies programme at Otago University one of New Zealand's largest varsities in the first such cooperation of its kind between the governments of the UAE and New Zealand Zayed University is hoping to cooperate with a number of higher learning institutions in the Australian state of victoria

Two more Gulf schools to get CBSE affiliation

Two Gulf-based Indian schools in Al Ain (UAE) and Taif in Saudi Arabia will be granted affiliation by the Central Board of Secondary Education, New Delhi this year H R Gupta, Secretary of CBSE was on an inspection visit to CBSE affiliated schools in the UAE, following increasing demand for CBSE curriculum by the growing Indian expatriate students in the Gulf Al Ain Junior school in Al Ain and Saudi Arabia International Indian School in Taif will be granted affiliation by the CBSE in the next two months

15th International Conference of Alzheimer's Disease

South Africa is hosting the 15th International [Con]ference on Alzheimer's disease from 15-18 [Sep]tember 1999 The conference will be hel[d in] Johannesburg The theme of the conference is Deme[ntia] Challenge of our Time – Creating Hope for the [New] Millenium 1999 has been declared the International [year] for the aged people Alzheimer's disease is a prog[res]sive mental deterioration loss of memory and cogni[tive] function, inability to carry out daily activities Def[ini]tive diagnosis can be made only by post mortem stud[y of] brain Dr Abdul Karim Naik is the founder membe[r of] the Bombay chapter of Alzheimer's disease

6th annual meeting of Islamic Banki[ng] and finance

The 6th annual meeting of the Islamic Banking [and] Finance Forum (IBFF) is set to take place [on] 13-15 November 1999 at Hilton Hotel Abu Dh[abi] The forum secretary has called for the comments an[d if] you are interested, you are invited to submit presenta[tion] abstracts for any of the formal plenary sessions ex[ecu]tive briefing sessions or specialist summits More [in]formation can be available on the forum web www infocenter-dubai com/ibff For further in[for]mation contact Michael E Wallis Tel 00971-4-314 Fax 00971-4-318710

7th MUSIAD international fair in Octob[er]

The 7th MUSIAD international fair would be [held] here on October 14-17 coinciding with the 7[00th] anniversary of the Ottoman empire MUSIA[D is] said to be the biggest trade organisation of the Isla[mic] world and has been holding international fairs during [the] last six years The 7th fair is likely to receive 307 parti[ci]pants from 48 countries The acronym MUSIAD sta[nds] for Independent Industrialists and Businessmen s As[so]ciation For more information contact MUSIA[D] Mecidiye Cad No 7/50, Mecidiyekoy-80310 Istan[bul] Turkey or e-mail musiad@musiad org tr Si[te] www musiad org tr

International prize for Maulana Ali Miya Nadvi

The Sultan Hassanal Bolkiah International Prize [for] Islamic Scholarship has been awarded to Maul[ana] Syed Abu Hassan Ali Nadwi for excellence in B

FOR THOSE WHO BELIEVE, AND DO RIGHTEOUS DEEDS, ARE G... S HOSPITABLE HOMES, FOR THEIR (GOOD) DEEDS.(AL-QUR'AN-32:19)

The urge of the time : Vocational Guidance

Every year thousands of boys and girls appear for S S C and H S C examinations Some of them pass and some of them fail Many students drop out of the schools by VIIth standard The problem that face them soon after are "What Next?", "Should I continue my studies?", "Should I look for a job?", "Which course should I ...?", "What kind of job should I look for?", "What shall I do if I fail?", "Where should I take training for a job?", "Should I start my own business?", "How?" When students appear for the S S C examination, they are 15 or 16 ...ars old Their likes and dislikes keep on changing Sometimes they feel like becoming a Doctor or an Astronaut ...d sometimes they feel like becoming an Actor Their decisions keep changing from time to time Such problems ...d predicaments faced by young people when choosing a career are well acknowledged Among other things there ...e the pressures of conforming to social norms and parental expectations the lack of suitable training institutions, ...d the dearth of any guidance Their entire future depends upon their selection Therefore, this selection should not ... made in haste and without proper inquiry

...major part of man s waking hours is spent in a vocation His major contribution to his society and nation is through ...s vocation His thoughts, ideas, behaviour and associations are conditioned by his vocation Apparently therefore, ...an cannot afford to be negligent and careless of his work This work has many levels and hierarchies from amongst ...ich he plunges into one obviously to meet his physiological and psychological needs for the sole aim of earning ...tisfaction for himself, for his family, society and ultimately to his nation However, such satisfaction expressively ...dependant mainly on a type of job man gets By virtue of his potential may be inborn or acquired - he is fit for a ...rtain occasions or a limited group of them It is indeed not possible at all for one to claim to perform any occupa...on with the same skill, efficiency speed, accuracy and precision especially where multitude of occupations are ...ere and that are emerging because of scientific and technological advances and innovations Both his potential and ...de range of occupational world put restrictions on him to select such an occupation which will go in consonance ...th his natural endowments facilitating him to perform it with ease and comfort, instead of applying energy per...rce

...today s competitive world the demand for professionalism in all spheres of employment requires the develop...ent of appropriate marketable skills and ability based on interest and motivation Unemployment among college ...ucated youth is very high that barely 6% of those in the 18-23 age group have access to higher education, that a ...ge number of students get a college education but without marketable skills, and that information that will help ...dents match their skills to jobs available is woefully inadequate In majority of the cases in our country selection ...a right type of an occupation is not paid heed to for certain flagrant considerations and flimsy grounds The Indian ...th sets tentative aim of completing education first and keeps a decision on selecting a career in ambiance This ...radoxical approach to one's own living is highly inimical since future way of life i e a vocation - a job - an ...upation depends very much on selecting courses of studies at a very young age In case this does not take place, ...ll it may perhaps, lead to drudgery of life and unhappiness except where chance factor occurs or coincidence ...es place Relying on chance factor is equal to believe quack philosophy and ruining life This should not happen ...avoid vagaries of chance factor, coincidence or accidental happening, young people should have to firmly decide, ...her vouchsafe, that they would take recourse to a scientific method to obtain relevant information about them...ves and about the occupational world to make a meaningful choice of a career They should be given clear idea ...out their abilities, interests and aptitudes Once they know what they are, they must also try to know how best they ...utilise their potential This process involves selection of a training course and entry into the occupation Parents ...ve always been a major influence on their children's choice of career Those youngsters who have followed non...ditional paths nearly always have done so with parental support As parents and educationists we have to help these ...ungsters to decide their career and future Exactly at this stage, the role of vocational guidance institute and school ...unsellors starts The counsellor gives various psychological tests and draws conclusions from them, about intel...ence, aptitude, personality and interest of the youngster tested and suggests to choose a career of his/her liking and ...pacity They guide students to select a career available to him from various careers and courses that suits him most

اشاعت کا ۳۷ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

ممبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E3006)

جلد نمبر ۳۷ | شمارہ نمبر ۹ | ماہ: ستمبر سنہ ۹۹ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: انجم عباسی۔ اعظم شہاب۔

درونِ ہند سالانہ: ایک سو پچیس 125 روپے۔ خلیجی ممالک، پاکستان و دیگر ممالک سے پانچسو 500 روپئے۔
فی پرچہ: پندرہ 15 روپے

خط و کتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ: نقش کوکن ۳ ۴ ۱۳ اے نزانگ کمپاؤنڈ، ایم، ٹی نائیک روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۹ — ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت:۔ ایمروا پرنٹرز، بائیکلہ، ممبئی ۴۰۰۰۲۷

اس شمارے کے نقوش

تاریخ اشاعت:۔ یکم ستمبر ۹۹ء

کتابت:۔ جاوید سندیکر

اداریہ

اُجالوں کے سفیر

موجودہ دور تعلیم کے ارتقاء اور کمالات کا دور ہے۔ زندگی کے گوشے گوشے پر علم نے کمندیں ڈال رکھی ہیں۔ کیا عرش، کیا فرش سب جگہ علم کی کرشمہ سازیاں ضو پاش ہیں۔ غرض انسان کی ساری عظمت و رفعت، ترقی و سرفرازی اور بہرمندی علم کی مرہون ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ دریاؤں کا رُخ پھیرنے والا، شمس و قمر کی شعاعوں کو مقید کرنے اور پہاڑوں کے جگر چیرنے والا یہ انسان جب جاہل تھا تو فطرت کی ہر طاقت و رشتے کی ہیبت سے خوف کھاتا تھا اور اسے اپنا دیوتا مانتا تھا غلط عقائد اور فرسودہ تصورات نے اس کی زندگی کو دیمک کی طرح چاٹ لیا تھا مگر جب علم کے اجالوں نے اس کے ذہن کے اندھیروں کو دور کر دیا، فہم و ادراک نے اس کے شعور کے دریچے وا کر دیئے تو اس نے سمندروں کو کھنگالا، فضاؤں میں اپنی عظمت کے پرچم لہرا دیے چاند پر کمندیں ڈالیں۔ زمین کے دفینوں کو انڈیلا اور اپنی حکمت و دانائی سے خاک کو گلستانِ ارم بنا دیا۔ غرض یہ آب و خاک و باد کی دنیا علم کی برکتوں سے سرفراز ہوئی۔

تاریخ گواہ ہے کہ چنگیزیوں کے پاس ایک عظیم الشان سلطنت تھی لیکن علم نہ تھا قیصر و کسریٰ کے پاس بے پناہ شان و شوکت تھی مگر تعلیم کی روشنی نہیں تھی۔ مورخ نے تاریخ میں ان کا نام آبِ زر سے نہیں لکھا۔ یونان دُنیا کے پردے پر ایک چھوٹا سا ملک تھا مگر وہ سارے عالم کی پیشانی پر جھومر کی طرح چمکتا رہا۔ اس لئے نہیں کہ وہ سکندرِ اعظم اور فیلقوس کا وطن تھا بلکہ وہاں سقراط، بطلیموس، افلاطون اور ارسطو جیسے علم و حکمت کے مینار روشن تھے۔ ان کے علمی کارنامے آج بھی ساری دُنیا سے خراجِ تحسین حاصل کر رہے ہیں اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ علم ایک آبِ حیات ہے جس نے پیا، حیاتِ جاوداں پائی۔

یہ تعلیم کا ہی فیض بے پایاں ہے کہ ریگزارِ عرب کا ذرّہ ذرّہ سورج بن کر چمکا اور ساری دنیا کو روشنی دیتا رہا۔ کل تک دنیا جن کی بربریت اور بہیمیت سے پناہ مانگتی تھی وہ وحشی بدو جب تعلیم سے سرفراز ہوئے تو تہذیب و تمدن کے مینار بن گئے۔ غرض دنیا میں وہی قومیں سرفراز اور سربلند رہیں جنہوں نے علم کی شمع روشن کی اور اس کا اجالا دور دور تک پھیلایا۔ جن لوگوں نے تعلیم سے غفلت برتی بربادیوں نے انہیں آ دبوچ لیا اور گمنامی نے انہیں نگل ڈالا۔

ہماری قوم کی پسماندگی کا سب سے بڑا سبب ہے تعلیم سے دوری اور اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی اداروں نے تعلیم کی اشاعت اور ترویج کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے اور ان کی مخلصانہ کوششوں کے بہتر نتائج طلبہ کی نمایاں کامیابی کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں پونے

ہے بلکہ ہمارے تعلیمی ادارے کی منفرد کارکردگی باعث تکریم ہے۔
نقش کوکن تعلیمی ادارہ نہیں، مگر تعلیمی اداروں کی قدر پیمائی اور قدرشناسی کا بڑا ذریعہ رہا ہے۔
نقش کوکن نے کوکن میں جو تعلیمی بیداری پیدا کی ہے وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی کارگزاریاں بھی ایک عرصے سے دانشورانِ قوم اور ارباب علم و ہنر سے خراج تحسین حاصل کرتی رہی ہیں۔ یہ ہماری روایت رہی ہے کہ مخلصین قوم کی قومی خدمات کی ہم قدر نہیں کرتے اور بدنصیبی سے اس قسم کی تحریکات بند ہونے لگتی ہیں تو کفِ افسوس ملتے رہتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ نقش کوکن کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی پذیرائی میں بھرپور تعاون دیں۔
یہ ہمارے قومی ورثے بن چکے ہیں اور قومی ورثے کی حفاظت ہمارا اخلاقی، قومی اور ملی فرض ہے۔

قوموں کی تاریخ میں یہ وہ روشن چراغ ہیں جو ایک عرصے سے ضو فگن ہیں اور مدتوں آنیوالی نسلوں کو علم و ہنر کی تجلیوں سے منور کرتے رہیں گے۔ اور ـــــــ دیے یا چراغ کی اہمیت سے تو آپ واقف ہی ہیں۔ مولانا محمد علی جوہر کے افکار کی روشنی میں آئیے اس اہمیت کو از سر نو دہراتے چلیں۔

"خس و خاشاک جمع کر کے مشتعل کیا جائے تو سارا جنگل چمک اٹھتا ہے مگر راہ رو کو اس کی روشنی سے کچھ نفع نہیں پہنچتا۔ اس کے لئے وہی دیا کارآمد ہو سکتا ہے جو کسی محفوظ مقام پر اسے بچایا ہوا رکھا ہو تاکہ ساری رات جلتا رہے افسوس کہ قوم نے ہزاروں الاؤ جلائے اور خوشیاں منائیں مگر مسافر کے لئے راستے کا دیا اب تک نہ روشن کیا جس سے رات کی کٹھن منزل آسان ہوتی ـــــ"

○ انجم عباسی

معلّم ایک کسان، ایک باغبان، ایک معمار۔

معلّم کی مثال ایک کسان کی سی ہے جو مسلسل نگہداشت کرتا ہے تب کہیں جاکر فصل تیار ہوتی ہے۔ وہ ایک مالی کے مشابہ بھی ہے جو باغ میں ایک خاص ترتیب سے پودے اُگاتا ہے پھر اس کی نشو و نما کرتا ہے اور آخر کار اس کی محنت کے نتیجے میں ایک دن باغ میں ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب آجاتا ہے

استاد ایک معمار کی طرح بھی ہے جو کچی پکی اینٹوں کو اس ترتیب سے چُن دیتا ہے کہ بے ترتیب انبار ایک عظیم الشان اور خوشنما عمارت کی صورت اختیار کر لیتا ہے تو استاد ایک کسان ہے لیکن اس کی کھیتی انسانیت ہے وہ باغبان ہے لیکن اسکا باغ انسانی معاشرہ ہے۔ وہ معمار ہے لیکن اس کی عمارت قوم ہے۔

[حفیظ الرحمان احسن]

مکہ حج کارپوریشن ممبئی
حکومتِ ہند اور سعودی ایمبیسی سے منظور شدہ ادارہ
گذشتہ کئی برسوں کی پُرخلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل رہا ہے وہ حسبِ ذیل ہیں۔ حجاج کرام کی تمام انتظامی اُمور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر
بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔
مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف اور مسجدِ نبوی کے بالکل قریب سیلف کنٹینڈ کمروں والی ہوٹل جس میں ۵/۶/۷ حاجیوں کی رہائش فیملی وائز / گروپ وائز ہوگی۔ نیز بلڈنگ میں لفٹ، ایئر کنڈیشنڈ، فریج، فیکس اور فون کی سہولت دستیاب ہوگی۔
نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنے والوں کیلئے پاسپورٹ بلا معاوضہ بنا کر دیا جائیگا۔
جدہ، مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئر کنڈیشنڈ بسوں کے ذریعہ ہوگا۔
مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔
حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔
خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ... اٹنٹ کرنے کی سہولت موجود ہیں۔
اکتوبر / نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ:
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ .B.T.Q.S اسکیم کے تحت ہوگا۔
ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فارن ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور ۲۰۰۰ء اکنامی کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 66,000 روپے
حج ٹور ۲۰۰۰ء ڈی لکس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 71,000 روپے
حج ٹور ۲۰۰۰ء سوپر ڈی لکس کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 81,000 روپے
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور سنہ ۱۹۹۹ء ... اکتوبر میں ... سفر 36,000 روپے
رمضان عمرہ ٹور سنہ ۱۹۹۹ء آخری عشرہ ۱۸ روزہ سفر 47,000 روپے
رمضان عمرہ ۲۰۰۰ء-۱۹۹۹ء (پورا مہینہ) 55,000 روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں۔
ضمیر احمد قادری مکہ حج کارپوریشن
۹۰، رسامیکا اسٹریٹ، ممبئی ۳
فون نمبر: 3775969/3719231
Fax 3738443
خالد پرکار، پرکار ایجنسی
۳۱ ... اسٹریٹ، ممبئی ۳
فون نمبر: 3442344/3446091
3436979 فیکس: 3428271
شکیل، شفیق، فرید
تیسرا نظام ... بھیونڈی، ضلع تھانہ
91351693
Tel فون: 91356551
حسنین تانجی
11/3 پارسی گلی ...
فون نمبر: 911321520
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔

از: محمد سعید علی مولکر (دبئی)

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ (اے محمدؐ) جو لوگ میری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، تیرے پاس آئیں تو کہو تم پر سلامتی ہو۔ تم پر رحم کرنا تمہارے رب نے اپنے اوپر فرض کیا ہے)

دوستو! آپ کو معلوم ہی ہے کہ اللہ کا آخری رسولؐ رسالت پر مبعوث ہونے تک پوری دُنیا جہالت کی بھیانک تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ زمین پر رحم نام کی کوئی شئے باقی نہیں تھی۔ ملوکیت کی زنجیریں انسان کے قلب و دماغ کے ہر گوشے کو چاروں طرف سے جکڑی ہوئی تھیں۔ ذاتوں اور گوتوں کی آہنی دیواریں وجود میں آگئیں تھیں کہ جن کی شکست و ریخت کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔ رنگ و نسل، ملک و وطن کی حدود میں نوعِ انسان کہیں پہچانا نہیں جاتا تھا۔ روم کے قانون کی رو سے اپنے ملک کی حدود سے باہر کے انسانوں کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا۔ بھارت ورش میں سوائے اس علاقے کے باقی ساری دُنیا کے لوگوں کو ملیچھ (ناپاک) سمجھا جاتا تھا۔ (یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان بھارت میں آئے تو انہیں "ملیچھ آئے" کہا جاتا تھا اور اب بھی یہی عقیدہ ہے)۔

پوری دُنیا میں ابالیس دہر کے عساکرِ ضلالت ہر سمت اور ہمہ جہت مسلط تھے۔ زمین پر ہر جگہ فساد ہی فساد برپا تھا۔ بھارت کی برہمنیت، حجاز کی یہودیت، روم کی پادریت اور ایران کی مجوسیت نے ہر جگہ فساد کی شعلہ ریزیوں سے پوری دُنیا کو ایسا دہکتا ہوا انگارہ بنا ڈالا تھا کہ ہر نفس اس کی وحشت و دہشت سے کانپ رہا تھا۔ جاہل عربوں نے پورے جزیرۂ عرب کو سرکشی و تمرد اور ہلاکت و بربادی کا شعلہ بار جہنم اور انسانیت سوز آتش فشاں بنا ڈالا تھا۔ بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ پوری دھرتی کے ہر گوشے میں مظلوم و مقہور انسانیت سسک کر آسمان کی جانب حسرت بھری نگاہیں مرکوز کئے ہوئے تھی کہ رحیم کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے اپنے آخری رسولؐ کو "رحمۃ للعٰلمین" کے عظیم لقب سے نواز کر رسالت پر مبعوث کیا۔ نیز اپنی آخری کتاب اس پر نازل کر کے یہ اعلان کیا کہ یہ کتاب مومنوں کے لئے رحمت (بنی اسرائیل آیت ۸۲) ہے۔ ویسے اللہ کی رحمت ہر کس و عام کے لئے ہے مگر سورۃ الانعام میں مومنوں کے لئے سلامتی اور رحمت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پر فرض کیا ہے۔

میں بہت بڑا راز مضمر ہے جسے دور رس
ہیں ہی بھانپ سکتی ہیں۔

ایمان کا مفہوم!

عربی لغت کی رو سے ایمان کا مادہ (ا۔م۔ن) اور امن کے معنی بے خوفی، اطمینان یا
... سے محفوظ ہونے کی حالت کے ہیں۔
... کے معنی ہیں کسی کو بے فکر اور مطمئن کر دینا
... کو امن دینا، اس کی حفاظت کی ذمہ داری
... لے لینا۔ عربوں کے ہاں "ناقۃٌ اَمُونٌ"
... اونٹنی کو کہتے تھے جو قوی اور عادت کے
... سے قابلِ اعتماد ہو۔ جس کے متعلق یہ اطمینان
... وہ پیہم سفر سے کمزور نہیں ہو جائے گی اور
... میں ٹھوکر کھا کر گر نہیں پڑے گی۔ ان تمام
... سے بات اب سمجھ میں آگئی کہ "مومن" کے
... ہوئے کہ وہ، جو خود بھی امن و اطمینان میں
... دوسروں کو بھی امن کی ضمانت دے اور جس
... بھروسہ کر کے انسان بے فکر اور اطمینان سے
... بسر کرے۔ خود اللہ تعالیٰ کی ایک صفت
"... مُؤمِنُ" (سورۃ الحشر آیت ۲۳) ہے۔ یعنی
... عالم کا ذمہ دار (اللہ)۔ اب بات کھل کر
... نکھر کر سامنے آ گئی کہ مومن کا کام اور ذمہ
... زمین سے فساد مٹا کر امن قائم کرنا اور امن
... راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کرنا ہے۔ دوسرے
... میں "مومن" امن ارض کا ذمہ دار ہے۔ یہ
... قرآن کے فرامین پر عمل پیرا ہو کر ہی ہو سکتا
... اور جیسے صحابۂ کرام رضؓ نے اپنے زمانے میں آدھی
... پر امن قائم کر کے ثبوت دیا تھا۔ صحابۂ کرامؓ
... ش کو کو...

کے بعد سے اب تک زمین پر فساد دور نہیں ہوا وہ اس لئے کہ مومنین نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی اور ظاہر ہے کہ اسی لئے مومنوں کے لئے اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمت حاصل نہیں ہے۔

اگر "مومنین" قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر اس کے فرامین کے مطابق دنیا سے فساد مٹا کر امن قائم کر کے اپنی ذمہ داری پوری کریں گے تو ہی انہیں اللہ تعالیٰ کے "سائبانِ رحمت" حاصل ہوگا۔ اور وہ سلامتی اور رحمت کے حقدار ہوں گے۔ ✤ ✤ ✤

عالمی سطح پر ڈاکٹر نائیک کی خدمات...کا بقیہ

طرف رجوع ہوں اور بیرونی چمک دمک اور ملمع کو فراموش کریں۔ مال و زر اور بیرونی یا ہر بات کو مالی و مادی فائدے کے پس منظر میں دیکھنے کی عادت نے ہمارے احساسِ مقصد کو تباہ کر دیا ہے ہم نے ٹھوس باتوں کو فراموش کر دیا ہے۔ اور اوپری اور ظاہری باتوں کی فکر میں لگ گئے ہیں حالانکہ اوپری خول عام طور سے ردی سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ ہم بے کار اور فضول باتوں میں اپنا وقت اور اپنے مسائل برباد کرتے ہیں۔ اپنے عقیدے کے تعلق سے ہم ایسا ہی کر رہے ہیں، اصل مقصد کے بجائے، اصل حقیقت کے بجائے، ہم سائے کے پیچھے دوڑ رہے ہیں"

ہمارا تعلیمی نظام اور ہمارے اساتذہ

انجم عباسی

تعلیم کا بنیادی مقصد شخصیت کی ہمہ گیر نشو و نما اور فطرت اور ملک و قوم کے تقاضوں کی تکمیل ہے۔ اس لئے تعلیم کا مفہوم صرف تدریس یعنی کچھ پڑھانا سکھانا نہیں ہے بلکہ اس کے مفہوم میں تدریب (فنون میں مہارت پیدا کرنا) تادیب (ادب سکھانا) اور تربیت (شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی ہم آہنگ نشو و نما کرنا) شامل ہے۔ اس طرح تعلیم کے وسیع مفہوم میں وہ تمام معلومات و تجربات شامل ہیں جو گود سے گور تک ہر فرد باضابطہ یا بے ضابطہ حاصل کرتا ہے یا اسے حاصل کرائے جاتے ہیں۔

ہمارا موجودہ تعلیمی نظام برسوں کے تجربے اور مشاہدات کے بعد ماہرینِ تعلیم نے ترتیب دیا ہے اور اس میں تقریباً ان تمام باتوں کو شامل کیا گیا ہے جو تعلیم کو مؤثر اور کارگر بنا سکیں۔ یہ نظام کس قدر افادیت رکھتا ہے اس کا تجزیہ ایک مشکل امر ہے۔ اس لئے کہ آج معاشرے میں پائے جانیوالے اخلاقی انحطاط اور نئی نسل کی بے راہ روی کے لئے ہم موجودہ تعلیم ہی کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں جبکہ یہ برائیاں مادہ پرستی اور نئی تہذیب کی اندھی تقلید کا نتیجہ ہیں۔ ہماری حکومت نے تعلیم کو عام کرنے اور اس کے فروغ کے لئے کئی منصوبے عمل میں لائے ہیں تاکہ ہر فرد کی فطری صلاحیتوں اور قوتوں کو پروان چڑھنے کا موقع ملے اور وہ نہ صرف اپنی ذات کیلئے بلکہ قوم اور ملک کیلئے کارآمد ثابت ہوں۔

موجودہ جمہوری نظام سے قبل سلاطین اور راجاؤں کے دورِ حکومت میں حکومت نہ تو نظامِ تعلیم قائم کرنے کی ذمہ دار تھی اور نہ اس کے تمام مصارف کی کفیل ــــ مختلف علوم کے عالم اور ماہر خانقاہوں یا مدرسوں میں درس دیتے تھے۔ بادشاہ اور رؤسا تعلیم گاہوں اور عالموں کی سرپرستی کرتے تھے۔ شاہی عطیوں سے انکی امداد کرتے تھے یا انہیں سالانہ وظائف سے سرفراز کرتے تھے۔ علم کے پیاسے دور دور سے آکر اپنی پیاس بجھاتے۔ مفلسی تعلیم کی راہ میں حارج نہ ہوتی تھی۔ مذہبی جماعت کو مدارس پر اقتدار ضرور حاصل تھا کیونکہ اکثر علوم میں وہی لوگ استادی کا درجہ رکھتے تھے جنہیں علومِ دینی میں دسترس حاصل تھی ــــ انگریزی دورِ حکومت میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو کاروبار چلانے اور نظامِ حکومت میں تعاون دینے کیلئے محرّر اور افسران کی ضرورت پیش آئی تو اس نے جگہ جگہ مدارس قائم کئے۔ اسی زمانے میں لارڈ میکالے جیسے روشن خیال دانشوروں نے لوگوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نجات دلانے کے لئے کوششیں شروع کیں۔

حکومت اور میکالے جیسے نیک نیت لوگوں کی
کوششوں کی وجہ سے متوسط طبقے میں تعلیم
کا رجحان بڑھتا گیا۔ ان میں سے بہت سارے
تعلیم حاصل کر کے انگریزی حکومت کی مشنری
کے پرزے بن گئے۔

جب آزادی کا سورج طلوع ہوا تو
لوگوں کو جہالت اور ضلالت کے اندھیروں سے
نکالنے کے لئے جگہ جگہ مدرسے قائم کئے گئے اور
آج صورتِ حال یہ ہے کہ ملک کا شاید کوئی
دیہات بچا ہو جہاں اسکول قائم نہ کیا گیا ہو۔
آج حکومت نے تعلیم کی اشاعت کے لئے
ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں اور تمام
انتظامات کئے ہیں جو ایک وسیع نظام تعلیم
کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے ضروری
ہیں ۔ چھوٹے بڑے گاؤں میں پرائمری
تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ قصبوں میں ہائی
اسکول کھولے گئے ہیں۔ شہروں میں جونیئر
کالج تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بڑے
بڑے شہروں میں آرٹس، سائنس اور کامرس
کالجوں کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ غریب سے
غریب طلبہ بھی اونچی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
مدرسوں کے لئے خوبصورت عمارتیں بنائی
گئی ہیں اور ان میں وہ سامان مہیا کر دیا گیا
ہے۔ جس کے ذریعے بچوں کی تعلیم مؤثر اور
خوشگوار بنائی جا سکے ۔ ماہرینِ تعلیم کی مدد
سے اسکولوں کے ماحول کی اس طرح تشکیل
کی گئی ہے کہ بچے خود بخود خوشی سے مختلف
مشاغل میں شریک ہوں اور ان کی جسمانی اور
دماغی نشوونما آزادی کے ساتھ ہو سکے۔ ہر چند
آج بھی کہیں کہیں اسکول کی عمارت، فرنیچر اور
وسائلِ تعلیم کے بارے میں اطمینان بخش حالات
نہیں ہیں تاہم مجموعی طور پر حکومت کوشاں رہی ہے کہ
اپنے سالانہ بجٹ میں تعلیم اور اس کی بنیادی
ضرورتوں کی تکمیل کے سارے مصارف شامل
ہوں تاکہ خواندگی کی شرح میں اضافہ ہو۔ اور
ان بے شمار اخراجات میں کفایت ہو جو مختلف
قسم کے جیل خانوں، اسپتالوں، مجرموں کی اصلاح
اور دیگر تعزیری انتظامات پر صرف ہوتے ہیں۔
ہر چند کہ یہ شکوہ عام ہے کہ حکومت دفاعی مدوں
پر حد سے زیادہ رقمیں خرچ کرتی ہے اور تعلیمی
مد پر بہت کم ۔۔۔ تاہم حکومت گاہے بگاہے
تعلیمی بجٹ کو بھی اہمیت دیتی رہتی ہے۔ کیونکہ
یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ ترقی یافتہ ممالک
کے دوش بدوش چلنے کے لئے ملک میں بہتر
سے بہتر تعلیمی نظام کا نافذ ہونا ضروری ہے۔
اور حکومت نے اس تعلق سے مناسب اقدامات
اٹھائے ہیں۔ حکومت نے پرائمری تعلیم کے
تعلق سے ایک کمیشن مقرر کیا جس نے پورے
ملک میں لازمی اور مفت پرائمری تعلیم نافذ
کرنے کی سفارش کی اور اس تجویز کو روبہ عمل
لایا گیا ہے۔ ۱۹۶۴ء میں کوٹھاری کمیشن کا انعقاد
عمل میں آیا جس نے پورے ملک میں ثانوی تعلیم
کے مسائل پر غور و خوض کر کے اپنی رپورٹ گورنمنٹ
کو پیش کی۔ اس رپورٹ کے مطابق ثانوی تعلیم کو

بہتر اور مفید بنانے کے اقدامات کئے گئے۔
یونیورسٹی کی تعلیم کے مسائل سے متعلق
رادھا کرشن کمیشن قائم کیا گیا۔ ۱۹۸۶ء
میں نیشنل ایجوکیشن پالیسی ترتیب دی گئی جس میں
Child Centred Education
طفل مرکز تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ حکومت
نے پرانے طریق کو اپناتے ہوئے ۱۱+۲+۲ کا
جماعتی نظام رکھا تھا مگر اب وہ ۱۰+۲+۳
میں تبدیل ہو چکا ہے۔ یعنی موجودہ دسویں
کلاس کو پرانی میٹرک کا مساوی درجہ دیا گیا ہے۔
دسویں کے بعد دو سال ہائر سیکنڈری ایجوکیشن
کی تکمیل میں لگ جاتے ہیں۔ H.S.C کامیاب
ہو جانے کے تین سال کی تعلیم کے بعد طالب علم
گریجویشن کی منزل کو پا لیتا ہے۔ حکومت نے
ابتدائی کلاسوں سے ہی طلبہ کو علمی، سائنسی اور
جسمانی تعلیم کے ساتھ فنون لطیفہ اور حرفت کی
تعلیم دینے کے انتظامات کئے ہیں۔ اساتذہ کے
تقرر سے لے کر امتحانات تک کے سارے معاملات
اور تعلیمی دشواریوں کو دور کرنے کے لئے ضلعی
اور ریاستی سطح پر تعلیم کے محکمے قائم کئے گئے ہیں۔
دسویں اور بارہویں کلاسوں کے امتحانات کیلئے
S.S.C اور H.S.C بورڈ ہیں۔ کالجوں کی تعلیم
اور امتحانات کے انتظام و انصرام کے لئے
یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ جو آرٹس، سائنس
اور کامرس کے شعبوں کے تعلق سے طلبہ کی رہنمائی
کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ صنعتی تعلیم کے لئے
مختلف مقامات پر I.T.I جیسے ادارے
قائم کئے گئے ہیں تاکہ ذہنی طور پر متوسط طبقے بھی
معاشی میدان میں خاطر خواہ ترقی کر سکیں۔ انکی
رہنمائی کے لئے ووکیشنل سنٹر، ووکیشنل انسٹی ٹیوشن،
جیسے ادارے وجود میں آئے ہیں جو کتابچوں کی شکل
میں طلبہ کو مختلف کورسیس کی معلومات فراہم کرتے
ہیں۔ غرض اس صنعتی دور میں ملک کے معاشی نظام
کی بہتری اور خود کفالت کے پیش نظر حکومت
نے صنعت و حرفت اور ٹکنالوجی کی تعلیم کا معقول
انتظام کیا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر
مزید ادارے قائم کرنے کے منصوبے بنائے گئے ہیں
تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ
کے لئے ٹریننگ کالج کا قیام بھی ایک لازمی بات
تھی۔ ملک کی ہر ریاست میں گورنمنٹ نے اپنے
اخراجات سے تربیت گاہیں جاری کی ہیں۔ کچھ
پرائیویٹ اداروں کو بھی ٹریننگ کالج کھولنے
کی اجازت دی ہے۔ حکومت ایسے کالجوں کی
سرپرستی کے فرائض انجام دیتی ہے۔ تربیت
یافتہ اساتذہ بچوں کی ہمہ گیر نشو و نما اور ترقی کے
سلسلے میں مثبت رول ادا کرتے ہیں۔ حکومت ایسے
اساتذہ کی رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف سمینار،
ورکشاپ اور ریفریشر کورس کا اہتمام کرتی ہے۔
نمایاں کارکردگی پر انہیں ضلع، ریاست اور قومی
سطح پر ایوارڈ سے نوازنے کے طریقے بھی حکومت
نے اپنائے ہیں۔

ہر ضلع کی ضلع پریشد مختلف ذریعۂ تعلیم کے سات
آٹھ اساتذہ کو مثالی ٹیچر کا ایوارڈ دیتی ہے۔
ممبئی میونسپل کارپوریشن مختلف ذریعۂ تعلیم کے

اساتذہ کے تناسب کے مطابق اساتذہ کو میرٹ ایوارڈ
سے نوازتی ہے۔ جن اساتذہ کی تعلیمی کارکردگی
زیادہ نمایاں اور ہمہ گیر ہوتی ہے ایسے اساتذہ کو
ریاستی حکومت اپنے خصوصی ایوارڈ سے نوازتی ہے۔
ایوارڈ ہر سال ۵ ستمبر کو ہی ایک شاندار
تقریب منعقد کرکے دیے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک
کے مشہور دانشور ڈاکٹر رادھا کرشنن جب صدر
جمہوریہ بنے تو انہوں نے اپنے یوم پیدائش کو ٹیچرس
ڈے کا روپ دے دیا۔ تب سے ٹیچرس
ڈے بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ اس روز
ڈاکٹر رادھا کرشنن کی زندگی اور خدمات پر
روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اساتذہ کے منصب اور
قومی ذمہ داریوں کو اجمالی طور پر دہرایا جاتا
ہے اور انہیں ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے۔ اساتذہ
کی قدر افزائی کے لیے قومی سطح پر انہیں نیشنل
ایوارڈز بھی دیے جاتے ہیں جو یوم جمہوریہ کے
موقع پر صدر جمہوریہ کے ہاتھوں دیے جاتے ہیں۔
یہ روایت ایک عرصے سے جاری ہے مگر موجودہ
دور میں اخلاقی انحطاط اور تعلیمی پسماندگی کے
پیش نظر مختلف انجمنوں نے بھی اس روایت کو
اپنایا ہے اور مختلف تقریبات منعقد کرکے اساتذہ
کی کارکردگی کو سراہا جاتا ہے۔

حکومت اساتذہ کی صلاحیتوں اور تعلیمی
قابلیتوں کو پروان چڑھانے کیلئے مختلف کورسیس
اور ورکشاپ منعقد کرتی رہتی ہے۔ حال ہی میں
سمارٹ پی ٹی کورس بھی جاری کیا گیا ہے تاکہ طلبہ
میں اخلاقی اقدار اور قومی جذبات کی نشو و نما اور
ترویج کے لئے اساتذہ کی مناسب رہنمائی کی جاسکے۔
نصاب میں اخلاقی اقدار کی تعلیم کو شامل کیا گیا ہے۔

اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی
دیانتداری سے انجام دیں۔ صحت مند اور بالغ نظر
نئی نسل اور نئے سماج کی تشکیل پر پوری پوری
توجہ دیں۔ ٭٭

اقتباسات غبار خاطر - مولانا ابوالکلام آزاد

▲ اس بزم سود و زیاں میں کامرانی کا جام
کوتاہ دستوں کے لئے نہیں بھرا گیا وہ ہمیشہ انہیں کے
حصے میں آیا جو خود بڑھ کر اٹھا لینے کی جرأت
رکھتے تھے۔ شاد عظیم آبادی نے کیا خوب کہا ہے؎

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

▲

جمعیت بشری کی یہ فطرت ہے کہ ہمیشہ
عقلمند آدمی اِکّا دُکّا ہوگا، بھیڑ بے وقوفوں ہی
کی رہے گی۔ ماننے پر آئیں گے تو گائے کو خدا
مان لیں گے، انکار پر آئیں گے تو مسیحؑ کو سولی
پر چڑھائیں گے۔

زندگی کا کیا بھروسہ چھوڑ دے اک آن میں
شام کو ہے گھر میں انساں، صبح قبرستان میں
(نامعلوم)

ارسال کردہ: سمیرا اکبر مہالونکر۔ داسگاؤں۔ (رائے گڈھ)

"نئی دُنیا"

★ عارف سیمابی بانکوٹی

دِلوں میں ہند والوں کے تعصب کے سوا کیا ہے
یہ ہندو ہے وہ مسلم ہے یہی آپس میں جھگڑا ہے
کہیں سورش، کہیں سازش، وطن کا حال یہ کیا ہے
جدھر دیکھو، جہاں دیکھو یہی ہنگامہ برپا ہے
ہمیں تو ہین کیوں کر آدمیت کی گوارا ہے
نہ سوچا آج تک ہم نے کہ فرضِ آدمی کیا ہے
یہاں جو ایک بھائی دوسرے بھائی کا دشمن ہے
نہیں یہ ہے اگر دیوانگی تو اور پھر کیا ہے
سبھی ہیں برسرِ پیکار اس میں جتنی قومیں ہیں
نہیں معلوم ہندوستان کی تقدیر میں کیا ہے
کسی دن انتقامِ ظلم فطرت لینے والی ہے
وہ خود مٹ کر رہے گا جو کسی پہ ظلم ڈھاتا ہے
نگاہیں ڈھونڈتی ہیں آج پھر مرحوم باپو کو
ہمیں اب دینے والا کون پیغامِ اہنسا ہے
دکھائی دیں گی مجھ کو ایک، جس دُنیا میں سب قومیں
مری آنکھوں میں عارفؔ اس نئی دُنیا کا نقشا ہے

بزرگ

★ خورشید الاسلام

جنہیں بزرگ سمجھتے ہیں باپ جانتے ہیں
وہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کی شان میں اکثر
کوئی قصیدہ پڑھیں یا کوئی غزل گائیں
تمہیں بتاؤ خدا کے لئے کہ اس دکھ کو
کہیں تو کس سے کہیں جائیں تو کہاں جائیں

قومی ترانہ (روحِ اقبال سے معذرت کے ساتھ)

ساقی توڑبلوی

ممتاز و منفرد ہے ہندوستاں ہمارا
معمار ہیں ہم اس کے وہ ہے مکاں ہمارا
ہیں کشتیاں خلائی گردش کناں ہماری
لہرائے گا خلا میں قومی نشاں ہمارا
ڈھوئیں گے اتحاد باہم سے بارِ قومی
ہو کر سُبک رہے گا بارِ گراں ہمارا
کھاتے ہیں اس کا دانہ پیتے ہیں اس کا پانی
ہے یہ سکون و امن و راحت رساں ہمارا
شانِ وطن بڑھا کر پائیں گے سربلندی
ہم کو عزیز تر ہے ہندوستاں ہمارا
جنگ و جدل جہاں سے رکھ دیں گے ہم مٹا کر
پیغامِ امن دے گا قومی نشاں ہمارا
برباد کیا ہے ہم سے ہر دور میں تعصب
پھر بھی نہ مٹنے پایا نام و نشاں ہمارا

قطعات: اسمٰعیل پرکار رتناگروی

ان کی محفل کا یہ دستور نرالا دیکھا
زہر دیں اس پہ تاکید کہ پینا ہوگا
حلق پہ رکھ کے وہ کہتے ہیں ستم کا خنجر
تجھ کو جینا ہو تو اس طرح سے جینا ہوگا

وہ تو کہئے ضبطِ غم کا پاس ہے
ورنہ کیا جرأت ستم ایجاد کی
یہ جہاں زیر و زبر ہو جائے گا
گر لبِ خاموش نے فریاد کی

عالمی سطح پر ڈاکٹر نائیک کی خدمات و افکار

اس سال لاہور میں شیزوفرینیا (مرض خفقان) پر ایک تین روزہ بین الاقوامی مجلس مباحثہ میں شرکت کی غرض سے ممبئی کے ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک گئے تھے۔ اس دوران وہ کراچی بھی گئے۔

ویسے تربیتہ کے لحاظ سے وہ ایک طبی معالج اور ایک ماہر دماغی امراض و علاج ہیں لیکن اپنی وضع اور انداز میں وہ ایک دانشور اور فطری لحاظ سے ایک عالم باعمل بھی ہیں۔ ایک سے زائد علم وفن میں انہیں مہارت حاصل ہے۔ انہوں نے ایم بی بی ایس کی ڈگری ۱۹۵۷ء میں ممبئی سے حاصل کی تب سے انہوں نے اپنا علمی سفر جاری رکھا اور ۱۹۸۴ء میں کینیڈا کی ٹورنٹو یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا اور ۲۸ برسوں کے دوران انہوں نے ہندوستان اور امریکہ کے علمی اداروں سے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور مہارتوں کو فروغ دیا اور آٹھ مزید ڈگریاں اور ڈپلومے حاصل کئے۔ انہوں نے عربی زبان، صحافت، روابط عامہ (پبلک ریلیشن) اور ایکیوپنکچر جیسے موضوعات میں بھی گہری دلچسپی لی اور اپنی قابلیت و صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک ان لوگوں میں سے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ علم وفن کے حصول میں عمر کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اولوالعزم مخلص عوامی شخصیت کو علم وفن کے حصول کا ذوق و شوق شدت سے ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک نے ممبئی میں چھ برسوں تک جسٹس آف پیس کی حیثیت سے اور بعد ازاں ۱۹۷۵ء تا ۱۹۸۲ء اسپیشل ایگزیکیٹیو مجسٹریٹ کی حیثیت سے عوام کی خدمت کی ہے۔ ۱۹۸۸ء تا حال بھی وہ اسپیشل ایگزیکیٹیو مجسٹریٹ ہیں۔ آپ مختلف تعلیمی، سماجی، طبی اور دوسرے پیشہ ورانہ اداروں سے بھی منسلک رہے ہیں الزبیر سوسائٹی ممبئی اور آل انڈیا ایجوکیشنل مومنٹ مدراس کے وہ بانی ہیں۔ وہ متعدد بینکنگ، معاشی، تعلیمی، دینی، طبی اداروں، سوسائٹیوں، اوقاف سے منسلک رہ چکے ہیں اور آج بھی ہیں۔ اسلامی تعلیمات و تبلیغ واشاعت کے لئے وہ ایک اردو انگریزی مشترک جریدہ کی ادارت بھی کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک دماغی امراض و علاج و صحت کے موضوع پر برطانیہ، آسٹریلیا، پاکستان، سعودی عربیہ اور جنوبی افریقہ میں ہندوستان کی نمائندگی کر چکے ہیں اور ملیشیا میں حقوق انسانی سے متعلق کانفرنس میں بھی وہ ہندوستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ مختلف شعبوں میں اپنی دیرینہ خدمات کی بنا پر آپ کو ممبئی، دہلی میں مختلف ایوارڈز (اعزازات) سے بھی نوازا گیا ہے۔ اور اس طرح آپ کی خدمات و خلوص کا اعتراف بھی کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک جب چھوٹے تھے تب آپ کی تعلیم مراٹھی ذریعۂ تعلیم کے ایک اسکول میں ہوئی تھی۔ اس کے باوجود وہ محرم کی مجالس و مواعظ میں شرکت کرتے تھے۔ لیکن وہاں تقریریں سننے کے بعد وہ پریشان رہتے تھے وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پاتے تھے۔ مسلم تہذیب و ثقافت سے وہ کچھ محروم سے رہ گئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے دین کو اس کے اصل ماخذ سے سیکھنے اور سمجھنے کا فیصلہ کر لیا۔

اور جب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے قرآن کریم کا مطالعہ شروع کیا تو وہ اسلامی امور میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے لگے۔ وہ کہتے ہیں: مجھے روشنی مل گئی، اور میرے دل میں یہ شدید تمنا جاگی کہ میں اس روشنی سے دوسرے لوگوں کو بھی فیض پہنچاؤں۔ لیکن مجھے یہ احساس بھی تھا کہ ہمارے معاشرہ کے غریب و نادار لوگوں کی مالی و مادّی مدد بھی ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے ۱۹۷۸ء میں رحمانی فاؤنڈیشن قائم کیا۔ اور پھر رفتہ رفتہ قرآن کریم کی تعلیمات کی تفہیم و وضاحت کا کام میرے لئے بڑا اہم اور ضروری ہو گیا، میرا عزم و عہد بن گیا۔ اس وقت تک میرا بیٹا ذاکر بھی بڑا ہو چکا تھا۔ فضلِ ربی سے وہ عالم و شارح قرآن جناب احمد دیدات کے فیض و برکات سے مستفیض ہوا۔ جناب احمد دیدات اس وقت جنوبی افریقہ سے ممبئی آئے ہوئے تھے اور میرے پاس ٹھہرے تھے۔

۱۹۹۱ء میں میں نے اسلامی ریسرچ فاؤنڈیشن قائم کی۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے کہ یہ ادارہ بہت اچھی طرح کام کر رہا ہے۔ ہم نے قرآن کے آڈیو اور ویڈیو تیار کئے ہیں۔ ہم ماہنامہ "نقش کوکن" اور ایک

نقش کوکن

اردو/انگریزی ماہنامہ بھی شائع کرتے ہیں جو اسلامی دینی لٹریچر کا حامل ہوتا ہے۔"

ویسے تو ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک کا بنیادی پیشہ اور کام دماغی امراض و معالجہ ہے لیکن اسلام کی محبت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ لہٰذا یہ فطری امر ہے کہ ان سے یہ جانا جائے کہ کیا دینِ فطرت یعنی اسلام اور دماغی امراض و معالجہ میں کوئی ربط و ضبط یا تعلق ہے؟ کیا دماغی امراض و علاج کے تعلق سے اسلام کوئی راہ دکھاتا ہے؟ دورِ جدید میں انسانی زندگی پر دباؤ اور تناؤ کے اثرات کس طرح پڑتے ہیں؟ اس دور میں انسان کی زندگی میں اعتدال، توازن اور خوش گواری کیسے پیدا کی جائے؟ اور مردوں اور عورتوں کی زندگیوں سے تناؤ کو کس طرح ختم کیا جائے؟

ان اہم اور نازک سوالات پر کہنے کے لئے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے پاس بہت کچھ ہے۔ وہ کہتے ہیں دو افراد یکساں، ایک جیسے نہیں ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ وہ نظریات و خیالات، رویّوں اور رکھ رکھاؤ اور برتاؤ میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس اختلاف نوعیت کا اظہار روزمرہ کی زندگی میں، دفتروں، کارخانوں، گھروں، رشتہ داروں اور دوستوں کے مابین ہوتا رہتا ہے اور اب دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کا رویہ، انداز اور رکھ رکھاؤ دوسرے شخص سے مختلف ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ معاشرہ میں اتحاد و اتفاق، ہم آہنگی، حسنِ ترتیب و نظم و ضبط کیسے پیدا ہو؟

اس فکر انگیز سوال کا جواب بڑی سہولت اور اعتماد کے ساتھ دیتے ہوئے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کہتے ہیں کہ "کچھ مشکل نہیں ہے، معاشرہ میں اتحاد و اتفاق،

ہم آہنگی اور حسن ترتیب اور نظم و ضبط رواداری
پیدا ہو سکتا ہے اور رواداری کی خوبی صفت خود
اپنے آپ کو پہچان لینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔
جب اپنے آپ کو ایک فرد کی حیثیت سے جانتے ہیں۔
[illegible] ایک مخصوص سطح تک ہم کو خود اپنی پوری
پہچان نہیں صرف دسویں حصہ تک ہم اپنے آپ
کو جانتے ہیں۔ دس میں سے نو حصے تک ہماری
اپنی شناخت ہمارے لاشعور میں ہوتی ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ شریعت اسلامی میں افراد کی تربیت پر
بہت زیادہ زور دیا گیا تاکہ ہم خود اپنے آپ کو سب
سے پہلے اور اچھی طرح جان لیں۔

قرآن کریم نے افراد و معاشرہ کے لئے جو ہدایات
دی ہیں ان میں سب سے زیادہ زور، سب سے زیادہ اصرار
و تاکید زندگی میں نظم و ضبط پر دیا ہے۔ ہر مسلمان کو
دوسرے مسلمان کا خیال رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔
پھر چاہے وہ جس ملک کے بھی رہنے والے ہوں انہیں آپس
میں بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً ہندوستان میں
جہاں مختلف مذہبی عقائد کے لوگ آباد ہیں وہاں
یہ مسئلہ نہیں ہے۔ تو پھر آخر مسئلہ کیا ہے؟ اگر اسلام
کی تعلیمات، ہدایات اتنی اچھی ہیں تو ہم پریشان و
منتشر کیوں ہیں؟

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے
کہ ہم نے مذہب کو صرف چند لوگوں کے لئے چھوڑ دیا ہے۔
علاوہ ازیں اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں اور غلط
بیانیوں کو بھی دور کرنا ہوگا اور اس کا ایک طریقہ
یہ ہے کہ اس مقدس کتاب (قرآن) کی تفسیر و تفہیم
کے تعلق سے ہم اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

اس تعلق سے زیادہ سے زیادہ مطالعہ، غور و خوض
اور درس و تدریس کی اشد ضرورت ہے۔ قرآن
کہتا ہے "مجھے سمجھنے میں آسانی ہے، میں آسانی
سے قابل فہم ہوں" افسوس کہ اس کے باوجود ہم
قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور عمل پیرا
نہیں ہوتے۔ میں ایک مثال دیتا ہوں۔ میں ایک ایسے
بیٹے کو جانتا ہوں جس نے اپنی بیمار ماں کی کبھی پرواہ نہیں
کی لیکن جب وہ اللہ کو پیاری ہوگئی، تب اس بیٹے نے
اس کے چہلم کی رسم پر پچاس ہزار روپے خرچ کر ڈالے
جس کی ماں جب زندہ تھی تب اسے اس کی صحت کا
خیال ذرہ برابر بھی نہیں تھا لیکن اس کے مرنے کے بعد
اس بیٹے کو یہ خیال ضرور آیا کہ اگر وہ اپنی غریب ماں
مرحومہ کا چہلم شاندار طریقے سے نہیں کرے گا تو لوگ
کیا کہیں گے؟! ڈاکٹر عبدالکریم نایک نے بڑی
تاکید لفظی کے ساتھ کہا کہ ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے
کہ قرآن کریم کا خاص الخاص موضوع حقوق العباد ہے
یعنی دوسرے کے حقوق کا خاص خیال رکھنے کی قرآن
کریم میں ہدایت کا حکم ہے۔ یہ ہماری بدبختی ہے کہ ہم نے
اس ہدایت کے حکم کو نظر انداز کر دیا ہے۔

قرآن کریم کی تفہیم کے لئے اسلامک ریسرچ
فاؤنڈیشن کی خدمات کیا ہیں؟ اور اس تعلق سے
آپ کا طریقہ کار کیا ہے؟

"ہم نے دوسرے مذاہب کی اصل دینی کتب کو
ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے پاس
بھگوت گیتا ہے۔ بائبل کے متعدد مگر مختلف نسخے
ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ بائبل کے ان نسخوں میں سے
کونسا نسخہ ہمہ گیر پیمانے پر تسلیم کیا جاتا ہے —

یہ کام ہمارے عیسائی بھائیوں کا ہے کہ وہ اس کی ہمہ گیر قبولیت کا فیصلہ کریں۔ ہم نے تو بائبل کے ۸۶ مختلف نسخے جمع کر رکھے ہیں۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن میں ہم تنازعات اور فتنہ و فساد سے گریز کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کا ہر مذہبی گروہ ہمارے طرزِ عمل سے خوش ہے۔ ہمارے ادارہ میں غیر مسلم بھی آتے ہیں اور ہماری باتوں کو توجہ اور دلچسپی سے سنتے ہیں۔ ہم ان کے سوالات کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اپنے جوابات سے انہیں مطمئن کرتے ہیں۔ ہم الکٹرونی میڈیا کے ذریعہ بھی کام کرتے ہیں۔ حالانکہ کچھ مولوی صاحبان اس کے خلاف ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے اعمال میں ہماری نیتوں کو دیکھتا ہے۔ یہ علم نفسیات میں بھی ایک اہم سبق ہے اور یہ صحیح بخاری شریف کی پہلی حدیث بھی ہے۔ نیت تعمیرِ شخصیت میں بھی کافی مدد کرتی ہے اور میرے اعمال کیا ہیں؟ کیا ان کا کوئی مقابلہ ہے؟ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کیا۔ بچوں کو عین اس وقت سنبھال لینا چاہیے جبکہ وہ ابھی چھوٹے ہیں۔ دونوں میں فطری جذبہ ہوتا ہے کچھ سیکھنے اور جاننے کا۔

گہری سانس لیتے ہوئے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے بتایا کہ، ہم نے کافی باتیں کر لی ہیں اور یہ موضوع ایسا ہے کہ ہم باتیں کرتے ہی رہ جائیں گے اور سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ قصہ مختصر یہ کہ ایک اچھے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ پہلے ایک اچھا انسان بنے۔ روزمرہ کے امور میں اچھائی کی مثالوں سے ہی تبلیغ و اشاعت اسلام میں بڑی مدد ملتی ہے۔

مشرقی افریقہ، جنوبی ہندوستان، ملیشیا، اور انڈونیشیا کے ساحلوں پر آنے والے مسلم تاجروں کے قافلوں کے اچھے عمل، نیکی اور بلند اخلاقی کی وجہ سے ان مقامات پر لوگوں نے جوق در جوق اسلام قبول کیا۔ ان تاجروں کے ناپ تول، سودوں میں ایمانداری، عہد کی پاسداری، اشیاء کے اچھے معیار اور دام کے مناسب رکھنے کی جو بہترین مثالیں پیش کیں۔ ان سے ان علاقوں کے لوگ اتنے زیادہ متاثر ہوئے کہ انہوں نے اسلام قبول کرنا بہتر اور ضروری سمجھ لیا اور اسلام قبول بھی کر لیا۔ اگر آج ہم ویسی ہی مثالوں کے حامل ہو جائیں تو دنیا ضرور غور کرے گی، متاثر ہوگی۔ اور ایسا ہو بھی رہا ہے۔ جاپان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے بتایا کہ مذہب آخرکار عقیدہ و ایمان کا معاملہ ہے اور یہ ہماری خوش بختی ہے کہ آج دنیا کو کمپیوٹر انٹرنیٹ کی سہولت حاصل ہے جبکی وجہ سے اسلام کے بارے میں معلومات دینے کو ہمیں یہ سہولت مہیا ہے۔ یاد رکھیئے، اسلام تعلیم یافتہ لوگوں کا عقیدہ و ایمان ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام جاپان، امریکہ اور یورپ میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ کمپیوٹر آج ایک جدید ذریعہ ہے اور عقیدہ و ایمان کی بنیاد پر لوگوں کو اسلام قبول کرنے میں مدد پہنچا رہا ہے۔ ہم جو مسلمان پیدا ہوئے ہیں، ایک وقت خوش نصیب بھی ہیں اور بدنصیب بھی۔ ہم خود اپنے بارے میں اور اپنے دین کے بارے میں سیکھنا نہیں چاہتے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی بنیادی باتوں کو

جلیل سازؔ۔ ناگپور

○

دیکھ لیں لوگ فیصلہ کرکے ۞ جان کو جسم سے جدا کرکے
آسماں اس قدر بلند نہیں ۞ آپ اٹھیں تو حوصلہ کرکے
خود کو محدود کر رہا ہے بشر ۞ نت نئے دائرے بنا کرکے
سامنے ظلمتوں کا لشکر ہے ۞ ہاں بڑھو مشعلیں جلا کرکے
ہم نے کھویا ہے خود بھرم اپنا ۞ چند کلیوں پہ اکتفا کرکے
عظمتیں تو عمل سے بنتی ہیں ۞ آزما لیجیے دعا کرکے
پسِ شمس و قمر کچھ اور بھی ہے ۞ دیکھیے تو نظر اٹھا کرکے
مسئلے خود بخود اگ آئیں گے ۞ آپ دیکھیں تو گھر بنا کرکے

وقت ظالم بھی مہرباں بھی ہے
سازؔ دیکھا ہے آزما کرکے

شمس کردی۔

○

بارہا گردشِ دوراں سے پریشان رہے
ہم کسی کے بھی نہ شرمندۂ احسان رہے
نور تیرا ہے تجلّی ہے تری سینے میں
ظلمتِ قبر سے پھر کون پریشان رہے
ترک دنیا نہیں، یہ بات بڑی ہے راہب
رہ کے دنیا میں بھی خالق کا تجھے دھیان رہے
کیا یہی دورِ مہذّب ہے کہ اب بھی یارو
بے آزار یہاں انسان کے انسان رہے
شرک و الحاد کے اس دور میں شمسیؔ یہ بھی
ہے غنیمت جو سلامت ترا ایمان رہے

وفاؔ راجواڑی

○

دیکھو تو ہر نقاب ہے چہرے کی معتبر
لیکن ہے بات کیا کہ ٹھہرتی نہیں نظر
کیا دے سکیں گے قوم کی پونجی کا وہ حساب
کر لی ہے شاطروں نے تو اچھی گزر بسر
ہر موڑ پر ملیں گے بدل کر یہ بھیس لوگ
چلنا ہے ہم کو رہبر و رہزن کو دیکھ کر
دشمن کی سازشوں سے میں ڈرتا ہوں اے خدا
آساں گزار دے میری مشکل کا ہر سفر
بدلا ہے وہ اگر تو اسے جانتے ہیں سب
واہی کا قصہ چھوڑ وفاؔ خود پہ کر نظر

کوثرؔ انصاری (بھمبئی)

○

بندۂ خودی ہوا، بندگی بدل گئی
آگہی کا ذکر کیا، آگہی بدل گئی
سازِ دل سے مطربہ، زندگی بدل گئی
ٹوٹتے ہی تار کے نغمگی بدل گئی
وقت پر نہ آسکے، وقت نے بتا دیا
جس کا انتظار تھا وہ گھڑی بدل گئی
کس قدر تضاد ہے شمع اور داغ میں
داغہائے دل جلے، روشنی بدل گئی
لب پہ آکے رہ گیا صبح نَو کا تذکرہ
داستاں نہ کہہ سکے، شام ہی بدل گئی

فضل الدین پورکانی۔ فروس

"فروس" گاؤں کے بارے میں

تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری کا گاؤں

"فروس" ویسے تو ایک دیہاتی گاؤں ہے اور ہندوستان کے تقریباً ایک لاکھ گاؤں میں سے ایک ہے۔ پچھلے پچاس، ساٹھ سالوں میں اس گاؤں نے جو ترقی کی ہے وہ بلاشبہ اہم ہے۔ اس گاؤں کی قابلِ ذکر ترقی کو دیکھ کر کچھ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حالات سازگار رہے، اسی لئے فروس گاؤں کی ترقی ہو سکی۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف باشندگانِ فروس کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ مختصراً یہ کہ اہلِ فروس نے فروس کی ترقی کی خاطر کڑی محنت کی اور اللہ نے اس کا نتیجہ بھی دیا۔

فروس گاؤں کی ترقی کی اصل وجہ ہے یہاں کی تعلیمی سہولیات۔ ۱۹۳۹ء میں یہاں سیکنڈری اسکول کی بنیاد رکھی گئی۔ جس زمانے میں کھیڈ تعلقہ میں سیکنڈری اسکول موجود نہیں تھے، اس زمانے میں فروس جیسے گاؤں میں ہائی اسکول شروع ہو چکا تھا۔ ۱۹۷۰ء میں جونیئر کالج (ایس۔ سی۔) شروع ہوا۔ (اس وقت کھیڈ، داپولی اور منڈن گڑھ ان تین تعلقوں میں یہ واحد ایس۔ سی۔ اسکول تھا) گاؤں میں ہی تعلیم کا اتنا عمدہ انتظام ہو جانے کی وجہ سے یہاں تعلیمیافتہ لوگوں کی تعداد روز بروز بڑھتی گئی۔ اس لئے یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ تعلیمی میدان میں فروس گاؤں یورپ کے کسی بھی گاؤں سے کم ثابت نہیں ہوگا۔ فروس گاؤں کی تعلیمی صورتحال سے متاثر ہو کر اسمٰعیل کالج کے ایک پروفیسر صاحب نے بھری کلاس میں کہا تھا کہ "فروس گاؤں کا اگر کوئی بھی درخت ہلایا جائے تو بہت ممکن ہے کم ایک دو گریجویٹ نیچے گریں گے۔" اور حقیقت بھی یہ ہے کہ گاؤں میں کئی گھر ایسے ہیں جس کے تمام افراد گریجویٹ ہیں، یہاں عورتوں نے بھی تعلیم کے میدان میں خاطر خواہ ترقی کی ہے۔

فروس گاؤں میں جو سہولیات مہیا ہیں، ان میں میڈیکل کی سہولیات قابلِ ذکر ہے۔ دو پرائیویٹ ڈاکٹروں کے سوا حکومت کا اسپتال بھی موجود ہے۔ گاؤں کی اکثریت چوں کہ مشرقِ وسطیٰ سے وابستہ ہے، اس لئے مالی خوشحالی یہاں پر کافی ہے

گاؤں میں دو بینکیں بھی چل رہی ہیں، اس میں ایک S.B.I. ہے جو اتنی کامیاب ہے کہ پورے ہندوستان میں دیہاتی برانچوں میں اس کا ڈپازٹ کے بارے میں اوّل نمبر آتا ہے۔

گاؤں میں اشتراک باہمی کی بنیاد پر چلنے والی

دو دو [illegible] ہے جو کامیابی سے ۲۵ سالوں سے
جاری ہے گاؤں میں حکومت کی پانی اسکیم
بھی ۲۵ سالوں سے مسلسل چل رہی ہے۔ اسی
طرح گاؤں میں عوامی لائبریری بھی ۲۳ سالوں
سے نہایت ہی کامیابی کے ساتھ علمی خدمات
انجام دے رہی ہے۔

فروس گاؤں کی اس گوناگوں ترقی کے
باوجود اس گاؤں کو اور بھی کئی میدان میں ترقی
کرنی ہے۔ جس گاؤں کی عورتیں بھی M.B.B.S
B.COM ، M.A ، LL.B ، M.S ہو گئی
ہیں اس گاؤں کی ترقی پر آسمان کیوں نہ رشک
کرے۔ مختصراً یہ کہ گاؤں والوں کی اعلیٰ صلاحیتوں
سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس گاؤں
کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگا کر گاؤں کو ترقی
کی راہ پر لگانا چاہیئے۔ جس فروس گاؤں
نے کوکن کے مسلمانوں کو تعلیم کا راستہ دکھایا
اس گاؤں کو پورے خطّہ کوکن کو ساتھ لے کر
آگے بڑھنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ پورے
ہندوستان کا مثالی گاؤں بن کر وطن کی
رہنمائی کا فریضہ انجام دینا چاہیئے۔

پروردگار سے دعا ہے کہ اہلِ
فروس میں عظیم جذبہ پیدا ہو اور ایک دن
فروس پورے ملک میں ترقی کی ایک زندہ
مثال بنے۔ آمین!

(حکومتِ ہند سے تسلیم شدہ ٹریول ایجنٹس)

- اضلاع کوکن، گجرات، کیرالا اور مدراس کے باشندوں کا قابلِ اعتماد ادارہ۔
- بیرونِ ملک سفر کرنے اور ملازمت چاہنے والوں کی رہنمائی کے لئے۔
- پاسپورٹ، امیگریشن، ٹکٹوں کی بکنگ اور غیر ممالک میں سفر نیز ملازمت و روزگار کیلئے ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

پارکر ایجنسی بومبائی
AGENCY

TRAVEL AGENTS
(Recognised by Govt. of India)
Ministry of Labour
REGD No BOM/PART/100/3/660/84

31, SHARIF DEVJI STREET, BOMBAY-400 003

حج اور عمرہ ادا کرنے والوں

پتہ :- ۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

تبصرہ

کتاب کا نام : "رنگ و نور"
شاعر : زین العابدین حسن بہ کار خاکی۔
قیمت : ۴۰ روپے
ملنے کا پتا : رسبا ہاؤسنگ سوسائٹی، اندھیری، ممبئی۔
تبصرہ نگار : ——— انجم عباسی

"رنگ و نور" کے آغاز میں زین العابدین خاکی نے ۵ حمدیں ۲ مناجات، ۱ فریاد اور ۱۳ نعتیں پیش کی ہیں اس سے قاری خاکی کی ذہنی اپج اور طبعی میلان کے بارے میں آسانی سے اندازہ لگا سکتا ہے۔ خاکی کا دینی جذبہ اور عقیدت ان تخلیقات میں نمایاں ہے۔ حمد اور نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

★ چاہ دنیا کی بھلا دیتی ہے تیری بندگی
یاد میں تیری گزر جائے وہی ہے زندگی

★ کوئی جانے تو پہچانے، جو پہچانے تو جانے گا
ہے وسعت میں کہاں تک بادشاہت اے خدا تیری

★ بخش دے میری خطا یا رب کہ تو غفار ہے
ڈال دے پردہ میرے عیبوں پہ، تو ستار ہے

نعت کے اشعار

● یہ شمس و قمر کیا ہیں اوقات ہے کیا ان کی
انوارِ محمد سے جگ سارا منور ہے

● ہے زباں پہ لیکے تمنا کے دل میرے آقا
تمہارے در پہ تمہارا غلام آتا ہے

رنگ و نور میں قطعات چند نعتیں اور سا ٹھ سے زائد غزلیں ہیں۔ نظموں میں قومی ترانہ، سلام آزادی اور فردوس، قابلِ قدر ہیں۔ فردوس خاکی صاحب کا اپنا مسکن ہے اور وہاں کے باشندوں میں جو اتحاد و اتفاق ہے اس کی سلامتی کے لئے یہ نظم لکھی گئی ہے، مختصر سی نظم اپنی مٹی کی سگندھ سے معطر ہے۔ غزلوں میں روایتی انداز غالب ہے مگر روانی، سلاست اور اثر آفرینی کی حامل ہیں۔

ذیل کے اشعار ثبوت کے طور پر پیش ہیں:

▲ زندگی بھر ترے ہونٹوں پہ تبسم کے لئے
کیوں تجھے دل نے دعا دی مجھے معلوم نہیں

▼ کافی ہے فقط دل کو اک زخم محبت کا
یوں تو میرے جینے کے سامان ہزاروں ہیں

▲ گفتگو ہم نظر سے کرتے ہیں
جب زباں بے زبان ہوتی ہے۔

"رنگ و نور" کے تعلق سے کوکن کے بزرگ شاعر عارف احمد جی نے لکھا ہے کہ رنگ و نور میں جتنے رنگ ہیں سب دلکش ہیں، ہمیں اس رائے سے اتفاق ہے ——— ❖

گھر میں پہنچوں گا تو سب گٹھری ٹٹولیں گے مری
آنکھ میں چبھتی ہوئی گردِ سفر دیکھے گا کون
(مظفر گورکھپوری) — — — — — —

کتنی آسانی سے مشہور کیا ہے خود کو
میں نے اپنے سے بڑے شخص کو گالی دی ہے
(مظفر گورکھپوری) — — — — — —

سالم تھا اپنے گاؤں کی کچی سڑک پہ میں
ٹکڑوں میں کس نے بانٹ دیا بمبئی سے پوچھ
(مظفر گورکھپوری) — — — — — —

توجّہ طلب

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

نقشِ کوکن کا تازہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، جو کہ گزشتہ ۲۷ سالوں سے انتہائی پابندیٔ وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ جسے ہم خوب سے خوب تر بنانے میں اپنی حد تک کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔ ہر آئندہ شمارہ گزشتہ شمارے سے اپنی مثال آپ ہوتا ہے اور ہم اپنی حد تک یہ بھی کوشش کرتے رہے ہیں کہ نقشِ کوکن کے ذریعہ سے وہ تمام چیزیں مہیا کرتے رہیں جس کی قارئین نقشِ کوکن کو حاجت ہے۔ اس میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں یہ فیصلہ آپ کا ہے۔

محترم! جیسا کہ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ نقشِ کوکن اس گراں دور میں بھی آپ کے ذوق کی تسکین کے لیے مفید اور کارآمد مضامین تواتر کے ساتھ شائع کر رہا ہے اور اسے مزید کارآمد بنانے کیلئے آپ سے آپ کی آرا بھی طلب کرتا رہا ہے، جس سے خامیاں اور خوبیاں دونوں واضح ہو جائیں اور ہم مزید پیش رفت کر سکیں، مگر نہایت ہی افسوس کے ساتھ ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ قارئین نقشِ کوکن نے اس جانب خاطر خواہ توجہ نہ دی، جس سے یکطرفہ محبت کے مصداق تمام کاروائیاں ہوتی رہیں، جس کا اندازہ قارئین کو بخوبی ہوگا اور ہم سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ اگر وقتاً فوقتاً اپنی آراء و نظریات سے ہمیں آگاہ کرتے رہیں۔

دوسری اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ جب آپ نقشِ کوکن کو پسند فرماتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کا یہ محبوب رسالہ جو کہ اہلِ کوکن کا ترجمان ہے اور کوکن کے تمام موضوعات کا احاطہ کرتا ہے، شائع ہوتا رہے تو اس کے لیے جو ضروریات اور لوازمات ہیں اسے بھی بلحوظِ خاطر رکھیں تو ہمیں بھی یہ کہتے ہوئے ذرا بھی باک نہ ہوگا کہ یہ رسالہ قارئین کا ہے کہ ہم جب بھی حالات کی گراں باری سے کبیدہ خاطر ہوئے قارئین کا بھرپور تعاون ہمیں ملا۔ وہ یہ کہ نقشِ کوکن آپ خود پڑھیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس جانب راغب کریں اور آپ کے جو دوست و احباب آپ سے دور ہوں انہیں بھی اپنے خطوط اور ملاقاتوں کے ذریعہ یہ یاد دہانی کراتے رہیں کہ وہ نقشِ کوکن کے خریدار رہیں اور پابندی کے ساتھ مطالعہ کریں، مگر نہایت ہی رنج کے ساتھ ہمیں اس کا اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ اس معاملے میں بھی نقشِ کوکن کے قارئین کا معاملہ زیادہ اطمینان بخش نہیں رہا ہے جس کا ہمیں قلق ہے۔ جس کی جانب آپ کو توجّہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ شاید آپ کو یہ جان کر دکھ ہو کہ ہم اس سے قبل حالات کی سنگینی اور طباعت کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے پریشان ہو کر یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوئے تھے کہ نقشِ کوکن کی اشاعت موقوف کر دی جائے اور حالات کی سازگاری تک انتظار کیا جائے، مگر کچھ اہلِ خیر حضرات کی یقین دہانی اور

ہمت افزائی سے ہم نے یہ فیصلہ تبدیل کر دیا اور ہم پھر اسی جوش و ولولہ کے ساتھ آپ کے درمیان آپ سے ہمکلام ہو رہے ہیں جس کے لئے ہم تمام بہی خواہوں کے شکر گزار ہیں۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ نقش کوکن جب بھی اپنے پرچے کی قیمت کے اضافے پر مجبور ہوا قارئین نے اسے بخوشی قبول کرتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ مگر محترم ہم پھر آپ کے دروازۂ دل پر دستک دے رہے ہیں کہ آپ خدارا اٹھیں اور اس کی اشاعت کے سلسلے میں آپ سے جو کچھ ہو سکے کر گزریئے۔ اگر آپ تاجر ہیں تو پہلی فرصت میں نقش کوکن میں اشتہار دیجئے، اس سے آپ کی مصنوعات نقش کوکن کے ہر قاری تک پہنچ جائیں گی اور یہ ایک ملی خدمت بھی ہوگی۔ اگر آپ ملازمت پیشہ ہیں تو خود بھی نقش کوکن کو پڑھئے اور اپنے دوست و احباب کو بھی اس کے خریدار بنائیے ـــ اور اپنے علاقے کے تاجر اور کاروباری حضرات کو بھی اس جانب متوجہ کیجئے کہ ہمیں تعاون کریں اور اس کار خیر میں ہاتھ بٹائیں۔ اگر نقش کوکن کا ہر قاری صرف اور صرف ہر ماہ ایک خریدار بناتا رہے تو بہت ممکن ہے کہ چند ماہ کے اندر قارئین نقش کوکن کا حلقہ کافی وسیع ہو جائے۔ لہٰذا اس جانب ضرور توجہ دیجئے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو ـــ ٭٭

ببئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک نے کارگل کے شہیدوں کے خاندان کی امداد کے لئے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کو پیر کے دن دہلی میں بینک کی جانب سے ۲۵ لاکھ روپئے کا چیک دیا۔ تصویر اسی موقع کی ہے جس میں بینک کے چیئرمین جناب امیر دیجی ڈریل، مینیجنگ ڈائرکٹر جناب شمیم کاظم، وائس چیئرمین جناب وسیم الدین اعظمی، جنرل مینیجر جناب ایم ڈبلیو عباسی اور ایڈوائزر جناب آئی ایس شہزاد دکھائی دے رہے ہیں۔ جناب شمیم کاظم نے وزیر اعظم کو بینک کی جانب سے جاری اسکیم، جو سابق فوجیوں اور شہیدوں کے خاندان کی امداد کے لئے ہے بتایا۔ وزیر اعظم نے ستائش کی اور مشورہ دیا کہ وہ ملٹی نیشنل حضرات سے اس سلسلہ میں رجوع ہوں ــ٭٭

تاریخ کے آئینے میں سیاسی و سماجی پارٹیوں کا قیام

مومن عبدالسلام ۔ آنند نگر نیولی کلیان

۱۸۸۱ء عنایت اللہ خان نے تحریکِ خاکسار کی بنیاد ڈالی۔

۱۸۸۵ء چند تعلیم یافتہ ہندوستانیوں اور کچھ انگریزوں نے انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد ڈالی۔

۱۹۰۶ء مسلم لیگ قائم ہوئی۔

۱۹۰۷ء انڈین انڈی پینڈنس لیگ قائم ہوئی۔

۱۹۰۹ء انقلابی شیام جی ورما نے انڈیا ہاوس نامی تنظیم قائم کی۔

۱۹۱۳ء کے آغاز میں امریکہ کے سان فرانسیکو شہر میں غدر پارٹی کی بنیاد ڈالی گئی۔

۱۹۱۹ء علماء کرام نے دستوری جماعت جمعیۃ العلماء ہند کے نام سے تشکیل دی۔

۱۹۱۹ء مولانا عبدالباری فرنگی محل کی قیادت میں آل انڈیا خلافت کمیٹی قائم ہوئی۔

۱۹۲۰ء ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کی تشکیل تاشقند میں ہوئی۔

۱۹۲۳ء ہندو بنیاد پرستوں نے ہندو مہاسبھا کی بنیاد ڈالی۔

۱۹۲۴ء انقلابیوں نے ہندوستان ریپبلکن ایسوسی ایشن کے نام سے تنظیم بنائی۔

۱۹۲۵ء ڈاکٹر ہیڈ گیوارے نے ناگپور میں راشٹریہ سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی بنیاد ڈالی۔

۱۹۲۹ء سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان نے عوامی خدمتگار نامی تنظیم کی بنیاد ڈالی۔

۱۹۳۴ء جے پرکاش نارائن نے کانگریس سوشلسٹ پارٹی قائم کی۔

۱۹۳۷ء سماج وادی پارٹی کا قیام ہوا۔

۱۹۴۰ء مان ویریندر ناتھ رائے نے ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی قائم کی۔

۱۹۴۳ء نیتا جی سبھاش چندر بوس نے کانگریس سے علاحدگی اختیار کر کے فارورڈ بلاک نامی سیاسی پارٹی قائم کی۔

۱۹۵۱ء ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی نے جن سنگھ نامی پارٹی قائم کی۔

۱۹۵۹ء چکرورتی راجگوپال آچاریہ نے سوتنترا پارٹی قائم کی۔

۱۹۶۲ء ممبئی میں شیوسینا پارٹی کا وجود عمل میں آیا۔

۱۹۶۴ء ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کی تقسیم ہوئی اور مارکسی کمیونسٹ پارٹی وجود میں آئی۔

۱۹۷۷ء جنتا پارٹی جے پرکاش نارائن جی کی سرکردگی میں تشکیل پائی جس میں سوتنترا پارٹی ضم ہو گئی۔

۱۹۸۲ء نند موری تارکا راما راؤ (این ٹی راما راؤ) نے تیلگو دیسم پارٹی بنائی۔

۱۹۹۷ء لالو پرساد یادو نے راشٹریہ جنتا دل (بہار) نامی پارٹی بنائی۔

جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی تھے۔

ہماری پسند

شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والے قارئین
کے لئے ایک سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے جس میں ہر مہینے ایک عنوان دیا جاتا
ہے۔ آپ اس عنوان یا لفظ کو شعر میں استعمال
کئے ہوئے تین اشعار ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھیجنا
ہے۔ اشعار کے ساتھ شاعر کا نام بھی ہو تو بہتر ہے
ورنہ نامعلوم لکھئے۔ مگر کارڈ پر اپنا پورا نام و
پتا لکھنا نہ بھولئے۔ یہ اشعار مہینے کی آخری تاریخ
تک ہمیں موصول ہوں اس کا آپ خیال رکھیں۔

موصولہ تین اشعار میں سے کوئی بھی ایک
شعر آپ کے نام سے اگلے شمارے میں شامل اشاعت
ہوگا۔ تین اصحاب کا پینل آف ججز جس کسی کے شعر
کو پسند فرمائیں گے، اسے ایک کتاب انعام کے
طور پر بھیجی جائے گی۔ ہمارا پتا یاد رکھئے:۔

ہماری پسند

C/O NAQSHE KOKAN
43 A NAVANAGAR. M.D. NAIK
ROAD. NEAR DOCKYARD ROAD
RAILWAY STATION MAZGAON
MUMBAI 10.

اگلے شمارے کے لئے لفظ دیا جاتا ہے۔

فراق: ماہ ستمبر ۹۹ء کے آخیر تک ملنے والے
اشعار ہی زیر غور ہوں گے۔ ماہ اکتوبر ۹۹ء میں
ان پر غور کر کے نومبر کے شمارے میں اس کا فیصلہ

نقش کوکن

سنایا جائے گا۔

اس بار جن حضرات نے ہمارے دئے ہوئے
عنوان شمع پر اپنی پسند کے تین اشعار
روانہ کئے ہیں، ان کے نام ایک شعر کے ساتھ دئے
جا رہے ہیں۔

---

(1) رُخِ روشن کے آگے شمع رکھ کر وہ یوں کہتے ہیں
ادھر جاتا ہے دیکھیں یا ادھر پروانہ آتا ہے

(میر تقی میر)

ارسال کردہ: صبیحہ تبسم وسوروی، واشی، نئی ممبئی۔

(2) شمع کے مانند ہم اس بزم میں
چشمِ نم آئے تھے دامن تر چلے

ارسال کردہ: اشفاق عمر کوپے، ڈاکیار ڈروڈ، ممبئی ۱۰

(3) غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

(غالب)

ارسال کردہ: زلیخا عبدالمطلب ٹپوی، نالاسوپارہ، تھانہ

(4) پروانے کی ہے موت یہ اے شمع مجھ کو رشک
تیرا شہید ناز تیرے روبرو تو ہے!!

ارسال کردہ: قمرالنسار پاؤسکر، واشی، نئی ممبئی

(5) فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

ارسال کردہ: نوشین عزیز ساونت۔

(6) غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

غالب

ارسال کردہ: بادمن بشیر احمد سرکار، فردوس، اکھیڈ رتناگری

(7) تیرہ شبی کے غم میں ہر شب پگھل رہے ہیں
اک شمع کی طرح ہم محفل میں جل رہے ہیں

———— مغل اقبال اختر

ارسال کردہ: زبیدہ عبدالغنی پرکار، کرجی، کھیڈ۔

(8) طوفان رنج وغم میں نہ گل ہو سکی مگر
شمع حیات سانس کے جھونکوں سے بجھ گئی (نامعلوم)

ارسال کردہ: شیخ ابراہیم شیخ عنایت مالیگاؤں، ناسک

(9) حرا کے غار سے شمع نبوت کی کرن پھوٹی
اجالا ہی اجالا ہو گیا ہر سو زمانے میں

———— نامعلوم

ارسال کردہ: شیخ فیروز سہیل، مالیگاؤں، ناسک

(10) اپنے تاریک مکانوں سے بھی باہر جھانکو
زندگی شمع لئے در پہ کھڑی ہے یارو

———— نامعلوم

ارسال کردہ: لائق نوری کوارے، کوپر کھیرنے۔

(11) جگمگا اٹھی دنیا جس کی ضو فشانی سے
ہے وہی شمع نورانی آمنہ کے آنگن میں

———— بزمی عباسی

ارسال کردہ: ضمیر ایم، ملا۔ پنویل۔ رائے گڈھ۔

(12) اے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے

———— ذوق

ارسال کردہ: طاہر دبیر کوکنی۔ منامہ۔ بحرین۔

(13) نہ جانے کتنی شمعیں گل ہوئیں کتنے بجھے تارے
تب اک خورشید اتراتا ہوا بالائے بام آیا

———— آنند نرائن ملا

ارسال کردہ: عبدالخالق، میراروڈ، تھانے

(14) کچھ شمع کی لو ہی میں تاثیر کشش ہو گی
ہوتا نہیں پروانہ ہر آگ کا شیدائی

———— نامعلوم

ارسال کردہ: محمد کلیم قاری اسمٰعیل چوگلے۔ گوریگاؤں احمد نگر

(15) اپنے دامن میں بھی خود آگ لگا بیٹھی ہے
شمع سے حشر نہ دیکھا گیا پروانے کا

———— انجم عباسی

ارسال کردہ: عذرا نغدانے۔ گوریگاؤں۔ رائیگڈھ

(16) ٹپک لے شمع آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں حسرت بھری ہے داستاں میری

———— نامعلوم

ارسال کردہ: صدف نظام الدین ٹولکر، گورے گاؤں، رائیگڈھ

(17) گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے
شمع یہ سودائی دل سوزیٔ پروانہ ہے

———— علامہ اقبال

ارسال کردہ: خیر من لیاقت جمعدار، مروڈ، جنجیرہ رائیگڈھ

(18) اٹھو علم کا پرچم لے کر
علم کی شمع جلا دو گھر گھر

———— نامعلوم

ارسال کردہ: فرحت عبدالمجید قاضی، گوریگاؤں، رائیگڈھ

(19) شمع نے آگ رکھی سر پہ قسم کھانے کو
باخدا میں نے جلایا نہیں پروانے کو

———— باقر مہدی

ارسال کردہ: عمر بھالکر، ملاڈ، ممبئی

(20) یہ ہوا کے تیز جھونکے، اپنے دشمن ہو گئے
بن کے شمع جب اندھیری شب میں ہم روشن ہوئے

ارسال کردہ: محمد اسرائیل محمد اسحٰق۔ مالیگاؤں۔ ناسک

[illegible]

— نامعلوم

ارسال کردہ: [illegible] بشیر احمد [illegible]، فردوس [illegible]

(22) دیکھنا یہ ہے کہ کر لی ہے ہم ابر تا کو کیا
شمع کی صورت فروزاں ہیں اندھیری رات میں

— نامعلوم

ارسال کردہ: محمد یسین محمد اسحاق، مالیگاؤں، ناسک

(23) یوں تو ہم ہر شمعِ علم و فن کے پروانے رہے
یہ حقیقت ہے کہ ہم تیرے بھی دیوانے رہے

— مجاز لکھنوی

ارسال کردہ: اے۔ اے مقادم، مجگاؤں، ممبئی

(24) جلا کر شمع پروانے کو ساری عمر روتی ہے
اور اپنی جان دے کر چین سے سوتا ہے پرواز

— نامعلوم

ارسال کردہ: نثار عبدالکریم ٹھاکور، ٹھاکور واڑی اسندھودرگ

(25) فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

— مولانا الطاف حسین حالی

ارسال کردہ: محمد ہارون محمد ایوب، مالیگاؤں، ناسک

(26) بجھنا علم کی خاطر مثالِ شمع زیبا ہے
بغیر اس کے نہیں پہچان سکتے ہم خدا کیا ہے

— نامعلوم

ارسال کردہ: [illegible] رشید احمد ٹھاکور واڑی، سندھودرگ

(27) شمع اور [illegible] عبرت
[illegible]

— نامعلوم

[illegible] رشید احمد ٹھاکور واڑی

(28) زندگی ہو میری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

— علامہ اقبال

ارسال کردہ: کہکشاں نصرین احمد رشید ٹھاکور واڑی اسندھودرگ

(29) شبِ غم آہ رویا اس قدر میں سسکیاں لے کر
کہ شمع جیسے جلتی بجھ گئی ہو ہچکیاں لے کر

— نامعلوم

ارسال کردہ: نائلہ بصری شکیل احمد ٹھاکور واڑی اسندھودرگ

(30) لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

— علامہ اقبال

ارسال کردہ: قمر جہاں شکیل دلوی۔ داپول۔

(31) شمع کیا، چاند کیا، ستارے کیا
سلسلے سب کے تیرگی سے ملے

— مختار بارہ بنکوی

ارسال کردہ: اویس لے خان، بندر محلہ، بھیونڈی، تھانے

(32) لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

ارسال کردہ: شکیلہ حنیف اقبال تنگیکر، اورن، رائیگڈھ

(33) ہوگی کبھی تو اپنی شبِ غم کی بھی سحر
دل میں شمعِ امید جلائے ہوئے ہیں ہم

— ارجمند آرا انجم

ارسال کردہ: عبداللہ خان احمد خان، [illegible] بھیونڈی

(34) شمع جلتی ہوئی اور سوختہ جاں پروانے
اپنی محفل کے نشاں چھوڑ گیا ہے کوئی

— نامعلوم

ارسال کردہ: سہیل کوثر لے خان، بندر محلہ، بھیونڈی

آپ آئے ہیں یا سحر ہوئی
(35) شمع کی روشنی ہوئی مدھم (مصرعہ ثانی)

ارسال کردہ: خیر النساء یوسف انکل، کلیان۔ تھانے

غمِ ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج
(36) شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک
غالبؔ

ارسال کردہ: داؤد عبد القادر بانکوٹی، بندر محلہ، ہرنئی۔

مندرجہ بالا اشعار میں سے پینل آف ججز نے درج ذیل شعر کو انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔

نہ جانے کتنی شمعیں گل ہوئیں کتنے بجھے تارے
تب اک خورشید اتراتا ہوا بالائے بام آیا
آنند نرائن ملا

شعر بھیجنے والے جناب عبد الخالق میارو دُ، تھانے کو ایک کتاب بطور انعام بھیجدی گئی ہے۔

'آپ کی پسند'

نقش کوکن کے جون کے شمارے میں آپ کی پسندیدہ کالم کے لئے "زندگی" یہ عنوان دیا گیا تھا۔ ججوں کے فیصلے کے مطابق، شیخ فیروز سہیل شیخ عنایت، مالیگاؤں کو انعامی کتاب روانہ کر دی گئی تھی۔ جواب میں ہمیں جو خط موصول ہوا ہے۔ وہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے

محترم ایڈیٹر صاحب!!

آپ کی ارسال کردہ انعامی کتاب — "داستان امیر حمزہ زبانی بیان کنندہ اور سامعین" ملی۔ آپ نے میرا شعر انعامی قرار دیا اس کے لئے شکریہ۔ ماہنامہ نقش کوکن میں "ہماری پسند" ایک قابلِ تحسین قدم ہے۔ آپ "نقش کوکن" مسلسل 37 سال سے شائع کر رہے ہیں۔ اسے بہتر سے بہتر بنانے میں آپ اپنی تمام تر کوششیں کر رہے ہیں جس کے لئے واقعی آپ مبارکباد کے حقدار ہے

آپ کچھ افسانوں اور کہانیوں و لطیفوں کو بھی جگہ دیں تو ماہنامہ نقش کوکن میں چار چاند لگ جائیں گے۔

آپ نے جو کتاب ارسال کی وہ ساٹھ روپئے کی ہے لیکن انتہائی خشک کتاب ہے جب کہ بیس روپئے میں اچھی سے اچھی کتاب آپ ارسال کر سکتے ہیں مثلاً ابن صفی، کرشن چندر اور پریم چندر کے ناول اور تاریخی اسلامی کتابیں، بس اور کیا لکھوں؟! فیروز۔

خط کشیدہ جملوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خط ایک طالبعلم کا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو اس طالبعلم کے تعلیمی ذوق اور علمی رجحان پر صاحب نظر اور اس کے استاد غور فرمائیں —
ہم کہیں گے تو شکایت ہوگی۔

مجرم کون ؟؟ جو لوگ ملت کی درماندگی کے تعلق سے بے خبر ہیں یا بے حس ہیں ان پر الزام اتنا عائد نہیں ہوتا، جتنا ان لوگوں پر جو باخبر ہونے کے باوجود جگانے، سدھارنے اور سنوارنے کی کوششیں نہیں کرتے —
سید عابد

کھلا خط

مدیر نقش کوکن کے نام

مکرمی مدیر نقش کوکن، ممبئی

السلام علیکم!

اگست کا تازہ شمارہ اپنے ایک عزیز کے یہاں دیکھا۔ وقت گزاری کے تحت اٹھالیا۔ اس سے قبل بھی کئی بار اسی طرح پڑھنے میں آیا ہے جو کہ محض ورق گردانی تک ہی محدود رہتا ہے۔ اس سے فکر و نظر میں وسعت ہی پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی جہد و عمل کے لئے کوئی میدانِ کار کی نشاندہی۔ میں ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ یہ نقش کوکن بھلا ہے کس بیماری کا علاج؟ اس کو نہ تو ہم کوئی ادبی رسالہ کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی مذہبی جریدہ نہ ہی سیاسی ہے اور نہ ہی سماجی۔ نقش کوکن کا اگر غائر نظر سے جائزہ لیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ایک جانب آپ ہیں، دوسری طرف فقیر محمد مستری صاحب۔ تیسری جانب سندیلکر ہیں چوتھی جانب مبارک کاپڑی صاحب اور اسی کو ملا کر بنا دیا گیا ہے "نقش کوکن" اور اس پر یہ دعویٰ کہ نقش کوکن تمام اہلِ کوکن کا ترجمان ہے۔

محترم! اندازِ تحریر ذرا میرا بے باکانہ ہے۔ میری اس جراءت کو معاف فرمائیں، چوں کہ میں نے بات بغیر کسی لگی لپٹی کے صاف صاف کہی ہے اسلئے مزاج پر گراں گزرنا فطری ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ سے گزارش کروں گا کہ اپنے اس دعویٰ "ترجمان اہلِ کوکن" پر غور فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ میں نے کیا غلط کہا ہے۔ موت و حیات، کامیابی و ناکامی تو ہر دور میں رہا ہے نہ کہ صرف "نقش کوکن" کی اشاعت سے شروع ہوا۔ جسے آپ نہایت طمطراق سے اپنے قیمتی صفحات میں شائع کرتے ہیں۔ محترم اگر بُرا نہ مانیں تو ایک بات کہوں! اس طرح سے کبھی کسی قوم کی خدمت ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ یہ تو محض حصولِ نام و نمود کا ایک ذریعہ ہے۔ اور چاپلوسی و جی حضوری کا ایک نیا طریقہ اور بس۔

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا، والسلام

(ایک قاری)

بنام مدیر آپ کا خط موصول ہوا۔ اور نقش کوکن کے متعلق آپ کے نظریات سے آگاہی بھی ہوئی۔ چوں کہ آپ ہی کی طرح ہمارے اور بھی بہت سے خیر خواہ حضرات سوچتے ہوں گے، اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ جواب دیا جائے اور شائع بھی کیا جائے۔

محترم! جہاں تک فکر و نظر میں وسعت کی بات ہے تو یہ آپ سے بھی پوشیدہ نہ ہوگا کہ اہلِ کوکن کی تعلیمی صورت حال کا تذکرہ ہم اپنے رسالے میں

اکثر و بیشتر کرتے رہتے ہیں۔ یہ محض اس لئے نہیں ہے
آپ کو محض واقف کروایا جائے بلکہ اس کا ایک
اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ہم نہ صرف مزید ترقی کی جانب بڑھتے
رہیں اور اپنی خوبیوں اور خامیوں کا جائزہ بھی
لیتے رہیں اور اس کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں اس
پر بھی ہماری نگاہ مرتکز رہے۔ کیوں کہ تعلیم ہی
وہ جوہر ہے جو انسان کو پستی سے اٹھا کر بام عروج
تک پہونچاتا ہے۔ اور قرآن کی تو پہلی وحی در
اصل اسی تعلیم کے ہی متعلق ہے، تعلیم سے روگردانی
دراصل قوم و ملت کی موت ہے۔ اب اگر ہم تعلیم
سے صرف نظر کریں تو فکر و نظر میں لاکھ وسعت
سہی ہم اپنے آپ کو تباہی سے نہ بچا سکیں گے،
فکر و نظر کا دائرہ بہت وسیع ہے ہم صرف تعلیم
و تربیت کے متعلق ہی اہل کوکن خصوصاً اور تمام
لوگوں کو عموماً یہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ وہ
تعلیم کے متعلق اپنے دائرۂ فکر و نظر کو مزید وسیع
کریں ہر وہ کام کی چیزیں اپنے اندر جذب
کریں جو انسان کو فلاح و کامرانی سے ہمکنار
کر سکے۔ اور رہی جہد و عمل کی بات تو اس سے
بڑھ کر میدان کار کیا ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے مستقبل
کے نقیبوں کو بلند حوصلگی کے ساتھ تمام علم و ہنر
سے بہرہ مند کریں۔ یہ محض جز وقتی کام نہیں ہے۔
بلکہ ایک مستقل کرنے کا کام ہے جس سے فرار کسی
طرح بھی سود مند ثابت نہ ہوگا۔ ہم اپنی حد تک بھی
تعلیم سے وابستہ حضرات کی حوصلہ افزائی کرتے
رہتے ہیں۔ جس کیلئے ہم نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
قائم کیا ہے آپ واقف ہی ہوں گے۔ اب شاید
نقش کوکن

آپ کے سمجھ میں آگیا ہوگا کہ نقش کوکن کس بیماری
کا علاج ہے۔

آپ نے بہت صحیح فرمایا کہ نقش کوکن کوئی
مذہبی، ادبی، سیاسی جریدہ نہیں ہے البتہ ہم
اسے تعلیمی و ثقافتی رسالہ ضرور کہہ سکتے ہیں کیوں؟
آپ بخوبی واقف ہیں۔

یہ آپ کا ہم لوگوں پر سراسر الزام ہوگا کہ
اگر آپ کہیں کہ ہم لوگ نقش کوکن پر اپنی
اجارہ داری قائم کئے ہوئے ہیں اور اسی کا نام نقش کوکن
رکھ دیا ہے۔ بلکہ ہم تو بار بار یہ اعلان کرتے ہیں کہ
یہ رسالہ قوم کی امانت ہے اور قوم ہی اس کے
سود و زیاں کی ذمہ دار ہے اب جبکہ قوم کا معاملہ یہ ہے کہ
وہ محض خواب خرگوش کے مزے لے رہی ہے تو کیا ہم بھی
پلنگ دراز ہو جائیں۔ اگر کوئی اللہ کا بندہ آگے
یہ اہم کام اپنے ذمہ نہ لے تو کیا ہم بھی اس سے برأت
کا اعلان کر دیں؟ میرے دوست! یہ دانشمندی نہ
ہوگی کہ اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اگر ایک ٹمٹماتا
چراغ جل رہا ہے تو اسے بھی بجھا کر تاریکی میں ٹامک
ٹوئیاں مارا جائے، اگر کوئی اپنے آپ کو قوم کی
اس امانت کو سنبھالنے کا اہل پاتا ہے تو ہم اسے دعوت
دیتے ہیں کہ وہ آئے اور ہمیں اس امانت گراں بار سے
نجات دے، کیونکہ اب ہمارے بھی قویٰ کافی کمزور ہو چکے
ہیں اور یہی حال ہمارے ان تمام رفیقوں کا بھی ہے
جن کا آپ نے اپنے مراسلہ میں ذکر کیا ہے۔ مبارک کاپڑی
اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کیلئے تعلیم کے مزید میدان کار
منتظر ہیں اور انکی خدمات سے شاید آپ انکار بھی نہ
کر سکیں۔ اب یہ آپ کے ظرف پر منحصر ہے کہ آپ اسے نام و نمود سے
تعبیر کریں یا چاپلوسی و جی حضوری سے۔ والسلام

(مدیر)

WITH THE COURTESY OF
HASAN A. CHOUGLE, DOHA - QATAR

Emad Electricals
& Trading Establishment
Doha - Qatar

MEM ABB AGUT
Ashley legrand GREENINGS 3M
CTT Crichley GEWISS

kabelmetal LAWSON FUSES
SAREL International Lamps Ltd

.O. Box : 5910 - Tel. : 428953 / 67 - Fax : 434324

EMAD TRADERS
Doha - Qatar

With wide range of A/C & RefrigeratiON Products

A/C & REF. COMPRESSORS

COPELAND / BRISTOL
TECUMSEH
KIRLOSKAR / DANFOSS
QD SERIES / NATIONAL
EMBRACO ETC.

SPARE PARTS

FOR WINDOW / SPLIT / CENTRAL ACs
REFRIGERATORS & WATER COOLERS

FREON GASES

R / 11, R / 12 & R / 22

REWINDING MATERIAL

& VARITIES OF HAND TOOLS

P. O. Box : 5910 Tel. : 411344 / 535 Fax : 434324

With The Courtesy Of **SHABBIR H. PALOJI**

SHAHEEN
ELECTRICAL WORKS & TRADING

- SPECIALISED IN -

- **Engineering Services**
- **Rewinding of Motors & Generators**
- **Manufacturers of Control Panels & Transformers**

Authorized Parts & Service Centre

AND

Tel. : 600230 - 600525 Fax : 601338
P. O. Box : 9756 DOHA - QATAR

IDEAL MEDICAL & GENERAL STORES

GOLDEN OPPORTUNITY

have all types of
MEDICINES
STATIONERY
GENERAL ITEMS

At One Door
And Save Your Valuable Time

Quickest Home Delivery
For Reasonable Orders

SHOP NO 8, KAUSAR BAUG, AMRUT NAGAR, MUMBRA

TEL. : 535 4011

CONTACT

ASHFAQ / ASIF HASAN CHOUGLE

مثالی مدرسہ کونڈیولی اردو میں جلسہ میلاد النبیؐ

کونڈیولی (کھیڈ) مثالی مدرسہ کونڈیولی اردو میں جلسہ میلاد النبیؐ جناب عبدالرزاق سردار کی زیر صدارت تکمیل پایا۔ اس مبارک جلسہ میں بطور مہمانِ خصوصی عباس حسین سروے (صدر مدرس انگلش میڈیم اسکول شیو بزرگ) جلوہ افروز تھے۔

جلسہ کی ابتدا جامع مسجد کے پیش امام صاحب جناب خلیل زین الدین ملاجی کی تلاوت کلام پاک سے ہوئی اس کے بعد درج ذیل بچوں نے سیرۃ نبوی پر تقریریں کیں۔

۱) رابعہ عقیل پرکار (۲) غزالہ محمود ماپکر (۳) آفرین اکبر دھنشے (۴) نکہت عبدالصمد پوتریک (۵) ضیاء الحق احمد میتکر (۶) بلال نظام ہسوارے (۷) رخسار یعقوب ملاجی (۸) مبین ابراہیم میتکر (۹) حسن میاں عبدالصمد پوتریک (۱۰) سمرین محمود ماپکر (۱۱) فوزان عبدالرحمٰن رومانے (۱۲) سکندر محمد شفیع ملاجی (۱۳) مبشر محمد علی کٹالے (۱۴) ساجدہ عبدالرحمٰن ماپکر (۱۵) رئیسہ محمود ماپکر (۱۶) شکیل عبدالرحمٰن سردار (۱۷) تسلیمہ عبدالغنی میتکر (۱۸) فضل محمد علی ملاجی (۱۹) اسماء محمد علی کٹمالے

درج بالا طلباء و طالبات نے مراٹھی اردو اور انگریزی میں اپنے خیالات سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

آخر میں مہمان خصوصی جناب عباس حسین سروے نے اس مثالی مدرسہ کی تعلیمی ترقی کو دیکھ کر کافی خوشی کا اظہار کیا ان کے بعد صدر جلسہ جناب عبدالرزاق محمد صالح سردار نے قرآن کریم کے آئینہ میں آپؐ کی سیرت مبارکہ کو بیان کیا اور تعلیمی میدان میں تمام طلباء و طالبات کی رہنمائی کی۔

اس جلسہ میں گاؤں کے سرپنچ بابا رام شندے بھی حاضر تھے اور ساتھ ہی ساتھ گاؤں کے پولس پاٹل احمد حسن میتکر، دیہی تعلیمی کمیٹی کے رکن عباس ملاجی اور سرپرست حضرات مع خواتین کے کثیر تعداد میں جمع تھے۔

جناب عبدالرزاق محمد صالح سردار اور عباس حسین سروے اور چند برادرانِ کونڈیولی کی جانب سے نقد انعامات دے کر جلسہ میں حصہ لینے والے تمام طلباء و طالبات کی ہمت افزائی کی گئی۔ آخر میں تمام حاضرین کو مٹھائی تقسیم کر کے دعا پر جلسہ کا اختتام کیا گیا۔

تقسیم انعامات

۱۴ر جولائی ۱۹۹۹ء کو اردو اسکول سرگانو تعلقہ مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڑھ میں سالانہ امتحان میں اول نمبر سے کامیاب ہونے والے طلبہ کو نوگل بھارتی کی جانب سے مولانا عبدالشکور مظہر علی انصاری کے

ہاتھوں انعامات سے سرفراز کیا گیا۔
(مرسلہ خالد احمد خالد)

فہمیدہ بارگیر اور ناظمہ شیخ کی نمایاں کامیابی

امسال گوگٹے، جوگلیکر کالج رتناگیری کا بی۔اے کا نتیجہ 91.07فی صد رہا۔ اردو کی طالبہ فہمیدہ عثمان بارگیر نے کالج میں اول پوزیشن حاصل کی جبکہ اردو ہی کی طالبہ ناظمہ عبداللہ شیخ نے دوسری پوزیشن پائی۔

کامیاب طلباء میں چودہ نے فرسٹ کلاس میں کامیابی حاصل کی، جن میں اردو کی چار طالبات ہیں۔ان چار طالبات میں فہمیدہ بارگیر اور ناظمہ شیخ کے علاوہ روبینہ قاضی اور نازنین قادری شامل ہیں۔امسال بی اے میں اردو کی دس طالبات تھیں، جو سب کی سب کامیاب ہوئیں۔اس طرح کالج کے شعبۂ اردو کا نتیجہ اس سال بھی صدفی صد رہا۔

(مرسلہ پرویز باغی)

نائیک ہائی اسکول ساکھر تر ،رتناگیری کا شاندار نتیجہ

امسال مارچ ۱۹۹۹ء کے ایس ایس سی امتحان میں نائیک ہائی اسکول ساکھر تر سے کل ۳۹ طلباء شریک ہوئے جن میں سے ۳۶ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ 92.30 فیصد رہا۔ اسکول میں میناز اقبال کاسونے 79.06 فیصد نمبر کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی۔ سبحان علی چاؤس 78 53 نے دوسری پوزیشن اور معروفہ آزاد مہسکر (66.40) نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

میناز اقبال کاسو اور سبحان علی چاؤس نے ہندی۔ مراٹھی میں یکساں (۸۴ نمبر)حاصل کئے اور دونوں ہندی مراٹھی میں بورڈ میں اول آئے ہیں۔
(مرسلہ پرویز باغی)

جناب عمر حاجی اسحاق جلگاؤنکر متوطن نظام پور مانگاؤں (رائے گڈھ) اردو اسکول نظامپور کے گریجویٹ ٹیچر ہیں آپ "ہندی" کے وِدوان ہیں، ڈی ایڈ کی سند بھی حاصل کی ہے اور ٹریننگ اردو اسلوں پونہ میں زیرِ تعلیم رہ کر ہوم گارڈ کا کورس بھی مکمل کرلیا ہے۔ تدریسی اور غیر تدریسی خدمات کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔
اللہ کرے جوشِ جنوں اور زیادہ

آئیڈیل ہائی اسکول رابوڑی تھانے میں انٹر ایکٹ کلب کا قیام

روٹری کلب تھانے کی شاخ" انٹر ایکٹ کلب " کی آئیڈیل ہائی اسکول و جونیئر کالج تھانے میں ۱۰ر جولائی ۱۹۹۹ء کو جناب " شیام سندر شرما" سابق صدر روٹری کلب تھانے کے مبارک ہاتھ سے بنیاد رکھی گئی ۔یہ کلب ۳۰ طالباء و طالبات کے گروپ پر مشتمل ہے جس کا مقصد طلباء میں سماجی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا ہے ۔ کلب کی صدارت کے منصب پر جماعت نہم کی طالبہ " ہما شفیع خان "کو فائز کیا گیا جنہوں نے اپنے صدارتی خطبے میں سال رواں کے لئے کلب کے پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے مدر ٹریسا کی طرح سماجی خدمات کو اس انٹرایکٹ کلب کا نصب العین بتایا ہے۔

اس انٹرایکٹ کلب کے قیام کا اعزاز آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی تھانے کے ٹرسٹی اور نائب صدر جناب شیام سندر شرما کو جاتا ہے جو روٹری کلب تھانے کے سابق صدر رہ چکے ہیں اور پچھلے پانچ برسوں سے آئیڈیل ہائی اسکول میں انٹرایکٹ کلب کے قیام کے لئے کوشاں تھے۔ انہوں نے دوران تقریر بتایا کہ مہاراشٹر میں یہ پہلی اردو اسکول ہے جس میں انٹرایکٹ کلب قائم کیا گیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے آئیڈیل ہائی اسکول تھانے کا نام عالمی سطح پر ابھر آیا ہے۔

روٹری کلب کے صدر جناب روشن کھتری صاحب کے دست مبارک سے کلب کے ممبران کو شناختی بیج اور ماڈریٹرس اساتذہ و ممبر طلباء کو تحائف پیش کئے گئے۔ بعد ازاں روٹری کلب کے صدر موصوف و دیگر اراکین کی تقاریر کے ساتھ یہ جلسہ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

آدرش ہائی اسکول کا شاندار نتیجہ

آدرش ہائی اسکول کرجی، تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگیری کا مارچ ۱۹۹۹ء کے ایس۔ ایس۔ سی امتحان کا مجموعی نتیجہ 86.79 فی صید رہا۔ کل ۵۳ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے جس میں سے ۴۶ کامیاب رہے، ۶ طلبہ اول درجہ میں، ۳۳ دوم درجہ میں اور ۷ طلبہ معمولی درجہ میں کامیاب ہوئے۔

74% نمبرات لے کر اسماء محمد شفیع تانبے اور ساجد احمد تانبے ان دونوں نے اول مقام حاصل کیا، جبکہ دوم مقام پر 71 46% نمبرات لے کر ایاز احمد ڈھونڈنے اور سوم مقام پر 66% نمبرات لے کر رفیع الدین ابوالقیس شیخ رہے۔ اردو، مراٹھی اور سائنس کا نتیجہ صد فیصد رہا۔

کرجی میں پاکستان کے خلاف جلوس

پاکستان کے فوجیوں کی کرگل میں دراندازی کے خلاف پورے ملک میں نفرت کی لہر پاکستان میں جاری ہے، اسی کا ایک نمونہ آدرش ہائی اسکول کرجی کے طلبہ نے بھی جلوس نکال کر پیش کیا۔

۲۵ر جون ۹۹ء کو اسکول کے میدان سے یہ جلوس گاؤں کی طرف روانہ ہوا۔ جلوس کی قیادت اسکول کے معاون مدرس جناب رفیق ابراہیم پرکار نے کی۔ جلوس میں "کشمیر ہمارا ہے" "ہندوستان چھان چھان، پاکستان گھان گھان" "پاکستانیوں کی داداگیری نہیں چلے گی" "ہمارا پیارا ہندوستان، زندہ باد" جیسے فلک شگاف نعرے بلند کئے گئے۔ یہ جلوس گاؤں کے مختلف مقامات سے گذر کر واپس اسکول کے میدان میں آکر اختتام پذیر ہوا۔

(المرسلہ رفیق ابراہیم پرکار)

نوجیون ہائی اسکول وجونیئر کالج کا شاندار نتیجہ

امسال نوجیون ہائی اسکول و جونیئر کالج راجہ پور۔ رتناگیری کا ایس۔ایس۔ سی بورڈ کا رزلٹ 75% رہا۔ اسکول کے طلبہ (۱) سعدیہ کمال الدین ماپاری 13 70 (۲) شمس النساء عبداللطیف قاضی 40 68 (۳) صنم احمد منشی نے 53 64 نمبر حاصل کر کے امتیازی حیثیت حاصل کی۔ اسی طرح ایچ۔ ایس۔ سی بورڈ میں شعبۂ آرٹ کا سالانہ رزلٹ 88 فیصد رہا۔ شعبۂ معاشیات (کامرس) کا رزلٹ

84 فیصد رہا۔(۱) روپالی سجاش ڈانڈیکر 70.67 فیصد (۲) محسن عبدالستار سید 70.17 فیصد (۳) عارف عبدالرزاق کرنیکر 64.50 فیصد۔ شعبۂ سائنس کا رزلٹ سب سے بہترین ۹۰ فیصد رہا۔ جس میں (۱) ناظرین فضل مہسکر 74.70 فیصد (۲) چھایہ یشونت کاوتکر 73.73 فیصد (۳) ابھجیت ونائیک دیکشت 72 67

یوسف یونس قاضی

ایسا کہاں سے لائیں

کہ تجھ سا کہیں جسے

محمد اظہر الدین کی کپتان کی حیثیت سے اب کبھی واپسی نہ ہوگی۔ وہ اپنے پیچھے ایک سنہرا دور چھوڑ گئے ہیں۔ قابل رشک کارکردگی اور قابل فخر ورثہ۔ ہندوستان ہی نہیں دنیا کے چند عظیم ترین کپتانوں میں ان کا شمار ہوگا۔ جیسے ویسٹ انڈیز کے کلائیو لائیڈ، آسٹریلیا کے ایلن بارڈر اور پاکستان کے عمران خان۔ کئی اعتبار سے اظہر ان تمام بڑے کپتانوں سے آگے ہیں۔ قومی ریکارڈ سے تو ان کا دامن بھرا ہوا ہے۔ سب سے کامیاب کپتان، سب سے زیادہ یک روزہ جیتنے والے کپتان، سب سے زیادہ ٹسٹ جیتنے والے کپتان۔ ان کی کامیابی کی لمبی فہرست ہے جس کا تذکرہ کرنے کے لئے صفحات درکار ہونگے۔ اظہر واحد ایسے ہندوستانی کپتان ہیں جنہوں نے ٹسٹ سیریز میں اپنی سرزمین پر کبھی بھی شکست کا منہ نہیں دیکھا۔ ہندوستان نے کبھی بھی ربر نہیں گنوایا۔ یہ ایک بے مثال ریکارڈ ہے چاہے بشن سنگھ بیدی اسے مانیں یا نہ مانیں۔

بحیثیت کپتان محمد اظہر الدین ایسے وقت رخصت کئے گئے ہیں جب ان کی تمام آرزوئیں پوری ہو چکی ہیں۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ کرکٹ کی عالمی تاریخ میں محمد اظہر الدین کا نام سنہرے حرفوں میں رقم ہوگا۔ ان کے لئے وہی کہا جائے گا جو روم کے فاتح اعظم جولیس سیزر کے لئے کہا جاتا ہے کہ "وہ آیا، اس نے دیکھا اور اس نے فتح کرلیا۔" اظہر نے صرف ملک ہی فتح نہیں کئے اپنے کروڑوں چاہنے والوں کے دل بھی فتح کئے ہیں۔ اظہر کو دیکھ کر کرکٹ شائقین یہ سوچنے پر مجبور ہونگے۔

ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سے کہیں جسے

رائے گڈھ میں پاتال گنگا

فلائی پل کا افتتاح

پچھلے مہینہ ضلع رائے گڈھ میں پین تحصیل کے پاتال گنگا ندی پر تعمیر کردہ فلائی اوور پل کا افتتاح کھارپاڑا گاؤں میں منعقدہ تقریب میں عمل میں آیا۔ ریاستی حکومت کے سیکریٹری ایم وی پاٹل نے افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ یہ شاندار پل ہمارے ملک کے انجینئروں نے تعمیر کیا ہے جو ان کی بہترین صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے انہوں نے کہا کہ ریاست میں پرائیویٹ سیکٹر کے ذریعہ ۱۳ پراجیکٹ مکمل ہوئے ہیں۔ محکمہ تعمیرات کے سیکریٹری اے پی پوار بطور مہمان خصوصی موجود تھے انہوں نے کہا کہ راستوں اور پلوں کی تعمیر کا مقصد عوام کو آمدورفت میں آسانی فراہم کرنا ہے۔

نیشنل ہائی وے ڈویژن کے ایکزیکیٹو انجینئر بی وی اکیڈوے نے کہا کہ اس پل کی تعمیر پر ۳۳ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اس کی لمبائی ۸۱۳ میٹر چوڑائی ۵۸۷ میٹر ہے۔ اس پل کی تکمیل کے لئے ۲۴ ماہ کی مدت دی گئی تھی مگر ہمارے انجینئروں نے ۱۹ ماہ میں مکمل کر کے اپنی بہترین صلاحیتوں کا ثبوت دیا ہے۔

اس موقع پر پل کے ٹھیکیدار آئیڈیل روڈ بلڈرس اور امیگا ڈیولپرس کے پارٹنر مہسکر اور پٹوردھن کی گلپوشی کی گئی۔

حاجی سلیم عباس مقادم کی جانب سے کونڈیولی اردو اسکول کے لئے تحفہ

حاجی سلیم عباس مقادم ساکن کونڈیولی جو فی الوقت الانا کمپنی واشی میں بحیثیت منیجر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ امسال بفضل تعالیٰ انہوں نے حج اکبر سے سرفرازی حاصل کی۔ لہٰذا انہوں نے فرائض حج کی ادائیگی کی خوشی میں مثالی مدرسہ کونڈیولی اردو کے لئے اپنی جانب سے ایک گودریج کا کباٹ کتب خانہ کی ابتدا کرنے کے لئے بطور ہدیہ پیش کیا۔

اسی طرح مندرجہ ذیل حضرات نے اس مدرسہ کے لئے تحفے پیش کئے۔

۱) زاہدہ محبوب انعامدار (۲) فاروق احمد کٹمالے (۳) نور محمد عبدالرزاق سردار (۴) مبشر محمد علی کٹمالے (۵) عبدالرحمٰن محمد حسین غزالی (۶) عبدالکریم داؤد میٹکر

مندرجہ ذیل حضرات نے نقد امداد اسکول کے لئے دی۔

۱) ساوتری بائی دتگ پالک یوجنا کے تحت مندرجہ برادران اسلام نے ہزار ہزار روپے کی نقد امداد کی۔

۱) محمد شفیع عبداللہ ماپکر ۱۰۰۰ روپے
۲) اسحٰق اسماعیل کٹمالے ۱۰۰۰ روپے
۳) عبدالرزاق محمد صالح سردار ۱۰۰۰

۲) شیکشک اٹھاؤ اسکیم کے تحت مندرجہ ذیل حضرات گرامی نے نقد رقم دیے۔

۱) جماعت المسلمین کونڈیولی -/52250
۲) اختر مسور کر -/500
۳) بشیر حسن سردار -/500
۴) محمود عبدالغنی ماپکر -/500
۵) عبدالصمد آدم کٹمالے -/300
۶) اسلم عمر ڈھینکر (گوولکوٹ) -/200
۷) مختار عبداللطیف پوتریک -/200
۸) دانش عبدالکریم پوتریک -/100
۹) اسمٰعیل شہاب الدین ماپکر -/100
۱۰) عبدالرحمٰن شہاب الدین ماپکر -/50

ان تماموں کا تہہ دل سے شکریہ مدرسہ کے صدر مدرس جناب عبدالرؤف سروے نے ادا کیا۔

ادارۂ فجندار کے سابق طالب علم کا شاندار بین الاقوامی کارنامہ

کویت میں مصروف کار عبدالرزاق روما نے ایک زمانے میں فجندار ہائی اسکول وہور کے ذہین طالب علم تھے۔ انہوں نے ایس ایس سی امتیازی حیثیت سے کامیاب کیا۔ ایس ایس سی کے بعد روما نے نے ممبئی میں اپنا سلسلۂ تعلیم برقرار رکھا اور انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ انسٹی

ٹیوٹ آف انجینئرس انڈیا کے فیلو اور امریکہ کے انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹریکل الیکٹرانکس انجینئرس کے سینئر ممبر بنائے گئے۔

امریکن میگزین میں آپ کا نام شامل و شائع کیا گیا۔ اس میگزین میں ان عظیم شخصیات کے نام شامل ہوتے ہیں جو غیر معمولی کارنامے / خدمت / سماجی فلاح و بہبود کے لئے نمایاں خدمات انجام دیتے ہیں۔

برطانیہ کے انٹرنیشنل بائیو گرافیکل سینٹر کیمبرج نے بیسویں صدی کے ۲۰۰۰ مشہور سائنس دانوں کے نام شائع کئے ہیں اور عبدالرزاق رومانے اس میں سرفہرست ہیں۔ یہ اعزاز ان کے کنسلٹنسی اور انجینئرنگ کے میدان میں گراں قدر تعاون کے لئے دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ امریکن بائیو گرافیکل انسٹی ٹیوٹ نے ان کے پورے کیریئر کے کام کو ایک کتاب Five Hundred Leaders of Influnce میں مستقل ریکارڈ کے لئے منتخب کیا ہے۔ یہ کتاب واشنگٹن امریکہ کی یو۔ ایس۔ لائبریری آف کانگریس میں مستقلاً رکھی جائے گی۔

عبدالرزاق رومانے کی پیدائش موضع چانڈوہ، تعلقہ مہاڈ، ضلع رائے گڈھ میں ۱۹۴۸ء میں ہوئی۔

عبدالرزاق رومانے کی اس شاندار شہرت کا اعتراف بڑا فرحت بخش اور مسرت خیز امر ہے۔ ہمیں اس مایہ ناز سپوت پر ناز ہے۔ اور اس کی مسلسل ترقیوں کے لئے صمیم قلب سے دعا نکلتی ہے۔

اللہ کرے زور عمل اور زیادہ

(غلام محمد پٹیل ایڈمنسٹریٹیو آفیسر)

بھوپن میں مقابلۂ دینیات

گذشتہ مہینہ پہلی بار دینی ماحول پیدا کرنے کی غرض سے نوجوانان بھوپن، تعلقہ داپولی کے زیر اہتمام شاندار دینی مقابلہ مدرسہ قاسم العلوم سنگار تلی کے سابق مہتمم مولانا عبدالکریم تانڈیل صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جن تین جج صاحبان نے فرائض انجام دیئے ان کے نام اس طرح ہیں (مدرسہ قاسم العلوم سنگار تلی) کے مولانا ریاض واڑکر، مولانا فہیم یعقوب (پیش امام امبر گھر) حافظ انوار الحق۔ دابھول تا پنگاری گاؤں کے ستر طلباء و طالبات نے قرأت و تقاریر کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اول، دوم اور سوم آنے والوں کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

قرأت - طارق قمر الدین صحیح بولے (بھوپن)، خدیجہ شبیر اللہ دے (دابھول بامنے محلّہ)، مجیب فاروق مجاور (دابھول ونکر محلّہ)

تقاریر :— متین احمد محمد شریف پٹیل (دابھول، بامنے محلّہ)، صباء عبداللطیف صحیح بولے (بھوپن)، توصیف موسیٰ قاضی (پندیری)

انعامات اس طرح دیئے گئے

اول انعام = قرآن شریف، جائے نماز اور سو روپے

دوم انعام = فضائل اعمال حصہ اول اور دیوار گھڑی

سوم انعام = فضائل اعمال حصہ دوم اور کافی سیٹ

حوصلہ افزائی کے لئے مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام طلباء و طالبات کو سولہ سورۃ اور مسنون دعائیں سے نوازا گیا۔ نوجوانان بھوپن نے کہا ہے کہ ہم آئندہ سال مزید بہترین مقابلہ منعقد کریں گے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ملت میں دینی ماحول پیدا ہو۔ بھوپن کے سبھی نوجوانوں

نے اپنے تعاون سے آخر تک ساتھ دیا۔ آخر میں [illegible] صاحب کی تقریر سے طلبہ میں [illegible] پیدا ہوا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

از۔اشفاق عمر کوپے

عید میلادالنبیؐ کا پروگرام

نیشنل اردو ہائی اسکول ماندیولی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری میں ۲۷/جون ۱۹۹۹ء کو جشن عید میلادالنبیؐ کا پروگرام منایا گیا جس میں ہائی اسکول کے طلبہ و طالبات نے تقاریر و نعتوں میں حصہ لیا۔ تلاوت کے بعد نصرت احمد مقدم اور نرگس احمد مقدم نے حمد پیش کیں۔ حاجی عمر احمد مقدم نے صدارت فرمائی۔ ہائی اسکول کے طلبہ و طالبات کے تقاریر و نعتیں ہوئی جس میں صنم احمد مقدم نے بہت ہی اچھے انداز سے نعت پیش کی۔ مہ جبین، نذرانہ، سلطانہ اور نفیسہ نے بھی اچھی نعتیں پیش کیں اس جلسے میں گاؤں کے صدر جناب جمال عبداللہ مقدم، اسکول کے چیئرمین جناب نور محمد قاسم مقدم اور نائب چیئرمین احمد عمر مقدم اور گاؤں کے بزرگ و نوجوان بھی شامل تھے۔ ہائی اسکول کے ٹیچر سلیم سر نے اپنی محنت سے پروگرام کو کامیاب بنایا۔ کمیٹی کے نمائندے جناب حاجی حکیم شریف مقدم کے انتقال پر خراج عقیدت پیش کیا گیا ساتھ ہی ساتھ ہندوپاک سرحد پر شہید ہونے والے نوجوانوں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ آخر میں اسکول کے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

ناگپور میں اردو میلہ
۲۳اور ۲۴ اکتوبر کو

مختلف موضوعات پر سمینار
اور کل ہند مشاعرہ

ممبئی۔ اردو رابطہ کمیٹی کے جنرل سکریٹری اور مشہور مزاح نگار اصغر جمیل سے موصولہ اطلاع کے مطابق مومن پورہ ناگپور کے مسلم کلب فٹ بال گراؤنڈ میں ۲۳اور ۲۴ اکتوبر کو دو روزہ اردو میلے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اردو میلے سے متعلق سمینار اور دیگر ادبی تقاریب نیز کل ہند مشاعرے میں ملک بھر سے تقریباً چار سو دانشور، ادیب، صحافی اور شعراء شرکت کر رہے ہیں۔ خیال رہے کہ گذشتہ سال شولاپور میں پہلے اردو میلے کا اہتمام اصلاحی و فلاحی تنظیم شولاپور نے کیا تھا جو اپنے مقصد میں بے حد کامیاب ثابت ہوا تھا اور جس اردو میلے نے ملک میں ایک نئی لسانی، تہذیبی اور ادبی روایت کا آغاز کیا تھا۔ ناگپور کا اردو میلہ اسی سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔ اصغر جمیل ان کے رفقاء اور ناگپور کے اہلِ علم و ادب اس جدوجہد میں ہیں کہ شولاپور کی طرح ناگپور کا اردو میلہ بھی تاریخ ساز اہمیت کا حامل ثابت ہو۔

اکبر پیر بھائی کالج میں
بی ایم ایس کورس کا آغاز

انجمن اسلام اکبر پیر بھائی کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس میں ممبئی یونیورسٹی کے ذریعہ نیا روزگار افزاء کورس بیچرل ان میںجمنٹ انڈسٹریز کا آغاز کرتے ہوئے صدر انجمن ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا صاحب نے کہا کہ انجمن نے حال ہی میں ایسے کورسوں کے آغاز کا فیصلہ کیا جو روزگار سے وابستہ ہوں اور آسانی سے کورس کرنے والوں کو روزگار حاصل ہو جائیں۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر مشہور سی اے مکند چتلے نے شرکت کی۔ ابتداء میں

کالج کے پرنسپل محی الدین ہاشمی نے کورس کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس تقریب میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو انعامات دے کران کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

ڈاکٹر فیصل باپے کو مبارکباد

شہر تھانہ کے معروف آرکیٹکٹ اینڈ انجینیئر جناب محمد حسین باپے کے فرزند ڈاکٹر فیصل باپے نے امسال M.B.B.S امتحان میں کامیاب ہوکر ڈاکٹری کی سند حاصل کی ہے۔ موصوف تیرنا میڈیکل کالج نئی ممبئی میں زیر تعلیم تھے۔ اس وقت آپ ممبئی میں "Internship" کررہے ہیں۔ اور ارادہ ہے کہ سلسلۂ تعلیم جاری رکھ کر پوسٹ گریجویشن کریں۔ ہم ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کے ہاتھوں میں فیض مسیحائی عطا فرمائے۔ آمین

جلسۂ تعزیت

بتاریخ ۲۶ر جولائی ۱۹۹۹ء

بروز نماز عصر انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے فعال معلم اور محلہ بازار کے رکن جناب نعیم الدین شیخ کی ناگہانی رحلت پر تعزیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول کے پرنسپل جناب عظیم خانزادہ نے کی۔

جلسے کا آغاز مولانا ناصر احمد کافسے صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ بعد ازاں جناب راشد فہیم جنرل سکریٹری محلہ بازار و بزم ملت محلہ بازار نے حاضرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے تاثرات پیش کئے۔ نعیم سر نے اپنی ذاتی لگن ودلچسپی سے بزمِ ملت نامی تنظیم قائم کی تھی۔ جس کا مقصد نونہالان قوم کو دینی معلومات سے واقف کراتا تھا۔

مرحوم کی تقریبِ تعزیت میں جماعت المسلمین محلہ پیٹھ کے منتظمین، معلم حضرات، ٹیکنیکل اسٹاف اور اراکین جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم کے علمی و ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے مروڈ کے شکیل قادری، سعد اللہ عارف، سکریٹری جماعت المسلمین پیٹھ مختار خان پرنسپل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ، ضمیر الدین الڈے، ریاض انصاری، حفظ الرحمٰن شیخ، اسماعیل بودلے، علیم خانزادہ، قاضی عبدالستار مہسلائی، اقبال مرزا نے اپنے تاثرات پیش کئے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مولانا ناصر احمد کافسے کی دعا پر تعزیتی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سیف اللہ حسن فرفرے

سوشل سوسائیٹیز ہائی اسکول و جونیئر کالج موربہ کی سپروائزر محترمہ میمونہ قاسم چلوان تقریباً چالیس سال تک درس و تدریس کے مقدس پیشے سے منسلک رہنے کے بعد بروز سنیچر ۳۱ر جولائی ۱۹۹۹ء کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئیں۔ ان کے اعزاز میں سوشل سوسائٹی موربہ کی جانب

سے ... داہی تقریب سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر سیف الدین مرد ھنشے کی صدارت میں منعقد کی گئی جس میں محترمہ چلوان صاحبہ کے شوہر قاسم چلوان صاحب بحیثیت مہمانِ خصوصی شریک تھے۔

جلسے کی ابتداء الحاج مولانا یعقوب دھنشے کی تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ طالبات نے حمد و نعت کا نذرانہ پیش کیا۔ اس کے بعد اسکول کے سابق سینئر کلرک بندر کر ابراہیم طاہر کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ صاحبِ اعزاز کی گلپوشی ایم اے ہرنیکر کے دستِ مبارک سے کی گئی۔ اسکول کے ہیڈماسٹر ابوالکلام خان نے مہمانوں کو گل پیش کئے۔ اراکین انتظامیہ نے معارف القرآن کی آٹھ جلدیں اور اسٹاف ممبران نے بخاری شریف کی تین جلدیں اور شال بطور نذرانہ چلوان میڈم کو پیش کیں اس موقع پر اسکول ہذا کے ہیڈماسٹر و سابق ہیڈماسٹر ایس ڈی اتارکر، اسٹاف ممبران، مورہ کے سرپنچ اقبال قادر دھنشے، ڈاکٹر معین الدین راؤت، ڈاکٹر محسن راؤت، راہٹویلکر زین الدین اور طلبہ نے محترمہ میمونہ قاسم چلوان کی تعلیمی و تدریسی خدمات پر روشنی ڈالی۔

اپنی تقریر میں چلوان میڈم نے اراکین انتظامیہ اور اسٹاف ممبران کے بھرپور تعاون کا اعتراف کیا۔ انہوں نے اسکول کے لئے ڈھائی ہزار روپے غریب طلبہ کے فنڈ کے لئے -/250 روپے اور ہر سال دسویں اور بارہویں جماعت سے انگلش مضمون میں اول آنے والے طلباء یا طالبات کے لئے ایک ہزار روپے کے عطیات پیش کئے۔ خطبۂ صدارت کے بعد شکریہ ادا کیا۔

انصاری مختار احمد۔ مورہ

کارگل کے شہیدوں کو سلام

ای۔ ایس۔ انگلش اسکول لوٹ تو ژیل کے طلباء و طالبات نے ۳۱ر جولائی ۱۹۹۹ء کو کرگل کی کامیابی پر فوج کو خراج تحسین اور شہید ہونے والے بہادروں کو گیتوں اور تقریروں سے خراج عقیدت پیش کیا۔ دورانِ تقریب ماحول بہت مغموم و سوگوار تھا۔ پروگرام کا آغاز حسین خان دیشمکھ کی تلاوتِ قرآن سے ہوا۔ نظامت کے فرائض نوشاد اعظمی صاحب نے انجام دیئے۔ اغراض و مقاصد اسرار دیشمکھ صاحب نے پیش کیا۔ صدر مدرس سید نظام الدین صاحب نے بہادر فوج کی قربانیوں کے ذکر اور دعاؤں سے پروگرام کا افتتاح کیا۔ طلبہ نے کرگل میں شہید ہونے والے فوجی بھائیوں کے خاندان کے لئے پانچ ہزار روپے کا نذرانہ پیش کیا۔ پروگرام کے اہتمام میں احمد سر، فیروز سر، میڈم رقیہ اور اسٹاف ممبران نے بھرپور حصہ لیا۔

مرسلہ۔ رشیقہ نوشاد اعظمی۔ جماعت نہم

راجیواڑی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں فروغ تعلیم کی طرف ایک اور قدم

۲۶ر جولائی ۱۹۹۹ء کا سورج الین۔ پی۔ ایم اردو ہائی اسکول کے روشن مستقبل کا پیغام لے کر طلوع ہوا جب محترم لیاقت حاجی عثمان کاپڑی کے مالی تعاون سے ایک کشادہ سائنس ہال کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا۔ لیاقت صاحب یہ ہال اپنی والدہ مرحومہ حبیبہ حاجی عثمان کاپڑی کی یاد میں تعمیر کروا رہے ہیں۔ موصوف کی یہ خواہش ہے کہ یہ اسکول جلد ہی جونیئر کالج بن جائے۔ اس سمت میں

کوششیں بھی جاری ہیں۔ سائنس ہال کا سنگِ بنیاد گاؤں کے فعال سرپنچ جناب اشرف ابراہیم کاپڑی نے رکھا۔ ساتھ ہی ساتھ طالبات کے لئے علیحدہ ٹوائیلٹ کی تعمیر کا کام بھی شروع کیا گیا جس کے اخراجات محترم اشرف حسین کچرے صاحب نے اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ سنگ بنیاد کی اس خوشگوار تقریب میں الحاج مراد عبدالرحمٰن کاپڑی، رزاق حسین چافیکر ، لیاقت لمباڑے صاحب، صدر مدرس مسیح الدین صاحب غوری اور صدر جماعت المسلمین ابراہیم عثمان کاپڑی صاحب موجود تھے۔ ان کے علاوہ گاؤں کی دیگر مقتدر شخصیات میں قاضی اقبال عباس، الحاج عمر حسین کربیلکر الحاج عبدالرحمٰن بالاکاپڑی اور لیاقت داؤد چافیکر صاحب بھی شریک تھے۔

اشرف ابراہیم کاپڑی

شاندار کامیابی

مولانا آزاد ہائی اسکول مقام پانگلولی، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ سے امسال اسکالر شپ کے امتحان میں پانچ طلبہ و طالبات کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ جن میں سے دو طالبات نسرین عبدالحمید

نسرین عبدالحمید کونچالی

اسماء اسلم سرکھوت

کونچالی و اسماء اسلم سرکھوت کو اسکالرشپ کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ ان تمام طلبہ و طالبات کی بہترین کامیابی پر صدر مدرس و تمام اساتذہ کرام انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

موسیٰ نیوریکر کی سبکدوشی

گولکوٹ ، تعلقہ چپلون مرکزی اردو اسکول کے سینئر صدر مدرس جناب موسیٰ نیوریکر کی ۳۷ سالہ خدمات سے سبکدوشی کے وقت گولکوٹ میں ڈاکٹر اسحاق خلیب صدر گولکوٹ ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر صدارت اور چپلون تعلقہ کے فعال آمدار جناب بھاسکر راؤ جادھو کے ہاتھوں جناب نیوریکر صاحب کو گلدستہ اور شال کے ذریعہ اعزاز دیا گیا۔ اس پروگرام کا اہتمام گولکوٹ ایجوکیشن سوسائٹی، گرام سیکشن سمیتی، ینگ بوائز سوشل گروپ، گولکوٹ اردو ضلیکشک ورگ ، خدیجہ انگلش میڈیم اسکول و اسٹاف اور اساتذہ سرپرست تنظیم وغیرہ نے کیا تھا۔

آدرش ہائی اسکول کرجی میں اساتذہ اور سرپرستوں کی انجمن کا قیام

۲۵ر جولائی ۱۹۹۹ء کو آدرش ہائی اسکول کرجی تعلقہ کھیڈ میں انتظامیہ ، سرپرست اور اساتذہ کی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں کثیر تعداد میں کرجی، راجویل، بہرولی، شرشی اور آشٹی کے سرپرست حضرات نے شرکت کی۔ اس میٹنگ کی صدارت تعلیمی انجمن کرجی کے چیئرمین جناب حسین ملاجی نے کی، انہوں نے سرپرستوں سے اپیل کی کہ

طلبہ میں تعلیم کے بارے میں جو عدم دلچسپی ہے، اسکو دور کرنے کے لئے سرپرست اساتذہ سے تعاون کریں۔ اسی میٹنگ میں اساتذہ اور سرپرستوں کی ایک انجمن کا قیام عمل میں آیا، جس کے سکریٹری راجویل کے جناب فضل الدین عباس حمدولے کو نامزد کیا گیا، اس میٹنگ میں کئی سرپرستوں اور اساتذہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

المرسلہ رفیق ابراہیم پرکار

ساؤتھ افریقہ میں میلاد النبی پروگرام

ساؤتھ افریقہ میں ۲۷؍ جون ۱۹۹۹ء کو مسجد کے چیئرمین جناب شریف جنجرکر کی زیرِ قیادت جشن عید میلاد النبی ﷺ منایا گیا جس میں حسب سابق قاری، حفاظ، نعت خوان مدرسے کے اساتذہ، طلباء و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ مسجد کے امام جناب عبدالوہاب حمدولے نے پراثر عالمانہ خطبہ دیا۔ جناب زین الدین حمدولے نے ٹرسٹی اور اراکین کمیٹی کی تعلیمی و معاشرتی سرگرمیوں کا بالتفصیل جائزہ پیش کیا بعد از ظہر لوگوں نے کثیر تعداد میں طعام تناول فرمایا۔ طعام کے منتظمین جناب K.W. پرکار، جناب عمر خان مہاڈک، جناب احمد پٹھان اور جناب جہانگیر خان دلوائی تھے۔ اس کے بعد مسٹر اچار جناب یاسین پنگارکر اور بادشاہ بھائی اور قادر چوگلے کی رہنمائی میں جلوس خورشید الاسلام ہال سے حبیبہ برگیڈر مارچ کرتا ہوا واپس حسامی مسجد لوٹا۔ مسلم ویوز کے مارکٹنگ ڈائریکٹر جناب عباس روماتے نے جلسہ و جلوس کی فلم بندی کی اس طرح بہار آفریں ماحول میں پرچم لہرایا گیا اور سلامی کے ساتھ جلوس انجام کو پہنچا۔

مرسلہ۔ ابراہیم خلفے کیپ ٹاؤن

سرفروشانِ کارگل کے لواحقین کی امداد

۱۶؍ جولائی کا دن اہلیانِ راجیواڑی کے لئے جذبہ حب الوطنی سے سرشاری کا دن تھا۔ اردو ہائی اسکول و پرائمری اسکول کے طلبہ و طالبات، گرام پنچایت راجیواڑی کے اراکین، گاؤں کی معتبر شخصیات اور اساتذہ کرام پرائمری اسکول کے احاطے میں جمع ہوگئے، جہاں صدر انتظامیہ اردو ہائی اسکول جناب لیاقت لسباڑے، سرپنچ جناب اشرف کاپڑی، نائب سرپنچ جناب اقبال قاضی صدر مدرس مسیح الدین صاحب غوری، پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب شیخ حسین پانساری موجود تھے۔ ۹ بجے صبح پروگرام کا آغاز ہوا۔ غوری صاحب نے پروگرام کی غرض و غایت پیش کی۔ اور شیخ حسین پانساری صاحب نے کارگل کے شہیدوں کو بڑے جذباتی انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ طلبہ اور طالبات نے حب الوطنی اور جوشِ قومی پر مبنی ترانے گائے۔ اس کے بعد ایک جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے ساتھ ہی گھر گھر جاکر شہیدوں کے لواحقین کی امداد کے لئے رقم جمع کی گئی جس میں گاؤں کے ہر فرد نے اپنا تعاون پیش کیا۔ کل -/8312 روپیہ جمع ہوئے اور یہ رقم سینٹرل ڈیفینس فنڈ کو روانہ کردی گئی۔

مرسلہ۔ اشرف کاپڑی

آدرش ہائی اسکول کرجی میں طلبہ کی کابینہ کیلئے انتخابات

آدرش ہائی اسکول کرجی،

صاحب نے تصنیف کی ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ پوری کتاب میں کہیں بھی نقطے والے الفاظ استعمال نہیں کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب نواز پبلی کیشنز نے شائع کی ہے۔

اردو اسکول میں یونیفارم کی تقسیم

سالواڑ ناکہ مہاڈ رکشا یونین کی جانب سے نگرپالیکا اردو اسکول مہاڈ میں سرپرستوں کی میٹنگ میں غریب اور ضرورتمند طلباء وطالبات کو مفت یونیفارم تقسیم کیا گیا۔ تقریب کی صدارت مہاڈ نگرپالیکا کے پرشاسن ادھیکاری موہتے صاحب نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جماعت المسلمین مہاڈ کے صدر محمد علی پانساری، رکشا یونین کے صدر عبدالستار ترے اور اسکول کی صدر معلمہ گھولے آپا جان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

صفحۂ خواتین

قارئین بخوبی واقف ہونگے کہ ہم آپ کے ذوق مطالعہ کو مد نظر رکھتے ہوئے نقش کوکن کو خوب سے خوب تر بنانے میں اپنی بساط بھر کوشش کرتے رہتے ہیں۔ خبر و اذکار، معلوماتی مضامین یہ تمام اسی ذوق کی تسکین کے لئے ہے۔ چونکہ نقشِ کوکن کے قارئین میں ایک کثیر تعداد خواتین کی بھی ہے اس لئے ہم آئندہ ماہ سے خواتین کے لئے ایک خصوصی کالم "صفحۂ خواتین" شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں (جو اس سے قبل بھی شروع کیا گیا تھا مگر حالات کی ناسازی کے تحت بند ہوگیا تھا) اس کے لئے ہم نے الف۔ شین کی خدمات حاصل کرلی ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ خواتین اپنے اس کالم "صفحۂ خواتین" کو نقش کوکن کے صفحات میں کس طرح قائم رکھتی ہیں۔ تو پھر خواتین ادیر کس بات کی؟ اٹھائیے قلم اور لکھئے اپنی من پسند باتیں، چاہے وہ باورچی خانہ سے متعلق ہوں یا حسن و زیبائش یا پرورشِ اطفال سے ہم اسے شائع کریں گے۔ آپ اپنے تعاون سے اس کالم کو کارآمد اور مفید بنائیے ہم الف۔ شین کے ذریعہ بہتر سے بہتر۔ تو پھر ہم آپ کے تعاون کے منتظر ہیں۔

(مدیر)

۱۳ سال کی عمر میں عالمہ

ایک معجزہ

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی تعلقہ داپولی، ضلع رتناگیری کے پرنسپل جناب جاوید ظفر عابدی صاحب کی ۱۳ سالہ لڑکی صائمہ نے جامعۃ الصالحات رامپور (یوپی) سے عالمیت کا کورس مکمل کرلیا ہے۔ جامعہ کی تیس سالہ تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اتنی کم عمری میں کوئی لڑکی عالمہ کی سند حاصل کی ہو۔ جامعۃ الصالحات رامپور ہندوستان میں لڑکیوں کا اعلیٰ ترین ادارہ ہے جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے منظور شدہ ہے۔

صائمہ عابدی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں B.A. میں داخلے لے سکتی ہے مگر اس نے فضیلت کا مزید ۲ سالہ کورس مکمل کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اس سال فاضلہ اول میں داخلے لے رہی ہے۔ صائمہ کے والد جناب جاوید ظفر عابدی صاحب نے کہا کہ صائمہ کی خود اعتمادی، محنت اور اللہ کی رحمت سے ہی یہ کامیابی ممکن ہوسکی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اسے شروع سے ہی دینی ماحول فراہم کرتے رہے

جس سے صائمہ عابدی کا مزاج دین کی جانب مائل ہوتا چلا گیا۔ اور آج وہ عالمہ کے بلند مقام پر فائز ہو چکی ہے۔

ادارہ نقش کوکن جناب جاوید ظفر عابدی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

شادی خانہ آبادی

ابوالاعلیٰ محسن شہاب　　یاسمین دیشکھ
عرفان محسن شہاب　　صالحہ کھوت

جناب محسن شہاب (متوطن بانکوٹ) جو عرصہ دراز تک نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں، کے دوسرے صاحبزادے ابوالاعلیٰ محسن شہاب کی شادی توڑیل ضلع رائیگڈھ کے جناب محمد علی دیشکھ صاحب کی دختر یاسمین کے ساتھ بتاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۹۹ء کو توڑیل میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

ابوالاعلیٰ عرصہ تک ہفت روزہ شودھن سے وابستہ رہے۔ ان کی تعلیم مالیگاؤں اور دہلی جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ہوئی ہے وہ ماڈرن عربک میں ڈپلومہ کی ڈگری حاصل کئے ہوئے ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی عرفان محسن شہاب جو فی الوقت ملک کی ایک مشہور شپنگ کمپنی میں ملازم ہیں، ان کی شادی صالحہ حسین کھوت جو عالمہ ہیں کے ساتھ اسی روز شام کو نیرول نئی ممبئی میں عمل میں آئی۔ بعد نکاح نیرول میں ولیمہ کا پروگرام رکھا گیا تھا جس میں تمام دوست و احباب شریک ہوئے۔

جناب صغیر احمد ڈانگے کو مبارکباد

جناب صغیر احمد ڈانگے (منیجنگ ڈائرکٹر ڈانگے گروپ آف کمپنیز نالاسوپارہ) کی دختر کا نکاح جناب اسد اسماعیل قریشی ساکن ورسوا ممبئی کے ساتھ ۲۴ر جولائی ۱۹۹۹ء کو بحسن و خوبی انجام پایا۔ نکاح قاضی محمد صالح لونڈے صاحب نے پڑھایا۔ اس مبارک تقریب نکاح میں جناب محمد رشاد بڑے، جناب رضوان حارث صاحب، جناب عبدالغنی پٹیل کلوا، جناب ابوبکر فقیہ بھیونڈی، جناب عرفان بھورے نائب صدر ضلع پریشد تھانہ، جناب محمد حسین ہوائی، جناب عابد چاوڑے، جناب نجیب چاوڑے، ڈاکٹر ذکی ڈانگے، ڈاکٹر طارق قاضی، جناب سعد قاضی، جناب عبدالحق پٹیل، جناب حبیب سیٹھ پٹیل وغیرہ حضرات نے شرکت فرمائی۔ امام جامع مسجد نے تلاوت کلام پاک سے مستفیض فرمایا۔ جناب کلامی صاحب نے نکاح کی اہمیت و ضرورت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر جاوید گھلٹے کے کلینک کا افتتاح

جناب ابراہیم گھلٹے متوطن اُسرول، مروڈ جنجیرہ کے فرزند اور ہونہار ڈاکٹر جاوید کے کلینک "Getwell Clinic" کا افتتاح مشہور ڈاکٹر امین ویرانی کے دست مبارک سے ۱ر اگست ۱۹۹۹ء کی صبح ساڑھے دس بجے بی، اے درگاہ روڈ، وڈالا ایسٹ (وڈالا پولس اسٹیشن کے قریب) ممبئی ۳۷ میں بڑی شان سے عمل میں آیا۔ اس شاندار تقریب میں ڈاکٹر جاوید کے اعزا دوست و احباب اور خیر خواہوں نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے نوجوان ڈاکٹر کو کامیابی اور ترقی کے لئے دعائیں اور نیک خواہشات پیش کیں۔

ڈاکٹر عاشق اے راول
کی فخریہ پیش کش

پرنس علی خان اسپتال Dornier (Germany) سے مزین

پرنس علی خان اسپتال مجگاؤں بمبئی کئی خصوصیات کا حامل ہے جس سے تمام قوم کے لوگ مستفیض ہوتے ہیں۔ جدید آپریشن کامپلکس،

Intensive Care Unit, Artificial Kidney dialysis Unit, Line C T Scanner and Co^2 Laser equipment for Endoscopic Laser Surgery

وغیرہ جدید آلات اور اعلیٰ طبی ماہرین کی خدمات میسر ہونے کی وجہ سے پرنس علی خان اسپتال عمدہ اور اعلیٰ طبی علاج و سہولیات مہیا کر سکتا ہے۔ اس اسپتال میں ۱۲۰ Beds ہیں۔ یہ امر باعث فخر ہے کہ Dornier (Germany) نے بمبئی میں اپنی پہلی Dornier Alpha مشین نصب کرنے کے لئے پرنس علی خان اسپتال کا انتخاب کیا ہے۔ جس کے ذریعہ مناسب داموں پر Lithotripsy (بغیر آپریشن سے پتھری کو ضائع کرنا) کی جائے گی۔ یہاں قابل اور تجربہ کار یورولاجسٹ کے ذریعہ علاج ہوتا ہے۔ مریضوں کے لئے تمام کام کے دنوں ESWL کی سہولت مہیا ہے۔

(Extra Corpareal Shock Wave Lithotripsy)

(Per Cutaneous Nephorolithotripsy) PCNL

Ureterorenoscopy جدید ترین آلات کی ... ہے۔

ESWL

(Extra Corpareal Shock Wave Lithotripsy)

ESWL تمام اقسام کی پتھری کے لئے سب سے مؤثر طریقۂ علاج ہے۔ Dornier Compact Alpha Lithotripter الکٹرو میکنیک شاک لہریں پیدا کرتا ہے جس سے پتھری انتہائی مہین اور باریک ذرات میں تبدیل ہوتی ہے یہ ذرات دو ملی میٹر سے بھی کم جسامت رکھتے ہیں اور بغیر تکلیف کے پیشاب کے ذریعہ خارج ہوتے ہیں۔

فوائد: ● بڑے آپریشن کو ٹالتا ہے

● Anaesthesia کی کوئی ضرورت نہیں

● Blood Transfusion کی کوئی ضرورت نہیں

● HIV(AIDS) کا کوئی خطرہ نہیں۔

● طریقۂ علاج میں کوئی تکلیف نہیں ● مریض اپنی ڈیوٹی پر جلد ہی حاضر ہو سکتا ہے۔ ● تمام عمر کے افراد کے لئے مناسب ہے ● پتھری کے تمام امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ ● ایسے مریض جن کے لئے کوئی خطرہ (Risk) نہیں لیا جا سکتا ان کے لئے واحد طریقۂ علاج ہے۔ ● بار بار پتھری ہو جاتی ہے اس صورت میں یہ

عمدہ طریقۂ علاج ہے۔ ● Kidney (گردے) یا دوسرے اعضاء کے لئے کوئی نقصان نہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے رابطہ قائم کریں۔

Dr. Ashiq A. Rawal
(M S M ch)
Consulting Urologist
208, Modi Chambers,
French Bridge Corner,
Opera House, Mumbai 400 004
Tel . 3883764, 385 3149

Dr. Reshma Arshad
Lithotripsy Dept
Prince Aly Khan Hospital,
Aga Hall, Nesbit Road,
Mazgaon, Mumbai- 400 010
Tel 375 4343,3754422,375 8871

عارف پٹیل کو مبارکباد

پنویل ایجوکیشن سوسائٹی جس کے زیر اہتمام تین ہائی اسکول، تین پرائمری اسکولس اور ایک جونیئر کالج چلتے ہیں، اس سوسائٹی کے انتخابات میں عارف شفیق پٹیل کو اتفاق رائے سے سوسائٹی کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

کونڈیولی اردو اسکول میں طلباء کی کابینہ منعقد

کونڈیولی (کھیڈ) مثالی مدرسہ کونڈیولی اردو میں نئے تعلیمی سال (۲۰۰۰ء - ۱۹۹۹ء) کے لئے طلباء وطالبات کی حسب ذیل کابینہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

فضل محمد علی ملاجی — وزیر اعظم
سمرین محمود ماپکر — نائب وزیر اعظم
مبین ابراہیم میکر

وزیر صفائی (اسکول کمرے)
شہباز حسین میاں میکر — وزیر دعا
حسن میاں عبدالصمد پوتریک

وزیر کھیل (مقابلے وسجاوٹ)
عائشہ بی عبدالغنی پوتریک

وزیر صحت وصفائی
ضیاءالحق احمد میکر — وزیر تعلیم

مندرجہ بالا وزراء کے چناؤ کے بعد نظم وضبط کے ساتھ مدرسہ کے تعلیمی کاموں کی شروعات کی گئی ہے۔ مندرجہ بالا تمام وزراء کے اعزاز میں مدرسہ کے صدر مدرس جناب عبدالرؤف غلام محی الدین سروے نے ایک ایک گلاب کا پھول پیش کیا۔

آپ پوچھئے ہم بتائیں گے

از مسٹر تابڑ توڑ

قارئین کے پیہم اصرار پر یہ سلسلہ جو پچھلے چند سالوں سے منقطع تھا دوبارہ شروع کیا جارہا ہے۔

اپنے سوالات (زیادہ سے زیادہ تین) صاف، خوشخط اور دو سطروں کے درمیان کافی فاصلہ چھوڑ کر لکھئے اور پتۂ ذیل پر ارسال فرمائیں۔ سوالات مختصر ہوں جن کے جوابات بھی مختصر دیئے جاسکیں اور وہ نہ صرف آپ کی بلکہ قارئین کی بھی دلچسپی کا باعث بنیں اور ان کی معلومات میں اضافہ کریں۔

خیال رہے کہ نقش کوکن دینی یا سیاسی پرچہ نہیں ہے۔ سوال بھیجنے والے کا نقش کوکن کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔

پتہ: مسٹر تابڑ توڑ
کیر آف
ماهنامه نقش کوکن
۴۳۔اے، ایم ڈی نائیک روڈ،
مجگاؤں ممبئی۔ ۴۰۰۰۱۰

شبانہ اعظمی کو ایک اور عالمی اعزاز

مشہور اداکارہ اور راجیہ سبھا کی ممبر شبانہ اعظمی کا شمار اب دنیا کی ان عظیم شخصیات میں ہو گیا ہے جنہیں جنیوا کنونیشن کی ۵۰ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک خصوصی اپیل پر دستخط کرنے کے لئے جنیوا مدعو کیا گیا۔ شبانہ اعظمی کا انتخاب انٹر نیشنل ریڈ کراس نے کیا ہے۔ یہ ایک طرح سے شبانہ کی سماجی خدمات کا اعتراف ہے۔ شبانہ اعظمی نے بتایا ہے کہ یہ فیصلہ ان کی مثبت سماجی سرگرمیوں اور کامیابیوں کی وجہ سے کیا گیا۔

اسٹیٹ بینک آف انڈیا کرجی کی جانب سے تقسیم انعامات

کرجی۔ (کھیڈ، رتناگیری)

اسٹیٹ بینک آف انڈیا، کرجی کی طرف سے ۶ / اگست ۱۹۹۹ء کو آدرش ہائی اسکول، کرجی میں تقسیم انعامات کا پروگرام شری ڈی ڈی مراٹھے چیف منیجر کھیڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں، کرجی تعلیمی انجمن کے چیئرمین الحاج حسین عبدالغنی ملاجی مہمان خصوصی تھے۔

پروگرام کا آغاز ماسٹر ظہیر داؤد پرکار کے تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ترنم پٹیل اور دیگر طالبات نے حمد اور استقبالیہ گیت پیش کیں۔ اس کے بعد برانچ منیجر شری ڈی ڈی جلگاؤنکر نے آدرش ہائی اسکول، کرجی کے ہشتم تا دہم کے اول تا سوم نمبرات سے کامیاب طلبہ کو قیمتی تحائف دیئے۔ شری مالی صاحب (کیندر پرمکھ) نے انعام یافتہ طلبہ اور اساتذہ کی تعریف کی اور بینک کے اس اقدام کی بھی تعریف کی کہ طلبہ کی ہمت افزائی کے لئے انہوں نے یہ پروگرام منعقد کیا۔ بعد ازاں مہمان خصوصی نے طلبہ کی ترقی کے لئے نیز بینک کے مثبت اقدام کے لئے اپنے زرین خیالات پیش کئے۔ صدر جلسہ شری ڈی۔ ڈی۔ مراٹھے نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ کرجی جیسے چھوٹے سے گاؤں میں بینکنگ سروس کے ساتھ یہاں سماجی اور تعلیمی خدمات میں بھی منیجر صاحب نے بے حد محنت کی ہے۔ سریہ کانت پراتے نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ شری کانچی بائیل نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا اور راشٹر گیت کے ساتھ یہ شاندار پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ۔ عبدالمنان شیخ

وی این کالج مہسلہ کا شاندار نتیجہ

کوکن انتی متر منڈل وسنت راؤ نائیک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ رائے گڑھ کا ٹی وائی بی اے T.Y.B.A. کا کل نتیجہ 81 فیصد رہا۔ شعبۂ اردو کی طالبہ شاذیہ قادری سیّد مشتاق احمد نے 68.5 فیصد مارکس لے کر رائے گڑھ کے تمام کالجوں میں اول پوزیشن حاصل کی۔ شاذیہ نے اردو کے تین پرچوں میں بالترتیب 72، 78 اور 75 مارکس لے کر کالج میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اسکے علاوہ شعبۂ اردو ہی کی طالبہ قیصری عبدالمجید مجاور نے 64 فیصد مارکس لے کر کالج میں دوسرا مقام حاصل کیا۔ شعبۂ اردو کی اس شاندار کامیابی پر جماعت المسلمین مہسلہ، ادارہ بزم اتحاد و ترقی شریوردھن نے صدر شعبۂ اردو پروفیسر شکیل شاہجہاں، پروفیسر باگل (ہندی

شعبہ) اور پرنسپل صاحبان کو مبارک باد پیش کی۔

ادارہ نشر و اشاعت وی این کالج، مہسلہ

شاذیہ قادری رائے گڑھ میں اول

کوکن انتی متر منڈل کے زیر اہتمام وسنت راؤ نائیک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ رائے گڑھ کی شعبۂ اردو کی طالبہ شاذیہ قادری سیّد مشتاق احمد نے امسال ممبئی یونیورسٹی کے ٹی وائی بی اے کے امتحان میں 68.5 فیصد مارکس لے کر رائے گڑھ کے سبھی کالجوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اردو کے تین پرچوں میں بالترتیب 72، 78 اور 75 مارکس لے کر کالج میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اس نمایاں کامیابی سے شاذیہ کے حوصلے بلند ہوئے ہیں اور وہ آئندہ آئی اے ایس کے امتحان میں شریک ہونا چاہتی ہے۔ خدا اسے کامیاب کرے۔ آمین

عربی، فارسی سنسکرت اور پالی اسکالروں کو ایوارڈ

نئی دہلی۔ حکومت نے عربی، فارسی، سنسکرت اور پالی زبان کے اسکالروں کے لئے اعزازی سند کا اعلان کیا ہے۔ عربی میں یہ ایوارڈ پروفیسر سیّد بدر الحسن عابدی، ڈاکٹر زبیر احمد فاروقی اور ڈاکٹر مشتاق کریم قدوائی کو دیا گیا ہے۔ فارسی زبان کے لئے ایوارڈ پانے والوں میں احمد عبدالقدیر انصاری، ڈاکٹر آصفہ زمانی اور سیّد عبدالرحیم شامل ہیں۔ سنسکرت کے ۱۵ ر اور پالی کے ایک اسکالر کو اس ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔

یہ ایوارڈ ہر سال یومِ آزادی کے موقع پر ممتاز اسکالروں کو متعلقہ زبانوں میں ان کی نمایاں خدمات کے لئے دیا جاتا ہے۔

بی ایچ ایم ایس میں کوکنی مسلم طالبہ نے ٹاپ کیا

ایس ایس سی سے لے کر پوسٹ گریجویشن تک کے امتحانات میں مہاراشٹر کے مختلف بورڈ اور یونیورسٹی کی میرٹ لسٹ میں مسلم طلبہ کا صرف دکھائی دینے کا نہیں بلکہ

سہلیبہ محمد علی چوگلے

چھا جانے کا سلسلہ جاری ہے اور اب چند روز پہلے ممبئی یونیورسٹی کے ہومیوپیتھی میڈیسن کے چار سالہ ڈگری کورس بی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس میں ایک مسلم طالبہ شہلینہ محمد علی چوگلے نے یونیورسٹی میں ٹاپ کرلیا اور یونیورسٹی کے گولڈ میڈل کی حقدار بھی قرار پائی۔

ایس ایس سی میں ۸۳ فیصد اور بارہویں میں سائنس میں ۸۸ فیصد مارکس حاصل کرنے والی یہ طالبہ رتناگیری ضلع کے کھیڈ تعلقہ کے گاؤں بہرولی کی رہنے والی ہے۔ اس کا رجحان بچپن ہی سے طب کی طرف تھا، ہومیوپیتھی میں دلچسپی تھی اس لئے اس کورس میں داخلہ لیا اور مسلسل محنت اور یکسوئی سے پڑھائی کرتے ہوئے یونیورسٹی میں

اوّل پوزیشن حاصل کی۔

شہلیہ منظم طریقے سے پڑھائی کے ساتھ نماز ضروری سمجھتی ہے کہ اس سے وقت کی پابندی آجاتی ہے۔ لہٰذا وہ نہ صرف اپنے گھر میں نماز کی پابند ہے بلکہ میڈیکل کالج میں بھی اپنے لاکر Locker میں جاء نماز رکھتی تھی اور ظہر و عصر کی نماز اپنی سہیلیوں کے ساتھ کالج میں ادا کرتی تھی۔

مرسلہ: مبارک کاپڑی

نوٹ: ڈاکٹر شہلیہ چوگلے کا تفصیلی تعارف (نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سلتھی اور ڈاکٹر موصوف کے ہم وطن جناب داؤد چوگلے کا پیش کردہ) آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمایئے۔

لاٹون میں اجلاس

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگیری میں ۹راگست ۱۹۹۹ء کو اس صدی کے آخری سورج گرہن کے تعلق سے اسکول ہذا کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی نے نہایت ہی تفصیلی طور پر طلبہ کو معلومات فراہم کیں اور اس کے تعلق سے سماج میں پھیلی ہوئی اندھی تقلید کے غیر سائنسی ہونے کی بات کو متعلقہ مثالوں کے ذریعہ واضح کیا۔

مورخہ ۹راگست ۱۹۹۹ء "یوم انقلاب" کے تعلق سے بھی طلبہ کو آزادیٔ ہندوستان کی تاریخ سے انتہائی دلچسپ اور پر اثر انداز میں روشناس کرایا اور حب الوطنی کے جذبے کو ہر ہندوستانی کے دل میں برقرار رکھنے کے لئے موثر طریقے پر قوم کی پہل کو بیان کیا۔

انصاری اشفاق احمد، شعبہ نشرواشاعت

نجیب سولکر کی امتیازی کامیابی

مستری ہائی اسکول کے سابق صدر مدرس جناب آئی وائی سولکر کے صاحب زادہ ماسٹر نجیب اسماعیل سولکر نے بی۔ ای (میکانک) میں 66% مارکس لے کر امتیازی کامیابی حاصل کی۔ رتناگیری کے پالی ٹیکنک سے ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد نجیب سولکر نے مخدوم کالج آف انجینئرنگ جے سنگ پور میں داخلہ لیا اور یہ ڈگری حاصل کی۔

ماسٹر نجیب سولکر کرلا اردو اسکول کی ابتدائی تعلیم سے لے کر مستری ہائی اسکول کی ثانوی تعلیم کے دوران امتحانات اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں میں نمایاں کامیابی کے ساتھ تمام طلباء میں ممتاز رہے۔ انہیں اپنے والد بزرگوار جناب آئی وائی سولکر اور والدہ (پرائمری اسکول کی ٹیچر) عزیزہ اسماعیل سولکر کی سرپرستی اور رہنمائی حاصل رہی۔ فی الحال وہ مجگاؤں ڈاک بمبئی میں مرین انجینئرنگ کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی پر باشندگان کرلا اور مضافات رتناگیری کے باشندگان نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔

نامہ نگار۔ عبدالمجید مجگاؤنکر۔ کرلا

فرحان کالسیکر کی شاندار کامیابی

الحاج جناب عبدالرزاق کالسیکر صاحب کے چچازاد بھائی جناب محمد علی آدم کالسیکر کے صاحبزادے "فرحان" نے امسال سینٹ انتھونی

انگلش ہائی اسکول (واکولہ سانتا کروز) سے .S.S.C امتحان میں 85.73% مارکس لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی اور اپنے اسکول میں دوسرے نمبر پر رہے۔

فرحان شروع ہی سے نہایت ہی ذہین ثابت ہوا ہے اور اعلیٰ درجہ میں کامیابی حاصل کرتا رہا ہے۔ آگے کی تعلیم کے لئے فرحان نے اندھیری کے بھونس کالج میں سائنس میں داخلہ لیا ہے۔ ہم فرحان کو مستقبل میں اعلیٰ تعلیم میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔ آمین

برہانی کالج میں سیدنا صاحب کی سالگرہ کا شاندار جشن

برہانی کالج کے بانی داؤدی بوہرہ قوم کے روحانی پیشوا ۵۲ ویں داعیٔ مطلق سیّدنا ڈاکٹر محمد برہان الدین صاحب کی اٹھاسیویں سالگرہ کے پرمسرّت موقع پر برہانی کالج ہال میں منعقد جشن کی صدارت فرماتے ہوئے برہانی کالج کے آنریری جوائنٹ سکریٹری جناب عبدالحسین بھائی صاحب نے سیّدنا صاحب کی تعلیمات پر مفصل روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی صدر انجمن اسلام ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا نے اپنی تقریر میں ۵۱ ویں داعی مطلق سیّدنا طاہر سیف الدین صاحب کی سماجی و تعلیمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۵۲ ویں سیّدنا صاحب نے اپنے والد محترم کے ادھورے کاموں کو بحسن و خوبی پورا کیا ہے۔ جامعۃ السیفیہ (سورت) اور برہانی کالج اس کی بہترین مثال ہیں۔

مشہور خطاط جناب نور الدین آزاد نے سیّدنا صاحب کی شخصیت کے روشن پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ برہانی کالج کے پرنسپل شیخ قربان سعید نے تمام مہمانان و حاضرین کا استقبال کیا۔

فاطمی کلچرل سیل کی جانب سے اس پروقار تقریب میں سلائیڈ شو کے ذریعہ سیّدنا صاحب کی زندگی کی جھلکیاں پیش کی گئیں۔ نظامت کے فرائض پروفیسر قاسم امام نے انجام دیئے جبکہ اسٹوڈنٹس کی جانب سے فاطمہ امبریلی والا نے شکریہ ادا کیا۔

یوم آزادی کے موقع پر اقبال میمن (آفیسر) نے پرچم کشائی کی

پندرہ اگست ۱۹۹۹ء یوم آزادی کے موقع پر ناگدیوی اسٹریٹ قصائی محلہ، کرافورڈ مارکیٹ میں "نسکو" کی جانب سے مہمان خصوصی جناب اقبال حمید میمن (آفیسر) کے ہاتھ پرچم کشائی کی گئی۔ اس موقع پر پائیدھونی پولس چوکی کے سینئر پولس انسپکٹر جناب لہارے صاحب، گائیکواڑ صاحب، چٹلے صاحب، گوسامی صاحب اور دیگر افسران موجود تھے۔ قومی ترانہ کے بعد جناب اقبال حمید میمن نے عوام سے خطاب کیا۔ مسلم علاقے میں حب الوطنی کے جذبے سے سرشار "نسکو" کمیٹی کے ممبران جناب رحیم سورتی، شیخ ساجد، نور محمد کشمیری اور شیخ محبوب کو اس پروگرام کے انعقاد کے لئے اقبال میمن نے مبارک باد پیش کی۔

بمبئے گرلس ہائی اسکول اور طاہری ہائی اسکول کے ٹیچرس طلبہ و طالبات۔ این۔ سی۔ سی یونیفارم میں ملبوس بینڈ اسکواڈ کے ساتھ سلامی پیش کی۔ جناب شمیم اعجاز نے وطن پرستی کے اشعار کے ساتھ نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ آخر میں جناب رحیم سورتی نے تمام مہمانوں کا

مرسلہ: رحیم سورتی

لاٹون اسکول میں شہیدانِ کرگل کو خراج عقیدت

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈن گڑھ، ضلع رتناگیری میں ۱۱ر اگست ۹۹ء کو منعقدہ اجلاس میں اسکول کے طلبہ اور اسٹاف ممبران کو خطاب کرتے ہوئے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی نے پاکستانی دراندازی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل بھی پاکستان نے اس طرح کی کئی ناپاک کوششیں کر چکا ہے اور ہر بار اس کو شرمناک شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

حالیہ کرگل جنگ میں ہمارے فوجی نوجوانوں نے جس جوانمردی سے دراندازوں کو پسپا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حالانکہ وطن کی حفاظت میں ہمارے کچھ جوان شہید بھی ہوئے، مگر تمام ہندوستان ان کے اس جذبے کی قدر سے سرشار ہو کر ان کے لواحقین کو مالی امداد دے کر خراج تحسین دے رہے ہیں۔ ہم تمام اسٹاف، ممبران ایک روز کی تنخواہ اور ہر طالب علم اپنی حسب حیثیت مالی تعاون مورخہ ۱۵ر اگست تک جمع کر کے اپنے جذبات کو مالی امداد کی صورت میں کرگل فلاحی ادارہ کو روانہ کریں گے۔ اس پر سبھی نے لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعاون دینے کا عہد کیا۔

مرسلہ انصاری اشفاق احمد

انجمن شریوردھن کھیلوں میں سربلند

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شریوردھن نے تعلقہ سطح پر ہوئے انٹر اسکولس اتھلیٹک مقابلوں میں شاندار کامیابی حاصل کر کے ضلع رائے گڈھ میں اپنا مقام بنالیا ہے۔ ذیل کے طلبہ وطالبات نے اسپورٹس ٹیچر جناب افضل خان پٹھان کی نگرانی میں دوڑ۔ گولہ پھینک، تھالی پھینک اور ریلے دوڑ میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔

۱۰۰، ۲۰۰، ۴۰۰ میٹر دوڑ

۱۰۰×۴ ریلے دوڑ (اوّل) مبشر محی الدین ٹھانگے، نزہت عبدالعزیز آرائی، سیما حنیف کھمکر، شازیہ اقبال آرائی (دوم) الماس اکبر لوگڈے، زرتاب اسرار کردمے (سوم)

۴۰۰ میٹر دوڑ عظمیٰ کبیر کردمے

۱۰۰، ۲۰۰، ۴۰۰ میٹر دوڑ

(اوّل) عظمیٰ کبیر کردمے، شاہد عبدالحق ساوئیلکر (دوم) سلمان محمود قاضی

گولہ پھینک (اوّل) سلمان محمود قاضی (دوم) نعیم ریاض پٹھان، ہدیٰ زبیر کردمے (سوم) نظیفہ شاہ نواز کھمکر

تھالی پھینک (اول) سلمان محمود قاضی، ہدیٰ زبیر کردمے (دوم) زرتاب اسرار کردمے (سوم) عذرا فاروق آرائی، نظیفہ شاہ نواز کھمکر۔

شمش پیرزادہ ایوارڈ

صحافت اور علم و ادب میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو ہر سال انجمن اسلام کی جانب سے ۵ ہزار روپے اور اسناد پر مشتمل ایوارڈ دیا جائے گا، جس کا اعلان انجمن اسلام بمبئی کے صدر اور سابق وزیر حکومت مہاراشٹر جناب اسحٰق جمخانہ والا صاحب نے ۴ر اگست کو اکبر پیر بھائی ہال انجمن اسلام میں منعقدہ تعزیتی نشست بعنوان ”مولانا شمش پیرزادہ

حیات و خدمات" میں کیا۔ اس سادہ مگر باوقار تقریب میں عمائدین شہر کے علاوہ مولانا مختار احمد ندوی صاحب، مولانا مرحوم کے عزیز دوست اور ساتھی جناب شہاب بانکوٹی صاحب اور نقش کوکن کے مدیر اعلیٰ و ماہر نفسیات جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے بھی شرکت فرمائی ۔ محترم ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کی صدارت میں یہ تعزیتی نشست شام ۵ تا ۳۰۔۷ تک جاری رہی جس میں مولانا مرحوم کی حیات و خدمات پر مختلف مقررین نے اظہار خیال فرمایا۔

مولانا مختار احمد ندوی صاحب نے کہاکہ مولانا مرحوم کے انتقال سے صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام ایک عظیم عالم دین سے محروم ہوگیا ہے ۔ محترم ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے کہاکہ مولاناؒ ایک مبلغ، مفکر، مدبّر محقق، اور مترجم تھے ۔ ان پر بہترین خراج تحسین یہی ہوگا کہ ہم ان کے مشن کو مزید آگے بڑھائیں اور ان کے تحریر کردہ کتابوں کو تمام لوگوں تک پہنچائیں، انہوں نے مزید کہاکہ تعلیم یافتہ نوجوان ان پر P.hd کریں جس سے قوم کے سامنے ان کے کارنامے روشن ہو سکیں۔ جناب مولانا شہاب بانکوٹی صاحب جو مولانا مرحومؒ کے ہم دم و ہم نفس رہ چکے ہیں نے کہاکہ مولاناؒ کی زندگی ایک نمونہ تھی، وہ وقت کی بہت قدر کرتے تھے، میں نے اپنے دورِ رفاقت میں کبھی ایسا نہیں دیکھاکہ مولاناؒ نے کوئی لمحہ ضائع کیا ہو ۔ اسکے علاوہ مشہور صحافی اور مضمون نگار جناب حافظ محسن صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ پروگرام کا آغاز جناب سیّد حسن صاحب کے تلاوت کلام پاک سے ہوا اور ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب ڈائرکٹر ایکمیو زبیت المال نے نظامت فرمائی۔ مولانا غلام جیلانی صاحب کے دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

(الف۔ ش)

نصرت برمارے کی کامیابی

نصرت عبدالرزاق برمارے نے وی ۔ ایس پالی ٹیکنک چمبور سے الکٹرانک ڈپلوما مکمل کرلیا ہے ۔ وہ 75 51% نمبرات سے کامیاب ہوئے ۔ نصرت برمارے فی الوقت بروے نگر ، ایل آئی سی بلڈنگ 44/15 کرلا (ویسٹ) میں قیام پذیر ہیں ۔ تمام دوست و احباب ان کی کامیابی پر دعاء گو ہیں کہ اللہ انہیں مزید کامیابی عطا فرمائے۔

جدہ میں کل ہند مشاعرہ

گذشتہ مہینہ انٹرنیشل اسکول ہال (جدہ) میں ایک کل ہند مشاعرہ خاکِ طیبہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام معروف شاعر ظفر گورکھ پوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ انڈین کونسلیٹ افضل امان اللہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک تھے۔ اس مشاعرے میں ہزاروں کی تعداد میں اہل ذوق نے رات کے ساڑھے تین بجے تک شعراء کے کلام سے لطف اٹھایا ۔ مشاعرے سے پہلے سارے مدعو شعرائے کرام عمرہ اور زیارت کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ ہندوستان سے صدر مشاعرہ ظفر گورکھپوری، راحت اندوری، ساغر خیامی، غوث خواہ مخواہ، منظر بھوپالی، انجم رہبر، نسیم نکہت، پاپولر میرٹھی، مختار یوسفی، طالب خوندمری، فرید انجم، عظمت بھلاواں، یوسف الدین یوسف، اسلم فرشوری اور منور علی مختصر۔

منظور احمد۔ ممبئ

نیاز احمد ونو
اسمبلی کے امیدوار

نیشنلسٹ کانگریس پارٹی نے ماٹونگا حلقۂ انتخاب سے میونسپل [illegible] نیاز احمد ونو کو امیدوار نامزد کیا ہے۔

نیاز احمد ونو دو مرتبہ کانگریس اور فی الحال آزاد امیدوار کی حیثیت سے میونسپل الیکشن میں کامیاب ہوئے ہیں اور کارپوریشن میں گیارہ آزاد کارپوریٹروں کے لیڈر رہے۔ انہیں چھگن بھجبل نے ماٹونگا اسمبلی حلقہ سے ٹکٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

واگھیورے ہائی اسکول میں سورج گہن کے متعلق معلومات اور والدین اور اساتذہ کی انجمن کا قیام

۱۱ راگست ۹۹ء کو ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھیورے اردو ہائی اسکول میں والدین واساتذہ کی انجمن کا قیام جناب حسن میاں زھومبر کر کی صدارت میں عمل میں آیا۔ نبیل صابلے کی تلاوت کلام پاک کے بعد صدر مدرس ولیلے صاحب نے غرض و غایت اور استقبال کے فرائض انجام دیئے اور مکمل سورج گہن کے متعلق سیر حاصل معلومات بہم پہنچائی۔ اس موقع پر ۲۰ ویں صدی کے آخری مکمل سورج گہن کی مختلف تصاویروں کی نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا۔ ولیلے صاحب نے سائنسی نقطۂ نظر سے گہن کی وضاحت کرتے ہوئے اندھے عقائد کی پول کھول دی۔ بعد ازاں تعلیمی لائحہ عمل کے عہدیداران کا تقرر عمل میں آیا۔

صدر جناب حسن میاں باوا ولیلے (صدر مدرس)، سکریٹری جناب سید عتیق احمد (معاون مدرس) معاونان بالترتیب ہشتم، نہم اور دہم، سید سر، جاوید اختر، اور ایچ بی ولیلے ۔ سرپرست بالترتیب عبدالطیف پویکر، شیخ عثمان بغدادی اور عبدالغفور بابامیاں زھومبر کر۔

اس موقع پر گاؤں کے علم دوست حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کرکے اپنی ملی بیداری کا ثبوت دیا۔ ریفرشمنٹ تواضع کے بعد جناب سید عتیق احمد کے رسم شکریہ کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جاوید اختر شعبۂ نشرواشاعت

شیخ حسین قاضی

مہاڈ ضلع رائے گڈھ کی مقتدر اور معزز شخصیت جناب شیخ حسین عثمان قاضی نہ صرف اچھے تاجر، مخیر علم دوست اور سماجی خدمت گار ہیں بلکہ مخلص انسان بھی ہیں۔

موصوف نویوگ ودیا پیٹھ ٹرسٹ مہاڈ کے جس کے زیر اہتمام ایک پرائمری انگلش اسکول، ایک سیکنڈری اسکول، فارمیسی کالج پالی ٹیکنک، مراٹھی سیکنڈری اسکول جاری ہیں۔ آپ صدر ہیں۔ اسی طرح مہاڈ پولادپور تعلقہ مسلم امن کمیٹی کے بھی آپ صدر ہیں۔ الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کے آپ بانی چیئرمین ہیں۔ مہاڈ مسلم جماعت کے بھی آپ صدر ہیں۔

۱۹۸۵ء-۸۹ پانچ سالوں تک آپ مہاڈ میونسپلٹی کے کونسلر رہے۔

الامین ویلفیئر ٹرسٹ مہاڈ کے آپ ڈائریکٹر ہیں اور ارین کو آپریٹیو بنک کے سابق ڈائریکٹر ہیں ۔ شیواجی ودھیالیہ پچکروشی تیمکھر تعلقہ مہاڈ کے آپ سابق چیئرمین رہے ہیں۔ ان خصوصیات کے مالک جناب قاضی صاحب حالیہ الیکشن میں اسمبلی کے امیدوار ہیں۔

شادی خانہ آبادی

سرگروہ عبدالستار خان

روبینہ سید

کوکن مرکنٹائل کو آپریٹیو بنک لمیٹیڈ کے ڈائریکٹر اور ممبئی جنتادل کے جنرل سکریٹری ۔ گوونڈی حلقہ (ٹرامبے) کے سماج سیوک جناب سرگروہ دلاور علی خان کے بھانجہ عبدالستار خان اسمٰعیل سرگروہ کی عقد خوانی مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۹ء کو مقام پوسٹ، پیوے، تعلقہ گوہاگر، ضلع رتناگیری میں انجام پائی ۔ جس میں سرگروہ صاحب کے لاتعداد محبان نے شرکت کی۔

منجانب سراج الدین طاہر لانڈ گے

معاشی انقلاب کانقیب

آغازِ کاروبار

شہر آہن جمشید پور سے پابندی سے شائع ہونے والا اپنی نوعیت کا واحد پندرہ روزہ جس کا مقصد خاص ہے قوم کے بے روزگار افراد کو کم سرمایہ سے گھریلو صنعت قائم کرنے میں رہنمائی اور دیگر تجارتی معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ بہتر کیریئر کے انتخاب میں مدد کرنا رابطہ

AGHAZ-E-KAROBAR
Fortnightly
Baitul Amaan,
12/6 Zakirnagar, (East)
P O Azad Nagar,
Jamshedpur - 832 110
Tel 0657-461450,
Fax 0657-460253
E-mail ahmad @ dte vsnl net in

نوٹ نمونہ کی کاپی منگوانے کے لئے دو روپے کا ڈاک ٹکٹ ضرور روانہ کریں۔

مرول اردو اسکول میں تعلیمی رہنمائی کیلئے مبارک کاپڑی کے لیکچر کا انعقاد

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) انجمن تنظیم المسلمین کے تحت مرول اردو ہائی اسکول اور ماپ خان جونیئر کالج آرٹس ،اور کامرس میں دسویں جماعت کے طلباء و طالبات کی رہنمائی کے لئے ماہر تعلیم مبارک کاپڑی کے ایک تعلیمی لیکچر کا انعقاد اسکول کے کمپاؤنڈ میں کیا گیا۔ جس میں سیکڑوں بچوں نے اور اطراف کے اسکولوں کے اساتذہ اور پرنسپل نے شرکت کی۔ مبارک کاپڑی نے صبح ۱۰؍ بجے لیکچر شروع کیا اور دوپہر لنچ کے بعد دوبارہ سلسلہ شروع ہوگیا اور شام ۶؍ بجے لیکچر اختتام پذیر ہوا۔

تلاوت کلام پاک کے بعد اسکول اور جونیئر کالج کی پرنسپل محترمہ جلیس انور نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا ۔اس پروگرام میں صدر انجمن تنظیم المسلمین ماپ خان، نائب صدر سلیم صاحب، آصف احمد، انور اور سابق پرنسپل مسعود بیگ کے علاوہ انجمن اسلام باندرہ گرلز کی پرنسپل سلمٰی لوکھنڈوالا ، پروین صنم اور دیگر معززین اور مہمان موجود تھے۔

مبارک کاپڑی نے ممبئی ہی نہیں بلکہ مہاراشٹر میں دسویں اور اعلیٰ جماعتوں کے طلباء و طالبات کے لئے

تعلیمی میدان میں کامیابی دلانے کے لئے جو مہم شروع کی ہے وہ کافی امید افزا ہے۔ انکی ہدایات اور رہنمائی پر بچے عمل کریں تو ہر حال میں کامیابی ہاتھ لگے گی۔

کالسہ میں معظم علی کی امتیازی کامیابی

کاپی پریس جانے والی تھی کہ ہمارے دیرینہ کرم فرما جناب محی الدین قطب صاحب کی طرف سے ایک شکایت آئی کہ ہم نے حاجی دلاور امین ہائی اسکول کالسہ کے طالب علم معظم علی اشتیاق احمد کی نمایاں کامیابی کا ذکر نقش کوکن میں نہیں کیا مگر اگست ۹۹ء کے شمارہ کی ورق گردانی کے بعد معلوم ہوا کہ صفحہ ۶۰ پر اس ہونہار طالب علم کی کامیابی کا ذکر موجود ہے۔ موصوف نے ۶۸۲ نمبرات 93% 90 حاصل کر کے کولہاپور بورڈ میں ۱۵واں مقام حاصل کیا ہے اور مذکورہ طالب علم ضلع رتناگیری میں دوم آئے ہیں۔ ہندی مراٹھی (کمپوزٹ) میں ۸۴ نمبر حاصل کر کے وہ بورڈ میں اول رہے۔

متذکرہ تفصیلات اگست ۹۹ء کے شمارہ میں صفحہ نمبر ۶۰ پر مذکور ہیں۔

غلام محمد پیش امام شریوردھن حلقہ سے اسمبلی کے لئے امیدوار

کوکن کی بالعموم اور رائے گڈھ کی بالخصوص مشہور و معروف شخصیت جناب غلام محمد پیش امام شریوردھن حلقہ انتخاب سے مہاراشٹر اسمبلی کے لئے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ٹکٹ پر امیدوار ہیں۔ یہ حلقہ شریوردھن، مروڈ اور مہسلہ تین تعلقوں پر مشتمل ہے اور غلام محمد دیوا آگر تعلقہ شریوردھن کے باشندہ ہونے کے تعلق سے مقامی آدمی ہیں۔ غلام محمد صاحب کئی تعلیمی اور سماجی اداروں کے سربراہ اور ان کی سرگرمیوں سے وابستہ ہیں اور بلا تفریق فرقہ عوام کی سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ غلام محمد کوکن کی معیشت پر گہری نظر رکھتے ہیں اور اس کے وسائل کو بروئے کار لانے کے امکانات سے واقف ہیں۔ کوکن کا یہ خطہ اب بھی کئی حیثیتوں سے پسماندہ ہے اور موصوف کے پاس تعلیمی اور معاشی ترقی کے منصوبے ہیں جن کو عملی صورت دینا چاہتے ہیں۔ غلام محمد پیش امام اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باصلاحیت، جرأت مند اور بے باک شخصیت کے مالک ہیں۔ عوام کے لئے کام کرنے کا حوصلہ اور جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ کاروباری آدمی ہیں۔ صاحب ثروت بھی ہیں اور ایسے صاحب دل بھی ہیں جن کا فلاحی کاموں میں بڑا حصہ ہوتا ہے۔ حلقہ کے رائے دہندگان اور خصوصاً اقلیتوں کو پارٹیوں سے بالاتر ہو کر یہ سوچنا چاہئے کہ ان کا نمائندہ ایسا ہو جو باصلاحیت ہو اور عوام کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے مسائل کو لے کر ان کی بے باکانہ اور صحیح نمائندگی کر سکے۔ اپنے ضمیر کو ٹٹولتے ہوئے دیکھئے کہ حلقہ کے عوام کی صحیح نمائندگی کے لئے پیش امام صاحب سے بہتر کوئی نمائندہ نہیں ہو سکتا لہٰذا ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا عوام کیلئے ضروری ہے۔

دابھٹ میں اعزازی تقریب

دابھٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جانب سے مورخہ ۲۲ راگست بمقام

مجگاؤں ہاؤسنگ سوسائٹی ہال بمبئی ۱۰ میں اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالعزیز ساونت نے ممبران و مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور دابھٹ ویلفر کے اغراض و مقاصد اور فلاحی کاموں پر روشنی ڈالی

امسال دسویں جماعت میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء (۱) نوشین عزیز ساونت، (۲) فردوس موسیٰ جونلے (۳) وسیمہ ابراہیم لالو (۴) شہناز احمد جونلے۔

اور بارہویں میں کامیاب (۱) عمران عزیز ساونت (۲) وسیم موڈک (۳) نازنین عبدالوہاب اور پندرہویں میں کامیاب زینب ابراہیم ساونت کو اور ان کے سرپرستوں کو مبارکباد پیش کی اور صدر محترم جناب عمر احمد ساونت، مہمان خصوصی صدیق چافیکر اور شوکت ساونت بمقیم لندن کے ہاتھوں تحائف پیش کئے گئے۔

اسی طرح امسال ریٹائر ہونے والے جناب اسحاق احمد ساونت اور جناب داؤد اپادھے کو بھی صدر کے ہاتھوں گلہائے عقیدت سے نوازا گیا۔

اسی جلسے میں مرحومین میں (۱) خدیجہ داؤد (دابھٹ) (۲) داؤد ساونت (پاکستان) عائشہ مہاتے و شیخ علی اپادھے (افریقہ) قادر اپادھے (لندن) اور کارگل کے شہیدوں کے لئے خراج عقیدت پیش کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

مہمانوں نے اپنی تقریر میں دابھٹ کے لوگوں میں تعلیمی بیداری پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ تعلیم چاہے دینی ہو یا دنیاوی اسے عام کرنا ضروری ہے اور تعلیم حاصل کرنے والوں کی مالی مشکلات کو دھیان میں رکھ کر ان کی مدد کرنا ضروری ہے۔

ڈاکٹر عزیز ساونت نے اس بات کا خلاصہ کیا کہ یہ ہمارے اغراض و مقاصد میں شامل ہیں اور اس پر عمل بھی ہو رہا ہے اگر خیر خواہ لوگوں کا تعاون رہا تو یہ عمل عام رہے گا تاکہ ہر طالب علم اس سے فیضیاب ہو سکے۔

صدر محترم کی تقریر کے بعد اعزازی تقریب کا اختتام ہوا۔

ڈاکٹر عبدالعزیز ساونت (جنرل سیکریٹری)

مروڈ میں، تعزیتی جلسے

بتاریخ ۲۶ر جولائی ۱۹۹۹ء کو انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے فعال معلم اور محلہ بازار کے رکن جناب

نعیم الدین شیخ کی ناگہانی رحلت پر تعزیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مروڈ کے ہردلعزیز پرنسپل انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف سائنس جناب عظیم خانزادہ نے کی۔

مرحوم کے علمی و ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے مروڈ کے شکیل قادری، جناب راشد فہیم، (جنرل سیکریٹری محلہ بازار)، سعد اللہ عارف، (سیکریٹری جماعت المسلمین پیٹھ) مختار خان پرنسپل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ ضمیر الدین الڈے، ریاض انصاری، حفظ الرحمٰن شیخ، اسماعیل بودلے، علیم خانزادہ، قاضی عبدالستار مہسلائی جمعدار سر، اقبال مرزا اور صدر جناب عظیم خانزادہ صاحب نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم فرض شناس، بامروت اور منفرد شخصیت کے حامل تھے۔ انہوں

نے بزم ملت نامی تنظیم قائم کی انہوں نے ملک و قوم کی جو خدمت کی ہے وہ ناقابل فراموش ہے۔

اسی سلسلے میں ۳۱/جولائی ۹۹ء کو مسجد انجمن اسلام مروڈ میں بھی ایک تعزیتی جلسہ صدر انجمن فروغ ادب جنجیرہ کے جناب حفظ الرحمٰن شیخ کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب اقبال مرزا نے جلسے کی غرض و غایت اور تاثرات پیش کئے ۔صدر جلسہ نے تعزیتی قرارداد پیش کی انجمن فروغ ادب کے نائب جنرل سکریٹری جناب شکیل احمد کڑو نے مرحوم نعیم الدین شیخ کی ادبی کاوشات کو شائع کرانے کے لئے مالی تعاون کی اپیل کی۔

وسنت راؤ نائک، آرٹس کالج (مروڈ) کا رزلٹ صدفی صد

وسنت راؤ نائک کالج مروڈ رائے گڈھ ضلع کا واحد کالج ہے جس کا

امسال اپریل ۱۹۹۹ء میں ممبئی یونیورسٹی کے ذریعہ لئے گئے بی۔ اے امتحان میں نتیجہ 100% رہا۔

تبسم نذیر مہاڈکر نے اردو ہندی مضمون میں سب سے زیادہ نمبرات لے کر پورے کالج میں ٹاپ کیا۔ اسی

طرح کالج میں فرسٹ کلاس آنے والے پہلے چار طلباء بھی اردو ہندی گروپ کے ہی ہیں۔ کالج کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مسلم طلبہ نے کامیابی کے اتنے شاندار ریکارڈ بنائے ہیں۔

اردو ڈپارٹمنٹ میں کل ۸ طلباء کامیاب ہوئے جن میں حسبِ ذیل ۴ طلباء فرسٹ کلاس میں ہیں۔

۱) مہاڈکر تبسم نذیر، (۲) الڈے اشتیاق اسماعیل (۳) جھومرکر تنویر محمد علی (۴) جمعدار شرمین لیاقت

اردو ڈپارٹمنٹ کی عظیم الشان کامیابی پروفیسر اسلم خانزادہ کی مرہونِ منت ہے۔ انہوں نے طلباء میں اردو زبان سے دلچسپی بڑھانے کے لئے بزمِ نشاط کا قیام، ادبی محفلوں کا انعقاد، غزل کے رنگ، ضلعی مشاعرے اور ایک ملاقات مجروح سلطانپوری کے ساتھ جیسے پروگرام منعقد کر کے نہ صرف ادبی ذوق کو پروان چڑھایا بلکہ اردو زبان کی شیرینی اور لطافت سے بھی روشناس کرایا۔

کالج کے پرنسپل وشواس چوہان اور کالج کمیٹی کے چیئرمین جناب سلیم محمد داماد نے ان بہترین نتائج کے لئے پروفیسرز و طلباء کو مبارکباد دی۔

مراٹھی زبان میں اسلامی تعلیمات کی منتقلی وقت کی اہم ضرورت

ہفت روزہ شودھن اور انجمن

اسلام ممبئی نے گذشتہ سال مشترکہ طور پر اکھل بھارتیہ مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن کا انعقاد کیا تھا۔ اس سمیلن میں مختلف موضوعات کے تحت سیمینار منعقد ہوئے تھے۔ ان کی اہمیت کے پیش نظر اس تین روزہ پروگرام کو یکجا کر کے شائع کرنے کا اہتمام مراٹھی ہفت روزہ شودھن نے اپنی ایک خصوصی اشاعت کے ذریعہ کیا۔ اس خصوصی اشاعت کی رسم اجراء حال ہی میں انجمن اسلام میں انجام دی گئی۔ اس تقریب کی صدارت جناب اسحٰق براجدار صاحب پرنسپل احمد سیلر ہائی اسکول جو مراٹھی کے ممتاز ادیب بھی ہیں نے انجام دی۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جناب شہاب بانکوٹی صاحب اور مسلم مراٹھی ساہتیہ پریشد کے صدر جناب اے کے شیخ اور مشہور شاعر جناب ظہیر شیخ موجود تھے۔ خصوصی شمارہ کی رسم اجراء مراٹھی کے عظیم شاعر جناب ڈاکٹر عزیز نداف نے انجام دی۔ جناب ڈاکٹر سلیم خان صاحب نے تعارفی کلمات کہے۔

صدرِ جلسہ نے اپنے خطاب میں مراٹھی ادب میں مسلمانوں کی خدمات پر مفصل روشنی ڈالی انہوں نے یہ بھی کہا کہ دنیا میں علمی خدمات میں مسلمانوں نے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق مراٹھی ادب و صحافت میں جو کچھ شائع ہوتا ہے وہ بجز گمراہی کے اور کچھ نہیں۔ اسی بات کی ضرورت پر زور دیا کہ اسلام کی تعلیم کو مراٹھی میں زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔ ڈاکٹر عزیز نداف نے اردو ادب اور مراٹھی ادب کا تقابلی مطالعہ پیش کیا۔ انہوں نے بالخصوص اردو شاعری اور مراٹھی شاعری کے مزاج اور فن کے بارے میں اپنے خیالات پیش کئے۔ پریشد کے صدر جناب اے کے شیخ صاحب نے بھی اپنی تقریر میں اسلامی علوم کو مراٹھی میں منتقل کرنے پر زور دیا اسی سلسلہ میں ہفتہ وار شودھن کی خدمات کو سراہا۔ انجمن میں جو مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن منعقد ہوا تھا اس نے سوچ اور فکر کو ایک نئی سمت دی ہے۔ جناب جمیل قاضی صاحب نے نہایت ہی حسن و خوبی سے انجام دیئے۔ اخیر میں ایڈیٹر شودھن نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

تقسیم یونیفارم کرلا امدادیہ کمیٹی (دوبئی) کے ایک نمائندہ جناب عبدالمجید محگلاؤنکر ایک مستحق طالب علم کو اسکول یونیفارم دے رہے ہیں۔ پاس میں صدر مدرس جناب عبدالحمید ھوڑیکر اور فوٹو گرافر رہبر مھسکر نظر آرہے ہیں۔

کرلا امدادیہ کمیٹی (دبئی) کی طرف سے اردو اسکول میں یونیفارم کی تقسیم

رتناگیری سے قریب کرلا

اردو اسکول میں یونیفارم کی تقسیم کی تقریب رتناگیری لائنس کلب کے لاین جناب عبدالطیف محمد مھسکر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ یہ سلسلہ امدادیہ کمیٹی (دبئی) کی طرف سے گزشتہ کئی سالوں سے جاری ہے۔ ہر سال دونوں اردو اسکول کے غریب اور مستحق طلبہ اور طالبات کو کمیٹی ہذا کی طرف سے اسکولی یونیفارم دیئے جاتے ہیں۔

جلسہ کا آغاز طالب علم آفتاب مقادم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حمد اور استقبالیہ گیت کے بعد کارگل کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مہمانوں کی گل پوشی اور جلسہ کی غرض وغایت کمیٹی کے نمائندہ جناب عبدالمجید یوسف مجگاؤنکر نے پیش کی، جناب عبدالحمید ہوڑیکر نے صدر صاحب اور مہمانان کا تعارف پیش کیا۔ اس پروگرام میں جماعت المسلمین کرلا کے ممبران میں سے جناب اقبال مقادم (صدر) جناب آصف عباس بورکر (جنرل سکریٹری)، جناب علی اسماعیل سولکر (رکن) نوا کرلا جماعت کے سابق صدر جناب عبدالرشید حسن مجگاؤنکر اور رکن جناب عبدالطیف اسماعیل مجگاؤنکر بحیثیت مہمان خصوصی حاضر تھے۔ جن کے ہاتھوں دونوں اردو اسکول کے کل ۷۱ طلباء اور طالبات کو مفت یونیفارم تقسیم کیئے گئے۔

میمن جماعت کا پہلا کامیاب جلسہ

نالاسوپارہ۔SSMT سمست سوپارہ میمن جماعت کا پہلا شاندار جلسہ زیر صدارت حاجی عبدالقادر احمد ناگانی ناٹک ہال نالاسوپارہ میں انعقادپذیر ہوا مہمان خصوصی ابا حسین عمرانی، محترمہ روشن آرا ملبار والا، اقبال عبدالحمید میمن (آفیسر والے) زیب النساء بیکری والا، حبیب چونا والا، عبدالستار حاجی اسماعیل ناگانی حاجی سلیمان مجید میمن، عبدالحبیب پنجابی، شاکر سوپاوری اور دیگر معزز خواتین و حضرات نے شرکت فرمائی۔ میمن قوم کے کامیاب طلباء و طالبات کو انعامات پیش کئے گئے۔ ہارون رشید مرچنٹ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ شمیم اعجاز نے نظامت فرمائی اس موقع پر سالانہ سوئنیر بھی شائع کیا گیا جس میں ایک سال کا حساب پیش کیا گیا تھا۔

(شاکر سوپاروی)

تنویر عبدالرزاق کراری کو مبارکباد

حاجی تنویر کراری انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول بلڈنگ رینوویشن اینڈ ریپرینگ کمیٹی سوپارہ کے کنوینر منتخب کئے گئے۔ اس کمیٹی میں محمد امین خان اور ٹی اے لکڑا والا ٹرسٹی انجمن خیر الاسلام ٹرسٹ ممبئی کے علاوہ حاجی صغیر احمد ڈانگے، حاجی خالد کراری، حاجی محمد امین ہوائی، حاجی غیاث الدین علی صاحب قاضی، حاجی سہیل غلام غوث ڈانگے، شیخ معین الدین، زبیر احمد بوبکے، محمد علی ریتمورے، نجیب چاوڑے اور سابق پرنسپل آفاق احمد قریشی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی تقریباً ۱۹ لاکھ روپیوں کے اخراجات سے اسکول کی عمارت تعمیر کردے گی جس میں آدھی رقم ٹرسٹ دے گا جب کہ سابق طلباء و طالبات اور عوام الناس سے آدھی رقم جمع کی جائے گی اسکول بلڈنگ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ الحمد للہ اب تک ۸ لاکھ روپیوں کا کام ہو چکا ہے۔

راکیہ اسپتال کا افتتاح

نالاسوپارہ میں ارتھوپیڈک فریکچر ایکسیڈنٹ اینڈ سرجیکل سینٹر کی سخت ضرورت تھی ، مشہور جواں سال ڈاکٹر فاروق رشید چندے نے اس طرف خصوصی توجہ دی اور مشہور ڈاکٹر جوسف ڈیسوزا سرجن اینڈ اوولوجیٹ کے ہاتھوں سرجیکل راکیہ اسپتال نالاسوپارہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

اس موقع پر ڈاکٹر وجئے ڈی سمیل ، ڈاکٹر ہیمنت سمیل ، جناب عبدالمعید گھنسار صدر بلدیہ نالاسوپارہ، ڈاکٹر نندوراؤت پرنسپل بشیر داکھوے نجیب چاوڑے ، حاجی صغیر احمد ڈانگے ، حاجی پرویز ملا صدر دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی زون ، حاجی شکیل ملا اور سیکڑوں معززین نے افتتاحیہ پروگرام میں شرکت فرمائی۔ یہ سرجیکل سینٹر اندر پرستھ آرکیڈ گراؤنڈ فلور نالاسوپارہ ویسٹ اسٹیشن سے قریب ڈانگے ٹاور نالاسوپارہ کے پاس ہی ہے۔

رحمت کلینک کا افتتاح

نالاسوپارہ تکیہ اپارٹمنٹ نزد انجمن خیر الاسلام اسکول سوپارہ میں ڈاکٹر سید فاروق اور ڈاکٹر مسز ارتقا فاروقی سید کے دواخانے کا افتتاح حکیم نذیری صاحب کے ہاتھوں انجام پایا۔ یہاں غریبوں کے لئے ہر جمعہ کو شام ۶ بجے سے ۹ بجے تک تفتیش اور دوائی مفت دی جاتی ہے۔

نامہ نگار: شاکر سوپاروی

بھوپن (رتناگیری) میں کرانتی دن منایا گیا

بروز پیر (۹/اگست ۱۹۹۹ء کو

بھوپن کیندر کی تیرہ اسکولوں کا تقریری مقابلہ کیندر پرمکھ پرکار سر کے زیر نگرانی اردو اسکول بھوپن میں کرانتی دن کے طور پر منایا گیا مقابلوں میں اردو اسکول امبر گھر بھی شریک تھی۔ مقابلے میں دو گروپ تھے اول تا چہارم چھوٹا گروپ اور پنجم تا ہفتم بڑا گروپ۔ چھوٹے گروپ کے لئے تین منٹ اور بڑے گروپ کے لئے پانچ منٹ کا وقفہ دیا گیا تھا۔ چھوٹے گروپ میں اول نمبر پر سمیہ زبیر دبیر اور تیسرے نمبر پر صفاء بلال دبیر رہے۔ بڑے گروپ میں انگریزی میں تقریر کرنے والا واحد طالب علم عادل ظاہر دبیر کا تیسرا نمبر رہا۔ اس پروگرام میں شرکت کرنے والے بچوں کی رہبری انچارج ہیڈ ماسٹر قسمت پٹیل ، معاون مدرس نور علی حوا اور معاونہ شکیلہ دبیر نے کی۔ گاؤں کے صدر محترم بلال دبیر نے بچوں کو انعامات سے نوازا۔ تمام گاؤں والوں اور امبر گھر والوں نے طلبہ اور اساتذہ کو مبارکباد پیش کی۔

مرسلہ اشفاق عمر کوپے

واگھیورے ہائی اسکول میں یوم آزادی

مورخہ ۱۵/ اگست ۱۹۹۹ء

ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھیورے اردو ہائی اسکول میں صدر مدرس جناب ولیلے صاحب کے دست مبارک سے پرچم کشائی عمل میں آئی۔ راشٹر گیت ، جھنڈا گیت اور قومی ترانے کے بعد جناب باندار سر کی رہنمائی میں ایم سی سی کے طلباء نے شاندار پریڈ کا مظاہرہ کیا۔ صدر مدرس صاحب نے کرگل کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنی مختصر مگر جامع تقریر میں آزادی کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد پرائمری اور ہائی اسکول کے طلباء کے لئے تفریحی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

جاوید اختر شعبہ نشرواشاعت

ابوالحسن احمد کربیلکر کی شاندار کامیابی

نجند ار ہائی اسکول واوے، تعلقہ پولادپور ضلع رائے گڈھ کا امسال SSC کا نتیجہ سو فیصد رہا اور اسکول کے طالب علم ابوالحسن احمد کربیلکر پورے ہائی اسکول میں اول رہے۔ انہیں 75% مارکس ملے ہیں۔ اسکول کی یہ شاندار کامیابی اسکول کے ہیڈ ماسٹر نثار عبدالرحمٰن اُپارے اور معاون مدرس نثار غیبی کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔

اسماعیل، لیلے اور عبداللہ کربیلکر

علی باغ ضلع رائے گڈھ میں دینیاتی مدرسے کی بنیاد

علی باغ تعلقہ دینی تعلیم سے پچھڑا ہوا علاقہ ہے۔ اس تعلقہ میں ۸۔۹ ماہ قبل دینی مدرسے کی بنیاد رکھی گئی جن میں ۲۶ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ۱۵ طلباء یتیم ہیں جن کی کفالت گاؤں کے صاحب حیثیت لوگ کررہے ہیں۔ برادران اسلام سے التماس ہے کہ اس مدرسے کو مالی تعاون دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ مزید معلومات کے لئے صدر جناب حاجی عبداللطیف سید، مانڈوی محلہ، علی باغ ضلع رائے گڈھ سے رابطہ کیجئے۔

مرسلہ۔ عرفان بیلوسکر

عبدالمجید سرنوبت سبکدوش

بازار محلہ، ہرنئی کے اپنے وقت کے مشہور میلاد خواں جناب باباخان کے اکلوتے برخوردار جناب عبدالمجید باباخان سرنوبت جنہوں نے غیر اطمینان بخش معاشی حالات کے باوجود میونسپلٹی اسکول میں بہ حیثیت ٹیچر کام کرتے ہوئے گریجویشن مکمل کیا اور مہاراشٹر الیکٹرک سٹی بورڈ میں ترقی کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء کے دن طویل ملازمت کے بعد ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران ملازمت اپنے ماتحتوں اور افسران میں یکساں مقبول رہے۔ انہوں نے اپنے رہائشی علاقہ وکھرولی ویسٹ میں مسجد اہلحدیث اور مدرسہ کی تعمیر اور ترقی میں بھرپور تعاون دیا ہے۔ آج بھی سماجی خدمات میں مشغول ہیں۔

خلیجی ملک بحرین میں ایس ایس سی ۱۹۹۹ء میں کامیاب کوکنی طلبا

(۱) رضوان خالد پرکار متوطن فروس 76% (۲) فرہاد سلیم قاضی متوطن ٹیم پالا 65% (۳) مدثر فیض انور بڑے متوطن پنگاری، چپلون 62% (۴) حوالی فیض انور بڑے متوطن پنگاری، چپلون 60% (۵) شاہد محمد حسین ملاجے گڈھ، رتناگیری 45%

نامہ نگار۔ محمد کامل سیقولے

پاچ پرائمری اسکول کی تعمیر

تعلقہ داپولی ہرنئی گاؤں کے قریب ماہی گیروں کی بستی 'پاچ پنڈوی' ہے اس گاؤں میں مسلمانوں کے لگ بھگ پچیس تیس گھر ہیں۔ گذشتہ کئی سالوں سے یہاں کے مسلم بچے مراٹھی میڈیم سے تعلیم حاصل کرتے تھے جس کی وجہ سے انہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے وہاں لوگوں نے کافی دوڑ دھوپ کر کے اول تا چہارم پرائمری اسکول قائم کرلیا ہے۔ سر دست یہ اسکول گرام پنچایت کے تنگ و تاریک آفس میں چلتا ہے۔ اس لئے نوجوانان پاچ اور جماعت المسلمین کے سربراہوں نے عمارت کی تعمیر کے لئے ایک پلاٹ خریدا اور وہاں تین کمروں پر مشتمل عمارت کا کام جاری کیا گیا ہے۔ عمارت کی تکمیل کے لئے مزید تیس ہزار روپیوں کی ضرورت ہے۔ دردمند اور مخیر حضرات مندرجہ ذیل پتے پر ہمیں مالی امداد سے نوازیں۔ جناب اقبال جھومبر کر

صدر جماعت المسلمین

"بندر باج" ضلع رتناگیری 415713

رقی کے میدان میں
الامین کی جست

۸ راگست ۱۹۹۹ء کو جناب
یخ حسین قاضی، چیئرمین الامین
آپریٹیو سوسائٹی کے دولت خانے
جناب خطیب صاحب ایڈوکیٹ
ی صدارت میں الامین کریڈٹ
وسائٹی مہاڈ کا سالانہ اجلاس
یشکوہ عظمت کے ساتھ منعقد
ا۔ قرآن حکیم کی آیات کی
وت الحاج عمر ابراہیم کالسیکر
احب نے کر کے اجلاس کی
روعات کی۔

مینجنگ ڈائرکٹر جناب
م محمد پٹیل صاحب نے الحاج
بدالغنی صاحب کی وفات حسرت
یات اور ملک کی خدمت وحفاظت
لئے شہید ہونے والے کارگل میں
ونان کے لئے خراج عقیدت پیش
اور ۲ منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔

اس عمل کے بعد آپ نے حاضرین
نان کو خوش آمدید کہا۔ نیز ۳ ماہ قبل
گاؤں میں رائج ہونے والی الامین
شاخ کا تعارف اور ۳ ماہ کی
رکردگی کے جائزے کو پیش کرنے
ساتھ ساتھ تلا برانچ کے چیئرمین
ڈاکٹر جمال الدین کرویکر اور ڈائرکٹر
صاحبان کا تعارف بھی پیش کیا۔

ایجنڈے کے مطابق الامین کے
مینیجر جناب آدم انتولے صاحب نے
پچھلی سالانہ روداد پڑھ کر سنائی
جسے بالاتفاق شرف قبولیت عطا
ہوا۔ اس کے علاوہ گزشتہ برس کا
احوال منظوری کے لئے پیش ہوا جس
کے کسی پہلو پر جناب عبدالرزاق
چرفرے صاحب نے اعتراض کیا۔
جبکہ مینجنگ ڈائرکٹر اور مینیجر صاحب
نے تسلی بخش جواب کے ذریعہ
صاحب اعتراض کو مطمئن کیا۔

اس عمل کے بعد یہ بات زیر
بحث آئی کہ الامین سوسائٹی کو بنک
میں تبدیل کیا جائے یا نہیں۔ ڈیرنگ
شفیع بورکر، اسماعیل وبلیلے، جینت
دلیشمکھ، ایڈوکیٹ خطیب، داؤد
خان پٹھان، ڈاکٹر جمال الدین کرویکر
اور بلوکر آصف کی رائیوں پر گفتگو
رہی اور یہ فیصلہ ہوا کہ سوسائٹی کا
موجودہ تشخص اس لئے برقرار
رکھا جائے کہ اس ذریعے سے ضرورت
مند اصحاب وخواتین کی خبرگیری بقدر
تعجیل عمل پذیر ہوتی ہے۔

اس فیصلہ کے بعد جناب
عبدالرشید احسانے اور ڈاکٹرائے راے
دلیشمکھ صاحبان نے اپنے اظہار
خیال کے ذریعے سوسائٹی کے فعال
چیئرمین جناب قاضی صاحب اور
ڈائرکٹران بورڈ کو مبارکباد پیش کی،
وترقی اور کامیابی پر اطمینان کا اظہار
کیا۔

سوسائٹی کے نفع کا گراف رفیع
ہونا چاہیئے تاکہ خریداران حصص
کو مالی منفعت میں قوی حصہ ملے۔
اس نکتہ پر ڈائرکٹر صاحبان نے
توجہ دینی شروع کی ہے اور اس
سے مربوط چیئرمین اور ڈائرکٹر
بورڈ نے قومی خدمت کے جو اقدامات
کئے ہیں، اس عمل کی بھی ستائش
کی گئی۔ نیز سوسائٹی کی مزید ترقی
اور پیش رفت کے ضمن میں اصحاب
مذکور نے زریں مشوروں سے نوازا۔
مینجنگ ڈائرکٹر جناب غلام محمد
پٹیل صاحب نے تحریک تشکر
پیش کی۔

اور مزید معلومات دیتے ہوئے فرمایا
کہ ضلع رائے گڈھ میں ۱۸۵ سوسائٹیز
اس نوع کی ہیں لیکن ان سب
میں سے بہتر کارکردگی الامین
سوسائٹی، مہاڈ کی ہے۔ اس
حقیقت کا اظہار شریمان ڈی۔
ڈی۔ آر شریگی صاحب نے

... سوسائٹیز کانفرنس میں
کیا تھا۔ اور یہ اعزاز جناب قاضی
صاحب کے لئے اور سب ذمہ
داران سوسائٹی کے لئے بڑا اعزاز
...

... انتولے (منیجر)
الامین کوآپریٹیو سوسائٹی ۔ مہاڈ۔

ایڈوکیٹ امین سولکر

چپلون کلی سے اسمبلی کے لئے
آزاد اُمیدوار ایڈوکیٹ امین
سولکر (جو کوکن کے معروف وکیل
ہارون سولکر، متوطن سائی تعلقہ
مان گاؤں، ضلع رائے گڈھ) کے
فرزند نیک ارجمند ہیں) چپلون کلی
اسمبلی حلقہ سے آزاد اُمیدوار
الیکشن لڑ رہے ہیں۔
امین سولکر ممبئی ہائی کورٹ
کے فوجداری کے ایک اہم وکیل ہیں۔

مسلم ویلفیئر سنٹر کا انتخاب

مسلم ویلفیئر سنٹر جامع مسجد
کنمور نگر ۔ا۔ کا انتخاب جماعت کے
۲۹ ویں جلسہ عام ۱۵ اگست ۹۹ء
کو بخوبی انجام پایا۔ جس میں
شمس الدین دادن (صدر)
حاجی عبدالرحیم شیخ (نائب صدر)
سید عبدالقادر (جنرل سکریٹری)
معین الدین خان (جوائنٹ سکریٹری)
شرف الدین سارنگ (خازن)
کا انتخاب عمل میں آیا۔

سید عبدالقادر
جنرل سکریٹری

☆

نقش کوکن

اطلاع: جن حضرات کا سالانہ
زرِ تعاون ختم ہو چکا ہے ان کو
برابر خطوط ارسال کئے جا رہے ہیں
ان سے گزارش ہے کہ اپنا زرِ تعاون
جلد از جلد ارسال کرکے ادارہ کا تعاون
فرمائیں۔ (ادارہ)

نقش نواز

نقش کوکن کو مالی بحران سے نکالنے کے لئے نقشِ کوکن کی شرح خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔ درون ہند سالانہ خریداری سو روپے سے بڑھا کر ایک سو پچیس روپے اور اسی طرح (Donor) معطی خریداری کی شرح ۵۰۰ روپئے مقرر کی گئی ہے۔ یہ اضافہ ناگزیر تھا۔ ہمیں امید ہے کہ نقش کوکن کی افادیت کے پیش نظر ہمیشہ کی طرح نقش نوازی کا ثبوت دیا جائے گا۔ اس ماہ جن خریدار حضرات نے اپنے زر تعاون سے نوازا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ادارہ ان تمام حضرات کا شکر گزار ہے۔

ڈونر ممبر

جناب ایچ اے خانزادہ -/500

ڈاکٹر اشفاق احمد ٹھاکور -/500

ڈاکٹر ایس آئی قاضی -/500

جناب ابو صالح انصاری -/1000

جناب جے اے بہاردے -/1000

(اس میں -/500 روپے ڈونر ممبر شپ اور -/500 روپے ان کی جانب سے چار سالانہ عمومی خریداری کی رقم شامل ہے۔)

جناب عبدالاحد ساز -/500

جناب احمد علی قاضی -/500

مندرجہ بالا حضرات کے اسمائے گرامی جولائی کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔

ارمار برادرس پرائیویٹ لمیٹیڈ -/500

ڈاکٹر نصیر داوے -/500

جناب اے آر ایچ لالہ -/500

کیپٹن جے ایم پاٹنکر -/500

جناب محمد ابراہیم مقری -/500

جناب عبدالرزاق قادر دینکنکر -/500

پروفیسر حاجی میاں کلانیا -/1000

(اس میں ۵۰۰ روپے ڈونر ممبر شپ اور ۵۰۰ روپے ان کی جانب سے چار سالہ عمومی خریداری کی رقم شامل ہے)

جناب امتیاز داوے -/1000

(دو سال کے لئے ڈونر ممبر شپ)

جناب ایم ایچ باپے -/500

ڈاکٹر این آئی بیلے -/500

جناب حسین ایم دلوائی -/500

ہمدرد خریدار

(سالانہ -/250 روپے)

محترمہ فریدہ اسمٰعیل موڈک -/250

جناب عبدالمجید کرتے -/250

بیرون ہند

(سالانہ ۵۰۰ روپے)

جناب جاوید یوسف ددناک

منامہ بحرین -/500

جناب رفیع الدین چوگلے مکہ -/500

تصحیح

نقش کوکن اگست ۱۹۹۹ء کے صفحہ نمبر ۵۵ پر حروانے برادران کو مبارکباد کے مراسلے میں ان کی دختران کے نام کے آگے دولھوں کے نام غلط شائع ہوئے اس کی تصحیح کی جارہی ہے۔

جناب عثمان حسین میاں حروانے کی دختر انیسہ کی شادی امریکہ کے مرحوم عبدالمجید خان کے صاحبزادے جناب محمد استقلال کے ساتھ اور جناب عبدالغنی حسین میاں حروانے کی دختر شاہین کی شادی امریکہ میں مقیم جناب عبدالستار بھاردے کے صاحبزادے جناب عبدالغفار کے ساتھ مورخہ ۲۷ جون کی صبح لندن میں انجام پذیر ہوئی۔

انتقال پرملال

محسن ہوائی کو صدمہ

سرفراز سینڈ ولے کی والدہ اور الحاج محسن ہوائی اور نسیم ہوائی کی بہن آمینہ صاحبہ کا اگست ۹۹ء میں سوپارہ میں انتقال ہو گیا۔

اے قیس کو صدمہ

ساؤتھ افریقہ میں مقیم نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب اے قیس متوطن ہرکول ضلع رائے گڈھ کے ماموں عبدالغفور بغدادی متوطن پابرہ تعلقہ مہسلہ ۷ار اگست ۹۹ء کو راہیٔ عدم ہو گئے۔

شہزادہ فیصل بن فہد کی رحلت

مملکت سعودی عربیہ کے شہزادہ فیصل بن فہد بن عبدالعزیز کا ۲۲ر اگست ۹۹ء کو انتقال ہو گیا وہ شاہ فہد کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ان کی عمر ۵۰ سال تھی۔ پرنس فیصل عرب اسپورٹس فیڈریشن کے سربراہ تھے ان کا ریاض کے ایک اسپتال میں دل کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

انتقال پر ملال

جناب حاجی موسیٰ عمر امرلیا (لقمان حیات تیل والے) ۱۰ر اگست ۱۹۹۹ء کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحوم اپنے دل میں قوم کے لئے نرم گوشہ رکھتے تھے۔ آپ نے گھانچی جماعت کی بے لوث خدمت کی ہے۔

مرزا اسماعیل بیگ کا انتقال

دیرینہ نقش نواز جناب منصور بیگ کے والد گوولکوٹ چپلون کی معزز شخصیت جناب مرزا اسماعیل بیگ طویل علالت کے بعد بعمر ۸۵ سال ۳۰ر جولائی ۱۹۹۹ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم دوسری عالمی جنگ عظیم میں رائل انڈین نیوی میں ملازم تھے۔

حسن میاں ولیلے کی رحلت

لاٹون تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگیری میں نیشنل ہائی اسکول کے بانی جناب حسن محمد ولیلے متوطن مرادپور ۴ر اگست ۹۹ء کو ساؤتھ افریقہ میں رحلت فرما گئے۔

مرحوم نے نہ صرف اس ادارہ کی بناڈالی بلکہ اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد بھی آپ ہی کے ہاتھوں سے رکھا گیا تھا اور شروع سے آج تک ہر طرح کے تعاون سے نوازتے رہے۔

انتقال کی خبر سنتے ہی اسکول انتظامیہ کے سیکریٹری جناب عبدالقادر علی کھانچے اور جناب احمد باوا ولیلے نے مرحوم کی خدمات اور علم دوستی پر روشنی ڈالی اور اظہارِ سوگ میں اسکول ایک دن بند رکھا۔

محمد اسحٰق تنکیکر کا انتقال

۳۱ر جولائی ۱۹۹۹ء بروز سنیچر قاضی محلہ مسجد ٹرسٹ کے مینجنگ ٹرسٹی محمد اسحٰق تنکیکر مختصر سی علالت کے بعد مالک حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر ۸۳ سال کی تھی۔

کیپٹن محمد اسحٰق بھاردے کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد الحاج کیپٹن محمد اسحٰق بھاردے (جو ابوظہبی میں مرین پائیلیٹ ہیں) کے خسر الحاج غفور خان صاحب کا پچھلے مہینہ کراچی میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم کا آبائی وطن پنہالجہ تھا مگر پاکستانی شہریت حاصل ہونے کے بعد وہ کراچی (دستگیر کالونی) میں سکونت پذیر تھے۔

امبرناتھ کی معزز شخصیت کا انتقال

۱۱ر جولائی کی شام امبرناتھ کی ہردلعزیز شخصیت جناب زندہ ولی چودھری (سابق صدر مسلم جماعت امبرناتھ) لمبی علالت کے بعد اس

دار فانی سے رخصت ہوئے۔

فاروق احمد چھوٹانی کا انتقال

ممبئی ۔ ۱۲؍اگست (اسٹاف رپورٹر) میمن انٹرنیشنل کے اعزازی سکریٹری جنرل اور شہر کی مختلف سماجی، تعلیمی اور ثقافتی اداروں اور تنظیموں سے وابستہ فاروق احمد چھوٹانی گذشتہ اتوار کو ۸۷ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی

اقبال مسعود کا انتقال

مشہور صحافی اور فلموں کے نقاد اقبال مسعود کا ۳؍اگست ۹۹ء کو طویل علالت کے بعد ۷۶ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

فلموں کے بارے میں لکھنے سے قبل اقبال مسعود انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ میں تھے اور ۱۹۸۱ء میں انکم ٹیکس کمشنر کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے تھے۔ موصوف انڈین ریوینو سروس (IRS) کے ذہین ترین افسر مانے گئے تھے۔ ان کا اصل نام این جی جیلانی تھا۔ اقبال مسعود ان کا قلمی نام تھا۔ ان کے تبصرے ایسے ہوتے تھے کہ بہت سے افراد فلم دیکھنے سے قبل ان کا تبصرہ پڑھنا ضروری سمجھتے تھے۔

مہر النساء ہر نیکر کو صدمہ

ایس ایس ہائی اسکول موربہ ضلع رائے گڈھ کی معلمہ مہر النساء ہر نیکر کے والد ابراہیم طاہر بندر کر طویل علالت کے بعد ۲۶؍جولائی ۹۹ء کو دار فانی سے کوچ کر گئے مرحوم نے عرصۂ دراز تک اسکول ہذا میں بحیثیت سینئر کلارک خدمت انجام دی

مرسلہ: انصاری مختار احمد

صادق مقدم کا انتقال

ماندیولی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کے صادق ابراہیم مقدم کا اچانک ۳۰؍جون ۱۹۹۹ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔

(غمگسار احمد عمر مقدم)

عبدالقیوم قادری کو صدمہ

سید محمود سید حسن قادری ساکن دیگھی تعلقہ شریوردھن (رائے گڈھ) کا ۲۶؍جولائی ۹۹ء بروز جمعرات بعمر ۸۷ سال انتقال ہوگیا۔

شرگاؤنکر خاندان کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ کرم فرما ویسٹرن انڈیا ویلڈنگ ورکس کے جناب ظہیر الدین شرگاؤنکر متوطن گھاٹیولا (رتناگیری) کا ۹؍اگست ۹۹ء کو پرنس علی خان (اسماعیلیہ) اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ تدفین (دوسرے دن) ان کے وطن میں عمل میں آئی۔

غنی خان سرگروہ کو صدمہ

فجندار ہائی اسکول وہور تعلقہ مہاڈ کے سابق صدر مدرس اور کوکن کے معروف ماہر تعلیم جناب غنی خان سرگروہ کے والد دولت خان صاحب کا ۲۸؍جولائی ۹۹ء کو کوسہ (ممبرا) ضلع تھانہ میں جہاں وہ سکونت پذیر تھے ۸۸ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

اسماعیل خان کو صدمہ

مہاراشٹر کالج کے ریٹائرڈ پروفیسر یوسف خان صاحب کے بھائی جناب اسماعیل خان جواتول (گجرات) سے سبکدوش ہو کر نالاسوپارہ میں سکونت پذیر ہیں کی بیگم صاحبہ کا ۱۳؍جولائی ۹۹ء کو انتقال ہوگیا۔ تدفین ان کے سسرالی گاؤں مروڈ جنجیرہ میں عمل میں آئی۔

...ited couplet of the great Roomi: "Maulawi hargiz na-hood mulla-e-Room. Taa ghulaam-e- Shams-e-Tabrezi shood." "(This) Maulawi could never have become the Mullah of Room. Had he first not become the slave of Shams of Tabrez.)

...so-called "maulanas" conveniently ignore the fact that Roomi uses the word "Maulawi" to describe himself – and NOT "maulana"! The author also quotes the learned Sayyad Abul A'la Maudoodi in support as he has touched the subject in his TAFHEEMUL – QURAN.

A.Kays, South Africa

The paradox of our age

Today we have taller buildings, but shorter tempers, wider freeways, but narrower viewpoints, we spend more, but have less, we buy more, but enjoy less. We have bigger houses and smaller families, more conveniences, but less time, we have more degrees, but less sense, more knowledge, but less judgment, more experts but more problems, more medicine, but less wellness.

We drink too much, smoke too much, spend too recklessly, laugh too little, drive too fast, get too angry too quickly, stay up too late, get up too tired, read too seldom, watch TV too much, and pray too seldom.

We have multiplied our possessions, but reduced our values. We talk too much, love too seldom and lie too often. We've learned how to make a living, but not a life. We've added years to life, not life to years.

We have been all the way to the moon and back, but have trouble crossing the street to meet the new neighbour. We've conquered outer space, but not inner space, we've done larger things, but not better things, we've cleaned up the air, but polluted the soul, we've split the atom, but not our prejudice, we write more, but learn less, plan more but accomplish less.

We've learned to rush, but not to wait, we have higher incomes, but lower morals, more food but less appeasement, more acquaintances, but fewer friends, more effort but less success. We build more computers to hold more information, to produce more copies than ever, but have less communication, we've become long on quantity but short on quality.

These are the times of fast foods and slow digestion, tall men and short character, steep profits and shallow relationships. These are the times of world peace, but domestic warfare, more leisure and less fun, more kinds of food but less nutrition. These are the days of two incomes, but more divorce, of fancier houses, but broken homes. These are the days of quick trips, disposable diapers, throw away morality, one-night stands, overweight bodies, and pills that do everything from cheer to quiet to kill. It's time when there is much in the show window and nothing in the stockroom. Indeed it's all true. Maybe our grandparents ways were not so bad after all.

M. N. Iqbal, Jeddah, Saudi Arabia

Obituaries:

Chairman of the Hamdard National Foundation and Chancellor of the Hamdard University Hakeem Abdul Hameed passed away on the night of July 22. He was 92. Hakeem sahib was ailing for some time. He is survived by two sons. He was the founder of Jamia University in Tughlaqabad on the outskirts of New Delhi which has Unani medical college, Majeedia Hospital, Institute of Islamic Studies, Rafidah Nursing School, Hamdard Pharmacy school, Hamdard Convention Centre etc. Presiding over the Hamdard Wakf Laboratories he had stewarded the expansion of this institution which became known name in unani drugs in the country for three quarters of this century. Hakeem sahib founded nearly ... institutions during his lifetime and was meticulous in guiding their full blossoming. He was conferred Padam Shri and Padam Vibhushan by the government of India and Ibne Sina Award by the former Soviet Union government. The Iranian National Science Academy awarded him fellowship in 1995. He treated a record 7 500 000 patients and modernised the unani medicine and system of treatment by introducing the Unani drugs into the market.

Veteran film critics, columnist and freelance journalist Iqbal Masood passed away recently at Mumbai. He was regular columnist of Mid-day.

A condolence meeting for late Wahid Khan and Shan Peerzada was held at Akbar Peerbhoy hall, at Anjuman Islam complex, VT Mumbai.

Farooq Chotani, brother of A K. Chotani, passed away recently. He was a very dedicated social worker and activist.

Readers are requested to send their articles, news & comments on e-mail : naqshekokan@hotmail.com

"God forgives all the sins of those Muslims who suffer a torment of the soul or physical pain, illness, sorrow, grief or affliction, even the injury on account of the piercing of a thorn." (Bukhari, Muslim)

Editor-in-Chief : Dr. Abdul Karim Naik, Editor : Capt. F.M. Mistry, Associate Editor : Ajaz Malik

the best that I can do as a sincere and loving adviser, and I assure you that however you may try to find a better way for your good, you will not find any superior to the one advised by me for success in this world and salvation in the next. Remember, my son, that had there been any other god, beside the One, he would also have sent his messengers and prophets, and they would have pointed out to mankind the domain and glory of this second god, and you would have seen them also. But no such incident ever took place. He is one God whom we all should recognize and worship. He has explained Himself. Nobody is a partner to Him in His Domain, His Might, and His Glory. He is Eternal, has always been, and shall always be. He existed before the universe came into being, but there is no beginning of His Existence. He shall remain when every other thing has disappeared into nothingness, and there shall be no end to His Existence. His Glory and His Existence are supreme, pre-eminent, transcendent, incomparable, and excellent – beyond the grasp of minds and intellects. None can understand or visualize Him. When you have accepted these truths and realities, then your behavior, as far as His orders and interdictions are concerned, should be that of a person who realizes that his status, power, and position are nothing when compared to that of his Lord, who wants to gain His favor through prayers and obedience, who fears His Wrath as well as His Punishments, and who is absolutely in need of His help and Protection. Remember, my son, that Allah has not ordered you to do anything but that which is good and propagates and distributes goodness, and He has not forbidden you anything but that which is bad and will bring about bad effects.

My dear son, through this message of mine, I have explained everything about this world, how fickle and quick-changing its attitude, how short-lived and evanescent is everything that it holds or offers, and how fast it changes its moods and its favors. I have also explained the life to come, the pleasure and blessings provided in it, and the ever lasting peace, comfort and happiness arranged for in Heaven. I have given enough examples of both aspects of life, before and after death, so that you may know the reality and read your life on the basis of that knowledge.

. To be continued in the next issue

The above book is sent to us by Mr Ahmed Devjee and published by Mazda, titled ***When you hear hoofbeats think of a Zebra***

Maulawi Or "Maulana?"

An 8-paged, handy-sized booklet by a well-known aalim, Muhammad Qaasim Noori of the Hizbul-Muslimeen of Lahore, Pakistan, discusses the use of the word "Maulana". It is an excellently researched and superbly-substantiated study which demolishes the fondly-cherished notion of the Mullahs that they are the "Maulanas". Like the author, I always wondered [illegible] of the caliber of Abul Kalam Azad, [illegible] Mohammad Ali and Shaukat Ali Brothers et al [illegible] card their "maulanaship" (appended to their names as an honorific title for their learning). Perhaps they did not pay attention to such minor matters, just as Sir Sayyad Ahmed Khan, founder of the first Muslim college in the subcontinent, named it the "Mohammedan" college. (the word "Mohammedan" is derogatory to Muslim for, unlike the Christians or Buddhists, Muslim do not name their faith after their Prophet Muhammad (S.A.W.). Almighty Allah has already named their Deen to be Islam.) We also find Muslim scholars of high stature writing about "Mohammedan" Law. The term was coined by Westerners and slavishly followed by Muslims. Not that the Westerners did not know of the term "Islam". Perhaps they did not want to honour it by aligning it with the Patriarch Prophet Abraham and other Biblical prophets whose Faith was called "Islam" in the Holy Qur'an. Author Muhammad Qaasim Noori has fortified his title with no less than a dozen clear-cut Quranic pronouncements as to WHO deserves to be called "Maulana" or "Maula". It is NONE other than Almighty Allah! He illustrates the theme with a popular prayer on which Surah Baqarah (Ch.2) end. "ANTA <u>MAULANA</u> FANSURNA ALAL QAUMIL KAAFIREEN – YOU (O LORD) ARE OUR PROTECTOR/LORD, SO HELP US AGAINST THE DISBELIEVING PEOPLE." (2:286) The word "maulana" is peculiar to the non-Arab world. In the Arabic-speaking countries, however, the prefix that is added to the name of a learned aalim is "Sheikh", "Imam" or "Ustaaz". The Persians use the word "Maulawi" for a theologian. Their other titles include "Mullah", "Aayatullah" or "Imam". Originally, "Maulawi" was adopted in the Indo-Pak subcontinent, being an importation from Persia. How "maulana" came to be used for the learned, deserves proper research, as it is not a Persian word in the "maulawi" - context.

When accused of usurping Almighty Allah's title, all "maulanas" feel insulted and promptly give the example of the famous Persian mystic and Mathnawi-creator, Maulawi Jalaaluddin Roomi, who was also called "maulana". Hence their "right" to the title! (even then, what an odious comparison! Can the SUN on high be compared to the mud on earth? (Mathnawi = a style used for narrative poetry, similar to the heroic verse.) strangely, the Mullahs do not seem to understand the ob-

understand the teachings of any religion, as it is from them that values are imbibed The values in turn influence human behavior Hence it is important to examine the value domains related to nonviolence Mayton (1992) observed that a high score on the non violence test (Kool and Sen, 1984) correlates positively with motivational domains like universalism benevolence and conformity Examples of values within each type are social justice, world at peace equality, helpfulness, forgiveness, honesty, obedience and self-direction Also, important to non violence are values like perspective taking and tolerance Evidence presented in this paper reflects the presence of the message of tolerance of another's religion, to abstain from transgression values like patience mercy and forgiveness the truea meaning of Jihad as striving in the path of Allah and the value of maintaining peace Implications of the evidence examined have been discussed for their role in the development of good inter-personal relations and a true understanding of Islam

Dr. Abdul Karim Naik honoured

For being a medical practitioner and consultant psychiatrist of phenomenal reputation, while meritoriously and successfully steering the affairs of his clinics, for his exceptionally good diagnostic calibre and healing prowess which ensure his patients and boost their confidence in him for serving the rural folks and urban elite with the same love care and sincerity which are his characteristics Above comments are taken from the book *'Indo- Asean Who's who'* published by Rifacimento International Delhi

Research on Kokani Muslims by Omar Khalidi

Omar Khalidi a US based NRI has conducted a detailed study on Kokani Muslims He has divided his studies in different sections viz Introduction review of literature on the Kokani Muslims geographical overview, early Muslim settlement Nawayats, Muslim Conquest of the Deccan and Kokan, archeological remains of the Muslim era Kokani Muslims in the 19th century rise of Bombay and Kokani Muslim migration, language, education and identity social stratification, economy and society today political orientation and economy and migration pattern The research is proved to be very interesting, since it is done by non-Kokani Omar Khalidi is basically from Hyderabad Those interested in paper may contact *Naqsh-e-Kokan* office

IQ eating

Research shows that what we eat plays a major role in our brain function, so it pays to feed it well Iron-rich foods, say experts, are vital for carrying oxyge[n to] the brain, as well as the rest of the body High-iron f[oods] include red meat, chick peas, green, leafy veggies, b[roc]coli and dried appricots Omega 3 essential fatty a[cids] are found in oily fish like tuna, green leafy veggies [,] nuts and linseed oil which are excellent brain fo[od] Plenty of B vitamins are needed for efficient nerve fu[nc]tion, the creation of neurotransmitters that carry m[es]sages between nerves and hormones that affect our m[ood] and sleep High-B food include bananas mi[lk] wholemeal bread seafood and green leafy vegetable[s]

Tea for teeth

Strange but true Tea is good for you because o[f] anti-oxidant properties and now it is said to be g[ood] for your teeth as well (of course, only if take[n in] moderation) Tea, shows a recent research from the U[ni]versity of California contains the mineral fluride in h[igh] enough doses to help prevent tooth decay Green te[a] seems has twice as much fluoride as black tea

Weddings :

Mohd Nawaaz s/o Husain & Latifa Banderker marr[ied] Shaakira d/o Waheed & Saadiqa Kazi on June 20 19[99]

Zaheera d/o Abdul Aziz & Zaibunnisa Banderker marr[ied] Mahmood s/o Abulhasan Khatib (Durban) got marrie[d] June 27 1999

Imran s/o Khadija & late Ibrahim Parker got marrie[d] Razia d/o Mr Dawood Mohammad Patel on May 30 19[99]

Shahnawaaz s/o Hawa & Late Abdullah Khan Dalwa[i] married to Fatima d/o Abdul Kader Patel (Johannesb[urg]) on July 4, 1999

Azeen s/o Yusuf Banderker got married to Fatima [d/o] Mohd Cassiem Logday on June 27 1999

By Dr. N.M. Parkar, Cravenby, South Af[rica]

Sabiha d/o Abdul Shakoor Atlaswala & niece of Ab[...] Gani Atlaswala got married to Mohammed Shahid s/o [...] Mohammed Yaseen Shaikh on July 31, 1999

A letter to my son

By Hajrat Ali

Be it known to you, my son that no one has gi[ven] mankind such detailed information about [Al]lah, His Mercy His Kindness, His Glory [His] Might, and His Power as did our Holy Prop[het] Muhammad (S A W) I advise you to have faith in [his] teachings, to make him your leader and to accept his gu[id]ance for your salvation In thus advising you, I have d[...]

Stipend for Muslim scientists

A joint venture costing $ 150,000 has been under taken for the development of science and tech nology in the OIC countries, including Pakistan The program has been initiated by International Foundation for Science (IFS) based in Stockholm and Commission for Scientific Development (COMSTECH) said Prof Attaur-Rehman, Coordinator General In his inaugural address he stated that COMSTECH in conjunction with the Islamic Development Bank has identified four priority fields 1 Human resource development 2 Textile technology 3 Tissue culture technology and 4 Biofertilizers in which the Islamic Development Bank is expected to provide funds A COMSTECH-COMSATS Center of Information Technology is being established in Karachi

Internet users in Asia set to grow

Asia's internet users are forecast to increase to 64 million by 2003 at a 40 percent compound annual growth rate generate about US$ 32 billion in e-commerce sales and help internet advertising in Asia become a US$ 1 5 billion industry by 2001

Jobs on the Net

You might be studying, and don't yet have a clue regarding where you are going in life You can turn to your elders, or even to your teachers, but it could be that they still haven't come to grips with the ever-changing job environment Also a job is not a career Making up young mind about the kind of career you want to pursue is extremely important The last thing that you would want is to get stuck in a rut doing the kind of work you think someone much below you on an intellectual level should be doing There are some career websites that offer you everything from career advice and counselling to plain vanilla resume posting and job searches www lycos com/careers/advice html This is a portal site on the Net that tries to tie in all kinds of information and makes it easily accessible www computerworld com/car/ Computerworld, the popular computer magazine of the US brings us this website In its section on Career Services, we find career search, a resume database and a recruiter's section www winjobs com This site has elements of a career advice site as well as a jobs website It calls itself a monthly magazine You could also go to a search engine like jadoo com or khoj com They will throw up quite a few Indian job-related websites, and you might find yourself spending a few days applying everywhere

HC bans schools from charging computer fees

Despite the recent judgement by the Mumbai high court banning schools from charging fees for computer courses for classes I to VIII, the issue remains far from being resolved While the directive has come as a reprieve for harried parents who have been shelling out Rs 25 to 600 every month, the judgement has put schools in an uncomfortable position [illegible] authorities feel that the verdict will make it difficult for them to support the computer infrastructure with little or no other means to raise additional funds on their own.

India poor in human development

Canada which tops the human development index list has a life expectancy of 79 at birth, adult literacy rate of 99 real GDP per capita of PPP$22,480, life expectancy index of 0 90 and GDP index of 0 90 In contrast India s HDI is strikingly low, with a life expectancy of 62 6 at birth adult literacy rate of 53 5, real GDP per capita of PPP$1 670, life expectancy index of 0 63 and a GDP index of 0 47 its Real GDP per capita rank minus the HDI rank has fallen by three India's Human Poverty Index, being a multi-dimensional measure of poverty is 59 has the percentage of people not expected to survive 40 years at 16 1 per cent, with deprivation of knowledge by illiteracy and deprivation of economic provisioning by the percentage of people lacking access to health services (25 per cent) to safe water (19 per cent), to sanitation (71 per cent), and percentage of children under five who are moderately or severely underweight at 53 per cent

Intellectuals' meeting calls for fighting communalism

A gathering of Muslim intellectuals from all over the Gujrat at Ahmedabad recently called upon the community to refrain from organising itself along communal lines and instead take part and strengthen efforts to ensure peaceful co-existence of different social communities The gathering was organised by the Institute for Initiatives in Education and the Youth Welfare Association of India

Islam - A non-violent perspective as reflected in Quran and Hadith

Manisha Sen, Professor & Head, Dept. of Psychology, University of Mumbai presented the paper on the above subject on the occasion of Eid-i-Milad function held at Anjuman-i-Islam, Mumbai. She attempted to present Islam from a non-violent perspective The abstract of the paper is ' It is pertinent to

wish that others should take the example of Mr. Hassan Chougule, Dr. Qasam Dalvi and the UK group, who have promised a substantial help to tide over the crisis

It is pertinent to mention that besides money, what is equally important is attention, caring and co-operation at the level of thinking, feeling and action I sincerely and strongly desire that let us make Naqsh-e-Kokan a strong network to create more rapport respect and information technology to bring about socio-economical and religious revolution in our community to make it more righteous and respected

I request the foreign readers to be in touch with our Chief Co-ordinator Mr Hassan Chougule, PO Box 5910 Fax 867686 and also with other representative May Allah bestow his mercy and help us in our noble endeavour

Red hot chilli to cool you

Scientists at Allahabad have found that eating chillies especially if you live in a hot climate, is good for health Why did hot pepper gain popularity predominantly in hot climates? The answer to this has been provided by two Allahabad scientists, S I Rizvi, senior lecturer in the biochemistry department of Allahabad University and PP Srivastava, research scholar in the National Academy of Sciences The duo has provided experimental proof that the high consumption of chillies is beneficial The chemical that provides pungency to plant of the genus capsicum is known as capsaicin The importance of capsaicin has increased with the discovery that this chemical can desensitise the nerves that carry the sensation of pain Mr Rizvi and Mr Srivastava selected human erythrocytes, commonly known as red blood cells or RBC, for studying the effect of capsaicin on the human system Devising experiments which measure the fragility of the red blood cells, Mr Rizvi and his team have shown that capsaicin exerts a stabilising effect on red blood cells, making them more resistant to breaking down under conditions of environmental stress This is an important finding since the breakdown of red blood cells may lead to anaemia

Threat to Al-Aqsa

Members of the Islamic High Commission in Palestine have informed eight embassies of European and Asian governments that the Aqsa Mosque is threatened, and that the Israeli government is interfering in the affairs of the mosque, while the Jewish settlers violate its sanctity Sheikh Ikrima Sabry, the Mufti of Jerusalem and Palestine said Israeli Courts are trying to make it possible for the Jews to pray at the Al-Aqsa Mosque, and added, "We refuse to accept any ruling made by Israeli Courts that allow the Jews to enter the Al-Aqsa Mosque and pray therein, because that would infringe upon its sanctity and injure the feelings of Muslims all over the world

150 Mosques destroyed in Kosova

The Saudi Joint Committee for the Relief of Kosovars has identified that 150 mosques out of the 300 in Kosova have been destroyed The Committee is preparing Dawah workers in the region He said it costs $ 300 per month to sponsor one Dawah worker Juleidan said it is important that there should be Muslim presence in Kosova, and also a center for translation that would translate books and other publications into the local languages He also pointed out the need for refurbishing the local libraries with books and other reference material, since all these have been looted by the Serb aggressors Another requirement said Juleidan, is the presence of the Islamic media, adding that the need is really great, besides that of spiritual guidance

Hadith encyclopaedia

The Supreme Council for Islamic Affairs in Egypt has decided to publish an encyclopaedia of the Prophet's Traditions and Sayings in view of the vicious attacks by some elements on them The secretary of the council Abdul Sabur Marzouq has said that the new method that will be used in preparing the encyclopaedia will include all the ramifications of a given Hadith and its particular references

GMC to turn into University

The Gulf Medical college (GMC) which opened in Ajman last year by an NRI offering a five year MBBS course will soon develop into a full-fledged university in the near future offering courses in dentistry nursing, physiotherapy in addition to several courses in engineering, a press release said However, in the new academic year starting in October, a four year course in bachelor of dental science (BDS) will commence The BDS programme which will initially admit 50 students will be conducted in the Dental College premises of the GMC A free dental clinic is also planned to open in October According to Thumbay Moideen, founder president of the GMC from Mangalore in Karnataka, the curriculum for the MBBS and BDS courses is based on the general guidelines and norms laid down by the Ministry of Higher Education in the UAE. The college will also follow guidelines recommended by the "Consortium Medical Institutions for Reform of Medical Education

To be or not to be

The readers are aware that Naqshe Kokan was in crises and the words were out for its closing down. Much to our delight, we received good response especially from our foreign subscribers that Naqshe Kokan should not close but continue This decision of our esteemed readers is indeed heart-warming and exhilarating because the magazine deserves full support being the only mouth organ and media which creates international rapport and integration among members of the community spread throughout the world Closing it down would have proved to be a colossal loss

One who educates leads, or sets good example, works for eternity An adult knows how to live, how to give without counting the costs, to divide himself and to be content and ask nothing in return This is what makes for a leader. Naqshe Kokan has always held the idea of rising from infantile selfishness to adult generosity, from the need to be loved to the capacity for loving, patiently and faithfully Considering the natural abundance which Kokan enjoy, the magazine has had high aims and dreams for this part of the world and its inhabitants

Communication is essentially a social affair The magazine, therefore, acts as a liaison, an interpreter, a transformer, a message giver and also provides so many other advantages We expect to receive important news especially from foreign subscribers The poor villagers wait anxiously to know about the welfare of their relatives and friends Same is true with the foreigners who can not restrain their desire to know about their relatives and friends in villages and taluka places. Naqshe Kokan right from its inception, has not only taken great care but has gone out of its way to satisfy its readers in this behalf

It is painful to know that these days with the rising trend in electronic media and fast communication systems like fax, e-mail etc. reading habit is waning People have no time to stand and stare or look out of the window and to view the happenings in the lives of others Despite all these innovations the importance of the magazine cannot be ruled out as we see in case of other international magazines like Reader's Digest, etc While we are on the threshold of a new millennium, let us all come together let us agree to disagree, but not separate and give a new direction and dimension to our relationships in order to make our community stronger economically, educationally and religiously This will help us to lead a harmonious and peaceful life Spread the word! Even 'catch one and tell one' formula will do the job

We also don't claim that our magazine is very good or we do not make mistakes There might have been loopholes and lacuna in the past but we were never averse to apologies and ameliorate

The most important factor behind any magazine's success is the contribution and feed back from its reader's which always proves to be fruitful so as to know what they like and dislike But unfortunately, this is not the case with *Naqsh-e-Kokan*, specially English section There have been constant appeal from the editor's desk asking for news, views, reviews, articles and comments from the Kokani brothers spread throughout the world so as to feed the other community brethren

We are receptive to your suggestions and guidelines Please feel free to contact us either on our fax no. 373 0689 or e-mail address naqshekokan@hotmail com or ajazmalik@hotmail com Even through air mail, we will receive the news within 10 days Your indefatigable interest and enthusiasm in the sustained growth of Naqshe Kokan will undoubtedly make it an apex contact, globally

Well done! Mr. Hassan Chougule

Mr Hassan Chougule, based in Doha-Qatar, is the chief Co-ordinator to look after the NRI and foreign subscribers, readers and lovers of *Naqsh-e-Kokan* When he came to know about the financial crises of the magazine, he took the first step to send the aid of Rs 80,000/- and also promised not only to bring *Naqsh-e-Kokan* out of crises but to see that it owns its' own press, computers and ofice so that it becomes a permanent international activist of media and integration for our community as well as our country and the world at large. If he moves in a right direction with heart within and God overhead, then the doors of success are always open. We

اشاعت کا ۳۷ واں سال

ماھنامہ

نقش کوکن

ممبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E3006)

جلد نمبر ۳۷ | شمارہ نمبر ۱۰ | ماہ اکتوبر ۹۹ء

درونِ ہند سالانہ: ایکسو پچیس 125 روپے۔ خلیجی ممالک، پاکستان و دیگر ممالک سے پانچسو 500 روپئے۔
فی پرچہ: پندرہ 15 روپے

خط و کتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ: نقش کوکن ۳ ھ ۱ے نوانگر کمپاؤنڈ، ایم، ٹی ٹائیک روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۱۰ ۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶ ۔ ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت: ایدوا پرنٹرز، بائیکلہ، ممبئی ۴۰۰۰۲۷

تاریخ اشاعت: یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء

کتابت: جاوید ندیم

حج وزیارت ۲۰۰۱ء

★ اداریہ

گاندھی جی، اہنسا اور ستیہ

۲؍ اکتوبر گاندھی جی کا جنم دن ہے
۳۰؍ جنوری گاندھی جی کا یوم شہادت ہے
ہر سال ۲؍ اکتوبر اور ۳۰؍ جنوری کو گاندھی جی کی سمادھی پر پھول چڑھائے جاتے ہیں۔
ہمارے وزیر اعظم اور دوسرے لیڈران جدید ترین آلات اور ڈیفنس کے سیکڑوں جوانوں کے زیر سایہ امن و سچائی اور اہنسا کے اس مہان اَوتار کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔
اور بڑے فخر سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم گاندھی کے پجاری ہیں۔
ہم نے دو سال قبل اپنی آزادی کی گولڈن جوبلی منائی۔
ان پچاس برسوں میں ہم نے پچاس بار سے بھی زیادہ دوسرے ملکوں سے ہتھیار برآمد کرنے کے سودے کیے اور بڑے پیمانے پر ہتھیار خریدے
ہر سال ہم نے دفاع پر قومی آمدنی کا ایک بڑا حصّہ خرچ کیا
اور تعلیم کے لئے، جو اس ملک کی سب سے اہم ضرورت ہے، کم سے کم بجٹ بنایا۔
گاندھی جی ہمیشہ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دورِ حکومت کی مثالیں دیتے رہے اور انکی طرز زندگی اور آئینِ حکومت کی تقلید ہندوستان کی جمہوریت کی بقا و سلامتی کیلئے لازمی سمجھتے تھے۔
کیونکہ وہ قوم کے بے لوث خادم تھے اور اخلاق اور قومی کردار کا روشن مینار تھے
۳۰؍ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کو گاندھی جی پہلی بار قتل کئے گئے
اور اس کے بعد بار بار ان کا قتل ہوتا رہا
ان کے اصولوں اور خیالوں کا قتل، اہنسا اور سچائی (ستیہ) کا قتل
قومی سلامتی اور اخلاقی اقدار کا قتل۔
اور اس پر ہمیں یہ فخر ہے کہ ہم گاندھی کے پرستار ہیں۔
آج ہمارے ملک کے جو حالات ہیں اس کے اسباب ہیں:
گاندھی جی کے اصولوں سے انحراف، تعلیم اور اس کے مقاصد سے چشم پوشی اور مذہب سے کھلواڑ۔
ڈاکٹر سیّد محمود نے اپنے خالقِ حقیقی سے خطاب کرتے ہوئے ملک کی موجودہ صورتِ حال کا بڑا دلنشیں عکس کھینچا ہے

←

دُنیا میں ترے نام پہ برپا ہے قیامت
ژولیدہ ہیں اربابِ بصیرت کے خیالات

ہے دھرم سیاست کے مداری کا کھلونا
مذہب کو بنا رکھا ہے یاروں نے خرافات
جپتے ہیں ترے دھیان میں جب رام کی مالا
کچھ اور بگڑ جاتے ہیں اس دیس کے حالات

انسان کو بنا دیتے ہیں انسان کا دشمن
جب ہند کی تاریخ پہ لکھتے ہیں مقالات

دے سکتے نہیں نان کا سوکھا ہوا ٹکڑا
اٹھتے ہیں چکانے کو جو صدیوں کے حسابات

کب ڈوبے گا یہ ظلم و تشدد کا سفینہ
دنیا ہے تری منتظر روزِ مکافات

(دل کی حکایتیں)

اور ہندوستان کے عوام اس روزِ مکافات کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔۔

O—— انجم عباسی

تعلیم نسواں۔۔۔۔معاشرتی فرائض

مسلم معاشرے کے روز بروز زوال پذیر ہونے کے اسباب کو شاید اہلِ نظر و اہلِ دانش نے محسوس کر لیا ہے کہ مسلم معاشرے کو انتشار و انحطاط سے بچانے کیلئے مسلم بچیوں کی بہتر تعلیم و تربیت بیحد ضروری ہے اور تیزی سے تعلیمِ نسواں کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ لیکن مستقبل میں بچیوں کے معاشرتی فرائض کے مدنظر ان تعلیمی اداروں کے نصاب تعلیم میں خلا سا محسوس ہوتا ہے اس کی وجہ تعلیم نسواں سے متعلق مختلف مکتبۂ فکر کا پایا جانا ہے۔ اس لئے ان اداروں کے نصاب تعلیم میں بھی مقصدِ تعلیم کی یکسانیت نہیں پائی جاتی۔۔۔

(اقتباس، تہذیب الاخلاق ستمبر ۹۹ء)

مکہ حج کارپوریشن ممبئی
حکومت ہند اور سعودی ایمبیسی سے منظور شدہ ادارہ
گذشتہ کئی برسوں کی پُرخلوص وقابلِ اعتماد خدمات کی عوامی اسناد کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل رہا ہے وہ درج ذیل ہیں۔ حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر ● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔
● مکۂ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف اور مسجدِ نبوی کے بالکل قریب سیلف کنٹنڈ کمروں والی ہوٹل جس میں ۵/۶/۷ حاجیوں کی رہائش فیملی وائز گروپ وائز ہوگی۔ نیز بلڈنگ میں لفٹ، ائیر کنڈیشنڈ، فریج، فیکس اور فون کی سہولت دستیاب ہوگی۔
● نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنے والوں کیلئے پاسپورٹ بلا معاوضہ بنا کر دیا جائیگا۔ ● جدہ، مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ائیر کنڈیشنڈ بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ● حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔
● خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکۂ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولت موجود ہیں۔ ● اکتوبر/نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ: یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S. اسکیم کے تحت ہوگا۔
ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فارن ایکسچینج کی شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور ۲۰۰۰ء اکنامی کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 66,000 روپے
حج ٹور ۲۰۰۰ء ڈی لکس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 71,000 روپے
حج ٹور ۲۰۰۰ء سوپر ڈی لکس کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر 81,000 روپے
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور 36,000 روپے
رمضان عمرہ ٹور ۱۹۹۹ء آخری عشرہ ۱۸ روزہ سفر 47,000 روپے
رمضان عمرہ (پورا مہینہ) 55,000 روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں۔
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
فون نمبر: 3719231/375969
Fax 3738449
خالد پرکار، پرکار ایجنسی
فون نمبر: 3442344/3448051
فیکس: 3436979، 3428271
شکیل، شفیق، فرید
فون: 91351693
Tel 91356551
حسنین تانجی
3/11 پارسی گلی، کلیان (ویسٹ)
فون نمبر: 911321620
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔

عمل

[illegible] زبان میں "عمل" کے معنی کام کاج، [illegible] کے ہیں، جو محدود ہیں۔ عربی میں "عمل" [illegible] میں زیادہ وسیع ہیں اور اس کا مفہوم بے حد [illegible] ہے۔ قرآن کے نزدیک توحید و رسالت کے اقرار کے فوراً بعد اللہ کے احکامات اور احکامِ اسلام پر بہ تمام پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کا نام عمل ہے۔ اسے "عملِ صالح" بھی [illegible]۔

"عملِ صالح" ہی سے انسان اعلیٰ خوبیوں، حسنِ سیرت اور حسنِ اخلاق سے ہی پروان چڑھتا ہے اور [illegible] و روحانی اسلحے سے مسلح ہو کر ایک مکمل انسان بنتا ہے۔ عملِ صالح، انسان کو ضبطِ نفس کا خوگر بناتا ہے، [illegible] رحیم و کریم، ہمدرد، فیاض، راست باز، [illegible] بے غرض، خیر خواہ اور بے لوث منصف صفات سے آراستہ کرتا ہے۔ ایک باعمل انسان کی زندگی [illegible] ہوتی ہے وہ انسانیت کے لیے ایک ایسا [illegible] ثابت ہوتا ہے جس کی ضیا سے تابندہ [illegible] مسافر راہ پاتے ہیں۔ باعمل انسان [illegible] کے فرعونوں کا سر [illegible] میں [illegible] کرتا ہے اور کسی بھی باطل کے [illegible]۔ صالح اور باعمل انسان چونکہ [illegible] ہونے والے زخم تو [illegible] دوسرے پر ظلم ڈھانے والے کرنیوالے ظالم و باطل کی کلائی ہی نہیں بلکہ بازو تک مروڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اس کی تائید قرآن پاک بھی کرتا ہے (سورۃ النساء آیت ۶۵) ایک باعمل انسان کو اوصافِ حمیدہ سے آراستہ اور اخلاقِ حسنہ سے سرفراز ہو کر معاشرہ کی اصلاح میں پیہم کوشاں رہتا ہے۔ باعمل انسان کی زندگی اس مشفق و مطہر طبیب کی سی ہوتی ہے کہ جس کی نگاہ زرف نگہی زنگ آلود نشتر کو یکلخت بھانپ لیتی ہے اور وہ اسے پہلی فرصت میں دفن کرتا ہے تاکہ کسی کے پاؤں میں گھس کر ناسور نہ پیدا کرے۔ صالح اور باعمل انسان کو سعادتِ دارین نصیب ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ "عملِ صالح" انسان کے لئے ایک ایسا گنجینۂ حیات ہے جسے کوئی ڈاکو یا لٹیرا لوٹ نہیں سکتا اور آخرت میں بھی عمل اس کے لئے سہارا اور وسیلہ بنے گا۔

محمد سعید علی ٹھکر (دبئی)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مہلتِ عمر عطا کر کے دنیا میں بھیجا ہے تاکہ وہ قرآن پاک کے احکامات اور اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے آخرت کی تیاری کرے۔ انسان کی موت کے ساتھ اس کے عمل کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ قرآن پاک میں صاف بیان ہے کہ اگر انسان اپنے ایمان کے ساتھ اعمالِ صالح بھی کرے گا تو اسے آخرت میں

[illegible] حاصل ہوگا (البقرہ آیت ۱۸۴)

"عمل سے مستغنی انسان ریاکار، عیار، ستمگار، بد مزاج، تمسخر خو، ظلم صفت اور شعلہ اور نفسِ طبع ہوتا ہے۔ اس کے پاس انسانیت کے لئے کوئی پیغام نہیں ہوتا۔ عدالتِ صمدیت کی میزان میں اس کے اعمال کا وزن کچھ نہیں ہوگا۔ دنیا میں وہ ہمہ وقت غل وغش کا شعلہ اور ہمہ وقت ایک رقص بجوکہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان اپنے ظن وقیاس اور جھوٹی روایتوں سے متاثر ہو کر یوں عقیدہ رکھتا ہے کہ اسے آخرت میں کسی نہ کسی کا سہارا یا وسیلہ نصیب ہوگا اور اس وسیلہ سے اس کی بخشش ہوگی تو اس طرح کا عقیدہ قطعاً صحیح نہیں۔ اس عقیدہ کو نہ عقل ہی تسلیم کرتی ہے اور نہ عدل ہی اسے قبول کرتا ہے۔ اس طرح کا عقیدہ رکھنا اور اپنے آپ کو اطمینان دلانا خود فریبی اور خود فراموشی ہے۔ قرآن پاک سے بھی ایسے عقیدہ کی سند نہیں ملتی، بلکہ قرآن پاک نے تو اس کی تردید کی ہے۔ (سورۂ البقرہ آیت ۴۸، ۱۲۳)۔ رسولؐ کی جانب سے بھی اس عقیدہ کے لئے کوئی سند نہیں ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے تو خود اپنی بیٹی اور اپنی پھوپھی تک کو بڑی سخت تاکید کی ہے کہ "اے پیغمبر کی بیٹی فاطمہؓ، اے پیغمبر کی پھوپھی صفیہؓ اللہ کے ہاں کیلئے کچھ زاد راہ کر لو، میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکتا۔" (مسند امام شافعیؒ کے حوالے سے)

ایک بار حضرت صعصعہؓ ابن معاویہؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے ان کے [illegible]

[illegible] دیکھ لیگا۔ (سورۃ الزلزال آیت ۷-۸) یعنی جو ذرہ بھر نیک عمل کریگا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ بھر برا عمل کریگا وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔ یہ سن کر صعصعہؓ پر لرزہ طاری ہوا۔ خوف کے مارے ان کا برا حال ہوا اور وہ بے اختیار بول اٹھے کہ یارسول اللہ بس کیجئے! یہ ایک آیت ہی میری ہدایت کے لئے کافی ہے۔ اگر اس کے علاوہ میں کچھ نہ سنوں تو کوئی حرج نہیں۔"

قرآن پاک کے احکامات اور اللہ کے رسولؐ کی ضوفشاں نصائح پر کان نہ دھرنے والے بے عمل انسان کی زندگی گویا گلستان میں اُگی ہوئی اس خاردار جھاڑی کی طرح ہے جس پر نہ پھول ہوتے ہیں اور نہ پھل اور ہر کوئی اسے کاٹتا ہے اور جلا ڈالتا ہے۔

انسان کو یاد رہے کہ اس مہلت عمر کبھی بھی دغا دے سکتی ہے۔ اگر وہ اعمال صالح لیکر دُنیا سے جائے گا تو وہ جنت کے باغوں میں رہیگا۔ اگر وہ بے عمل ہوگا تو جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔ اسی لئے شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ نے بھی انسان کو یوں بیدار کیا ہے کہ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

کیوں آخرت کی فکر نہیں کرتے سادہ لوح
دُنیا میں نیکیوں کا صلہ مانگتے ہیں لوگ
([illegible])

معیارِ تعلیم کے مسائل اور اُن کا حل

پروفیسر خالد آرائی
صدر شعبۂ اردو، وراڈکر کالج، داپولی، رتناگری

عرصہ ہوا ٹیلنٹ سرچ کے تعلق سے مہاڈ میں ایک سمینار منعقد ہوا تھا مگر زوردار بارش کی وجہ سے مندوبین شریک نہیں ہوسکے اسی موقعہ کے لیے پروفیسر خالد آرائی صاحب کا لکھا یہ مقالہ ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

ٹیلنٹ سرچ یا بالفاظ دیگر ذہانت کی تلاش کے موضوع پر اس تعلیمی سمینار کا انعقاد کوکن کے اردو ذریعۂ تعلیم کے مدارس کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر نہایت بروقت اٹھایا ہوا قدم ہے۔ نقشِ کوکن نے برسوں سے بڑی دردمندی کے ساتھ اپنے اس کام کو جاری رکھا ہے کہ ایک بڑے خطّے پر پھیلی ہوئی کوکنی مسلم برادری میں گہرا ربط پیدا کیا جائے، اس کے باصلاحیت اور نمایاں کامیابی پانیوالے افراد کی خوبیوں کو سراہتے ہوئے اوروں کو تعلیمی، سماجی میدانوں میں آگے بڑھنے پر آمادہ کیا جائے۔ نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے موجودہ دور میں مسابقت کی اہمیت کو پہچانتے ہوئے اور اردو مدارس کی کارکردگی کو جانتے ہوئے معیارِ تعلیم کو بلند کرنے کی کوشش کی ہے۔ اردو مدارس سے احساسِ کمتری کو دور کرتے ہوئے دوسروں کے ساتھ مسابقت کے اہل ہونے کا احساس پیدا کیا ہے اور اب نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ اور یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدّہ کے ساتھ مل کر ذہانت کی تلاش کو بالکل ایک مہم کی صورت میں اختیار کرلیا ہے۔

کوکن کے مسلم طلبہ کی ذہانت کو جاننا اور اسے بروئے کار لاتے ہوئے جدید دور کی مسابقت سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرنا دراصل ہمیں سب کو تعلیمی مسائل پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ تعلیمی مسائل سے وابستہ تمام عناصر سے اس ذہانت کے صحیح مصرف کا گہرا تعلق ہے۔ ہمارے طلبہ میں اعلیٰ تعلیم پانے کے لئے ذہانت ہے یا نہیں یہ بحث کسی معنیٰ کی حامل نہیں ہے۔ دراصل ذہانت کسی مخصوص قوم کی میراث نہیں ہوا کرتی۔ خالقِ کائنات نے تمام انسانوں کو مختلف اقسام کی ذہانت سے نوازا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہمارا تعلیمی نظام اس ذہانت کو پرکھنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے بھی اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ ہمارا طے شدہ تعلیمی ڈھانچہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ وہ صحیح معنوں میں کسی کی ذہانت کا احاطہ کرسکے۔ ہم اگر ہمارے ہی ملک کی مثال لیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کبھی جس طبقے کو ذہنی طور پر اپنے برتر ہونے کا خیال رہا ہے وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ پسماندہ طبقات مواقع حاصل ہوتے ہی بڑی تیزی سے ہر بات میں اپنے اہل ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ سوال ذہانت کی موجودگی کا نہ ہو کر اسے مواقع فراہم کرنے اور شخصیت کی صحیح معنوں میں تعمیر کا ہے۔

کوکن کے مسلم طلبہ کی ذہانت کا مناسب استعمال اور اس کام کے لئے مواقع فراہم ہونے کی گنجائشوں پر کچھ کہنے سے قبل میں چند ایسی باتوں کی طرف توجہ چاہوں گا جو مجھ ناچیز کے خیال میں ذہانت کو فروغ دینے میں مانع رہی ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز ہمارا ذریعۂ تعلیم ہے۔ کوکن میں پرائمری اور ثانوی سطح پر اردو ذریعۂ تعلیم کے مدارس کا جال بچھا ہوا ہے۔ ہمیں اس بات پر فخر بھی ہونا چاہئے اور جن حضرات کی سعی و کوشش کا یہ ثمرہ ہے ان کے قدردان ہونا بھی ہمارا فرض ہے۔ لیکن میرے خیال میں جس زبان کو ہم نے ذریعۂ تعلیم کے طور پر اختیار کیا ہے۔ اسے ہمارے طلبہ کو اچھی طرح جاننا اور وسیلۂ اظہار کے طور پر اس کا موثر انداز میں استعمال کرنے کے قابل ہونا ضروری ہے۔ ہم جب ہمارے مدارس میں اردو کا حال دیکھتے ہیں تو ہمیں ایک مختلف صورت نظر آتی ہے۔ ہمارے گھروں میں عموماً کوکنی بولی جاتی ہے اور جس اردو کو بول چال کی زبان کے طور پر ہم نئی نسل میں رواج دے رہے ہیں وہ ناقص شکل میں ہے۔ یہ حال مراٹھی داں طبقے کا نہیں ہے۔ ایک ناخواندہ برہمن عورت بھی مراٹھی کو صحیح طور پر بول لیتی ہے۔ لیکن ہم زبان کے بارے میں سہل پسند واقع ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں ذریعۂ تعلیم بنی ہوئی زبان کو اچھی طرح سے نہ جاننا ذہانت کے فروغ میں بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے اور شخصیت کی تعمیر ناقص انداز میں کرتا ہے۔ اس بات کو ایک مثال سے بہ آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ مراٹھی ذریعۂ تعلیم سے پچاس فیصد نمبر حاصل کیا ہوا طالبعلم جس طرح کسی عنوان پر مضمون لکھ پاتا ہے اس طرح اردو ذریعۂ تعلیم سے ستر فی صد نمبر حاصل کیا ہوا طالبعلم اردو میں اسی عنوان پر مضمون لکھ نہیں پاتا۔ یہ مثال دو باتوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ اول یہ کہ ہمارے طالب علم کو مختلف موضوعات پر لکھی گئی کتابیں اور تحریریں پڑھنے کی عادت میں دلچسپی نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں اس میں شعور بیدار نہیں ہوسکا ہے۔ دوم یہ کہ اگر وہ کم معلومات کی بنیاد پر اظہارِ خیال کرنا بھی چاہتا ہے تو زبان اس کا خاطر خواہ ساتھ نہیں دے رہی ہے۔ زبان میں اسی کمزوری کی وجہ سے اردو مدارس میں طلبہ تاریخ، جغرافیہ، شہریت اور دیگر مضامین کے لئے استعمال کی ہوئی زبان کو بطور خود سمجھنے سے اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ زبان میں اس کمزوری کے کئی وجوہات ہوسکتے ہیں جن کو دور کرنے کی طرف ہمیں توجہ دینا ضروری ہے۔ ذریعۂ تعلیم کی زبان بہتر طور پر جاننا میرے خیال میں انگریزی، مراٹھی اور دوسرے مضامین کو سمجھنے کی راہوں کو بھی کھول دیتا ہے۔

جہاں تک اردو کے پرائمری اسکولوں میں معیارِ تعلیم کا سوال ہے ان سے وابستہ حقائق کا ادراک کرلینا بھی نہایت ضروری ہے۔ پرائمری اسکولوں کے نظام میں ہمیں برائے نام اختیارات حاصل ہونے اور ان مدارس میں درس و تدریس کے فرائض انجام دینے والے افراد کا تعلق براہِ راست حکومت سے ہونے کی وجہ ثانوی مدارس کے ساتھ ان کا تعلیمی نقطۂ نگاہ سے ربط کمزور دکھائی دیتا ہے۔ پرائمری اسکولوں میں کام کرنے والے اساتذہ کے ساتھ کچھ دشواریاں اور مشکلات ہیں۔ حکومت کی سطح پر بنیادی تعلیم کا نظام اپنے اندر کچھ ایسے نقائص رکھتا ہے جو تعلیمی سرگرمیوں کو صحیح خطوط پر آگے بڑھنے اور خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اس لئے پرائمری اسکولوں کے اساتذہ پر بے جا تنقید سے اجتناب کرتے ہوئے ان کی دشواریوں کو مدِّ نظر رکھ کر ذہانت کے فروغ

میں ان کا تعاون حاصل کرنا نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

ایک اور چیز جو ہماری توجہ کی طالب ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے طلبہ ہماری قوم کے ایسے بزرگوں سے بڑی حد تک ناواقف ہیں جنہوں نے علمی و ادبی میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ اس غفلت کا نتیجہ سامنے آتا ہے کہ طلبہ کو آگے بڑھنے پر آمادہ کرنے کے لئے کوئی چیز محرک ثابت نہیں ہوتی۔ قومی، ملی اور بین الاقوامی سطح کی کئی تعلیمی میدان کی نامور شخصیتوں کی جدوجہد اور کاوشوں کو آسان زبان میں طلبہ کے سامنے لانے کی کوشش کی جائے تو ان میں اپنی ذہانتوں کا استعمال کرنے کا جذبہ پروان چڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ طلبہ کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرتے ہوئے نتائج حاصل کرنے میں اور مطلوبہ کامیابی کے حصول میں ناکامی کی وجوہات میں والدین اور سرپرستوں میں منصوبہ بندی کے فقدان کو بڑا دخل حاصل ہے۔ والدین اور سرپرستوں میں اپنے بچوں کے لئے ان کے ذوق، دلچسپی اور لگن کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبہ سازی سے کام لینے کی بڑی اہمیت ہے۔ گو کہ ثانوی مدارس میں پڑھنے والے طلبہ کے لئے کسی مخصوص مقصد کو طے کرنے کا فوری مسئلہ درپیش نہیں ہوتا تاہم بچوں کے مزاج اور دلچسپی کے مطابق اعلیٰ تعلیم دلانے کی غرض سے ثانوی سطح پر اپنی توجہ صرف کرنا یقیناً مفید نتائج برآمد کر سکتا ہے۔

میری اس ساری بحث کا تعلق اردو ذریعۂ تعلیم کے اسکولوں میں بہتر نتائج حاصل کرنے کے راستے میں حائل رکاوٹوں سے تھا۔ ان خامیوں کو دور کرنے سے مجموعی طور پر ہمارے اسکولوں کے معیار تعلیم کو بلند کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ مختصراً ان رکاوٹوں میں بنیادی تعلیم کی خامیوں، ذریعۂ تعلیم کے لئے اختیار کی ہوئی زبان میں طلبہ کی کمزوریوں، سرپرستوں کی بے توجہی، منصوبہ بندی کی کمی وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ جب ہم اس قسم کی رکاوٹوں کو دور کرنے کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ تب ہمارے لئے ہمارے طلبہ کو ہر اعلیٰ قسم کے کورس لئے تیار کرنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔ اس طرح کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ذہین طلبہ کے انتخاب میں ہمیں بیک وقت اساتذہ، اداروں کے سربراہ انتظامیہ کے ذمہ داروں اور اس کام میں دلچسپی لینے والے سرپرستوں کے اشتراک اور تعاون کی ضرورت ہوگی۔ میں اس بحث کو چند تجاویز کے ساتھ مختصر کرتا ہوں۔

۱) پرائمری اسکولوں میں معیار تعلیم کو بہتر بنانے کیلئے ان کے مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔

۲) طلبہ کے ذریعۂ تعلیم کی زبان میں پائی جانے والی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

۳) ہر ادارے کا انتظامیہ، اس کا سربراہ، اس کے اساتذہ خصوصی توجہ دے کر منتخب ذہین طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے تعلیمی میدان میں انہیں آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔

۴) ہر ادارے کا انتظامیہ ماہرینِ تعلیم کی رہنمائی سے اپنے طلبہ اور ادارے سے منسلک افراد کو مستفیض کرنے کی طرف توجہ دے۔ ٭٭

ساحر شیوی کی ادبی خدمات

☆ ہاشم عبدالرزاق دھامسکر

ساحر شیوی

شیو، ضلع رتناگیری، کوکن کا ایک خوبصورت گاؤں ہے۔ جہاں پہاڑی سلسلے دور تک نظر آتے ہیں، سرسبز و شاداب اور لہلہاتے کھیت ہیں۔ قدرتی حسن سے آراستہ، اپنی فطری سادگی لئے، پر فضا ماحول ہے۔ اسی گاؤں میں ساحر شیوی ۲۹ر مئی ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ ساحر کا پورا نام عبداللہ محمد پالیکر ہے۔

ساحر نے آٹھویں جماعت میں ایک افسانہ لکھا "ارے آپ" یہ افسانہ ساحر کی ادبی زندگی کی شروعات تھی۔ شعر و سخن میں قبلہ قمر نعمانی سہرامی اور محترم کالی داس گپتا رضا سے مشورہ سخن لیا۔ قمر نعمانی کے انتقال کے بعد جناب کالی داس گپتا رضا سے اصلاح لینے لگے اور اب ان ہی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔

ساحر شیوی روزگار کی تلاش میں ۱۹۵۴ء میں افریقہ چلے گئے۔ کسمو (ایسٹ افریقہ) میں قیام کے دوران ۱۹۵۵ء میں انہوں نے بزم اردو کی بنیاد رکھی۔ ساحر ہر مہینے بزم اردو کے زیر اہتمام طرحی نشست منعقد کیا کرتے۔ ساحر اس وقت مبتدی تھے لیکن اردو کی ترقی اور ترویج کا ان پر ایک جنون سا سوار تھا۔ اور آج بھی ہے۔ سب سے پہلے انکی ایک غزل فنکار ویکلی، بمبئی کے ۲۹ر اگست ۱۹۵۸ء کے شمارے میں چھپی اس کے ایڈیٹر تھے اے، آئی خان۔ اس وقت ساحر اپنا قلمی نام ساحر قمری شیوی لکھا کرتے تھے۔ اسی غزل کا مطلع ہے۔

حسینوں کی ادائے کافری ہے کچھ نہیں ہوتا
محبت میں جمالِ ظاہری سے کچھ نہیں ہوتا

اور مقطع ہے

جھکانا ہی پڑے گا سر حریم حسن میں ساحر
محبت میں کسی کی خود سری سے کچھ نہیں ہوتا

شعر گوئی کے ساتھ ساتھ ساحر افسانے اور مضامین بھی لکھتے رہے۔ ساحر نے تقریباً دس یا بارہ افسانے بھی لکھے ہیں اور کئی مقالے اور مضامین بھی۔ لیکن انہیں نثر لکھنے سے زیادہ شاعری میں دلچسپی ہے۔ کیونکہ اشعار میں وہ اپنے دل کی بات آسانی سے کہہ لیتے ہیں۔ ساحر کے افسانے کئی اخبار و رسائل میں چھپتے رہے ہیں۔ ان میں سب سے پہلا افسانہ "پاپن" فنکار ویکلی بمبئی میں چھپا، "پاگل" بھی فنکار بمبئی میں چھپا۔ "گناہ کے پھول" مارچ ۱۹۶۲ء میں ماہنامہ 'عکاس' میں شائع ہوا، "رسم" عکاس، بمبئی اور 'گل رخ' کراچی پاکستان میں شائع ہوا۔ "کنواری لڑکی" "کوکن کے افسانے" میں شامل ہوا۔ ان کے علاوہ "کیج برڈ" کوکن کے افسانے اور گل رخ کراچی پاکستان اور راجستھان کے ایک رسالے میں شائع ہوا "جان وفا" عکاس جولائی ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا، "بے پتوار ناؤ" 'عکاس' کے افسانہ نمبر ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔ سواحلی زبان کے عظیم

شاعر شعبان بن رابرٹ کی ایک نظم کا انہوں نے ترجمہ کیا اور ان پر ایک مقالہ بھی لکھا جو سہ ماہی ترسیل بمبئی میں شائع ہوا ہے۔

ساحر اردو زبان و ادب کی ترقی اور ترویج و اشاعت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ سنہ ۱۹۷۰ء میں انہوں نے "کوکن اردو رائٹرز گلڈ" کی بنیاد رکھی جس کے وہ صدر ہیں۔ اس گلڈ کے نائب صدر علی میاں مقدم (بکابو) اور سکریٹری شیخ اسماعیل ہیں اور بمبئی شاخ کے صدر ڈاکٹر یونس اگاسکر، سکریٹری انجم عباسی ہیں اس گلڈ نے کوکن کے شاعروں اور ادیبوں کو ایک پرچم تلے جمع کر دیا ہے اور کئی شاعروں اور ادیبوں کے دیوان اور مجموعے جو خاک میں اٹے پڑے تھے منظر عام پر لائے ہیں۔ اس گلڈ کے زیر اہتمام ہندوستان میں ایک سہ ماہی رسالہ "ترسیل" کے نام سے نکلتا ہے جس کے مدیر اعزازی ڈاکٹر یونس اگاسکر اور معاون مدیر انجم عباسی ہیں۔ یونس اگاسکر اور انجم عباسی بڑی تندہی اور اخلاص کے ساتھ اردو کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اسی گلڈ کے سرپرست عالی جناب علی میاں مقدم (بکابو) ہیں اور مربیان میں ساحر شیوی، وسیم خواجہ اور انور شیخ ہیں۔

۱۹۹۰ء میں ساحر نے اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر افریقہ میں پہلی بار "کینیا اردو سینٹر" کی بنیاد ڈالی۔ جس کے وہ پہلے نائب صدر بنائے گئے۔ اس سینٹر کے زیر اہتمام مشاعرے، اجلاس اور ادبی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں اور ان بچوں کے لئے جو اردو زبان سے ناآشنا ہیں اردو تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ انہیں کوکنی مسلم ایسوسی ایشن کا دو سال کے لئے صدر منتخب کیا گیا اور امسال کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ ساحر نے انگلستان میں اردو ادب کی ترقی اور فروغ کے لئے ایک سہ ماہی رسالہ "سفیر اردو" کے نام سے جاری کیا ہے۔ یورپ میں یہ پہلا سہ ماہی رسالہ ہے جو کراچی پاکستان سے شائع ہوتا ہے۔

ساحر شیوی کے اب تک سات مجموعہ کلام منظر عام پر آچکے ہیں اس کے علاوہ تین شاعروں کے منتخب کلام پر مشتمل "پردیس ہمارا دیس" نامی مجموعے میں بھی ان کا کلام شامل ہے۔

۱) نیم شگفتہ ۱۹۷۹ء (۲) وقت کا سورج ۱۹۸۳ء (۳) صحرا کی دھوپ ۱۹۸۷ء (۴) سلسلہ منتشر خیالوں کا ۱۹۹۱ء (۵) پانچواں آسمان ۱۹۹۴ء (۶) ابھی منزل نہیں آئی ۱۹۹۶ء (۷) وسیلۂ نجات (حمد اور نعتوں کا مجموعہ)

پردیس ہمارا دیس مرتب انجم عباسی (۱۹۸۹ء) میں تین شاعروں کا کلام شامل ہے۔ (۱) وسیم بٹ وسیم (۲) وجے ارون (۳) ساحر شیوی

ساحر شیوی کے تیسرے مجموعہ کلام کو مہاراشٹر اردو اکادمی نے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ ساحر شیوی کئی زبانیں جانتے ہیں۔ اردو، ہندی، مراٹھی، انگریزی، سواحلی (افریقی زبان) اور پنجابی۔ ساحر نے اپنی مادری کوکنی زبان میں بھی شاعری کی ہے۔

ساحر شیوی نے جو نثری مضامین لکھے ہیں ان میں عارف بانکوٹی پر ایک مضمون "پچھلے موسم کی ایک سحر کن آواز" رسالہ ترسیل بمبئی کے شمارہ میں چھپا ہے۔

کالی داس گپتا رضا سے متعلق بھی کئی مضامین لکھے ہیں جن میں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کالی داس گپتا رضا بحیثیت رباعی گو (۲) رضا

صاحب کے کچھ برجستہ اشعار (۳) رضا اور ان کی شاعری
(۴) میرے کلام پر کالیداس گپتار ضاؔ کی چند اصلاحیں
نیز کالیداس گپتار ضاؔ کی کتاب "مشرقی افریقہ میں بہار اردو" کا دیباچہ بھی ساحر صاحب نے لکھا ہے۔

ان کے "شعبان بن رابرٹ سواحلی زبان کا عظیم شاعر" اور "وسیم خواجہ ایک تعارف" بھی قابلِ ذکر مضامین ہیں۔

۲۴ راگست ۱۹۹۷ء کو ڈنمارک میں وہاں کی بزم اردو کوپن ہیگن نے "جشن ساحرؔ" کا اہتمام کیا یہ ان کے لئے نہایت ہی مسرت کی بات تھی کہ ایک اجنبی ملک میں اجنبی لوگوں نے ان کے اعزاز میں اتنا بڑا شاندار جشن منایا۔ اس موقع پر ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں اردو نواز ہستی جناب علی میاں مقدم (بکابو) کے ہاتھوں ایک یادگاری شیلڈ بطور نشانِ امتیاز ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اس موقع پر منعقد ہونے والے مشاعرے کی صدارت بھی ساحرؔ صاحب نے فرمائی۔

ساحرؔ شیوی شاعروں اور ادیبوں کا بہت احترام کرتے ہیں۔ کوکن اردو رائٹرز گلڈ کا قیام دراصل ساحر کا ایسا کارنامہ ہے جو اردو ادب میں تاریخی اہمیت کا حامل ہے اس گلڈ نے اب تک پینتیس ۳۵ سے زائد کتابیں شائع کی ہیں اور ان میں علاقائی اور غیر علاقائی دونوں قسم کے شعراء اور ادباء کی تخلیقات ہیں۔ یہ اردو پر ساحر کا عظیم احسان ہے۔

> وہ لمحہ زندگی بھر کی عبادت سے بھی پیارا ہے
> جو اک انسان نے انساں کی خدمت میں گذارا ہے
>
> عبدالمجید مجگاؤنکر

کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے صدر
محترم جناب قاسم ٹھاکور سے ایک ملاقات

الف ۔ شین

قارئین! آیئے میں آپ کی ملاقات کوکن بینک کے صدر جناب قاسم ٹھاکور صاحب سے کراؤں جو اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ ملّی و سماجی سرگرمیاں جن کی زندگی کا اہم حصہ ہیں۔ کئی مساجد و مدارس کی سربراہی، غریبوں، یتیموں کی کفالت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ پاکیزہ خیالات، قوم وملت کا درد، معاشرے کے بگاڑ کو دور کرنے کی فکر اپنے اندر رکھتے ہیں، جس کا اظہار وقتاً فوقتاً موصوف کی گفتگو سے ہوتا رہتا ہے۔ روشن اور کشادہ پیشانی، چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی، سفید اور سادہ لباس، متانت اور سنجیدگی رخ سے عیاں ہے۔

جب میں ان سے ملنے گیا تو موصوف بینک کے کسی اہم کام میں مصروف تھے۔ خبر ملنے پر کہ ان سے کوئی ملاقات کرنا چاہتا ہے، تھوڑی سی تاخیر کے ساتھ باریابی کا شرف بخشا اور نہایت محبت اور خندہ پیشانی سے آنے کا سبب دریافت کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ میں نقش کوکن کے قارئین کے لئے آپ کا انٹرویو لینا چاہتا ہوں تو مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ میرا انٹرویو کیوں لینا چاہتے ہیں جب کہ میں ہمیشہ نام و نمود اور داد و ستائش سے دور ہی رہنا پسند کرتا ہوں۔ چونکہ میں طے کر چکا تھا کہ موصوف کا انٹرویو تو لینا ہی ہے، لہٰذا ٹھاکور صاحب انٹرویو دینے پر آمادہ تو ہوگئے مگر ذرا تذبذب کے ساتھ۔ بالآخر جب میں ان کا انٹرویو لے کر ان کے کمرے سے واپس ہوا تو مجھ جیسا شخص جو بہت کم کسی سے متاثر ہوتا ہو، جناب قاسم ٹھاکور صاحب سے متاثر ہو چکا تھا۔ مگر ان کا انداز تو ایسا تھا کہ ۔

صبا سے پوچھ لیتے، پھول سے، شبنم سے، بلبل سے
کہ ازبر اہلِ گلشن کو میری روداد ساری ہے

میں نے اپنے انٹرویو کے سوالات یکے بعد دیگرے ان کے سامنے پیش کیے۔

س محترم آپ اپنا پورا نام بتائیں۔

ج قاسم محمد ٹھاکور (مسکراتے ہوئے مختصر سا جواب تھا)

س جائے پیدائش؟

ج میری پیدائش تو ممبئی میں ہی ہوئی ہے۔ البتہ آبائی وطن گھاٹیولہ ہے جو ضلع رتناگیری میں واقع ہے۔ جہاں میرے آباء و اجداد رہائش پذیر تھے، بعد میں نقل مکانی کر کے ممبئی میں آباد ہوگئے۔

س آپ کی تعلیم کیا ہے؟

ج میری تعلیم تو بہت حد تک ممبئی میں ہی ہوئی ہے، مگر میں نے کیمبرج کورس سے اپنی تعلیم مکمل کی ہے۔

س جیسا کہ آپ کے والدِ محترم کے متعلق مشہور ہے کہ وہ نہایت دیندار تھے اور محترم ضیاء الدین بخاری صاحب مرحوم جیسی عبقری شخصیات نے ان کے

...یہ ذمہ داری کا سوال ہے یہ اللہ کی رحمت و فضل ہے۔ بچپن ہی سے والد صاحب کی تربیت حاصل رہی جس سے اپنے ملنے جلنے والوں سے بھی گہری واقفیت ہوتی رہی اور ان کی خوبیاں بھی غیر محسوس طریقے سے اپناتا رہا۔ یہ محض تربیت کا ہی نتیجہ ہے جو آپ محسوس کر رہے ہیں۔

س یہ تو رہی آپ کے مزاج سے متعلق گفتگو! ذرا تھوڑا وقت کو کن بینک کے لئے بھی دیجئے۔

ج ضرور ضرور (چائے آچکی تھی، دورانِ چائے نوشی گفتگو جاری رہی)

س کہیں ایسا تو نہیں کہ بینک کے صدر کی حیثیت سے عوام سے آپ کا رابطہ کم ہو رہا ہو اور ایک طرح سے دوری محسوس کر رہے ہوں؟

ج نہیں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ عوام سے رابطہ مزید استوار ہوا ہے۔ ان کو قریب سے دیکھنے اور ان کے مسائل کو سمجھنے کے مواقع پہلے کی بہ نسبت زیادہ ملے ہیں، جس سے ان کی سوچ اور ان کی طرزِ زندگی سے آگاہی ہوئی ہے۔ میں اپنے فرصت کے اوقات میں سماجی، ملی اور اسی طرح کے دوسرے پروگرام میں شرکت کرتا رہتا ہوں۔

س عوام کے فائدے کے پیش نظر کوکن بینک کے بارے میں آپ کے کیا احساسات ہیں؟

ج بہت مطمئن ہوں، مزید توسیع جاری ہے۔ عوام کو سب سے زیادہ سہولت پہونچانا میں نے شروع سے

س بینک میں لوگوں کا تعاون کس قدر ہے؟

ج اطمینان بخش ہے۔ بینک کے کاموں سے لوگ مطمئن ہیں۔

س قوم کی معاشی زبوں حالی کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں؟

ج اگر منظم طریقے سے کام کریں۔ حکمت اور محنت کو پیش نظر رکھیں تو بعید نہیں کہ ہم اپنی معاشی زبوں حالی پر قابو پالیں۔

س کوکن بینک کے شیئر ہولڈرس کی تعداد کتنی ہوگی؟

ج اکتالیس ہزار ایک سو اٹھاون۔

س کوکن بینک کے صدر کی حیثیت سے کوئی خاص پیغام؟

ج کہنے کو تو بہت سی باتیں ہیں۔ مگر صرف اسی پر اکتفا کرونگا کہ اہل کوکن کی سہولت کے پیش نظر کوکن کے تقریباً تمام اہم شہروں میں ہم نے کوکن بینک کی شاخ شروع کر رکھی ہے اور مزید کوششیں جاری ہیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس سے فائدہ حاصل کریں اور ہمیں موقع دیں کہ ہم بھی ان کے لئے کچھ کر سکیں۔ اپنے زیورات اور قیمتی اشیاء وغیرہ کو گروی رکھنے کے لئے مارواڑیوں اور مہاجنوں کے پاس نہ لے جائیں جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ انہی کے پاس رہتے ہیں اور سود در سود کا چکر چلتا رہتا ہے۔ ہم سے رابطہ قائم کریں ہم انہیں ان کی سہولت کے پیش نظر قرض وغیرہ دیں گے۔

سوالنامہ میرے ہاتھ میں تھا مگر وقت کی باگیں میرے ہاتھ میں نہیں تھیں۔ اس لئے میں نے انہیں سوالوں پر اکتفا کرتے ہوئے موصوف سے اجازت لی۔

★ [illegible]

اک نہ اک دن رہ گزر میں کہکشاں ہو جائے گی
میری منزل سے بھی آگے آسماں ہو جائے گی

میں جب اس کی یاد میں کھو جاؤں گا مٹ جاؤں گا
میری ہستی پھر تو اس کی رازداں ہو جائے گی

جان کی بازی لگائے جو محبت کے لیے
اک سبق آموز اس کی داستاں ہو جائے گی

دل میں رکھ چاہت کسی کی، ورنہ میرے ہمنشیں
زندگی تیرے لیے بار گراں ہو جائے گی

آج تم میرے لبوں پر مہر لگواؤ مگر
کل یقیناً میری خاموشی زباں ہو جائے گی

اپنی خودداری نہ چھوڑوں گا خودی کے سامنے
ایک لمحے میں زمیں بھی آسماں ہو جائے گی

مر نہیں سکتا کبھی تو اے شہیدِ راہِ حق
موت سے بھی تیری حیاتِ جاوداں ہو جائے گی

★ [illegible]

[illegible] سے تیری [illegible] کر اٹھانے [illegible]
یہ کس خطا پہ آستانے سے [illegible]

الفت کے راستے ہیں وفا صدق اور خلوص
کتنی پرانی بات سنانے لگے ہیں لوگ

مطلوب کتنے ہو گئے یہ ان کو کیا پتا
احساسِ جرم کس میں جگانے لگے ہیں لوگ

تاریکیاں دلوں کی بڑھیں اس قدر کہ دوست
دن میں بھی اب چراغ جلانے لگے ہیں لوگ

جب سے میں ان کے خاص مصاحب میں ہوں شمار
مجھ کو اپنے گھر پہ بلانے لگے ہیں لوگ

بیتے کہ وہ دن کہ جان بھی تھی یار پر نثار
احسان کر کے اب تو جتلانے لگے ہیں لوگ

دستِ دراز دل کے لئے وہ بھی پیشِ عشق
پتھر میں تو زر جو نک لگانے لگے ہیں لوگ

★ سعادت علی اقبال لاہور

آ بسا دل میں کون سا غم ہے
عمر ساری جو صرف ماتم ہے

واں وہ نفرت کو پالے بیٹھے ہیں
یاں محبت کو زندگی کم ہے

بستیوں کو اجاڑنے والے
کیوں تیرے گھر میں روشنی کم ہے

کل جہاں میں جو بانٹتا تھا خوشی
آج خود اس کے گھر میں ماتم ہے

پیالۂ صبر ٹوٹ کر بکھرا
دل ہے ویراں چشم پُر نم ہے

آ بھی جاؤ بڑا اندھیرا ہے
لو دیے کی بھی آج کچھ کم ہے

وجہِ غم آشکار تھا عظمیٰ
وہ نہ سمجھے مجھے بھی غم ہے

★ شاہد مبلانی

نہ جانے کیسا یہ منظر دکھائی دیتا ہے
ہر ایک ہاتھ میں خنجر دکھائی دیتا ہے

دہل گیا تھا کبھی شہر جس دھماکے سے
مجھے وہ خواب میں اکثر دکھائی دیتا ہے

وہ شر پسند عناصر کو جانتا ہو گا
گلی گلی میں جو پتھر دکھائی دیتا ہے

اُگی تھیں سیکڑوں فصلیں جہاں محبت کی
علاقہ اب بھی وہی بنجر دکھائی دیتا ہے

سوال کرتی ہوئی بدنصیب لاشوں میں
کہیں علی کہیں شنکر دکھائی دیتا ہے

یہ کس نے آگ کی آندھی چلائی رات گئے
جلا ہوا مجھے ہر گھر دکھائی دیتا ہے

آپ پوچھئے ہم بتائیں گے

از: مسٹر تابڑ توڑ

قارئین کے بیحد اصرار پر یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا جارہا ہے۔ اپنے سوالات (زیادہ سے زیادہ تین) پوسٹ کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر صاف اور خوشخط لکھ کر پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔
خیال رہے کہ نقش کوکن مذہبی جریدہ نہیں ہے۔ سوال بھیجنے والے کا نقش کوکن کا خریدار ہونا شرط نہیں ہاں! وہ خریداروں میں شامل ہو جائیں تو ہم شکر گزار ہوں گے۔ پتہ: "مسٹر تابڑ توڑ"۔ ماہنامہ نقش کوکن ۴۳ اے نواگر، ایم ڈی نائیک روڈ، مجگاؤں ممبئی ۴۰۰۰۱۰

سوال و جواب

★ ناصر حسین محمود شیخ ناگ، ورسوا۔ ممبئی
سوال: نقش کوکن کا خریدار بننے کیلئے کیا شرائط ہیں؟
ج: کچھ بھی نہیں! جس طرح آپ کوئی ماہوار رسالہ اپنے نام جاری کرواتے ہیں اسی طرح نقش کوکن کے خریداری کی رقم بذریعۂ منی آرڈر یا بذریعۂ چیک یا نقد رقم کسی کے ہاتھوں دفتر نقش کوکن میں پہنچا کر رسید حاصل کریں۔ پرچہ ہر ماہ باقاعدگی سے آپ کے دئیے ہوئے پتہ پر پہنچتا رہے گا۔
سوال: کیا نقش کوکن میں کوئی خبر شائع کرانے کیلئے کچھ چارج دینا پڑتا ہے۔؟
ج: بالکل نہیں۔
سوال: مجھے شعر و شاعری کا بڑا شوق ہے کیا میری غزل آپ شائع کریں گے۔؟
ج: ضرور کریں گے اگر وہ قابلِ اشاعت ہو۔ ویسے نقش کوکن کے کالم "ہماری پسند" میں آپ حصہ لیں تو ذوق بھی بڑھے گا اور شوق کی بھی تسکین ہو جائے گی۔

★ عنایت اللہ کردمے۔ لوکھنڈوالا کمپلیکس اندھیری
سوال: ورلڈ کپ کے ایک اوور میں سب سے زیادہ رن بنانے کا ریکارڈ کس کا ہے۔؟
ج: سیمن تینڈولکر کا (سری لنکا کے پشپ کمارا کی بالنگ پر)
سوال: پاکستان کے کس کھلاڑی کو رومیو کہتے ہیں؟
ج: رمیض راجہ

★ فاروق احمد نجم الدین قاضی۔ کوپر کھیرنے، نئی ممبئی۔
سوال: اسکوٹر اور موٹر سائیکل میں کیا فرق ہے؟
ج: ایک فرق تو یہ ہے کہ اسکوٹر کو پہلے لات (بقیہ

مارتے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں مگر موٹر سائیکل کو سوار ہو جانے کے بعد لات مارنی پڑتی ہے۔ دوسری بات اسکوٹر پہ بیٹھا جاتا ہے (کرسی کی طرح) مگر موٹر سائیکل پہ سوار ہونا پڑتا ہے (گھوڑ سواری کی طرح) ایک اور بات بھی ہے کہ خواتین ساڑی پہن کر موٹر سائیکل چلا نہیں سکتیں اسکوٹر چلا سکتی ہیں۔

★ بشیر مجبنری۔ پنہا لجہ (رتناگری)

سوال: کر گِل میں مسلم شہید وطن جوانوں کی تعداد کتنی ہے ؟

ج: خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

سوال: کوکن کے مشہور شاعروں میں کس شاعر کا نام سرِ فہرست ہوگا ؟

ج: جناب بدیع الزماں خاور

سوال: فی الحال شریف آف ممبئی کون ہے ؟

ج:

★ اشفاق عمر کوپے۔ ۲۵ اکیارڈ روڈ، مجگاؤں، ممبئی

سوال: ہندوستان کے پہلے کپتان کا نام بتایئے ؟

ج: ہندوستان کے پہلے کرکٹ کپتان کا نام سی، کے نائیڈو ہے۔ جس نے ۱۹۳۲ء میں انگلستان کے خلاف ہندوستان کی جانب سے پہلے ٹیسٹ کرکٹ کپتان کے فرائض انجام دیئے۔

سوال: ایک روزہ بین الاقوامی (ون ڈے انٹرنیشنل) کرکٹ میں سب سے پہلا تیز رفتار گیند باز کون ؟

ج: بین الاقوامی ایک روزہ کرکٹ میں سب سے پہلا تیز رفتار گیند باز آسٹریلیا کا جی ڈی میکنزی G.D. MECKENZIE تھا جس نے ۱۹۷۱ء

انگلستان کے خلاف آسٹریلیا کی نمائندگی کی تھی۔ ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ کا یہ اولین میچ تھا۔

★ مہر النساء انور حدادی۔ رابوڑی۔ تھانے

سوال: اگر کسی کی موت پردیس میں ہو جائے تو ہم کہتے ہیں کہ "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا" تو بھلا آتشزنی میں جل کر راکھ ہو جانے والے کا خمیر کہاں سے اٹھایا گیا ہوگا۔

ج: شاید جلتی ہوئی آگ میں سے واللہ اعلم!

سوال: کیا جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا چاہیئے۔

ج: جنازہ کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ ایک دن لوگ ہمیں بھی اسی طرح کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ جنازہ کے احترام میں کھڑے ہونا مستحب ہے

★ انیسہ محمد علی کھوت۔ واشی نئی ممبئی

سوال: انسان جب دوودھا میں پڑ جاتا ہے تو دو خیالات دماغ میں آتے ہیں جبکہ دماغ تو ایک ہی ہے ایسا کیونکر ہوتا ہے ؟

ج: دماغ ایک جسمانی عضو ہے جس میں ذہن ایک ایسا عنصر ہے جو ایک سے زیادہ خیالات کا حامل ہو سکتا ہے۔

سوال: فقہ کسے کہتے ہیں ؟

ج: اسلام کے قانونی مسائل جو قرآن وحدیث کے مطابق ہوں فقہ یا شرع کہلاتے ہیں۔ ٭٭

★ نور محمد ناخواہ۔ رتناگری

سوال: کیا وجہ ہے کہ N.K.T.F. نے مضمون نویسی کے مقابلوں کو خیرباد کہہ دیا۔ ؟

ج: خیرباد تو نہیں کہا۔ ہاں سردست یہ مقابلے ہم نے منعقد نہیں کیے مگر انشاء اللہ اردو مضمون نویسی کے مقابلے امسال کے تعلیمی مقابلوں میں شامل ہیں۔ ٭٭

عصری موڑ: ۲۵ فروری ۱۹۹۴ء ایک یہودی گولڈ سٹین نے مسجد ابراہیمی میں ۲۹ عرب نمازیوں کو شہید کر دیا۔ عدالت نے اسے فاتر العقل اور جنونی قرار دیا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۸۴ء کو ایک بے روزگار سیکورٹی گارڈ جیمس اولیور نے ۲۱ امریکی شہریوں کو بے دریغ موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ بھی جنونی کہلایا۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء ٹیکساس (امریکہ) میں جارج ہینارڈ نے ۲۳ معصوم شہریوں کا شکار کیا۔ آسٹریلیا کے شہر تسمانیہ میں ایک ۲۳ سالہ جوان نے ۳۵ بدقسمت اشخاص کو موت کی نیند سلا دیا۔ ان میں ایک شخص ہندوستانی بھی تھا۔ اس کو عدالت جنونی اور بیمار ثابت کرنیوالی ہے۔

دو صورتیں: برطانوی فوج کا ایک افسر اپنے سپاہیوں کا اخلاق بلند کرنے کے سلسلے میں اور حوصلہ بڑھانے کے لئے تقریر کر رہا تھا۔

اگر آپ فوج میں ہیں تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو بیرکوں میں ہوں گے یا تو بر سرِ جنگ۔ اگر آپ بیرکوں میں ہوں گے تو پریشانی کیسی؟ اور اگر لڑ رہے ہیں تو دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو آپ جنگ کے علاقے سے پیچھے ہوں گے یا اگلے مورچوں میں لڑ رہے ہوں گے اگر آپ جنگ کے علاقے سے پیچھے ہیں تو پریشانی کیسی؟ اور اگر آپ لڑ رہے ہیں تو دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو آپ زخمی نہیں ہوں گے یا زخمی ہو جائیں گے۔ اگر آپ زخمی نہیں ہوتے تو پریشانی کیسی؟ اور اگر آپ زخمی بھی ہوئے تب بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو آپ ٹھیک ہو جائیں گے یا مر جائیں گے اگر آپ ٹھیک ہو گئے تو پریشانی کیسی؟ اور اگر آپ مر گئے تو ساری پریشانیاں ختم سمجھئے۔

شیشے کا چاند: ۱۹۹۵ء میں روسی سائنسدانوں نے خلا میں خلائی شیشہ لگانے کا پروگرام بنایا تھا۔ جو رات کے وقت چاند کی طرح سورج کی روشنی کو زمین پر منعکس کر سکے۔ اس تکنیک سے رات کے وقت روسیوں کے لئے بجلی کی ضرورت کسی حد تک کم پیش آئیگی۔ اس کی روشنی پورے چاند کی نسبت کہیں زیادہ ہوگی۔ اور خاص بات یہ ہے کہ " گہرے بادل کے وقت بھی روشنی منعکس ہوتی رہے گی "۔ ایک خلائی جہاز کے ذریعے اس خلائی شیشے کو (۲۱۰) دو سو دس میل کی بلندی پر رکھا جائے گا اگر یہ تجربہ کامیاب ہو جائے تو تقریباً سو خلائی شیشے مزید خلا میں پہنچا دیے جائیں گے۔

بُردہ فروشی / غلامی: بُردہ فروشی کے سلسلے میں ایامِ جہالت سے ظہورِ اسلام تک تاریخ داں عربوں کو مطعون کرتے رہے ہیں۔ مگر خود تاریخ بتا رہی ہے کہ ترقی یافتہ دور کے پہلے مرحلے میں 'پرتگال'، واحد ملک تھا جس نے بحیثیت

نقش کوکن

ملک بردہ فروشی کا کاروبار اختیار کیا۔ اس کے جہاز مشرقی و شمالی افریقہ کے ساحل سے افریقیوں کو سرکاری طور پر فوجیوں کے ذریعے اغوا کر کے لاتے رہتے تھے۔ ہندوستان کے جنوبی علاقوں سے بھی پرتگالی کافی تعداد میں لڑکوں اور لڑکیوں کو اغوا کرتے رہے۔ یہ سلسلہ ۱۹۲۵ء کے بعد بھی چلتا رہا۔ کہا جاتا ہے بردہ فروشی اور غلامی کا دور نمرود کے زمانے سے شروع ہوا۔ ایران، شام اور مصر اس کے شکار ہوئے۔ قرآن کے مطابق فرعون نے پوری اسرائیلی قوم کو غلام بنا لیا تھا۔ بابل کے حکمران بخت نصر نے بیت المقدس کے یہودیوں کو غلام بنا لیا تھا۔ حضرت یوسف (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بردہ فروشی سے تعلق رکھتا ہے۔

انصاف: طواف کی حالت میں غسان کا سرکش باجبروت فرمانروا جبلہ بن ایہم کے پیچھے پیچھے قبیلہ بنی فزارہ کا ایک نوجوان بھی طواف کر رہا تھا۔ اتفاق سے فزاری نوجوان کا پاؤں جبلہ کی تہ بند پر جا پڑا جس سے اس کا تہ بند کھل گیا۔ غسان کے سابق فرمانروا کو طیش آیا اس نے اس نوجوان کو اتنی زور سے طمانچہ دے مارا کہ اس کی آنکھ جاتی رہی مگر جبلہ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ بنو فزارہ کے قبیلہ نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے دربار میں دعویٰ دائر کر دیا۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے جبلہ کو طلب کیا۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو جبلہ نے بتایا کہ اس کمترین انسان نے مجھے رسوا کر دیا ننگا کر دیا کیا یہ اس کا قصور کم ہے۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ اس کا پاؤں غلطی سے پڑ گیا

نقش کوکن

تھا۔ ظلم تم نے کیا ہے۔ اسلام تو امیر اور غریب کے لئے مساوی احکامات رکھتا ہے۔ تم یا تو اس سے معافی مانگو یا آنکھ کے بدلے آنکھ دینے کو تیار ہو جاؤ۔ جبلہ گھبرا گیا اس نے ایک دن کا وقت مانگا اور راتوں رات اپنے پانچ سو ساتھیوں کو لے کر روم کی طرف بھاگ گیا اور مرتد ہو گیا۔

باقیات شہاب ثاقب: اب تک زمین پر جو گرے ہیں وہ انسانوں کی خوش قسمتی سے آبادی پر نہیں ویرانوں میں گرے ہیں۔ ایک بڑا شہاب ثاقب ۳۰ جون ۱۹۰۸ء کو سائبیریا میں گرا۔ اس کے دھماکے اور حرارت سے میلوں تک درخت جھلس گئے تھے۔ اسی طرح امریکہ کے ریگستان اریزونا میں بھی شہاب گرا جو چھ سو فٹ گہرا اور تقریباً ایک کیلومیٹر چوڑا گڑھا چھوڑ گیا۔ اس گڑھے کے قریب لاکھوں چھوٹے موٹے شہابیے پڑے پائے گئے۔ حالانکہ عام شہاب ثاقب کے آوارہ جسم زمین کے دائرہ کشش میں داخل ہوتے ہی جل بھن کر راکھ ہو جاتے ہیں۔

خاتونِ خانہ

نئی تہذیب کا لے کر بہانہ
چلیں مردوں کے اب شانہ بشانہ
بنی ہیں عورتیں محفل کی زینت
کہیں ڈھونڈو کوئی خاتونِ خانہ

(کوثر انصاری، ممبئی)

یومِ اساتذہ ایک تجزیہ

☆ الف، شین

سابق صدر جمہوریہ ہند اور ممتاز دانشور ڈاکٹر رادھا کرشنن کا یوم پیدائش ۵ر ستمبر ہندوستان میں بطور یومِ اساتذہ (ٹیچرڈے) منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں جلسے و جلوس کے علاوہ لائق فائق اساتذہ کو انعامات و اعزازات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ مقررین حضرات اساتذہ اور ان کی ذمہ داریاں اور کارہائے نمایاں بیان کرتے ہیں اور یومِ اساتذہ کے بانی کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کے اور بہت سے پروگرام اساتذہ و تعلیم سے متعلق منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ روایت گذشتہ کئی سالوں سے جاری ہے اور ہر بار نہایت اہتمام سے اس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ایام کے انعقاد میں ہندوستان دنیا کے تمام ممالک سے آگے ہے۔ یومِ پیدائش سے لے کر یوم آزادی تک بہت ساری جینتیاں اور تہوار ہیں جو نہایت اہتمام سے منائے جاتے ہیں۔ جن میں بہت سوں کو حکومت کی منظوری حاصل ہے اور عام تعطیل کا بھی اعلان رہتا ہے ہندوستان کی کثیر المذاہب اقوام اپنے اپنے قائدین کے ایام پیدائش یا وفات کو بطور یادگار منعقد کرتی ہیں۔ جب کہ ترقی یافتہ ممالک میں ایسے ایام کی شرح بہت کم ہے۔ مشکل سے ۲ یا ۳ حکومتی تعطیلات ہوتی ہیں، جن میں تہوار وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔

یومِ اساتذہ کا اگر تجزیاتی نقطۂ نظر سے جائزہ لیں تو اس حقیقت کے اعتراف کے باوجود یہ یوم ابھی تک سیاست کی کرم فرمائیوں سے کسی نہ کسی حد تک محفوظ ہے، یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ یہ یوم اساتذہ کم اور یومِ نمائش زیادہ ہوتا جارہا ہے۔ یہ دن رلیوں جلسے جلوسوں سے ابھی آگے نہیں بڑھ سکا ہے۔ مقررین حضرات نے حالات حاضرہ میں علم کی اہمیت وافادیت، سائنس و ٹکنالوجی کا حوالہ دیتے ہوئے خوب لچھے دار تقاریر کیں۔ واہ واہ ہوئی اور تالیوں کی گونج میں اساتذہ کو ایوارڈ، اعزاز دے دیا گیا، دینے والا بھی خوش اور لینے والا بھی خوش۔ اور یہ سمجھ لیا گیا کہ یوم اساتذہ کا مقصد پورا ہو گیا۔ دراصل اساتذہ کو اگر یوم احتساب کے طور پر منعقد کیا جائے تو بہت حد تک وہ مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں جس کے لئے صدر مرحوم نے اپنی یوم پیدائش وقف کر دیا تھا۔

اس دن اگر ہمارے دانشوران قوم وملت تقریر و خطابت، جلسے و جلوس، تعلیم کی اہمیت، وافادیت پر اپنے قیمتی اوقات صرف کرنے کے ساتھ ساتھ اساتذہ اور تعلیم کے حقیقی مسائل کو سمجھنے اور انہیں دور کرنے کی کوشش بھی کریں اور دیکھیں کہ تعلیم کا اتنا غلغلہ ہونے کے باوجود جہالت کی تاریکی کس قدر دور ہوئی ہے اور علم کی روشنی سے ہمارے اخلاق و کردار و معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں تو یوم اساتذہ کا حق کافی حد تک ادا ہو سکتا ہے۔ دراصل یہی اس یوم مقدس کا بھی مقصد ہے، یہ صحیح ہے کہ دانشوران قوم کی کوششوں اور کاوشوں سے ناخواندگی دور ہوئی ہے اور خواندگی کا چلن عام ہوا ہے، سماج میں گریجویٹس کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، لوگ سائنس و

ٹکنالوجی میں آگے آئے ہیں، یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں میں داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے یہ بہت خوشی آئند بات ہے اس معاملے میں دانشوران قوم یقیناً لائق ستائش ہیں، مگر اس بد نصیبی اور بد بختی کا کیا جواب ہے کہ ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ سماج اخلاق و کردار کے معاملے میں دیوالیہ کیوں ہو رہا ہے؟ کیمپس اور تعلیمی ادارے جہاں کردار سازی کا کام ہوتا تھا فحاشی اور عریانیت کے اڈے اور عشق و دل لگی کیلئے محفوظ مقامات میں کیوں تبدیل ہوتے جا رہے ہیں، یونیورسٹی اور کالج جو صالح اجتماعیت اور انصاف پرور معاشرہ کی تعمیر کی پہلی منزل ہے وہاں سے صحت مند اقدار کا جنازہ کیوں نکل رہا ہے؟ ہمارے طلبہ کے دلوں سے اساتذہ کا ادب و احترام کیوں مفقود ہوتا جا رہا ہے؟ یہ اور اسی طرح کے بہت سے سلگتے ہوئے سوالات و مسائل ہیں وقت جن کا دانشوران و ذمہ داران سے حل چاہتا ہے صرف تقاریر و خطابات جلسے و جلوس کا انعقاد نہیں۔

اس موقع پر اساتذہ حضرات بھی اپنے انعامات و اعزازات کی خوشیوں سے ذرا پرے ہٹ کر جائزہ لیں کہ قوم نے اپنے نونہالوں کی شکل میں اپنے مستقبل کے تعمیر کی جو ذمہ داری آپ کو سونپی ہے اسے کسی حد تک پورا کر رہے ہیں؟ کیونکہ اساتذہ کی حیثیت معمار کی سی ہوتی ہے، بنیاد کی اگر ایک اینٹ بھی غلط رکھی گئی تو قوم کی عمارت زیادہ دن باد و باراں کی یورش برداشت نہ کر سکے گی اور بہت جلد زمیں پر سجدہ ریز ہو جائیگی۔ یوم اساتذہ کی شکل میں آپ کو خود احتسابی کا ایک اہم موقع ہاتھ آتا ہے، اسے یوں ہی نہ جانے دیجئے۔ درس و تدریس کا حقیقی فائدہ آپ اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں جب آپ اپنی ذمہ داریوں سے حتی الامکان وفا کریں، اللہ کی جانب سے علم کی جو نعمت بخشی گئی ہے اس کی قدر کریں اور دیکھیں کہ طلبہ کیا صرف کتابی علم سے ہی بہرہ ور ہو رہے ہیں یا ان کے اندرون وہ تبدیلی جو اخلاق و کردار کی صورت میں نمایاں ہوتی ہے، واقع ہو رہی ہے کہ نہیں۔ یہ نہ بھولیں کہ اساتذہ کے معاملات کی نوعیت پر ہی طلبہ کے اچھے یا برے اخلاق و کردار کا دارومدار ہے۔

یہ چند معروضات و محسوسات ہیں جن پر اگر ہم چاہیں تو یوم اساتذہ کے موقع پر غور کر سکتے ہیں۔ اور یوم اساتذہ کو یوم احتساب میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

داپولی کالج صفحہ ۳۶ سے آگے

ایگرو انجینئرنگ کالج کا بنیادی مقصد زراعت اور کھیتی باڑی سے وابستہ تمام امور میں نئی تحقیقات اور نئے تجربات کی راہیں دریافت کرنا ہیں اور نہ صرف کسانوں اور کاشتکاروں کو ان کے کام میں رہنمائی کرنا ہے بلکہ زراعت سے وابستہ دیگر شعبہ جات میں بھی انقلابی تبدیلی کے راستے تلاش کر کے سبز انقلاب کے نظریے کو ہر گاؤں اور دیہات کے عوام تک پہنچانا ہے۔

ایگرو انجینئرنگ کالج کے نصاب تعلیم میں زمین کی ماہیت اور اس کی درجہ بندی فصل میں بڑھوتری، باغات کا پھیلاؤ، جنگلات کی وسعت، مویشیوں کی افزائش اور مچھلی پالن کے کاموں کی انجام دہی کے ساتھ نئے تجربات کے ذریعہ صنعت و روزگار کے نئے شعبے بھی دریافت کرنا ہیں۔ یہ تمام ایسے امور ہیں جن کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کر کے نہ صرف ہم زرعی میدان میں انقلاب لا سکتے ہیں بلکہ اکیسویں صدی میں قدم رکھتے وقت آگے بڑھنے کا حوصلہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

(ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس تھانہ کے ذریعہ)

بچوں کا عالمی دن

انجمن اقوام متحدہ دنیا بھر کے ملکوں کی ایک برادری یا پنچایت ہے۔ یہ انجمن ۱۹۴۵ء میں دوسری جنگ عظیم کے بعد بنائی گئی تھی۔ اس کا مقصد دنیا میں امن و امان قائم رکھنا، تمام قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور دنیا سے غریبی، جہالت اور بیماریوں کو ختم کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

اقوام متحدہ میں دنیا بھر کے عوام کی بھلائی کی تدبیریں سوچی جاتی ہیں۔ یہ برادری دنیا میں امن قائم کرنے کی بھی کوشش کرتی ہے۔ اگر دنیا کے کسی بھی حصے میں جنگ چھڑ جائے تو یہ اس جنگ کو ختم کرنے کی پوری پوری کوشش کرتی ہے۔ چنانچہ اس نے بارہا دنیا کو ایک بڑی جنگ کا شکار ہونے سے بچایا ہے۔

جن عقلمند لوگوں نے انجمن اقوام متحدہ کا دستور لکھا تھا، وہ جانتے تھے کہ بھوک، بیماری اور جہالت بھی جنگ کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لئے ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ غریبی، بھوک، جہالت اور بیماری کے خلاف بھی جہاد کرنا ضروری ہے۔ اس نیک کام کے لئے اقوام متحدہ نے ایک سماجی کونسل قائم کی۔ اس کونسل کے نیچے کئی ادارے ہیں جن کے ذمے لوگوں کی بھلائی کے مختلف کام ہیں۔ ان میں ایک ادارے کا نام یونی سیف (UNICEF) ہے۔ اس کو اردو میں بچوں کا ہنگامی فنڈ کہتے ہیں۔

دنیا میں ہر چار بچوں میں سے تین بچے غریب ملکوں میں رہتے ہیں۔ ان بچوں کو مناسب خوراک اور تعلیم نہیں ملتی وہ گندے اور تنگ و تاریک گھروں میں رہتے ہیں۔ بیمار ہو جائیں تو انہیں دوا نہیں ملتی۔ یونی سیف دنیا کے تمام

نقشہ زکرکو؛

غریب اور بے سہارا بچوں کو دودھ، دوائیں اور کپڑے وغیرہ مہیا کرتی ہے۔ یونی سیف کے منشور کی خاص خاص باتیں یہ ہیں۔

★ دنیا کے تمام بچوں کی اچھی طرح پرورش کی جائے۔

★ تمام بچوں کو کم سے کم پرائمری تک مفت اور لازمی تعلیم دی جائے۔ ★ بے سہارا اور معذور بچوں کے کھانے پینے، رہنے سہنے اور علاج کا بندوبست کیا جائے۔

★ جب کوئی مصیبت آئے تو سب سے پہلے بچوں کی مدد کی جائے۔ ★ بچوں کی اس طرح تعلیم و تربیت کی جائے کہ ان کے دل میں انسان کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو۔

ہر سال یونی سیف کی طرف سے اکتوبر کے مہینے میں بچوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن دنیا بھر میں بچوں کے میلے لگتے ہیں۔ جن میں کھیلوں تقریروں اور مصوری کے مقابلے ہوتے ہیں۔ معذور، مریض اور غریب بچوں میں تحفے بانٹے جاتے ہیں۔ محکمہ ڈاک اس موقع پر خاص ٹکٹ جاری کرتا ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی سے خاص پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔

یونی سیف نے بہت خوب صورت عید کارڈ کرسمس کارڈ، اور سالگرہ کارڈ چھاپے ہیں جو کتابوں کی تمام بڑی دکانوں سے مل سکتے ہیں۔ ان کارڈوں کی آمدنی غریب بچوں کی خوراک، صحت اور تعلیم خرچ کی جاتی ہے۔

آپ بھی یہ کارڈ خرید کر اس نیک کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔

"ہماری پسند"

شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والے قارئین
...لئے ہر مہینے ایک عنوان دیا جاتا ہے۔ آپ کو
...س عنوان یا لفظ کو شعر میں استعمال کئے ہوئے تین
...شعار ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھیجنا ہے۔ اشعار
...ے ساتھ شاعر کا نام بھی ہو تو بہتر ہے ورنہ "نامعلوم"
...کھئے۔ مگر کارڈ پہ اپنا پورا نام و پتا لکھنا نہ بھولئے۔
...س کا آپ خیال رکھیں۔

موصولہ تین اشعار میں سے کوئی بھی ایک
...ھر آپکے نام سے اگلے شمارے میں شامل اشاعت
...دگا۔ تین اصحاب کا پینل آف ججز جس کسی کے شعر
...پسند فرمائیں گے، اسے ایک کتاب انعام کے
...ر پر بھیجدی جائے گی۔ ہمارا پتا یاد رکھئے۔

"ہماری پسند"
C/O NAQSHE KOKAN
43 A NAVANAGAR- M.D.NAIK
ROAD NEAR DOCKYARD ROA
RAILWAY STATION MAZGA
MUMBAI 40000 3

اگلے شمارے کے لئے لفظ دیا جاتا ہے:
"یاد" ماہ اکتوبر ۹۹ء کے اخیر تک ملنے
...ے اشعار ہی زیرِ غور ہوں گے۔ ماہ نومبر ۹۹ء میں
...ن پر غور کرکے دسمبر کے شمارے میں اس کا فیصلہ
...نایا جائے گا۔

اس بار جن حضرات نے ہمارے دیئے ہوئے
عنوان "توبہ" پر اپنی پسند کے تین اشعار روانہ کئے ہیں، ان کے نام ایک شعر کے ساتھ دئے جا رہے ہیں۔

1
کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا
(غالب)

ارسال کردہ: سراج اسماعیل مجاور۔ ننر گاؤں۔ رتناگری۔
" عذرا انعدانے۔ گوریگاؤں (مانگاؤں) ضلع رائیگڈھ

2
جو توبہ کی تو گھٹاؤں نے آکے گھیر لیا
جو توبہ توڑی تو میخانے میں شراب نہیں
(نامعلوم)

ارسال کردہ: داؤد دقادر بانکوٹکر۔ ہرنئی رتناگری۔

3
تری مخمور نگاہوں کے تقاضے توبہ
پھر چھلکتی ہوئی برسات خدا خیر کرے
(آرزو لکھنوی)

ارسال کردہ: محمد ہارون محمد ایوب۔ موتی پور۔ مالیگاؤں۔

4
توبہ توبہ یہ بلاخیز جوانی توبہ
دیکھ کر اس بتِ کافر کو خدا یاد آیا
(عرش ملسیانی)

ارسال کردہ: الطاف احمد محمد مصطفٰے! موتی پورہ۔ مالیگاؤں۔
" فیض احمد فیض کاتلی۔ راجہ پور۔ رتناگری۔

5
وہ کون ہیں جنہیں توبہ کی مل گئی فرصت
ہمیں گناہ بھی کرنے کو زندگی کم ہے
(آنند نرائن ملا)

ارسال کردہ: محمد اسرائیل محمد اسحاق۔ مالیگاؤں۔ ناسک
" محمد کلیم جوبکی، کوربہ گاؤں۔ احمد نگر

6
ترے پردے میں خود اپنی تمنا کر رہا ہوں
ارے توبہ محبت کو بھی رسوا کر رہا ہوں
(شکیل بدایونی)

رسال کردہ: شاہد عنایت موڈک۔ کرلاوئی۔ رتناگری۔

7
نئے خم اور پیمانے خریدے
میری توبہ نے میخانے خریدے
(عبدالحمید عدم)

رسال کردہ: بارص البشیر احمد پرکار۔ فردس۔ رتناگری۔

8
جامِ مئے توبہ شکن توبہ میری جام شکن
سامنے ڈھیر ہے ٹوٹے ہوئے پیمانوں کا
(نامعلوم)

رسال کردہ: اشفاق عمر کوبے۔ ٹاکیار ڈ روڈ۔ ممبئی

9
مئے پی تو سہی توبہ بھی ہو جائے گی زاہد
کم بخت قیامت ابھی آئی نہیں جاتی
(داغ دہلوی)

رسال کردہ: مصطفٰی عبداللطیف خان۔ گوونگری، ممبئی

10
بشر کی زندگی میں ایک دن وہ شام آتی ہے
نہ تقویٰ کام آتا ہے نہ توبہ کام آتی ہے
(نامعلوم)

رسال کردہ: آصف عبدالحمید ملا، کاتلی، راجہ پور۔ رتناگری۔

11
سخت توبہ بھی کتنے توڑے جام
شامِ غم بھلی کہ جوڑے جام
(نامعلوم)

رسال کردہ: سالار ایم جکھنڈی۔ آنتی۔ کھیڈ۔ رتناگری۔

12
ترکِ توبہ کی تو تہمت نہ دو لے بندہ نواز
پی گیا ہوں احتراماً آپ کے اصرار پر
(نامعلوم)

ارسال کردہ: اقبال کواے۔ کوپرکھیرنے۔ نئی ممبئی

13
کرلیا شیخ نے چھوڑی ہوئی عورت نکاح
توبہ توڑی بھی تو ٹوٹے ہوئے پیمانے سے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: انور فاروقی۔ چراغ نگر۔ گھاٹ کوپر۔ ممبئی

14
نہ ملتا گر یہ توبہ کا سہارا ہم کہاں جاتے
ٹھکانہ ہی نہ تھا کوئی ہمارا ہم کہاں جاتے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: آسمہ اے آر خان، داسگاؤں۔ رائیگڈھ

15
توبہ تو کی ہے مگر دل میں حسرت ہے شمیم
دے کے قسمیں پھر مجھے اک بار پلائے ساقی
(شمیم)

ارسال کردہ: زاہد اختر محمد لیسین، نیا آزاد نگر، مالیگاؤں، ناسک

16
وہ مائلِ توبہ ہو میں مائلِ بخشش ہوں
میں رحم سے بخشوں گا وہ شرم سے پچھتائے
(نامعلوم)

ارسال کردہ: اسماعیل محمود ٹھاکور۔ ٹھاکور واڑی۔ سندھودرگ

17
خمار پرور تمہاری آنکھیں، لبوں کے ساغر بدن کی مینا
ہماری توبہ نہ رہنے دے گا یہ چلتا پھرتا شراب خانہ
(نامعلوم)

ارسال کردہ: عبدالحفیظ سوداگر، ڈی ایڈ کالج، کیمپ۔ پونہ

18
حسن و تاثیرِ عشق ارے توبہ
جیسے مرجھا کے رہ گیا ہو گلاب
(شکیل بدایونی)

ارسال کردہ: رشید احمد انصاری، ٹھاکور رہائی اسکول، ٹھاکور واڑی سندھودرگ

19
ہائے میں نے کی توبہ وہ بھی کس زمانے میں
چار دن ہی باقی تھے جب بہار آنے میں
(راز الہ آبادی)

ارسال کردہ: خیر النساء یوسف ونکر — کینیا

20
چھارہی ہے تیرے مہکے ہوئے زلفوں کی گھٹا
توبہ توبہ یہ لت ہے کہ بتاؤں کیسے

(نامعلوم)

ارسال کردہ: قمر جہاں شکیل دلوی۔ ہرنئی۔ داپولی۔ رتناگری۔

21
روز پیتا ہوں توبہ کرتا ہوں
پارسائی کسی کی پارسائی ہے

(اختر شیرانی)

ارسال کردہ: ابوطاہر محمد اسحاق کڈمیٹھے، کونڈیوے، رتناگری

مندرجہ بالا اشعار میں سے پینل آف ججز نے درج ذیل شعر کو انعام کا مستحق قرار دیا۔

ترکِ توبہ کی تو تہمت نہ دو لے بندہ نواز
پی گیا ہوں احتراماً آپ کے اصرار پہ

شعر بھیجنے والے جناب اقبال کوارے، کوپر کھیرنے، نئی ممبئی۔ کو ایک کتاب بطور انعام روانہ کر دی گئی ہے۔

"ہماری پسند" کا کوپن

نقش کوکن میں قارئین کی شعر و سخن سے دلچسپی کے لئے ہم نے "ہماری پسند" کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع کیا ہے اور اس میں ہماری توقع سے زیادہ Response ملا۔ نتیجہ میں تین چار صفحات بھی اس کے لئے ناکافی ثابت ہو رہے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بات پر مجبور ہیں کہ "ہماری پسند" کے لئے کوپن کی قید لگائی جائے۔ اس شمارے میں کسی بھی صفحہ پر آپ کو ہماری پسند کا کوپن مل جائے گا۔ آپ اپنے اشعار بھیجتے وقت یہ کوپن پرچہ میں سے کاٹ کر اپنے اشعار کے ساتھ منسلک کرنا نہ بھولیں۔ کوپن کا زیراکس نکال کر بھیجنے کی زحمت نہ فرمائیں۔ بغیر کوپن کے موصولہ اشعار زیرِ غور نہیں آئیں گے۔ — ادارہ

"کوپن" برائے "ہماری پسند"

لفظ: - - - - - - - جسے اشعار میں استعمال کیا گیا ہے۔

نام: ______________

____

ہدایات

قارئین :- نقش کوکن سے آپ حضرات کا لگاؤ لائق تحسین ہے۔ نقش کوکن کی بھی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ قارئین کے لئے گوناگوں دلچسپیاں اور مشغلے فراہم کرتا رہے جس سے نقش کوکن سے رابطہ بھی برقرار رہے اور دلچسپی کا سامان بہم بھی پہونچتا رہے۔ اس ماہ ہم آپ کو دے رہے ہیں ایک "معمہ" جسے آپ کو نہایت دانشمندی سے حل کرنا ہے۔ تو جناب اٹھایئے قلم !ذرا جلدی کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ دیر ہونے کی وجہ سے آپ کا روانہ کردہ حل ہمیں اس وقت موصول ہو جب کہ ہم نتائج کا اعلان کر چکے ہوں۔ معمہ حل کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

۱ معمے کو ٹوٹی ہوئی قلم یا پینسل سے نہ بھرئے کہ آلودہ ہو جائیں۔ اور قبول نہ کیا جاسکے۔

۲ ایک قاری صرف ایک ہی حل بھیجنے کا مجاز ہوگا۔

۳ جس صفحے پر معمہ ہو اسے نہایت احتیاط سے شمارہ سے الگ نکال لیجئے اور حل کرنے کے بعد نقش کوکن کے پتے پر روانہ کر دیجئے۔

۴ حل شدہ معمے کو اس طرح روانہ کیجئے کہ ادارہ کو مہینے کی ۲۵ تاریخ سے قبل موصول ہو جائے۔ ایک سے زائد صحیح حل موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی کے ذریعہ کسی ایک ہی حل کو انعام کا مستحق قرار دیا جائے گا اور انعام کے طور پر ادارہ کی جانب سے ایک کتاب روانہ کی جائے گی۔

مرتب . (الف ۔ شین)

انعامی معمہ نمبر ۱

اشارات .

دائیں سے بائیں

۱۔ الفاظ و معنی میں نہیں لیکن
۴۔ مومن کی معراج
۵۔ ہندوستان کی جنت
۷۔ گوشت
۸۔ کوشش، بڑھنا
۱۰۔ ٹھوس اشیاء کی پیائش
۱۲۔ معنی، مفہوم
۱۴۔ مادہ کی ضد
۱۵۔ نچلا حصہ
۱۶۔ محبوبہ
۱۸۔ ہرا
۲۰۔ بلد، نگر
۲۱۔ گروی
۲۳۔ دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ
۲۵۔ حدیث کی ایک کتاب
۲۶۔ آنا

اوپر سے نیچے .

۱۔ قبول
۲۔ قیمتی
۳۔ تھکاوٹ
۴۔ اشک بھری آنکھ
۶۔ چاک۔ پھٹا
۹۔ آج
۱۱۔ ایک آسمانی کتاب
۱۳۔ ایک ساز
۱۵۔ اکیلاپن
۱۶۔ صحراء
۱۷۔ اونچا
۱۹۔ غصہ
۲۱۔ اشارہ۔ کنایہ
۲۲۔ ذریعہ آب فراہمی
۲۳۔ جمع تخاطب
۲۴۔ حرف ندا

انعامی معمہ نمبر ۱

تعارف و تبصرہ

ندائے ملت" کا حکیم عبدالحمید نمبر"

مرتب : محمد صہیب قریشی
قیمت : ۱۰۰ روپئے
ملنے کا پتہ : ۹۹ گولہ گنج روڈ، لکھنؤ ۱۸
تبصرہ نگار ★ اعظم شہاب

ہفت روزہ "ندائے ملت" کے ۳۵ سال پابندی انتہائی وقت کے ساتھ مکمل کر لینے پر ندائے ملت نے بابائے طب جناب حکیم عبدالحمید صاحب پر ایک خاص نمبر نہایت تزک و احتشام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ہندوستان میں بہت سے اخبار و رسائل شائع ہوتے ہیں، اور اپنے خاص نمبرات بھی وقتاً فوقتاً شائع کرتے ہیں، مگر ندائے ملت کا یہ خاص نمبر اپنے تمام پہلوؤں پر ہمہ گیر وسعت رکھتا ہے۔ بابائے طب جناب حکیم عبدالحمید صاحب کی شخصیت پر جس قدر متنوع مضامین یکجا کئے گئے ہیں، وہ قابلِ قدر ہیں۔ یہ خصوصی نمبر ۲۲۴ صفحات پر مشتمل سمندر کی سی وسعت اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ سرورق پر جناب بابائے طب کی ایک باوقار تصویر ہے۔ اندرون صفحات پر پیغامات ہیں جو کہ صفحہ نمبر ۲۳ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ نہایت صاف ستھرے کاغذ پر دیدہ زیب چھپائی چہار رنگی سرورق والا۔ یہ خاص نمبر گوناگوں ابواب پر مشتمل ایک دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس خاص نمبر کے ابواب اداریہ ندائے ملت کی رپورٹ، نقشِ صفات، مکتوب پاکستان، عکسِ ذات، طب و صحت، نقطۂ نظر، قوس و قزح پر مشتمل ہیں۔ اور ہر باب اپنے آپ میں ایک کتاب کا سا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں طب یونانی کے عنوان سے طب یونانی کی تاریخ و پس منظر کا اور امراض ان کا علاج، میں بانی 'ہمدرد' کے ہمدرد ادویات نسخہ ہائے امراض موجود ہے۔

دنیا کے مشاہیرِ قلم نے بابائے طب کے متعلق جو مضامین قلمبند کئے ہیں وہ محترم کے تمام گوشۂ حیات کو نمایاں کرتے ہیں، جس سے اس نمبر کی افادیت و اہمیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ نمبر تمام خاص و عام کے لئے یکساں افادیت کا حامل ہے ——— ❖❖❖

ہفت روزہ **شودھن** (مراٹھی)

کا "۵ ویں اکھل بھارتیہ مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن کا"

"خاص نمبر"

مدیر :- - - - - جناب سید افتخار احمد
صفحات : ۶۴، کاغذ و طباعت عمدہ، خوبصورت سرورق۔ قیمت 15 روپے
ملنے کے پتے : شودھن ۵ ارمائی والا بلڈنگ ۲۶/۲۷ پیرولین، ممبئی ۹ ـ مکتبہ اسلامی ج/۱۳۱ محمد علی روڈ، نزد جونا مسجد، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

ہفت روزہ "شودھن" کے اس خاص نمبر کا

[illegible] خاص نمبر منظرِ عام پر آچکا ہے۔ یہ خاص نمبر دراصل ہفت روزہ "شودھن" اور انجمن اسلام ممبئی کے اشتراک و تعاون سے ۳ تا ۵ نومبر ۹۷ء کو منعقدہ اکھل بھارتیہ مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن کے زرین مقالات پر مشتمل ہے جو اس سہ روزہ پروگرام میں مراٹھی ادیب و دانشوران نے پیش کیا۔ اس پروگرام کے تمام تقاریر آڈیو کیسیٹ سے جناب ظہیر شیخ نے صفحۂ قرطاس پر منتقل کئے، اس کے بعد یہ خاص و اہم نمبر شائع ہو سکا، جس سے اندازہ ہوا کہ کئی بار اعلانات ہونے کے باوجود آخر تاخیر کا سبب کیا تھا۔

ہفت روزہ شودھن جو مراٹھی زبان میں اپنی گوناگوں اور ہمہ پہلو پر محیط مضامین کے وجہ سے اپنی پہچان صرف ممبئی کی ہی حد تک نہیں بلکہ پورے مہاراشٹر میں جہاں جہاں مراٹھی داں طبقہ موجود ہے، بنا چکا ہے۔ اور خواہ کوئی بھی اہم مسئلہ ہو اپنے بے لاگ خیالات سے رہبری کے لئے ایک شناخت قائم کر چکا ہے۔ جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب بھی اس اخبار نے اپنے خصوصی نمبرات شائع کئے چاہے وہ عید الفطر و عید الاضحیٰ نمبر ہو یا سیرت و دیگر نمبر، کی اہمیت و افادیت کے پیشِ نظر مراٹھی زبان کے کثیر الاشاعت اخبارات نے اس کے مضامین کو اپنی اشاعتوں میں جگہ دی ہے۔

اب اس اخبار نے اپنی ایک اور خصوصی اشاعت سے مراٹھی داں طبقہ کی توجہ اپنی جانب [illegible] مبذول کروائی ہے۔ [illegible] یہ غلط [illegible] مراٹھی کی ترویج و اشاعت و مراٹھی ادب و ثقافت میں مسلمانوں کا کوئی حصہ نہیں تھا، یا اگر تھا بھی تو وہ محض حاشیہ برداری کی حد تک۔

یہ سہرا صرف شودھن کے سر جاتا ہے کہ اس نے اس تاریخی ناانصافی اور لسانی تعصب کے پردے کو چاک کرتے ہوئے ایک سمیلن کے ذریعہ اس ضمن میں مسلمانوں کے خدمات کو آشکارا کیا، اور اپنے خاص نمبر کے ذریعہ لوگوں کو روشناس کروایا، ورنہ اس سے قبل یہ پہلو تشنہ تھا اور اس سمت کسی پیش قدمی کے آثار نظر نہیں آرہے تھے۔

اس نمبر کی افادیت اور اہمیت سے قطع نظر اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ شودھن نے اپنی اس خصوصی اشاعت کے ذریعے ایک نئی تاریخ کی بنا ڈالی ہے جس سے اس سمت میں پیش قدمی کرنیوالوں کے لئے راہ کشادہ ہو گئی ہے۔

دوسری اور اہم قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ شودھن جہاں اس طرح کے حساس اور متنازعہ مسائل کے حل کے لئے اپنا ایک مقام رکھتا ہے، وہیں برادرانِ وطن تک اسلام کی دعوت کو بغیر کسی کمی و بیشی کے پہونچانے کا فریضہ بھی انجام دے رہا ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ نمبر لائقِ مطالعہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر سہ روزہ پروگرام کی ترتیب اور شمارہ کے شروع میں فہرست شامل اشاعت ہوتی تو اس خصوصی شمارہ کے حسن میں مزید اضافہ ہو سکتا تھا۔ بہرحال یہ ایک خصوصی نمبر ہی نہیں بلکہ ایک دستاویز بھی ہے جو ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ مراٹھی ادب سے وابستہ ہر فرد کیلئے اسکا مطالعہ نہایت ہی مفید ہو گا۔ ؂؂

نقش کوکن

داپولی کا ایگرو انجینئرنگ کالج
(معلومات کے آئینے میں)

وزیر اعلیٰ نارائن راؤرانے نے ۲۵ رمئی کو داپولی کا دورہ کیا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے کوکن اگریکلچرل یونیورسٹی انجینئرنگ کالج قائم کرنے کا وعدہ کیا تھا اسے پورا کرکے آپ نے ثابت کر دیا کہ ان کی حکومت کو اضلاع کوکن کی ہمہ جہتی ترقی اور باشندگان کوکن کو تعلیمی اور معاشی میدان میں آگے بڑھانے میں دلچسپی ہے۔

اضلاع کوکن میں ضلع تھانے ، رائے گڑھ ، رتناگیری اور سندھو درگ شامل ہیں۔ ممبئی سے قریب ہونے کے باوجود اضلاع کوکن کی ترقی نہیں ہو سکی کیونکہ یہ اضلاع ایک طرف ساحل سمندر سے لگے ہوئے ہیں تو دوسری طرف اونچی پہاڑیوں اور وادیوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ندی نالوں دریاؤں اور سمندروں نے ان اضلاع کو سیاحوں کی جنت بنا دیا ہے۔ تقریباً ۷۲۰ کیلو میٹر طویل سمندری ساحل رکھنے والے ان اضلاع میں اونچے پہاڑ اور وسیع جنگل بھی ہیں جس کی وجہ سے سالانہ بارش کا اوسط ساڑھے تین تا چار ہزار ملی میٹر ہے اتنی بڑی مقدار میں حاصل ہونے والے پانی کو روکنے اور ذخیرہ کرنے کا معقول انتظام نہیں ہے اس لئے یہ پانی ندی نالوں اور دریاؤں سے ہوتا ہوا بحرۂ عرب کی آغوش میں منہ چھپا لیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ موسم گرما میں پینے کے پانی کی زبردست قلت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ قلت بعض گاؤں اور دیہاتوں میں اتنی شدید ہوتی ہے کہ لوگوں کو میلوں دور سے پانی حاصل کرنا پڑتا ہے۔

ان مسائل کو حل کرنے کے لئے اگریکلچرل یونیورسٹی نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ واقعی قابل تعریف ہیں یونیورسٹی نے نہ صرف زراعت ، آم ، کٹھل ، کاجو اور اناج کی فصلوں میں بڑھوتری کا کام کامیابی کے ساتھ انجام دیا ہے بلکہ یہاں کی سرزمین سے حاصل ہونے والی دولت اور مقامی وسائل کو کام میں لاکر سبز انقلاب برپا کر دیا ہے جس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔

اب یونیورسٹی کی نگرانی میں ایگریکلچرل انجینئرنگ کالج کا قیام فال نیک ہے جو ہمیں اکیسویں صدی میں قدم رکھتے وقت نیا حوصلہ دے گا اور اضلاع کوکن کے نوجوانوں میں خصوصاً طلبا و طالبات میں نئی سمتوں کی طرف بڑھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

چند ماہ قبل ریاستی حکومت نے ممبئی میں " ایگرو ایڈوانٹیج کانفرنس کا اہتمام کیا تھا جس میں ریاست کے مختلف حصوں کے کسانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کرکے زرعی میدان میں نئی تکنیکیوں کے استعمال اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کا قریب سے جائزہ لیا تھا۔ ایگرو ایڈوانٹیج کے ذریعہ ایگرو انجینئرنگ کالج کے قیام کی تجویز سامنے آئی جواب عملی صورت میں موجود ہے۔

بقیہ صفحہ ۲۷۶ پر دیکھیں

تلاشِ معاش کے نقطۂ نظر سے صبح کی اہمیت

اعظم شہاب

دنیا کے تمام مذاہب میں صبح کی خاص اہمیت ہے۔ اسلام جو دین فطرت ہے اور غیر فطری عمل کو خلق اللہ میں تبدیلی کے مترادف قرار دیتا ہے۔ اس ضمن میں نہایت تاکیدی ہدایات دیتا ہے۔ شب میں جلد سونا اور صبح جلد بیدار ہونا صحابہؓ کرام کے معمول میں شامل تھا، یہاں تک کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ کو کہیں لشکر یا فوجی دستہ روانا کرنا ہوتا تو وہ بھی علی الصباح ہی روانہ فرماتے۔ کیونکہ یہ وقت ملائک کی ڈیوٹی تبدیل ہونے کا وقت ہوتا ہے۔ یہ وقت جہاں ایک جانب عبادات و مناجات کے لئے نہایت اہم ہے وہیں تلاشِ معاش کے لئے بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی ہیں جن سے اللہ کے رسول ﷺ بے حد محبت کرتے تھے۔ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور صبح سویرے مجھے لیٹے ہوئے دیکھ کر فرمایا "اے میری پیاری بیٹی اٹھ جا اور اپنے رب سے روزی لینے میں لگ جا۔ غفلت اور سستی میں نہ پڑ۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک روزی تقسیم فرماتے ہیں (بیہقی) اسی کتاب کی ایک اور روایت حضرت عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ صبح سویرے کا سونا رزق کے لئے رکاوٹ بنتا ہے۔ ابوداؤد نے حضرت صخر بن وداعیہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دعا فرمائی کہ "اے اللہ میری امت کے لئے دن کے اوّل وقت میں برکت عطا فرما۔ یہ راوی جو خود بھی ایک اچھے تاجر تھے اپنا مالِ تجارت صبح اوّل وقت میں ہی روانہ فرماتے۔ چنانچہ اس عمل کی وجہ سے یہ صاحب ثروت ہو گئے اور ان کے مال میں بھی خوب اضافہ ہوا۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صبح کا وقت صرف بندگی و عبادات و مناجات کے لئے ہی نہیں بلکہ رزق کی کشادگی و فراوانی اور تلاشِ معاش کے بھی نقطۂ نظر سے کافی اہمیت کا حامل ہے۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا کہ صبح کی اہمیت تمام مذاہب عالم کے یہاں مسلم ہے اور ہر مذہب اپنے پیروؤں کو صبح جلد بیدار ہو کر اپنی اپنی تعلیمات کے مطابق گیان دھیان میں مصروف ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کا معاملہ دوسرے تمام مذاہب سے قدرے مختلف ہے۔ چنانچہ اگر ایک جانب اسلام فجر نماز کی اہمیت وافادیت کی تعلیم دیتا ہے تو دوسری جانب صبح کو رزق کے تقسیم کی بشارت بھی دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے اپنے رب سے رزق لینے میں لگ جاؤ۔ دوسرے مذاہب کے یہاں ہمیں یہ اعتدال نظر نہیں آتا۔ وہاں اگر ایک جانب دنیا کو دستر خوان کا درجہ دیا جاتا ہے تو دوسری جانب رہبانیت کی تعلیم دی

جاتی ہے۔

آئیے اس ضمن میں ذرا ہم اپنی موجودہ روش کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے ان واضح ہدایات پر ہم کس حد تک عمل پیرا ہیں اور صبح کے وقت کی ہمارے نزدیک کیا قدر و قیمت ہے۔ اس معاملے میں ہمیں زیادہ گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہماری تو صبح ہی دراصل ۱۰ بجے سے قبل نہیں ہوتی۔ اور رات تو خیر رات ہی ہے۔ شب میں تاخیر سے سونا اور تاخیر سے بیدار ہونا ہمارا معمول ہو چکا ہے۔ جب کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صبح صادق کے بعد سونے سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ) مسلمان ہونے کی وجہ سے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں جو احکامات و ہدایات دیئے ہیں ہم اس پر عمل پیرا ہوتے اور اپنی دین و دنیا دونوں کامیاب بناتے۔ مگر اس بدنصیبی اور بدبختی کا کیا کیا جائے کہ ہم نے تمام مروّج خرابیوں کو گلے سے لگالیا اور ہماری ہمسایہ قومیں اللہ کے رسول کے فرمان پر ہم سے زیادہ عمل پیرا ہیں۔ اسلام کی خوبیاں ہمارے بجائے انہوں نے اپنالی ہیں جبکہ ہم زیادہ مکلف تھے۔ اگر صبح کسی مسلم بستی یا محلے سے گزر ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ کرفیو لگا ہوا ہے۔ موت سا سناٹا اور نحوست استقبال کرتی ہے۔ کہیں اگر اکا دکا فرد نظر بھی آتا ہے تو وہ بھی اونگھتا ہوا وہ یا تو گوشت کا کاروباری ہوتا ہے یا دودھ کا کہ صبح جلد بیدار ہونا اس کی مجبوری ہے، ورنہ دھندا نہیں ہوگا۔ ایسی حالت میں ہمارے یہاں نحوست، بدبختی، مفلسی اور بے کاری نہیں آئے گی تو بھلا کیا آئے گی؟ اس کے برعکس ہمسایہ قوموں کے علاقوں میں رونق، چہل پہل، تروتازگی نظر آئے گی۔ وہ صبح سویرے اٹھ کر اپنی پوجا پاٹ وغیرہ سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کی صفائی ستھرائی چھڑکاؤ وغیرہ میں لگ جاتے ہیں، تب تک ان کی خواتین ان کے لئے چائے ناشتہ وغیرہ کا انتظام کر دیتی ہیں۔ لڑکے ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر اسکول کی راہ لیتے ہیں اور بڑے بازار سے سودا سلف لانے چلے جاتے ہیں۔ اور ہماری خوابِ خرگوش والی پوزیشن مزید برقرار رہتی ہے۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ تمام معاشرہ اس خرابی کا شکار ہے مگر اکثریت ضرور ہے۔

جب ہم دن چڑھے تک سوتے رہیں گے تو بھلا کس طرح وہ تمام نعمتیں جو صرف صبح کے وقت ہی نازل ہوتی ہیں حاصل کر سکیں گے؟ اگر ہم شب میں جلد سونے اور صبح کو جلد بیدار ہونے کی عادت ڈالیں جو کہ مسلمانوں کا شیوہ بھی ہے تو یہ بات دعوے سے کہی جاسکتی ہے کہ عبادات میں پابندی کے علاوہ رزق میں کشادگی اور برکت خوب ہوگی اور صحت بھی اچھی رہے گی۔ صبح جلد بیدار ہونا چاہئے اور ضروریات و عبادات سے فارغ ہو کر تلاشِ معاش میں لگ جانا چاہئے۔ کیونکہ صبح سویرے انسان چاق و چوبند رہتا ہے، وہ جس کام میں بھی لگے گا اپنی تمام تر توانائی صرف کر دے گا جس سے کام بھی خوب بہتر ہوتا ہے اور تھکاوٹ کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

رات دیر تک جاگنے اور صبح دیر سے بیدار ہونے میں ہمارے نوجوان خاص طور سے ملوث ہیں، رات میں دکانوں، مکانوں کے سیڑھیوں پر بیٹھ کر سگریٹ و گٹکے سے شغل فرمانا، ہنسی مذاق کرنا، لوگوں کی نقلیں اتارنا، ہمارے نوجوانوں کا خاص مشغلہ ہو چکا ہے۔ ابھی بھی ہمارے کچھ نوجوان محلے میں اپنی مثال آپ ہیں مگر اکثریت کا معاملہ

وہی ہے جس کا تذکرہ کیا گیا۔ جس پر ہمارے بزرگوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ نوجوان ہی وہ نسل ہے جسے قوم کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے اگر ریڑھ کی ہڈی ہی خراب ہو گئی تو باقی جسم کس کام کا؟ اس کا اصل سبب بیکاری ہے، اگر ہمارے نوجوان دن بھر محنت مشقت کریں تو ممکن ہی نہیں کہ وہ رات میں محفلیں منعقد کریں، ان کے اندر تو گفتگو کی بھی سکت نہ ہو گی۔ گھر پہونچتے ہی وہ بستر تلاش کریں گے لیکن یہاں بھی معاملہ بہت پیچیدہ ہے، ہمارا نوجوان طبقہ اگر محنت و مشقت کرے گا تو عرب ممالک میں وطن میں چاہے کتنے ہی مواقع کیوں نہ ہو وہ کچھ نہیں کریں گے یہ ایک فیشن بن چکا ہے بڑی مشکل سے گرتے پڑتے دسویں یا بارہویں کا امتحان دینگے اس کے بعد پاسپورٹ اور ویزے کے چکر میں ایجنٹوں کے پیچھے اپنا وقت، روپیہ صلاحیت سب ضائع کرتے ہیں پریشانی الگ۔ اگر خوش قسمتی سے بیرون ممالک گئے بھی تو دو چار مہینے میں واپس آجاتے ہیں کہ کمپنی صحیح نہیں ہے۔ ہم خود غور کریں کہ جو لوگ اپنے وطن میں اپنے رشتہ داروں کے قریب رہ کر کچھ نہ کر سکیں وہ بھلا دیار غیر میں کیا کر سکیں گے؟ جبکہ معاملہ یہ ہے کہ ہندوستان کے تقریباً تمام جگہوں کے لوگ ان ہی کی بستی اور شہروں میں آکر روزی کمارہے ہیں۔

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم پر اللہ کی رحمت سایہ فگن ہو اور رزق میں بھی کشادگی ہو تو ہمیں سحر خیزی کی عادت ڈالنی ہو گی۔ اللہ نے ہمیں جو مواقع دیئے ہیں اسی سے فائدہ حاصل کرنا ہو گا۔ اگر ہم بیکار ہیں تو اپنے ہی وطن میں کاروبار تلاش کریں اور اللہ سے دعا بھی کرتے رہیں۔ اگر ہم ملازمت پیشہ ہیں تو صبح سویرے ضروریات و عبادات سے فارغ ہو کر قرآن کی تلاوت کریں اور سمجھنے کی کوشش کریں جس سے ایک جانب اہل خانہ کی تربیت بھی ہو گی دوسری جانب ثواب ہی ثواب۔ صبح کی تر و تازہ ہوا میں سیر کے لئے نکلیں اس سے صحت بھی اچھی رہتی ہے اور چستی پھرتی بھی آجاتی ہے۔ ممکن ہو سکے تو ہلکی پھلکی ورزش بھی کریں۔ اگر ہم کسی چھوٹے موٹے کاروبار سے وابستہ ہیں تو صبح اٹھ کر دکان کھولیں۔ اچھی طرح صفائی کریں، سامان کو بہتر طریقے سے سجائیں تاکہ خریداروں کو اپنی ضروریات کی چیزوں کے انتخاب میں آسانی ہو۔ خوش مزاجی اور اچھے اخلاق سے پیش آئیں پھر دیکھیں اللہ کی رحمت و برکت کیوں نازل نہیں ہوتی ہے۔ ہم ایک نئے عہد میں جی رہے ہیں جہاں لمحہ لمحہ بے حد قیمتی ہے وقت کی قدر کریں۔ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے بہتر مستقبل کے لئے صبح جلد بیدار ہونے کی عادت ڈالیں۔ اگر ہم ان معمولات پر عمل کریں تو خود ہی چند دنوں میں واضح فرق محسوس کریں گے۔

ایمپلائمنٹ ایکس چینج

میں نام درج کرانے کی اہمیت

☆ شکیل شیخ

ایمپلائمنٹ ایکس چینج ریاستی حکومت کے ماتحت چلنے والا سرکاری ادارہ ہے جس میں بے روزگار طالب علم اپنا نام درج کرواتے ہیں۔ یہاں نام درج ہو جانے کے بعد ادارہ بے روزگار نوجوانوں کی ترتیب وار فہرست تیار کرتا ہے اور Seniority کے مطابق ریاستی، مرکزی، نیم سرکاری، میونسپل کارپوریشن، نگر پالیکا وغیر سرکاری محکموں کے علاوہ نجی کمپنیوں میں خالی اسامیوں کی اطلاع ہمیں دیتا ہے اس لئے سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں ملازمت پانے کے لئے ایمپلائمنٹ ایکس چینج میں نام کا رجسٹر ہونا نہایت ضروری ہے۔

اس وقت ملک میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایس ایس سی کامیاب ہو جانے اور نئے داخلہ وغیرہ سے نپٹنے کے بعد پہلی فرصت میں طلبا اپنا نام درج کریں۔ یہاں نام درج کروانے کے لئے صبح ۹ بجے دفتر پہنچ جائیں۔ سبھی امیدواروں کو ایک لفافہ نما فارم دیا جاتا ہے اور اس فارم کو بھرنے سے قبل فارم کی خانہ پری (پوچھی گئی معلومات) کس طرح کریں باقاعدہ سمجھایا جاتا ہے (لڑکے اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ نشست کا انتظام ہوتا ہے) اور یہ فارم طالب علم کو بذات خود وہاں ہال میں بیٹھ کر بھرنا ہوتا ہے جس میں امیدواروں کو اپنے بارے میں درج ذیل معلومات درج کرنی ہوتی ہے۔

فارم کا نمونہ

(۱) نام (۲) والد کا نام (۳) تاریخ پیدائش (۴) ذات (مذہب) (۵) کیا آپ کا تعلق درج فہرست ذات یا جماعت سے ہے؟ (۶) قومیت (۷) قابلیت (۸) پتہ (۹) کتنی زبانوں سے واقفیت ہے۔ بولنا، لکھنا، پڑھنا (۱۰) قد (سینٹی میٹر) (۱۱) سینہ سینٹی میٹر (۱۲) وزن

ضروری سرٹیفکٹ

یہاں جاتے وقت امیدوار اپنے ساتھ مندرجہ ذیل کاغذات کی اصلی کاپی اور اس کی دو دو زیروکس کاپیاں .S E O کی دستخط کر کے لے جانا نہ بھولیں۔

(۱) ایس ایس سی مارک شیٹ (۲) اسکول خارجہ سرٹیفکٹ .Leaving Certificate (۳) اس کے علاوہ ذات کا سرٹیفکٹ و دیگر کورسیس جیسے شارٹ ہینڈ، ٹائپنگ، این سی سی، اسکاؤٹ وغیرہ۔

پتہ - اس وقت پورے صوبے میں ہر ضلع کے مقام پر ایمپلائمنٹ ایکس چینج کا دفتر ہے اس کے علاوہ دیہی علاقوں کے ساتھ ساتھ ضلع کے صدر مقام سے دور رہنے والے

بے روزگار نوجوانوں کی سہولت کے لیے ہر ضلع کی پنچایت سمیتی کے دفتر (تحصیلدار دفتر) میں ہر ماہ ایک دن مقرر ہے اس لئے ایسے طلباء تعلقے کے تحصیلدار دفتر جاکر رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔ یہاں ہم ممبئی اور تھانے میں واقع ایمپلائمنٹ ایکس چینج کے دفتر کے پتے پیش کر رہے ہیں۔

نوٹ :- ایمپلائمنٹ ایکس چینج دفتر میں نام درج ہونے کے بعد بیروزگار نوجوان کو ایک کارڈ دیا جاتا ہے جس پر اس کا نمبر اور کتنے سال بعد اسے رینیو Renew کرانا ہے، ہدایت کا اسٹامپ لگایا جاتا ہے۔ اس لئے کارڈ کو احتیاط کے ساتھ رکھیں۔

نام درج کرانے کی اہمیت :-

ایمپلائمنٹ ایکس چینج میں فارم کی خانہ پری کرنے کے بعد آپ کو جو کارڈ دیا جائے گا جس پر رجسٹریشن نمبر درج ہوگا اسے ایمپلائمنٹ ایکس چینج کارڈ کہتے ہیں۔ یہ کارڈ حاصل کرنے کے بعد بے روزگاروں کی فہرست میں آپ کا نام شامل ہو جائے گا اور حکومت سے جو سہولتیں مل سکتی ہیں آپ اس کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں ساتھ ہی آپ سرکاری، نیم سرکاری اور پرائیویٹ کمپنیوں میں نوکری پانے کے اہل ہو جائیں گے۔ اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہیکہ یہاں نام درج کرانے کے بعد ایکس چینج سے نوکری کے لئے "کال لیٹر" کبھی دیر سے آتا ہے اور کبھی تو آتا بھی نہیں ہے اسلئے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہوسکے تو وقتاً فوقتاً ایمپلائمنٹ ایکس چینج جاکر معلومات حاصل کرتے رہئے۔
بہرحال آج کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کارڈ کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ حکومت مہاراشٹر کی اسکیم کے تحت جن بے روزگاروں کے نام یہاں درج ہیں اور ایک سال بیت گیا پھر بھی نوکری نہیں ملی تو ایسے بے روزگار ایس ایس سی کامیاب نوجوانوں کو ہر ماہ سو روپے، ایچ ایس سی کامیاب کو ڈیڑھ سو روپے اور گریجویٹس امیدواروں کو ہر ماہ تین سو روپے بھتہ کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے بے روزگار نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ پہلی فرصت میں اپنا نام ایمپلائمنٹ ایکس چینج دفتر میں رجسٹر کروالیں۔

ممبئی میں ایمپلائمنٹ ایکس چینج کا پتہ -

(۱) سی جی او بیرکس نریمان پوائنٹ، ممبئی نمبر ۲۱ (ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کامیاب) (۲) سیوا یوجنا کیندر بی روڈ، چرچ گیٹ، ممبئی نمبر ۲۰ (گریجویٹس) (۳) سیوا یوجنا کیندر (تانترک) نارائن نگر، گھاٹ کوپر، (ویسٹ) ممبئی نمبر ۸۶ (تکنیکی تعلیم یافتہ جیسے آئی ٹی آئی، ڈپلومہ ہولڈر وغیرہ) (۴) گورنمنٹ بیرکس نمبر ایک اور دو، منترالیہ کے سامنے، ممبئی ۲۱ (جسمانی طور سے معذور اور ایس ایس سی سے کم لیاقت) (۵) آر ٹی او دفتر سے قریب (فلائی اوور برتج) تھانے (سبھی کے لئے)

پولس میں بھرتی کے لئے سیوا یوجنا دفتر، سماج کلیان دفتر اور ضلع سینک بورڈ سے رابطہ قائم کریں۔

انجمن خیر الاسلام دابھول میں ووکیشنل گائیڈنس کونسل کا قیام

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول دابھول کے معاون معلم جناب محمد مصطفیٰ ہلسنگی صاحب نے ابھی حال ہی میں بمبئی کے

Institute of Vocational Guidence and Selection Mumbai

سے ایک سال کا ڈپلومہ ان ووکیشنل گائیڈنس کامیابی کے ساتھ مکمل کیا ہے۔ انہیں کی رہبری میں اسکول ہذا میں "ووکیشنل گائیڈنس" کا قیام عمل میں آیا ہے۔

کونسل کے صدر کے طور پر اسکول کے ہیڈماسٹر جناب اسرار احمد شیخ کا انتخاب کیا گیا۔ جبکہ سیکریٹری کے فرائض کونسلر جناب مصطفیٰ ہلسنگی صاحب انجام دیں گے۔ اس کونسل کے دیگر ممبران حسب ذیل ہیں۔

۱) جناب ریاض احمد شیخ (۲) جناب شیخ امام صاحب (۳) جناب منان احمد صاحب، (۴) جناب فضل الدین بامنے (۵) محترمہ ممتاز دلوی طلباء ممبران کے طور پر (۱) شبنم صبح بولے (۲) نیلوفر خطیب (۳) قاضی فرہین جمال الدین (۴) ناہید سردار بامنے۔ اس کونسل کے قیام کے بعد اسکول ہذا میں دسویں اور بارہویں جماعت میں زیر تعلیم طلباء کے لئے ووکیشنل گائیڈنس کانفرنس جلد ہی منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ریاض، این، شیخ، دابھول

عطیہ برائے شہیدانِ کرگل

نیشنل ہائی اسکول لاٹون۔ تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگیری کے ذریعہ کرگل کے شہید نوجوانوں کے اہل خانہ کی مالی اعانت کے لئے تدریسی وغیر تدریسی عملے کی جانب سے ایک ایک دن کی تنخواہ -/3120 روپے اور مہاراشٹر چھاتر سینا جماعت نہم کی جانب سے -/370 روپے، چھاتر سینا معلم کی جانب سے -/100 روپے اور جماعت پنجم تا دہم کے طلبہ کی جانب سے -/3384 روپے جمع کئے گئے۔ اسکول کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب کے مشورے سے کل -/6974 روپے کا بینک ڈرافٹ سینا دفتر روانہ کر دیا گیا۔

انصاری اشفاق احمد، شعبہ نشر و اشاعت

تبسم نذیر مہاڈکر

تبسم نذیر مہاڈکر نے امسال بی اے کا امتحان فرسٹ کلاس سے پاس کیا اور اپنے کالج وسنت راؤ کالج آف آرٹس اینڈ کامرس مروڈ جنجیرہ میں

اوّل رہی۔ اس نے سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے ممبئی یونیورسٹی میں ایم اے میں داخلہ لیا ہے۔

مرسلہ دلاور حسین مہاڈکر

انجمن خیر الاسلام نالہ سوپارہ میں والدین واساتذہ کی میٹنگ

گذشتہ دنوں انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول نالہ سوپارہ میں والدین و اساتذہ کی ایک میٹنگ منعقد کی گئی جس کی صدارت قائم مقام ہیڈ ماسٹر جناب رضی اللہ بیگ صاحب نے کی۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے سرکیولر کا حوالہ دیتے ہوئے P T A کے مقاصد اور فرائض بیان کئے گئے۔

سالِ رواں کے لئے والدین اور اساتذہ کی نئی کمیٹی تشکیل کی گئی اور تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے والدین اور اساتذہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر عبداللطیف صاحب، نشاط شیخ، ڈاکٹر فاروق فروٹ والا، شمیم احمد، زبیر بونکے، سلیم عمران اور رفیق خان وغیرہ موجود تھے۔

مرسلہ۔ رضی اللہ بیگ

امریکہ میں عبدالرحمٰن واگلے ساز کے شعری مجموعہ "نوائے ساز" کی تقریب رونمائی

حال ہی میں ویسٹرن ایونیو لاس اینجلس امریکہ میں عبدالرحمٰن واگلے ساز کے شعری مجموعہ "نوائے ساز" کی تقریب رونمائی ان کی شریک حیات محترمہ زبیدہ کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ تقریب کی صدارت ابو بکر وکیل (لاس اینجلس کی معروف شخصیت) نے کی، جس میں مہمان خصوصی انڈوپاک کے ادبی اسکالر پروفیسر فرید سحر اکبر آبادی تھے۔ تقریب کا آغاز اردو کلچرل سوسائٹی کے جنرل سکریٹری خضر مسیحا نے کیا۔ دوران تقریر انہوں نے کہا کہ سوسائٹی نے چند روز قبل اردو اسکول کا افتتاح کیا ہے جس کے لئے جناب عبدالرحمٰن واگلے ساز کی خدمات کو ہم فراموش نہیں کرسکتے۔ اردو کلچرل سوسائٹی کے صدر عالم اللہ بخش نے کتاب کی رونمائی کے سلسلے میں واگلے ساز کی شاعری کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور انہیں "شاعر وقت" کا خطاب دیا۔

سحر اکبر آبادی کے بعد مشہور نقاد جناب گیان چند جین نے اپنی تقریر میں واگلے ساز کی شاعری پر تفصیلی بحث کی۔ واگلے ساز نے اس بات کا انکشاف کیا کہ میری بیگم "نوائے ساز" کی محرک ہیں انہوں نے ان احباب کا بھی تذکرہ کیا جن کی معاونت سے نوائے ساز منظر عام پر آئی۔ ساز صاحب نے سامعین کے اصرار پر ایک نظم سنائی اور خوب داد وصول کی۔ اس پروگرام میں پاکستان ٹوڈے کے چیف ایڈیٹر جناب شبیہہ سید نے بھی شرکت فرمائی۔

عصرانہ کے بعد جناب نیاز گلبرگوی کی صدارت میں مشاعرہ کا پروگرام منعقد ہوا۔ تشبیہہ سید صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ جناب عباس تابش مہمان خصوصی تھے۔ مشاعرے میں درج ذیل شعرائے کرام نے اپنے اپنے کلام سنائے۔ پروفیسر فرید سحر اکبر آبادی، سید اسد حسینی چکر، خالد خواجہ، عبدالرحمٰن واگلے ساز، خضر مسیحا، جعفر عباس انساں، ریحانہ قمر چودھری، شہید فیضی، حسین کاکابری، مشاعرہ کافی کامیاب رہا۔

مرسلہ۔ سحر اکبر آبادی

مضر صحت اشیاء کے استعمال سے پرہیز

اس وقت ہمارے سماج میں بہت سے ایسی اشیاء رائج ہیں جن کا مضر صحت ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے مگر بد قسمتی ہے کہ نئی نسل میں ان کا رواج روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ ہمارے تعلیمی ادارے تو آج کل نشہ آور اشیاء کے استعمال کے اڈے بنتے جارہے ہیں۔ بیڑی، سگریٹ، تمباکو پان اور اسی طرح نئے نئے گٹکے نئی نسل میں عادت بن کر ان کی صحتِ جسمانی وروحانی کو گھن کی طرح چاٹ رہے ہیں اور حیرت ہے کہ یہ چیزیں شہری آبادی سے نکل کر گاؤں ودیہاتوں میں بھی عام ہورہے ہیں۔ ان اشیاء کے استعمال کے مضر اثرات سب پر واضح ہیں بلکہ خود ان اشیاء کے پیکٹوں پر بطور وارننگ لکھا بھی جاتا ہے کہ یہ صحت کے لئے مضر ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود سماج کو اس قسم کی غلاظت سے پاک کرنے کی سنجیدہ کوشش ابھی تک نہیں ہورہی ہے۔ باشعور طلبہ و نوجوانوں کا نہ صرف یہ فرض ہے کہ خود کو ان گندگیوں سے پاک رکھیں بلکہ وقت کا تقاضہ اور ملی فرض سمجھ کر ان چیزوں کے خلاف سماج کو بیدار کریں۔ یہ سماج کا ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے۔ قارئین نقش کوکن کو اس موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

ادارہ

جماعت اسلامی ہند داپولی کا تربیتی اجتماع

داپولی جماعتِ اسلامی ہند کا تربیتی اجتماع ۲۲ر اگست ۱۹۹۹ء کو صبح ساڑھے دس بجے جامع مسجد داپولی کونڈ میں منعقد ہوا، جس میں داپولی کے کثیر افراد نے شرکت فرمائی۔ مولانا لیاقت علی قاسمی صاحب نے فتتاحی کلمات کہے اور مولانا مسعود الرحمٰن خان ندوی صاحب نے درسِ قرآن دیا۔ جناب سلیم قاضی صاحب اور جناب شرف الدین صاحب نے بھی پروگرام میں خطاب فرمایا۔ بعد نماز عصر شوکت حجوانے صاحب نے درسِ قرآن دیا اور ناظمِ علاقہ جماعت اسلامی ہند عبدالستار شیخ صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔ مولانا لیاقت علی قاسمی صاحب کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

مولانا لیاقت علی قاسمی، امام وخطیب جامع مسجد کونڈ داپولی

حکیم محمد مختار اصلاحی آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے صدر منتخب

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے پریس بیان میں کہا گیا ہے کہ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے صدر حکیم عبدالحمید صاحب کی رحلت کے بعد مرکزی ورکنگ کمیٹی دہلی نے اپنے ۲۱ر اگست ۱۹۹۹ء کے اجلاس میں حکیم محمد مختار صاحب اصلاحی کو متفقہ طور پر مرکزی آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کا صدر منتخب کر لیا ہے۔

مہاراشٹر کے ۲۶ر اساتذہ کو ایوارڈ

مہاراشٹر کی پرائمری اور سکنڈری اسکولوں کے ۲۶ر اساتذہ کو ۱۹۹۸ء کے لئے نیشنل ایوارڈ دیا گیا ہے۔ اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کے اعتراف میں ۱۹۵۸ء سے یہ ایوارڈ دیا جارہا ہے۔ اس ایوارڈ میں چاندی کا کپ دس ہزار روپے نقد اور سرٹیفکٹ دیا جاتا ہے۔

نیشنل ایوارڈ ملنے والوں میں زرینہ انصاری (مدنپورہ) محمد ادریس محمد حسین (امراوتی) شیخ عبدالعزیز (پربھنی) وزیر حسین (رتناگیری) سنتوش پاٹل (دھولیہ) پدماوتی کلکرنی (پونے) لتا سنتوشور (گڈچرولی) ایس وی مشرا (ممبئی) سہاسنی پوٹے (ممبئی) اور دیگر اساتذہ شامل ہیں جن کا تعلق پرائمری اسکولوں سے ہے۔

سید حامد، ہمدرد یونیورسٹی کے چانسلر بنادیئے گئے

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراج پوری نے معروف ماہر تعلیم سید حامد کے جامعہ ہمدرد کا چانسلر مقرر کئے جانے کا خیر مقدم کیا ہے۔ سید حامد کو یونیورسٹی امور کا گہرا تجربہ ہے اور اس کے ساتھ انہوں نے ایڈمنسٹریشن کے میدان میں بھی اپنی صلاحیتوں کالوہا منوایا ہے۔

سید حامد چونکہ گذشتہ کئی برسوں سے حکیم عبدالحمید (مرحوم) سے بہت قریب رہے ہیں۔ اس لئے یقین ہے کہ جامعہ ہمدرد سے چانسلر کی حیثیت سے ان کی وابستگی نہ صرف یونیورسٹی بلکہ ہمدرد فاؤنڈیشن اور دیگر متعلقہ اداروں کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوگی۔ واضح رہے کہ سید حامد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بھی وائس چانسلر رہ چکے ہیں اور موصوف مولانا آزاد یونیورسٹی کی پہلی مجلس عاملہ کے سرگرم رکن ہیں اور یونیورسٹی کے تمام انتظامی امور میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں۔ امید ہے کہ اب نہ صرف ان کی دلچسپی قائم رہے گی بلکہ ان دو یونیورسٹیوں کے درمیان اشتراک اور باہمی تعاون کے نئے دروازے کھلیں گے۔

ڈاکٹر کوثر مہسکر کی کامیابی

شہر رتناگیری کے معروف سرجن ڈاکٹر منیر مہسکر کی رفیقہ حیات محترمہ ڈاکٹر کوثر مہسکر نے مئی ۹۹ء میں ڈی جی او (امراض زنانہ) کا امتحان درجۂ اول میں کامیاب کیا۔

ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر کوثر مہسکر نے ممبئی کے واڈیا اسپتال کے زنانہ شعبہ سے الٹرا سونوگرافی کا کورس مکمل کیا اور کراڈ کرشنا میڈیکل کالج سے دو سالہ کورس کر کے شیواجی یونیورسٹی سے لئے گئے متذکرہ بالا DGO کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اس کامیابی پر ہماری جانب سے دلی مبارکباد۔ اور دعا ہے کہ اللہ ان کے ہاتھوں میں شفاء عطا فرمائے۔ آمین

ممبرا میں دارالقضاء (شرعی پنچایت) کا قیام

ممبرا مسلم آبادی کے لحاظ سے ممبئی کے مضافات میں ایک اہم حیثیت کی حامل بستی ہے۔ وہاں ۵ر ستمبر کو آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے زیر اہتمام ایک شرعی پنچایت جماعت اسلامی ممبرا کے آفس تنور نگر میں قائم کی گئی ہے اس ضمن میں ایک پروگرام تنور نگر جامع مسجد میں رکھا گیا تھا جس میں شہر کے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری عبدالستار شیخ صاحب کی صدارت میں یہ پروگرام ہوا۔ عبدالستار شیخ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ اس شرعی عدالت کی کامیابی یہ ہے کہ لوگ اپنے تنازعات کے لئے اس طرف رجوع کریں۔ مولانا قاضی فیاض احمد قاسمی صاحب کو قضاء کے منصب پر فائز کیا گیا ہے۔

اس اہم اقدام پر کل ممبرا مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ابوالاعلیٰ محسن شہاب (ممبئی)

گل بوٹے کی جانب سے

۲۵ر اساتذہ کو ایوارڈ

یومِ اساتذہ کے موقع پر ۲۵ر اساتذہ کو ماہنامہ گل بوٹے نے تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے پر ایوارڈ سے نوازا ہے۔

انجمن اسلام اکبر پیر بھائی ہال میں ایک باوقار پروگرام جناب اسحٰق جمخانہ والا صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا اس میں آفیسر شرٹ اور طہورا سوئیٹس کی جانب سے اساتذہ کو تحائف پیش کئے گئے۔

اس پروگرام میں مشہور مصنفہ اور ماہر تعلیم نورالعین علی، علی ایم شمشی، ممبئی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر جناب ڈاکٹر یونس اگاسکر اور مشہور افسانہ نگار جناب سلام بن رزاق صاحبان نے شرکت کی۔

مقابلۂ نعرہ بازی میں

شاندار کامیابی

۹ر اگست ۱۹۹۹ء کو "کرانتی دن" کے موقع پر لیو کلب کے زیر اہتمام منعقد کردہ مقابلۂ نعرہ بازی میں رتناگیری کے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول نے اوّل نمبر پہ کامیابی حاصل کی۔ نعرے بازی کے لئے مذکورہ مقابلہ رکھا گیا تھا۔ رتناگیری کے تمام ثانوی مدارس نے مقابلہ میں حصہ لیا تھا۔ گذشتہ دو سالوں کی طرح امسال بھی اس اسکول نے اوّل نمبر پر کامیابی حاصل کرکے فتح کی ہٹ ٹرک مکمل کی۔

اس کامیابی پر ادارہ کے صدر عالی جناب رفیق سیٹھ نائیک صاحب نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اسکول کو کامیابی کی چوٹی تک لے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ مذکورہ مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے میں اسکول کی معلمہ محترمہ رشیدہ ٹھمکر نے مسلسل تیسری بار بھی اہم کردار ادا کیا۔ ڈرائنگ ٹیچر جناب امتیاز کالے صاحب نے اپنی خوبصورت تحریر میں بینر تیار کئے نیز جسمانیات کے ٹیچر جناب مصطفےٰ مانک پیٹھے نے منظم مارچ پاسٹ کی رہنمائی کی۔

عبدالخبیر محمد شفیع صوبیدار

کی نمایاں کامیابی

رائے گڈھ ضلع پریشد فل پرائمری اردو اسکول پابرہ تعلقہ مہسلہ سے امسال ہفتم جماعت سے اسکالر شپ کے امتحان کے لئے ایک طالب علم عبدالخبیر محمد شفیع صوبیدار (فی الحال زیر تعلیم سمیہ اردو ہائی اسکول کوسہ، ممبرا) نے کامیابی حاصل کی اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس اسکول سے پہلی مرتبہ ہفتم کے اسکالر شپ کے امتحان میں کوئی طالب علم کامیاب ہوا ہے۔ ہیڈ ماسٹر، اسٹاف اور ممبران اسکول کمیٹی کی طرف سے کامیاب طالب علم کو مبارکباد دی جاتی ہے۔

مرسلہ۔ صوبیدار عبدالمتین ناز

جناب آفاق احمد قریشی کی سبکدوشی

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول سوپارہ ضلع تھانہ کے پرنسپل، جناب آفاق احمد قریشی کی سبکدوشی کے پیش نظر اسٹاف اور احباب کی جانب سے ایک الوداعی جلسہ ۸ر اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار منعقد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت محترم محمد حسین الانا صاحب چیئرمین انجمن خیر الاسلام ٹرسٹ ممبئی نے فرمائی مہمان خصوصی کی حیثیت سے محترمہ فاطمہ محمد حسین الانا شریک تھیں۔

معزز مہمانوں میں پرنسپل سراج الدین صاحب، محترمہ زہرہ ملا، پرنسپل منظور احمد، صغیر احمد ڈانگے، تنویر کراری، عابد حسین پادرے، فرید ملا کونسلر، نجیب چاوڑے، پرویز ملا، شیخ معین الدین صاحب مولانا آزاد ہائی اسکول، خالد کراری، شاکر سوپاروی و دیگر معززین حاضر تھے۔ محترمہ افروز قریشی صاحبہ نے محترمہ فاطمہ محمد حسین الانا کو، صغیر احمد ڈانگے نے پرنسپل آفاق احمد قریشی کو گلدستہ اور شال پیش کی۔ محترم محمد حسین الانا اور محترمہ الانا کی جانب سے آفاق احمد قریشی صاحب کو دس ہزار روپے نقد عنایت کئے گئے۔ جماعت پنجم تا دہم کے طلبہ و طالبات نے تحفے و تحائف دیئے۔ شندے سر اور شاکر سوپاروی نے ہدیۂ خلوص میں نظم پیش کی۔ صدر سر سید ادبی سنگم نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ محترم پرنسپل آفاق صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں تقریر کی۔ مہمان خصوصی نے اسکول کا معائنہ کیا۔ گاؤں کے معززین الحاج عابد چاوڑے، امتیاز شرف الدین ملا، برہان الدین حارث، خالد کراری، برادران جمیل حاجی میاں چاوڑے نے بھی 50 ہزار روپے اسکول عمارت کی تعمیر کے لئے دینے کا اعلان کیا۔ آخر میں قائم مقام پرنسپل جناب رضی اللہ بیگ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

مرسلہ: رخسانہ عمرانی

بمبئی اور باندرہ بکر قصائی جماعت مساجد ٹرسٹ کے زیر اہتمام جلسۂ تہنیت و تقسیم انعامات

ان دنوں تعلیمی بیداری کی جو لہر چل رہی ہے، اس کا شاندار مظاہرہ بمبئی باندرہ بکر قصائی جماعت کے زیر اہتمام ۱۲/اگست ۹۹ء کو ایک باوقار تقریب تقسیم اسناد و انعامات میں ہوا۔ جس میں جماعت کے ۳۶ر طلباء و طالبات کو بورڈ اور یونیورسٹی امتحانات میں کامیابی کے لئے نقد انعامات اور توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔ قصائی برادری نے طے کیا ہے کہ ۲۰۱۰ء تک مکمل خواندگی کا مقصد پورا کیا جائے۔

خصوصی مقررین میں جناب حسن کمال، جناب یوسف ناظم، جناب شمیم طارق، جناب قاسم امام، محترمہ سلمیٰ لوکھنڈوالا، پرنسپل نعمانی تھے۔ جنہوں نے ملت کو درپیش تعلیمی مسائل کے مختلف پہلوؤں پر

عالمانہ تقریریں کیں۔ کامیاب طلباء ان کے اساتذہ اور والدین کی پذیرائی کی گئی۔

سب سے بڑا انعام ٹرسٹ کے سابق چیئرمین الحاج مرحوم چاند میاں دادامیاں کے نام پر ٹرافی، توصیفی سند اور میڈل پر مشتمل تھا جو انہی کے پوتے سمنان شاہنواز تھانہ والا کے حصہ میں آیا۔ جنہوں نے اس سال ایم ۔ بی ۔ اے (M.B A) کا امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا۔

اس باوقار جلسہ کی صدارت جناب آدم سیٹھ نے کی اور نظامت میں جناب پروفیسر قاسم امام صاحب نے سماں باندھ دیا۔

ایک بچی نے اپنا نقد انعام اسکول کو یہ کہتے ہوئے لوٹادیا کہ وہ غریب بچوں میں تقسیم کردیا جائے اور اس کے اس جذبہ کی زبردست پذیرائی ہوئی۔ اس جلسہ کے دوران دو نمازوں کا وقت آیا۔ لیکن ہر مرتبہ نماز پڑھ کر پہلے سے زیادہ لوگ جلسہ میں شریک ہوئے اور بڑے انہماک سے تقریریں سنتے رہے۔

نقش کوکن۔

شبانہ بارگیر Occapetion Theropy ڈگری

جناب حمید علی بارگیر کی صاحبزادی شبانہ بارگیر نے اکیوپیشن تھراپی میں سائنس کی ڈگری حاصل کی، وہ جے ہند کالج میں زیر تعلیم تھی اور ہر جماعت میں فرسٹ کلاس میں کامیابی حاصل کرتی رہی۔

امسال M.Sc. میں داخلہ لیا ہے اس کی کامیابی میں اس کے والدین کی محنت شامل رہی ہے۔

مرسلہ عثمان پنچی ممبئی

عرفان بارگیر کی شاندار کامیابی

حمید بارگیر کے صاحبزادے عرفان بارگیر نے امسال بارہویں سائنس میں 79% مارکس حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ وہ جے ہند کالج میں زیر تعلیم تھے اور وہ ہر جماعت میں فرسٹ کلاس میں کامیاب ہوتے رہے۔ عرفان بارگیر کی کامیابی اس کی بہن ڈاکٹر فرحین قاضی کی سخت محنت کا نتیجہ ہے۔

عرفان بارگیر نے امسال Computer Engineering ایم بی ایم میں ڈگری کیلئے داخلہ لیا ہے۔

مرسلہ عثمان پنچی

S.S.C. کے کامیاب طلبہ کو انعامات

مرحومہ جن آمنہ بی ابراہیم بھونبل میموریل ٹرسٹ کے زیر انتظام نہار اشٹر اسود ہائی اسکول کڑوئی سنگمیشور ضلع رتناگیری کی جانب سے رتناگیری ضلع میں ثانوی مدارس کے S.S.C میں اوّل، دوم، سوم آنے والے حسب ذیل کامیاب طلبہ کو حسبِ سابق امسال بھی انعامات سے نوازا گیا۔

۱) معظم علی اسحاق احمد، ایچ ڈی اے ہائی اسکول کالستہ، رتناگیری 1000/- روپے (ضلع میں اول)
(۲) نہال احمد محمد اشرف پٹیل، انجمن خیر الاسلام دابھول، رتناگیری 750/- روپے (ضلع میں دوم)
(۳) لبنیٰ عبداللہ پرکار، ایچ ڈی اے ہائی اسکول کالستہ، رتناگیری 500/- روپے (ضلع میں سوم) (۴) قریشی ناہید جہاں قمر اعظم، نیشنل ہائی اسکول لاٹون منڈن گڑھ 100/- روپے (اردو میں اول) (۵) معظم

علی اسحاق احمد ، ایچ ڈی اے ہائی اسکول کالسته رتناگیری -/100 روپے (انگریزی میں اول) (۶) نہال احمد محمد اشرف پٹیل ، انجمن خیرالاسلام دابھول ، رتناگیری -/100 روپے (ریاضی میں اول) (۷) معظم علی اسحاق احمد ، ایچ ڈی اے ہائی اسکول کالسته ، رتناگیری -/100 روپے (سائنس میں اول) (۸) نہال احمد محمد اشرف پٹیل ، انجمن خیرالاسلام دابھول، رتناگیری -/100 روپے (سوشل سائنس میں اول) (۹) معظم علی اسحاق احمد۔ ایچ ڈی اے ہائی اسکول کالسته -/35 روپے (ہندی مراٹھی، عربی میں اول) (۱۰) بیناز اقبال کاسو۔ ایس ایچ بی ایس ڈی این اردو ہائی اسکول ساکھرتر، رتناگیری -/35 روپے (ہندی مراٹھی عربی میں اول) (۱۱) شبانہ علی میاں جاؤس، ایس ایچ بی، ایس ڈی این اردو ہائی اسکول ، ساکھرتر -/35 روپے (ہندی مراٹھی عربی میں اول)

کرجگاؤں ہائی اسکول میں شعبہ اردو کا افتتاح

کرجگاؤں وی کے جوشی ہائی اسکول میں شعبہ اردو کا افتتاح حال ہی میں وزیر رسل و رسائل جناب گجانن کرتیکر صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس دوران اپنی تقریر میں وزیر موصوف نے کہا کہ اسکول نے اردو کا شعبہ جاری کر کے ایک اہم کام کیا ہے ، اس کام میں معاون برونڈی ، کرجگاؤں، لانڈگھر پنچ کروشی تعلیمی کمیٹی اور مہاراشٹر مسلم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ وزیر موصوف نے اس موقع پر ان تنظیموں کو ایک ایک لاکھ روپے بطور عطیہ دینے کا اعلان کیا۔

برونڈی، لانڈگھر، کرجگاؤں پنچ کروشی تعلیمی کمیٹی کے صدر جناب بھال چندر پال کے زیر صدارت یہ پروگرام منعقد ہوا۔ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے صدر جناب محمود دیویکر مہمان خصوصی تھے ۔ اشوک نروان اور سراج مملکیر صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

عمران ٹولکر کو Best Actor کا ایوارڈ

نقش کوکن کے قلم کار اور

دیرینہ سرپرست جناب محمد سعید ٹولکر کے فرزند اور کوکن بینک کے سابق چیئرمین جناب علی ایم شمشی کے بھانجے عمران ٹولکر کو M.S E.B. کے مہاراشٹر ریاستی سطح پر سہ بابی ڈراموں کے مقابلوں میں بیسٹ ایکٹر کا ایوارڈ ملا۔

یہ سہ بابی ڈرامے مہاراشٹر اسٹیٹ الیکٹریکل بورڈ کے ریاستی سطح پر اورن J.N.P.T میں ۲۷ راگست کو منعقد ہوئے تھے۔ جس میں پین M S.E B زون کی طرف سے گوریگاؤں سرکل نے ڈرامہ "اوم شانتی شانتی" پیش کیا۔ اس ڈرامے کو تیسرا انعام ملا۔ اس ڈرامے میں ۱۸ر اداکاروں نے کام کیا جس میں شہزاد شیخ، شفیع شیخ، سر کونتڈیہ ، مانسی مراٹھے اور عمران ٹولکر نے خاص رول میں اداکاری کے جوہر دکھائے۔ اس ڈرامے کے

رائٹر وےچے کھانویلکر (DD 10 پر جن کے [illegible]ام آتے ہیں) اور ڈائریکٹر شہزاد شیخ تھے۔

اس ڈرامے میں عمران ٹولکر نے ڈاکٹر سلیم اور شام جنے سیکینس [illegible] کیا جسے بہت سراہا گیا ۔ اسی طرح انہیں کالج کے ۹۹ سالانہ گیدرنگ میں بیسٹ ڈائریکٹر، بیسٹ ایکٹر اور بیسٹ سنگر کا ایوارڈ ملا ۔گئے سال Mono Acting میں ضلع سطح پر گولڈ میڈل بھی ملا ہے۔ Mono Acting میں لگاتار دو سال ممبئی یونیورسٹی انٹر کالج کے مقابلوں میں پہلا نمبر حاصل کر چکے ہیں ۔ ان کی کامیابی پر گوریگاؤں M S E.B. سرکل نے استقبالیہ جلسہ معقد کیا تھا جس میں M.S.E B کے سبھی آفیسر آئے تھے ۔ سرکونڈیہ نے عمران ٹولکر کا تعارف کرایا اور سر شری واستو کے ہاتھوں انہیں ٹرافی پیش کی گئی ۔ اس بڑی کامیابی پر ہم دوست واحباب انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مرسلہ۔ نظیر ویلاسکر

کلیاں میں نجم الدین قاضی ویکسینیشن سینٹر کے افتتاح کی ایک تصویر

کلیان میں نجم الدین قاضی ویکسینیشن سینٹر کا افتتاح

شہر کلیان میں حال ہی میں ڈاکٹر طارق قاضی نے اپنے والد کے نام سے ایک معیاری ویکسینیشن سینٹر کی بنیاد ڈالی اس کا افتتاح مولانا انوار اشرف ثنی میاں کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ ڈاکٹر طارق قاضی شہر کلیان کے بہت ہی مشہور اور نہایت ہردلعزیز ڈاکٹر ہیں اور کئی فلاحی کاموں سے وابستہ ہیں ۔ اس سینٹر کا نعرہ ہے کہ اس علاقہ کا کوئی بھی بچہ بیماری سے بچنے والے ٹیکوں سے محروم نہ رہے۔ اس سینٹر میں تمام ٹیکے نہایت ہی کفایتی داموں میں دیئے جاتے ہیں۔ اس سینٹر کے تحت معصوم بچوں کی ختنہ مذہبی و ڈاکٹری طریقے سے کی جاتی ہے اور لوگوں میں وقتاً فوقتاً حفظات صحت کے تعلق سے اردو زبان میں معلوماتی لٹریچر بھی تقسیم کئے جاتے ہیں ۔ اس پروگرام میں جناب نجم الدین قاضی، جناب کبیر الدین قاضی الفاسوشل اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر نذیر شیخ، سکریٹری ڈاکٹر ارشد جوڑے، ڈاکٹر اعجاز مجید ایجوکیشنل اپلفٹ سوسائٹی کی ذمہ داران جناب شفیق تانکی، جناب ناصر قاضی جناب حنیف تانکی وغیرہ اور شہر کلیان ہندو مسلم ڈاکٹرس اور شوشل ورکرس موجود تھے جناب کاکا ہرداس اس پروگرام میں بطور مہمان خصوصی تھے۔

تمام لوگوں نے ڈاکٹر قاضی کے جذبہ کو سراہا اور دلی مبارکباد پیش کیا۔

مستری ہائی اسکول، رتناگیری میں یوم اساتذہ

۴ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو مستری ہائی اسکول رتناگیری کے حاجی داؤد اسماعیل مستری آڈیٹوریم میں مستری پرائمری اسکول کے طلبہ اور طالبات کی جانب سے یوم اساتذہ منعقد کیا گیا۔

اسکول کے انچارج صدر معلم اور منیجر محترم جناب سراج احمد خان عہدۂ صدارت پر فائز رہے۔ جماعت دوم کا طالب علم نہاد بشیر بھاٹکر اور جماعت ہفتم کا طالب علم محمد شاہد حسام الدین مستان نے تلاوت فرمائی۔

حمد باری تعالیٰ جماعت اوّل دوم کی طالبات نے پیش کی اور ترانہ مستری ہائی اسکول جماعت ہفتم کی طالبات نے پیش کیا۔ مستری پرائمری اسکول کے بچوں نے اساتذہ کی خدمت میں گل ہائے عقیدت پیش کئے۔ مستری پرائمری کی صدر معلمہ رخسانہ فرنائیک صاحبہ کے علاوہ ثمینہ مقادم، راشد قادری اور انوار احمد سر نے اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔ صدر جلسہ محترم سراج احمد خان صاحب نے اپنی تقریر سے طلبہ اور طالبات کی رہنمائی کی۔ نظامت کے فرائض صدر معلمہ رخسانہ فرنائیک صاحبہ نے بہ حسن و خوبی انجام دیئے۔ جناب اقبال ہونیکر نے شکریہ ادا کیا اور جلسہ باتزک واحتشام اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ۔ آے آئی خطیب

گونڈگھر میں یوم اساتذہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر میں ۵ر ستمبر کو تعطیل ہونے کیوجہ سے ۶ر ستمبر کو "یوم اساتذہ" کی تقریب منائی گئی۔ اس تقریب میں اساتذہ کرام کی عظمت و خدمات کی روشنی میں اساتذہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اسکول کے بچوں نے اپنے تقاریر میں "یوم اساتذہ" کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ محترم اساتذہ نے اس دن کی اہمیت کو اجاگر کیا اور آخر میں محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ محنتی اور ایماندار اساتذہ کو کسی ایوارڈ کی توقع نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ انہیں خدا کی جانب سے انشاءاللہ خود بخود ایوارڈ ملے گا۔

مرسلہ۔ نشاط فیض صدیقی

ساحر شیوی
حیات اور شاعری

نوجوان قلم کار جناب ہاشم عبدالرزاق دھامسکر کی تحقیقی تخلیق "ساحر شیوی حیات اور شاعری" جلد ہی منظر عام پر آرہی ہے۔ اس کتاب کو کوکن اردو رائٹرز گلڈ نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کی رسم اجراء ۶ر اکتوبر ۹۹ء شام پانچ بجے الماللطفی ہال بمبئی میں ہوگی۔ تاریخ کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔

محمد ضرار صاحب بیرون ملک میں علم دوستی کی روشن مثال

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے رکن جناب محمد علی مقدم مقیم جدہ نے N.K.T.F. کے تعلیمی مقابلوں کے لئے سلائیڈ پروجیکٹ کرنے کی ضرورت پر اپنے دوست محمد ضرار صاحب سے جب ذکر کیا تو جزاک اللہ اس علم دوست ہستی نے فوراً ہی پروجیکٹر خریدنے کے لئے اپنی جیب خاص سے دس ہزار روپیوں کا عطیہ

پیش کیا۔

ضیا صاحب (جدہ سعودی عربیہ میں مقیم) ممبئی کے رہنے والے ہیں اور جدہ میں Key Renta a Car میں Operational Manager ہیں نیز فائنانشیل کنٹرولر بھی ہیں۔ یوتھ ویلفیئر اسوسی ایشن جدہ کے رکن ہیں اور اسی لئے NKTF کی سرگرمیوں سے واقف ہیں گرچہ کہ ان کی تعلیم انگلش میڈیم سے ہوئی ہے مگر اردو میڈیم کے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں اور ان کو بہتر بنانے میں ہمیشہ مستعد ہیں۔ قوم کا درد رکھتے ہیں اور اس طرح کی امداد نیز طلباء اور غریبوں بلکہ مستحق لوگوں کو ان کا حق دینا فرض سمجھتے ہیں۔ اللہ اس صاحبِ خیر کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز اور خیر و برکت عطا فرمائے۔ جزاک اللہ۔

اس سال تعلیمی مقابلوں کے کفیل

آپ حضرات اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے تمام پروگرام SPONSORED پروگرام ہوا کرتے ہیں، جو مخیّر علم دوست حضرات کے مالی تعاون سے اور انہیں کی ایماء پر ضلع کے کسی مقام پر منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس سال ان پروگراموں کے لئے جن کرم فرماؤں نے اپنا تعاون بخشا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مورخہ ۲۷ر نومبر ۱۹۹۹ء بروز سنیچر بوقت صبح ۱۰ بجے مراٹھا بھون شیواجی نگر ٹیلیفون ایکسچینج کھیڑ ضلع رتناگیری، یونائیٹڈ مسلمز ایسوسی ایشن آف کھیڑ کے اراکین اس کی کفالت فرمائیں گے۔

مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار بوقت صبح ۱۰ بجے بمقام انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول بمقابل ایس ٹی ڈپو ضلع رائے گڈھ NKTF کے رفیقِ کار جناب محمد علی مقادم صاحب (جدہ) اپنے والد مرحوم ایچ۔ بی۔ مقادم کی یاد میں منعقدہ اس پروگرام کے کفیل ہونگے۔

مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۹۹ء بروز سنیچر بوقت صبح ۱۰ بجے بمقام سمیہ ہائی اسکول کوسہ ضلع تھانہ جناب سعد خلیل احمد سعید صاحب (چیئرمین خلیل احمد جامعی میموریل ٹرسٹ) پروگرام کے کفیل ہونگے۔

بزم نسواں مہاراشٹر کے زیر اہتمام رضیہ نظام الدین احمد میموریل سیرت لیکچر

بزم نسواں مہاراشٹر کے زیر اہتمام ماہ اگست ۹۹ء میں رضیہ نظام الدین احمد میموریل سیرت لیکچر کے انعقاد کے لئے صدر بزم نسواں ذکیہ خطیب کی زیر صدارت ایک جلسہ سیرت النبی ﷺ برائے مستورات بزم کے آفس گورڈن ہال اپارٹمنٹ میں منعقد کیا گیا۔ معین الدین حارث کالج آف ایجوکیشن ماہم کی طالبات، ریحانہ اندرے، اور عذرا رضوی نے نعتیں پیش کیں۔ سابق پرنسپل انجمن اسلام باندرہ رشیدہ قاضی نے میموریل سیرت لیکچر بعنوان 'حسن معاشرت نبوی ﷺ' پیش کیا جس کے ذریعہ رسول اکرم کی طہارت و نفاست کی تعلیمات کو بالخصوص اجاگر کیا گیا جسے حاضرین نے انتہائی دلجمعی سے سنا۔ اس سلسلۂ لیکچر کی ابتداء پانچ سال قبل ہوئی۔ تب ہی سے ہر بار سیرت کے موضوع پر بولنے کی سعادت رشیدہ قاضی کو ہی ملتی رہی ہے۔ امسال حاضرین جلسہ شاکی تھے

کہ ایسے ایمان افروز جلسے کے لئے ناکافی جگہ کا انتخاب کیا گیا۔ پروین زیدی کے سلام پر مجلس نورانی کا اختتام ہوا۔

مرسلہ۔ رشیدہ قاضی

'سفینہ' کے زیر اہتمام خواتین کیلئے مضمون نویسی کا مقابلہ

مسلم خواتین کی فلاحی تنظیم 'سفینہ' مارچ ۱۹۹۳ء میں وجود میں آئی۔ سفینہ کے قیام کا بنیادی مقصد تمام طبقات و عقائد کی مسلم خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر ان میں تعلیمی بیداری اور صالح شعور پیدا کرنا نیز مسلم معاشرے کی اصلاح کرنا ہے۔ ڈاکٹر صفیہ انکولوی سفینہ کی بانی صدر اور رشیدہ قاضی و خورشید بانو سید نائب صدر ہیں۔ مجلس منتظمہ میں شہر ممبئی کی ممتاز اعلیٰ مقام خواتین شامل ہیں جو خانہ داری اور منصبی ذمہ داریوں کے باوجود سفینہ کو اپنا قیمتی وقت دے رہی ہیں ۔ سفینہ کے خیر خواہوں کو یہ خوشخبری دی جارہی ہے کہ حال ہی میں سفینہ کا باضابطہ رجسٹریشن ہو چکا ہے۔ عنقریب سفینہ کے زیر اہتمام آل مہاراشٹر مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد ہوگا جس کی اطلاع اردو روزناموں کے ذریعہ دی جائے گی۔ 'سفینہ' کے فی الحال اکیس (۲۱) تاحیات ممبر ہیں اور ممبران کی تعداد کم و بیش پچاس (۵۰) ہے۔ ممبر شپ کی متمنی بہنیں درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

Safina
C/o 55/A, Mohd Shahid
Marg, Mumbai 400 008
Tel No. 309-8218

سلور جوبلی اعزازات

(۱) ضلع تھانہ کے ۳۸ معلمین و معلمات کے اعزاز میں بتاریخ ۳/اکتوبر ۹۹ء بروز اتوار صبح دس بجے بمقام محمدیہ انگلش اسکول، ریتی بندر، کلیان، صدارت عالی جناب سعد خلیل احمد سعید (چیئرمین مولانا خلیل احمد جامعی میموریل ٹرسٹ کوسہ) معزز مہمان عالیجناب سعید نجم الدین قاضی (صدر محمدیہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کلیان)

(۲) ضلع رائے گڈھ کے ۲۲ معلمین و معلمات کے اعزاز میں بتاریخ ۹/اکتوبر ۹۹ء بروز سنیچر دوپہر ڈھائی بجے بمقام ایس ایس ہائی اسکول، مہسلہ، صدارت عالی جناب ڈاکٹر سیف الدین دھننے (صدر سوشل سوسائٹی مورب) مہمان خصوصی عالیجناب الحاج غلام محی الدین خطیب (مینجنگ ٹرسٹی مدرسہ دارالقرآن گوولکوٹ چپلون) معزز مہمان محترمہ وسوندھرا شیونیکر (ٹرسٹی ایجوکیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن پونہ)

(۳) ضلع رتناگیری کے ۱۶ معلمین اور معلمات کے اعزاز میں بتاریخ ۱۰/اکتوبر ۹۹ء بروز اتوار صبح دس بجے بمقام مستری ہائی اسکول رتناگیری، صدارت عالی جناب ایم آر ونو، ایڈوکیٹ (چیئرمین تعلیمی امدادیہ کمیٹی رتناگیری) مہمان خصوصی شریمان ڈی ایس جگتاپ (ایجوکیشن آفیسر، ضلع پریشد، رتناگیری) معزز مہمان محترمہ سعیدہ نائیک (پرنسپل ایم ایس انگلش اسکول، رتناگیری)

NKTF کے تعلیمی مقابلوں میں مضمون نویسی کی شمولیت

لوگوں کا اصرار ہے کہ مضمون نویسی کے مقابلے جن سے

NKTF نے [illegible] مرکز کا آغاز کیا تاکہ [illegible] عمل ہوں۔

مضمون نویسی کی ضرورت ہے ہمیں انکار نہیں مگر NKTF کے اراکین کو اپنی خانگی اور فورم کی دیگر مصروفیات میں سے مشکل ہو گیا اس لئے مضمون نویسی کی طرف توجہ نہیں دی گئی مگر اب لوگوں کے اصرار کا خیال کرتے ہوئے ہم اسی مرکز پر اور اسی وقت میں جہاں تعلیمی مقابلے منعقد ہو رہے ہیں اردو مضمون نویسی کے مقابلے بھی منعقد کریں گے اسی لئے ہائی اسکول کا درجہ ہشتم تا دہم کا ایک طالب علم یا طالبہ کو مقابلہ میں شریک ہونا ہے جو اسی وقت دیئے جانے والے تین عنوانات میں سے کسی ایک پر اپنا مضمون پیش کرے اس کے لئے اسے آدھے گھنٹہ کا وقت دیا جائے گا۔

یہ مقابلہ مقررہ مرکز پر کسی الگ کمرہ میں لیا جائے گا لہٰذا ممکن ہے کہ اس میں حصہ لینے والا امیدوار کسی اور مقابلہ میں حصہ نہ لے سکے اسکا خیال رہے۔

ججوں کے فیصلے کے مطابق اس مقابلہ کے تین کامیاب امیدوار اسی وقت حسب دستور اول، دوم اور سوم انعامات سے نوازے جائیں گے۔ نقد انعامات کے علاوہ تینوں کامیاب امیدواروں کو خوبصورت اور کار آمد تحفہ بھی دیا جائے گا۔ اول انعام پانے والے امیدوار کے استاد محترم کو بھی نقد انعام دیا جائیگا۔ کوکن کے جملہ اردو ہائی اسکولوں کے پرنسپل صاحبان سے تعاون کی التماس ہے۔

الملتمس۔ ابراہیم احمد سندیلکر
سکریٹری NKTF

سارنگ داپولی میں یوم آزادی کی تقریب

موضع سارنگ تعلقہ داپولی رتناگیری۔ یومِ آزادی کے موقع پر جماعت المسلمین سارنگ و بمبئی (جماعتین) کے زیر اہتمام ایک جلسہ تقسیم انعامات و اسناد منعقد ہوا جس میں مسجد کے امام صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز فرمایا۔ نظامت جنرل سکریٹری جماعت المسلمین نے گو گزشتہ تعلیمی سال کی رپورٹ صدر مدرس نے پیش کی۔ بعد ازاں گذشتہ سال اول، دوئم، سوئم درجات پانے والے طلباء میں انعامات کی تقسیم و نادار طلباء میں مفت کاپیاں تقسیم کی گئیں جو کہ وطن مالوف میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ تھا۔ جمیع اساتذہ و امام مسجد کو انعامات سے نوازا گیا ساتھ ہی ساتھ مندرجہ ذیل افراد کو ان کے وطن مالوف کیلئے گرانقدر خدمات کی ستائش میں امسال بھی اسناد و انعامات سے نوازا۔

۱) جناب عبدالغفور شہاب الدین بھاردے (۲) جناب عبدالجبار عبدالغفور بھاردے (۳) عظیم عثمان بھاردے اس کار خیر کے لئے جناب شاہنواز ابو میاں مقدم کا صد فی صد مالی تعاون رہا ہم موصوف کے شکر گزار ہیں اور امید رکھتے ہیں اسی طرح ہمیں جمیع افراد سے تعاون ملتا رہیگا۔ مذکورہ تقریب جناب رشید کمال جنرل سکریٹری بمبئی جماعت کی میزبانی میں اختتام پذیر ہوئی۔

رشید کمال جنرل سکریٹری بمبئی جماعت

تعارف

اب اهالیان کوکن کا قیام صرف هندوستان کے بڑے شهروں تك محدود نهیں رها بلکه دنیا کے بیشتر ملکوں کے بڑے بڑے شهروں میں کوکنی حضرات جلکر آباد هوگئے هیں ایسے میں اگر کوئی صاحب وطن کی خبروں سے قارئین نقش کوکن کو باخبر کرتا هے یا وهاں کے کوکنی حصرات سے قارئین کو متعارف کرتا هے علم و هنر میں سند یافته نوجوانوں کا تعارف پیش کرتا هے تو یه پبلسٹی نهیں هے بلکه بچوں کی حوصله افزائی کرتا هے تاکه اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بهی آگے بڑهیں نیز ان کے تعارف کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجهد کا بهی پته چلے ۔ آگے چل کر یهی بچے قوم اور ملك و ملت کے لئے درخشاں ستارے ثابت هونگے ۔

بلیك برن ، انگلینڈ میں مقیم جناب ابراهیم بغدادی صاحب نے یه مناسب قدم اٹهایا هے لهذا برطانیه میں مقیم کوکنی حضرات سے التماس هے که وه اپنے بچوں کی حوصله افزائی کے لئے جناب بغدادی صاحب سے جو UK میں نقش کوکن کے نمائنده خصوصی هیں رابطه قائم کریں یا ان تك اپنی تفصیلات بهم پهنچائیں ۔ ان کا پته هے ۔

IBRAHIM BAGHDADI,
40, Boland Street, BLACK BURN , ENGLAND BB 16 LL TEL 0254- 56868

الطاف بغدادی

راقم الحروف کے فرزند الطاف ابراہیم بغدادی نے امسال ۱۹۹۹ء میں یونیورسٹی آف سینٹرل لنکا شائر University of Central Lancashire انگلینڈ سے سولیسٹر (Solicitor) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی ہے۔ انشاءاللہ ڈگری سرمنی دسمبر ۱۹۹۹ء کو ہوگی ۔۔۔۔۔ آبائی گاؤں گونڈ گھر، تعلقہ مہسلہ ، ضلع رائے گڈھ کے ہندو مسلم ، اور بدھ سماج میں قانون کی سند حاصل کرنے والے آپ ۳۰ سالہ اولین نوجوان ہیں۔

موصوف کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوئی اور سینٹ میری کالج بلیک برن سے اے لیول کرکے " ویسٹ اینڈ یونیورسٹی لندن" میں داخلہ لیا تھا۔ مگر حالات کی ناسازگی کے سبب آپ نے ۱۹۹۲ء میں تعلیمی سلسلہ منقطع کرکے سرکاری محکمہ کے "نیشنل سیکورٹی بنی فٹ" میں ملازمت اختیار کی اور دو سال کے بعد اسے چھوڑ کر پرسٹن برو کونسل Preston Borough Council سے منسلک ہوئے۔ دل میں تعلیم کی لگن اور ولولہ تھا اسلئے مذکورہ یونیورسٹی میں پارٹ ٹائم Sandwich Course سے منسلک ہوئے اور تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ اس دوران آپ ماشاء اللہ دو سال پہلے شادی کے مقدس بندھن میں بندھ کر ایک پیاری سی ایک سالہ بچی کے والد بھی بن چکے ہیں۔ خوش نصیبی سے آپ کی شریک حیات تعلیم یافتہ (B.Sc) خاتون ہونے کے ناطے مقامی سیکنڈری اسکول میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں اور آپ مذکورہ بلدیہ میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں ۔ اور تعلیمی قابلیت کے ساتھ اسپورٹس میں فٹ بال اور کرکٹ سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ دعا ہے اللہ پاک انہیں مزید ترقی اور کامرانی سے سرفراز کرے۔ آمین

وحید حنوارے

آپ ہیں وحید شفیق احمد حنوارے متوطن لور توڑیل ، تعلقہ

مہاڈ ضلع رائے گڈھ مقیم بلیک

برن آپ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں انجام پائی۔ اور سکس فام سینٹ میری کالج بلیک برن سے اے لیول A Level کرکے لنکاسٹر (Lancaster) یونیورسٹی انگلینڈ میں داخلہ لیا۔ وہاں سے امسال۔ ۱۹۹۹ء بفضلِ خدا ''اکاؤنٹنگ اینڈ فائنانس'' میں بی اے، آنرز کی اعلیٰ ڈگری ۲۲ سال کی عمر میں حاصل کرچکے ہیں اور فی الوقت اچھی ملازمت کی خواہش رکھتے ہیں۔ علمی قابلیت کے ساتھ مختلف اسپورٹس خصوصاً فٹ بال، بیڈمنٹن، ٹینس اور سنوکر وغیرہ میں دلچسپی رکھتے ہیں اور سیر و تفریح سے بھی لطف اٹھاتے ہیں۔ اللہ میاں اس نوجوان کو اپنے مقصد میں کامیابی نصیب کرے۔ آمین

عارف بیڈیکر

جناب عارف عبداللہ بیڈیکر

Bedekar متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ مقیم بلیک برن کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوئی اور بلیک برن کالج سے اے لیول A Level کرکے آپ نے بریڈفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ میں داخلہ لیا۔ وہاں سے بفضلِ ربی امسال ۱۹۹۹ء میں صرف ۲۱ سال کی عمر میں " بائی میڈیکل سائنس (BioMedical Science) میں بی ایس سی آنرز کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکے ہیں اور فی الوقت ہیلی فکس Halifax "رائیل انفارمری ہاسپٹل" میں ریسرچ ڈپارٹمنٹ میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مزید تعلیمی مشاغل میں کمپیوٹرنگ اور مطالعہ میں گہرا شغف رکھتے ہیں۔ ہم موصوف کی مزید ترقی کے خواہاں ہیں۔

زبیر سولکر

جناب زبیر انور سولکر متوطن

سائی، تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ نے سینٹ میری کالج بلیک برن انگلینڈ سے اے لیول کرکے مانچسٹر کی معروف سائنس یونیورسٹی پوسٹ Umist میں داخلہ لیا۔ جہاں سے امسال ۱۹۹۹ء میں صرف ۲۲ سال کی عمر میں کیمسٹری میں بی ایس سی کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکے ہیں۔ ڈگری سرمنی ۵ر جولائی ۱۹۹۹ء کو مذکورہ یونیورسٹی ہال میں انجام پائی۔ مزید سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اسی سبجیکٹ میں ماسٹر ڈگری کی خواہش رکھتے ہیں۔ تعلیمی قابلیت کے ساتھ آپ اسپورٹس سے بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اسپورٹس میں ٹینس، والی بال، اور فٹ بال ان کے پسندیدہ کھیل ہیں۔ لہٰذا موصوف کی اس کامیابی پر بلیک برن میں آباد سولکر فیملیز اور وطن عاجز کی سولکر فیملیز آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس کی مزید کامیابی کے لئے دعاگو ہیں۔

سلمیٰ فقیر

مس سلمیٰ عبدالسلام فقیر ، راقم الحروف کی ہم وطن بلکہ پڑوسن ہونے کے ناطے دوہری خوشی اور مسرت ہونا فطری عمل ہے۔ چونکہ اس ہونہار دوشیزہ نے امسال ۱۹۹۹ء میں صرف ۲۱ سال کی عمر میں مانچسٹر میٹرو پولیٹن یونیورسٹی یوکے سے ہیلتھ اسٹڈیز میں گریٹ 1-2 سے بی، اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکی ہیں۔ اسی سبجکٹ میں سند حاصل کرنے والی آپ اپنے آبائی گاؤں کی پہلی دوشیزہ ہے۔ ڈگری سرمنی مذکورہ یونیورسٹی ہال میں ۱۵ر جولائی کو انجام پائی۔ موصوفہ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوکر "وِتھنس شو کالج" مانچسٹر سے اے لیول کر کے مذکورہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔ آپ کا آبائی وطن گونڈگھر تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ ہے۔ اور یہ فیملی گذشتہ ۲۵ سال سے مانچسٹر میں مقیم ہے۔ ہم اس کی مزید ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عابدہ حسینی

مس عابدہ عبدالحیٰ حسینی متوطن سروا ، تعلقہ شریوردھن ، ضلع رائے گڈھ مقیم بلیک برن کی نقش کوکن ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں انجام پائی اور بلیک برن کالج سے اے لیول کر کے لنکاسٹر Lancaster یونیورسٹی انگلینڈ میں داخلہ لیا۔ جہاں سے اب بفضلِ خدا "ریلیزس اسٹڈیز اینڈ سوشل آتھیکس Religious Studies.and Social Ethics میں بی اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری امسال ۱۹۹۹ء میں ۲۱ سال کی عمر میں حاصل کر چکی ہیں۔ ڈگری سرمنی ۶ر جولائی ۹۹ء کو مذکورہ یونیورسٹی ہال میں انجام پائی اور یہ اعزازِ سند انگلستان کی ملکہ معظمہ الزبیتھ دوم کی چچا زاد بہن شہزادی الیکزینڈر صاحبہ کے دست مبارک سے حاصل ہوا ہے۔ سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے موصوفہ فی الوقت P G C E. یعنی Secondry Post Graduate Certificate of Education کے ایک سالہ تدریسی کورس میں زیر تعلیم ہیں۔ انشاء اللہ تدریسی (معلمہ) ملازمت کے دوران خصوصاً ریلیزس اسٹڈی میں M A. (پوسٹ گریجویٹ) کرنے کا مکمل ارادہ رکھتی ہیں۔ دورانِ تعلیم موصوفہ عمرہ اور حج بیت اللہ کی بھی سعادت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی مزید ترقی کے لئے دعا ہے۔

فرزانہ برونکر

مس فرزانہ شوکت برونکر (عرف بالا میاں) متوطن دھتولی تعلقہ منڈن گڑھ ، ضلع رتناگیری ، مقیم بلیک برن کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوئی اور ۱۹۹۶ء میں سینٹ میری کالج بلیک برن سے انگلش زباندانی، لٹریچر، فرنچ اور میڈیا اسٹڈیز میں تین ایڈوانس لیول A-Level کر کے "یونیورسٹی آف ہڈرسفیلڈ" University of (Huddersfield) انگلینڈ میں داخلہ لیا۔ جہاں سے امسال ۱۹۹۹ء میں بفضلِ خدا" آپر سیکنڈ کلاس Upper Second Class ، انگلش اینڈ کمیونیکیشن Communication آرٹ میں ۲۱ سال کی عمر میں بی اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکی ہیں۔ مزید لطف اور خوشی کی بات یہ کہ موصوفہ کے والد جناب شوکت صاحب نے بھی اسی سال ۱۹۹۹ء "سوشیل ویلفر اسڈیٹز" میں لنکا شائیر Lancashire یونیورسٹی انگلینڈ سے ہائیر ڈپلومہ حاصل کر چکے ہیں۔ اور انہیں مضامین میں موصوف مانچسٹر یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ ہم ان

باپ بیٹی کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اسی شکرانہ کی غرض سے آپ ۷ ۲ر جولائی ۹۹ء کو عمرہ اور زیارت کی سعادت بھی حاصل کر کے لوٹے ہیں ۔ ہم اس باہمت نوجوان کی مزید تعلیمی ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کرتے ہوئے مزید کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔

ساجد آئنار کر

جناب ساجد عبدالکریم آئینر کے والد کی اچانک موت کے باعث ۱۵ سال کی عمر میں وہ باپ کی شفقت سے محروم ہو چکے تھے ۔ مگر بڑے بھائی کی محبت اور والدہ کے پیار نے آپ کو والد کی جدائی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ بلکہ ایک باہمت نوجوان کی طرح آگے کی منزل طے کرتے ہوئے انہوں نے ۱۹۹۶ء میں سینٹ میری کالج بلیک برن سے اے لیول A-Level مکمل کر کے مانچسٹر میٹرو پولیٹن یونیورسٹی انگلینڈ میں داخلہ لیا۔ اب بفضل خدا اس سال ۹۹ء میں اپلیڈ بائی لوجیکل سائنس Applied Biological Sciences میں بی ایس سی آنرز کی اعلیٰ ڈگری ۲۲ سال کی عمر میں حاصل کر چکے ہیں ۔ مزید سلسلہ ٔ تعلیم جاری رکھتے ہوئے کمپیوٹنگ Computing میں ایم ایس سی (پوسٹ گریجوٹ) کے لئے مذکورہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ اس ہونہار نوجوان کا آبائی وطن مروڈ، تعلقہ داپولی، ضلع رتناگیری ہے۔ اور

ثمیر کھامبے

جناب ثمیر عبدالطیف کھامبے صاحب کے والد بھی کمسنی میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے تھے ۔ مگر والدہ کی شفقت سے وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھتے گئے ۔ اور بفضل خدا بیوہ ماں کی کوشش اور ثمیر کی محنت کا پھل امسال ۹۹ء میں یہ "شیفیلڈ ہالم یونیورسٹی Sheffield Hallam University انگلینڈ سے گریٹ 1-2 سے میڈیا اسٹڈیز Media Studies میں بی اے آنرز، کی اعلیٰ ڈگری ۲۲ سال کی عمر میں حاصل کر چکے ہیں ۔ موصوف کی ابتدائی تعلیم بلیک برن اسکولوں میں پوری ہوئی تھی اور انہوں نے بلیک برن کالج سے BTEC کر کے مذکورہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔ آپ کا آبائی وطن راجہ پورہ، ضلع رتناگیری ہے اور بلیک برن انگلینڈ میں مقیم ہیں ۔ ہم اس ہونہار نوجوان کی پذیرائی

آصف دھنشے

جناب آصف امان اللہ دھنشے صاحب نے گذشتہ سال ۹۸ء میں مانچسٹر یونیورسٹی انگلینڈ سے "بزنس اینڈ فائنانس" Business & Finance میں بی اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری ۲۱ سال کی عمر میں حاصل کی تھی اور بفضلِ خدا اس کے فوراً بعد آپ کو برطانیہ کی مشہور الیکٹرونک فرم "کریز" Currys میں ملازمت حاصل ہوئی۔ وہاں صرف ایک سال کے قلیل مدت میں آپ نے بتدریج ترقی کر کے مذکورہ فرم کی برنلے Burnley برانچ میں فی الوقت اسسٹنٹ منیجر کے عہدے پر فائز ہیں۔ موصوف کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوئی اور بلیک برن کالج سے اے لیول A-Level کر کے مذکورہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔ آپ کا آبائی وطن متوطن کارلا، تعلقہ شروردھن، ضلع رائے گڈھ ہے اور بلیک برن انگلینڈ میں مقیم ہیں ۔ آپ ایک ہونہار اور حوصلہ مند نوجوان ہیں جن سے بزنس

کی دنیا میں بہت سی توقعات کی جاسکتی ہیں۔

مختار چوگلے

یہ ہیں جناب مختار محمود چوگلے (عرف بدرالدین) متوطن شرِیل، تعلقہ چپلون ضلع رتناگیری، مقیم بلیک برن آپ کی بھی حسب معمول مقامی اسکولوں میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم انجام پائی اور بلیک برن کالج سے BTEC کرکے "نوٹنگم ٹرینٹ یونیورسٹی Nottingham Trent University انگلینڈ میں داخلہ لیا۔ وہاں سے امسال ۹۹ء میں "پرنٹ میڈیا مینجمینٹ" Print media Management میں گریڈ 2-2 سے ۲۳ سال کی عمر میں بی اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکے ہیں۔ بعدازاں فوراً ۲۵رجولائی ۹۹ء کو شادی کے مقدس بندھن میں بھی بند چکے ہیں۔ ہم ان کی کامیابی اور شادی کی دوہری مبارکباد پیش کرتے ہوئے کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

امین فوپلنکر

جناب امین کمال الدین فوپلنکر، متوطن سائی، تعلقہ مان گاؤں، ضلع رائے گڈھ مقیم بلیک برن، ابتدائی و ثانوی تعلیم سینٹ میری کالج بلیک برن سے اے لیول کرکے مانچسٹر پولی ٹیکنک میں داخلہ لیا۔ جہاں سے ۱۹۹۸ء میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ Chartered Accountant کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکے ہیں۔ اور فوراً بعد وہ مانچسٹر ایئرپورٹ پر "مارکٹنگ اینڈ فائنانس" ڈپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ موصوف نے یہ سند صرف ۲۲ سال کی عمر میں حاصل کی تھی اور مزید ترقی کرنے میں کوشاں ہیں۔ تعلیمی قابلیت کے ساتھ اسپورٹس میں فٹ بال، کرکٹ، سنوکر اور والی بال میں بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم اس ابھرتے ہوئے نوجوان کی مزید ترقی کے لئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

اردو مدرسہ ساونت واڑی کا اول نمبر

روٹری Rotery Club کلب آف ساونت واڑی ضلع سندھودرگ کی جانب سے ساونت واڑی شہر کے پرائمری مدارس کو "خوبصورت صاف ستھرا" مدرسہ کے لئے انعام رکھا گیا تھا۔ ۲۳ر ۲۴راگست ۱۹۹۹ء کو اسی مطابق روٹری کلب کے اراکین نے تمام مدارس کی جانچ کی اور اس کا نتیجہ نکالا۔ جس میں ضلع پریشد اردو مدرسہ، ساونت واڑی کا اول نمبر آچکا ہے۔

نتیجہ لوکل اخباروں میں شائع ہوچکا ہے۔ ۲۹ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو روٹری کلب کی جانب سے سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار میں مدرسہ کو اعزاز اور اول نمبر کے انعام سے نوازا جائے گا۔ منصوبے کو کامیابی بنانے کے لئے مدرسہ کے صدر مدرس جناب سلیمان عبدالقادر بیگ اور معاون معلمین نے کافی محنت اٹھائی۔

تھانے ضلع اردو اسکول

ٹیچرس کنونشن

تھانے ضلع میں اردو اسکولوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ اساتذہ کی ایک تنظیم ہو جو ان کے مختلف مسائل مثلاً بیماری کا علاج، بچوں کی تعلیم اور سبکدوش اساتذہ کی مالی امداد کرسکے، اسی مقصد کے تحت میرا روڈ میں ایک کنونشن ۲۶ر ستمبر ۹۹ء کو منعقد ہوا جس میں تھانے ضلع کے اردو اسکولس اور ان کے اساتذہ کے مختلف مسائل پر بحث ہوئی۔ تھانہ ضلع کے پرائمری، سیکنڈری اساتذہ کے علاوہ وہ اساتذہ بھی کنونشن میں شامل تھے داخلہ فیس صرف ۲۵ روپے تھی جس میں دوپہر کا کھانا اور چائے دی گئی۔

انجمن اسلام جنجیرہ جونیئر کالج کا افتتاح

امسال ۲۶؍جون ۱۹۹۹ء کو انجمن اسلام جنجیرہ جونیئر کالج مہسلہ میں دو نئے شعبے آرٹس اور کامرس کا افتتاح انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر محترم جناب غلام احمد پیش امام کے ہاتھوں ہوا یہ خبر مہسلہ اور اطراف کے دیگر تعلقوں کے مسلم کے علاوہ ہندو بھائیوں اور طلباء و طالبات کے لئے خوشی کا باعث ہے۔ کیونکہ یہ پہلا جونیئر کالج ہے جس میں یہ شعبے انگلش میڈیم میں شروع کئے گئے ہیں ۔ پچھلے کچھ سالوں میں مہسلہ سے طلباء کا اچھا خاصا گروپ دوسرے گاؤں میں کامرس اور آرٹس کے لئے جایا کرتا تھا اور انہیں بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑتی تھیں۔ اس تکلیف کو دور کرنے میں مہسلہ کے ذمہ دار افراد نے پہل کی جس میں سرفہرست جناب سید نذیر احمد سید حسن قادری، صدر محترم جماعت المسلمین مہسلہ ہیں۔ یہ قدم اٹھانے کا حوصلہ انہیں اس لئے ہوا کہ ان کے پیچھے مہسلہ کے تعلیم یافتہ و بیدار مغز نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جن میں بالخصوص خلیل قاضی، نصیر مٹھاگرے، فضل ہلڈے، سلیم پٹنکر، خالد کاٹھیواڑی، اقبال قادری، اسلم چابکر، سجاد سانے شامل ہیں۔ انجمن اسلام جنجیرہ جونیئر کالج مہسلہ کے چیئرمین اور مہسلہ جماعت المسلمین کے سکریٹری جناب عبدالصمد اوکئے نے ان نوجوانوں کی تحریک کو سر آنکھوں پہ لیا۔

افتتاح کی شاندار تقریب میں مہسلہ کی تعلیم سے منسلک ہستیاں بھی شامل ہیں جن میں جناب سامرے (بی۔ای او، مہسلہ تعلقہ) پروفیسر نجان (پرنسپل وی این کالج مہسلہ) ایڈوکیٹ جناب عبدالحمید دھنشے پانگلولی، محمد شریف حسوارے، شفیق عبدالرؤف ہرزک (مروڈ) اسلم فقیہہ (پابرہ) حبیب چوگلے، مبشر جمعدار (ہیڈ ماسٹر، اردو شاہین کے جی مہسلہ) شہاب اپارے شامل ہیں۔ اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں انجمن اسلام جنجیرہ کے جنرل سکریٹری جناب مشتاق احمد درزی نے بھرپور تعاون دیا۔ محترمہ فاطمہ ایاز چوگلے مہسلہ نے مہسلہ کی خواتین کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کالج کے منتظمین کو دلی مبارکباد پیش کی اور دامے، درمے، سخنے مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ آخر میں انجمن اسلام جنجیرہ جونیئر کالج کے چیئرمین جناب عبدالصمد اوکئے نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوگیا۔ میں انجمن

ے ین، مہسلہ ے ذمہ دار افراد
ر مہسلہ کے تعلیم یافتہ بیدار مغز
جوانوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا
وں کہ انہوں نے وقت کے بہت
ڑے تقاضے کو پورا کیا ہے۔

مرسلہ۔ عبدالوہاب دھنسے

امریکہ کی تاریخ میں پہلی بار ایک مسلمان سفیر مقرر

جناب ایم عثمان صدیق کو
مہوریہ فجی، جمہوریہ نورو، سلطنت
ٹوگو کے لئے مشترکہ امریکی سفیر
مقرر کیا گیا ہے اور انہوں نے اپنا عہدہ
سنبھال لیا ہے۔ امریکی محکمہ اطلاعات
نے امریکی وزارت خارجہ کے ایک
علان کے حوالے سے یہ خبر دی ہے
کہ عثمان صدیق پہلے مسلمان ہیں جن
کا بیرون ملک امریکہ کے سفیر کی
حیثیت سے تقرر کیا گیا ہے۔ صدر
کلنٹن نے ۲۷ر مئی ۱۹۹۹ء کو انہیں
سفیر کے عہدہ کے لئے نامزد کیا تھا
ور امریکی ایوان بالا یعنی سینیٹ نے
۵ر اگست کو ان کے نام کی توثیق
کردی۔ مسٹر عثمان صدیق نے کہا کہ
وہ امریکہ کے پہلے مسلم سفیر ہیں اور
اس حیثیت سے انہوں نے قرآن

کریم پڑھ کے کر اپنے عہدہ کا حلف
لیا ہے۔ امریکہ میں عام طور پر حلف
برداری عیسائیوں کی کتاب مقدس
"انجیل" کی بنیاد پر عمل آتی ہے۔

مسٹر عثمان صدیق بنگلہ دیش
میں پیدا ہوئے تھے۔ بعد میں وہ
امریکہ آئے جہاں انڈیانا یونیورسٹی
سے ۱۹۷۴ء میں انہوں نے ایم بی اے
کی ڈگری حاصل کی۔

شہید واحد علی خان کے مشن کا اب ممبرا سے بھی آغاز

۴ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو مرحوم
واحد علی خان کی مغفرت کے لئے
امرت نگر ممبرا میں ایک تعزیتی جلسے کا
اہتمام کیا گیا۔ ممبئی امن کمیٹی کے
سکریٹری جناب داؤد خان نے اپنی
تقریر میں مرحوم کی صفات بیان
کرتے ہوئے ممبرا کوسہ میں ممبئی امن
کمیٹی کی ممبرا شاخ کا افتتاح فرمایا۔

ممبرا سے سماج وادی پارٹی کے
لیڈر جناب خالد ملک، کارپوریٹر کوثر
جہاں، سوشل ورکر جناب سراج
ڈونگرے، جناب سید علی اشرف،
جناب داؤد چوگلے اور جناب ریاض شیخ
نے اپنی تقریروں کے ذریعہ مرحوم

کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس تعزیتی
جلسے کی صدارت کرتے ہوئے جناب
عبدالرشید (جنرل منیجر الامین بینک)
نے ممبرا کوسہ کے لوگوں، سوشل
ورکروں اور سیاسی لیڈروں سے اپیل
کی کہ ممبئی امن کمیٹی (ممبرا شاخ)
ایک نیک مقصد کے تحت کام کرنا
چاہتی ہیں اسے وہ اپنا تعاون دے کر
ان کی ہمت افزائی کریں۔

اس تعزیتی جلسے میں ممبئی
امن کمیٹی کے صدر جناب فرید خان،
سکریٹری جناب داؤد خان، خزانچی
جناب مکرم خان، جناب شہاب الدین
اور صحافیوں کے ساتھ کئی شخصیتوں
نے شرکت فرما کر مرحوم کے لئے
مغفرت کی دعا کی۔

ممبئی امن کمیٹی (ممبرا شاخ)
کی مینجنگ باڈی صدر جناب نصیر خان،
نائب صدر جناب داؤد بھائی چوگلے،
جنرل سکریٹری جناب ایف ایم الیاس،
جوائنٹ سکریٹری جناب ڈاکٹر ناظم
قاضی، جناب محمد عارف جناب
عبدالمجید، خزانچی جناب محی الدین سید
اور سجاد قادری منتخب ہوئے۔

مرسلہ۔ داؤد عبدالکریم چوگلے

کویت میں مقیم ہندوستانی مسلمانوں کی جانب سے کرگل ریلیف فنڈ میں ۵لاکھ روپیوں کا عطیہ

کویت میں مسلم تارکین وطن کی تنظیم "انڈین مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن" کی جانب سے تنظیم کے صدر عبداللہ دلوی اور معروف ہندوستانی تاجر جناب مزمل ملک کی جانب سے ۲ لاکھ روپے اور "فیڈریشن آف انڈین مسلم ایسوسی ایشن" کی جانب سے ایک لاکھ دس ہزار روپے کا ڈرافٹ فیڈریشن کے سیکریٹری جنرل جناب صدیق نے سفیر ہند پربھو دیال کو اور اسی طرح کیرل مسلم کمیٹی نے ایک لاکھ روپے اور تمل ناڈو مسلم کمیٹی نے ایک لاکھ گیارہ ہزار ایک روپے کا ڈرافٹ پیش کر کے اپنے جذبۂ حب الوطنی کا اظہار کیا۔

اس موقع پر MWA اور FIMA کے عہدیداران، سماجی کارکن، غالب مشہور، رفیق معروف، سلمان صدیقی، مظفر ٹھاکور، اقبال قریشی، شیخ اسحٰق علی، حاجی کریم، بشیر احمد، حسام الدین اور دوسرے عہدیداران [illegible]

فیڈریشن نے سفیر پربھودیال سے یہ بھی درخواست کی کہ کرگل کے متاثرین خاندان کے لئے جمع کئے گئے ۲۱ ٹن ملابس (کپڑے) کرگل اور اطراف میں مہاجرین کے کیمپوں تک پہنچانے میں ہماری رہنمائی کریں جس میں خاص کر موسم سرما کو مد نظر رکھتے ہوئے بچوں، عورتوں اور مردوں کے لئے گرم اونی لباس بھی شامل کئے گئے ہیں۔

کرگل کے حالات کو دیکھتے ہوئے کویت میں سفیر پربھودیال نے درخواست کی کہ کچھ آرمی فنڈ کے لئے فنڈ جمع کریں۔ لوگوں کا تعاون دیکھئے کہ ایک کروڑ سے زیادہ رقم کویت سے جمع ہوئی۔ مسلمان حب الوطنی میں کیسے پیچھے رہتے، لوگوں نے تعاون دیا اور ۵ر لاکھ سے زیادہ رقم سفیر کی خدمت میں ڈرافٹ کی شکل میں پیش کی۔

ڈاکٹر سید عبدالرحیم کو پریسیڈنٹ ایوارڈ

پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالرحیم ریٹائرڈ ڈائریکٹر آف وسنت راؤ نائیک [illegible] سوشیل سائنسیز ناگپور کو امسال آزادئ ہند کے موقع پر ان کی فارسی ادب کی خدمات کے صلہ میں صدر جمہوریہ ہند نے پریسیڈنٹ ایوارڈ سے نوازا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے ۱۹۷۷ء میں فارسی میں ارادت خاں واضح پر تحقیقی مقالہ پیش کر کے پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے ٹوپوگرافکل لسٹ آف عربک، پرشین اینڈ اردو انسکریشن آف سنٹرل انڈیا کا پروجیکٹ مکمل کر کے پیش کیا جو انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ نیو دہلی کے زیر اہتمام زیر طبع ہے۔

ڈاکٹر سید عبدالرحیم بھی گاؤں ضلع امراؤتی (ودربھ) میں ۱۴ر اپریل ۱۹۳۲ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے آبائی وطن ایلچپوری رحمانیہ اردو ہائی اسکول سے میٹرک ناگپور یونیورسٹی سے ۱۹۵۴ء میں بی اے ۱۹۶۵ء میں ایم اے فارسی اور ۶۷ میں ایم اے اردو کے امتحانات کامیاب کئے۔ کلکتہ یونیورسٹی سے عربی میں ایم اے کیا۔ اس اعزام کے لئے ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نقش کوکن کو مالی بحران سے نکالنے کے لئے نقش کوکن کی شرح خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔ درون ہند سالانہ یداری سو روپے سے بڑھا کر ایک سو پچیس روپے اور اسی طرح (Donor) معطی خریداری کی شرح ۵۰۰ روپے مقرر کی ا ہے۔ یہ اضافہ ناگزیر تھا۔ ہمیں امید ہے کہ نقش کوکن کی افادیت کے پیش نظر ہمیشہ کی طرح نقش نوازی کا ثبوت دیا ئے گا۔ اس ماہ جن خریدار حضرات نے اپنے زر تعاون سے نوازا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ادارہ ان تمام ضرات کا شکر گزار ہے۔

ڈونر ممبر

نام	رقم
ناب ایچ اے خانزادہ	500/-
کٹر اشفاق احمد ٹھاکور	500/-
کٹر ایس آئی قاضی	500/-
ناب ابو صالح انصاری	1000/-
ناب بے جے اے بہار دے	1000/-
س میں -/500 روپے ڈونر ممبر شپ اور 500 روپے ان کی جانب سے چار سالانہ ومی خریداری کی رقم شامل ہے۔)	
ناب عبدالاحد ساز	500/-
ناب احمد علی قاضی	500/-
مدرجہ بالا حضرات کے اسمائے گرامی لائی کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔	
مار برادرس پرائیویٹ لمیٹیڈ	500/-
اکٹر نصیر داوے	500/-
ناب اے آر ایچ لالہ	500/-
پٹن بے جے ایم پاشنکر	500/-
ناب محمد ابراہیم مقری	500/-
ناب عبدالرزاق قادر دینکنکر	500/-
وفیسر حاجی میاں کلانیا	1000/-

(اس میں ۵۰۰ روپے ڈونر ممبر شپ اور ۵۰۰ روپے ان کی جانب سے چار سالہ عمومی خریداری کی رقم شامل ہے)

نام	رقم
جناب امتیاز داوے	1000/-
(دو سال کے لئے ڈونر ممبر شپ)	
جناب ایم ایچ باپے	500/-
ڈاکٹر این آئی بیلے	500/-
جناب حسین ایم دلوائی	500/-
جناب اے آر دلوائی	1000/-
(دو سالہ خریداری)	
محمد علی سر کھوت	500/-
آر ڈی شریف	500/-
ڈاکٹر سمیر اے لانبے	1000/-
(دو سالہ خریداری)	
ڈاکٹر این آئی جو لے	500/-
نثار شیخ حسین نائیک	500/-
خلیل شیخ حسن نائیک	500/-
اے رحیم ظفر خانزادہ	500/-
محی الدین بھاوے	500/-
سعید دادر کر	500/-

نام	رقم
ڈاکٹر زید کے خطیب	500/-
حوا آر کاسو	500/-
افضل ایچ مقادم	500/-
روگھے چیریٹیز	500/-
شاہباز خان	1000/-
(دو سالہ خریدار)	
محمود نائیک	500/-

ہمدرد خریدار

(سالانہ -/250 روپیے)

نام	رقم
محترمہ فریدہ اسمٰعیل موڈک	250/-
جناب عبدالمجید کرتے	250/-
ایڈوکیٹ اے رحمٰن وائی قاضی	250/-

بیرون ہند

(سالانہ ۵۰۰ روپیے)

نام	رقم
جناب اے صمد اے رحیم پٹوی	500/-
جناب محمد علی پرکار	250/-

انا للہ و انا الیہ راجعون

عبدالنور مرحوم

شاد آدم شیخ ٹیکنیکل ہائی اسکول اور جونیئر کالج بھیونڈی کے بزرگ استاد جناب عبدالنور صاحب کا حرکت قلب بند ہوجانے کے سبب ۲۵ر اگست کو نندوربار میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم اس جونیئر کالج کے ووکیشنل سیکشن میں ٹیکنیکل میٹھینس کے شعبہ صدر کے عہدے پر برسوں سے فائز تھے۔

مرسلہ۔انصاری نہال احمد

صابرہ خان کا انتقال

کوکن کے مشہور شاعر ساحر شیوی لیوٹن انگلینڈ کی سالی صاحبہ صابرہ رحمان خان ۷۳ سال کی عمر میں ۱۲ر اگست ۱۹۹۹ء کو لیوٹن میں انتقال کر گئیں۔

مرسلہ۔ابراہیم بغدادی

شکیل صحیح بولے کو صدمہ

بھوپن تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کی معروف شخصیت شکیل صحیح بولے کے پدر بزرگوار جناب عبدالرحمٰن قاسم صحیح بولے ۱۲ر ستمبر ۹۹ء کو ۶۳ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے سے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

غمگسار۔اشفاق عمر کوپے

سید خاندان کو صدمہ

ویلدور تعلقہ گوہاگر ضلع رتناگیری کا بائیس سالہ نوجوان امیرالدین محی الدین سید ۱۰ر ستمبر ۹۹ء کو ڈاکیارڈ روڈ میں ٹرک حادثہ کا شکار ہوکر جائے واردات پر فوت ہوگیا۔ مرحوم کے والد صاحب بھی چند سال قبل حادثہ کا شکار ہوگئے تھے۔

شریک غم۔اشفاق عمر کوپے

حاجی طیب میمن کو صدمہ

حاجی طیب ابن عبدالستار میمن اور حاجی لیاقت میمن کی والدہ محترمہ حلیمہ بائی مختصر سی علالت کے بعد رتناگیری میں ۲۷ر اگست ۱۹۹۹ء کو رحلت فرماگئیں۔ ان کے انتقال پر پوری میمن برادری نے اپنے کاروبار بند رکھے تھے۔

مرسلہ۔علی میاں بنگالی

محمد یوسف قاضی مرحوم

شہر رتناگیری میں سرکاری اسپتال کے کارکن محمد یوسف قاضی کا ۲۰ر اگست ۱۹۹۹ء کو مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۵۲ سال انتقال ہوگیا۔ مرحوم قاضی صاحب گوہاگر کے سرکاری اسپتال میں افسر تھے۔

ٹیچر حسن آراء کو صدمہ

واشی، تربھے، نوی ممبئی میں زبیدہ طالب اردو پرائمری اسکول کی صدر معلمہ محترمہ حسن آراء کے شوہر غلام محمد خان طویل علالت کے بعد ۱۵ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو K.E.M اسپتال ممبئی میں جاں بحق ہوئے۔ تدفین ناریل واڑی قبرستان میں عمل میں آئی۔

شیخ حسین رکھانگی کا انتقال

لانجہ کے جناب شیخ حسین یعقوب رکھانگی المعروف رکھانگی سر کا ۲۶ر اگست ۱۹۹۹ء کو عارضۂ قلب میں انتقال ہوگیا۔

مرحوم لانجہ تعلقہ اور قرب وجوار میں ہردلعزیز تھے۔ آپ کے انتقال کی خبر ملتے ہی لانجہ میں لوگوں نے سوگ منایا اور اپنا کاروبار بند رکھا۔

مرحوم مراٹھی روزنامہ رتناگیری ٹائمز کے تقسیم کار اور راشٹر وادی کانگریس کے ممتاز لیڈر جناب محمود سیٹھ رکھانگی کے پدر تھے۔

رحیم الدین بھاجی مرحوم

اودرن ضلع رائے گڈھ کے

باشندہ اور کھار (مغربی) ممبئی کے معروف بزنس مین جناب رحیم الدین محمد سلیم بھائجی کا ۲۲ر جولائی ۱۹۹۹ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۷۰ سال انتقال ہو گیا۔

داؤد ابراہیم کو صدمہ

جناب داؤد بھائی ابراہیم کی والدہ اور مرحوم حاجی ابراہیم کاسکر (عرف ابراہیم بھائی C I D) متوطن ممکہ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگیری کی زوجہ محترمہ آمینہ بی کا ۱۰ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو طویل علالت کے بعد ممبئی میں انتقال ہو گیا۔ مرحومہ نہایت ملنسار اور مخیّر خاتون تھیں۔

یعقوب راہی کو صدمہ

اردو کے معروف شاعر ادیب اور معلم جناب یعقوب راہی (متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ) کے بھانجے شکیل اسماعیل بندر کر (متوطن دہیولی کونڈ) کا U A.E. میں ۱۳ر اگست کو روڈ حادثہ میں بعمر ۲۷ سال انتقال ہو گیا۔

ہارون برق اور جاوید شیخ کو صدمہ

پچھلے مہینے تھانہ کی بزرگ شخصیت اور شاعر ہارون شیخ (برق) صاحب کی اہلیہ اور رابوڑی فرینڈس سرکل تھانہ کے صدر جاوید شیخ کی والدہ کا طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

ہارون پرویز مرحوم

ممبئی میونسپل اردو اسکول کے باصلاحیت ٹیچر اور مالیگاؤں کے معزز خاندان کے فرد قادری ہارون پرویز مختصر علالت کے بعد اچانک ۲۰ر اگست ۱۹۹۹ء کو باندرہ میں انتقال کر گئے۔ ۲۱ر اگست کو مالیگاؤں کے بڑے قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

مرسلہ۔ حاجی محمد ابراہیم

مقدم سر کا انتقال

انجمن اسلام ممبئی کے متعدد ہائی اسکولوں میں خدمت انجام دے کر سبکدوش ہونے والے جناب حسین وجیہ الدین مقدم جو سبکدوشی کے بعد سبحانی ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے تھے۔ متوطن ماکھزن تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگیری گذشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

عبدالقادر پاؤسکر کو صدمہ

دیرینہ نقش نواز جناب الحاج عبدالقادر احمد پاؤسکر متوطن گھاٹیولا ضلع رتناگیری کے داماد جناب دلاور خان ۲۵ر اگست ۹۹ء کو برہان الدین اسپتال کوسہ میں انتقال کر گئے۔ ان پر دل کا شدید دورہ پڑا تھا۔

حسرت جے پوری کی وفات

حسرت آیات

مشہور شاعر اور فلمی نغمہ نگار جناب حسرت جے پوری کا ممبئی میں ۱۸ر ستمبر ۹۹ء کو انتقال ہو گیا۔ وہ ۸۱ برس کے تھے۔

آخری ایام میں مرحوم گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کر چکے تھے اور یہ وصیت کر دی تھی کہ انتقال کے فوراً بعد انہیں دفنایا جائے یہاں تک کہ فلم انڈسٹری کے کسی شخص کو اطلاع نہ دی جائے۔ نتیجہ میں جب جنازہ اٹھا تو فلم انڈسٹری کا کوئی نمائندہ ساتھ نہیں تھا۔ سوائے موسیقار انوملک کے جو مرحوم کے بھانجے ہیں۔

داؤد پانساری کی رحلت

۱۲ر ستمبر ۹۹ء کی شب میں الامین کو آپریٹو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ ضلع رائے گڑھ کے ڈائریکٹر اور مہاڈ کی جانی مانی شخصیت جناب داؤد پانساری اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ جلوس جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک تھے۔

عبداللہ ...ی کا انتقال

رتناگیری ضلع دیوگھاری کے ... نز میں ممتاز ٹائپسٹ کی حیثیت سے ... بی میں سکبدوش جناب عبداللہ باگی متوطن شرگاؤں ۵؍ ستمبر ۹۹ء ر ۵۸ سال انتقال کر گئے۔

یوسف قاضی صاحب کو صدمہ

رہالے نئی ممبئی میں واقع ارٹاگون (انجینئرنگ فرم) کے مالک جناب یوسف قاضی صاحب کے پدر بزرگوار جناب اسحاق قاضی ضعیف العمری میں (۸۲ سال) مختصر سی علالت کے بعد اپنے وطن پندیری تعلقہ داپولی میں ۵؍ ستمبر ۹۹ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

محمد باوا صاحب بلبلے کا انتقال

ٹھاکورواڑی، تعلقہ دیوگڑھ، ضلع سندھودرگ کی معزز شخصیت جناب محمد باوا صاحب عبداللطیف بلبلے ۳۰؍ اگست ۹۹ء کو ۶۸ سال کی عمر میں مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

مرسلہ۔ محمد رفیق احمد قاسمی

پروفیسر داؤد بارگیر کی رحلت

تاخیر سے ملنے والی اطلاع کے مطابق عربی، فارسی، اردو اور اسلامیات کے جشن کوکن کے بزرگ پروفیسر داؤد بارگیر ۸۸؍ سال کی عمر میں جمعہ ۲۷؍ اگست ۱۹۹۹ء کو کولہاپور میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم صدر شعبۂ عربی و اسلامیات کی حیثیت سے اسمٰعیل یوسف کالج سے ۱۹۷۰ء میں سبکدوش ہوئے تھے۔

یوسف حسین ملا کا انتقال

میرے عم محترم جناب یوسف حسین ملا متوطن جے گڈھ رتناگیری کا (جو شپنگ کارپوریشن کی جہازرانی کی ملازمت سے سبکدوش ہوئے تھے) مختصر سی علالت کے بعد ۹؍ ستمبر ۹۹ء کو انتقال ہوگیا۔ تدفین ان کے بڑے بھائی مرحوم اسماعیل حسین ملا کے پہلو میں کوسہ ممبرا قبرستان میں عمل میں آئی۔ ان کی عمر ۶۷ سال تھی۔

مرسلہ۔ محمد حسین اسماعیل ملا

EADERS' COLUMN

they are and to arrive at the place that they so hate and that is so dismaying, dreadful and fright-

ear son, as far as your behavior with other human gs is concerned, let your "self" act as scales to you judge its goodness or wickedness Do unto s as you wish others to do unto you Whatever ike for your "self" like for others, and whatever lislike happening to you, spare others from Do opress and tyrannize anyone, because you surely ot like to be oppressed and tyrannized Be kind sympathetic to others as you certainly desire oth- treat you kindly and sympathetically Whatever s you find objectionable and loathsome in others in from developing If you satisfied or feel happy ceive a certain kind of behavior from others, then ve with others in exactly the same way Do not about them in a way that you do not like others eak about you Do not speak on a subject about you know little or nothing and if you want to at all about anything or about anyone, then avoid lal libel, and aspersion yourself, for you would ike yourself to be scandalized and libeled Re- ier, son that vanity and conceit are forms of folly, that will bring you serious harm and will be a ant source of danger to you Lead a well-balanced neither be conceited nor suffer from the feeling ou are inferior, and exert yourself to earn an hon- ving But do not act like a treasurer for some- do not be a miser who hoards what he earns And ever you receive guidance of the Lord to achieve ing you desire, then do not be proud of your vement but be humble and submissive of Him and e that your success was due to His Mercy and

mber my son that a long and arduous journey is e you Life's journey is not only long exhaust- aborious and onerous but the route is mostly gh dismal dreary, and deserted regions where you e sadly in need of refreshing and enlivening aids, ou can not dispense with such provisions that will you going and maintain you to the end of your ey the Day of Judgement But remember not to oad yourself, do not entrust yourself with so many itions and duties that you can not honorably ful- em or burden yourself with a life so luxurious as wicked and vicious Because if this load is more ou can conveniently bear, then your journey will infull and toilsome If you find around yourself needy, and destitute people who are willing to carry your load as far as the Day of Judgement, then consider this to be a boon, engage them as your burden onto them Distribute your wealth among the poor, destitute, and needy-help others to the best of your ability and be kind and sympathetic to human beings Thus, relieve yourself of the heavy responsibility and liability of submitting an account on the day of reckoning of how you have made use of His Favours of health, wealth, power and position Thus, you may arrive at the end of your journey light and fresh and may have enough provision for you there reward for having done your duty to man and Allah in this world Have as many weight carriers as you can and help as many people as you can so that you may have them when you need them Remember that all you give out in charities and good deeds are like loans that will be paid back to you Therefore when you are wealthy and powerful make use of your wealth and power in such a way that you get all that back on the day when you will be poor and helpless the Day of Judgment Be it known to you my son that your passage lies through the dreadful valley of death and the journey is extremely trying and arduous Here a man with light weight is far better than an overburdened person, and one who can journey fast will pass through the valley more quickly than one whom encumberment forces to go slowly You shall have to pass through this valley The only way out of it is either in Heaven or in Hell there is no other way out and send your things beforehand, so that your good actions arrive before you prearrange the place of your stay before you reach it, because after death there is no repentence and no possibility of coming back to this world to undo the wrong done by you

Realize this truth, my son that the Lord Who owns and holds the treasure of the Heaven and earth has given you permission to ask and beg for it and has promised to grant your prayers He has told you to pray for His favors that they may be granted and to ask for His blessings that they may be bestowed He has not appointed guards to keep your prayers from reaching Him Nor is there any need for anybody to intercede with Him on your behalf If you go back upon your promises, if you break your vows or start doing things that you repent, He will not immediately punish you, neither will He refuse you His Favors and grant them in haste, and if you repent once again, He will neithe taunt you nor betray you, though you may fully deserve both, but He will accept your repentance and forgive you *(Excerpts from 'When you hear hoofbeats think of a Zebra' published by Mazda)*

Editor-in-Chief : Dr. Abdul Karim Naik, Editor : Capt. F.M. Mistry, Associate Editor : Ajaz Malik

:ket ground for us One of the walls was marked with
:e clumsy lines but vertical No proportion no scale
which we always call the wicket with nobody to keep
und Most of the window glasses were broken, were
narrators of our aggressiveness and the hard-hitting
wess One thing I still feel is that sun didn t see us
/ing At midday exactly it used to smile on us in our
et when all the players were restricted to remain un-
their respective sheds Days have passed and so have
its I grew up under the same sun number of buildings
eased around us and their heights too in order to ac-
nmodate as many human heads Our cricket ground
been turned into a makeshift parking lot but the sun
comes there once a day with the same old smile on
ace We have left our old apartment and shifted in to
rge house at a little distance from the city where the
was running along with time where every human body
in a pursuit to accelerate its individual tenor We
e left that city which had lost the difference between
nights and days Now there is an open land to play
nd our new house no matter it fails to complete my
ket team Now I can receive the sun rising and I can
it setting But it has changed the habit of drowning
the water it prefers to hide behind some lush green
d and blurred mountains Years have passed and so
e nights I grew older row houses turned into multi-
y buildings Flood of population came to us from the
There are enough players to play with my son but
cricket ground is no longer there I am planning to
/e this place which has lost its dusk and dawn I find it
cult to adjust myself to the contemporary tenor of
life around me I am seeking a change to escape off
changes But the circumstances are such that I can
take the new steps to leave behind the old ones So
y weekend I take my son to seashore to show him
golden sheet on the surface of the water and the drown-
sun at the extreme end of the sea

Nadir Khan Sirguroh, Saudi Arabia

Sweet Allah

O Allah You are our true friend
On Whom we can always depend
One may lose hope in the world
But with You around
There is always hope till the end
Because there is no dead end
There is nothing to bother
For when one door is closed
You open another
O Allah, You are omnipresent
You are to us as
The Sun is in the colour
Fragrance in the flower
Light in our darkness
Voice in our silence
With You around there is no fear
Life is truly dear
O Allah we are Yours and
You are ours forever
And we can forget You never
When confounded by problems
We do our best
On You leave the rest
Indeed You help us out
But You first put us on test
You are our friend
From womb to tomb
If we do right and avoid sin
You help us through thick and thin
Praying to You is a boon!
We consider it as a fortune
O Allah You are our true friend
On Whom we can always depend

Shahid Ahmed D Khatib, Mumb

Letter by Hajrat Ali

The truth is that those people who have carefull studied the conditions of life and the world pa their days as if they know that they are travele who have to leave a place that is barren practically a dese almost devoid of food and water, unhealthy and uncong nial and they have to go toward lands that are fertil healthy and congenial and where there is abundant pro vision of all comforts and pleasures They have eage taken up the journey happy in the hope of future bles ings and peace They have willingly accepted the suffe ings troubles and hazards of the way the parting fro friends the scarcity of food and comfort during the pi grimage, so that they may reach the journey s end-a hap place They do not refuse to bear any discomfort and not grudge any expense on the way giving out alms a charities and helping the poor and needy Every step th put forward toward their goal however tiring and exh u ing it may be is a happy event in their lives On the co trary the condition of those people who are solely e grossed in this world and are sadly engulfed in its sho lived quickly fading, and vicious pleasures is like that travelers who are staying in fertile and happy regions a who have to undertake a journey knowing fully well th the journey is going to end in inhospitable arid and fertile land Can anything be more loathsome to th than this journey? How they would hate to leave the pl

esearch Projects Agency), which oversaw the ıking of universities in September of 1969 started research programme conducted by the U S de- t of defence Researchers were aiming to create unications network without a central computer, vould have been a primary target during a nuclear

Loan for minorities

'sons interested in availing of a loan from the Na onal Minorities Development Finance Corpora on can apply to the State Channelising Agency poration promotes economic and development s for the benefit of backward sections among the es Further details can be had from the Secre- the Corporation located at Ambedkar Bhavan ınsi Road New Delhi 110 055

akir Naik's lecture tour to Chennai

ıc Dawah activist Dr Zakir Naik who was on lec tour to Chennai asserted that the concept of one of God existed in all religions and is extensively rom the Qur'an Old and New Testament Guru Sahib Vedas and Puranas He asked the followers us faiths not to suppress the fact of oneness of ıch would unify all religions In another lecture an and the Modern Science Dr Naik said Islam ıtural religion and was fully compatible with the c facts The lectures were sponsored by Islamic ling Centre and Indian Islamic Centre Chennai

Computer wizard at 17

10th standard student has excelled as a computer enthusiast by acquiring the coveted status of MCSE (Microsoft Certified System Engineer) ›al of Islamabad Model College has become the youngest MCSE He started taking interest in rs like any other child a few years ago It gradu- eloped into a passion For about three years he the system operator and administrator of his own Board Service (CompuCraze BBS) He later nd placed his own PC at Illinois USA and started g Internet Service from there while sitting here abad He has grown into a web developer and pro- r During the recent summer vacation he started g for the MCSE course which is a hard-strived te for the IT community He completed all six tion papers in 25 days (it usually takes six months ear for an average person to qualify), which is ed a record

Halal meat company in UK

A public limited company, Halal World Plc, was floated here last month to raise three million sterling pounds to fund the slaughtering, manufacturing of meat products and its sale through retail outlets throughout the UK and Europe Joint managing director Zahid Yaqoob said "Keeping the entire production, distribution and marketing chain in-house Halal World can guarantee that not only is the meat prepared according to strict Islamic Shariat, but that it also meets the best practices in the industry with regard to animal welfare hygiene and temperature control distribution"

Liberian President to embrace Islam

Liberian President Charles Taylor will convert to Islam on a forthcoming trip to Makkah the Saudi newspaper Okaz reported Mr Taylor was influenced by Libyan leader Colonel Muammar Gaddafi over a lunch at Sirte on the Libyan coast, the daily said quoting informed sources

Col Gaddafi reportedly invited Mr Taylor to Islam and the Liberian President reacted by saying he was enamoured of ' Islamic values and was studying deeply the precepts of the religion Okaz said The newspaper s editor was also present at the lunch on the daily said Mr Taylor would announce his conversion at the holy city of Makkah on his visit to Saudi Arabia which Okaz claimed would take place very soon

Modulation under my sun

I don t remember when exactly I saw the sun first but I knew it coming from somewhere behind our building and disappear behind the other one It took much time to spell "sun in my kindergarten a and apple were the first introduced to me after going through bus cat dog elephant and so on I managed to reach up to sun' Once a week it used to set into water when my father would take me to seashore at the weekend It always held a special fascination for me that the sun is changing colours on its face and laying a golden sheet on the water which is calm where it is deep and noisy at the shore

Before drowning at the extreme end of the sea it would take the golden sheet back with it But I never had come to know why the sun sets into the water only Least I had opportunities of facing a rising sun The high-rise buildings talking all the way to the clouds stood always between us Once in its twelve-hour duty it would come exactly over our street, which was the only available

ings permitted as a favour to His creation 9) Almighty llah has not directly or indirectly prohibited organ donation or transplantation In fact He has encouraged the iving of life at any cost '

A Kays, PO Box - 4664, Vereeniging 1930 South Africa

Tomato with divine flavour

Hundreds of Muslim are flocking to a small house in Northern England to see a tomato believed to contain a divine message from Allah Shabana ussain 27 of Bradford, said Thursday she was preparig a meal when she chopped the tomato and found the ords 'There is no God but Allah written in Arabic in ie veins 'I was shocked and surprised Now word has ot out about tomato and hundreds of people have called to see it she said adding 'It s very clear everyone carly sees the message

Mandve bridge to enter Guinness Book

According to a letter received by the Maharashtra government the Guinness Book of World Records will soon feature the 90-metre bridge ross the river Mandve on the Mahad-Pandharpur highay in Solapur district The bridge was completed in a cord time of 38 days and will be the first permanent oncrete bridge to enter the Guinness Book The project as executed by Ashok Bridgeways a division of the shoka Group

rize for Imam Ahmed Raza Qadri

Imam Ahmed Raza Qadri Barelvi (1856-1921) was the unanimous choice for the greatest personality of the 20th century at a meeting of prominent Islamic schols on the annual Urs celebrations of Hafiz-e-Millat laulana Abdul Aziz Muhaddis Muradabadi held at zamgarh recently Not only had Imam Barelvi mastered lamic studies but he also had extensive knowledge of erature astronomy philosophy and mathematics which iowed in his numerous books,' said a press release by ic Mumbai based Raza Academy

First Muslim Envoy to US

M Osman Siddique a Muslim of Bangladeshi origin has been sworn in as US ambassador to Fiji, Nauru, Tonga and Tuvalu These are small land republics in the Pacific Ocean Ambassador iddique, who was nominated by President Clinton on May 7 this year and confirmed by U S Senate on August 5, 1999, is the first Muslim to be appointed to repres the United State abroad as an Ambassador Following swearing-in ceremony Siddique said he believed he the first American ambassador of the Islamic faith to t the oath of office with his hand on the Holy Qur an

A genius at 10 years

A 10-year Florida boy started classes at Randol Macon College at Washington becoming youngest person ever to attend university af having completed a 13-year school curriculum in years Gregory Smith, who graduated from a Florida Hi School on June 11 started classes September 6 at Ashla University Virginia He chose the college -- where so 1 100 students are enrolled – for its small class siz which will allow ' him to benefit by interacting direc with professors and other students ' said his mother Ja Smith The president of Randolph Macon Roger Mart said at a news conference organised to announce Smit arrival at the university Gregory was an exceptional you man" The small university Martin added 'is a good ma for the young boy because he had a strong interest in th programmes in astrophysics political science and int national relations

IGNOU to offer online degree in I

In a first of its kind initiative by a governme recognised university the country's premier distan learning institution the Indira Gandhi National Op University (IGNOU) has launched an online bachelo degree in information technology (BIT) The cour which commenced on September 1 1999 has about 2 4 students from across 12 major cities in the country I BIT program is part of the virtual campus initiat (www ignou org/socis/vci) which comprises a series wired classrooms called tele-centres spread across t country The pilot programme uses satellite video a other Internet based resources for conducting classes

Internet turns 30

The Internet is celebrating an anniversary Thi years ago physicists linked four universities California and Utah through a special kind of n work-laying the foundation for what is today the glo Internet But the Internet's real breakthrough occur 20 years later, when the global standard of the World W Web made the Internet accessible to a wider audie Today global communication is unthinkable without abbreviation WWW The American Arpanet Projects'

Can Muslims accept or donate body parts?

ecently a Muslim activist doctor in the Vaal Triangle of South Africa received a telephone call from a distressed father at an Emergency ward of a hospital. His young son was a car crash victim and his brain was critically damaged. The E C G machine (heart monitor) showed his heart pumping and all other organs work- t the E E G machine (brain monitor) displayed a 'flat' curve which meant the patient was brain dead (Doctors the brain ultimately controls all body functions. Clinically dead means when all organs stop working)

in another ward was a young patient blind from corneal damage (the layer covering the eye) waiting for a ant. Therefore a surgeon suggested to the father of the dead youth to donate his son's sparkling corneas to the ss patient. Hence the father's telephone call to the activist doctor for advice. The likely answer any doctor have given is: Why not? After all the victim's eyes will rot in the grave and become food for worms. Why not m to the service of a human being instead? But it is never that easy for a Muslim doctor; he has to consider us opinions and public reaction. So he explained how gently surgeons have to remove organs to preserve Also if the organs are not removed within about ten minutes after the patient is clinically dead they start to pose, and can not be used (except the eyes which last for a few hours). The doctor further hinted that a lot led on the father's feelings and noble intentions. The father's next call was to his mosque's Imaam. The answer ompt: Not allowed in Islam! The confused father sighed deeply. Hours later he buried his son's corpse with lthy but now dead organs. The main argument against organ donation is that Allah has honoured the human ll creation (Surah 17:70). Life is a Divine Trust (Amaanatullah) (Surah 33:72). Life being 'GHAYR MUTA- VAM' (inaccessible property) it can not be owned. Thus man only has partial right over it. Therefore meddling utting off or donating of it is 'KHIYAANAH' (abuse of trust and of human nobility and also mutilation (Surah They identify death by its conventional signs - the heart as the centre of life - Unconsciousness, loss of body ature, no pulse, no breathing, glazed eyes, parted lips, sagged nose, slacked muscles of the hands and feet, and rtbeat. And if organs are removed after brain death, they say it's murder - taking life without just cause (Surah

ently it is the belief of some that the Rooh (soul/spirit) does not leave the body totally unless all organs die r argument against organ donation is based on a Hadith that 'breaking the bones of the dead is like breaking the of the living (extreme cruelty)' recorded by Ahmed, Abu Dawood and Ibn Majah. (Two of the main Hadith rs Bukhari and Muslim plus Tirmidhi seemingly have no record of this). (An old Fatwa (verdict) disallowed ng a baby from a dead pregnant mother because of the uncertainty of the unborn being alive, so they rather ed burying a possible living child – the Maalikee and Hambalee view. Ref Ad-durral Mukhtaar 3/246)
lly removing organs on which life totally depends is suicide or murder (Surah 2:195). However one can live a l life with only one of the double organs (kidneys, lungs) but donating organs while one is still living is not as passing it on after death because dependents have legal rights over one's body for their dependency, therefore onsent should be obtained. (Eventually the organs return to nature for recycling). Obviously everybody con- would take the best medical advice and would not put either the donor's or the recipient's life in danger, but can guarantee cure. The learned point out that parting with an organ is not as risky as going on Jihaad or ing one's family or the oppressed from tyranny, or rescuing a drowning or a fire-trapped or a crime victim - all acts which are encouraged by Islam.

on should be an act of 'EETHAAR' (selflessness/ altruism). Organ-selling for personal benefit is viewed by sts as selling human life or engaging in slave-trade, which is strictly prohibited (Surah 90:13)
lieve the Holy Qur'an should be the proper source for seeking guidance on any problem, since it claims to RLY EXPLAIN EVERYTHING, 'TIB-YAANAN LIKULLI SHAY-IN' (Surah 16:89). We shall now summarise mic guidelines: 1) Seeking cure is an obligation. 2) Saving of life or improving quality of life is a must. 3) the forbidden for dire necessity is allowed. 4) Choosing the lesser of the two evils is preferred. 5) Whatever idden is specifically mentioned by Allah in the Holy Qur'an. 6) We are warned not to forbid the things Allah rmitted. 7) Haraam must be proven by an authentic command. 8) What Allah has not mentioned as Haraam are

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے ممبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت : ۱۹ء
کتابت : جاوید ندیم

اشاعت کا ۳۸واں سال

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی

اردو / انگلش

ملکیت : نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر : E 3006)

جلد نمبر ۳۸ — شمارہ نمبر ۱۱ — ماہ نومبر سنہ ۹۹

درون ہند سالانہ : ایکسو پچیس روپے
فی پرچہ : پندرہ روپئے
درون ہند سالانہ عطیہ : پانچسو روپے
معاون خریداری : دوسو پچاس روپے
عوام کے لئے : ایکسو پچیس روپے

خلیجی ممالک ، پاکستان و دیگر ممالک سے
پانچسو روپے /500 :Rs
غیر ممالک کے لئے
سالانہ عطیہ : دو ہزار روپے
معاون یا عوامی حضرات : پانچسو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ : نقش کوکن ۴۳ اے نواگر ۔ ایم ٹی نائیک روڈ ، مجگاوں ، ممبئی ۴۰۰۰۱۰ ۔ فون نمبر : ۳۷۱۰۶۵۶ / ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت : ایرو پرنٹرز ، بائیکلہ ، ممبئی ۴۰۰۰۲۷

موجودہ دور مقابلے Competition کا دور ہے اور اس دور میں وہی قومیں ترقی کے راستوں پر گامزن ہیں جو اپنی تنظیم اور اپنی تعلیم سے غافل نہیں رہتیں۔ مسلم قوم اس دور میں بھی خواب خرگوش کے مزے لے رہی ہے۔ غیر مسلم والدین بچوں کو صبح سویرے نہلا دھلا کر اسکول چھوڑ آتے ہیں مگر اُردو طلبہ کی ایک بڑی تعداد والدین کی سرپرستی میں بغیر منہ ہاتھ دھوئے، بغیر ناشتہ کیے اسکول آتی ہے۔ غیر مسلم قومیں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر پورا دھیان دیتی ہیں۔ بچوں کے ہوم ورک اور اسباق پر پوری توجہ صرف کرتی ہیں جب کہ مسلمانوں میں اکثر اپنے بچوں کی جماعت تک سے ناواقف رہتے ہیں۔ پھر ایسی معصوم قوم بھلا یہ کیوں جاننے کی کوشش کرنے لگی کہ بچے کا کون سا سبق جاری ہے اور اس کا روزانہ کا تعلیمی کام پورا ہوا یا نہیں، ہاں جب بچہ ناکامیاب ہو جاتا ہے تو بیداری کے نام پر اساتذہ کو صلواتیں سُنائی جاتی ہیں۔ اس کے سوا اس قوم کے پاس اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے کوئی منصوبہ ہے اور نہ کوئی بجٹ۔ البتہ اپنے پڑوسیوں کی شان و شوکت کو نیچا دکھانے کے لئے قرض نکال نکال کر غیر ضروری سامان سے اپنے گھر کو بھرنے کے جنون میں یہ قوم پیچھے نہیں ہے۔

والدین کی اس عاقبت نااندیشی کے ساتھ ساتھ ان اساتذہ کی ذات بھی قوم کی بربادی و تباہی میں بڑا رول رکھتی ہے جو اپنے فرض سے غافل رہتے ہیں۔

ان حقائق کے پیش نظر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے اپنے روز تاسیس سے ہی اپنی ساری توجہ طلبہ کی حوصلہ افزائی اور قدر شناسی پر دی ہے۔ گزشتہ پندرہ سالوں سے یہ مشن جاری ہے طلبہ کی ہمہ گیر ترقی کے لئے ٹیلنٹ فورم مختلف سرگرمیاں بروئے کار لاتا ہے۔ تقاریر، جنرل نالج اور ریاضی، سائنس اور دیگر مضامین کے مقابلے منعقد کراتا ہے، ان مقابلوں میں شرکت کرنیوالے طلبہ کو Competan بنانیوالے اساتذہ کو بھی انعام و اکرام سے نوازتا ہے اساتذہ کی مجموعی کارکردگی پر بھی انہیں اعزازات سے نوازتا ہے غرض ہر شعبے اور ہر میدان میں طلبہ اور اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور قدرشناسی ہوتی ہے۔ ناساعد حالات، قوم کی بے حسی اور سینکڑوں دشواریاں ـــ تاہم ٹیلنٹ فورم کے ممبران جن میں سے بعض ستر سال سے زائد عمر کے ہیں،

[illegible]از مقامات پر پابندی سے پہنچتے ہیں اور اپنے مشن کی تکمیل میں جُٹے رہتے ہیں اور حیرت اس بات
[illegible]ہے کہ سماج کے بیشتر افراد اس مشن کی تحریکات سے آنکھیں بند کئے رہتے ہیں۔ اساتذہ کی ایک بڑی
[illegible]تعداد بھی خاطر خواہ توجہ نہیں دیتی۔ ان کی خدمت میں عرض ہے

وقت اس طرح بدل دے گا تمہارے خد و خال
اپنی تصویر جو دیکھو گے تو ڈر جاؤ گے

[illegible] قوم کی بے حسی تو انتباہ کے طور پر یہ شعر پیش کرنے سے کوئی حاصل نہیں۔

بے حسی ہم کو کہیں کا بھی نہ رہنے دے گی
زندہ رہنا ہے تو پھر وقت کی رفتار بنیں

ہمیں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی طرح کئی فورم تیار کرنا ہوں گے۔ ••★★★

سر سیّد احمد کون تھے؟

آج دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جہاں سر سیّد [illegible] کی تقریب نہ منائی جاتی ہو۔ ماہر تعلیم فیروز بخت احمد ایک جگہ رقمطراز ہیں "حقیقت تو یہ ہے کہ اگر سر سیّد ہندو ہوتے تو برادرانِ وطن ان کو کرشن کا اوتار مانتے اور "فادر آف دی یونیورس" کا خطاب دے کر ان کی پوجا کرتے۔ مگر مسلم قوم نے جتنی ہو سکتی تھی، ان کی ناقدری کی ہے۔ سر سیّد احمد خان خود نہیں چاہتے تھے کہ ان کی سالگرہ کا کوئی جشن منایا جائے۔ کالج کے لڑکوں نے ۱۷ اکتوبر کو یوم تعلیم کے طور پر منانا چاہا تو سر سیّد نے اعلان کیا "اے عزیزو! اس مدرسے کی بنیاد جس دن رکھی جائے گی وہی دن ہمیشہ مدرسہ کا سالگرہ کا دن ہوگا"۔ صورت حال تو یہ ہے کہ مسلمانانِ ہند مدرسہ کی سالگرہ تو کیا سر سیّد کا جنم دن بھی بھول گئے۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ جب قوم اپنے رہنماؤں کو بھلا دیتی ہے تو دنیا کو کیا پڑی ہے کہ اسے یاد رکھے لہٰذا دوسرے بھی اسے بھلا دیتے ہیں۔ برسوں پہلے جب ممبئی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر تو بے ہوا کرتے تھے، چند ہمدردانِ علی گڈھ نے ان سے ملاقات کی۔ دورانِ گفتگو وہ یہ جان کر حیرت زدہ رہ گئے کہ وائس چانسلر صاحب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بارے میں بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اس زمانے میں علی گڈھ میں طلبا کی تعداد پندرہ سولہ ہزار ہوا کرتی تھی۔ تو بے صاحب نے سنا تو یقین نہ آیا۔ جب انہیں یہ بتایا گیا کہ خواجہ احمد عباس، علی سردار جعفری وغیرہ علی گڈھ کے اولڈ بوائز ہیں اور اسی شہر میں رہتے ہیں تو وہ اچھل پڑے۔ اس واقعے کو برسوں گزر گئے۔ اب پروفیسر تو بے بھی وائس چانسلر نہیں رہے کہ انہیں بتایا جاتا کہ ان دنوں علی گڑھ یونیورسٹی کے طلبا کی تعداد ۲۵ ہزار سے اوپر ہے اور جلد ہی [illegible]
[illegible]
یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے رجوع کیا۔ سر سیّد کا تذکرہ چلا تو وہاں سلیٹ بالکل صاف تھی۔ سوال کیا گیا "یہ سر سیّد احمد کون تھے؟" کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا۔

(بشکریہ انقلاب)

آواز اور اس کی نام نہاد اذیتیں

☆ حسن میاں خانزادہ ۔جوہو، ممبئی

آوازیں کئی اقسام پر مبنی ہوتی ہیں۔ جیسے لاؤڈ اسپیکر، ہوائی جہاز، ریل گاڑی، بادلوں کے ٹکرانے، جہازوں وائرلیس اور ایمبولینس کے سائرن، گوناگوں تہواروں میں بجنے والے لاؤڈ اسپیکر، تہواروں اور شادیوں میں بجنے والے پٹاخوں نیز مندروں میں بجنے والی گھنٹیوں اور مسجدوں میں دی جانے والی اذان کی آوازیں۔

مندرجہ بالا آوازوں میں کئی آوازیں زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہیں تو کئی کم بلکہ کچھ تو سریلی بھی ہوتی ہیں جو سنگیت سے ملائی جاتی ہیں اور کچھ بغیر ساز و سنگیت کے ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ سے پرانے لوگوں کے سماعی اعضا جلد کمزور نہیں ہوتے تھے اسکے برخلاف آج کے نوجوان طبقہ کے سماعتی اعضا جدید تہذیب کی پوپ میوزک Pop Music، Tap Dance، Zag جاز میوزک اور آرکیسٹرا وغیرہ سے بہت جلد کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بہرحال یہاں ایک اہم نقطہ جو ہر انسان کے سوچنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے کہ ان طرح طرح کی آوازوں میں سے کون سی آواز کتنی دیر تک ہمارے کانوں میں گونجتی رہتی ہیں اور تکلیف دہ ثابت ہوتی ہیں، یا کون سی آوازیں ہماری نیند یا بچوں کی پڑھائی وغیرہ میں خلل پیدا کرتی ہیں۔

ہمارے ملک میں تعجب خیز بات یہ ہے کہ یہاں ہمارے غیر مسلم بھائیوں کو صرف مسجدوں میں لگے ہوئے لاؤڈ اسپیکر کی آوازیں ہی تکلیف دہ لگتی ہیں جو تین یا چار منٹ کے لئے ہوتی ہیں جس سے عبادت کی دعوت دی جاتی ہے ۔ یہاں غور طلب امر یہ بھی ہے کہ اکثر مساجد کے قرب وجوار میں مسلم مکانات زیادہ ہوتے ہیں اور اسپیکر بھی انہی کے لئے ہوتا ہے۔ اکثر دیہاتوں میں ایک مسجد اور مندر ہوا کرتا ہے اور وہاں کی غیر مسلم عوام اذان کو وقت جاننے کے لئے گھڑی کی طرح کام میں لیتے ہیں اور ہر روز صبح اذان کی آواز سے ہی بیدار ہوتے ہیں اسکے برعکس مندرجہ بالا آوازوں میں سے کئی سنگین اور دیرپا ہوتی ہیں اور دو دو ہفتوں تک بجتی رہتی ہیں اور فضا میں مسلسل ارتعاش پیدا کرتی رہتی ہیں۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ لاؤڈ اسپیکر پر ہونے والی صرف چند منٹوں کی اذان سے ہی تکلیف کیوں ہوتی ہے اور لاؤڈ اسپیکر بند کرنے کا تقاضہ کیوں کیا جاتا ہے؟ جہاں تک آواز کی تکالیف کا تعلق ہے تو جو لوگ Air Port کے قریب کے احاطہ میں مقیم ہیں اور جو لوگ Trains کی پٹریوں کے نزدیک آباد ہیں ان کی تکلیف کا تدارک کس طرح ہو سکتا ہے اور جب اس آواز کو روکنے کا کوئی راستہ نہیں تو لامحالہ لوگوں کو یہ تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے اگر تین منٹ کی اذان کی آواز کو بھی ہمارے بھائی برداشت کریں تو کتنا بہتر اور بھائی چارگی کا سبق ہوگا۔

نعت

★ زین العابدین بیکار خاکی

سب کا یقین دین کی دولت بھی چاہیئے
دل میں رسول حق کی محبت بھی چاہیئے
جو ہے رضا نبی کی وہی حق کی ہے رضا
ایسی ہمارے دل میں عقیدت بھی چاہیئے
بن کر غلام ہم بھی رہیں گے رسول کے
دل میں ہمارے پہلے یہ نیت بھی چاہیئے
معراج مومنوں کی تو بے شک نماز ہے
لیکن نبی کی طرح تو محنت بھی چاہیئے
ہوگا کرم نبی کا ملے گی مراد بھی
اپنے نبی سے ہم کو عقیدت بھی چاہیئے
مومن نہ بن سکے گا فقط نام سے کوئی
خاکی ہمیں تو پاس شریعت بھی چاہیئے

اِک مرکز پر تم آجاؤ

★ ابراہیم خان طالب

جو بات عمل کی بات نہیں، کیوں بات وہ رہبر کہتے ہو
حق بات کا تم کو پاس نہیں، انصاف کا دم کیوں بھرتے ہو
جو کام سیاست داں کا ہے، اس کام سے تم کو مطلب کیا
جو کام تمہارے بس کا نہیں کیوں کام وہ ناصح کرتے ہو
یہ خون خرابہ، خوں ریزی، خونخواری خانہ جنگی
کیوں راہِ خدا کو چھوڑ کے تم شیطاں کی راہ پر چلتے ہو
آپس کے جھگڑے ختم کرو، مل جل کے ہر اک کام کرو
اِک مرکز پر تم آجاؤ، کیوں مارے مارے پھرتے ہو
ہوتی ہے خفا دنیا ان سے جو راہِ حق پہ چلتے ہیں
ساتھی ہیں خفا تم سے طالب حق بات جو منہ پہ کہتے ہو

"چاچا نہرو کی سالگرہ"

کوثر انصاری (ممبئی)

۱۴ نومبر ("یوم اطفال") کے موقعہ پر

آج نومبر کی چودہ ہے ❖ اور تمہاری سالگرہ ہے
دن بھی کتنا خوب ہے چاچا ❖ "بچوں سے منسوب ہے" چاچا
آجاؤ نا پاس ہمارے ❖ مل کے منائیں ساتھ تمہارے
تم بن کچھ اچھا نہیں لگتا ❖ خوش کوئی بچہ نہیں لگتا
آکر ہم کو گود میں بھرلو ❖ جی بھر کے تم پیار تو کرلو
دے دو سب کے گال پہ تھپکی ❖ لے لو کھٹی، میٹھی پپی
ہو کر ہم سب ایک ہیں آئے ❖ سالگرہ کا کیک ہیں لائے
آکے اپنے ہاتھ سے کاٹو ❖ کیک پھر ہم بچوں میں بانٹو

بولیں سب مل کے "دی کو یو!"
"ہیپی برتھ ڈے چاچا نو یو!"

تاریخِ زندگی
پنڈت جواہر لال نہرو

☆ مومن عبدالسلام، کلیان ضلع تھانے

۱۴/نومبر ۱۸۸۹ء : پنڈت جواہر لال نہرو کا جنم الٰہ آباد میں واقع آنند بھون محل میں ہوا۔ ان کے والد کا نام موتی لال نہرو اور والدہ کا نام سروپ رانی تھا۔ انہیں انگلستان کے پبلک اسکول میں داخل کیا گیا۔

مئی ۱۹۰۵ء : آپ کو ٹریڈ یٹی کالج کیمبرج میں داخل کیا گیا۔ اسی دوران ان کے دل میں وطن کی آزادی کا جذبہ پیدا ہوا۔

۱۹۱۲ء : آپ نے بیرسٹر کا امتحان پاس کیا۔ بعد میں وطن واپس لوٹے۔ الٰہ آباد میں وکالت شروع کی۔ اور بانکی پور کانگریس سیشن میں ڈیلی گیٹ کی حیثیت سے شرکت کی۔

۱۹۱۳ء : اترپردیش کانگریس میں شامل ہوئے۔

۱۹۱۵ء : الٰہ آباد میں اخباروں پر پابندی قانون کے خلاف پہلی تقریر کی۔

۸/ فروری ۱۹۱۶ء : ان کی شادی کشمیری و برہمن خاندان کی شرمیلی دوشیزہ کمل کول سے ہوئی جو کملا نہرو کے نام سے جانی جانے لگیں۔ موہن داس کرمچند گاندھی سے پہلے مرتبہ مل کر متاثر ہوئے۔

۱۹/ نومبر ۱۹۱۷ء : ان کی لڑکی تولد ہوئی جو اندرا گاندھی کے نام سے مشہور و معروف ہوئی۔

۱۹۲۰ء : ترک موالات تحریک (نان کو آپریشن) میں حصہ لیا۔

۱۹۲۷ء : سے ۱۹۲۹ء تک کانگریس کے خصوصی معتمد (سکریٹری) کی حیثیت سے خدمت انجام دی۔

۱۹۲۹ء : لاہور کے کانگریس سیشن کی صدارت کی اور مکمل آزادی کو کانگریس کا نصب العین قرار دیا اور سول نافرمانی کی تحریک کا فیصلہ طے کیا۔

۲۹/دسمبر ۱۹۳۹ء : ناگپور میں انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ نہرو نیشنل پلاننگ کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔

۶/ فروری ۱۹۳۱ء : والد موتی لال نہرو کا انتقال ہوا۔

۲۶/ فروری ۱۹۳۶ء شریمتی کملا کول نہرو کا سوئزرلینڈ میں انتقال ہوا۔

۱۹۳۸ء : والدہ سروپ رانی کا انتقال ہوا۔

۹/اگست ۱۹۴۲ء : ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیتے ہوئے گرفتار ہوئے اور قلعہ احمد نگر میں نظربند کئے گئے۔

۱۰/ ستمبر ۱۹۴۶ء : عارضی حکومت قائم کی۔

۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء : ملک آزاد ہوا اور آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔

۱۹۵۰ء : نیشنل پلاننگ کمیشن کے صدر بنے۔

۱۹۵۱ء : سے ۱۹۵۴ء تک انڈین نیشنل کانگریس پارٹی کے چیف رہے۔

۱۵/جولائی ۱۹۵۵ء : ملک کا اعلیٰ ترین اعزاز بھارت رتن عطا کیا گیا۔

۱۹۶۴ء : بھوبنیشور آف کانگریس سیشن میں سخت چوٹ آئی بالآخر ۲۷/ مئی کو انتقال کر گئے۔

آیئے خطیب صاحب سے ملتے ہیں!

☆ الف شین

قارئین! گذشتہ ماہ آپ کی ملاقات کوکن بینک کے چیئرمین جناب قاسم ٹھاکور صاحب سے انہیں صفحات پر ہو چکی ہے۔ آیئے اس ماہ خطیب صاحب سے ملتے ہیں۔ یہ کسی مسجد کے خطیب نہیں ہیں بلکہ یہ ان کا خاندانی نام ہے مگر یہ اپنی عملی زندگی میں بھی ایک خطیب ہیں اور اپنی خطیبانہ اندازِ گفتگو سے مجلس کو مسحور کیے رہتے ہیں۔ سونے پہ سہاگہ یہ کہ شکل و شباہت سے بھی خطیب معلوم ہوتے ہیں۔ سفید جبے اور ٹوپی میں ملبوس، داڑھی خوبصورت طریقے سے تراشی ہوئی۔ چہرے سے محنت و مشقت کے آثار عیاں، بھرا ابھرا کسرتی بدن، ان اوصاف کے مالک محترم موصوف گذشتہ دنوں موربہ ضلع رائے گڈھ میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تحت منعقدہ اساتذہ کے سلور جوبلی پروگرام میں بحیثیت صدر پروگرام تشریف لائے تھے۔ اس سے قبل میں صرف موصوف کا نام ہی سنتا رہا اور آپ ہی کی طرح لفظِ خطیب سے خوف کھاتا رہا کہ ہو نہ ہو یہ خطیب صاحب کسی مسجد کے ہی خطیب ہونگے جو ملتے ہی نصیحتوں کے دو چار کڑوے کسیلے گھونٹ پلادیں گے۔ مگر موربہ میں خطیب صاحب کو نہایت قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا تو گویا محسوس ہوا کہ۔

اسے قریب سے دیکھا تو نرم خو پایا
جو شخص دور سے پتھر دکھائی دیتا ہے

ملنے کے بعد احساس ہوا کہ کیوں نہ اپنے قارئین سے بھی ملاقات کروادوں۔ یہاں میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ نقش کوکن سے وابستگی کے بعد میرا یہ مزاج بنتا جارہا ہے کہ اپنے آپ کو کبھی تنہا محسوس نہیں کرتا بلکہ قارئین کے ساتھ رہتا ہوں اور بسا اوقات روبرو بھی ہوجاتا ہوں۔ جب میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار خطیب صاحب سے کیا کہ میں قارئین کے لئے آپ سے انٹرویو کرنا چاہتا ہوں تو موصوف نے کہا کہ "جناب میرے پاس وقت بہت کم ہے۔ میں چپلون کے لئے روانہ ہورہا ہوں اگر ممکن ہوسکے تو آپ میرے ساتھ میری گاڑی میں چلئے گفتگو بھی ہوجائے گی اور وقت بھی بچ جائے گا۔" چونکہ مجھے بھی رتناگیری کے لئے روانہ ہونا تھا اسی لئے فوراً اپنے میر کارواں محترم فقیر محمد مستری صاحب سے اجازت چاہی اور خطیب صاحب کے ہمراہ روانہ ہوگیا۔ گفتگو کچھ اس طرح ہوئی۔

س سب سے پہلے آپ کا پورا نام جاننا چاہوں گا؟

ج میرا نام غلام محی الدین خطیب ہے عرف عام میں جی ایم ڈی سے بھی مشہور ہوں۔

س جائے پیدائش کہاں کی ہے؟

ج میری پیدائش گوولکوٹ تعلقہ چپلون میں 1948 میں ہوئی۔

س تعلیم و تعلم کے میدان میں آپ کا کافی شہرہ ہے۔ آپ نے ایک مدرسہ دارالقرآن کے نام سے شروع کرر کھا ہے، تعلیم سے آپ کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تعلیم کے متعلق دریافت کیا جائے؟

ج تعلیم سے واقعی میں انتہائی محبت رکھتا ہوں اور مدرسہ

دار القرآن اسی محبت کا ہی نتیجہ ہے۔ مگر شاید یہ جان کر آپ کو حیرت ہوگی کہ میری تعلیم بہت کم ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے ممبئی کے میونسپل اسکول سے ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ چونکہ گھر کے حالات انتہائی سنگین تھے اس لئے مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکا۔ البتہ جان محمد قاسم نائٹ ہائی اسکول سے میں نے S.S.C. کی تعلیم مکمل کی۔ 1971 میں دوحہ قطر چلا گیا، تعلیم کی کمی کے سبب مجھے کافی پریشانی اٹھانی پڑی جس سے ایک طرح سے احساسِ کمتری کا شکار ہوتا چلا گیا۔ بالآخر میں نے مزید تعلیم حاصل کرنے کی ٹھانی اور 1976 میں برٹش ایم۔ بی سی قطر سے ایک سال کا ڈپلومہ الیکٹرانکس انجینئرنگ میں کیا۔ یہی میری تعلیم ہے۔

س ایک سالہ ڈپلومہ کوئی خاص تعلیم تو نہیں؟

ج صحیح ہے، مگر اس وقت میرے لئے یہ بھی غنیمت تھا۔ چونکہ میری احساس کمتری کا ایک اہم سبب یہ بھی تھا کہ قطر میں نسل پرستی عام تھی، ابھی بھی ہے مگر اتنی زیادہ نہیں۔ انگریزوں کو ہر شعبے میں بہت زیادہ فوقیت دی جاتی تھی، محض اس لئے کہ وہ انگریز ہیں۔ ان کی تنخواہ بھی ہندوستانیوں سے کہیں زیادہ ہوتی تھی، جبکہ ایسا کوئی کام نہیں ہوتا تھا کہ وہ کریں اور ہندوستانی نہ کر سکیں۔ میرے پاس تعلیم کی کمی تھی اس لئے میں نے اس تفاوت کو تعلیم کی کمی کا سبب جانا اور ایک سالہ ڈپلومہ کیا گو کہ یہ بہت زیادہ نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی ذریعہ سے رزق میں خوب کشادگی بخشی۔ آج میرا قطر میں کاروبار ہے۔

س آپ ہندوستان میں رہتے ہیں اور آپ کا کاروبار قطر میں ہے سمجھ میں نہیں آیا؟

ج میرے ایک دوست ہیں حسن عبدالکریم چوگلے جو قطر میں میرا کاروبار سنبھالے ہوئے ہیں۔ میں ہر ۶ ماہ بعد جاتا رہتا ہوں۔

س کمال ہے جناب! آخر آپ کا کاروبار ہے کس نوعیت کا کہ آپ کے دوست سنبھالتے ہیں اور آپ ہر چھ ماہ بعد صرف ایک بار اسے دیکھنے جاتے ہیں؟

ج میرا وہاں الیکٹرانکس کا کاروبار ہے۔ عماد ٹریڈرس کے نام سے۔ حسن چوگلے صاحب انتہائی نیک شخص ہیں ان کا خاصہ یہ ہے کہ وہ اپنے اصولوں کے سختی سے پابند ہیں ایمانداری وفاکوشی اور اخلاص ان کی سرشت میں داخل ہے۔ اس لئے میں کاروبار کے متعلق بہت مطمئن ہوں، میرا سال میں دو دفعہ چلے جانا ہی کافی ہوتا ہے۔ 1996 تک میں خود ہی اسے چلاتا رہا، بعد میں حسن صاحب کے حوالے کر دیا اور واپس آگیا۔

س آپ خود ایک مدرسے کے ناظم و بانی ہیں۔ تعلیم کے متعلق کیا اپنے نظریات سے ہمیں آگاہ کریں گے؟

ج میرا تعلیمی نظریہ بالکل واضح ہے۔ اسلام ہمیں تعلیم کا جو نظریہ دیتا ہے وہی میرا نظریہ ہے۔ انسان کے لئے تعلیم بہت ضروری ہے بالکل اسی طرح جیسے غذا، پانی ہوا وغیرہ۔ مگر صرف دنیاوی تعلیم نہیں اور صرف دینی تعلیم بھی نہیں بالکل دونوں کا حسین امتزاج ہونا چاہئے۔ دنیاوی علم کے ساتھ اتنا دینی علم ضروری ہے کہ آدمی کو اللہ اور اسکے رسول کی رضا معلوم ہو جائے اور دینی تعلیم کے ساتھ اسے دنیا کا اتنا علم ضرور ہونا چاہئے

کہ وہ دنیا کا ادراک کر سکے اور زندگی کے کسی بھی شعبے میں اپنے آپ کو کمتر محسوس نہ کرے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کہا ہے یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

دوسری اور اہم بات یہ ہے کہ لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی تعلیم کی بھی بے حد ضرورت ہے کیونکہ خاندان کی تعمیر سب سے پہلے عورتوں کے آغوش میں ہوتی ہے اگر عورتوں کو بھی ہم دنیاوی و دینی علم سے بہرہ ور کریں تو میں یہ بات نہایت دعوے کے ساتھ کہونگا کہ ان عورتوں کی آغوش میں تربیت پانے والی نسل کبھی بھی راہِ حق سے نہیں بھٹکے گی اور اسلامی احکامات کی پابند ہوگی۔

س واہ جناب! بہت ساری اچھی باتیں آپ نے بتادیں۔ آج کل ہمارے تعلیمی اداروں میں جو تعلیم رائج ہے طلبہ کی ہمہ گیر ترقی کے نقطۂ نظر سے آپ کیا کہیں گے؟

ج موجودہ نظامِ تعلیم کے تحت طلبہ کی ہمہ گیر ترقی ممکن نہین ہے۔ آج کل ہمارے تعلیمی اداروں میں جو نظامِ تعلیم رائج ہے وہ دراصل مذہب بیزاری اور مادیت پر مبنی نظامِ تعلیم ہے۔ جس سے طالب علم ڈاکٹر وانجینئر وغیرہ تو بن جاتا ہے لیکن اپنی تہذیب و ثقافت سے کوسوں دور بھی ہو جاتا ہے۔ بڑے منظم طریقے سے اس نظامِ تعلیم کو مقبول بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں (موصوف نے ۲۔۳ مثالیں بھی دیں جو طوالت کے خوف سے حذف کی جارہی ہیں) دورِ حاضر میں ہمارے ملک میں انگریزی اسکولوں کا جو سیلاب سا آیا ہوا ہے وہ طالب علموں کے لئے خصوصاً لڑکیوں کے لئے سم قاتل ہیں۔ خدارا کسی طرح ہماری لڑکیوں کو ان قتل گاہوں سے بچایئے۔ میں انگریزی کے خلاف نہیں ہوں مگر انگریزی اسکولوں کی تہذیب کے خلاف ضرور ہوں۔

س تو کیا آپ کے مدرسہ دارالقرآن میں اسی طرح کا تعلیمی نظام رائج ہوگا۔ دینی ودنیاوی تعلیم سے آراستہ؟

ج جی ہاں کوشش تو یہی ہے۔

س کیا آپ اپنے مدرسے کے علاوہ اور بھی کسی تعلیمی ادارے کی کفالت اور دیکھ بھال کرتے ہیں؟

ج جی ہاں کئی ایک ہیں۔

س کیا آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ قوم نے آپ کو پہچانا نہیں یا آپ کی ناقدری ہورہی ہے؟

ج جی ہاں! میں یہ محسوس کرتا ہوں، اس کا مجھے شدت سے احساس ہے۔ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ نے مجھے جتنی مہلت عمل دی ہے، قوم وملت کے لئے کچھ کر جاؤں۔

س کافی دیر سے سوالات کر کے آپ کو پریشان کئے ہوئے ہوں شاید آپ بھی بور ہوگئے ہوں ۔ منزل بھی قریب آتی جارہی ہے اس لئے بس چند سوالات اور کرونگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل اور ہاتھوں دونوں کو خوب کشادہ کیا ہے تو پھر اپنے قوم اور ملت کے بے کار نوجوانوں کو کاروبار یا روزگار سے لگانے کے لئے آپ نے کیا کیا؟

ج اگر کوئی نوجوان اس قابل نظر آیا کہ وہ کچھ کر سکے تو میں نے اس کے تعاون سے کبھی ہاتھ نہیں روکا۔

س آپ ان کو بیرون ممالک کیوں نہیں لے جاتے۔ کیونکہ آج کل ہمارے نوجوانوں کو بیرون ممالک جانے

کی ایک بیماری سی لگی ہوئی ہے؟

ج (ہنستے ہوئے) لیجاکر کیا اس بیماری کو مزید تقویت دوں؟ وہاں محنت و مشقت کا کام ہے۔ جبکہ صورتحال یہ ہے کہ ہمارے نوجوان محنت و مشقت کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اگر وہاں جاکر خاطر خواہ کام نہ مل سکے تو لوگ یہی کہیں گے کہ لے جاکر پھنسا دیا۔ یہ کوئی نہیں دیکھے گا کہ کیوں پھنسا، اس سے بہت بدنامی ہو جاتی ہے اس معاملے میں میں صرف اتنا کہوں گا کہ جو شخص اپنے وطن میں ہی کچھ نہ کر سکے وہ بھلا دیارِ غیر میں کیا کر سکتا ہے؟

س آپ ضرور تمندوں کی امداد تو کرتے ہونگے؟

ج یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟

س ہماری قوم کی معاشی بدحالی دور کرنے کے لئے کن تجاویز کو ذریعۂ عمل میں لایا جاسکتا ہے؟

ج اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو مواقع مرحمت فرمائے ہیں ان کا خاطر خواہ استعمال کیا جائے۔ جو صلاحیتیں اللہ نے ہمیں دی ہیں ان کا بہتر استعمال ہو۔ محنت و مشقت، تعلیم، دنیاوی معاملات میں ادراک و توجہ، لگن و جستجو سے ہم اپنی معاشی بدحالی پر انشاءاللہ قابو پا سکیں گے۔

س جو لوگ بیرونِ ممالک میں ہیں وہ اپنے علاقے کے لئے کیا کوئی معاشی تبدیلی لا سکتے ہیں۔

ج جی نہیں! بیرونِ ممالک سے آدمی اپنے وطن میں کوئی معاشی تبدیلی نہیں لا سکتا۔ وہاں تنخواہ وغیرہ کچھ زیادہ نہیں ہوتی کہ قوم وملت کے لئے کچھ کیا جاسکے۔

س کوکن کے نوجوانوں میں جو ایک طرح کا فرسٹریشن پایا جاتا ہے آخر اس کا سبب کیا ہے؟

ج لاپرواہی، بے توجہی، عیش پرستی، دوسری قوموں خاص طور سے اہلِ مغرب کی نقالی اس کے اہم اسباب ہیں۔

س آخر میں جاتے جاتے ہمارے قارئین کے لئے کچھ پیغام دیتے جائیے؟

ج میں خود ہی ایک پیغام ہوں، میری پوری زندگی ایک پیغام ہے۔ قارئین سے میں یہی کہونگا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مہلت عمل دی ہے اسے صحیح طور سے مصرف میں لائیں۔ اپنی قیمتی زندگی کو لہو و لعب، کھیل کود، اور بے جا عبثوں میں ضائع نہ کریں۔ جب اللہ تعالیٰ بلا ضرورت ایک بوند پانی بھی ضائع کرنے پر حساب لے گا تو پھر اس قیمتی زندگی کے ضائع کرنے کا حساب کیوں نہیں لیگا؟ محنت و مشقت سے جی نہ چرائیں، حالات سے باخبر رہیں۔ تعلیم کو اپنائیں، مطالعے کی عادت ڈالیں۔ نقش کوکن خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

تو قارئین یہ تھے جناب غلام محی الدین خطیب صاحب جن کی زندگی کا ایک ایک واقعہ پیغام دیتا ہے۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تو نگیں ہوا

بقیہ تعارف صفحہ نمبر سے آگے

Atlantica University of U.S.A. سے قانون کی فاضل سند M.A.Law کر چکے ہیں۔ اور فی الوقت وہ مقامی بنک میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ موصوف کی فیملی گذشتہ ۲۵ سال سے کیلی فورنیا امریکہ میں سکونت پذیر ہے ہم اس نوبیاہتا جوڑے کی کامیابی اور اعلیٰ تعلیم پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

غزلیں

محمد عبدالغفور ساقی توڑیلوی

اُلٹ نقابِ ریا حق نقاب پیدا کر
پسِ نقاب بھی سچ لاجواب پیدا کر
اک ایک شئے کو بنا اپنی فکر کا عنواں
جہانِ شوق کا حاصل کتاب پیدا کر
نہ دیکھ خواب بلندی کے محض روز و شب
عمل کی راہ سے تعبیرِ خواب پیدا کر
تیرے مقام کو رکھ دے بنا کے جو افضل
وہ وصف خوب ترین انتخاب پیدا کر
برائے فرح ضروری ہیں رنگ و بو دونوں
چمن میں نرگس و لالہ گلاب پیدا کر

ثواب و اجر کا ساقی تو ہے خدا مالک
ہے خوب ذکرِ الٰہ بے حساب پیدا کر

قاضی فراز احمد، ساگرے رتناگری

آستینوں میں سانپ خانے ہیں
نفرتوں کے بھی آشیانے ہیں
دِل یہ پہلے تھا بُت شکن لیکن
اب اُسی میں بتوں کے خانے ہیں
دل دماغ و خیال واعظ بھی
سب مقدّس شراب خانے ہیں
اِک تمنّا کے کاٹتے ٹکڑے
اِک دل کے بھی چار خانے ہیں
پہنے رکھّا ہے اس بدن میں خوں
اِن رگوں کے بھی تانے بانے ہیں
جسم کے زخم رکھ تر و تازہ
روح پر زخم تو پُرانے ہیں
چلئے آگے فراز دھرتی سے
اور بھی لوگ آنے جانے ہیں

نوگل بھارتی ۔ علی باغ

درد کی لہر اٹھی سینے میں دم بھی ٹوٹا
زندگی جا کہ میرا تجھ سے ہی پیچھا چھوٹا
ہائے وہ پھول سا چہرہ وہ گلابی آنکھیں
ہائے وہ قد کہ تمنّاؤں کا رنگیں بوٹا
تم نے یہ سچ ہی کہا تم نے ہی مجھ کو جانا
سر بسر میں رہا نظروں میں تمہاری جھوٹا
غیر کیا کرتے بھلا کون سی نسبت تھی انہیں
مجھ کو مِل جُل کے میرے اپنوں نے ہر دِن لوٹا
میری محرومی و ناکامی و بربادی و غم
کیا کریں آپ بھی گر میرا مقدر پھوٹا
میں گلستانِ وفا کا ہوں شگفتہ نوگل
آہ! گلچیں کا ستم مجھ پہ بھی آخر ٹوٹا

احمد ندیم ۔ اڑکھل تری بندر

میرا سکون یہ دُنیا میں اختیار نہیں
مجھے نصیب کسی حال میں قرار نہیں
میں منتظر ہوں مگر لگ رہا ہے یوں مجھ کو
کسی کا جیسے مجھے آج انتظار نہیں
چمن میں پھول تو کھلنے کو کھل بھی سکتے ہیں
تیرے بغیر مگر لذّتِ بہار نہیں
نہ جانے چیز یہ ساقی نے کیا پلائی ہے
کہ آج بے خود و سرشار بادہ خوار نہیں
مجھے عزیز ہیں اپنے چمن کے کانٹے بھی
فقط مہکتے گلابوں سے مجھ کو پیار نہیں
ندیم جب سے دغا دے گئے ہیں وہ مجھ کو
مجھے کسی پہ زمانے میں اعتبار نہیں

صفحۂ خواتین

☆مرتبہ الف ، شین

محترم حواتیں ! گذشتہ شمارے میں اعلان کے مطابق ہم آپ کا پسندیدہ کالم صفحۂ حواتیں لے کر حاضر ہیں ۔ اس میں آپ بھی اپنی تحلیقات کے دریعہ شامل ہوسکتی ہیں ۔ بشرطیکہ وہ عام حواتین کے لئے بھی مفید ہوں ۔ اپنی تحلیقات روانہ کرتے ہوئے درج دیل باتوں کا حاص حیال رکھیں ۔

۱ جہاں تك ممکں ہو اپنی تخلیقات کو مختصر اور حامع لکھئے ۔

۲ چونکہ صفحات محدود ہیں اس لئے افسانے یا طویل مصموں نہ بھیجئے ۔

۳ کاغذ کے ایك ہی حانب صاف اور حوشحط لکھئے اور دو سطروں کے درمیان حگہ بھی چھوڑیئے ۔

۴ اپنی تحلیقات کے نیچے اپنا پتہ صاف لکھئے ۔

اپنی تحلیقات کو اس پتہ پر روانہ فرمائیں :—

صفحۂ خواتین C/o نقش کوکن A/۴۳ نوانگر ، نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن ، ممبئی ۱۰

اپنے مشوروں سے اس کالم کو مفید اورکارآمد بنانے میں‌تعاون کیجئے ۔اس کالم میں آپ سوالات بھی کرسکتی ہیں

اسلام میں عورت کا مقام

نذیرہ رشید پربھولکر

(اوبھارے ، داپولی ، ضلع رتناگیری)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام اجتماعی اور انفرادی مسائل کا احاطہ کرتا ہے اور ہر شعبۂ زندگی کے لئے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے وہ حقوق و فرائض کا ایک ایسا متوازن نظام پیش کرتا ہے جس سے ایک صحت مند معاشرہ جنم لیتا ہے۔

عورت جو انسانی آبادی کی نصف ہے ۔ انسانی معاشرے کی تکمیل میں عورت کے کلیدی کردار کے پیش نظر اسلام نے عورتوں کے حقوق و فرائض کے متعلق واضح احکامات دیئے ہیں۔

اسلام سے قبل عورت کو نہایت حقیر اور کمتر سمجھا جاتا تھا ان کی حیثیت حیوانوں سے بھی بدتر تھی لوگ اپنے ہاں بیٹی کی پیدائش کو معیوب سمجھتے تھے، اکثر تو لڑکی کے پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے تھے کوئی انسانی حق ایسا نہ تھا جو عورتوں کو حاصل ہو۔

اسلام نے جہاں دیگر طبقوں کو ظلم و ستم سے نجات دلائی وہاں عورتوں کے حقوق کا تحفظ بھی کیا۔ ان کی عزت و آبرو کو محترم ٹھہرایا ان کی جان و مال کو اسی طرح تحفظ فراہم کیا جیسا کہ مردوں کو حاصل ہے۔ اسلام سے قبل باپ شوہر اور اولاد کی جائیداد میں عورتوں کو کوئی حق حاصل نہ تھا اسلام نے ماں باپ شوہر اور اولاد کی جائیداد میں عورت کا حصہ مقرر کر کے اسے معاشی استحکام بخشا، ایام جاہلیت میں عورت کی حیثیت ایک خدمت گار سے زیادہ نہ تھی۔ اسلام نے اسے ماں بیوی بہن کے روپ میں ایک باعزت مقام عطا کیا۔ قانونی حقوق جو اسلام سے قبل سارے کے سارے مردوں کو حاصل تھے اس میں عورتوں کو بھی شریک کیا اسلام قانونی حقوق اور سزا اور جزا کا مساوات پر مبنی قانون دیتا ہے ہر جرم کی سزا عورت و مرد

ے لئے ایک ہی ہے۔

اسلام معاشرے کی صحت مندانہ نشوونما کے لئے رتوں اور مردوں کے فرائض اور حقوق کا تعین اسی طرح تا ہے جو ان کی فطری صلاحیتوں اور مزاج سے مطابقت کتا ہے اسلام حصول معاش اور ضروریات زندگی کی راہمی کی ذمہ داری بنیادی طور سے مرد پر عائد کرتا ہے سلام مردوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنے زیر کفالت افراد کے لئے اپنی وسعت کے مطابق بہتر سے بہتر آرام و آسائش راہم کرنے کے لئے مرد جو مشقتیں اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ نہیں عبادت کا درجہ دیتا ہے جبکہ گھریلو امور کی انجام دہی ور بچوں کی پرورش عورت کی ذمہ داری ہے بچوں کی پرورش ایک نہایت اہم اور بہت مشکل کام ہے۔ مرد کا یہ کام نہیں کہ وہ بچوں کی پرورش کر سکے۔ اسلام نے ماں کے روپ میں عورت کو معاشرے کا اعلیٰ ترین مقام عطا کیا ہے ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میرے ماں باپ میں مجھ پر کس کا حق زیادہ ہے آپ نے فرمایا تیری ماں کا پوچھا اسکے بعد فرمایا تیری ماں کا پھر پوچھا اسکے بعد تیری ماں کا چوتھی بار پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا تیرے باپ کا۔

اسلام عورتوں کی عزت اور شرم و حیا کے تحفظ کے لئے ان کا بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا پسند نہیں کرتا البتہ ضرورتاً گھر سے باہر نکلا جا سکتا ہے اور حصول معاش کے لئے کوششیں بھی کی جا سکتی ہے لیکن ایسے مواقع پر ستر وحجاب کے اسلامی قوانین کی پابندی ضروری ہے۔

اسلام حصول علم کو عورتوں اور مردوں پر فرض قرار دیتا ہے علم ہی وہ دولت ہے جو انسان کو اچھے برے اعمال کا شعور بخشا اور انسانوں کو بندگی کی طرف بلاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں حضرت عائشہ حضرت فاطمہ زہراؓ، حضرت صفیہؓ جیسی عظیم ہستیوں نے جنم لیا جس کے علم و فضل کا احترام بڑے بڑے صحابہ کرام کرتے تھے۔ ان باعزم خواتین کی گود میں جو نسل پروان چڑھی وہ آندھی اور طوفان کی طرح ساری دنیا پر چھا گئی عرب کے صحراؤں سے اٹھنے والی اس آندھی سے سارا دنیا منور ہوگی یہ فیض تھا ان عورتوں کی تربیت کا جس کو اسلام نے شعور و آگہی بخشی تھی،

مسلمانوں میں جیسے جیسے بے عملی پھیلی حقوق و فرائض کا متوازن نظام بھی درہم برہم ہو گیا ایک طرف مردوں نے اپنی قوت و طاقت اور اقتدار سے عورت کو جائز حق سے محروم کیا تو دوسری طرف آزادیٔ نسواں کے پرفریب نعرے کی آڑ لے کر معاشی شکنجے میں کس دیا گیا۔ عورت سے پرسکوں گھر چھین کر اسے تماشا بنا دیا گیا نتیجتاً آج مسلمانوں میں کوئی محمد بن قاسم کوئی طارق بن زیاد کوئی موسیٰ بن نصیر کوئی محمد علی پیدا نہیں ہوتا۔

اگر مسلمانوں کو آج بھی دنیا میں سربلند ہونا ہے تو ایک طرف تو عورتوں کو وہ تمام حقوق دینے ہونگے جو اسلام نے انہیں دئے ہیں اور عورت کو شمع محفل سے چراغ خانہ بنانا ہوگا تاکہ مسلمانوں کی آئندہ نسل محبت و شفقت کے آنچل میں پروان چڑھے اور دنیا میں ایک بار پھر عروج اسلام کا سورج طلوع ہو۔

عورت - آمینہ عزیز

☆ عورت ایک پھول ہے جو مرد کے چمنستان حیات کو

اپنی خوشبو سے مہکادیتی ہے۔

☆ عورت ہی محبت اور ایثار کے گہوارے مہکاتی ہے

☆ عورت کی ایک نگاہِ لطف و محبت مرد کی بڑی سے بڑی مصیبت اور پریشانی کو دور کر سکتی ہے۔

☆ مرد کو اگر آنکھ تصور کیا جائے تو عورت اس کی بینائی ہے۔ اور اگر پھول تصور کیا جائے تو عورت اس کی خوشبو ہے۔

☆ نیک صفت عورت گھر کو جنت کا نمونہ بنادیتی ہے۔

☆ عورت کمزور اور ناتواں ہونے کے باوجود دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور ہے۔

☆ عورت کا دل ایسا سمندر ہے جس کی سطح پر سکون دکھائی پڑتا ہے۔ مگر اندر ہزاروں طلاطم برپا ہوتے رہتے ہیں۔

☆ عورت نہ صرف ایثار اور قربانی کی قدردانی کرتی ہے بلکہ وہ خود قربانی دینے کی بھی اہل ہے۔

☆ عورت میں خدمت کا جذبہ مرد سے زیادہ ہوتا ہے۔

☆ عورت ایک نظر میں دنیا کے نشیب و فراز کو سمجھ لیتی ہے۔ مگر محبت کے معاملے میں وہ اندھی ہوتی ہے۔

گھریلو نسخے۔ ابراھیم بغدادی

داغ دھبے

☆ برتنوں پر جمے میل کو صاف کرنے کے لئے پانی میں تھوڑا سا سرکہ اور لیموں کا رس ڈال کر ابالیں برتنوں کا میل چھوٹ جائے گا۔

☆ پریشر کوکر میں لگے داغ کو صاف کرنے کے لئے پانی میں لیموں کا چھلکا، اور ایک چمچہ سرف پاؤڈر کوکر میں ڈال کر ابالیں اور برتن صاف کرنے والی جالی سے رگڑ کر صاف کریں۔ پریشر کوکر نیا جیسا چمکنے لگے گا۔

☆ سرکہ اور پیاز کا رس ہم وزن لے کر اسٹیل کے برتنوں پر رگڑنے سے برتن چمکنے لگتے ہیں۔

☆ پیتل کے برتنوں کو صاف کرنے کے لئے لیمو کے چھلکوں پر نمک چھڑک کر برتنوں پر رگڑیں پیتل کے برتن سونے کے مانند چمکنے لگتے ہیں۔

☆ پلاسٹک کی بالٹی اور ٹب وغیرہ کو صاف کرنے کے لئے مٹی کا تیل لگا کر انہیں ایک گھنٹے دھوپ میں رکھیں اور بعد میں صابن کے پانی سے دھولیں، پلاسٹک کی چیزوں میں نئی چمک پیدا ہو جائے گی۔

☆ چکنائی والے برتنوں کو صاف کرنے کے لئے کپڑا سرکہ میں بھگو کر رگڑیں، پھر صابن سے اچھی طرح دھولیں چکنائی دور ہو جائے گی۔

☆ المونیم کے برتنوں کو چمکانے کے لئے برتن دھونے کے پاؤڈر میں تھوڑا سا نمک ملا کر برتنوں کو صاف کریں برتن چمکنے لگیں گے۔

☆ المونیم کے جلے برتنوں کو صاف کرنے کے لئے اس میں ایک چھلا ہوا پیاز ڈال کر خوب ابالیں پھر اسے برتن دھونے کے پاؤڈر سے دھولیں۔

☆ کانچ کے برتنوں پر رگڑ کے نشان پڑ جانے پر ان پر ٹوتھ پیسٹ لگا کر صاف کریں داغ ہلکے ہو جائیں گے۔

☆ تھرموس Thermos کے اندر دھبے دکھائی دینے پر اس میں ایک کپ سرکہ ڈال کر کچھ دیر کے لئے رکھیں ، پھر اچھی طرح ہلا کر سرکہ پھینک دیں، اور ٹھنڈے پانی سے دھولیں دھبے دور ہونگے۔

☆ فریج میں رکھی پانی کے بوتلوں پر لگے دھبوں کو دور کرنے کے لئے پانی میں کپڑے دھونے کا سوڈا، آدھا چمچہ اور برتن دھونے والا پاؤڈر، ڈال کر پانی کو گرم کرلیں اور اس میں بوتلوں کو اچھی طرح صاف کریں، پھر صاف پانی سے دھولیں، بوتلیں نئی جیسی دکھائی دیں گی۔

یانکوٹ کے پرکار خاندان کی دُختر کنیز فاطمہ شمیم عبدالقادر (بچو بھائی) پرکار کی بیٹی اور محمد عبداللہ (جُز بزن) صاحب کی بھتیجی شعر و سخن سے بے حد دلچسپی رکھتی ہیں۔ بیاہ ہو کر لبین آئیں اور کنیز عمر شیخ بن گئیں۔ میکہ کا ادبی ماحول چھوٹ گیا مگر ہمت نہیں ہاری۔ مشق سخن جاری رکھا۔ نقش کوکن میں "ہماری پسند" کا سلسلہ شروع ہوا تو اسمیں اپنے تین اشعار ارسال کئے مگر شومیِ قسمت کہ شائع نہیں ہو پائے لہٰذا اب ایک غزل بغرض اشاعت بھیجی جو بلا یہ قارئین ہے۔ فرزند ڈاکٹر عتیق شیخ جن کے دواخانہ کے افتتاح کی تصویر اگست ۹۹ء کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے۔ بہو ڈاکٹر نرگس شیخ بھی شوہر ڈاکٹر عتیق کے ساتھ اسی شفاخانہ میں خدمت انجام دے رہی ہیں۔ اللہ کرے ڈاکٹر (زوجین) کے ہاتھوں مریضوں کو شفا پہنچے اور کنیز فاطمہ کے لئے دُعا کہ "اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ"

غزل

کنیز فاطمہ شمیم

بربادیٔ حیات کا حاصل لگے مجھے!
تیرا خیال پیار کے قابل لگے مجھے!

یوں محو ہو گئی ہے تیرے غم میں میری ذات
اپنا بھی غم کچھ اسمیں ہی شامل لگے مجھے

لمحاتِ کیف ڈھونڈتے ہو کس لئے یہاں
دُنیا سکونِ قلب کی قاتل لگے مجھے

جب تم نہیں تو غنچہ و گُل پر کہاں نکھار
اُجڑی ہوئی بہار کی محفل لگے مجھے

اس زندگی کے دوڑ میں یوں تھک گئی شمیم
اب راستہ کا موڑ بھی مشکل لگے مجھے

آپ پوچھئے ہم بتائیں گے

از: مسٹر تابڑ توڑ

قارئین کے پیہم اصرار پر یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا جارہا ہے۔ اپنے سوالات (زیادہ سے زیادہ تین) پوسٹ کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر صاف اور خوشخط لکھ کر پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔
خیال رہے کہ نقش کوکن مذہبی جریدہ نہیں ہے۔ سوال بھیجنے والے کا نقش کوکن کا خریدار ہونا شرط نہیں ہاں! وہ خریداروں میں شامل ہو جائیں تو ہم شکر گزار ہوں گے۔
پتہ: "مسٹر تابڑ توڑ"، ماہنامہ نقش کوکن۔ ۴۳ اے نوانگر کمپاؤنڈ۔ ایم ڈی نائیک روڈ مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰

امان اللہ چودھری — کلیان

سوال: بنک میں رکھی ہوئی رقم بنک والے کاروبار کرتے ہیں نتیجہ میں ہماری جمع کردہ رقم پر وہ ہمیں جو زیادہ رقم دیتے ہیں اس کو منافع کہا جاتا ہے۔ شرعاً اس رقم کی حیثیت کیا ہوگی۔؟

ج: شرعاً وہ سود ہے۔

سوال: مدرسہ چلانے والے قربانی کی کھالوں سے حاصل کردہ رقم اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ کی تنخواہ پر خرچ کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے ؟

ج: یہ رقم صرف مدرسہ کے نادار طلبہ کے لیے جائز ہے۔

احمد حسین پرکار — اندھیری، ممبئی

سوال: پہلی جنگ عظیم کے دوران سن ۱۹۱۶ء میں کس فوجی گاڑی کا پہلی بار استعمال ہوا ؟

ج: جیپ JEEP۔

سوال: "وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ" کیا خیال ہے آپ کا ؟

ج: میرا خیال بہت نیک ہے۔ مگر آپ نے ابھی تصویر کا رنگ ہی دیکھا ہے اس میں لگنے والا زنگ بھی دیکھئے اور وجودِ زن کے ڈھنگ بھی۔

اختر حسین فاروقی — درگاہ روڈ، ماہم

سوال: اپارٹمنٹ اور فلیٹ میں کیا فرق ہے؟

ج: ساری ضروری سہولتوں سے آراستہ ایک یا اس سے زیادہ کمروں کے مکان کو فلیٹ کہتے ہیں اور جس عمارت میں یہ فلیٹس ہوتے ہیں اسے اپارٹمنٹ کہا جاتا ہے۔

سوال: سب سے اخیر آنیوالی داڑھ کو عقل داڑھ

...یوں کہتے ہیں۔؟
ج : یہ داڑھ اس وقت نکلتی ہے جب بچہ سنِ
شعور کی پختگی کو پہنچ جاتا ہے اس حسن اتفاق
...ا وجہ سے لوگ اسے عقل داڑھ کہتے ہیں ورنہ
...انت یا داڑھوں کا عقل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

...ی الدین صلاح الدین خطیب، شرپوردھن

سوال: آدمی اور انسان میں کیا فرق ہے۔؟
ج : حضرت آدمؑ کی اولاد آدمی ایک مخلوق ہے
...س میں انسانیت ہو یا نہ ہو۔ اور انسان وہ آدمی
...ہے جو مہذب اور با اخلاق ہو۔
...وال: نائیلون کے دھاگوں کو نائیلون۔ یہ نام کیوں
...ا۔؟
... ۱۹۳۵ء میں نائیلون کی ایجاد ہوئی۔ لوگ
...یمی، اونی اور سوتی دھاگوں سے کپڑے بنتے تھے
...ماہرین کیمیکل سے دھاگہ بنانے کی فکر میں لگ
...۔ امریکن اور برٹش ماہرین یکساں طور پر اس کوشش
...میں مصروف ہو گئے۔ ان کی کوشش کامیاب ہو گئی
...ایک نئے تاگے کی ایجاد ہو گئی پھر دونوں ملکوں
...ماہرین کو اس کا اعزاز دینے کے خیال سے اس ایجاد
...نیویارک کا NY اور لندن کا LON ملا کر
NYLON نام دیا گیا۔

...عبداحمد البیان اسلامپورہ مالیگاؤں

...ال: کوکن میں اسلام پھیلانیوالے پہلے بزرگ کا نام
...یے۔؟
...: حاجی عبدالرحمٰن ملنگؒ بابا۔ (کلیان۔)

سوال: بمبئی سے قریب کوکن کی وہ کون سی بندرگاہ
ہے جہاں سے عازمین حج بادبانی جہازوں میں سوار ہو کر
عازم سفر ہوتے تھے۔ وہاں کے قدیم قبرستان میں کچھ
صحابۂ کرام کے مزارات بھی ہیں۔؟
ج : تھانہ ۔

شفیع عباس بھالدرے۔ داشی، نئی ممبئی

سوال: کیا آپ نقش کوکن میں گوشۂ برآواز شروع
کریں گے؟
ج : شروع کرنا کیسا یہ سلسلہ تو جاری ہے جو قارئین
کے لکھے ہوئے خطوط کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ اگر
خطوط ہی نہ آئیں تو گوشۂ برآواز کیسا؟
سوال: نقش کوکن کا پہلا شمارہ کون سے سال
اور کس مہینے میں منظر عام پر آیا؟
ج : مارچ 1962 میں۔

اشفاق عمر کوپے، امبر گھر، ضلع رتناگری۔

سوال: اس پرچے کا نام نقش کوکن کیسے پڑا؟
ج : 1965 میں کوکن مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن،
ممبئی (رجسٹرڈ ادارہ) نے اپنے اراکین کے لیے ایک
انفارمیشن بلیٹن جاری کیا تھا مگر جب ایسوسی ایشن
پر جمود طاری رہا تو بلیٹن بھی قریب المرگ تھا اس
وقت ایک معلوماتی پرچے کی افادیت کو محسوس کرتے
ہوئے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے اس میں نئی روح
پھونکی اور ڈاکٹر نظام الدین گوریکر صاحب نے اسے
نقش کوکن کا نام دیا، اور اس طرح 1962 سے یہ پرچہ
کوکنی برادری کا آرگن بن کر ابھرا جو آج مہاراشٹر میں

ہماری پسند

شعر و سخن سے دل چسپی رکھنے والے
ئین کے لئے ہر مہینے ایک عنوان دیا جاتا ہے۔ آپ
س عنوان یا لفظ کو شعر میں استعمال کئے ہوئے
اشعار ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھیجنا ہے۔
اس کے ساتھ شاعر کا نام بھی ہو تو بہتر ہے ورنہ
معلوم" لکھیے۔ مگر کارڈ پر اپنا پورا نام و
لکھنا نہ بھولئے۔ ہماری پسند کا کوپن ساتھ میں
ہونا ضروری ہے۔

موصولہ تین اشعار میں سے کوئی بھی ایک
ر آپ کے نام سے اگلے شمارے میں شامل اشاعت
گا۔ تین اصحاب کا پینل آف ججز جس کسی کے
ر کو پسند فرمائیں گے، اسے ایک کتاب انعام
طور پر بھیجی جائے گی۔ ہمارا پتا یاد رکھئے:

"ہماری پسند"

C/o NAQSH E KOKAN. 43 A
NAVANAGAR M.D NAIK
ROAD MAZGAON NEA
DOCKYARD ROAD RAILWA
STATION MUMBAI 40000

اگلے شمارے کے لئے لفظ دیا جاتا ہے
یک" ماہ نومبر کے اخیر تک ملنے والے اشعار
زیر غور ہوں گے۔ جنوری ۲۰۰۰ء کے شمارے

نقش کوکن

میں اس کا فیصلہ سنایا جائے گا۔

اس بار جن حضرات نے ہمارے دیے ہوئے عنوان "فراق" پر اپنی پسند کے تین اشعار روانہ کئے ہیں ان کے نام ایک شعر کے ساتھ دیے جا رہے ہیں۔

1
لوٹ لی دولتِ فراق جگر
فرصتِ غم رہی رہی نہ رہی
—— جگر مرادآبادی

ارسال کردہ: عمر احمد بھائی اکبر کھاروڈی، ملاڈ (ویسٹ) ممبئی ۹۵

2
شامِ فراق گزرے تو سورج طلوع ہو
دل چاہتا ہے پھر سے وہی قربتوں کی دھوپ
—— ناصر زیدی

ارسال کردہ: قمر النساء پاوسکر۔ واشی، نئی ممبئی۔

3
غمِ فراق کے صدمے اٹھانے والوں نے
سکونِ دل نہ کبھی زیرِ آسماں دیکھا
—— مہجور دہلوی

ارسال کردہ: خیر النساء یوسف اکبر کیسمو، کینیا۔

4
خیالِ یار کو دیجئے وصالِ یار کا نام
شبِ فراق کو گیسوئے مشک بو کہئے
—— علی سردار جعفری

ارسال کردہ: سلمیٰ عبدالکریم ٹھاکور، ٹھاکورواڑی، سندھودرگ

5
پیہم غمِ فراق سے گھبرا گیا ہے دل
کچھ امتیازِ شام و سحر چاہتا ہوں میں
—— شکیل بدایونی

ارسال کردہ: محمد اشعر رشید احمد۔ ٹھاکورواڑی، سندھودرگ۔

تنہائی فراق سے گھبرا رہا ہوں میں
6 میرے لئے سکوں بھی قیامت ہے آج کل

شکیل بدایونی

ارسال کردہ: محمد رفیع احمد القاسمی، ٹھاکورواڑی، سندھودرگ

زندگی ہے تیرے فراق کا نام
7 اور تو زندگی سے دور نہیں

جگر مرادآبادی

ارسال کردہ: مریم بی اسمٰعیل ٹھاکور، ٹھاکورواڑی، سندھودرگ

دردِ فراق، زخمِ جگر، حسرتِ وصال
8 فانی غمِ نصیب کی قسمت میں کیا نہیں

فانی بدایونی

ارسال کردہ: شبینہ لئیق ٹھوکن، گورگیاؤں، مانگاؤں، رائیگڑھ

ہم گئے تھے اس سے کرنے شکوۂ دردِ فراق
9 مسکرا کر اس نے دیکھا سب گلہ جاتا رہا

نامعلوم

ارسال کردہ: روحی مظفر املکر، گورگیاؤں، مانگاؤں، رائیگڑھ

خاموش سنتی رہتی ہے پہروں شبِ فراق
10 تصویرِ یار کو ہے مری گفتگو پسند

داغ دہلوی

ارسال کردہ: دانش محمد املکر، گورگیاؤں، مانگاؤں، رائیگڑھ

وصل و فراق سے بلند، عیش و الم سے بے نیاز
11 ہے مری چشمِ شوق میں ایسا بھی اک مقام سا

جگر مرادآبادی

ارسال کردہ: جمعدار نسرین لیاقت، مرڈ جنجیرہ، محلہ بیٹھ، رائیگڑھ

تمام عمر یوں ہی ہو گئی بسر اپنی
12 شبِ فراق گئی روزِ انتظار آیا

ناسخ

ارسال کردہ: سلیم عبدالحمید ملّا، کاتلی، راجہ پور، رتناگری

محمد یٰسین محمد اسحاق، موتی پورہ، مالیگاؤں، ناسک

شرحِ فراق، مدحِ لبِ مشک بو کریں
13 غربت کدے میں کس سے تری گفتگو کریں

نامعلوم

ارسال کردہ: محمد کامل اعظمی، ٹھاکورواڑی، دیوگڑھ، سندھ

فراقِ یار میں دل پر نہیں معلوم کیا گزری
14 جب آنسو آنکھ میں آتا ہے بے تابانہ آتا ہے

آتش

ارسال کردہ: مصطفیٰ عبداللطیف خان، ڈونگری، پل بدوڑی

محمد ہارون محمد ایوب، مالیگاؤں، موتی پورہ، ناسک

غمِ فراق یہ طولِ شبِ فراق تو دیکھ
15 سحر قریب ہے لیکن سحر نہیں ہوتی

پرکار رتناگر

ارسال کردہ: زبیدہ غوث محمد پرکار، فروس، کھیڈ

انجم شبِ فراق میں مانندِ کہکشاں
16 اس دل کی انجمن کو سجائے ہوئے ہیں

ارجمند آرا

ارسال کردہ: زبیدہ عبدالغنی پرکار، آمشیٹ، کرجی

یوں ہی دل کو پیامِ شکیب دیتا ہوں
17 شبِ فراق کو گویا فریب دیتا ہوں

علامہ اقبال

ارسال کردہ: اشفاق عمر کوپے، ڈاکیا، اڑورودی

دردِ فراق و رشکِ عدو تک گراں نہ تھے
18 تنگ آ گئے ہیں اپنے دلِ شادماں سے ہم

حالی

ارسال کردہ: مسعود ملک ابن انجمی جاوید، مالیگاؤں، ناسک

ستم ہے کہ احساسِ درد بھی کم ہے
1 شبِ فراق ستاروں میں روشنی کم ہے

شاہد صدیقی

ال کردہ: محمد اسرائیل محمد اسحٰق، توکل نگر، مالیگاؤں ناسک

جانے لگا ہے دل کی طرف ان کا ہاتھ اب
2 نالے شبِ فراق کے کچھ کام کر گئے

حکیم اجمل شیدا

ل کردہ: عبدالواحد عبدالباری، موتی پورہ مالیگاؤں ناسک

شامِ فراق اب نہ پوچھ آئی اور آ کے ٹل گئی
2 دل تھا کہ پھر بہل گیا جاں تھی کہ پھر سنبھل گئی

فیض احمد فیض

ل کردہ: نائلہ بصری شکیل احمد اعظمی، ٹھاکرواڑی
دیوگڈھ، ضلع سندھودرگ۔

2 دو آتشہ نہ بنا دے اسے نوائے فراق
وہ سازِ غم نہ سناؤ بڑی اداس ہے رات

ل کردہ: واصف ظفر اللہ دلوی، ہرنئی، رتناگری۔

سب کو تیرے فراق کا غم ناگوار تھا
2 تکیہ کا پھول دل کی طرح بے قرار تھا

نامعلوم

ل کردہ: الف۔ اے۔ شیخ، گوکھلے گور، پونے

میری نگاہ میں عاشق نہیں حریص ہے وہ
2 فراق و وصل میں کچھ بھی جو امتیاز کریں

نامعلوم

ل کردہ: شیخ اسماعیل جوالکی، کوپرگاؤں

شبِ فراق کی ڈستی ہوئی یہ تنہائی
2 کہ آج پھر سے تیرے غم کو یاد کرتے ہیں

انجم عزیزی

ارسال کردہ: محمد یسین انصاری، خوش آمدید پورہ، مالیگاؤں ناسک

جنوں کو اک حسن ہی سمجھے نہیں ہم اے فراق
26 مہرباں نامہرباں کیا کیا سمجھ بیٹھے تھے ہم

فراق گورکھپوری

ارسال کردہ: زینت علی قاضی، واشی، نئی ممبئی

نہ جانے کب ان سے دید ہوگی وصال ہوگا اور عید ہوگی
27 جگر پہ تیشے لگا رہا ہے فراق ان کا فراق ان کا

فیصل بجھاوری

ارسال کردہ: عبدالخالق، دارالعلوم عزیزیہ میرا روڈ، تھانہ

گرمیِ آرزو فراق شورشِ ہائے ہو فراق
28 موج کی جستجو فراق قطرہ کی آبرو فراق

ڈاکٹر علامہ اقبال

ارسال کردہ: غلام اکبر عبدالغفور سرکھوت، ونی پیرا، مان گاؤں، ضلع رائے گڈھ۔

اب ہجومِ شوق کی سرمستیاں کہاں
29 مایوسیِ فراق نے دل ہی بجھا دیا!!

فیض احمد فیض

ارسال کردہ: شکیل احمد اعظمی۔ ٹھاکرواری، دیوگڈھ سندھودرگ۔

آ گیا گر وصل کی شب بھی کہیں ذکرِ فراق
30 وہ تیرا رو رو کے مجھ کو بھی رلانا یاد ہے

حسرت موہانی

ارسال کردہ: علی اسماعیل قاضی۔ واشی، نئی ممبئی

مجھ کو غمِ فراق میں رونے دے اے بجر
31 یا ان سے جا کے کہہ دے کبھی وہ جدا نہ ہوں

بجر بیوائی

ارسال کردہ: بجر بیوائی۔ منڈن گڈھ۔ رتناگری۔

یارو شب فراق میں رویا میں اس قدر
32 تھا چوتھے آسمان پہ پانی کمر کمر
نامعلوم

ارسال کردہ: شکیل احمد عبدالرحیم اُردو ہائی اسکول، دولولی، چپلون۔ رتنا گری۔

مندرجہ بالا اشعار میں سے پینل آف ججز نے درج ذیل شعر کو انعام کا مستحق قرار دیا۔

مجھ کو غمِ فراق میں رونے دے اے بجر
یا اُن سے جا کے کہدے کبھی وہ جدا نہ ہوں

شعر بھیجنے والے جناب: بجرہ پیوائی۔
تعلقہ منڈن گڑھ۔ ضلع رتنا گری

کو ایک کتاب بطور انعام روانہ کردی گئی ہے۔

....

"کوپن" برائے "ہماری پسند"

لفظ: .... جسے اشعار میں استعمال کیا گیا ہے۔

نام: ....
پتا: ....
....

بقیہ آپ پوچھیے.....

اُردو کا واحد پرچہ ہے، جو کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ ٹرسٹ زیر اہتمام جاری ہے۔

سوال: ہندوستان کی آزادی کے لئے بنائی گئی فوجی تنظیم کونسی تھی؟

ج: سبھاش چندر بوس کی قائم کردہ انڈین نیشنل آرمی۔

انوار احمد بدرالدین شیخ، ملت نگر، اندھیری

سوال: عارضہ تقلب کے معنی کیا؟

ج: مرگِ مفاجات لغوی معنی لغت میں دیکھئے۔

سوال: وفا اور جفا میں کیا فرق ہے؟

ج: ہاتھ آئے تو وفا اور ہاتھ نہ آئے تو جفا ہے۔

★★

انعامی معمہ نمبر ۲

ھدایات

قارئین - نقش کوکن سے آپ حضرات کا لگاؤ لائق تحسین ہے۔ نقش کوکن کی بھی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ قارئین کے لئے گوناگوں دلچسپیاں اور مشغلے فراہم کرتا رہے جس سے نقش کوکن سے رابطہ بھی برقرار رہے اور دلچسپی کا سامان بہم بھی پہونچتا رہے۔ اس ماہ ہم آپ کو دے رہے ہیں "معمہ نمبر ۲" جسے آپ کو نہایت دانشمندی سے حل کرنا ہے۔ تو جناب اٹھایئے قلم اذرا جلدی کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ دیر ہونے کی وجہ سے آپ کا روانہ کردہ حل ہمیں اس وقت موصول ہو جب کہ ہم نتائج کا اعلان کر چکے ہوں۔ معمہ حل کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

۱ معمے کو ٹوٹی ہوئی قلم یا پینسل سے نہ بھرئے کہ آلودہ ہو جائیں۔ اور قبول نہ کیا جاسکے۔

۲ ایک قاری صرف ایک ہی حل بھیجنے کا مجاز ہوگا۔

۳ جس صفحے پر معمہ ہو اسے نہایت احتیاط سے شمارہ سے الگ نکال لیجئے اور حل کرنے کے بعد نقش کوکن کے پتے پر روانہ کردیجئے۔ اور پتے کے اوپر "انعامی معمہ نمبر ۲" لکھنا نہ بھولئے

۴ حل شدہ معمے کو اس طرح روانہ کیجئے کہ ادارہ کو مہینے کی ۲۵ تاریخ سے قبل موصول ہو جائے۔ ایک سے زائد صحیح حل موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی کے ذریعہ کسی ایک ہی حل کو انعام کا مستحق قرار دیا جائے گا اور انعام کے طور پر ادارہ کی جانب سے ایک کتاب روانہ کی جائے گی۔

مرتب (الف ۔ شین)

اشارات :

دائیں سے بائیں

۱۔ نہیں تیرا قصر سلطانی کے گنبد پر (علامہ اقبال)
۴۔ اشارہ
۷۔ ابھی
۸۔ واپسی
۱۰۔ کاریگری
۱۳۔ اقرار
۱۴۔ یورش
۱۵۔ ہرا
۱۶۔ بربادی
۱۸۔ پانی (عربی)
۱۹۔ نہیں، علامت نفی
۲۱۔ لوہے کا ٹیڑھا ٹکڑا
۲۳۔ اسلام کی پہلی جنگ
۲۴۔ زخم بھرنا
۲۷۔ نگاہ۔ نظر
۲۸۔ نالائق ناموزوں
۲۹۔ شراب کی بوتل۔ صراحی
۳۰۔ دوندہ
۳۱۔ زمانہ (ہندی)
۳۲۔ ایک، فی کس، تمام
۳۳۔ نس، نبض
۳۴۔ ایک ہاتھ، یکساں
۳۷۔ تیر انداز
۳۸۔ راہ کا مخفف

اوپر سے نیچے

۱۔ نصیحت کرنے والوں کی جمع
۲۔ اوس، رات کی نمی
۳۔ گیلاپن، تری
۴۔ رہنما، راستہ بتانے والا
۵۔ کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس میں (اقبال)
۶۔ گمان، غرور
۹۔ عیادت
۱۱۔ معبود
۱۲۔ دور، وعدہ
۱۷۔ ترک کیا ہوا، پوشیدہ۔
۱۸۔ سعودی عرب کا ایک مبارک شہر
۲۰۔ رضامندی
۲۲۔ گزرا ہوا دان
۲۳۔ گناہ
۲۵۔ نہیں، علامت نفی
۲۶۔ چوکھٹ۔ دروازے کا فریم
۲۸۔ انوکھاپن۔ عمدگی
۲۹۔ شہد کی مکھی
۳۱۔ اگر (ہندی)
۳۵۔ اللہ کا حکم "ہو جا"
۳۶۔ بھیگا ہوا

انعامی معمہ نمبر ۲

۱	۲			۳	■	۴	۵	۶	■
۷		■	■	۸					۹
۱۰		۱۱	۱۲		■	۱۳			
۱۴				■	۱۵			■	
	■	۱۶		۱۷	■		■	۱۸	
۱۹	۲۰	■	■	۲۱	۲۲	■	۲۳		
■	۲۴	۲۵	۲۶			■	۲۷		
۲۸					■	۲۹			
۳۰		■		■	۳۱		■	۳۲	
۳۳		■	۳۴	۳۵			۳۶	■	
۳۷						■	۳۸		■

تعارف وتبصرہ

نام کتاب:۔ گجرال کمیٹی

اور اس سے متعلق دیگر کمیٹیوں کا جائزہ

☆مصنف ۔ ڈاکٹر خلیق انجم

☆ضخامت ۔ ۳۰۴ صفحات

☆سنہ اشاعت ۔ ۱۹۹۸ء ☆قیمت ۱۷۵ روپے

علم وادب کے میدان میں ڈاکٹر خلیق انجم محتاج تعارف نہیں۔ وہ صفِ اوّل کے ماہر غالبیات، ادیب، محقق، نقاد، شاعر، اور ماہر آثار قدیمہ ہیں۔ ان کی ۴۶ رسے زائد تصنیفات منظر عام پر آچکی ہیں۔ زیر نظر کتاب سابق وزیر اعظم آنجہانی اندرا گاندھی کے ایما اور مرکزی وزیر تعلیم برائے ریاست جناب پروفیسر نورالحسن صاحب کے ریزولیوشن پر ۱۹۷۲ء میں "فروغ اردو زبان" کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹی جس میں ممتاز دانشوران، ادباء وشعراء اور پروفیسر حضرات شریک تھے جس کے نگراں (سابق وزیر اعظم) جناب اندر کمار گجرال تھے کے ہندوستان میں اردو کے حالات اور ضروریات پر مشتمل سفارشات پر مبنی ہے۔ ۱۹۹۰ء میں اس کمیٹی کے سفارشات پر عمل در آمد کا جائزہ لینے کے لئے سردار جعفری کمیٹی، سید حامد کمیٹی، مادھوراؤ سندھیا کمیٹی یکے بعد دیگرے تشکیل دی گئیں، اور ہر کمیٹی کے رپورٹ کو سرد خانے میں ڈالا جاتا رہا۔ چونکہ گجرال صاحب انتہائی سیکولر اور کھلے ذہن کے آدمی ہیں اور دیگر کئی زبانوں کے ساتھ وہ عربی، فارسی اور اردو میں بھی دسترس رکھتے ہیں اس لئے بجا طور سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ گجرال صاحب نے اس کمیٹی کے تحت اردو کے جو حالات وواقعات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور جو سفارشات پیش کی ہیں، وہ تاریخی حیثیت کی حامل ہیں۔ اس کتاب میں ان تمام کمیٹیوں کا اور ان کی سفارشات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ چونکہ ڈاکٹر خلیق انجم صاحب گجرال کمیٹی اور اس سے متعلق کئی کمیٹیوں میں ایک ۔۔۔۔۔ سرگرم وفعال رکن کی حیثیت سے شریک ہے۔ اس لیے اس موضوع پر ڈاکٹر موصوف کے علاوہ کوئی اور قلم اٹھاتا تو شاید حق ادا نہ کر سکتا۔ ہندوستان کے دیگر ریاستوں میں اردو کے ساتھ جو سوتیلا سلوک کیا جارہا ہے اس کی پوری تصویر اس کتاب سے عیاں ہو جاتی ہے۔

ہندوستان میں اردو کی موجودہ صورت حال، تاریخی پس منظر، ذریعہ تعلیم اور نظام تعلیم، ادب وصحافت وغیرہ کے ابواب پر مشتمل یہ کتاب ہر اردو داں خصوصاً اردو کے فروغ کے لئے کام کررہے لوگوں کے لئے انتہائی مفید ہے کتاب کی قیمت گرچہ ۱۷۵ روپے زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر کتاب کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کچھ زیادہ نہیں ہے۔

الف،شین

ملنے کے پتے:۔

۱۔انجمن ترقی اردو (ہند) راؤز ایونیو نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

۲۔عاکف بک ڈپو ۴۳۰۷ مٹیا محل، دہلی ۱۱۰۰۰۶

۳۔مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، اردو بازار، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۴۔ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس ۳۱۰۸ گلی عزیزالدین وکیل کوچہ پنڈت لال کنواں دہلی ۱۱۰۰۰۶

☆☆☆☆☆

مستحسن اعزاز

نوشاد مونس اعظمی ایم۔اے۔بی۔ایڈ (گوور توڑیل)

سنیچر ۹/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو مور بہ ہائی اسکول، رائے گڈھ میں نقشِ کوکن ٹیلینٹ فورم کی جانب سے ۲۵/ سال یا اس سے زائد تدریسی خدمات انجام دینے والے اساتذہ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اساتذہ کو شال، سند، کتاب اور خوبصورت شیلڈ سے نوازا گیا۔

رائے گڈھ کے ۲۲/ اساتذہ ہی فہرست اور تقریب میں حاضر تھے۔ جبکہ میری معلومات کے مطابق بہت سے ۲۵/ برس خدمت کرنے والے حقدار معلموں کا نام فہرست اور تعارفی مجلّہ سے غائب تھا۔ کیا فورم کی طرف سے اسکولوں میں فارم موصول نہیں ہوئے؟ آیا اساتذہ نے فارم مکمل کر کے فورم کے آفس میں جمع نہیں کیا؟ یا کہ ہیڈ ماسٹرس نے اساتذہ کو اندھیرے میں رکھا یا منظور نظر نہ ہونے کے سبب فارم دبالیا گیا اگر ایسا ہوا تو غلط ہوا۔

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی علم دوستی اور تعلیمی خدمات کو جتنا سراہا جائے کم ہے۔ ٹیلنٹ فورم نے کوکن کے بچوں کی امتیازی کامیابی، انفرادی اچھے نمبرس، ٹیچروں کی محنت، بچوں کے لئے تقریر و تحریر کے پروگرام کے انعقاد اور کامیابیوں پر، توصیف و تعریف، انعام واکرام، حوصلے اور رہنمائی سے ہمیشہ نوازا ہے۔ نقشِ کوکن کا جو حضرات دامے درمے تعاون کرتے ہیں وہ بھی قابلِ احترام وستائش ہیں۔

یہ اعزاز ضلع پریشد اور اسٹیٹ ایوارڈ سے قطعی بہتر ہے۔ کیونکہ ان ایوارڈس کے حصول میں کئی طرح کے دشوار گذار مراحل، سفارشی جھمیلوں، ثبوتوں کی منزلوں سے گذرنے کے بعد بس چند حضرات کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ جبکہ یہ ایوارڈ ۲۵/ برس کی تدریسی خدمات پر عطا کیا جاتا ہے۔ یہ سچ بھی ہے کہ پچیس برس کی خدمت کیا کم ہے۔ فورم کا یہ ایوارڈ ایک قیمتی اور مستحسن اعزاز ہے۔ یہ اعزاز ابھی تک ہیڈ ماسٹرس کی ۲۵/ برس خدمات پر دیا جاتا تھا۔ مگر اب 'دیر آید درست آید' معاون مدرسین کو بھی نوازا گیا۔

تقریب میں اساتذہ کو نوازنے کے بعد، چند مدبر، جہاندیدہ وعلم دوست حضرات نے اپنے گراں قدر خیالات پیش کئے۔ محترمہ وشوندھرا شیونیکر صاحبہ، جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب، جناب محی الدین خطیب صاحب، جناب غلام احمد پٹیل صاحب، جناب فقیر محمد مستری صاحب، جناب ڈاکٹر سیف الدین دھنسے صاحب، جناب اقبال کوارے صاحب نے ٹیچروں کے فرائض و حقوق،

بقیہ ۳۵ صفحہ پر

پوسٹ مین نے میرے ہاتھ میں ایک کتاب تھمادی تو میں حیران رہ گئی کہ میں نے تو کوئی کتاب منگوائی ہی نہیں۔

جب کھول کر دیکھا تو راز کھلا۔ "شخصیت و خدمات جناب فقیر محمد مستری" یہ کتاب محترم جناب محمد سعید ٹولکر صاحب کی طرف سے ہدیہ ہے یہ ان کا خلوص ہے کہ انہوں نے مجھ ناچیز کو اس قابل جانا۔ میں شکر گذار ہوں محترم سعید صاحب کی کہ اس کتاب کے ذریعے میں نے کئی عظیم ہستیوں سے ملاقات کا شرف پایا۔

میں اپنے رسالہ نقش کوکن کے معرفت محترمی جناب محمد سعید ٹولکر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور دعا کرتی ہوں کہ محترمی کے قلم میں ہمیشہ روانی رہے۔ کیوں کہ ان کی تحریریں آج کے دور کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ اور یہ بھی دعا کرتی ہوں کہ ہماری قوم میں ایسے کئی فقیر محمد مستری پیدا ہوتے رہیں۔

مہ جبیں سعد داماد

☆☆

نقشِ کوکن برابر مل رہا ہے۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ میرے پوتے پوتیوں کو (عمر ۷ تا ۲۰ سال) انتظار و اشتیاق قابلِ دید و شنید ہوتا ہے۔ ہر ماہ کی ۳ تا ۷ اسکول جانے سے پہلے اور اسکول سے آنے کے بعد بس ایک ہی تلاش اور ایک ہی جستجو "نقش کوکن" آیا کہ نہیں۔ جبکہ دیگر رسائل کے تعلق سے اتنی بے چینی نہیں ہوتی۔ دراصل مضامین نظم و نثر قطعاً تعلیمی، مذہبی، سماجی اور گھریلو ہونے سے گھر کے بھی افراد بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔ غزلوں میں انتخاب اور کتابت پر توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ کی پوری ٹیم کا اشتراک باہمی لائق ستائش و تقلید ہے۔

جلیل ساز ناگپور

☆☆

عرض ہے کہ آپ لوگ 'خطہ کوکن' میں اردو ہائی اسکولوں کے ان معلمین و معلمات کے اعزاز میں جنھوں نے پچیس سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک تدریسی خدمات انجام دی ہیں ان کیلئے ہدیہ تبریک و تحسین کے تعلق سے ایک تہنیتی جلسہ منعقد کر رہیں۔

میں آدم نصرت بحیثیت اردو کے ایک ادیب و شاعر آپ لوگوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ اپنے فرائض منصبی اور اپنی ذمہ داریوں سے ناواقف ان معلمین و معلمات میں کتنے ایسے ہیں جو اردو کے رسائل و جرائد کے خریدار ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو اپنے اسکولوں میں اردو کے اخبارات منگارہے ہیں اور اردو کے اخبار و رسائل میں لکھتے ہیں؟ پروگرام میں ماہرین تعلیم کی شرکت کا بھی ذکر آیا ہے۔

میں جاننا چاہتا ہوں کہ ان ماہرین تعلیم نے تعلیم کے میدان میں اپنے کون سے کرتب دکھائے ہیں اور اپنی کونسی مہارت کا مظاہرہ کیا ہے؟ اور میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ اردو کے ساتھ جو ظالمانہ رویہ اختیار کیا جارہا ہے اس کے جواب میں ان ماہرین تعلیم نے کون سی آواز بلند کی ہے؟ ایڈوکیٹ صاحب پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ میرے اس مراسلے کو جلسہ گاہ میں پڑھ کر سنائیں۔اور اسکے جواب کے ساتھ نقشِ کوکن میں شائع کریں۔

حبر اسعد شر

آدم نصرت عفی عنہ

جواب ۔ یہ خط جلسہ میں صدر مجلس ایڈوکیٹ ایم آر ونو صاحب کو دیا گیا تو انہوں نے اس خیال سے کہ وہ تعلیمی امدادیہ کمیٹی رتناگیری اور آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے چنیر مین ہیں تو انھیں کمیٹیوں کے متعلق خط ہوگا۔ تو انھوں نے جیب میں رکھ لیا اور ممبئی لوٹ آنے کے بعد پڑھا تو نوعیت سمجھ میں آئی۔ خط دفتر نقشِ کوکن میں پہنچایا۔ اس سلسے میں ہمار انصرت صاحب کو یہی جواب ہے ۔

انکا جو کام ہے وہ اہلِ سیاست جانیں
اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

☆☆

نقشِ کوکن کے بند ہونے کی خبر نقشِ کوکن میں پڑھا تو دل دہل گیا تھا۔ ایک اتنا مفید کار آمد علمی، ادبی وثقافتی جریدہ جو گذشتہ کئی سالوں سے کوکن کا روشن نقش ثابت ہو رہا تھا۔ اور بے شمار اہل کوکن کی کارکردگی، علمی، ادبی وثقافتی خدمات کو نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں روشناس کرانے کا فریضہ انجام دے رہا تھا۔ اس کے بند ہونے کی خبر آخر کیوں نادل کو بے چین کرتی ! پھر نیا شمارہ آیا بحیثیت انجم عباسی صاحب کے معتبر نام کے ساتھ تو جان میں جان آئی۔ اور وہ بھی نقشِ کوکن کی گذشتہ تمام روایتوں کو قائم رکھے ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور کیپٹن فقیر محمد مستری صاحبان اور دیگر معزز و معتبر اہل کوکن کی یہ کاوش (نقشِ کوکن) ہمیشہ ہمیشہ جاری رہنی چاہئے۔

شکیل شاہ جہاں

وی این کالج مہسلہ۔ رائے گڈھ

☆☆

نقشِ کوکن آئے دن قارئین کی دلچسپی کو بڑھاتا جارہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ پرچہ تادیر باقی رہے اور عوام وخواص اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکیں۔ آپ نے پرچہ کو شروع تا آخر جس انداز سے ڈھالا ہے واقعی قابل تعریف ہے۔ قارئین جن دو کالموں کی شدت سے کمی محسوس کر رہے تھے وہ آپ نے گذشتہ دو ماہ سے پوری کر دی اب تشنگی باقی نہ رہی۔

قاری اسماعیل حوبکی

مدرس مفتاح العلوم کوپر گاؤں

☆☆

کوکن، کوکنی، نقشِ کوکن اس تثلیث کو ذہن میں لائے بغیر جو صاحب اس رسالہ کی ادبی حیثیت پر معترض ہوئے ہیں ان کو اس کے علائق پر غور کرنا ضروری تھا۔ معترض کو آپ کے جواب معقول سے مطمئن ہونا چاہئے۔ ماہنامہ اپنے بنیادی مقاصد کے تحت جو معلوماتی، تعارفی، تعلیمی، اصلاحی خدمات علاقائی سطح پر انجام دے رہا ہے وہ مستحسن ہے۔ اس علاقہ کی ایک الگ جداگانہ تہذیب ہے اور اس تہذیب ہی کی نمائندگی کی خاطر اس کا اجراء ہوا ہے۔

آپ نے اس کو ٹمٹماتا چراغ فرمایا ہے اس کو بجائے فروزاں، تابناک بنائے رکھنے کے گُل کر لینے کی راہ سوچنا واقعی غلط ہے۔

مخلص:

محمد عبدالغفور ساقیؔ توڑیلوی

☆☆

میرا مشاہدہ ہے کہ نگارشات کے انتخاب میں معیار کا خیال نہیں رکھا جاتا اور ان پر نظر ثانی بھی نہیں کی جاتی۔ اس کا ثبوت ہے یہ کہ جا بجا جملوں کی بندشیں بے ترتیب، تسلسل سے عاری اور عام قاری کے لئے ناقابلِ فہم ہوتی ہیں۔ بعض تحریریں محض الفاظ کی بازی گری کی وجہ سے اپنا تاثر کھو دیتی ہیں۔ عالمی سطح پر ڈاکٹر نائیک کی خدمات وافکار ستمبر ۱۹۹۹ء کے زیر عنوان جو مضمون چھپا ہے اسے مناسب جملہ بندی اور بہتر انداز بیاں سے لکھا جاتا تو زیادہ مؤثر ہو سکتا تھا۔

مذہبی کالم کیلئے کسی مستند عالم کی خدمات حاصل کی جائیں تو بہتر ہوگا۔ علمائے دین کے شائع شدہ مضامین یا اقتباسات بھی اس کالم کو دلچسپ اور معلومات افزا بنا سکتے ہیں۔ صفحہء خواتین شروع کیجئے یقیناً اس کی پزیرائی ہوگی۔ صفحہء اطفال بھی مناسب رہے گا۔ گاہے گاہے صحت و تندرستی یا سائنس کے عنوان پر فیچر بھی شائع ہوتے رہیں تو مزید نکھار آئے گا۔

کوکن اور اہلِ کوکن کے تعلق سے ہر ماہ آپ جو سیر بین پیش کرتے ہیں وہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔ افکار واذکار گویا حاصل نقشِ کوکن ہوتا ہے۔ کوکن کی درس گاہوں اور ان کی سرگرمیوں کی تفصیلات، طلبہ کی کامرانیوں کا تذکرہ، دنیا بھر میں سکونت پذیر یہاں کے لوگوں کی جدوجہد اور سعی و عمل کی رپورٹنگ کوئی آسان کام نہیں۔ کوکنی مسلم برادری کی تگ و تاز کو آپ ہر ماہ کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔ انہیں مقاصد کے لئے اس رسالہ کا جاری رہنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس کی آبیاری تمام صاحبِ استطاعت کوکنی بہن بھائیوں کی ذمہ داری ہے۔ بقول علامہ اقبال۔

ملّت کے ساتھ رابطہء استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

والسلام۔

یوسف دلوی

بارا پاڑہ۔ پنویل

☆☆

بقیہ : ۳۲سے آگے

خدمت و محنت، ذمہ داریوں اور پریشانیوں کے پیش نظر کئی نکات اجاگر کئے۔ مفید مشورے دیئے اور تعریف و توصیف سے سرفراز کیا۔ نیز نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی خدمات اور پروگرام پر بھی روشنی ڈالی۔ تقریب کے تمام شرکاء نے اساتذہ کو مبارکباد دیا اور فورم کی قدردانی کو تسلیم کیا۔ حق بحقدار رسید۔

جواب. N K T F والوں نے تمام مدرسین سے ان کے ہائی اسکولوں میں ۲۵ر سال سے زیادہ عرصہ تک خدمات انجام دینے والے معاون مدرسین اور جنکا اعزاز ابھی تک نہیں کیا گیا ایسے صدر مدرسین کے نام طلب کئے تھے۔ جواب میں جو نام موصول ہوئے انہیں براہِ راست NKTF نے خطوط لکھ کر ان کے سروس کی تفصیلات اور ایک تصویر طلب کی تھی، اس کے بعد بھی اگر کچھ لوگ اعزاز پانے سے محروم رہے تو اس کے لئے ہم معذور و مجبور ہیں۔ ادارہ

ساحر شیوی NKTF کے ساتھ

کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے روح رواں اور معروف شاعر جناب ساحر شیوی جب لندن سے ممبئی پہنچے تو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین کے ساتھ ان کی ایک ملاقات ڈونگری منعقد ہوئی۔

۲۶ر ستمبر ۹۹ء کی صبح دس بجے فورم کے چیف کوآرڈینیٹر کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب نے ساحر صاحب کا استقبال فرمایا۔ چونکہ فورم کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ایک عالمی میڈیکل کانفرنس میں ہندوستانی مندوب کی حیثیت سے ساؤتھ افریقہ تشریف لے گئے تھے ۔ لہٰذا اس تقریب کی صدارت ڈاکٹر عبدالشکور قادری صاحب نے فرمائی۔ فورم کے سیکریٹری جناب سندیلکر صاحب بھی علالت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ پروفیسر اعجاز راؤت اور کوکن بنک یونین کے سیکریٹری نیز ابھرتے ہوئے فنکار جناب ہاشم دھامسکر بھی شریکِ محفل تھے۔

نقش کوکن کے معاون مدیر جناب انجم عباسی صاحب نے ساحر صاحب کی آمد اور ممبئی میں ان کی مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے ماہنامہ نقش کوکن کی حالتِ نزار اور اس سے نبرد آزما ہونے کی صورت حال ان کے سامنے پیش کی۔ خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے معزز مہمان جناب ساحر شیوی صاحب نے دعوت دی کہ اگر نقش کوکن کا کوئی نمائندہ بالخصوص کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب لندن تشریف لائیں تو نقش کوکن کے مالی استحکام کے لئے انگلستان میں مقیم کوکنی مسلم برادران ہر ممکن تعاون دیں گے۔ مستری صاحب نے علالت طبع کی بنا پر کوئی جواب نہیں دیا اور فرمایا کہ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی واپسی کے بعد اس پر غور وخوض ہوگا۔ اخیر میں فورم کے فعال رکن لائین اقبال کوارے صاحب نے اظہار تشکر فرمایا اور مہمانوں کی گلپوشی کے ساتھ نشست برخاست ہوئی۔

میسکو کی جانب سے کامیاب طلباء کو انعامات

ممبئی میں ۲۶ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو میسکو نے EAS کے تحت کامیابی پانے والے طلباء اور طالبات کو انڈین مرچنٹ چیمبرز میں منعقد کئے گئے پروگرام میں اعزاز سے نوازا۔ اس پروگرام کی صدارت جناب عبدالحسیب صاحب (سابق ایکزیکیٹو ڈائرکٹر، ریزرو بینک آف انڈیا) نے کی۔ ۔شہر کی مختلف معزز ہستیوں نے اس

پروگرام میں شرکت کی۔ طلباء اور طالبات نے امتحانات میں شاندار کارکردگی دکھائی۔ جن میں ایس ایس سی، ایچ ایس سی سے لے کر اعلیٰ امتحانات جیسے انجینئرنگ اور میڈیکل کے امتحانات بھی شامل تھے۔ ان میں سے اکثریت نے 70% سے زائد نمبرات حاصل کئے تھے خصوصی انعامات سے نوازے گئے۔ طلبا میں عبدالمنان بارو تھے جنہوں نے بی ایس سی کے امتحان میں مائیکروبایولوجی کے شعبے میں پوری یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ دیگر طالبات میں نکہت شیخ تھیں جنہوں نے بی ایس سی کے امتحان میں نرملا نکیتن کے تحت اول پوزیشن حاصل کی (EAS) کے تحت کامیاب ہونے والی سابقہ طالبہ فرخ مقادم کو خصوصی اعزاز سے نوازا گیا جو ایم پی ایس سی کے امتحان میں کامیابی کے بعد Revenue Dept میں ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر فائز ہیں۔

انجمن اسلام کے ۱۰ ارارا کین بلامقابلہ منتخب

ممبئی، ۲۹ر ستمبر ۹۹ء کو انجمن اسلام کے ۵۱ ویں سالانہ اجلاس میں دس اراکین کو بلا مقابلہ منتخب کیا گیا اور اراکین نے متفقہ طور پر صدر انجمن اسلام ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جنرل کونسل کی گزشتہ میٹنگ کی اس منظور شدہ تجویز پر عمل درآمد کیا جائے جس میں طبیہ کالج کو ڈاکٹر جمخانہ والا کے نام سے منسوب کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ طبیہ کالج کی عمارت کی تعمیر کے لئے عطیہ دینے والے این آر آئی عبدالرزاق کالسیکر نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ انہیں نام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چند روز قبل ایک اخبار میں شائع شدہ متنازعہ خبر کے پیش نظر اندیشہ ظاہر کیا جارہا تھا کہ جنرل کونسل کی میٹنگ میں ہاہمی اور گرماگرم بحث ہوگی مگر الحمدللہ تمام کارروائی بحسن و خوبی انجام کو پہنچی۔

ابتدا میں صدر انجمن اسلام نے سالانہ روداد پیش کی جس میں حالیہ برسوں میں انجمن اسلام کی بہتر کارکردگی کا خلاصہ پیش کیا گیا۔ جنرل سکریٹری عبدالعظیم کھتکھٹے نے ان خبروں کو بے بنیاد قرار دیا جو قوم کے اس اہم تعلیمی ادارہ میں تنازعہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر امین کھنڈوانی، سمیع خطیب، مشتاق انتولے، ڈاکٹر ظہیر قاضی، غفار خان، ایڈوکیٹ ابراہیم ونو، شفیع شیخ اور طبیہ کالج کے پرنسپل محترم ارشد صاحب نے اپنے خیالات پیش کئے کالج کے اساتذہ اور طلبہ نے ورسوا میں طبیہ کالج کی ایک شاندار عمارت کی تعمیر میں رخنہ اندازی کی کوشش کی مذمت کرتے ہوئے نعرے لگائے۔

عرند رکرما

روشن دماغ ہندوستانی (کوکنی مسلم) جو امریکہ کے صدارتی امیدوار کے مشیر بن گئے

کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ ہوگا کہ آنے والی دہائی میں کوئی ہندوستانی بھی امریکہ میں قومی سلامتی کا مشیر بن سکتا ہے۔ ایسا ہو جانا ناممکن

بھی نہیں ہے کیونکہ روشن دماغ ہندوستانیوں کی کھیپ امریکہ میں اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر بڑے بڑے معرکے سر کر رہی ہے۔ ایک ہندوستانی اور پالیسی جرنل فارین افیئرز کے منیجنگ ایڈیٹر فرید زکریا بھی ایسے ہی روشن دماغ ہندوستانیوں میں سے ایک ہیں جو صدارتی امیدوار جارج ڈبلیو بش کے مشیر بننے کے بہت قریب ہیں۔ یہ انکشاف امریکی روزنامہ نیویارک ٹائمز نے کیا ہے۔ واضح رہے کہ جارج ڈبلیو بش سابق امریکی صدر جارج بش کے فرزند ہیں جو موجودہ نائب صدر الگور کے خلاف صدارتی امیدوار ہیں اور انہیں زبردست ٹکر دے رہے ہیں۔

۱۹۹۳ء میں ۲۸ر سال کی عمر میں فرید زکریا نے امریکہ میں چوٹی کے خارجہ امور جرنل کے منیجنگ ایڈیٹر کی ذمہ داری سنبھالی جو کہ اس باوقار قومی جریدے میں دوسرے نمبر کا عہدہ سمجھا جاتا ہے۔

مسٹر فرید زکریا مشہور اسلامی اسکالر ڈاکٹر رفیق زکریا (متوطن سوپارہ، ضلع تھانہ، جو حکومت مہاراشٹر میں وزیر بھی رہ چکے ہیں) کے فرزند ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ زکریا ٹائمز آف انڈیا کی سنڈے ایڈیشن کی ایڈیٹر تھیں۔ مسٹر فرید زکریا ممبئی کے کھیڈرل اسکول میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد امریکہ کے باوقار تعلیمی ادارے یلے (Yale) چلے گئے۔

۱۹۹۳ء میں ہاورڈ جیسی معروف درس گاہ سے پولیٹیکل سائنس میں ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کے فوراً بعد فارین افیئرز کے ایڈیٹر جیمس ہوگ نے ان کی خدمات حاصل کرلیں۔ لوگ امریکی ثقافت کو کلی طور پر مادہ پرستی کی ثقافت سمجھتے ہیں مگر فرید زکریا کے مطابق ایسا نہیں ہے۔

گذشتہ دنوں سی این این نے فرید زکریا کو مسٹر بش کی خارجہ پالیسی کی تقریر پر تبصرے کے لئے مدعو کیا تھا۔ فرید زکریا نے اس تقریر کو ذہانت سے بھرپور، ریپبلکن طرز کی عالمگیریت سے تعبیر کیا کیونکہ اس تقریر میں مجنونانہ انداز میں دنیا بھر میں جمہوریت اور انصاف کے فروغ کی بات نہیں کہی گئی تھی۔

محمد سہیل لوکھنڈوالا کی بحیثیت پرنسپل واپسی

اسماعیل بیگ محمد ہائی اسکول کے سابق پرنسپل محمد سہیل لوکھنڈوالا ۱۹۹۵ء میں مہاراشٹر لیجسلیٹیو اسمبلی کے ممبر منتخب ہونے کی وجہ سے تقریباً پانچ سال تک رخصت پر تھے امسال آپ نے الیکشن میں حصہ نہیں لیا لہٰذا بحیثیت پرنسپل یکم اکتوبر سے اپنے عہدے پر فائز ہوگئے ہیں اور مبین پیرزادہ صاحب جو پہلے سپروائزر کے عہدے پر فائز تھے گذشتہ ریل حادثہ میں پیر میں سخت چوٹ لگنے کی وجہ سے آپ نے یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اپنے عہدے سے سبکدوشی حاصل کرلی ہے اور آپ کی جگہ اسکول کے سینئر ٹیچر جناب انوار الحق صاحب کا انتخاب کیا گیا۔

مرسلہ اسٹاف سکریٹری

واگھیورے ہائی اسکول میں یوم اساتذہ کا پروگرام

واگھیورے۔ بتاریخ ۶ ستمبر بروز پیر ۱۹۹۹ء کو ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھیورے اردو ہائی اسکول میں صدر مدرس ایچ بی دلیلے کی صدارت میں ٹھیک ۳ بجے دوپہر کو یوم اساتذہ کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ نبیل صابلے کی تلاوت کلام پاک کے بعد حمد و نعت

کانذرانہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں جماعت دہم کے طالب علم استادوں کی جانب سے ہائی اسکول کے اساتذہ کرام کی خدمتِ اقدس میں گلہائے عقیدت پیش کیا گیا۔ عبدالرؤف بھاکشے صاحب نے غرض و غایت کے فرائض کو انتہائی موثر انداز میں بیان کیا نیز سید سر، الطاف سر نے اپنی تقاریر میں علم و عمل پر روشنی ڈالی۔ خطبۂ صدارت میں ولیلے صاحب نے ڈاکٹر رادھا کرشنن کی حالاتِ زندگی اور جہد مسلسل کے کارناموں سے روشناس کرایااور اخلاقی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ ہائی اسکول کے تمام طلباء نے مل کر شاندار ظہرانہ کا اہتمام کیا اور جناب سید سر کے رسم شکریہ کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ جاوید اختر

جماعت اسلامی داپولی کا ماہانہ اجتماع

جماعتِ اسلامی ہند شہر داپولی کا ماہانہ اجتماع ۱۸/ستمبر ۹۹ء بروز اتوار جامع مسجد کونڈ میں صبح ساڑھے دس بجے مولانا لیاقت علی قاسمی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ درسِ قرآن جناب اکبر رکھانگے صاحب (ڈنمارک) نے دیا۔ جناب سلیم قاضی صاحب نے افتتاحی کلمات کہے۔ "ہماری تربیت کیوں اور کیسے" کے عنوان پر مولانا عبدالرؤف خان صاحب ندوی معاون ناظم علاقہ کوکن کی نگرانی میں مذاکرہ ہوا۔

بعد عصر مولانا مسعود الرحمٰن خان ندوی صاحب نے درسِ حدیث دیا، ناظم علاقہ کوکن جماعت اسلامی ہند جناب مولانا عبدالستار شیخ صاحب کی ہدایات پر اجتماع کا اختتام ہوا۔

مرسلہ۔ مولانا لیاقت علی قاسمی

ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھورے اردو ہائی اسکول مضمون نویسی کے مقابلے میں ضلع میں اوّل

واگھورے بتاریخ ۲۵/ستمبر ۹۹ء کو "بزم اردو چپلون" کی جانب سے رتناگیری کے ضلعی سطح پر مضمون نویسی کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھورے اردو ہائی اسکول کے طالب علم مدثر یعقوب کھیڈیکر (جماعت نہم) نے سند اور نقد -/300 روپے کے ساتھ اوّل انعام حاصل کیا۔ اس مقابلۂ مضمون نویسی میں معاون مدرس جناب جاوید اختر صاحب نے رہنمائی فرمائی۔ ہائی اسکول کے صدر مدرس، اسٹاف اور ادارہ کے منتظمین کی جانب سے مذکورہ طالب علم کو مبارکباد پیش کی گئی۔

مرسلہ - جاوید اختر

گریجویٹ حلقہ ووٹر لسٹ کی تیاری

الیکشن کمیشن نے اگلے دو سالہ انتخابات کے لئے فہرست رائے دہندگان کی تیاری کے پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ پروگرام کے مطابق ۵/نومبر تک گریجویٹ حلقۂ انتخابات کی فہرست میں نام شامل کراسکتے ہیں۔ اس تعلق سے ۱۵ اور ۲۵/اکتوبر کو اعلامیہ شائع کیا جائے گا اور ۵/نومبر تک نام شامل کئے جائیں گے اور ۱۶/دسمبر کو فہرست جاری کی جائے گی اور ۳۱/دسمبر تک اعتراضات قبول کئے جائیں گے اور ۲۸/جنوری ۲۰۰۰ء کو قطعی فہرست جاری کردی جائے گی۔ خواہشمند افراد اولڈ کسٹم ہاؤس اور بی ایم اے آرڈی اے بلڈنگ باندرہ سے فارم

نمبر حاصل کر سکتے ہیں۔

کوکن کے دورہ میں نقش ... وں کا تعاون

NKT کے اراکین ضلع ... گڑھ اور ضلع رتناگیری کے سینئر اساتذہ کو سلور جوبلی اعزاز عطا کرنے جب مورب پہنچے تو تہنیتی جلسہ کے دوران ۷ نئے خریداروں نے نقش نوازی کا ثبوت دیا افسوس اس بات کا ہے کہ نقش کوکن کے مدیر اعلیٰ اور ٹرسٹ کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے وطن شہر رتناگیری میں ایک بھی نیا خریدار ماہنامہ نقش کوکن کے خریداروں میں شامل نہیں ہوا۔ البتہ واپسی پر یہ کارواں یونائیٹڈ مسلمز ایسوسی ایشن کھیڈ کی دعوت پر جب شہر کھیڈ میں کچھ دیر کے لئے رکا تو ۱۶ر انلانڈ اور ایک فارن خریداروں نے نقش نوازی کا ثبوت دیا ہے اس تعاون کے لئے ماہنامہ نقش کوکن کے مدیران ان کے شکر گزار ہیں۔

نوائے ادب عام قاری کے لئے ایک سنجیدہ مجلہ

انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام سہ ماہی "نوائے ادب" کا شمارہ نمبر ۲ جولائی ۱۹۹۹ء سے منظر عام پر آگیا ہے۔ یہ مجلہ ۴۹ برسوں سے جاری و ساری ہے اور اسکے مدیر ڈاکٹر آدم شیخ علم و ادب کی خدمت میں مصروف ہیں۔ مجلّے میں تحقیقی و تنقیدی مضامین ہیں اور اتنے متنوع ہیں اور عبارت اتنی دلکش ہے کہ عام قارئین بھی اسے شروع سے اخیر تک دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے۔ مشمولات دیکھ لیں۔ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا (پروفیسر جگن ناتھ آزاد)، اردو میں تضمین نگاری (ڈاکٹر امانت شیخ)، معماران دارالمصنفین (پروفیسر خورشید نعمانی)، مثنوی سرو و شمشاد (ڈاکٹر سعیدہ اختر) تاریخ اسلام سے متعلق مغربی تحقیقات کا نقطہ نظر (ڈاکٹر عبدالعظیم) اقبال کے چند عطفی مرکبات (محمد بدیع الزماں) نوائے ادب نے دو خاص نمبروں کا اعلان کر کے اردو دنیا میں ہل چل سی مچادی ہے وہ ہے (۱) ممبئی میں اردو (۲) جگن ناتھ آزاد فن اور شخصیت۔ سرورق پر انجمن اسلام کی پرشکوہ عمارت کی تصویر ہے۔ خوبصورت طباعت اور سفید کاغذ سے مزین "نوائے ادب" کی قیمت ۲۵ر روپے اور سالانہ سو روپے ہے۔

غوری مسیح الدین صاحب کو مثالی مدرس کا ایوارڈ

ایس پی ایم اردو ہائی اسکول راجیواڑی کے صدر مدرس جناب مسیح الدین غوری صاحب کو امسال ضلعی سطح پر آدرش شکشک" ایوارڈ سے نوازا گیا۔ موصوف کو یہ ایوارڈ ۲ر اکتوبر کو ضلع پریشد رائے گڈھ کی جانب سے علی باغ میں نارائن ناگوپاٹل ہال میں منعقدہ ایک شاندار تقریب میں ضلع کلکٹر کے ہاتھوں تفویض کیا گیا۔ جو ایک تمغہ اور سند پر مشتمل تھا۔

غوری صاحب گذشتہ تیس برسوں سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ راجیواڑی اسکول کے صدر مدرس کی حیثیت سے آپ نے

بڑی اہم خدمات انجام دی ہیں۔ محدود وسائل کے باوجود آپ نے اسکول کے ترقیاتی عمل کو جاری رکھنے کی کامیاب کوشش کی۔ آپ نے تعلیم و تعلم سے مربوط سرگرمیوں کو کبھی بھی سرد نہ ہونے دیا اور اپنے اسٹاف اور انتظامیہ کے تعاون سے اسکول کی فلاح و بہبودی کے لئے کام کرتے رہے۔ ہم غوری صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں جنہوں نے ایوارڈ پانے کے بعد کہا "یہ ایوارڈ مجھے اپنے اسٹاف کے بھرپور تعاون کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔

مرسلہ تسنیم انصاری

لائنس کلب کھیڈ کی طرف سے Best Teacher ایوارڈ تقسیم

۵ ستمبر یعنی Teacher's Day کے موقع پر لائنس کلب کھیڈ کی طرف سے کھیڈ کے ہر ہائی اسکول سے ایک ایک ٹیچر کو چنا گیا۔ اور ٹرافی دے کر آدرش شکشک سے نوازا گیا مقادم ہائی اسکول کھیڈ میں گذشتہ ۲۵ سالوں سے کام کر رہے رضوان عثمانی سر کو خصوصاً یہ ایوارڈ دیا گیا۔ اس پروگرام کے موقعہ پر لائنس کلب کے سکریٹری جناب حنیف گھنسار نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہر شاگرد کی کامیابی کے پیچھے استاذ کا اہم رول رہتا ہے ۔ لہٰذا اساتذہ کی عزت افزائی ضروری ہے۔ پروگرام میں پاٹل سر، نو بھارت اسکول بھاٹ سر، ایل پی اسکول . ھیبتوکر سر، ایل ٹی ٹی اسکول اور مہاڈلکر میڈم، چندولال اسکول سے چنی گئیں۔ لائن نتین تلاٹھی کے ہاتھوں یہ ایوارڈ دیئے گئے۔

یوم سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہؓ

۲۰ر جماوی الثانی مطابق یکم اکتوبر بروز جمعہ اردو ہائی اسکول راجیواڑی میں حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ کے یوم ولادت پر ایک مباحثہ منعقد کیا گیا۔ "سماج میں لڑکیوں کا مقام" کے موضوع پر یہ مباحثہ بے حد مفید اور مقبول رہا۔ معلمہ شیخ آمنہ صاحبہ نے صدارت فرمائی اور اپنے ساتھ کی نشست کے لئے موصوفہ نے تازیہ بشیر لوکرے کو آواز دی جو اسکولی پارلیمانی کی وزیر اعظم ہیں۔

مباحثہ کے آغاز سے پہلے نہم جماعت کے طالب علم رضوان عمر لمباڑے نے مولانا حالی کی نظم "اے ماؤ! بہنو! بیٹیو! دنیا کی زینت تم سے ہے" بڑے ہی بصورت انداز میں پیش کی۔ اسکے بعد علامہ اقبال کی مشہور نظم فاطمہ بنت عبداللہ سنائی گئی۔ سید شاہد اختر صاحب نے حضرت فاطمہؓ کے سیرت و کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ خاتونِ جنت حضرت فاطمہؓ کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ آپؐ کے اس عمل سے عورتوں کے مقام و مرتبہ کا تعین بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد مباحثہ شروع ہوا۔ طالبات نے لڑکیوں کے سلگتے ہوئے مسائل پیش کئے اور بڑی بے باکی سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

پروگرام کے آخر میں سرپنچ اشرف ابراہیم کاپڑی صاحب نے مشورہ دیا کہ ایسے پروگراموں میں والدین اور سرپرستوں کی شمولیت کو بھی یقینی بنانا چاہئے۔ تمام اساتذہ کے تعاون سے پروگرام بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ تسنیم انصاری

نوجیون ہائی اسکول سوندل میں یوم اساتذہ کا انعقاد

حسبِ سابق امسال بھی

نوجوین ہائی اسکول سوندل ، تعلقہ راجاپور میں یوم اساتذہ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اور دوپہر [illegible] ایک پروگرام [illegible] جس میں بھارت کے سابق [illegible] سروپلی رادھا کرشنن کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے اسکول کے معاون مدرس جناب طاہر سر نے اساتذہ کا سماج میں مقام اور اس کی اہمیت بتائی۔ جلسہ کی صدارت اسکول کے صدر مدرس جناب بغلی سر نے کی۔ دوسرے معاون اساتذہ جناب نمازی سر، رؤف سر اور ذاکر سر نے اساتذہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ طلبہ کی تفریح کے لئے تعلیم سے بھرپور ایک مزاحیہ ڈرامہ بھی پیش کیا گیا۔ راشٹر گیت پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

ناگوٹھنہ میں مبارک کاپڑی صاحب کا گائیڈنس لیکچر

دسویں جماعت کے طلباء کی رہنمائی کے لئے این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ میں ۳۰ر ستمبر ۹۹ء کو مشہور ماہر تعلیم جناب مبارک کاپڑی صاحب کا ایک گائیڈنس لیکچر منعقد کیا گیا جس میں انجمن اردو ہائی اسکول، روہا، اردو ہائی اسکول تلا اور اینگلو اردو ہائی اسکول بارہ پاڑہ کے طلباو اساتذہ شریک ہوئے۔ لیکچر کی ابتدا میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب ارشاد کنکے صاحب نے غرض و غایت بیان کی۔ مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ یعقوب بیگ ہائی اسکول کے پرنسپل جناب شبیر سلوتری صاحب خصوصی طور پر مدعو تھے آپ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اس کے بعد مسلسل پانچ گھنٹے تک جناب مبارک کاپڑی صاحب نے اپنے منفرد انداز میں طلبہ کی رہنمائی کی۔ اس پروگرام کی نظامت جناب اقبال شیخ سر نے انجام دی لیکچر کے بعد طعام کا انتظام جناب اسماعیل دفیدار صاحب کی کفالت سے ہوا۔

مرسلہ تشکیل چیتاپورے سر

نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں جلسہ تقسیم انعامات

لاٹون۔ نیشنل ہائی اسکول لاٹون ، تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگیری میں ۲۶ر ستمبر کو تعلیمی سال ۹۹۔۹۸ء میں جماعت دہم میں نمایاں و اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کے اعزاز میں جلسۂ تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مرادپور گاؤں کے سرپنچ جناب جولے ابراہیم بابا نے کی۔ تلاوت قرآن کے بعد جماعت ہشتم کے طلبہ نے حمد و نعت ترنم میں پڑھی۔ جلسہ کی غرض و غایت اسکول کے صدر مدرس قمر اعظم قریشی صاحب نے بیان کی جس میں طلبہ کی بہتر کارکردگی کے لئے طلبہ و معاون اساتذہ کرام کو سراہا اور مبارکباد پیش کی اور طلبہ کو نصیحت آموز باتوں سے نوازا۔ اس کے بعد طلبہ و اساتذہ کرام کی تقاریر ہوئیں جس میں تعلیم کے مختلف پہلوؤں اور طریقہ کار کو پیش کیا گیا۔ اس اجلاس میں اسکول انتظامیہ کے سکریٹری جناب عبدالقادر علی کھانچے، معاون سکریٹری جناب اسلم علی جولے، جناب احمد باوا ولیلے، غیبی محمد صالح و مختلف عہدیداران نے شرکت کی اور زنانہ بزم ادب سے محترمہ فاطمہ حسین خلفے ، رشیدہ عبداللہ قاضی صاحبہ بھی اس اجلاس میں شریک تھیں۔ انعام یافتگان طلبہ میں خصوصی طور پر اعلیٰ و نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبہ قریشی ناہید جہاں قمر اعظم کو اسکول انتظامیہ کے سکریٹری جناب عبدالقادر علی

کھانچے کے والد مرحوم علی محمد کھانچے کے نام سے -/5555 روپے نقد کے انعام سے نوازا گیا۔ و مختلف مضامین میں اعلیٰ نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔

جلسہ کے اخیر میں اسکول کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب نے انعام یافتگان طلبہ و طالبات اور انعام دہندگان، و جلسہ میں شریک گاؤں کی معزز شخصیات، اسکول انتظامیہ کے اراکین و اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا۔

اردو ہائی اسکول راجیواڑی میں طلبہ کی سرگرمیاں

اسکول کے پارلیمانی انتخاب کے بعد اسکول میں مختلف قسم کے تعلیمی اور ثقافتی پروگرام کا انعقاد ہو رہا ہے۔ صدر مدرس مسیح الدین صاحب غوری نے ہر سنیچر کو اس طرح کے پروگرام کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ ۲۵ر ستمبر ۹۹ء کو عام معلومات کا مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں ہشتم تا دہم جماعتوں کے طلبا و طالبات نے شرکت کی۔ پنجم تا ہفتم جماعتوں کا مقابلہ پہلے ہی ہو چکا تھا۔ صدارت کی ذمہ داری نہم جماعت کی طالبہ مس نازیہ بشیر لوکرے کو سونپی گئی جو طلبہ کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کے عہدے پر فائز ہیں۔ مقابلہ میں شامل دونوں گروپس مس نزہت اور مس فریدہ نائیک کے نام سے منسوب کئے گئے۔ شاہد اختر صاحب نے مس نزہت اور مس فریدہ نائیک کی علمی لیاقت اور ان کے کارناموں سے طلبہ کو آگاہ کیا۔ اس پروگرام میں مس نزہت گروپ کو کامیاب قرار دیا گیا۔ پروگرام کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ آئندہ ایک مباحثہ منعقد کیا جائے گا جس میں "سماج میں لڑکیوں کا مقام" کے موضوع پر بحث ہوگی۔ تمام اساتذہ اور غیر تدریسی اسٹاف نے اپنا بھرپور تعاون پیش کیا۔

مرسلہ۔ تسنیم انصاری

شہاب الدین خان دیشمکھ کی ملازمت سے سبکدوشی

جناب شہاب الدین خان احمد خان دیشمکھ اپر توریل تعلقہ مہاڈ، جو ضلع پریشد اردو اسکول پر بحیثیت صدر مدرس تھے۔ ۳۰ر ستمبر ۹۹ء کو اپنی عمر کے ۵۸ سال پورے ہونے پر ملازمت سے سبکدوش ہو گئے۔

شہاب الدین خان دیشمکھ نے تقریباً ۳۸ سال تک مختلف مدارس میں کافی دیانتدارانہ ملازمت کی ہے۔ دعا ہے کہ بقیہ زندگی خوش و خرم گزرے اور دینی و دنیوی خدمات میں لگے۔

مرسلہ۔ معاذ اسمٰعیل خان دیشمکھ

داپولی میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

جوالی کلب داپولی ضلع رتناگیری میں ۲۶ر ستمبر ۹۹ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں برادرانِ وطن کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ جناب اکبر رکھانگے صاحب کے زیر صدارت منعقدہ اس پروگرام میں جناب مولانا نعیم اللہ خان صاحب ہرنئی اور جناب مولانا امان الدین انعامدار صاحب لکچرار انجمن خیر الاسلام کالج گوریگاؤں نے مراٹھی میں خطاب فرمایا۔

نظامت کے فرائض جناب تاج الدین پرکار صاحب نے ادا کئے۔ پروگرام کا اختتام جناب مولانا لیاقت علی قاسمی صاحب کی دعا پر ہوا۔ بعد پروگرام برادرانِ وطن کو

مراٹھی زبان میں قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب تقسیم کی گئیں۔

جناب علاء الدین ساکھرکر کا اعزاز

رتناگیری سے قریب ساکھر تر کے ایک سوشل ورکر اور ایس ٹی بس کنڈکٹر جناب علاء الدین ساکھر کر کو ان کے بیس سالہ بہترین خدمات کے صلے میں ایس۔ٹی مہامنڈل کی طرف سے ۱۵راگست کو اعزازی سند دے کر ان کا پرجوش اعزاز کیا گیا۔ اس خوشی میں ساکھر تر، رتناگیری اور مضافاتِ رتناگیری، بمبئی اور کوکن کے علاقے میں رہنے والے ان کے دوست و احباب اور خیر خواہوں نے ان کو بذریعہ تار، خطوط، فون کے ذریعے اور ذاتی طور پر مل کر مبارکباد پیش کی۔

جناب علاء الدین ساکھرکر ملازمت کرتے ہوئے بوقتِ فرصت سماجی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ اس وقت شکشک پالک سنگھ اردو اسکول ساکھر (رتناگیری) کے صدر، ساکھر پنچ کروشی کے سکریٹری اور گرام شکشن سمیتی کے نائب صدر کے عہدے پر فائز ہیں۔

رتناگیری ٹائمس کے رپورٹر جناب علی میاں قاضی، ساکھر تر ہائی اسکول کی صدر معلّمہ محترمہ انجم آرا سولکر، سوشل ورکر جناب نثار راجپورکر، سابق سرپنچ جناب عبداللہ ساکھرکر، نوشاد راجپورکر اور فرینڈس سرکل نے ان کے اعزاز پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔

جناب احمد ہوڑیکر کو مثالی مدرس کا ایوارڈ

رتناگیری تعلقہ کے فنسوپ (قدیم) اردو اسکول کے معاون مدرس جناب احمد سلیمان ہوڑیکر کو انکے تعلیمی، سماجی اور قومی خدمات کی قدر کرتے ہوئے رتناگیری ضلع پریشد نے ۲راکتوبر ۱۹۹۹ء کو عزت مآب جناب رام داس بھائی کدم (وزیر داخلہ اور پالک منتری مہاراشٹر) کے ہاتھوں رتناگیری ایجوکیشن آفس کے ہال میں مثالی مدرس کے ایوارڈ سے نوازا۔

موصوف رتناگیری ضلع پریشد میں بحیثیت معاون مدرس ۲۸ سال سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اپنی تعلیمی خدمات کے بعد وقتِ فرصت وہ سماجی اور قومی کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔ فیملی پلاننگ، نیشنل سیونگ، مردم شماری، دتک پالک یوجنا، پلس پولیو، میڈیکل کیمپ اور دیگر پروگراموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ڈرائنگ ان کا پسندیدہ مضمون ہے۔ انکے کئی سابق طلباء ڈرائنگ کے امتحانات میں اچھے نمبرات سے کامیاب ہو چکے ہیں۔ ان کو مثالی مدرس کا ایوارڈ ملنے کی خوشی میں صدر مدرس جناب ابوبکر بھاٹکر اور معاون اساتذہ، رتناگیری اور مضافات رتناگیری کے مدرسین حضرات، دوست احباب، رشتہ دار اور

نقش کوکن کے اعزازی نمائندے جناب عبدالمجید مجگاؤنکر نے انکو دلی مبارکباد پیش کی۔

ہندوستانی ریلوے پولس کے اولین مسلم کمشنر

ممبئی میں ۳۱/ اکتوبر کو پہلا ریلوے پولس کمشنریٹ قائم کیا گیا اور شمس الدین مشرف کو پہلا پولس کمشنر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اب تک ہندوستان میں ویسٹرن یا سینٹرل ریلوے کہیں بھی پولس کمشنریٹ نہیں تھا۔ حکومت مہاراشٹر نے مرکزی حکومت کے سامنے تجویز پیش کی تھی جسے قبولیت حاصل ہوئی اور اس کے ساتھ مرکزی حکومت نے اس مقصد کے لئے ۵۶ کروڑ روپے بطور امداد دیئے۔ شمس الدین مشرف ممبئی کے لئے نئے نہیں ہیں۔ اس سے قبل وہ ۸۸۔۱۹۸۵ء کے درمیان زون ۱۱ کے ڈپٹی کمشنر آف پولس رہ چکے ہیں دلیر اور نڈر مشرف اپنی اس تقرری پر حیرت زدہ اور خوش بھی ہیں۔ ساتھ ہی پرجوش بھی لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ ان پر بڑی ذمہ داریاں ہیں اور حکومت کے ساتھ لوگوں کو بھی ان سے بہت سے توقعات ہیں۔

الوداعی جلسہ

شہاب الدین خان احمد خان دیشمکھ

داسگاؤں اردو کیندر کے اساتذہ کی جانب سے وہور اردو اسکول کے صدر مدرس جناب شہاب الدین خان احمد خان دیشمکھ کی ۳۸ سالہ ملازمت سے سبکدوشی پر ۲۲/ ستمبر ۹۹ء کو گٹ شکشن ادھیکاری جناب فنسے کر صاحب کی صدارت میں ایک الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس کا آغاز جناب عبدالحمید ماٹونکر صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ داسگاؤں اردو اسکول کی لڑکیوں نے حمد پڑھی اور ابوالبیان ماٹونکر سر نے نعت پیش کی۔ نظامت کے فرائض جناب حسن علی جھمانے صاحب نے انجام دیئے۔

کیندر کی جانب سے شہاب الدین دیشمکھ صاحب کو ایک قیمتی تحفہ اور گلہائے عقیدت پیش کیا گیا۔ موصوف نے مسلسل ہفتم جماعت کو پڑھایا اور سو فیصدی نتائج حاصل کئے۔ کھیل اردو اسکول کی تعمیر، بچت اسکیم، سماجی کام اور وہور اردو اسکول کی ترقی و بقا میں شہاب الدین دیشمکھ صاحب کا کام قابل قدر ہے۔

خطبہ صدارت میں فنسے کر صاحب نے شہاب الدین خان دیشمکھ کی تعلیمی، سماجی اور قومی خدمات کا تذکرہ کیا اور راشٹر گیت پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ۔ امتیاز چرفرے

لطیفہ گوئی کے مقابلے

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج مروڈ جنجیرہ میں اسکول پارلیمنٹ کے زیر اہتمام لطیفہ گوئی کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ منصفین کے فرائض بیجاپوری ایوب سر، خان عطاء اللہ سر اور نور جہاں نور نے انجام دئے۔

جونیئر گروپ سے سمیع یوسف خان (اول)، اظہر اختر سید (دوم) اور عمر سجاد پیش امام (سوم) سینئر گروپ سے ثناء یوسف خان (اول) زید سمیع اللہ خان (دوم) آصف ابراہیم قاضی اور

اسماء اسماعیل شیخ (سوم) بعد ازاں اول دوم اور سوم آنے والے طلباء و طالبات کو صدر جلسہ کے ہاتھوں انعامات سے نوازا گیا۔

سراج شیخ ہاشم۔ مرو ڈ جنجیرہ

کتاب مفت حاصل کریں

قطب کوکن حضرت شیخ مخدوم علی فقیہ المہائمی ممبئی کے حالاتِ زندگی پر پہلی بار انگریزی زبان میں کتاب شائع ہوئی ہے۔ جسے شیخ محمد عبداللہ ماما پرو مخدومی ۔ قیصری کو مرتب کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ کتاب مفت تقسیم کی جارہی ہے۔ ضرورت مند حضرات مندرجہ ذیل پتے سے کتاب حاصل کریں اور بک پوسٹ سے کتاب منگوانے کے لئے ۲ر روپے کا ڈاک ٹکٹ اور اپنا مکمل پتہ صاف اور جلی حرفوں میں لکھ کر روانہ کریں۔

محمد عبداللہ ماما پرد

اے۔۴۳/۷ زکریا مسجد اسٹریٹ

تیسرا منزلہ، روم نمبر۱۹، ممبئی ۔ ۹

احمد مرکر کا قتل

تینوں ملزمین کی رہائی

رتناگیری میں رہنے والے احمد مرکر کے قتل کے الزام میں گرفتار شوکت عبدالستار مرکر اور ان کے دونوں ساتھیوں سمیر سولکر اور محبوب داؤد مرکر کو بری کردیا گیا۔ ضلع رتناگیری کے ایڈیشنل مجسٹریٹ پی ڈی کدم نے فیصلہ سناتے ہوئے کہاکہ ناکافی ثبوت کی بنا پر ملزمین کو رہا کیا جاتا ہے۔

تھانہ ٹیچرس کنونشن کی کامیاب مشاورتی میٹنگ

انجمن مفیدا لیتمی اردو ہائی اسکول میرا روڈ میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں پرنسپل سراج احمد خان (میرا روڈ) پرنسپل صادق انصار (وسئی) پرنسپل نسیم خان (تھانہ) پرنسپل منظور احمد (مدن پورہ) پرنسپل رضی اللہ بیگ (نالاسوپارہ) وائس پرنسپل شیخ معین الدین (مولانا آزاد ہائی اسکول) نے شرکت کی اور پرنسپل آفاق احمد قریشی نے صدارت فرمائی۔ ضلع تھانہ ٹیچرس کنونشن کی کامیابی کے لئے یہ مشاورتی میٹنگ بلائی گئی تھی۔ آرگنائزر شیخ معین الدین نے کنوینشن کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد منظور احمد، سراج احمد خان، صادق احمد انصار نسیم خان، رضی اللہ بیگ، حشمت خان اور دیگر حاضرین نے اپنی اپنی آراء پیش کیں، میٹنگ میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تھانہ ضلع میں اساتذہ کی ایک تنظیم کا ہونا بے حد ضروری ہے تاکہ ان کے مختلف مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے۔ حاضرے نے ۲۴ ستمبر کو دوبارہ مشاراتی میٹنگ کے لئے اصرار کیا تاکہ ۲۶ ستمبر کو منعقد ہونے والی ٹیچرس کنوینشن کامیاب ہو۔

عہدۂ جج کے لئے منعقدہ امتحان میں ۴۰ مسلم طلباء وطالبات کی کامیابی

بیز میں ۲۸ر ستمبر کو امسال یم پی ایس سی MPSC کے تحت لئے گئے شعبہ قانون وانصاف Law and Judiciary Department کے عہدہ جج کے لئے ہوئے امتحانات میں مسلم طلباء وطالبات نے کامیابی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ممبئی میں منعقد ہوئے اس امتحان میں جملہ چھ ہزار طلباء نے شرکت کی تھی۔ ۱۹۶ر طلباء کامیاب

ہوئے ان میں مسلم طلباء وطالبات کی تعداد ۶۰ ہے جس میں ۱۲ر لڑکیاں ہیں۔ اکثریت مراٹھواڑہ اور ودربھ کے طلباء کی ہے۔ پیشہ وکالت سے ۳ سال تک منسلک رہنے والے طلباء اس امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ ۴۰ کامیاب مسلم ججوں میں سے اب تک ۵ ججوں کو پوسٹ مل چکی ہے۔ جس میں بیڑ کے خواجہ فاروق نے ناندیڑ میں اپنے عہدہ کا چارج حال ہی میں سنبھالا ہے جو ۱۲ر مسلم لڑکیاں کامیاب ہوئی ہیں وہ تمام غیر شادی شدہ ہیں اور بحیثیت وکیل بھی اپنا نام روشن کر چکی ہیں۔ ایم پی ایس سی کے تحت ہوئے امتحانات میں مسلم نوجوانوں کی یہ کامیابی ریاست کی تاریخ میں اب تک کی سب سے درخشاں کامیابی سمجھی جارہی ہے۔

سیدنا برہان الدین مسلم یونیورسٹی کے چانسلر منتخب

داؤدی بوہرہ فرقہ کے روحانی قائد سیدنا برہان الدین کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا چانسلر منتخب کیا گیا ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کورٹ کی سالانہ میٹنگ میں نتائج کا اعلان کیا گیا ہے۔ سیدنا برہان الدین نے فائننس کمیشن کے چیئرمین پروفیسر علی محمد خسرو کو سیدھے مقابلے میں شکست دی۔ الامین تحریک (بنگلور) کے بانی ڈاکٹر ممتاز احمد خاں اور نواب ابن سعید خاں آف چھتاری بالترتیب پرو چانسلر اور ٹریزرار منتخب قرار دیئے گئے۔ ایکزی کیوٹیو کونسل کے نمائندگی کے لئے یونیورسٹی کورٹ کے ۶ ممبران میں ڈاکٹر ایس قمر قاضی، محمد علی اشرف فاطمی، پروفیسر علاء الدین، پروفیسر ماجدہ اسعد، مولانا عبیداللہ خاں اعظمی اور خورشید احمد خاں منتخب قرار دیئے گئے۔ یونیورسٹی کورٹ کی رکنیت کے لئے مختلف زمروں سے ۴۲ر اراکین کا انتخاب بھی عمل میں آیا جس میں جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ، مدھیہ پردیش کے سابق گورنر محمد شفیع قریشی، ڈاکٹر ایس فاروق، مشہور ہاکی کھلاڑی ظفر اقبال، نواب منصور علی خاں پٹودی، ڈاکٹر رفیق زکریا، ابراہیم سلیمان سیٹھ، غلام محمود بنات والا، جاوید اختر، جسٹس سردار علی، اسحق جمخانہ والا، احمد سعید ملیح آبادی، پروفیسر بی شیخ علی، ڈاکٹر منظور احمد، ڈاکٹر منظور عالم، ڈاکٹر اشتیاق قریشی، کنور عمار احمد خاں منتخب قرار دیئے گئے۔ اردو زبان اور ادب کے نمائندہ کے طور پر علی سردار جعفری اور شمس الرحمان فاروقی منتخب قرار دیئے گئے۔ ممتاز علماء میں مولانا کلب صادق، مولانا سالم قاسمی، مولانا فضل الرحیم مجددی، مولانا فضیل قاسمی، مولانا ضیاء الدین اصلاحی منتخب قرار دئے گئے۔ وائس چانسلر ڈاکٹر محمود الرحمن نے میٹنگ کی صدارت کی۔

مفت میڈیکل کیمپ

عمر کھاڑی ویلفیئر اسوسی ایشن کے زیر اہتمام مفت میڈیکل کیمپ ۲ر اکتوبر کو ماڈرن ڈائگنوسٹک سینٹر ڈونگری چارنل ممبئی نمبر ۹ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں شکر کی بیماری خون کی جانچ، آنکھوں کی جانچ، مفت چیک اپ کیا گیا اور دوائیاں بھی دی گئیں۔

ثاقب شبیر منیار کی اول پوزیشن

مسلمانوں میں تعلیمی بیداری کے سبب قوم میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اب کوئی دن ایسا نہیں جاتا ہے کہ کہیں نہ کہیں سے اردو میڈیم یا مسلم طلبہ کی بہترین کارکردگی کی

بھی ہیں موصول نہ ہوئی ہوں۔

ثاقب شبیر منیار

حال ہی میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف انڈیا کی میرٹ لسٹ میں شاہین پٹھان نے پہلی بار ایک مسلم طالبہ کی حیثیت سے مقام پایا ہے۔ امسال جون میں ہونے والے کمپیوٹر انجینئرنگ ڈپلومہ کے امتحانات میں محمد حاجی صابو صدیق پولی ٹیکنک کے ہونہار طالب علم ثاقب شبیر منیار نے پورے مہاراشٹر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

منیار نے ۱۹۹۶ء میں مرکزی ایجوکیشنل بورڈ کے تحت دسویں جماعت میں ۸۳ فیصد نمبرات لے کر شاندار کامیابی حاصل کی تھی اور اب کمپیوٹر انجینئرنگ میں ایک بار پھر اپنی صلاحیت اور قابلیت کو منوالیا ہے۔

انہوں نے تمام مراحل میں بہترین کارکردگی دکھائی ہے۔ ثاقب شبیر منیار نے بتایا کہ وہ چار مہینے کے تھے کہ ان کے والد کا ایک موذی بیماری کی وجہ سے انتقال ہو گیا اور ان کی والدہ نے پرورش کی جو بمبئی مرکنٹائل کو آپریٹیو بنک میں ملازمت کرتی تھیں۔ کم عمری میں یتیم ہو جانے کے سبب ثاقب کو بے سہارا اور مجبور افراد اور یتیموں سے کافی ہمدردی ہے۔ ثاقب نے بتایا کہ بچپن سے ہی انہیں ٹیکنکل چیزوں میں دلچسپی تھی اور ان کی والدہ نے ہر موقعہ پر اُن کی حوصلہ افزائی کی اور آج انہیں شاندار کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ تعلیمی میدان میں زبردست کامیابی سے ہمکنار ہونے والے اس ذہین طالب علم کو کھیل کود میں بھی کافی دلچسپی ہے۔ کرکٹ اور فٹ بال ان کے پسندیدہ کھیل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ثاقب مطالعہ کا بھی شوق رکھتے ہیں۔ تاکہ عام معلومات اور دنیا میں پیش آنے والے واقعات سے واقفیت رہے۔

ڈاکٹر شہلینہ چوگلے کی آدرش ہائی اسکول کرجی میں آمد

رتناگیری ضلع کے بہرولی گاؤں سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر

شہلینہ چوگلے

شہلینہ محمد علی چوگلے جنہوں نے امسال BHMS امتحان میں ممبئی یونیورسٹی میں اول مقام حاصل کیا ہے ۶/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو آدرش ہائی اسکول کرجی میں آکر طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب انہیں BHMS امتحان میں سنہری کامیابی پر آدرش ہائی اسکول کے طلباء کی طرف سے مبارکبادی کا پیغام ملا تو انہوں نے کرجی آکر بچوں سے ملنے کا فیصلہ کیا۔

اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب بی ایم قاضی نے پھولوں کا گلدستہ پیش کر کے شہلینہ کا استقبال کیا۔ شہلینہ نے اپنے خطاب میں طلباء کو مسلسل محنت کرنے کی تلقین کی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی ہدایت کی۔ اسکول کے معاون مدرس جناب رفیق

پرکار نے ڈاکٹر شہلینہ کو مستقبل میں درخشاں کامیابی کی دعاؤں سے نوازا۔ شہلینہ نے اسکول کے لئے بھارت اور دنیا کے نقشے بطور عطیہ پیش کئے۔ مستقبل میں شہلینہ MD میں داخلہ لے کر ایک قابل ڈاکٹر بن کر ہومیوپیتھی طریقۂ علاج کو فروغ دینے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

مرسلہ۔رفیق پرکار

محمد عارف کریم نجے وانگنی۔ شیلو روٹری منڈل کے نائب صدر منتخب

وانگنی ۔ شیلو روٹری منڈل کے سالانہ اجلاس میں محمد عارف کریم نجے کو ۹۹۔۹۸ء کے لئے متفقہ طور پر نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔یہ اجلاس ۱۳ر ستمبر ۹۹ء کو پرائمری اسکول شیلو میں منعقد ہوا جس میں روٹری منڈل کے تمام کارکنان موجود تھے۔

محمد عارف کریم نجے صاحب کی اس انتخاب پر ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مرسلہ:دوست واحباب

شاکر سوپاروی ناگپور میں

کوکن اور ملک کے مشہور شاعر جناب شاکر سوپاروی آل انڈیا اردو رابطہ کمیٹی شاخ ناگپور کی دعوت پر اردو جلوس اور آل انڈیا مشاعرے میں شریک ہوں گے۔

شاکر سوپاروی نے کئی آل انڈیا مشاعروں ، ایشائی مشاعروں ، انڈوپاک،انڈوقطر،دوحہ قطریواے ای کے علاوہ عالمی نعت کانفرنس کراچی میں شرکت کی ہے۔ان کا مجموعۂ کلام ”لمحوں کی آگ“اشاعت کے مراحل طے کررہا ہے۔ ہم ان کی مزید ترقی کے خواہاں ہیں۔

اراکین سرسید ادبی سنگم،سوپارہ، تھانہ

شری رام داس کدم کھیڈ تعلقہ کے ایم ایل اے منتخب

حالیہ لوک سبھا اور ودھان سبھا کے انتخابات میں رتناگیری ضلع کی سبھی سات ودھان سبھا کی نشستیں شیوسینا ، بی جے پی متحدہ محاذ نے حاصل کیں ، لوک سبھا کے لئے رتناگیری ضلع سے شیوسینا کے جناب اننت گیتے کامیاب ہوئے، کھیڈ ودھان سبھا کی نشست یہاں کے ہر دلعزیز عام دار جناب رام داس کدم نے ۲۸۰۰۰ ووٹوں سے کامیابی حاصل کرکے اپنی شان برقرار رکھی ، داپولی کی نشست شیوسینا کے سوریہ کانت دلوی نے جیتی ، چپلون میں شیوسینا کے ہی بھاسکر جادھو کامیاب رہے اور گوہاگر میں بی جے پی کے ڈاکٹر ونئے ناتو نے فتح حاصل کی۔رام داس کدم کی کامیابی پر کھیڈ میں بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔

مرسلہ۔رفیق ابراہیم پرکار،کرجی

کوکن بنک کے نو برانچ کا عظیم الشان ورک شاپ و جلسہ

۲ر اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز سنیچر کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک لمیٹیڈ ضلع رتناگیری ، رائے گڈھ کے نو برانچ کے برانچ منیجرس ، اکاؤنٹنس ، لون آفیرس کے لئے ایک ورک شاپ بمقام وہار ڈیلیکس ہوٹل، کانفرنس ہال، رتناگیری میں بوجہ گاہکوں، شیئر ہولڈرس اور تجارت پیشہ عوام کی عمدہ خدمات کے نقطۂ نظر سے منعقد کیا گیا جس میں چیئرمین عالیجناب کے ایم ٹھاکور، ڈائریکٹرس جناب ایم آر ونو، جناب ڈی اے سرگروہ، جناب ناظم قاضی، ایڈوکیٹ جناب یوسف خان، جناب عبدالحمید مستری، جناب

محمد پرکار، جناب زبیر خان اور جنرل منیجر محمد علی سیمنا، آفیسرس عطار، گاؤنکر، خضر اسی طرح انٹرنل آڈیٹر عالیجناب فقیہہ صاحب کے نامزد کردہ جناب خالد کولیکر، جناب مدثر دیشمکھ، ایڈوائزری کمیٹی کے چیئرمین، وائس چیئرمین و ذمہ داران نے شرکت فرمائی۔

صبح ساڑھے دس بجے سے ایک بجے تک جناب خالد کولیکر، جناب مدثر دیشمکھ صاحب نے بنک کے متعلقہ اسٹاف کے ورک شاپ کی ذمہ داری بحسن وخوبی نبھاتے ہوئے بنک کے متعلق عمدہ وبہترین سروس و جملہ ضروریات پر توجہ دلائی۔ اسکے بعد دوپہر کے سیشن میں انتظامیہ کے تعلق سے ٹھیک ڈھائی بجے زیر صدارت چیئرمین جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ایڈوائزری کمیٹی، چیرمین، وائس چیئرمین وذمہ داران، برانچ منیجرس و متعلقہ اسٹاف نے بینکنگ کے تعلق سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ڈائریکٹر جناب یوسف خان صاحب نے حاضرین کا استقبال کیا اور غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد بزرگ ڈائریکٹر جناب ایم آر ونو صاحب نے بنک کی ترقی پر روشنی ڈالی۔ جناب ناظم قاضی صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ خطبۂ صدارت میں چیئرمین صاحب نے بینک کی جملہ روداد پر توجہ دلاتے ہوئے ملٹی اسٹیٹ، شیڈول ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے بہترین سروس پر توجہ دلائی۔ آخر میں ڈائریکٹر جناب سرگروہ دلاور علی خان صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

کھیڈ کے نوجوانوں کا قابل تقلید اقدام

یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے پروگرام اسپانسرڈ پروگرام ہوا کرتے ہیں جب تک ہمیں کوئی کفیل میسر نہیں آتا ہم پروگرام منعقد نہیں کرتے۔ تعلیمی مقابلوں میں بھی یہی حال ہے۔ مگر امسال کھیڈ ضلع رتناگیری کے نوجوانوں نے ایک مثال قائم کردی ہے۔ یونائیٹڈ مسلمز ایسوسی ایشن کھیڈ کے نام سے قائم کردہ ایک ادارہ نے امسال ضلع رتناگیری کے تعلیمی مقابلوں کی کفالت منظور فرمائی ہے اور تمام اراکین مل جل کر اس پروگرام کو انجام دے رہے ہیں جو ۲۷ر نومبر ۱۹۹۹ء کو کھیڈ میں منعقد ہونے والا ہے۔ یہ ایک فالِ نیک ہے اگر اس طرح تمام ضلعوں میں کام ہونے لگے تو اس سے علم دوست حضرات پر انفرادی بوجھ نہیں پڑیگا۔ NKTF کی فکر و پریشانی دور ہوگی اور فورم بھی اسے خوب سے خوب تر بنانے پر اپنی توجہ مبذول کریگی۔

انجمن اسلام جنجیرہ آئی ٹی آئی مروڈ کا شاندار نتیجہ

جولائی ۱۹۹۹ء میں ہونے والے ”آل انڈیا ٹریڈ ٹیسٹ“ میں ادارۂ ہذا کا سالانہ نتیجہ حسبِ روایت نہایت شاندار رہا۔ ادارۂ ہذا میں جاری چاروں کورسیس سے ۵۷ طلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ ۴۴ طلبہ نے اپنے انسٹرکٹر صاحبان کی محنت اور کاوشوں کا پھل کامیابی کی صورت میں دیا۔ اس طرح مجموعی رزلٹ 77.19% رہا۔

نمایاں کارکردگی انجام دینے والوں میں الیکٹریشین ٹریڈ کے طالب علم فیصل غلام محمد سرکھوت نے ۷۰۰ میں سے ۶۱۵ نمبرات حاصل کر کے

انسٹی ٹیوٹ میں اول پوزیشن حاصل کی ۔ ان کا فیصد 87.85% رہا۔ الیکٹریشین ٹریڈ کا نتیجہ صد فی صد رہا اور کل ۱۸ میں سے ۱۴ طلبہ نے 80% سے زیادہ نمبرات حاصل کرکے شاندار کامیابی حاصل کی ۔ ٹریڈ میں دوّم آنے والے طالب علم ندیم علی میاں حسوارے 86 85% نمبرات کے ساتھ انسٹی ٹیوٹ میں سوم پوزیشن پر رہے ۔ مذکورہ ٹریڈ میں طالب علم ، سجاد حسین جمعدار ، نے 84 14% نمبرات حاصل کئے۔

ٹریڈ میکانک موٹر وہیکل کا نتیجہ بھی صد فیصد رہا۔ ٹرینی ، ندیم اسماعیل بانگی 87.14% نمبرات کے ساتھ اپنے ٹریڈ میں اول جبکہ پوری انسٹی ٹیوٹ میں دوم رہے ۔ اسی ٹریڈ میں ظہیر احمد محمود دھنسے 84.28% اور شاداب کفایت مختیار 83.71% نمبرات کے ساتھ بالترتیب دوم اور سوم پوزیشن پر رہے ۔ اس ٹریڈ سے ۱۶ طلباء امتحان میں شریک ہوئے۔

ٹریڈ میکانک ڈیزل کا نتیجہ 37.5% رہا۔ ٹرینی ماجد عبداللہ سونڈے 78.85%، ٹرینی توفیق عبدالستار داناڈیکر 75.14% اور ٹرینی سید حسین یوسف قادری 69.42 بالترتیب اول، دوم اور سوم رہے۔ ٹریڈ ویلڈر کا نتیجہ 57.14% رہا ۔ سرفراز عبدالعزیز کالوکھے ، مہتاب قاسم کیسرکر اور عادل عباس مجاور بالترتیب ، 73.85% 75.14%,78 28% نمبرات لے کر اول ، دوم اور سوم آئے ۔ اس شاندار کامیابی پر انسٹی ٹیوٹ کے چیئرمین مشتاق احمد درزی اور پرنسپل مختار خان نے انسٹرکٹرس اور طلباء کو مبارکباد پیش کی۔

مرسلہ۔ محمد شاہد حسن کلاب

نیشنل ہائی اسکول لاٹون کے طلبہ کو اردو اکادمی ایوارڈ

لاٹون۔ منڈنگڑھ ، رتناگیری تعلیمی سال ۹۸۔۹۷ میں ایس ایس سی امتحان میں شریک نیشنل ہائی اسکول لاٹون کے طلبہ کو اردو مضمون میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جو حسب ذیل ہیں۔

ا۔ ساونت تبسم اشرف علی، دوم انعام -/750 روپے (۲) خلفے عقیل احمد سوم انعام -/500 روپے اس کامیابی پر اسکول ہذا کے صدر مدرس جناب قریشی قمر اعظم صاحب ، انتظامیہ کمیٹی، اسکول کمیٹی، اساتذہ کرام بالخصوص اردو ٹیچر جناب شیخ محمد یوسف سرنیز طلباء و طالبات نے انعام یافتگان طلبہ کو دلی مبارکباد پیش کی۔

شعبہ نشرواشاعت، اسکول ہذا

جناب شوکت یونس رونیکر کو رائے گڑھ ضلع پریشد کا آدرش شکشک ایوارڈ

جناب شوکت یونس رونیکر صاحب کو رائیگڈھ ضلع پریشد کا سال رواں کا آدرش شکشک ایوارڈ سے نوازا گیا۔ موصوف نظامپور (ضلع رائے گڈھ) پرائمری اردو اسکول میں مدرس کے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔ علاوہ ازیں جناب شوکت

صاحب کئی فلاحی اور تعلیمی اداروں سے بھی منسلک ہیں ۔ موصوف مدرسہ حلیمہ للبنات کے سکریٹری ، سوشل سوسائٹی مورہ اور ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی کے مجلس انتظامیہ کے فعال ممبر ہیں۔ ہم اہالیان مورہ جناب شوکت صاحب کو اعزاز دیئے جانے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مرسلہ پروفیسر اعجاز راؤت

معین الدین جینابڑے کی کتاب "تعبیر" پر سمپوزیم

ممبئی ۔ ممبئی یونیورسٹی شعبۂ اردو کی جانب سے عصری اردو افسانہ اور تعبیر کے زیر عنوان جے پی نائیک بھون کالینہ سانتا کروز میں منعقدہ ایک سمپوزیم میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مہمان خصوصی اور مشہور نغمہ نگار جناب مجروح سلطانپوری نے کہا کہ ناول کے مقابلہ میں افسانہ کافی مختصر ہوتا ہے لیکن اس میں تخلیق کار اپنی بات کو تفصیل سے پیش کرسکتا ہے۔ انہوں نے شعبہ اردو کے سینئر لیکچرار معین الدین جینابڑے کے افسانوی مجموعہ تعبیر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے جینابڑے کے مجموعہ میں رنگ ماسٹر نامی افسانہ پڑھا لیکن وہ سمجھ میں نہیں آیا اور اس لئے کئی مرتبہ اس افسانہ کو پڑھا اور میں نے یہ محسوس کیا کہ افسانہ میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ افسانہ نگار حقیقت کی دنیا سے اچانک خیالی دنیا کا رخ کرلیتا ہے جہاں اسے روحانی اور نفسیاتی معاملات سے سابقہ پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معین الدین جینابڑے کے افسانے میں زندگی کو مکمل طور پر مٹھی میں سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زندگی کے اتار چڑھاؤ کو کرشن چندر بیدی اور سریندر پرکاش نے جس انداز میں اپنے افسانوں میں پیش کیا ہے اس کی ایک جھلک اور الگ انداز بھی رنگ ماسٹر میں نظر آتا ہے۔

سمپوزیم کے صدر ممتاز اسکالر اور نقاد پروفیسر مغنی تبسم نے کہا کہ جینابڑے نے افسانوں میں جو انداز اپنایا ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنی ایک مختلف شناخت بنا چکے ہیں ان کی تخلیق میں ان کا اپنا ایک الگ انداز ہی مددگار ثابت ہوا ہے۔

پروفیسر مغنی تبسم نے مزید کہا کہ ادب میں ایک اچھی تخلیق اسے مزید تقویت بخشتی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے تخلیق کار اور نقاد کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اچھے ادیب اور تخلیق کار سارے معاملات سے بے نیاز ہوکر اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ترقی پسند تنقید کاروں نے ہی ترقی پسند تخلیق کاروں کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔

ابتداء میں شعبۂ اردو کے صدر ڈاکٹر یونس اگاسکر نے مہمانان کا تعارف پیش کیا اس کے بعد انور قمر، محافظ حیدر اور پارل بھاردواج نے اپنے اپنے مقالات پیش کئے جبکہ ندا فاضلی کا مقالہ پروفیسر انور ظہیر نے پڑھا۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب علی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ سمپوزیم میں سریندر پرکاش ، یوسف ناظم ، محمود ایوبی ، سلام بن رزاق ، پروفیسر خورشید نعمانی اور ربیعہ شبنم عابدی وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

انجمن اسلام سیف طیب جی ہائی اسکول کی مثالی کارکردگی

گذشتہ ماہ ۱۸؍ اور ۲۵؍ ستمبر کو

ممبئی عظمیٰ کے ۴۳ اردو میڈیم اسکولوں کے درمیان جنرل نالج کے کوئز مقابلے منعقد کئے گئے ۔ جن کا اہتمام نیوز ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے ذیلی ادارے "کوئز ٹائم"

صاعقه اقبال

نے کیا تھا ۔ اس مقابلے میں انجمن اسلام سیف طیب جی گرلس ہائی اسکول کی نمائندگی واڈیکر الماس (دہم الف) اور خان صاعقہ اقبال (نہم الف) نے کی اور پہلا انعام حاصل کیا۔ اسکول کو ٹرافی ، فوٹو فریم اور بچیوں کو انفرادی طور پر کئی انعامات حاصل ہوئے ۔

ستمبر کے آخری ہفتے میں ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے Co-curricular activities کے تحت مختلف اسکولوں کے درمیان مقابلے منعقد کئے گئے ۔ E.Ward کے تمام میڈیم کے اسکولوں کے

واڈیکر الماس

درمیان مونو ایکٹنگ کا مقابلہ Antonio- D'souza اسکول میں منعقد کیا گیا، جس میں جونیئر گروپ کا پہلا انعام قاضی ثناء نے حاصل کیا۔

ایک اور مقابلے میں Rosary High School مجگاؤں میں بینڈ کے مقابلوں میں انجمن اسلام سیف طیب جی گرلس ہائی اسکول کے بینڈ گروپ کو بہترین قرار دیتے ہوئے پہلے نمبر کے انعام سے نوازا گیا۔

ممبرا میں رعایتی پولی کلینک کا قیام

ممبرا مسلم آبادی کے لحاظ سے ممبئی کے مضافات میں اہم حیثیت کی حامل بستی ہے۔ اور سماجی و ملی کاموں کی وجہ سے اکثر سرخیوں میں رہا کرتا ہے ۔ یہاں جماعتِ اسلامی ہند ممبرا ایک فعال و سرگرم جماعت ہے جو عوام کے فلاح و بہبود کے لئے مختلف پروگرام و منصوبہ جات مرتب کرتی رہتی ہے۔ ۲ ماہ قبل ممبرا میں شرعی پنچایت کا قیام اسی جماعت کی جدوجہد کا نتیجہ تھا جو اہلِ ممبرا کی اشد ضرورت تھی۔

۳ راکتوبر ۹۹ء دوست اپارٹمنٹ کوسہ ممبرا میں جماعت اسلامی ممبرا اور اپنا چیری ٹیبل ہاسپٹل کے تعاون سے "رعایتی پولیکلنک" کا افتتاح ماہر سرجن جے جے اسپتال ڈاکٹر یوسف ماچس والا کے ہاتھوں عمل میں آیا اس موقع پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں مختلف امراض کے ماہرین ڈاکٹر حضرات کے علاوہ اہل ممبرا کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔

ڈاکٹر یوسف ماچس والا صاحب پولی کلینک کے لئے اپنے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی انہوں نے کہا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج ملت میں جو ادارے خدمت خلق کا کام کر رہے ہیں ان کا دائرہ کار صرف مفلس اور نادار افراد تک ہی محدود ہے جبکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہمارا ادائرہ کار تمام ضرورتمندوں کے لئے ہو۔ اس موقع پر موصوف نے ۵ ہزار روپے بطور اعانت پولی کلینک کو دیا۔

نقشِ کوکن

انڈین میڈیکو ایجوکیشنل ٹرسٹ کے صدر جناب ڈاکٹر شیراز خان صاحب نے اس پولی کلینک کے اوقات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ پولی کلینک صبح ۹ بجے سے رات ۱۰ بجے تک جاری رہے گا جس میں جنرل ڈاکٹر حضرات محض ۵ روپے فیس لے کر صبح ۹ تا ڈیڑھ بجے تک اور شام کو ۶ بجے سے رات ۱۰ بجے تک علاج فرمائیں گے ۔ علاوہ ازیں مختلف امراض کے ماہرین ڈاکٹر بشمول ۲ یونانی ڈاکٹر محض ۳۰ روپے میں علاج فرمائیں گے ۔ جس میں ایکسرے اور پیتھالوجی کی بھی سہولیات آدھے سے بھی کم قیمت پر دستیاب ہوگی۔

مولانا محمد سمیع صاحب ملکاپور کے دعا پر تقریب کا اختتام ہوا اس کے بعد پورے دن تک مفت میڈیکل اور ختنہ کیمپ جاری رہا جس سے کثیر تعداد لوگوں نے استفادہ کیا۔

شعبہ نشرواشاعت۔ جماعت اسلامی ہند۔ ممبرا

ڈاکٹر ریحان اے قاضی انڈین کینسر سوسائٹی ہاسپٹل میں آنریری سرجن

ڈاکٹر ریحان اے قاضی ایم ایس (ای این ٹی) فیلو ان اونکولوجی کی حال ہی میں انڈین کینسر سوسائٹی کے ایل آر ٹاٹا ہاسپٹل میں تقرری عمل میں آئی ہے۔ وہ نور، مسینا، حبیب، سیفی و بائیکلہ نرسنگ ہوم (جین پٹر اؤ ہاسپٹل) میں بھی بحیثیت اعزازی سرجن کام کررہے ہیں ۔ فوزیہ نرسنگ ہوم ممبئی سینٹرل میں انہوں نے یکم اکتوبر سے نجی تشخیص و معائنہ شروع کردیا ہے ۔ سینٹ جان ایمبولینس بریگیڈ (مسلم ایمبولینس ڈویژن) کے وہ آنریری ڈویژنل سرجن مقرر کئے گئے ہیں۔

مہاراشٹرا اسمبلی فائنل پارٹی پوزیشن

کل سیٹیں	۲۸۸
اعلان شدہ	۲۸۸

پارٹیاں	نتائج
کانگریس	۷۵
شیوسینا	۶۹
بھارتیہ جنتا پارٹی	۵۶
نیشنلسٹ کانگریس پارٹی	۵۸
انڈین نیشنل لوک دل	۱۲
پی ڈبلیو پی	۵
بی بی ایم	۳
سی پی آئی ایم	۲
جنتادل (سیکولر)	۲
ایس پی	۲
جی جی پی	۱
این این پی	۱
آر پی آئی	۱
ایس جے پی (ایم)	۱
میزان	**۲۸۸**

مہاراشٹرا اسمبلی میں مسلم اراکین

حالیہ اسمبلی انتخابات میں مہاراشٹر سے مندرجہ ذیل مسلم اراکین منتخب ہوئے۔

۱) بشیر موسیٰ پٹیل، سماج وادی، عمر کھاڑی ممبئی (۲) نواب ملک، سماج وادی، نہرو نگر، ممبئی (۳) صابر شیخ ، شیوسینا ، امبرناتھ (۴) ضیاء

الدین صدیقی، کانگریس، باندرہ ممبئی (۵)عبدالرشید محمد طاہر مومن، کانگریس، بھیونڈی (۶) انیس احمد عبدالمجید احمد، کانگریس، ناگپور سینٹرل (۷) حسن میاں لال مشرف، راشٹریہ کانگریس پارٹی، کاگل (۸) سید احمد، کانگریس، ناگپاڑہ (۹) سید سہیل اشرف، کانگریس، ٹرامبے، ممبئی (۱۰) خان محمد عارف، کانگریس، کرلا، ممبئی (۱۱) دھتورے حفیظ حسین، کانگریس، میرج (۱۲) شیخ رشید شیخ شفیع، کانگریس، مالیگاؤں (۱۳) سید سلیم سید علی، کانگریس، بیڑ

نامہ نگار احمد پامنے، ٹرامبے

پارلیمنٹ میں مسلمان ممبران کے نام

کانگریس

سی کے جعفر شریف	نارتھ بنگلور
پی ایم سعید	لکش دیپ
بیگم نور بانو	رام پور
سعید الزماں	مظفر نگر
اقبال احمد سرادگی	گلبرگہ
ایم ایچ او فاروق	پانڈیچری
اے بی اے غنی خاں چودھری	مالدہ
اے ایف غلام عثمانی	بارپیٹا
آئی غلام سنادی	دھارواڑ

سی پی ایم

اے عبداللہ کٹی	کنور
ابوالحسنات خان	جنگی پورہ
حنان ملا	ابریا
معین الحسن	مرشد آباد
محبوب زاہدی	کٹوا

نیشنل کانفرنس

عمر عبداللہ	سری نگر
عبدالرشید شاہین	بارہ مولا
غلام حسن خان	لداخ
علی محمد نائیک	اننت ناگ

بی ایس پی

راشد علوی	امروہہ
منصور علی خاں	سہارنپور
داؤد احمد	شاہ آباد

سماج وادی پارٹی

سلیم اقبال شیروانی	بدایوں
رضوان ظہیر	بلرام پور

انڈین یونین مسلم لیگ

غلام محمد بنات والا	پونانی
ای احمد	منجری

حالیہ انتخابات ۱۹۹۹ء میں ریاست میں ممبران پارلیمنٹ

شیوسینا	۱۵
بھارتیہ جنتا پارٹی	۱۳
کانگریس	۱۰
راشٹر وادی کانگریس	۶
بہوجن	۱
جنتا دل سیکولر	۱
کسان مزدور پارٹی	۱
آزاد	۱
میزان	۴۸

غزل خوانی کے مقابلہ میں آدرش ہائی اسکول، کرجی کی شاندار کارکردگی

۲۵ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو بزم اردو چپلون نے غزل خوانی کا ایک مقابلہ منعقد کیا جس میں آدرش ہائی اسکول، کرجی کے طلبہ نے بھی حصہ لیا اور شاندار کامیابی حاصل کی، کامیاب طلبہ کے نام اس طرح ہیں۔

۱) عباس محمد علی تانبے جماعت ششم، گروپ اول، دوسرا انعام، (۲) ترنم اقبال پٹیل اور لئیق احمد قاضی، گروپ دوم۔ شیلڈ (۳) اقبال ہاشم پٹیل (معاون مدرس) دوسرا انعام۔

طلبہ کی رہنمائی معاون مدرس جناب اقبال پٹیل صاحب نے کی

مرسلہ۔ رفیق ابراہیم پرکار

تعارف

اب اہالیان کوکن کا قیام صرف ہندوستان کے بڑے شہروں تک محدود نہیں رہا بلکہ دنیا کے بیشتر ملکوں کے بڑے بڑے شہروں میں کوکنی حضرات جاکر آباد ہوگئے ہیں ایسے میں اگر کوئی صاحب وہاں کی خبروں سے قارئین نقش کوکن کو باخبر یا وہاں کے کوکنی حضرات سے قارئین کو متعارف یا علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرتا ہے تو یہ پبلسٹی نہیں ہے بلکہ بچوں کی حوصلہ افزائی ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجواں بھی آگے بڑھیں پھر ان کے تعارف کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد سے واقفیت ہوتی رہے ۔ آگے چل کر یہی بچے انشاء اللہ قوم اور ملک و ملت کے لئے درخشاں ستارے ثابت ہونگے ۔

بلیک برن ، انگلینڈ میں مقیم جناب ابراہیم بغدادی صاحب نے یہ مناسب قدم اٹھایا ہے ۔ لہذا برطانیہ میں مقیم کوکنی حضرات سے التماس ہے کہ وہ اپنے نونہالوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب بغدادی صاحب سے جو UK میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی ہیں رابطہ قائم کریں یا ان تک اپنی تفصیلات بہم پہنچائیں ۔ ان کا پتہ ہے ۔

IBRAHIM BAGHDADI,
40, Boland Street, BLACK BURN , ENGLAND BB 16 LL TEL 0254- 56868

ندیم حجوانے

جناب ندیم عثمان حجوانے ، متوطن کیلشی ، تعلقہ داپولی ، ضلع رتناگیری ، مقیم لندن کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں اور کالج میں مکمل ہوئی ۔ آپ نے اس سال ۹۹ء میں " یونیورسٹی تھمس ویلی" (University Thames Valley) لندن سے "ٹورزم اینڈ اسپورٹس " میں بی ، اے آنرز (B A Hons) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکے ہیں ۔ اور اب انہیں کورسیز میں ماسٹر ڈگری (M A) کی تیاری میں مصروف ہیں ۔ موصوف اعلیٰ علمی قابلیت کے بعد خصوصاً باکسنگ میں گہری دلچسپی کے سبب اپنے مقامی ٹیلی ویژن پر لائیٹ ویٹ Light-Weight مقابلہ میں تین بار شاندار کامیابی حاصل کرچکے ہیں اور مختلف کلبوں سے ٹرافیاں حاصل کی ہیں۔ غالباً کوکنی برادری میں اس فیلڈ میں کامیابی حاصل کرنے والے آپ اولین نوجوان ہیں۔ موصوف کے بڑے بھائی ایاز صاحب بزنس اسٹڈیز میں دو نمایاں ڈپلومے حاصل کرکے ایک کامیاب تاجر کی حیثیت سے اپنے والد عثمان حجوانے کے کاروبار میں بڑی تندہی سے ہاتھ بٹارہے ہیں۔ ہم ان دونوں نوجوانوں کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

انیسہ خان

جناب عثمان المرحوم حسین حجوانے کی اکلوتی دختر انیسہ ، متوطن کیلشی ، تعلقہ داپولی ، ضلع رتناگیری دو سال پہلے 1997 میں "ویسٹ منسٹر یونیورسٹی" (West Minister University) لندن سے بزنس اینڈ مینجمنٹ اسٹڈیز میں بی ، اے آنرز (B A Hons) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی تھیں اب بفضل تعالیٰ مورخہ ۲۷ جون ۹۹ء کو امریکہ میں مقیم جناب محمد استقلال المرحوم عبدالمجید خان ، متوطن ممبئی کے ساتھ شادی کے مقدس رشتہ میں منسلک ہوچکی ہیں ۔ شادی کی کارروائی لندن میں منعقد ہوئی اور چندروز بعد موصوفہ اپنے شوہر کے ساتھ " پیا کے گھر" امریکہ رخصت ہوگئیں۔

جناب محمد استقلال اٹلانٹیکا یونیورسٹی آف یو، ایس، اے

بقیہ صفحہ پر دیکھیں

نوشاد مونس اعظمی کو
بیسٹ ٹیچر ایوارڈ

ایم ایس انگلش اسکول توڑیل تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے لائق استاذ اور معروف شاعر جناب نوشاد مونس اعظمی کو بیسٹ ٹیچر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ موصوف کو اس سال نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے سلور جوبلی اعزاز سے بھی نوازا گیا ہے۔

مونس اعظمی صاحب تاریخ کے استاذ ہیں، ان کے پڑھائے ہوئے ۸۷ طلبہ نے اس سال S.S.C کا امتحان دیا اور تمام کامیاب ہوئے جس میں ۴۲ طلبہ اول اور ۱۲ طلبہ امتیازی نمبرات سے کامیاب ہوئے۔

طلبہ کی تعداد کو دیکھتے ہوئے موصوف کی اس شاندار کارکردگی پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

غزل خوانی میں حنا مومن کی
شاندار کامیابی

مورخہ ۲۵ر ستمبر ۹۹ء کو بزم اردو چپلون کی جانب سے منعقدہ غزل خوانی کے مقابلے میں نیشنل ہائی اسکول، داپولی کی چھٹی جماعت کی طالبہ حنا خالد مومن نے گروپ اول کا پہلا انعام حاصل کیا۔ اسے -/500 روپے کے نقد انعام سے نوازا گیا۔ اس ننھی منی غزل سنگر نے محفل سے خوب داد و تحسین اور انعامات حاصل کی۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اے۔ ایم۔ خان نے حنا مومن اور معلم جناب عبدالمناف حسین بھاٹکر کو مبارکباد پیش کی، جنہوں نے اس غزل کے لئے موسیقی ترتیب دی تھی۔ انتظامیہ کے اراکین اور اہلِ شہر کی جانب سے بھی حنا مومن کی کامیابی کو خوب سراہا گیا۔

محترمہ فریدہ سعید خطیب کو اعزاز

محترمہ فریدہ سعید خطیب

میونسپل اردو اسکول اندریا اسٹریٹ کی صدر معلمہ ہیں۔ وہ ۱۹۶۳ء سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ آج کل تدریسی شعبے میں عرق ریزی اور جگر کاوی سے اپنے فرائضِ منصبی انجام دینے والوں کا فقدان ہے۔ فریدہ صاحبہ ان اساتذہ میں سے ہیں جو اپنے فرض کو عبادت کے طور پر انجام دیتے ہیں۔ میونسپل اسکول میں پڑھنے والے طلبہ کو بہتر تعلیمی ماحول ملے اور انہیں تعلیمی وسائل کی تحصیل میں کوئی پریشانی نہ ہو، اس مقصد کے تحت انہوں نے بڑے جتن سے اپنی اسکول کو اوسا Old Students Association, Saboo Siddik سے Adopt کروایا ہے۔ وہ اپنے اساتذہ کے تعاون سے طلبہ میں یونیفارم تقسیم کراتی ہیں۔ غریب اور نادار طلبہ کے لئے امتحان کے وقت بھی وسائلِ تعلیم کا انتظام کرتی ہیں۔ اسکول کے نظم و ضبط اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے میں کوشاں رہتی ہیں غرض طلبہ کی تعلیمی اور تعلیمی ضرورتوں پر ان کی گہری نظر رہتی ہے۔

اپنی تعلیمی قابلیت بڑھانے کے لئے انہوں نے بی اے کا امتحان کامیاب کرلیا اور ڈرائنگ انٹر میجیٹ کا امتحان بھی امتیازی درجے میں کامیاب کرلیا ہے۔ باسکٹ بال فزیکل کورس اور دیگر کورسیس بھی مکمل کرلئے ہیں۔ گذشتہ ماہ 'گل بوٹے' اور

ظہور اسو ئینٹس والوں نے انہیں مثالی ٹیچر کے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ یہ ایوارڈ ان کی مثالی کارکردگی کا ایک اعتراف ہے۔

سعودی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پہلی بار خواتین شریک

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق تقریباً ۲۰ سعودی خواتین نے پہلی مرتبہ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں حصہ لیا اور ایک بالکونی پر بیٹھ کر کارروائی دیکھتی اور سنتی رہیں۔ مجلس شوریٰ کے سربراہ محمد بن زبیر نے کہا کہ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں عورتوں کی شرکت اصولاً ممنوع نہیں ہے۔ مجلس شوریٰ، جس کے اراکین کو شاہ فہد نامزد کرتے ہیں خاص معاملات میں عورتوں سے بھی صلاح مشورہ کر سکتی ہے۔

کوکن یونیٹی سینٹر کا جنرل اجلاس

مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار صبح ٹھیک ساڑھے دس بجے کوکن یونیٹی سینٹر کی جنرل باڈی میٹنگ زیر صدارت عبدالوہاب، ایم دلوی صاحب (سابق صدر) بمقام دفتر ادارۂ ہذا منعقد کی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں آئے۔ جناب ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی صدر، جناب حسن فقیر محمد ساونت، نائب صدر، جناب لطافت محمد حسین قاضی جنرل سکریٹری، جناب حسن عبدالقادر بجلے جوائنٹ سکریٹری، جناب عبدالناصر ابراہیم سروے جوائنٹ سکریٹری، جناب عبدالرحمٰن خان گرکر، خازن جبکہ بطور کابینہ رکن کے جناب سرگروہ دلاور ملی خان، جناب عبدالوہاب محمد دلوی، ڈاکٹر کاظم عباس، جناب حسین اسحاق صبیح بولے، جناب شرف الدین یونس قاضی، جناب عبدالحمید ٹولے، جناب محمود شیخ صاحب، جناب برکت محمد اسماعیل مقادم، جناب محمود عبدالکریم قاضی کو چنا گیا۔ اور خصوصی نمائندگی کے طور پر جناب محمد یوسف کٹیکر اور شیخ قاسم صاحب کو چنا گیا۔

”وادیٔ کوکن“ اور ”ساحر شیوی حیات اور شاعری“ کا رسم اجراء

کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے سرپرست اور کئی کتابوں کے مصنف جناب ساحر شیوی صاحب کی ماہئیے پر مشتمل کتاب ”وادیٔ کوکن“ اور کوکن بینک سے وابستہ ساحر شیوی صاحب کے ہونہار شاگرد اور نوجوان قلمکار جناب ہاشم عبدالرزاق دھامسکر کی کتاب ”ساحر شیوی حیات و شاعری“ کا اجراء ۱۶ اکتوبر ۹۹ء بروز سنیچر شام ساڑھے چار بجے المالطیفی ہال صابو صدیق، شیفرڈ روڈ میں عمل میں آیا جس میں ہندوپاک کے نامور ادباء و شعراء کے علاوہ شہر کے معززین نے بھی شرکت فرمائی۔

معروف نقاد، ادیب و شاعر اور ماہر غالبیات جناب کالیداس گپتا رضا صاحب کی زیر صدارت کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے تحت منعقدہ اس پروگرام میں ”ماہنامہ شاعر“ ممبئی کے مدیر اور معروف شاعر و ادیب جناب افتخار امام صدیقی (جو حال ہی میں یورپ و امریکہ کے دورے سے لوٹے ہیں) اور ”سفیر اردو“ کے مدیر جناب معراج جامی (پاکستان کراچی) اور وجے ارن گپتا (لندن، انگلینڈ) اور معروف صنعت کار علی میاں مقدم (بکابو، افریقہ) نے شرکت فرمائی۔

پروفیسر جناب قاسم امام صاحب نے نظامت فرمائی۔ کوکن اردو رائٹرز گلڈ شاخ ممبئی کے صدر اور معروف نقاد و ادیب جناب ڈاکٹر یونس اگاسکر صاحب نے گلڈ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا کہ گلڈ ان تمام شعراء و ادباء کی تخلیقات کو جو کسی وجہ سے گمنامی میں رہ گئے ہیں لوگوں تک پہنچاتا ہے اس ضمن میں سرپرست گلڈ جناب ساحر شیوی صاحب کی خدمات کا بھی ذکر کیا۔ کوکن اردو رائٹرز گلڈ کی جانب سے مہمانان کی گل پوشی ڈاکٹر اگاسکر صاحب (صدر) اور مدیر نقش کوکن اور "کوکن کے سپوت" کے مصنف جناب انجم عباسی صاحب (سکریٹری) کے ہاتھوں کی گئی۔

جناب ساحر شیوی صاحب نے مشہور ادبی "راوی ایوارڈ" جناب افتخار امام صدیقی صاحب کو پیش کیا۔ اس موقع پر ماہنامہ شاعر سے وابستہ جناب ناظر نعمان صاحب کو بھی ایوارڈ تفویض کیا گیا اور ساحر شیوی صاحب نے ماہنامہ شاعر کے لئے لکھی گئی ایک نظم سنائی۔ پوری نظم بہت اچھی تھی مگر مقطع پر واہ واہ کے نعرے بلند ہوگئے۔

کروں نہ خوبیاں مجھ سے بیان تم ساحر ہوں اک زمانے سے میں بھی غلام شاعر کا

جناب ساحر شیوی صاحب کی کتاب "وادیٔ کوکن" (ماہیے) کی اجرا سابق وزیر حکومت مہاراشٹر جناب حسین دلوائی صاحب کے ہاتھوں اور جناب ہاشم عبدالرزاق دھامسکر صاحب کی کتاب "ساحر شیوی حیات و شاعری" کی مشہور ماہر تعلیم اور مدیر نقش کوکن جناب عبدالکریم نایک صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ چونکہ وہ ممبئی سے باہر تھے اس لئے کوکن بینک کے سابق چیئرمین جناب علی ایم شمسی صاحب کے ہاتھوں عمل۔ نوجوان نسل کے نمائندہ اور خوش بیان اچھے شاعر جناب عبدالاحد ساز صاحب کے علاوہ مشہور شاعر جناب یعقوب راہی صاحب مشہور افسانہ نگار جناب انور خان صاحب ایک مستقل شاعر جناب ظفر اقبال صاحب، مولیان مقدم صاحب، علی ایم شمسی صاحب، غلام پیش امام صاحب، معراج مان صاحب، وجے ارجن گپتا صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

مہمانان خصوصی میں نقش کوکن کے سابق مدیر جناب فقیر محمد مستری صاحب، انور خان صاحب، عبدالاحد ساز صاحب تھے جبکہ پروفیسر زہرہ موڈک صاحبہ اور سابق پرنسپل انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ رشیدہ قاضی صاحبہ بھی مدعو تھیں مگر حاضر نہ ہوسکیں۔

جناب کالیداس کیتار ضا صاحب کے صدارتی تقریر کے بعد انجم عباسی صاحب کے کلمۂ تشکر پر ساڑھے سات بجے پروگرام کا اختتام ہوا۔

سمیع خطیب اور عبدالاحد نرویل کو نئے عہدے

مشہور تاجر اور سابق بلدیہ کے سابق صدر جناب عبدالاحد نرویل نیز مڈلے فارماسیوٹیکل لمیٹیڈ کے چیئرمین اور معروف سماجی کارکن سمیع خطیب کو مہاراشٹر کالج کی انتظامیہ "خیرالاسلام ہائر ایجوکیشن سوسائٹی" کا بالترتیب نائب صدر اور چیئرمین منتخب کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر رفیق زکریا، صدر خیرالاسلام ہائر ایجوکیشن سوسائٹی نے اپنے ایک اخباری اعلامیہ کے ذریعہ اس کا اعلان کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ ان دو نامور اشخاص کی شمولیت اور رفاقت مہاراشٹر کالج کی کارکردگی کو مزید تقویت بخشے گی۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
کی جانب سے اساتذہ کے لئے سلور جوبلی اعزاز

اب تک نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تحت صرف انہیں اساتذہ کو جو ۲۵ سال کا عرصہ درس و تدریس میں مکمل کرتے ہوئے صدر معلم یا صدر معلّمہ کے عہدے تک پہونچ جاتے تھے سلور جوبلی انعامات سے نوازا جاتا تھا۔ جس سے کثیر تعداد اساتذہ جو مطلوبہ میعاد تو مکمل کر چکے تھے مگر صدر معلم یا صدر معلّمہ نہیں بن سکے تھے اعزاز پانے سے محروم رہے۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے تھانہ، رائیگڈھ اور رتناگیری کے ایسے ۷۶ اساتذہ کو سلور جوبلی اعزاز سے نوازا۔ اس سلسلہ میں تین پروگرام کلیان (برائے تھانہ)، موربہ (برائے ضلع رائے گڈھ) رتناگیری (برائے رتناگیری ضلع) میں منعقد ہوئے۔

کلیان - ۳؍اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار صبح ۱۰؍بجے محمدیہ انگلش اسکول ریتی بندر کسٹم آفس کلیان میں ضلع تھانہ کے ۱۳اساتذہ کو سلور جوبلی اعزاز دینے کے لئے ایک تہنیتی پروگرام جناب سعد خلیل احمد سعید احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نقش کوکن کے مدیر سابق جناب شاکر سوپاروی صاحب نے نعت پیش کی۔ فورم کے کوآرڈینیٹر جناب فقیر محمد مستری صاحب نے نہایت خوبصورت انداز میں نظامت فرمائی۔ فورم کے فعال اور سرگرم ممبر جناب اقبال کوارے صاحب نے مہمانان کا تعارف اور پروگرام کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ ہفت روزہ فوزان تھانہ کے مدیر جناب سلمان ماہمی صاحب نے ضلع تھانہ کی تعلیمی اور تدریسی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر نظام الدین گوریکر صاحب کے ہاتھوں پروگرام کے خاص مجلّہ کی رونمائی عمل میں آئی۔ بعدازاں ضلع تھانہ کے ۱۳اساتذہ کو ۲۵ سالہ تدریسی خدمات پر سلور جوبلی اعزاز سے نوازا گیا۔ محمدیہ انگلش اسکول کلیان کے صدر سعد نجم الدین قاضی صاحب معزز مہمان اور جناب اسلم فقیہہ صاحب صدر کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی تھانہ مہمان خصوصی تھے۔

جناب سعد خلیل احمد سعید صاحب کے خطبۂ صدارت کے بعد فورم کے کارکن جناب حاجی مبین صاحب کے شکریہ پر ایک بجے پروگرام کا اختتام ہوا۔

۹؍اکتوبر ۱۹۹۹ء کو بروز سنیچر ایس ایس ہائی اسکول موربہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں رائیگڈھ ضلع کے ۲۲اساتذہ کو سلور جوبلی اعزاز دینے کے لئے دوپہر ڈھائی بجے پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔

پروگرام کا آغاز جناب مولانا یعقوب دھنشے صاحب کے تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ ایس ایس ہائی اسکول کی چھٹی جماعت کی طالبہ شاہین، شازمین اور تبسم نے نہایت دلنشین انداز میں نعت پاک اور آٹھویں جماعت کے طالب علم جاوید

شیخ نے حمد پیش کیا۔

ڈاکٹر سیف الدین دھنشے صاحب چیرمین سوشل سوسائٹی موربہ کے زیرِ صدارت اس پروگرام میں موربہ اور اطراف کے معززین نے شرکت فرمائی۔ مہمان خصوصی جناب الحاج غلام محی الدین خطیب صاحب ناظم و بانی مدرسہ دارالقرآن گوولکوٹ جیلون اور معزز مہمان شریمتی وسوندھرا تیبونکر (اسٹیٹ اور نیشنل ایوارڈ یافتہ) تھیں۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے فعال و سرگرم ممبر جناب لائق اقبال کوارے صاحب نے مہمانان کا تعارف اور پروگرام کی غرض و غایت بیاں فرمائی۔ شریمتی وسوندھرا شیونکر صاحبہ کے ہاتھوں پروگرام کے مجلّہ خاص کی رونمائی عمل میں آئی۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب (روحِ رواں نقش کوکن اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم) نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور اس قدر کامیاب پروگرام کے انعقاد پر ہائی اسکول کے صدرِ مدرس اور سوسائٹی کے ذمہ داران کو مبارکباد پیش کیا۔ بعد ازاں ضلع رائے گڈھ کے ۲۲ر اساتذہ کو شیلڈ شال اور کتاب پر مشتمل اعزاز دیا گیا۔

پروفیسر اعجاز راوت صاحب کے کلمۂ تشکر پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔ نظامت کے فرائض نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے کوآرڈینیٹر اور ماہنامہ نقش کوکن کے سابق مدیر جناب فقیر محمد مستری نے انجام دیے۔

اس کے بعد فقیر محمد مستری، انجم عباسی، اقبال کوارے، داؤد چوگلے، ندیم علی صالح، عبدالمطلب پٹوی، بشیر صحیح بولے، عبدالصمد، اعظم شہاب، صاحبان پر مشتمل نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا یہ قافلہ رتناگیری کے لیے روانہ ہوا۔ جہاں ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار صبح ۱۰ر بجے مستری ہائی اسکول رتناگیری میں اسی سلسلے کا تیسرا پروگرام منعقد ہوا۔

پروگرام کا آغاز مستری ہائی اسکول رتناگیری کے ایک سابق طالب علم کی لحن داؤدی میں نہایت دلسوز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تعلیمی امدادیہ کمیٹی رتناگیری کے صدر جناب ایڈوکیٹ ایم آر ونو صاحب کے زیر صدارت اس پروگرام میں مہمان خصوصی محترمہ سعیدہ نائیک صاحبہ پرنسپل ایم ایس انگلش اسکول رتناگیری تھیں۔

نظامت کے فرائض جناب اقبال کوارے صاحب نے انجام دیئے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ایک اور فعال رکن جناب داؤد چوگلے صاحب نے مہمانان کا تعارف اور پروگرام کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ محترمہ سعیدہ نائیک صاحبہ کے ہاتھوں نیشنل ایوارڈ یافتہ ٹیچر مدیر حسن راؤ اور کو اعزاز دیا گیا۔ جناب سراج احمد خان صاحب نے کلماتِ ستائش سے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد رتناگیری ضلع کے ۱۷ اساتذہ کو سلور جوبلی اعزاز سے نوازا گیا۔ مہمانان کی تقاریر کے بعد محترم انجم عباسی صاحب مدیر ماہنامہ نقشِ کوکن ممبئی نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ دوپہر دو بجے پروگرام ختم ہوا۔

نایاب گوہر

☆ داؤد عبدالکریم چوگلے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بہرولی کھیڈ تعلقہ میں پہاڑوں کے دامن میں واشِشٹی ندی کے کنارے ۳ محلوں میں بٹا ایک خوبصورت گاؤں ہے ویسے تو اس گاؤں کی زمین سے بہت سے گوہر پیدا ہوئے ہیں۔ جس میں پی۔ ایچ۔ ڈی، ڈاکٹرس، انجینئرس، کیپٹن، اساتذہ کرام، مصنفین، تاجر، سوشیل ورکر، پروفیسر وغیرہ۔ لیکن ان میں چند ہی لوگ ایسے ہیں جن کی وجہ سے گاؤں کا نام روشن ہوا ہے۔ عرصہ دراز کے بعد اللہ رب العزت نے پھر اسی سرزمین سے ایک نایاب گوہر پیدا کیا اور وہ ہے سونے کا تمغہ حاصل کرنے والی شہلینہ محمد علی چوگلے۔ شہلینہ نے ۸ویں تک کی تعلیم دوبئی کے انڈین اسکول میں حاصل کی اور چونکہ علم طب (میڈیکل) میں دلچسپی تھی اس لئے اپنی والدہ کے ساتھ دوبئی کو خیرباد کرکے ممبئی چلی آئی اور سینٹ لوئیس کانوینٹ ہائی اسکول (اندھیری) میں داخلہ لے کر ایس، ایس، سی (دسویں) کا امتحان اوّل درجہ میں کامیاب کرتے ہوئے 83% مارکس حاصل کئے اور بھونس کالج میں داخلہ لے کر وہاں سے ۱۲ ویں کے امتحان میں 88% فی صد نمبرات حاصل کرکے اپنے خوابوں کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے چندابائی ممبئی یونیورسٹی کے ہومیوپیتھی میڈیسن کے چار سالہ ڈگری کورس BHMS میں ٹاپ کرکے گولڈ میڈل حاصل کرلیا۔ گولڈ میڈل حاصل کرکے شہلینہ نے اپنا، اپنے والدین کا، قوم کا اور اپنے گاؤں والوں کا نام روشن کیا ہے۔ ہم اہالیان بہرولی اس کی اس کامیابی پر اس کو اور اس کے والدین کو مبارکباد دیتے ہیں۔ شہلینہ کو نماز کی پابندی نے اسے پڑھائی کے منظم طریقہ کا پابند بنایا۔ تب اللہ نے اسے اس کامیابی کے اہل بنایا۔ پھر اتنا ہی نہیں کالج میں وہ اور اس کی سہیلیاں ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کرتی تھیں۔ ایک ہندو اکثریت والے کالج میں شہلینہ اور اس کی تمام سہیلیوں کا نماز کا اہتمام کرنا ان تمام طلباء وطالبات کے لئے باعث تقلید ہے جو مختلف بہانے تراشتے ہیں۔ ہمیں ایک بات ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ اللہ کے اہم فریضہ نماز کی پابندی کے ساتھ اللہ کے دیگر احکامات کو پورا کرتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کے طریقۂ زندگی پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی دوڑ میں آگے بڑھیں گے تو پھر تنویر مُلیار ہو یا 8 x 8 کے جھونپڑے میں رہنے والی صالحہ انصاری ہو یا غزالہ ہو یا بلال مستری ہو یا 9x10 کی کھولی میں رہ کر بائیلوجی میں ٹاپ کرنے والا لڑکا ہو۔ یا پھر آسائش سے آراستہ شہلینہ یا یتیمی میں پلی نسیم ہمدانی ہو جس نے بابا صاحب امبیڈکر یونیورسٹی (اورنگ آباد) سے ایم ایڈ میں ٹاپ کرکے گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہمیشہ کامیابی کے ساتھ سرفراز رکھے گا اور آئندہ آنے والے دنوں میں بھی اس قسم کے نونہالوں کو سرفرازی عطا کریگا۔

شہلینہ نے ہومیوپیتھی میں M D کرنے کا ارادہ کیا ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت اسے اسی طرح کامیابی وکامرانی سے نوازتے رہے۔ آمین

بدیسی ممالک میں نقشِ کوکن کے نمائندگانِ خصوصی کے پتے

- Janab Mohd Saeed Ali Tolkar
  C/o Dubai Islamic Bank,
  P Box No 1080
  Dubai - U A E
- Janab Ibrahim Bagdadi
  40, Boland Street,
  Blackburn, BB1-6LL
  England
- Janab Abdullah H Dalvi
  P O Box - 2270
  Safat - 1320
  Kuwait A G
- Janab Usman Hajwane
  142, South Park Road,
  IL Ford 1G1-2xw
  ESSEX, London (U K)
- Mrs Mumtaz Iqbal
  125, Kokan Hsg Soc
  Opp Alamgir Road,
  Karachi-5 (Pakistan)
  Tel 494 0558
- Mr Mohd Kamil Saikule
  Jalil Industries,
  P O Box 122,
  Manama, Bahrain (A G)
  Tel 251866
  C/o Mr. Qasim Patankar
- Mr. Mohd Ali Mukadam
  King Abdul Aziz University
  Central Library, P O Box
  3711, Jeddah-21481
  Saudi Arabia (K S A)
  Tel 00966-26720896
- Mr Hasan Chougle
  Emad Traders,
  P.O Box 5910
  Doha Qatar
  Tel 411344/535
  428953/67
  Fax 434324/411437
- Mr Shaikh Ismail
  P O Box-26054, Nairobi
  Kenya, East Africa
- Mr Mukhtar Murudkar
  P O Box 1577
  Darus Salam, Tanzania
- Mr M S Parkar
  61, Rad Cliff Cresent,
  Rosetta Tasmania
  Australia - 7010
  Tel/Fax-0061-02-731415

راج کمل کمیونیکیشن سینٹر

ڈاکیارڈ روڈ مجگاؤں کے مقامی کونسلر جناب یشونت جادھو کے ہاتھوں راج کمل کمیونیکیشن سینٹر نوانگر بمقابل ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن عمل میں آیا۔ لائن عبدالکریم قاضی نے پہلے PCO کا افتتاح کیا تھا۔اب STD/ISD کے لئے بھی قاضی صاحب نے انتھک کوششیں کی۔ اس کار خیر میں مجگاؤں ڈاک کے سماجی کارکن جناب مبین حاجی عبداللطیف حاجی صاحب نے اپنا تعاون پیش کیا۔

مرسلہ۔ علی میاں عباس کرنیکر

شبِ غزل

مورخہ ۶/نومبر ۹۹ء شام ۵/بجے کوکن مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن اندھیری (رجسٹرڈ) کا اسکول اور کالج کے طلباء اور طالبات کا انعامی جلسہ اور شبِ غزل (وجاہت حسین) بمقام جانکی بائی ہال، نزد بھونس کالج اندھیری ویسٹ۔ ممبئی ۵۸ میں منعقد کیا گیا ہے۔ اس موقع پر ایک سونیئر شائع کیا جائے گا۔ مشتہرین حضرات درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

تمام ممبران اور خیر خواہوں کو دعوت نامے بھیج دئے گئے ہیں۔ جن ممبران کو دعوت نامے موصول نہیں ہوئے ہیں وہ اسی کو دعوت نامہ سمجھ کر جلسے میں شریک ہو کر پروگرام کو کامیاب بنائیں۔

الداعی

ایڈوکیٹ نورالدین بھاٹکر (صدر)

فون نمبر 6319907

ڈاکٹر دلاور سعید دلوی (اعزازی سکریٹری)

فون نمبر 631 7187

حج ہاؤس میں دعوۃ خطاب

مورخہ ۲۸ اکتوبر ۹۹ء بروز جمعرات صبح ۱۱ بجے بمقام حج ہاؤس بمبئی "دعوۃ اور جماعت اسلامی ہند" کے موضوع پر امیر جماعت اسلامی ہند مولانا سراج الحسن صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر "موبائل بک ہاؤس" کے نام سے ایک گشتی لائبریری کا افتتاح بھی فرمایا۔ اس گشتی لائبریری کے ذریعہ غیر مسلم حضرات تک اسلامی لٹریچر (مراٹھی میں) پہنچایا جائے گا۔

اس پروگرام میں بمبئی اور اطراف کے معززین نے شرکت فرمائی۔ جناب غلام پیش امام صاحب اس پروگرام کے مہمان خصوصی تھے۔ عبدالغنی اطلس والا صاحب، عبدالستار شیخ صاحب (جنرل سکریٹری مسلم پرسنل لاء بورڈ) جناب ہارون بھائی موزہ والا صاحب جناب شفیع مونس صاحب، جناب جلال الدین عمری صاحب اور جناب محمد جعفر صاحب وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

(عبدالحفیظ فاروقی)

نوبل انعام پانیوالے چوتھے مسلمان

نوبل انعام کمیٹی نے مصری نژاد سائنسداں اور ماہر علم کیمیا احمد ایزویل کو امسال کیمیا کا نوبل انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ احمد ان دنوں امریکہ کے شہر کیلی فورنیا میں رہتے ہیں اور وہیں ایک تجربہ گاہ سے منسلک ہیں۔ احمد ایزویل نے ریپیڈ لیزر ٹکنالوجی میں اپنی تحقیق سے دھوم مچادی ہے۔ احمد دنیا کے ایسے چوتھے مسلمان ہیں جنہیں نوبل انعام نوازا گیا۔ اس سے پہلے یہ اعزاز پاکستانی ماہر طبعیات ڈاکٹر عبدالسلام کو ملا تھا۔ اس کے بعد مصر کے ناول نگار نجیب محفوظ یہ انعام حاصل کیا۔ دو سال قبل امریکہ ڈاکٹر فرید خوش نصیب ثابت ہوئے۔ اب مصر کے احمد ایزویل کی سائنسی خدمات سراہا گیا۔

صالحہ خاتون کو تعلیمی اعزاز

انجمن مسلمانان مجگاؤں (ممبئی) کی جانب سے ایک تہنیتی جلسہ مورخہ ۱۹ ر ستمبر ۹۹ء بروز اتوار شام کے ۵ ر بجے اسلامیہ لائبریری میں ہمارے حلقہ کی طالبہ محترمہ صالحہ خاتون محمد رضا کے اعزاز میں منعقد کیا گیا۔

صالحہ خاتون نے ممبئی یونیورسٹی کے بی۔ اے گریجولیشن امتحان میں شریک ہونیوالے تمام طلباء میں اوّل نمبر حاصل حاصل کر کے شاندار مثال قائم کی ہے۔ جلسہ کی صدارت انجمن کے صدر جناب علی میاں عبدالغنی کالگے نے کی اور ایڈوکیٹ ہائی کورٹ اور نوٹری مہاراشٹر اسٹیٹ جناب عباس محمود ہیاؤکر نے بحیثیت مہمان خصوصی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

انجمن کی جانب سے گلہائے عقیدت کے ساتھ تعلیمی اعزاز نقد (پانچ ہزار روپے) صالحہ خاتون کو پیش کیا گیا۔

(مرسلہ: طیّب حسین میاں سرنگ)
(اعزازی نائب سکریٹری)

کرکٹر عبدالمعید کو ٹرافی

کوکن کے سپوتوں نے خلیج میں ملازمت کر کے جہاں اپنے ملک کے کثیر زرِ مبادلہ سے فائدہ پہونچایا ہے وہیں کھیل کود میں بھی حصہ لے کر قوم و ملک کا نام بھی روشن کیا ہے۔

کرکٹر عبدالمعید عبدالرحمٰن وسواگ انہیں میں سے ایک ہیں۔ جو کرکٹ میں بہترین کارکردگی کی بناء پر اپنا ایک مقام رکھتے ہیں۔ تصویر میں Hempel Paints کے آرگنائزر سے ٹرافی حاصل کرتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔۔۔

مہمانِ خصوصی ایڈوکیٹ عباس محمود ہیاؤکر صالحہ خاتون کو تعلیمی انعام پیش کرتے ہوئے

نقش نواز

نقش کوکن کو مالی بحران سے نکالنے کے لئے نقش کوکن کی شرح خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔ درون ہند سالانہ خریداری سو روپے سے بڑھا کر ایک سو پچیس روپے اور اسی طرح (Donor) معطی خریداری کی شرح ۵۰۰ روپے مقرر کی گئی ہے۔ یہ اضافہ ناگزیر تھا۔ ہمیں امید ہے کہ نقش کوکن کی افادیت کے پیش نظر ہمیشہ کی طرح نقش نوازی کا ثبوت دیا جائے گا۔ اس ماہ جن خریدار حضرات نے اپنے زر تعاون سے نوازا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ادارہ ان تمام حضرات کا شکر گزار ہے۔

ڈونر ممبر

جناب ایچ اے خانزادہ 500/-

ڈاکٹر اشفاق احمد ٹھاکور 500/-

ڈاکٹر ایس آئی قاضی 500/-

جناب ابو صالح انصاری 1000/-

جناب جے اے بہاردے 1000/-

(اس میں -/500 روپے ڈونر ممبر شپ اور -/500 روپے ان کی جانب سے چار سالانہ عمومی خریداری کی رقم شامل ہے۔)

جناب عبدالاحد ساز 500/-

جناب احمد علی قاضی 500/-

مندرجہ بالا حضرات کے اسمائے گرامی جولائی کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔

ارمار برادرس پرائیویٹ لمیٹیڈ 500/-

ڈاکٹر نصیر داوے 500/-

جناب اے آر ایچ لالہ 500/-

کیپٹن جے ایم پاٹنکر 500/-

جناب محمد ابراہیم مقری 500/-

جناب عبدالرزاق قادر دینگنکر 500/-

پروفیسر حاجی میاں کلانیا 1000/-

(اس میں ۵۰۰ روپے ڈونر ممبر شپ اور ۵۰۰ روپے ان کی جانب سے چار سالہ عمومی خریداری کی رقم شامل ہے)

جناب امتیاز داوے 1000/-

(دو سال کے لئے ڈونر ممبر شپ)

جناب ایم ایچ باپے 500/-

ڈاکٹر این آئی بیلے 500/-

جناب حسین ایم دلوائی 500/-

جناب اے آر دلوائی 1000/-

(دو سالہ خریداری)

محمد علی سرکھوت 500/-

آر ڈی شریف 500/-

ڈاکٹر سمیرا اے لانبے 1000/-

(دو سالہ خریداری)

ڈاکٹر این آئی جولے 500/-

نثار شیخ حسین نائیک 500/-

خلیل شیخ حسن نائیک 500/-

اے رحیم ظفر خانزادہ 500/-

محی الدین بھاوے 500/-

سعید دادرکر 500/-

ڈاکٹر زید کے خطیب 500/-

حوا آر قاسم 500/-

افضل ایچ مقادم 500/-

ردگھے چیرٹیز 500/-

شاہباز خان 1000/-

(دو سالہ خریدار)

محمود نائیک 500/-

مندرجہ بالا حضرات کے اسمائے گرامی اکتوبر کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔

جناب اے حمید داؤد صاحب ٹول 500/-

نسیمہ ظہور پیش امام 500/-

ڈاکٹر شہناز شیخ 500/-

ہمدرد خریدار

(سالانہ -/250 روپے)

محترمہ فریدہ اسمٰعیل موڈک 250/-

جناب عبدالمجید کرتے 250/-

ایڈوکیٹ اے رحمٰن وائی قاضی 250/-

محترمہ دلشاد آئی قادری 250/-

جناب شوکت جی ایم جلال 250/-

جناب اسلم سعید جلال 250/-

جناب مشتاق اے حاجتے 250/-

بیرون ہند

(سالانہ ۵۰۰ روپے)

فہمیدہ فیاض نورے (بلیک برن) 500/-

محمودہ ہادی (یو کے) 500/-

راحلہ حنیف تانبے لندن 500/-

شادی خانہ آبادی

ماہنامہ نقش کوکن کے اکاؤنٹنٹ اور سرکولیشن منیجر اور جناب علی وزیر صالح صاحب متوطن پاؤس، ضلع رتناگری کے صاحبزادے ندیم صالح کا عقد مسعود عباس قاسم بیبل (ابا جی) کی صاحبزادی رخسانہ بیبل کے ساتھ ۳۱ اکتوبر ۹۹ء بروز اتوار صبح ۱۱ بجے واڑی بندر مسجد میں ہوا۔ بعد نکاح روزیری ہائی اسکول میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں نقش کوکن کے مدیران و اسٹاف ممبران کے علاوہ دوست و احباب نے بھی شرکت کی۔

موصوف گزشتہ ۸ سالوں سے نقش کوکن سے وابستہ ہیں اور نہایت ہی احسن طریقے سے سرکولیشن کا کام انجام دے رہے ہیں۔ ادارۂ نقش کوکن کے تمام اسٹاف و ممبران دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو ہمیشہ شاداں و فرحاں رکھے۔ آمین

(ادارہ)

کوکن کے معروف ہزل گو شاعر کو صدمہ

معروف ہزل گو صبا شیخانی کو صدمہ

کوکن کے معروف ہزل گو شاعر جناب صبا شیخانی کی ہمشیرہ خورشید محمد خانزادہ (عرف چھوٹی بی) مقیم دربار روڈ مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ ۲۲ر ستمبر ۹۹ء کی شام مختصر علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئیں۔

سید ابوطالب کے کنبے کو صدمہ

جناب ابوطالب العیدروس مرحوم کی اہلیہ محترمہ ممتاز بیگم ساکن مروڈ جنجیرہ ۱۵ر ستمبر ۹۹ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئیں۔

مرسلہ۔ حسن میاں خانزادہ

پروفیسر انور ظہیر خان کا انتقال

اپنی پہلی کتاب "مت سہل ہمیں جانو" سے ہندوپاک میں شہرت حاصل کرنے والے ممبئی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو اور مہاراشٹر کالج کے سینئر لیکچرار پروفیسر انور ظہیر خان کا ۳ر اکتوبر ۹۹ء کی صبح حرکتِ قلب بند ہو جانے سے کرلا میں واقع ان کی رہائش گاہ پر انتقال ہو گیا۔

زین الدین باغکری نہیں رہے

مجگاؤں ممبئی کے معروف سماجی کارکن، کارخانہ دار اور ٹرانسپورٹ کنٹریکٹر جناب زین الدین باغکری متوطن کولتھرا ضلع رتناگیری جمعہ ۸ر اکتوبر ۹۹ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے راہئ عدم ہو گئے۔

مرحوم نقش کوکن کے آغاز سے ہی اس کے ہمدردوں میں شامل تھے۔ منکسر المزاج اور سبھوں کے دکھ درد میں کام آنے والے انسان کی رحلت ناقابل تلافی نقصان ہے۔

بلٹز کے سابق کالم نگار ایم ایس کرشنا نہیں رہے

مشہور فلمی صحافی اور ہفت روزہ بلٹز کے سابق کالم نگار ایم ایس کرشنا ۲۸ر ستمبر ۹۹ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے فوت ہو گئے۔ وہ ۴۲ سال کے تھے۔ ریٹائر منٹ کے بعد وہ فری لانس جرنلسٹ کی حیثیت سے مختلف فلمی رسائل واخبارات میں کالم لکھا کرتے تھے۔

انگلستان سے موصولہ موت کی خبر

محترمہ حلیمہ بی بی المرحوم عباس بزہ متوطن مہندری تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ۔ مقیم لسٹر انگلینڈ ۲ر ستمبر ۹۹ء کو اپنے وطن میں زیر تعمیر مکان کو دیکھنے گئیں تھیں کہ ۸ر ستمبر ۹۹ء قضائے الٰہی سے ۲۷ سال کی عمر میں وہیں رحلت فرما گئیں۔

مرسلہ۔ ابراہیم بغدادی

محمد علی مقدم کو صدمہ

NKTF کے اولوالعزم ساتھی اور جدہ سعودی عربیہ میں کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی کے لائبریرین جناب محمد علی مقدم کے عمّ محترم (جناب ایچ بی مقادم مرحوم کے بھائی) غلام صاحب بابا صاحب مقدم متوطن ٹول ضلع رائے گڈھ جو جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ میں مقیم تھے ۲۷ر ستمبر ۹۹ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد تھے۔

علی ایم شمشی کو صدمہ

کوکن بینک کے سابق

چیئرمین اور کوکن کی معروف شخصیت جناب علی ایم شمسی صاحب کے حقیقی ماموں جناب قاسم کردیکر کا (Ex A.D.E.I.) طویل علالت کے بعد ۳۰ر ستمبر ۹۹ء کو ان کے وطن گوریگاؤں تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم شمسی صاحب کی بڑی بھابھی محترمہ رشیدہ بی عبدالرحمٰن کھیڑیکر کے والد تھے۔ پسماندگان میں مرحوم کے فرزند جناب عبدالمجید کردیکر کوکن بینک میں برسر ملازمت ہیں اور گوریگاؤں کی فلاحی تنظیم اردو ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر ہیں۔

الحاج محمد یوسف صدیقی رحلت فرماگئے

• پونے کی بزرگ و معروف شخصیت الحاج محمد یوسف صدیقی ۴ر اکتوبر ۹۹ء کو اس جہانِ فانی سے رحلت فرماگئے۔ مرحوم نے سماجی و تعلیمی میدان میں اپنی بے لوث خدمات کی بنا پر منفرد پہچان بنالی تھی۔

مرحوم اردو ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن پونہ کارپوریشن اردو مدارس کے سابق صدر ابراہیم ہارون جعفر ایجوکیشن ٹرسٹ کے سابق چیئرمین اور مسلم بینک میں تقریباً ۱۵ سال بحیثیت ڈائریکٹر اور ۳ مرتبہ وائس چیئرمین رہ چکے ہیں اور لیڈی ہوابی گرلز ہائی اسکول اور پونہ اسلامیہ اردو پرائمری اسکول کے ٹرسٹی تھے۔

مولانا رضوان ندوی کا سڑک حادثے میں انتقال

۴ر اکتوبر ۹۹ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ممتاز عالم دین مولانا محمد رضوان ندوی صاحب کا ایک سڑک حادثے میں انتقال ہوگیا۔

واحد صاحب کو صدمہ

فجدار ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج دہور (مہاڈ) ضلع رائے گڈھ کے ریٹائرڈ اسٹیٹ ایوارڈ یافتہ پرنسپل جناب این اے واحد کی بڑی بھانجی ان کے وطن کرنول (آندھرا پردیش) میں ۱۰ر اکتوبر ۹۹ء کو حرکتِ قلب بند ہوجانے سے انتقال کرگئیں۔

جے گڈھ کے قاضی خاندان کو صدمہ

جے گڈھ ضلع رتناگیری کے ۳۲ سالہ نوجوان یوسف ابراہیم قاضی کا ۳ ستمبر ۹۹ء کو کنڈال کے نزدیک بمبئی گوا ہائیوے پر کار حادثے میں انتقال ہوگیا۔

شریکِ غم۔ اے اے باوڑے، ریڈیو آفیسر جے گڈھ

جناب حسن میاں واویکر کا انتقال

جوئی کمبلہ میں سکونت پذیر جناب حسن میاں واویکر کا ۳۰ر ستمبر ۹۹ء کو حرکتِ قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔ مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ قلمکار اور ہمدرد جناب سعید ٹولکر اور جناب انجم عباسی کے قریبی رشتہ دار تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کے دو بیٹے جناب عبدالمناف اور جناب محمد رفیق گلف میں ملازمت کرتے ہوئے گاؤں کی فلاح و بہبود میں حصہ لیتے ہیں۔

جناب شوکت باوا صاحب نہیں رہے

مہسلہ ضلع رائے گڈھ کی ایک معزز شخصیت جناب شوکت باوا صاحب ۳ر اکتوبر ۹۹ء کو حرکتِ قلب بند ہوجانے کے سبب داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم نے والد کے انتقال کے بعد اپنے چھوٹے چھوٹے

بھائیوں کی بڑی تنگدستی کے عالم میں سخت محنت اور مشقت سے پرورش کی اور انہیں اس قابل بنادیا کہ وہ اپنے خانوادے کے ذمہ دار بن سکیں۔ شوکت باوا صاحب بڑے خلیق اور ملنسار تھے ان کی رحلت نے پورے مہسلے میں صفِ ماتم بچھادی۔

رشیدہ قاضی کو صدمہ

انجمن اسلام باندرہ کی سابق پرنسپل رشیدہ قاضی کی جواں عمر بھابھی نگار پرویز ملا (دختر عبدالعزیز بولنجکر) ساکن بھیونڈی کا ۲/اکتوبر ۹۹ء کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔

سید غفران احمد کو صدمہ

ٹھاکور واڑی سندھو درگ کے ابراہیم بابا ٹھاکور ہائی اسکول کے صدر مدرس جناب سید غفران احمد کے والدِ محترم جناب شبیر حسن کا ان کے وطن اعظم گڑھ (یوپی) میں ۲۳/اکتوبر ۹۹ء کو ۹۰ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ اراکین اسکول، اسٹاف ممبران اور تمام طلباء اپنی دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مرسلہ۔ رشید احمد انصاری

شمس الدین سولکر کو صدمہ

مجگاؤں ڈاک لمیٹیڈ کے جناب شمس الدین ابراہیم سولکر (متوطن کاتلی، رتناگیری) کا فرزند فیصل (عمر ۵ سال) طویل علالت کے بعد ۱۴/اکتوبر ۹۹ء کو اندھیری ورسوا میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گیا۔

شریک غم۔ مبین عبداللطیف حاجی

تنزانیہ کے سابق صدر نریرے چل بسے

تنزانیہ کے سابق صدر جولیس نریرے کا لندن کے ایک اسپتال میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔ بی بی سی کے مطابق اسپتال میں ان کا کینسر کا علاج ہو رہا تھا ۷۷ سالہ مسٹر نریرے اس سال ستمبر میں لندن کے اسپتال میں داخل کئے گئے تھے۔

حاجی عبدالسلام راول کو صدمہ

ممبرا کوسہ کی مشہور شخصیت اور نشیمن بلڈرس کے پروپرائٹر حاجی عبدالسلام راول کی والدہ محترمہ حوابی محمد اسحٰق راول کا ۱۳/اکتوبر کی شام قبل نماز مغرب انتقال ہوگیا ان کی عمر ۸۵ سال کی تھیں۔ مرحومہ صوم و صلاۃ کی پابند اور مخیّر طبیعت رکھتی تھیں۔ دوسرے روز کوسہ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی اس سانحہ پر ہم عبدالسلام راول اور اہل خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور مرحومہ کے ابدی سکون کے لئے دعا گو ہیں۔

شریک غم۔ سلمان ماہمی

حاجی عبداللطیف حاجی کو صدمہ

ممبرا کوسہ کی معروف شخصیت حاجی عبداللطیف حاجی (حاجی بلڈرس) کے چچا زاد بھائی فقیر محمد یوسف حاجی کا ۸/اکتوبر صبح ساڑھے نو بجے انتقال ہوگیا۔ وہ ۵۲ سال کے تھے وہ شرگاؤں (رتناگیری) کے رہنے والے تھے اور حاجی عبداللطیف کے ہمراہ کوسہ میں برسر کار تھے۔ حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔ پسماندگان میں ایک لڑکا عرفان، ان کی بیوہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے اور مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بیگم شمسی کو صدمہ

کوکن بنک کے سابق چیرمین اور کوکن ہائر ایجوکیشن کے صدر جناب علی ایم شمسی کی بیگم حمیدہ بی کے والد جناب الحاج عبداللہ کھیر ٹکر متوطن ساکی تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ کا ۲۰ر اکتوبر ۹۹ء کی صبح انتقال ہوگیا۔ مرحوم جنہیں عرف عام میں پاٹل کہا جاتا تھا۔ شمسی صاحب کے خسر ہونے کے علاوہ رشتے میں عم محترم بھی تھے۔

مرزبان پتراوالا کا انتقال

حالیہ الکشن میں نومنتخب ایم ایل اے اور کانگریس کے سینئر رکن بیرسٹر مرزبان پتراوالا کا ۲۰ر اکتوبر سنہ ۹۹ء کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔

ڈاکٹر حامد اللہ ندوی کی رحلت

ماہر اسلامیات اور لسانیات ڈاکٹر حامد اللہ ندوی کا ۱۹ر اکتوبر ۹۹ء کو سنگاپور میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے پونہ یونیورسٹی سے اردو میں بی اے اور ایم اے کیا تھا اور لائبریرین کا ڈپلومہ حاصل کیا تھا۔ بمبئی کی مشہور نقش کوکن درس گاہ انجمن اسلام سے بطور ایک استاد ان کی وابستگی رہی اس ادارے کے ریسرچ سنٹر میں بھی انہوں نے خدمات انجام دی اور پھر مہاتما گاندھی میموریل سنٹر کے ہندوستانی پرچار سبھا سے وابستہ ہوگئے۔ ڈاکٹر حامد اللہ ندوی نے بمبئی سے لسانیات پر ڈپلومہ کیا تھا اور پھر اسی موضوع پر ممبئی یونیورسٹی ہی سے پی ایچ ڈی کی اور ممبئی یونیورسٹی کے شعبۂ عربی میں بطور لکچرار خدمات انجام دیں۔ اور اسی عہدے سے سبکدوش ہوگئے۔

مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور مقبول قلم کار تھے ان کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں قطب خانہ جامع مسجد بمبئی کے اردو مخطوطات بھی شامل ہے۔

مدھو لیمیے نہیں رہے

مشہور صحافی، مجاہد آزادی اور جنتا دل کے سینئر لیڈر مدھو لیمیے کا ۲۰ر اکتوبر سنہ ۹۹ء کو ناسک کے ایک پرائیوٹ نرسنگ ہوم میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۸۴ برس کی تھی۔

انجرلہ کے پٹھان برادران کو صدمہ

انجرلہ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے اسحٰق حسن پٹھان شوگر کے مرض میں مبتلا تھے طویل علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ وہ ۴۷ سال کے تھے۔ پسماندگان میں بیوی اور ۲ لڑکے اور ۲ لڑکیاں ہیں۔ اللہ تعالٰی مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(شریک غم: ابراہیم پٹھان۔ انجرلہ)

قلمکار حضرات متوجہ ہوں!

★ اپنی تخلیقات اور مراسلات صاف، خوشخط دو سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھئے۔

★ اپنا پورا نام مع پتہ صاف تحریر کیجئے اگر ممکن ہو سکے تو انگریزی میں بھی لکھئے۔

★ اپنے روانہ کردہ تخلیقات کی نقل اپنے پاس ضرور رکھئے اور اپنی غیر مطبوعہ تخلیقات ہی روانہ فرمائیے۔

★ ناقابل اشاعت تخلیقات کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ جواب طلب امور کیلئے ۳ روپے کا ڈاک ٹکٹ ضرور بھیجئے۔

خاندان کے لئے ایک نا قابل تلافی نقصان ہے۔

مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگیری ممبئی سب کمیٹی کے سابق سکریٹری مرحوم جناب حاجی محمود مستری صاحب کے انتقال پرملال پر ایک تعزیتی پروگرام ۹ر اکتوبر ۱۹۹۹ء کو دفتر ھذا میں منعقد کیا گیا۔ جس میں کمیٹی کے تمام ممبران شریک ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد تمام ممبران نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

مرحوم محمود مستری کی یاد میں تعزیتی نشست

پروگرام کی صدارت جناب لالہ صاحب نے فرمائی۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہاکہ مرحوم اپنے والد محترم کے انتقال کے بعد انتہائی ذمہ داری سے ان کے کاروبار کو سنبھالتے ہوئے سماجی خدمات میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ ان کے دنیا سے اُٹھ جانا سوسائٹی کے لئے اور مستری

نائب سکریٹری جناب مقدم صاحب نے کہاکہ مرحوم نے سوسائٹی کے لئے جو خدمات کی ہیں وہ ہمارے لئے لائق نمونہ ہے۔ ہم پر ان کے احسانات اتنے ہیں کہ ہم اسے بھول نہیں سکتے۔ یہ ہمارے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ ہمیں محمود مستری صاحب (مرحوم) جیسا شخص ملا تھا۔ اس موقع پر سوسائٹی کی جانب سے مرحوم کی یاد میں مستری ہائی اسکول رتناگیری کو پانچ ہزار روپے بطور عطیہ دینا منظور کیا گیا۔

مرسلہ :

اے۔جی۔آئی مقدم

☆☆☆☆☆

URGENT FOLLOW-UP !

My Respected Brother / Sister, **As-salamo-alaikum**

In March 1999 I addressed a letter to all our readers, asking for their views on *Naqshe Kokan*. Sadly, the response was about 2%

1. I had mentioned that the Community journal was about to close down due to lack of financial support and the Community Trust was in the deficit for about Rupees 5 Lacs (½ million). Therefore I sought your advice whether the magazine should be terminated *or* kept alive, and if so HOW

2. We believe the magazine has, for the past 38 years, INSPIRED, AWAKENED and ASSISTED the community in more than one field
Education (*Talent Forum*), Economic (*Kokan Bank*), Social Welfare (*Rehmani Foundation and Kokan Ambulance*), Religious (*Islamic Research Foundation*) Publication like '*Taarikhe Kokan*' and Biography of *Hadrat Makhdoom Ali Mahimi (R A)* and ALSO an array of *scholars and literay figures*

3. It is heart-breaking that a magazine that has selflessly served the community for so long should be suddenly remove from it simply because of money (THOUGH THE COMMUNITY HAS NO SHORTAGE OF WEALTHY AND GENEROUS PEOPLE)

4. IF YOU SINCERELY BELIEVE (*and we hope you do*) that the magazine should be **SAVED** then please give it a helping hand in ANY MANNER as stated on the published forms herein and return it to us urgently

5. Also please say a *Du a* for our survival

Sincerely yours
(Dr) Abdul-Karim Naik (Managing Editor)

PS One *more* way of helping us is to make Photocopies of this page and the form behind and *circulate* among the community
(Please tear along the dotted line)

RESPONSE FORM

SUBSCRIPTION	ANNUAL FOREIGN	ANNUAL INDIA
☐ SPONSOR	Rs 4000	Rs 2000
☐ BENEFACTOR	Rs 2000	Rs 1000
☐ SUPPORTER	Rs 1000	Rs 500
☐ NORMAL	Rs 500	Rs 125

YOUR NAME ______________________
ADDRESS ______________________
____
____
Tel ____________ Fax ____________
Date ____________
(Please tick ✓ applicable box)

To The Managing Director,
Naqshe-Kokan

Wa-alaikumus-salaam

I sincerely believe the magazine should continue to serve the community and I would like to play my part in its survival

☐ I want to become a subscriber as a Sponsor / Benefactor / Supporter / Normal for at least ____ year/s and enclose the subscription form

☐ I have enrolled ____ subscriber/s and enclose the relevant form/s and remittance, total value Rs ______

☐ I have collected ____ advertisement/s and enclose the relevant Order form/s and remittance to the value of Rs ______

☐ I have collected donation/s and enclose a list detailing donor/s name/s and addresse/s, donation value Rs. ______

All remittance is in Cash/M O /P O /Cross Cheque/Draft No ______________________
(Official receipt should be mailed to donor/s) (TOTAL Rs ______________)

Signature ______________________

Naqshe Kokan

Urdu/English Monthly

SUBSCRIPTION FORM

43-A, Nava Nagar, M D Naik Road Near Dockyard Rly Stn Mumbai - 400 010 INDIA

(Kindly fill in the form in CAPITAL LETTERS)

SUBSCRIPTION	ANNUAL FOREIGN	ANNUAL INDIA
☐ SPONSOR	Rs 4000	Rs 2000
☐ BENEFACTOR	Rs 2000	Rs 1000
☐ SUPPORTER	Rs 1000	Rs 500
☐ NORMAL	Rs 500	Rs 125

- Sponsor and Benefactor types of Subscribers and Advertisers enable Nqshe Kokan to recover losses and to improve its standard
- Give Naqshe Kokan as A SPECIAL GIFT and delight someone ! The Gift subscription envelope will carry the sender's name label (i e A Special Gift from ____________________)
- SPECIAL REQUEST Please become a subscriber for more than one year so as to ease the administrative burden for both of us

To, Dated ____________

The Manager,

Please enrol me as a Subscriber of Naqshe Kokan I am enclosing Rs ____________ in Cash / Money Order/Postal Order/Crossed Cheque/Draft No ____________ in the name of Naqshe Kokan for ________ year/s

Name ______________________________ Tel No ____________

Postal Address ______________________________

Pincode __________ Country ________ e-mail __________ Fax __________

Enrolled by (Name & Address) ______________________________

NOTE Subscriber's Name and Address *must* be on the blank portion of the Money Order form otherwise it becomes difficult to mail your magazine,

Life Membership has been terminated

If you are kindly helping us, please make more copies of this form

In the Name of Allah Most Gracious, Most Merciful

REHMANI FOUNDATION

PUBLIC TRUST (Regn No E-7291 Bom)
13 A Nava Nagar M D Naik Rd Next to Dockyard Rly ... Mazagaon,
Mumbai - 400 010 India • Tel 3742232, 3710656 37..074 3776601

Date November 1999

Ramadaan Zakaat Lillah Donation Appeal

Assalamu Alaikum wa Rahmatullahi wa Barkatuhu

ALHAMDU LILLAH For more than 20 years Rehmani Foundation has been serving humanity at large by uplifting the downtrodden Educationally, Economically and Socially

We assist destitute ladies and needy students in academic technological and vocational fields We also conduct childcare centres (Baalwadis) family and mental health counselling and computer awareness programmes and maintain a girls orphanage and a primary school at Sayed Nagar in Pune Maharashtra State catering for the needs of poor Muslims

We collaborate with non-governmental organisations hospitals welfare and educational institutions to provide care for the needy We also organise Free Medical Camps for the poor regularly

Over the years Zakaat Lillah Donation funds managed by Rehmani Foundation have exceeded millions of Rupees thanks again to Almighty Allah s grace and the many generous donors like your goodself (We would be delighted to pass on to you the audited report of our Public Trust on request)

We undertake distribution of charity and act as *Aamil* in terms of Surah 9 Verse 60 including to relatives and the needy in outlaying areas

We pray that Almighty Allah grant you and your family the will to help less-fortunate people We sincerely believe that handouts are not an effective means of assistance and instead promote self-sufficiency and thereby retain the human dignity of the needy

With Best Wishes on the auspicious occasion of Ramadaan and Eid

DR ABDUL-KARIM MOHAMMED NAIK
MBBS LCGP(Bom) FIPS MWFMH(USA) Ph D(Toronto)
Managing Trustee

ISMAIL NOORMOHAMMED PATNI
B Com(Hons) LLB Inter ICWAI
Executive Trustee

The parable of those who spend their substance in the way of Allah is that of a grain of corn it grows seven ears and each ear has a hundred grains Allah gives manifold increase to whom He pleases " (HOLY QURAN 2 261)

Under section 80G the Income Tax Act 1961 Your Contribution will be exempted from Income Tax in India
(No DIT(E)BC 80G CIT-668-R INS 22076/1702 96-97 valid upto 31-03-2002)

Please accept my contribution to be used for the following causes -

Name ______________________ Zakaat Rs __________

Address ______________________ Lillah Rs __________

______________________ Donation Rs __________

Telephone __________ Fax __________ Total Rs __________

Kindly send your crossed Cheques M O D D in favour of REHMANI FOUNDATION

PS Mumbai and its suburban residents may telephone our co-ordiator to collect their charity

Ali (Lucknow) on October 17,1999

Shazia d/o Principal Amjad Ali got married to **Shahnawaz** s/o Mr Shaikh Aijazuddin on October 31 1999

Durr-e-Shehwar d/o Mr Abu Asim Azmi, president Samajwadi Parti, Mumbai got married to **Meraj Ahmed** s/o Mr Shamim Ahmed Shaikh on November 2, 1999

Manzar s/o Late Abbas Marne, **Mushtaque** s/o Yunus Marne, **Nasir** s/o Tahir Marne, **Rizwana** d/o Mr Tahir marne are getting married to **Irfana** d/o Mr Tahir Marne, **Shabana** d/o Tahir Marne **Tabassum** d/o Late Abbas Mane & **Arif** s/o Abdul Rehman Fodkar respectively on November 11 1999

Grant medical centre of pathology

Grant Medical Centres institute of paramedical sciences was started in June 1996, with the purpose of training the students of the community The institute so far has faired well in its aim The Institute has trained students from SSC, HSC, B Sc , M Sc and BHMS The courses are being run on reasonable fees The institute is well equipped with trained staff Those who are interested in doing DMLT can contact on Tel 546 5771

JINNS, JAADOO & JINX .. Imaginary or real?

Whatever the truth, these strange things are believed in by the majority of people as *real* And though apparently beyond explanation or reason, the truth is that they run and ruin the lives of individuals and entire families - mentally, physically, spiritually and financially Probably billions have died believing and billions more live believing that these mysterious things have miraculous powers and influence their lives!

Kays & Associates submitted a questionnaire to individuals and institutions in the medical, social welfare and spiritual fields, and also to university scholars and laymen Their response revealed some startling information on ***evil spirits*** and black magic A) The public in general believes (the female more so) that evil spirits exist and really affect people B) Major religions accept its existence (though some respondents qualified it as not the true principles of religion, but innovations and ancient superstitions) C) Most religious priests /practitioners (1) accept it, (2) tolerate it, (3) do not discourage it strongly enough D) Some priests practice it for gain

There are four recorded viewpoints among Muslims Among the intellectuals A) The ***Jinn*** species was a creation of fire long before mankind was created of clay, and is now extinct B) Ethereal beings/force/energy not visible to the naked eye and having no influence on man as man is created superior (C) Same definition as (B) but there are good and bad among ***Jinns*** and they can affect people they can be captured, put into bottles and manipulated (D) Tall, heavily-built 'uncivilized' or wild nomadic race who lived in wilderness or desert, seldom seen in settlements, hence ***Jinn*** -hidden from sight, (A'raab majority being uncivilized, as if they were another race hence 'INS' for the civilized and ***Jinn*** for the uncivilized because of the cultural difference being so vast) ***Jinns*** were deployed by Prophet Solomon (A) as workers on huge State projects (E) Average theologians/religious practitioners very few follow (B) or (D), most follow (C) (F) Average people same as (E)

Thus, essentially there are two contrasting viewpoints One believes in the power of the ***Jinn*** on man The other while not denying the possibility of ethereal beings rejects the alleged power of the ***Jinn*** as mere superstition because there is no Qur'anic injunction to this effect nor is belief in ***Jinns*** part of Islam's Articles of Faith

Discerning scholars explain that during the Jaahiliyyah (period of ignorance before the Holy Prophet) humanity was seeped in disbelief, evil and superstition They even made ***Jinns*** partners of Allah and sought their protection (Surahs 6 100, 128 37 158) The thrust of Islam emphasized rejection of all false beliefs by invoking the power of and refuge in the one and only God alone worthy of worship, and no one else The Almighty proclaims that evil has no power over man except on those who follow it (Surahs 14 22, 15 42, 17 65) The EEMAAN unshakable faith of a Muslim, begins with 'LA', rejection of all false gods Niyyat (intentionally) is his power of resolve power of the mind he himself will control, and every deed in Islam calls for this first and foremost, for everything is done Lil-laahi Ta'aala - In the service of the Almighty

Therefore, any belief in the power of any evil force should be seen as a rejection of the Power of The Almighty - an act He says He will not forgive! And refuge from anything should be sought in Him alone, Iyyaaka Na'budu Wa iyyaaka Nasta'eem - You alone we worship and to You alone we turn for help! (Surah 1 5) (Muslims say this umpteen times in their daily prayers) And He reminds those who believe in Him and follow Him Ask of Me and I will listen to your plea I am closer to you than your jugular vein! But of those you ask besides Me, they have no power at all, they cannot answer your call (Paraphrased Surah 40 60, 2 186 50 16, 35 13)

Mr. Kays, PO Box : 4664, Vereeniging 1930, South Africa

Muslims top the world's richest

Following is a list of heads of state including kings queens and presidents who are billionaires according to Forbes magazine Listings of the top 10 includes names of eight Muslim emirs sheikhs khalifas and dictators with the name of the country estimated net worth and source of wealth 1) Sultan Hassanal Bolkiah Brunai $30 billion oil gas. investments 2) King Fahd Bin Abdul Aziz Al-Saud Saudi Arabia $28 billion oil investments property 3) Sheikh Zayed Bin Sultan Al Nayhan United Arab Emirates $20 billion oil investments property 4) Amir Jaber Al-Ahmed Al-Jaber Al-Sabah Kuwait $17 billion oil investments property 5) Queen Elizabeth Britain $16 billion investments property 6) Sheikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum United Arab Emirates $12 billion oil investments services 7) President Saddam Hussein Iraq $6 billion oil son controls business 8) Queen Beatrix Netherlands $5 2 billion investments 9) Amir Hamad Bin Khalifa Al Thani Qatar $5 billion oil investments 10) President Hafez Al-Assad Syria $2 billion oil agriculture

Makkah library treasure house of knowledge

The great library at Makkah s Grand Mosque is among the most ancient libraries in the world its history dating back to the second hijri century during the era of the Abbasid Caliph Almahdi in 120 AH In ancient times the library was mainly used for the preservation of various copies of the Holy Qur an including the Othman bin Affan copy but with the passage of time the library had to move to a place outside the Grand Mosque This was done in 1375 AH

Funny isn't it ?

Funny how a Rs 10/- note looks so big when you take it to mosque, but so small when you take it to the shopping mall Funny how long it takes to serve Allah for an hour but how quickly a team plays one day of cricket Funny how long a couple of hours are spent at religious duties but how short they are when watching a movie Funny how we can't think of anything to say when we pray but don t have difficulty thinking of things to talk about to a friend Funny how we get thrilled when a soccer game goes into extra time but we complain when a sermon is longer than the regular time Funny how hard it is to read a verse in the Qur'an, but how easy it is to read 100 pages o a best-selling novel Funny how people want to get a front seat at any game or concert, but scramble to get a place at the back of the mosque, especially during Taraweeh namaz in Ramadan month Funny how we need 2 to 3 weeks advance notice to fit a religious event into our schedule. but can adjust our schedule for other events at the last moment Funny how much difficulty some people have learning a simple Islamic script well enough to tell others but how simple it is for the same people to understand and repeat gossip about someone Funny how we believe what the newspaper says. but question what the Qur an/Shariah says Funny how everyone wants to go to heaven provided they do not have to believe or to think or to say or do anything Funny is it? No it is serious business for the top floor of our body May Allah forgive us all Farheen Ahmed (fgahmad@yahoo com)

The top six growth fields

Listed below are six fields showing promise of future growth potential into the twenty-first century in a recently conducted search by the international society

Health care Technology will continue to create new breakthroughs in patient treatments Revolutions in health care will continually create new opportunities at all employment levels Robots Experts project a generation of robots that can see hear feel and obey The demand for engineers technicians installers and repair people will steadily increase Computer graphics CAD (Computer Aided Design) and CAI (Computer Aided Imagery) will be two of the fastest growing fields into the year 2000 and beyond They will revolutionise design in manufacturing fashion film and video Information technology Advances in telecommunications fibre optics mega communication mergers, and the Internet all make for an explosion of jobs in this fast-growing field Biotechnology Solving medical problems with the new technology is the new frontier into the next century Individuals with backgrounds in science, biology engineering and chemistry will have unlimited opportunities in this fields into the next century Lasers They will be used in a variety of ways ranging from health care and communications to manufacturing For individuals in this field who have laser knowledge, opportunities will remain plentiful

Inauguration of Charitable dispensary

The inaugural ceremony ceremony of AICMEUs Baba-e-Qaum charitable dispensary was held on October 16, 1999 at the hands of Mr Abu Asim Azmi Mr Sami Khatib was the guest of honour

Weddings

Dr. Sabiha Qamar Azmi d/o Mr Qamaruzzaman Azmi got married to **Syed Helal Shahid** s/o Mr, Syed Shahid

Anti-perspirant: cause of Breast cancer

In a recently conducted seminar on health the reasons of breast cancer were widely discussed It was concluded that the leading cause of breast cancer is the use of anti-perspirant What? Yes ANTI-PERSPIRANT Most of the products out there are an anti-perspirant/deodorant combination so go home and check your labels Deodorant is fine anti-perspirant is not

Heres why The human body has a few areas that it uses to purge toxins behind the knees behind the ears groin area and armpits These toxins are purged in the form of perspiration Anti-perspirant as the name clearly indicates prevents you from perspiring thereby inhibiting the body from purging toxins from below the armpits These toxins do not just magically disappear Instead the body deposits them in the lymph nodes below the arms since it cannot sweat them out This causes a high concentration of toxins and leads to cell mutations a k a CANCER Nearly all breast cancer tumors occur in the upper outside quadrant of the breast area This is precisely where the lymph nodes are located Additionally men are less likely (but not completely exempt) to develop breast cancer prompted by anti-perspirant usage because most of the anti-perspirant product is caught in their hair and is not directly applied to the skin Women who apply anti-perspirant right after shaving increase the risk further because shaving causes almost imperceptible nicks in the skin which give the chemicals entrance into the body from the armpit area

PLEASE pass this along to anyone you care about Breast cancer is becoming frighteningly common This awareness may save lives

UK Honours for Muslims

Five Muslims figured in the Queen s Birthday Honours List last month Naseem Fatima Khan for serving cultural diversity Faizur Rehman Choudry for serving community relations in Birmingham Ahmed Abdi Jama for medical service (He is assistant director facilities, Preston Acute Hospital), Hossain Rezaie for service to ethnic minority especially bread sector (He is managing director, Price Valley Foods) and Mohammad Ishaque for serving patient care (He is general medical practitioner, East Sussex), according to agencies

Dubious translations of Holy Qur'an

Prominent scholars of Al-Azhar have warned of the danger of allowing incompetent and incapable people to translate the meanings of the Holy Qur'an The scholars warned that there are some translations that leave much to be desired and must have been done by suspicious entities with the objective of marring the image of Islam Sheikh Abdul Ghani Al-Jam[illegible] told Al-Hidaya magazine which is published by Bahrain Ministry of Islamic Affairs a special session of the Islamic Research Academy for the purpose of scrutinizing translations would be held This session of the academy is expected to be attended by scholars from Al-Azhar intellectuals and scholars from other parts of the Muslim World and is expected to spell out the controls required vis-a-vis the translators particularly those of dubious backgrounds

Talking e-mails cost less than telephone calls

With the exception of professional footballers most of us can speak faster than we type So why not send voice mails by speaking into your computer rather than typing out messages? That is what Ashpool Telecom a British firm has developed with a new system called TaoTalk (www.taotalk.com) The software is free and takes about a minutes to download over a standard modem Providing you have a sound card microphone and speakers you are in business almost immediately You simply open up the Taotalk window by clicking on the icon on your desktop press the record button and talk into the microphone

The message is sent to the recipient's e-mail address The clever thing is that the recipient does not need to have downloaded the TaoTalk software to listen to the message although it does work better under the control of the software You can also hear the voice mails by phone But what is the point of sending voice messages over the internet? Why not just pick up the phone as usual? Well it is not always convenient to ring somebody and when you do ring up you often get sidetracked A short sharp voice mail saves chat time and typing time Another advantage is that it can be difficult to convey tone of voice via e-mail Voice mail enables you to make clear how a phrase should be interpreted The messages are stored on TaoTalk's central server and delivered like conventional e-mail You cannot send attachments with TaoTalk but as a simple free voice-messaging system it has a lot to offer A similar service that is grabbing the attention of increasing numbers of internet service providers including FreeServe, is SpeechMail from Vocalis, a telecoms company that specialises in the application of voice-recognition software Vocalis allows people to listen to their e-mails by phone and have them read out You can dictate replies which are then sent, as sound files, to the recipients

EDITORIAL.....

Be sure we shall test you with something of fear and hunger, some loss in goods or lives or the fruits (of your toil), but give glad tidings to those who patiently persevere. (Quran 2:155)

A sojourn to South Africa

I attended the 15th International Conference on Alzheimer's Disease International from 15 – 18 September 1999 at Johannesburg, South Africa as an Indian Delegate, on behalf of ARDSI Bombay Chapter. I also represented Indian Council for Mental Health as a Chairman, Bombay Psychiatric Society as a past President & Prince Aly Khan Hospital as a Consultant Psychiatrist. The major portion of the conference was devoted to Dementia & Alzheimer's disease.

Dementia is the term used to describe the symptoms of a large group of illnesses which cause a progressive decline in a person's mental functioning. It is a broad term which describes a loss of memory, intellect, rationality, social skills and normal emotional reactions. Best known and most feared of the dementia s is Alzheimer's Disease. This disease can occur at any age, but most commonly after 50. Symptoms occurring before 65 are designated presenile dementia of the Alzheimer's type (PDAT), after 65 it's senile dementia of the Alzheimer's type (SDAT). Correct diagnosis of Alzheimer's disease is extremely difficult as the only definite diagnosis is a post mortem biopsy of the brain.

Alzheimer's disease is characterised by the general destruction of the nerve cells in several key areas of the brain devoted to mental functions. This results in neurofibrillary tangles (tangles of nerve fibres) and plaque formation. The disease's clinical features are believed to be related to a decrease I acetylcholine which functions as a transmitting agent in the brain, although there is a general reduction in the concentration of all neurotransmitting substances.

A correct diagnosis is important : Consulting a doctor to obtain a diagnosis is critical at an early stage. A complete medical and psychological assessment may identify a treatable condition and ensure that it is treated correctly or it may confirm the presence of dementia. Such a diagnostic evaluation might include the following:
A thorough physical and neurological examination including tests of the senses and movements to rule out other causes of dementia and to identify possible medical illness which may worsen the confusion associated with dementia. Laboratory tests including a variety of blood and urine tests sometimes called a dementia screen to test for a variety of possible illness which could be responsible for the symptoms. A mental status test to evaluate the range of intellectual functions often affected by the dementia such as memory, the ability to read, write and calculate. Psychiatric assessment to identify treatable disorders which can mimic dementia such as depression, and also to manage psychiatric symptoms such as anxiety or delusions which may occur in conjunction with a dementing illness.

There is no cure for dementia and as yet no way to stop its progression. There are estimated to be 18 million people with dementia in the world. The next 25 years will see a dramatic increase in the number of people with dementia. This increase will be most marked in China, India and Latin America. Already most people with dementia live in developing countries. By 2025, over 70% of people with dementia will live in developing countries. For each of the estimated 18 million people with dementia in the world there is at least one carer and often many more. The lives of vast number of people are affected by dementia. Governments need to provide finance and support services to assist carers in their task. No government can ignore the problem of aging. An increasing number of people with dementia is an inevitable consequence of the aging of populations.

I also took the liberty to go to Cape Town to talk to Bazme Adab, Muslim Views and admirers of Naqshe Kokan, including Dr. Mahate, Mr. Noor Parker, Mr. Yusuf Mohammed and his father Alhaj Saleh Mohammed about Naqshe Kokan problems. Thereafter, I met Dr. Abdullah Nana of Johannesburg who heads the Baitun Noor Centre and Kokni Society and the Thokan Bros. of Johannesburg. I also met another important admirer, critic and dedicated supporter of N.K. whom I consulted at length, Mr. A. Kays. He is an experienced journalist, founding Editor of Muslim News, an activist, keenly interested in Islamiyaat, research and Muslim problems. He was kind enough to discuss ways and means to upgrade N.K. If we follow his guidelines, together with your co-ordination, N.K. could Inshah-Allah be revived to become an objective community journal of International repute. I have asked Mr. Kays to take time from his busy schedule to share his views with you. You can also contact him directly at PO Box 4664, Vereeniging 1930, South Africa. Fax No. +27-16-5562521

Dr. Abdul Karim Naik

تاریخ اشاعت:۔ ۔۔۔۔۔ ۱۷ دسمبر ۹۹ء ۔۔۔۔۔
کتابت:۔ جاوید ندیم

اشاعت کا ۳۸ واں سال

ماہنامہ **نقش کوکن** ممبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹری نمبر: E 3006)

جلد نمبر ۳۸ | شمارہ نمبر ۱۲ | ماہ: دسمبر ۹۹ء

درونِ ہند سالانہ: ایک سو پچیس 125 روپے
فی پرچہ: پندرہ روپئے
درون ہند سالانہ عطیہ: پانچسو روپے
معاون خریداری: دو سو پچاس روپے
عوام کے لئے: ایک سو پچیس روپے

خلیجی ممالک، پاکستان و دیگر ممالک کے
پانچسو روپے /500 .Rs
غیر ممالک کے لئے
سالانہ عطیہ: دو ہزار روپے
معاون یا اعزازی حضرات: پانچسو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۳۲ اے ڈاکٹر ایم کری تاڈیک روڈ، جوگاونکر، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔ فون نمبر ۳۷۱۰۶۵۶ / ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت:۔ البدر پرنٹرز، بائیکلہ، ممبئی ۴۰۰۰۲۷

اداریہ

اکیسویں صدی کا استقبال

دسمبر ۹۹ء کا شمارہ حاضر خدمت ہے۔ چند ہی دنوں میں ہم بیسویں صدی کی دہلیز کو پار کرتے ہوئے اکیسویں صدی میں داخل ہو جائیں گے۔ جہاں نئی صدی کا آفتاب تازہ ہمارا استقبال کریگا وہیں موجودہ صدی کی شام اپنے دامن میں ہزاروں کہانیوں کو سمیٹے ہوئے الوداع کہے گی۔ وقت یوں ہی گزرتا رہتا ہے۔ زمانے کی یہ گردش ابتدائے آفرینش سے جاری ہے۔ زندہ، بیدار قومیں اکیسویں صدی کے استقبال میں دُنیا کی تسخیر کا سودا سر میں سمائے ہوئے اپنی اپنی صفیں درست کرنے میں لگی ہوئی ہیں، اور یہ دعویٰ بھی کیا جانے لگا ہے کہ آئندہ صدی سائنس وٹکنالوجی اور تعلیمی وثقافتی برتری کی صدی ہوگی۔ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ موجودہ صدی نے بھی سائنس وٹکنالوجی، علمی وعملی میدان میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ خاص طور سے انفارمیشن ٹکنالوجی میں سائنس نے جو کمالات دکھائے وہ ایک معجزاتی کارنامہ ہے جسے دیکھ کر عقل محو حیرت ہے۔

تعلیم آئندہ صدی کا اہم نشانہ ہوگا۔ دُنیا کے تمام ممالک تعلیمی میدان میں اپنے اپنے پرچم لہرانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں ابھی سے لگے ہوئے ہیں۔ اس صورت میں ہم اپنے لئے کیا نشانہ مقرر کرتے ہیں اور ان تمام چیلینجس کے مقابلے کے لیے اپنی صفوں کو کس طرح ترتیب دیتے ہیں یہ ہماری ذہنی بیداری اور دور اندیشی پر منحصر ہے۔ آئندہ کے لئے ہمارا لائحہ عمل کیسا ہو اور ہمارا نشانہ کیا ہو دراصل اسی پر ہمارے مستقبل کا دارومدار ہوگا۔ گزشتہ تقریباً تین دہائیوں میں بالیقین ہمارے تعلیمی فیصد میں اضافہ ہوا ہے اور ناخواندگی کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے مگر فی الواقع کیا ہم اپنی اس موجودہ صورتحال سے مطمئن ہیں ؟ یہ ایک اہم سوال ہے جو ہمیں غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔

جب یہ شمارہ آپکے ہاتھوں میں ہوگا تو رمضان المبارک اپنی تمام تر رحمتوں و برکتوں کے ساتھ ہم پر سایہ فگن ہو چکا ہوگا۔ چوں کہ یہ مہینہ صرف عبادات کے لئے ہی نہیں بلکہ تزکیہ وتجزیہ کے لئے بھی ہے، لہٰذا اس ماہ میں ہمیں اپنی گزشتہ روش کا جائزہ لینا ہوگا اور آئندہ کے لئے اپنا نصب العین کا تقرر بھی تاکہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے تحت اس مقابلہ جاتی دور میں اپنی تہذیبی وثقافتی وتعلیمی تشخص کو اگر مزید آگے نہ بڑھا سکیں تو کم از کم اس کی حفاظت ضرور کر سکیں ـــــ اس بات کو بھی ذہن نشین کرلیں کہ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ حالات کسی بات کے متقاضی ہوں اور ہمارا عمل اس کے برخلاف ہو یہ وقت کا بھی ضیاع ہوگا اور صلاحیت کا بھی اس کی مثال اس پرندے کی سی ہے جو خطرہ آتے ہوئے دیکھ کر ریت میں اپنا سر چھپا لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خطرہ ٹل گیا۔ ہمیں اپنے ارتقائی سفر میں کسی دوسرے کا مرہونِ منت ہونے کے بجائے اپنے ہی دست وبازو پر اعتماد کرتے ہوئے ترقی وسربلندی کے وہ تمام منازل طے کرنے ہوں گے جو اکیسویں صدی کا احتیاج ہوں گے تاکہ کل کا مؤرخ ہمارے نام کو نظر انداز نہ کر سکے۔ آئیے ہم اس طرح اکیسویں صدی کا استقبال کریں۔۔۔

رمضان اور ہدایت

محمد سعید علی تولگر (دبئی)

شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس

"ماہ رمضان (کے مقدس ماہ) میں قرآن کے نزول کا ... تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔"

قرآن کے نزول کا سبب : تاریخ گواہ ہے کہ قرآن کے نزول سے پہلے پوری دنیا سے ہدایت مٹ چکی تھی۔ تمام آسمانی کتابوں میں تحریف ہو چکی تھی۔

یونان کے فلاسفر افلاطون (Plato) نے ہدایت اور ... فطرت سے ہٹا ہوا مسلک یعنی تصوف (Mysticism) دنیا والوں کو دیا جس نے خون رگ ... سوچ کو منجمد کر کے رکھ دیا تھا اور اس فلسفہ ... نے انسانوں کی چلتی پھرتی دنیا کو پتھروں کی بستی ... یونان کے حکماء کی تو یہ کیفیت تھی کہ وہ اپنی اپنی ... کی خلوتوں میں نظری مسائل کی موشگافیوں میں ... مشاہدات و تجربات کی دنیا سے وہ کچھ بھی واسطہ ... رکھتے تھے۔

... ہدایت کا نام و نشان باقی نہیں تھا۔ پادریوں نے ... کے لیے انجیل کی ہدایت کو معدوم کر کے اس میں ... کر دیے تھے۔ انہوں نے عیسائی مذہب کے ... امن، محبت اور نیکی کو مفقود ... کہ عیسائی جو ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال سامنے کر دینے کی تعلیم کے مدعی تھے، اپنے مخالفین پر اس قدر انسانیت سوز مظالم ڈھاتے تھے کہ جن کے تصور سے روح کانپتی ہے۔ وحشیانہ مظالم کی یہ کیفیت تھی کہ آنکھیں نکلوانا، زبان کٹوانا، مختلف اعضاء کی قطع و برید کر دینا، سولی پر لٹکا دینا، زندہ جلا دینا، مظلوموں کو جان سے مار کر کتوں کو کھلانا یہ سب عام سزائیں تھیں۔ ان میں سب سے بڑھ کر فتنہ خانقاہیت کا تھا جس نے ان کے دل و دماغ دونوں کو بیکار کر دیا تھا۔

بھارت میں ہدایت نام کی کوئی شئے ہی باقی نہیں تھی۔ بت پرستی کا رواج عام تھا۔ پتھروں اور مٹی کی مورتیوں نیز برہموں کی اندھی پرستش کے سوا کچھ باقی نہیں تھا۔ اچھوتوں پر اونچی ذات کے لوگ یعنی برہمن بے تحاشہ مظالم ڈھاتے تھے۔ راجاؤں کو ایشور کا اوتار جان کر ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ معاشرہ میں خواتین کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ انہیں ناپاک وجود سمجھا جاتا تھا۔ ستی کی رسم عروج پر تھی۔

جزیرۂ عرب میں بھی ہدایت نام کی کوئی شئے نہیں تھی۔ قتل، غارت گری، خونریزی، رہزنی، بے رحمی، شراب خوری، قمار بازی، فحش کاری اور عریاں نگاری عربوں کے ... اخلاقی کے آئینہ دار تھے۔ بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ

دفن کرنے کا رواج تھا۔ اگر بچی تین چار سال کی ہو جاتی تو مائیں اسے اپنے ہاتھوں نہلا کر، سنوار کر اور سجا کر دفن کرنے کے لیے رسماً خوشی خوشی مردوں کے حوالے کر دیتیں اور مرد اسے زندہ دفن کر دیتے۔ غرض یہ کہ پوری زمین پر ہدایت کا نام و نشان مٹ چکا تھا اور بے رحمی اور ظلم و ستم عام تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اپنا آخری نبیؐ مبعوث کر کے اس پر رمضان جیسے مبارک و مقدس ماہ میں ہدایت کے نزول کا آغاز کیا جو صرف عربوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے انسانوں کے لیے "هُدًى لِلنَّاس" ہے۔ اس ہدایت پر عمل پیرا ہونے والے انسانوں کے لیے رمضان کے مقدس ماہ میں یہ خوشخبری دی کہ " فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لاَ هُمْ يَحْزَنُوْن٥" (البقرہ۔۳۸)

"جو انسان اللہ کی ہدایت (قرآن) کا اتباع کرے گا اسے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کسی طرح کا غم"۔ یعنی دوسرے الفاظ میں اس ہدایت پر عمل پیرا ہونے سے انسان امن اور چین سے رہے گا۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں نہ چین ہے نہ امن اور نہ سکون ہے نہ شانتی۔ یہ اس لیے کہ انسانوں نے (خصوصاً مسلمانوں نے) اس ہدایت سے منہ موڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دل میں مومنین کے لیے زیادہ ہی رحم اور کرم ہے اسی لیے اس نے ان کو جو کہ اس ہدایت کو انسانوں میں عام کرنے کے ذمہ دار تھے، آغاز ہی میں ہدایت طلبی کی دعا اس انداز سے مانگنے کا حکم نازل کیا کہ

"اهدنا الصِرَاط الْمُسْتَقِيْمَ ٥ " (سورۃ الفاتحہ آیت ۵)

"اے اللہ! ہمیں راہِ راست پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت عطا فرما" (ہمیں سیدھا راستہ دکھا)

اللہ کا رسولؐ اور آپؐ کے صحابہؓ اس ہدایت پر عمل پیرا رہے اور اس ہدایت کو لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان نفوسِ قدسیہ کی دعائیں قبول ہوئی تھیں اور آدھی سے زیادہ دنیا میں اس ہدایت کو انسانوں تک پہنچا کر امن و چین قائم کیا تھا۔ صحابہ کرامؓ کے بعد کم و بیش ایک ہزار برس سے ہم یہی دعا روزانہ متعدد بار مانگ رہے ہیں مگر وہ قبول نہیں ہو رہی ہے اور دنیا میں " لَاخَوفٌ عَلَيْهِمْ وَ لاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ" کا کہیں بھی نام و نشان نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمیں ہدایت نصیب نہیں ہے۔

چونکہ اس ہدایت کو تمام انسانوں تک پہنچانے کی ذمہ داری مومنین کو عطا کی گئی ہے۔ اس لیے تمام مومنین کا یہ فرض ہے کہ رمضان المبارک میں نازل شدہ ہدایت کو تمام انسانوں تک اور خصوصاً پنڈت، پروہت، پانڈے، پادری، پوپ اور پال تک جو کہ ہدایت سے ہٹے ہوئے ہیں اور ہر جگہ پہنچ کر پرابلم (مسئلہ) کھڑا کر کے انسانوں میں فساد برپا کرتے ہیں، پہنچائیں۔ ذرّۂ خاکِ نعلِ رسولؐ نے یہ عمل شروع کیا ہے اور الحمدللہ نتائج اچھے رونما ہوتے ہیں۔ آیئے ہم سب اللہ کی ہدایت کو تمام انسانوں تک پہنچانے کی اپنی ذمہ داری پوری کریں تاکہ ہمارے صوم و صلوٰۃ کا مقصد پورا ہو اور دھرتی پر امن قائم ہو ورنہ قیامت میں ہماری سخت گرفت ہوگی۔

☆☆☆

مکہ حج کارپوریشن ممبئی
حکومت ہند اور سعودی ایمبیسی سے منظور شدہ ادارہ
گذشتہ کئی برسوں کی پُر خلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی اسناد کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل رہا ہے وہ درج ذیل ہیں۔ حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُر کیف سفر ● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔
● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف اور مسجد نبوی کے بالکل قریب سیلف کنٹینڈ کمروں والی ہوٹل جس میں ۵/۶/۷ حاجیوں کی رہائش فیملی وائز گروپ وائز ہوگی۔ نیز بلڈنگ میں لفٹ، ایئر کنڈیشنڈ، فریج، فیکس اور فون کی سہولت دستیاب ہوگی۔
● نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنے والوں کیلئے پاسپورٹ بلا معاوضہ بنا کر دیا جائیگا۔ ● جدہ، مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئر کنڈیشنڈ بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ● حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔
● خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولت موجود ہیں۔ ● اکتوبر/نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ: ● یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S. اسکیم کے تحت ہوگا۔
● ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فارن ایکسچینج کے فرق میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور ۲۰۰۰ء اکنامی کلاس Rs. 65,000
حج ٹور ۲۰۰۰ء ڈی لکس Rs. 71,000
حج ٹور ۲۰۰۰ء سپر ڈی لکس کلاس Rs. 81,000
فیملی کنسیشن عمرہ ٹور Rs. 36,000
رمضان عمرہ ٹور ۱۹۹۹ء آخری عشرہ ۱۸ روزہ سفر Rs. 47,000
رمضان عمرہ ۱۹۹۹ء-۲۰۰۰ء (پورا مہینہ) Rs. 55,000
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں۔
ضمیر احمد قادری کمپنی حج کارپوریشن
375369/3713231 3780443
خالد پرکار ٹریول ایجنسی
3446009/3442344 3428271 3436379
شکیل، شفیق، فرید
91351693
91356551
حسنین تانجی
22/3 پارسی گلی، کلیان ویسٹ
فون نمبر: 911321520
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔

بابا مدرس کی یادداشتیں

انیسویں صدی کے آخری ربع میں جب نواب سیدی احمد خان نے اپنی ریاست جزیرۂ حبشان (جنجیرہ) میں جدید تعلیم کی تحریک شروع کی تو اس میں چند شخصیتوں نے نمایاں طور پر حصہ لیا اور اس کو فروغ دینے کا کام کیا، ان میں بابا مدرس سید کمال الدین سید علی قادری کا اہم کردار رہا ہے۔

بزرگوار بابا مدرس سید کمال الدین سید علی قادری، سابق ریاست جزیرۂ حبشان کے ایک مسلمہ استاد ہو گزرے ہیں جنہوں نے ریاست میں تعلیم کی ترویج اور معاشرہ کی اصلاح کے میدان میں اپنی گہری چھاپ چھوڑی ہے۔ ان کی علمی لیاقت اور سلیقہ مندی کے بارے میں اتنا لکھنا کافی ہے کہ نواب سیدی محمد خان کے راجکمار کالج راجکوٹ میں تعلیم کے دوران بابا مدرس کو نواب صاحب کی دینی اور اردو تعلیم کیلئے اتالیق خاص مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ریاست جنجیرہ میں ایجوکیشنل انسپکٹر کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔

سید کمال الدین قادری مہسلہ میں پیدا ہوئے اور اکتوبر ۱۹۴۶ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس، اصلاح معاشرت اور قومی اداروں کی بیش بہا خدمات میں گزارا۔

بابا مدرس موصوف نے اپنی زندگی کے اہم واقعات یادداشتوں کے طور پر خود اپنے ہاتھ سے ایک بیاض میں لکھ دیئے تھے۔ ان یادداشتوں میں ان کے ذاتی و خاندانی حالات کے علاوہ ۱۸۸۰ء سے لیکر ۱۹۴۰ء تک سابق ریاست جزیرہ کے مسلمانوں کے تعلیمی

نقشل کوکن

ارتقا اور ثقافتی عروج سے متعلق بیش بہا مواد موجود ہے۔

بابا مدرس ۱۹۰۳ء میں بمبئی میں منعقدہ سر سید احمد خان کی قائم کردہ تعلیمی کانفرنس میں جنجیرہ کے ایک وفد کے ساتھ شریک ہوئے اور ریاست کے مسلمانوں کی تعلیمی بیداری کے لئے ایک تڑپ اور عملی جذبہ لے کر لوٹے۔

سب سے پہلے انہوں نے ۱۹۰۴ء میں اپنے وطن مہسلہ میں انجمن ناصر الاسلام کے نام سے ایک انجمن کی تحریک اور تاسیس میں بڑا فعال رول ادا کیا۔

دوسرے سال ۱۹۰۵ء میں شہر بوردھن میں بھی ایک انجمن کا قیام عمل میں آیا۔ اسی طرح ۱۹۰۶ء میں قلعہ جنجیرہ میں ایک اور انجمن کی تحریک اور تاسیس میں بابا مدرس نے بنیادی رول ادا کیا تھا۔

بعد ازاں ریاست کے بیدار مغز حکمراں نواب سیدی احمد خان بہادر کے حسب منشاء ریاست کے مسلمانوں میں تعلیم کے فروغ اور اصلاح معاشرت کی غرض سے ریاست کے صدر مقام مروڈ میں جہاں وہ ایک ہائی اسکول پہلے ہی قائم کر چکے تھے انجمن اسلام جنجیرہ کی تحریک مذکورہ بالا تینوں انجمنوں کے انضمام کی صورت میں شروع ہوئی۔ بابا مدرس اس تحریک کے ہراول دستے میں تھے

اور نہ صرف ۱۹۱۰ء میں انجمن اسلام جنجیرہ کی تاسیس میں نہایت فعال رول ادا کیا بلکہ اسلامیہ بورڈنگ ہوس مروڈ کے اولین سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے اپنی خدمات بھی پیش کیں۔ ان یادداشتوں میں انجمن اسلام جنجیرہ کی تحریک، تاسیس اور ریاست کے مسلمانوں میں تعلیمی بیداری کا شعور پیدا کرنے سے متعلق بیش بہا معلومات موجود ہیں۔

اس سے قبل جناب ابراہیم احمد سندیلکر صاحب نے ایک مفصل مضمون میں بابا مدرس سید کمال الدین قادری کی زندگی کا ایک خاکہ پیش کیا تھا جو نقش کوکن کے ماہ مئی جون ۸۸ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا۔۔۔۔ بابا مدرس کی ان یادداشتوں کو ایک مربوط سلسلے میں پرو کر کتابی صورت میں شائع کرنے کی جدّوجہد جاری ہے۔ اُمید ہے کہ مذکورہ یادداشتیں ترتیب سے مزیّن ہوکر کتابی صورت میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر بہت جلد شائقین تک پہنچائی جائیں گی۔ سردست ہم بابا مدرس کا وہ عالمانہ اور بصیرت افروز خطبۂ صدارت جو انہوں نے ۱۹۳۰ء میں انجمن اسلام جنجیرہ کے سالانہ اجلاس عام منعقدہ مروڈ میں دیا تھا افادۂ عام کی خاطر پیش کرتے ہیں۔

خطبۂ صدارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَحْمَدَ مُجْتَبٰی مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اَمَّا بَعْدُ! معزز حضرات! جمیع احباب و برادرانِ عزیز! حاضرینِ جلسہ! السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ!

رہے سدا خوشحال انجمن نتِ نت پھولا پھلا کرے
کی اسلام کی اس نے حمایت اللہ اس کا بھلا کرے
جو اس کا حاسد ہو ہردم، حسد کی آگ میں جلا کرے
اللہ اس کا رہے محافظ رد اس کی ہر بلا کرے

محترم بزرگان و عزیز برادران! انجمن اسلام جزیرہ حبشان کے اس چوبیسویں سالانہ جلسہ کی صدارت کا ہے: قرعہ فال بنام من دیوانہ فتاد۔ بفضلِ خدا اس وقت جلسہ ہٰذا میں اس پیرِ گمنام ہیچمدان خاکسار کی بہ نسبت جواں ہمت، جواں سال، علم و بلاغت۔ دانشمندی و لیاقت میں بدرجہا لائق و فائق مبارک ہستیوں کی موجودگی مجھ جیسے ناکارہ و ناقابل علم و لیاقت اور عقل رسا سے معرّا۔ بوڑھے کا انتخاب یہ محض میرے خیرخواہ احباب اور آپ کل اصحاب کے حسنِ ظن کا نتیجہ ہے اور بس۔

بندہ بمصداق اَلْاَمْرُ فَوْقُ الْاَدَبِ۔ میری اس عزّت افزائی کا بصد ممنونیت تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے عہدۂ صدارت کو قبول کرتا ہے۔ یہ اس غرض سے نہیں کہ کرسئی صدارت پر رونق افروزی میرے لئے باعث شرف و امتیاز ہو، بلکہ محض اس غرض سے کہ میری اس آخری عمر میں مجھے اپنی معزز و محترم قوم کی خدمت گزاری کا ایک بار آخری موقع نصیب ہو۔ میری پیاری قوم کی خدمتگزاری کو خاکسار اپنے لئے طرّۂ امتیاز سمجھتا ہے اور باعثِ فخر۔

برادران اسلام! رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا

وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْد وَفُرْقَانِ الْحَمِیْد۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؁

ہم سب اس بات پر خدائے لایزال کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے محض اپنے لطف عمیم اور کرم عظیم سے ہم سب کو اسلام جیسی لازوال و بابرکت دولت سے مشرف فرمایا۔ اسلام عزت دارین و عظمت کونین ہے۔ اسلام ایک گہوارۂ سلامتی ہے۔ اسلام مامن امن ہے۔ اسلام ہر دو جہاں کی ترقی کا کفیل اور دنیا و آخرت کی ترقی کا کلیتہً ضامن ہے۔ اس کے اصول پاکیزہ اور انسانی آلائشوں سے منزہ ہیں، وہ ایک الہامی اور عالمگیر مذہب ہے۔ مذہب کیا ہے تفسیر حیات ہے۔ اس کی بنیاد محض تخیلات پر نہیں بلکہ عمل پر ہے اور اس مناسبت سے ہم اس کو عملی مذہب مانتے ہیں اسی مشعل ہدایت کو اپنے ہاتھوں میں لے کر قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے چار دانگ عالم میں مذہب کی روشنی پھیلائی۔ رومتہ الکبریٰ کی زبردست سلطنت کو اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ سلطنت کسریٰ کے ہزار ہا برس سے جلتے ہوئے آتشکدے اس کی ایک پھونک سے ہمیشہ کیلئے سرد ہو کر رہ گئے۔ معترضین اسلام کہتے ہیں کہ اسلام دنیا میں بزور شمشیر پھیلا ہے میں بھی کہتا ہوں کہ ہاں ضرور لیکن وہ کون سی تلوار تھی کیا وہ جو لوہے یا اور کسی دھات کی بنائی جاتی ہے نہیں ہرگز نہیں۔ ع خنجر تہذیب تھا وہ خنجر اخلاق تھا۔ مسلمانوں کی تہذیب نے اہل دنیا کو اس مذہب کا شیدائی بنایا۔ مسلمانوں کے حسن اخلاق نے دیگر مذاہب کے پیروں کو اس مذہب اسلام کا گرویدہ بنایا۔ جانتے ہو یہ تہذیب اور اخلاق ہمارے سلف صالحین میں کہاں سے آئی تھی ان کا کون صاحب تھا اور ان کا کیا ماخذ تھا؟ مذہب اسلام کی پیروی نے ان میں یہ جوہر پیدا کئے تھے۔ اسلام کی سچی اطاعت نے ان کو بادشاہ اقلیم فن بنایا تھا اور اسی کی تابعداری نے ان کو شہنشاہ زمین کر دیا تھا۔ وہ قوم جو جاہل محض تھی جس کا ہر فرد ظلم و عدوان کا ایک مجسمہ تھا۔ وہ قوم جو دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر، دنیا بھر کی برائیوں میں آلودہ تھی، جس کا ہر فرد میدان قتل و غارت کا ایک بہادر سپاہی تھا۔ اسی قوم نے مذہب اسلام سے مشرف ہوتے ہی آن واحد میں نہ صرف علم و فن کی مردہ شمع کو روشن کیا بلکہ ساری دنیا کی استادی و رہبری کا قابل رشک تمغہ حاصل کیا۔

تمدن آفریں آئین اخلاق جہانداری
وہ صحرائے عرب یعنی شتربانوں کا گہوارہ
غرض میں کیا کہوں تم سے وہ صحرا نشیں کیا تھے
جہانگیر و جہاندار و جہانبان و جہاں آرا

حضرات! اسلاف کے زریں کارنامے بآواز بلند کہہ رہے ہیں کہ دنیا بھر کی عزتیں دنیا جہان کی عظمتیں اور ساری دنیا کی شوکتیں ایک مذہب اسلام کی پیروی میں پوشیدہ ہیں، خود قرآن مجید و فرقان حمید اس کی شہادت دے رہا ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؁ اس کی دائمی بشارت ہے۔ دنیا میں تم ہی سب سے اعلیٰ رہوگے اگر تم مومن ہو۔ یورپین اقوام کی انتہائی ترقی تمہاری آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اس کی بجلی کی چمک تمہاری بینائیوں کو چندھیا رہی ہے اور تم سمجھ رہے ہو کہ بس ان کی کورانہ تقلید تمہیں معراج ترقی پر پہنچا دے گی۔ لیکن یہ سب سیمیائی

[illegible] میں نگاہ [illegible] سیاسی
[illegible] اقوام کی ترقی کا اسرار راز
[illegible] اصول کی پابندی میں مضمر ہے بقول
[illegible] کے جو ہم نے بیان کئے

وہ سب اہل مغرب نے اپنا کے جوڑے

علم و اتفاق۔ اخوت و ہمدردی۔ سیر و سیاحت۔ ہنر و تجارت۔ صبر و توکل۔ استقلال و استقامت کون سا ایسا شعبۂ زندگی ہے جس کے متعلق تمہارے مذہب نے تمہیں صاف صاف اور صریح احکام نہ دئے ہوں۔ تمام مذاہب کی کتابوں کو چھان ڈالو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایسے اصول جو تمام شعبۂ زندگی پر حاوی ہوں نہیں ملیں گے اور اگر کچھ ملے بھی تو وہ بالکل ادھورے ہوں گے۔ سلفِ صالحین کی ترقیوں کو ان اقوام نے غور سے دیکھا۔ ان کے اسباب ترقی کا مطالعہ کیا اور پھر ان پر عمل پیرا ہوئے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج ان اقوام کو تم اس دنیا میں سرخرو و کامراں دیکھتے ہو لیکن مسلمانوں نے ان اصول سے غفلت برتی۔ اسلام کی اصلی تعلیمات کو خیرباد کہا جس کا نتیجہ تم دیکھ رہے ہو کہ آج انھیں عزت کی جگہ ذلت، ثروت کی جگہ عسرت اور حکمرانی کی جگہ محکومیت نصیب ہوئی۔

سامعین محترم! کیا جس پاک مذہب کا یہ فرمان سرمدی ہو کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ جو مذہب یہ سبق دے رہا ہو کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ۔ اس کے پیروؤں کی علم سے بے پروائی قابل صد ہزار افسوس نہیں ہے؟ جس مذہب کی کتاب تمہیں یہ سبق دے رہی ہو کہ دیکھنے والے اور نہ دیکھنے والے برابر نہیں ہیں۔ تاریکی اور روشنی نہیں [illegible]۔ جاننے والے اور نہ جاننے والے یکساں نہیں ہیں اس کتاب پر ایمان رکھنے والے۔ اس کتاب کو پڑھنے والے اگر علم سے غفلت کریں تو کیا یہ بات خداوند کریم کے نزدیک ناپسندیدہ نہیں ہے؟ ہے اور یقیناً ہے۔ جس مذہب کے رسول نے طالبعلموں کی سیاہی کو شہیدوں کے خون پر ترجیح دی ہو۔ اگر اس مذہب کے نام لیوا علم سے ناآشنا ہیں تو یہ بدبختی کی دلیل نہیں ہے تو کیا ہے؟ جس قوم کے اسلاف کا یہ حال ہو کہ ایک ایک کتاب سینکڑوں بار پڑھ کر بھی ان کو تسکین نہ ہوتی ہو۔ قید خانوں میں ان کو بغیر علمی شغف کے چین نہ آتا ہو۔ ایک ایک مسئلہ کے حل کیلئے سینکڑوں میل کا سفر پاپیادہ طے کرتے ہوں ایک ایک کتاب کی تصنیف و مطالعہ میں چالیس چالیس اور پچاس پچاس برس صرف کرتے ہوں جس کی وجہ سے قوم تاج شاہی سے بڑھکر عماموں کی عزت کرتی ہو اور تخت سے زیادہ ان کو منبر خوشنما معلوم ہوتا ہو آج انھیں اسلاف کے خلاف پر کتابوں کا گھر بیٹھے پڑھنا۔ مطالعہ میں غرق ہونا علم جیسے جوہر کے لئے تکلیفیں برداشت کرنا وبالِ جان گزرتا ہو تو یہ علم سے عدم توجہی نہیں ہے تو کیا ہے؟
سامعین کرام! جس مذہب کا خدا تمام مسلمانوں کو باہم بھائی بتاتا ہو اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ جس کی کتاب کی آیت ہو، جو اتفاق کو قومی ترقی کا راز اور نفاق کو تنزل کا سبب ان الفاظ میں قرار دیتا ہو۔۔

(باقی آئندہ)

خرد سے قوتِ پرواز کی صورت کرو پیدا
مجاہد بن کے ملک و قوم میں طاقت کرو پیدا
تم اپنے خلق سے اغیار میں عظمت کرو پیدا
بلا تفریق تم سب سے [illegible] الفت کرو پیدا

روزہ

شبنم شہاب نوشیکر، ہرنئی، رتناگیری

برادران اسلام:۔ سب سے پہلے تو ہم پر نماز فرض کی گئی ہے۔ دوسری عبادت جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے وہ ہے روزہ۔ روزے سے مراد یہ ہے کہ صبح سے شام تک آدمی کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز کرے۔ نماز کی طرح یہ عبادت بھی ابتدا سے تمام پیغمبروں کی شریعت میں فرض رہی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (البقرہ ۱۸۳) یعنی "اے مومنو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو"

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ آخر روزے میں کیا بات ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کو ہر زمانے میں فرض کیا ہے؟

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ شعبان کی آخری تاریخ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا جس میں فرمایا۔ اے لوگو! ایک بڑی عظمت والا، اور برکت والا مہینہ قریب آگیا ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے۔ اور اس مہینہ کی راتوں میں تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی ایک نیک کام اپنے دل کی خوشی سے بطور خود کرے گا تو ایسا ہو گا جیسے کہ رمضان کے سوا اور مہینوں میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جو اس مہینے میں فرض ادا کرے گا تو وہ ایسا ہو گا جیسے کہ رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں ستر (۷۰) فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ اور یہ مہینہ معاشرے کے غریب اور حاجت مندوں کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے۔

"ہمدردی کا مہینہ" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ روزہ دار جن کو اللہ تعالیٰ نے کھاتا پیتا بنایا ہے، ان کو چاہیئے کہ بستی کے حاجت مندوں کو غذا کے دیئے ہوئے انعام میں شریک کریں اور ان کے لئے سحری اور افطار کا انتظام کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو اللہ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ یعنی روزہ سے اللہ تعالیٰ کا مقصود انسان کو نیک بنانا ہے اگر وہ نیک ہی نہ بنا اور سچائی پر اس نے اپنی زندگی کی عمارت نہیں کھڑی کی، رمضان میں بھی باطل اور ناحق بات کہتا اور کرتا رہا اور رمضان کے باہر بھی اس کی زندگی میں سچائی نہیں دکھائی دی تو ایسے شخص کو سوچنا چاہیئے کہ وہ آخر کیوں صبح سے شام تک کھانے اور پینے سے رکا رہا۔

دراصل غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اتنی آسانیوں کے باوجود ہم لوگ شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ کے دین سے غافل کیوں ہیں؟ ہمیں جہاں تک ہو سکے ہر وہ کام کرنا چاہیئے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہو۔ اور ہر وہ کام جس سے اللہ ناراض ہوتا ہو نہیں کرنا چاہیئے۔ رمضان کا مہینہ قریب ہے کیوں نہ ہم آج سے ہی اس بات کا عہد کرلیں کہ اپنے روزے کو صرف بھوک اور پیاس کی نذر نہیں کریں گے بلکہ اس سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ جس کے لئے روزے فرض کئے گئے ہیں محروم رہ جائیں گے۔ اللہ ہر مومن کو روزہ دار بنائے۔ اور روزے سے مطلوبہ صفات پیدا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

کاتب کی کرشمہ سازیاں

☆ڈاکٹر محمد اسد اللہ

دنیا کے عجیب و غریب تماشے دیکھ کر ہم حیران ہیں، دانتوں تلے انگلی اسلئے نہیں دباتے کہ ان پر رننگ کامینٹری کرتے ہوئے کہیں دانتوں تلے انگلی کچل نہ جائے۔ ان عجائبات کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب کاتبِ تقدیر کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ قدرت کی ستم ظریفیوں کے مظاہر یہ دنیا کے تماشے ہوں یا ان پر شاعروں اور ادیبوں کی حاشیہ آرائیاں لکھنے والا بہر حال کاتب ہے۔

اسی کے دم سے کتابیں، اسی کے قلم سے رسائل و اخبارات۔ یہ کاتب جو عرفِ خاص میں خوش نویس کہلاتا ہے، لکھنے اور پڑھنے والوں کے بیچ Sandwich بنا ہوا ہے۔ ان دونوں پاٹوں کے درمیان کچھ نقطے اور شوشے چھوڑ کر وہ ثابت باہر نکل آتا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم کاتبوں کی کرشمہ سازیوں پر لب کشائی کریں، کیوں نہ اس کی تعریف بیان کر دیں کوئی سر پھرا شاعر یا ادیب جو کاتب کے گھر کے درجنوں پھیرے لگا چکا ہو۔ یہ اعتراض جڑ سکتا ہے کہ حضرت کاتب نے آخر کون سا کارنامہ انجام دیا ہے جو اس کی تعریف کی جارہی ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ مصنفین کاتبوں کے لکھے پر پکڑے جاتے ہیں اور کبھی اپنے قلم کی لغزشیں کاتب کے کھاتے میں ڈال کر صاف بچ نکلتے ہیں۔

یہ گتھی بہر حال سلجھنی چاہئے کہ لکھنے کا کام ایک شاعر بھی کرتا ہے اور ایک کاتب بھی۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے۔ یہی سوال ہم نے مسٹر اے ٹو زیڈ، سے پوچھا تو فرمانے لگے۔

"کاتب سیاہی سے لکھتا ہے اور شاعر خونِ جگر سے"

الفاظ، و بیان کا خونِ ناحق کاتب کے سر ہے اور کاتب کی سیاہ کاریاں ادیبوں اور شاعروں کے نام لکھی جاتی ہیں۔

کسی اخبار میں ایک بک سیلر کا اشتہار چھپا تھا، دکان دار کا نام تھا ضمیرالدین کتب فروش۔ اور کاتب نے لکھ مارا "کتب الدین ضمیر فروش" اسی طرح ایک سویاں فروش پہلوان نے اشتہار میں اپنی تصویر کے نیچے لکھوایا پہلوان چھاپ سویاں۔ اور خوش نویس نے اسے سجایا اس سرخی سے "سویّاں چھاپ پہلوان" کاتبوں کے اسی اختراعی عمل کے سبب قدیم شعراء کے کلام سے نہ صرف نئے نئے معنی بلکہ نت نئے الفاظ بھی بر آمد ہونے لگے ہیں۔ اقبال کے مشہور مصرع۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

میں کاتب نے پہلے حرف۔ ع۔ کو۔ ح۔ میں بدل دیا اور اس طرح لفظ حمل ہو گیا۔ کس کی مجال ہے جو کہہ دے کہ تم نے غلط لکھا۔

ایک مشہور شعر میں کاتب نے لفظ ماضی کو قاضی لکھ کر ایک نیا مفہوم پیدا کیا ہے۔ یہ شعر من و عن قاضی صاحبان کی نذر ہے۔

یادِ قاضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

لگتا ہے اس شعر میں شادی کے دردناک سانحہ کا

بیان سمجھ کر حضرت کاتب کے مانگنے سے پہلے ہی یہ دعا قبول ہو گئی اسی لئے وہ لفظ ماضی کو بھلا بیٹھے۔ کسی جدید شعر میں یہ مصرع تھا:

سانسیں گنوا رہا ہوں مکینوں کے درمیان

کاتب نے لکھا

سانسیں گنوا رہا ہوں کمینوں کے درمیان

ایک اور مصرع تھا

صراحی کی تہہ سے حباب اٹھ رہے ہیں

اب اس میں کاتب کی نکتہ آفرینی ملاحظہ فرمائیے

صراحی کی تہہ سے جناب اٹھ رہے ہیں

چند مصارح بلا تبصرہ ملاحظہ فرمائیے

ذرا کم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

وہ آئے ہمارے سر خدا کی قدرت ہے

ہم ہی غالب پیش کر بیٹھے تھے دستی ایک دن

کاتب نہ صرف شاعروں کے کلام کو تختۂ مشق بناتا ہے بلکہ نامور شاعروں اور ادیبوں کے نام کے ساتھ بھی وہی سلوک روا رکھتا ہے۔ اسے مرزا جالب اور افتخار غالب لکھتے ہوئے کسی غلطی کا احساس نہیں ہوتا۔ یہ چاہے تو جوش ملیح آبادی کو جوس ملیح آبادی۔ بنادے۔ اقبال کو فٹبال بنا کر کھیلے۔ مجاز کو بخار لکھے اور فراق گورکھپوری کو قزاق گورکھپوری۔ میر درد کو۔ میر زرد لکھے اور چاہے تو زردہ بنادے۔ خلیل جبران کو خلیل حیران لکھنے میں اسے کوئی پریشانی نہیں۔ مظہر جانِ جاناں کو منظر خانِ خاناں بنادینا اس کے دائیں ہاتھ کا کھیل۔ اگرچہ کاتب بائیں ہاتھ سے لکھنے کا عادی نہ ہو۔

کتابت کے بعد ایک اہم مرحلہ ہوا کرتا ہے پروف ریڈنگ۔ اسے بالفاظِ دیگر کاتب کی پردہ پوشی کہا جاسکتا ہے۔ اگر اس کے بغیر کتابیں شائع ہونے لگیں تو ایک وقت وہ آئے گا کہ زبان و بیان کے تمام قوانین کھلے ہوئے پٹرول کی طرح اڑ جائیں گے۔ رسائل، اخبارات اور کتابیں پروف ریڈنگ کی چھلنی سے چھن کر نہ آئیں تو ہمارے ادبی ذوق کا ہاضمہ بگڑ جائے۔ تحریروں میں عجیب وغریب قسم کے مزے اور بدمزگیاں بیک وقت پیدا ہونے لگیں گی۔

گذشتہ دنوں ایک اخبار اور چند کتابوں کے پروف دیکھنے کے بعد ہمیں یہ محسوس ہوا کہ لکھنے کے معاملہ میں جو آزادی کاتب کو حاصل ہے وہ دنیا کے کسی قلم کار کو حاصل نہیں۔ وہ چاہے تو وزیر تعلیم کو زیر تعلیم قرار دے دے۔ یا طائف کو طوائف بنادے۔ شہرت کو شہوت قرار دے یا خلیل کو ذلیل کردے۔ محروم کو مرحوم کردے۔ مونس کو مونث اور چاندی کو باندی بنادے۔ رات کو لات کہے۔ جام کو دام، اور دام کو دُم لکھے۔ بے دام کو بے دم اور گمنام کو گلفام سمجھے، قبر کو خبر، اور تقریب کو تخریب سمجھے، کسی کو کس کرلے اور رسی کو رس۔

کاتب کو محاوروں پر بھی عبور حاصل ہے۔ منہ میں گھنگھنیاں ڈالنے کے بجائے وہ چاہے تو گٹھلیاں ڈال دے۔ اور دن دوآنی رات چونی ترقی کرے۔ اخباری خبروں میں کتابت کی غلطیوں کے عجیب وغریب نمونے نظر آتے ہیں۔ مثلاً ایک رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ "فلاں صاحب ہماری پارٹی کے نامزد امیدوار ہیں۔" لکھنے والے نے لفظ نامزد میں۔ ز۔ کا نقطہ اڑا کر ایک نیا نکتہ پیدا

کیا۔ ایک خط میں لکھا تھا "ہم آپ کے ممنون ہیں" کاتب نے لکھا "ہم آپ کے ماموں ہیں۔" ایک جملہ تھا "یہ آپ کی دھرتی ہے" کاتب نے لکھا "یہ آپ کی دھوتی ہے"

کتابت کے دوران چند مرحلے ایسے بھی آتے ہیں کہ لفظوں کی ساخت ہی کچھ ایسی ہوتی ہے کہ آپ اس سے مضحکہ خیز معنی نکالیں مگر کاتب اس کا ذمہ دار نہیں ہوتا مثلاً اس نے واضح طور پر لکھا سو رکابیاں، لیکن دونوں لفظوں کے بیچ ذرا سا فاصلہ بڑھ جانے کی وجہ سے آپ اسے کسی بدہیئت جانور کا بیان قرار دے رہے ہیں۔ اسی طرح کتابچہ کو ہم آپ کئی مرتبہ کتے کا بچہ سمجھ کر نادم ہو چکے ہیں۔

یہ تو تھا کاتب کا انتقام۔ لیکن مجموعی طور پر کاتب معصوم ہوا کرتا ہے اس لحاظ سے وہ سو فیصد غلطیاں بے خیالی میں اس سے سرزد ہوا کرتی ہیں۔ یہی بے خیالی بے نیازی، بے فکری اور کاہلی کاتبوں کے اوصاف حمیدہ ہیں جس مسودہ کی کتابت اسے کرنی ہے، اس کے تئیں اس کا عام رویہ وہی ہوتا ہے جو ایک درویش کا دنیا کے متاع فانی سے ہوا کرتا ہے۔

صفحہ نمبر ۴۳ سے آگے **اور کارواں...**

فنی مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ اسی سبب دنیا بھر سے لوگ اپنی تعلیمی اور ٹکنالوجی پیاس بجھانے کے لئے اسی شہر کا رخ کرتے تھے۔ چنانچہ انہیں دنوں کوکن کی ایک معروف شخصیت جناب اکبر علی سرگروہ، متوطن پنہالجہ، تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگیری، بغرض ٹریننگ ۱۹۴۷ء میں لنکاسٹر Lancaster انگلینڈ میں آئے۔ جس کا انتظام سابقہ نظام حیدرآباد دکن کی سِل سلک Sil Silk نامی کمپنی نے دیگر اسٹاف کے ساتھ کیا تھا۔ مگر آپ نے کسی وجوہات سے لنکاسٹر سے ۱۹۴۹ء میں لندن آکر مستقل سکونت اختیار کی۔ موصوف کو ایک نامور سوشل ورکر ہونے کے ناطے لندن کے علاقہ بیرنٹ میں دو بار کونسلر منتخب ہونے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ وہ کوکنی برادری کے فعال رکن بھی مانے جاتے ہیں۔ بعد ازاں ۱۹۶۰ء کی دہائی سے مشرقی افریقہ سے برطانوی شہریت رکھنے والے لوگ یکے بعد دیگرے آتے گئے۔

بفضل ربی فی الوقت پورے گریٹر لندن Greater London میں چھوٹے بڑے مرد، خواتین اور بچوں کی مجموعی تعداد تقریباً 3,500 ہے اور یہ امر باعثِ مسرت ہے۔ لندن کی طرح پورے انگلینڈ میں آباد کوکنی مسلم برادری کی نئی نسل (لڑکے اور لڑکیاں) ملک کے ہر محکمہ میں دیگر اقوام کی طرح بڑی سرعت سے پھیلتی اور ترقی کرتی جا رہی ہے۔ جو دراصل یہاں کی مشترکہ انگریزی ذریعہ تعلیم کا خوشگوار نتیجہ ہے۔ لہٰذا ان سبھی حضرات کو متحد و منظم رکھنے میں "ہینڈن اسلامک سینٹر"، "کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن" اور "کوکنی مسلم کمیٹی (کمکو)" ادارے سرگرم عمل ہیں۔ اول الذکر ادارہ پورے گریٹر لندن میں کوکنی مسلم برادری کا ایک منفرد اور مایۂ ناز شافعی مسلک کا واحد ادارہ ہے۔ جہاں بڑی تعداد میں لوگ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی کے علاوہ بچوں کی دینی تعلیم، اور تجہیز و تکفین کا معقول انتظام ہوتا ہے۔ نیز یہ تینوں ادارے اپنی نوعیت سے اسپورٹس پروگرام ہوں یا تعلیمی، ثقافتی اور شادی بیاہ کی تقریبات ہر سماجی مسائل کو سلجھانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

طلباء کے لئے اہم نکات

☆ماریکا سبورس

ماہرین تعلیم امتحانات کی موزونیت پر نئے سرے سے دوبارہ غور و خوض کر رہے ہیں۔ چند کی رائے ہے کہ امتحانات بچوں پر زیادتی کرنے کی ایک صورت ہے اور پرچوں کی جانچ کو بے کار قرار دینا چاہئے۔ لائف اسٹائل کی ایڈیٹر ماریکا سبورس لکھ رہی ہیں۔

☆کس طرح سیکھیں یہ ہنر ہمیں سیکھنا ہے۔

☆اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ آپ کے پاس اعادہ کرنے کے لئے اعلیٰ قسم کا مواد موجود ہے۔

☆جتنی بار بھی ان غیر فطری امتحانات میں آپ شریک ہو سکتے ہیں شریک ہو جائیے۔

☆ثابت قدمی سے جمے رہئے۔ اگر کلاس میں سمجھ میں نہ آئے یا امتحان میں اسے غلط قرار دیا جائے تو اسے نظر انداز مت کیجئے۔ بلکہ کسی سے مدد لیجئے۔ اور جب تک کہ اس پر عبور حاصل نہ ہو جائے اس کا اعادہ کرتے رہئے۔

☆ذوق کو بڑھایئے ایک اچھا معلم کسی مضمون کے سیکھنے کے لئے دلچسپی پیدا کر سکتا ہے۔ مگر شرط ہے اچھے معلم کے ملنے کی۔ اس لئے اپنے مضمون کو دلچسپ بنانے کے راستے خود ہی تلاش کیجئے۔

☆محنت کیجئے حقیقتاً محنت کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ اپنے فرصت کے اوقات میں سے کچھ وقت اپنی پڑھائی پر ضرور صرف کریں ایسا نہ ہو کہ سال کے آخر میں امتحان کے قریب پڑھائی شروع کریں۔

☆جٹے رہئے امتحانات یا زندگی کے کسی میدان میں کامیابی اس میں جٹے رہنے سے ملتی ہے اور ایس ایس سی کی ابتداء آٹھویں جماعت سے ہی کیجئے۔

☆یکسوئی اختیار کیجئے مطالعہ میں پابندی سے لگے رہئے۔ صرف امتحانات کے لئے ہی نہیں بلکہ خود کی خاطر بھی اپنے مطالعہ کی عادت اور اس کے طریقوں میں یکسوئی اور یکسانیت رکھئے۔ جوں ہی آپ کو کامیاب ہونے کا فارمولا مل جائے تو اس میں رد و بدل مت کیجئے۔

☆جدّت پسندی اور تخلیقی صلاحیت کو بروئے کار لایئے۔ اظہار کرنے سے کبھی مت گھبرایئے ایک ذہین ممتحن کو جدّت پسندی اور تخلیقی صلاحیت زیادہ متاثر کرتی ہے نسبتاً اس کے کہ درسی کتابوں کے صفحات جوں کے توں پیش کر دیئے جائیں۔

☆اگر آپ کو اس بات کا احساس ہے کہ اساتذہ یا والدین آپ کی صلاحیتوں کو ابھرنے کا موقع نہیں دے رہے ہیں تو ان سے احسن طریقے سے کہئے۔

☆اپنے تعلق سے اچھی رائے قائم کیجئے اور خود پر اعتماد رکھئے۔ اگر کوئی مسلسل آپ کو یہ کہتا ہے کہ آپ کسی کام کے نہیں ہیں ممکن ہے آپ اس پر یقین کر لیں لیکن اس کے برخلاف بھی صحیح ہو سکتا ہے۔ اس لئے انہی لوگوں کے قریب رہئے جو ہمت افزائی کرتے ہیں۔

☆سننے کی صلاحیت پیدا کیجئے اکثر و بیشتر آپ طلباء سے سنتے آئے ہیں، کہ وہ استاد سے کچھ نہیں سیکھ پاتے۔ جبکہ دیگر طلباء ان سے بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں۔ جو طلباء نہ سیکھنے کی شکایت کرتے ہیں وہ ایسے ہیں جن میں اساتذہ کو سننے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ بقیہ صفحہ نمبر ۵۲ پر دیکھیں

ہندوستان میں مسلمانوں کا موقف ☆ مولانا ابوالکلام آزاد

میں مسلمان ہوں اور فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ اسلام کے ۱۴۰۰ برس کی شاندار روایتیں میرے ورثے میں آئی ہیں۔ میں تیار نہیں ہوں کہ اس کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی ضائع ہونے دوں۔ اسلام کی تعلیم اسلام کی تاریخ، اسلام کے علوم و فنون، اسلام کی تہذیب میری دولت کا سرمایہ ہے۔ اور میرا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کروں بحیثیت مسلمان ہونے کے میں مذہبی اور کلچرل دائرے میں اپنی خاص ہستی رکھتا ہوں اور میں برداشت نہیں کر سکتا کہ اس میں کوئی مداخلت کرے لیکن ان تمام احساسات کے ساتھ میں ایک اور احساس بھی رکھتا ہوں جسے میری زندگی کی حقیقتوں نے پیدا کیا۔ اسلام کی روح مجھے اس سے نہیں روکتی بلکہ وہ اس راہ میں میری رہنمائی کرتی ہے۔ میں فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ میں ہندوستانی ہوں، میں ہندوستان کی ایک ناقابل تقسیم متحدہ قومیت کا عنصر ہوں، میں اس متحدہ قومیت کا ایک ایسا عنصر ہوں جس کے بغیر اس کی عظمت کا ہیکل ادھورا رہ جاتا ہے۔ میں اس کی تکوین (بناوٹ) کا ایک ناگزیر حامل فیکٹر ہوں۔ میں اس دعوٰی سے کبھی دست بردار نہیں ہو سکتا۔

ہم اپنے ساتھ کچھ ذخیرے لائے تھے اور یہ سرزمین بھی اپنے ذخیروں سے مالامال تھی۔ ہم نے اپنی دولت اس کے حوالے کر دی اور اس نے اپنے خزانوں کے دروازے ہم پر کھول دیے۔ ہم نے اسے اسلام کے ذخیروں کی وہ سب سے زیادہ قیمتی چیز دے دی جس کی سب سے زیادہ احتیاج تھی۔ ہم نے اسے جمہوریت اور انسانی مساوات کا پیام پہونچادیا۔

تاریخ کی پوری گیارہ صدیاں اس واقعہ پر گذر چکی ہیں۔ اب اسلام بھی اس سرزمین پر ویسا ہی دعوا رکھتا ہے۔ جیسا دعوا ہندو مذہب کا ہے۔ اگر ہندو مذہب کئی ہزار برس سے اس کے باشندوں کا مذہب رہا ہے تو اسلام بھی ایک ہزار برس سے اس کے باشندوں کا مذہب چلا آتا ہے۔ جس طرح ایک ہندو فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ وہ ہندوستانی ہے اور ہندو مذہب کا پیرو ہے، ٹھیک اسی طرح مسلمان بھی فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہندوستانی ہیں اور مذہب اسلام کے پیرو ہیں۔

بقیه صفحه نمبر۱۶ سے آگے

☆غلطیوں سے نہ گھبرائیے - بلکہ آپ سے جو بھی غلطیاں سرزد ہوں انہیں جاننے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہئے اور یہ سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ آپ نے ان کے مفہوم کو کس طرح سمجھا ہے۔ اپنی غلطیوں کی فہرست تیار کیجئے اور جن غلطیوں کی اصلاح ہو جائے انہیں کاٹ دیجئے۔

☆خامیوں کو خوبیوں میں بدلئے: اپنی خامیوں کو جاننے کی کوشش کیجئے۔ اور ان پر کام کرتے رہئے۔ ایک ڈائری رکھئے اپنی ان خامیوں کا اس میں اندراج کیجئے جن پر آپ قابو پانا چاہتے ہیں تب ہی آپ خامیوں کو خوبیوں میں تبدیل کرنے کا ہنر سیکھ پائیں گے۔

بشکریہ :— جوهانسبرگش

رشتے

☆ ابراھیم بغدادی - بلیک برن انگلینڈ

شادی شرافت انسانی کی ضامن اور افزائش نسل کا ذریعہ ہوتی ہے تاکہ دنیا میں انسانی معاشرے میں کسی قسم کی ناجائز خرابیاں پیدا نہ ہوں اور یہی ایک مقدس ذریعہ ہے جس کی بدولت تمام بنی نوع انسان ازل سے باہمی رشتوں اور ناطوں میں بندھے چلے آرہے ہیں۔ مثلاً پھوپھی زاد اور خالہ زاد بھائی، سالہ اور سالی، داماد اور بہنوی، اور ماموں زاد بھائی وغیرہ انہیں عورتوں کے وجود کے مرہونِ منت ہیں۔

پہلے بچوں کے سن بلوغ کو پہنچنے پر ان کے رشتوں کی ساری ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی تھی جسے تکمیل دینے کے لئے نہایت قریبی رشتوں یا بھائی بہنوں کی اولاد سے طے کیا کرتے تھے جسے موجودہ نسلیں "طے شدہ شادیاں" یا Arrange Marriages سے محمول کر کے انکار کرنے لگی ہیں۔ بچوں کی پسند اگر اپنی قوم اور معاشرہ تک محدود ہو تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہوگی۔ لیکن اگر خدانخواستہ یہ دائرہ معاشرے کی حدود سے بھی تجاوز کر جائے تو ہمارے لئے غور و فکر کا مقام ہے۔

کسی بھی قوم اور خطے کی اس کی اپنی جداگانہ تہذیب ہوتی ہے جس سے بچوں کو واقف کرانا بڑوں کی ذمہ داری ہوتی ہے تاکہ آگے چل کر یہ بچے ہر چمکتی ہوئی چیز کو سونا سمجھنے کی غلطی نہ کر بیٹھیں۔ ایسی ہی کچھ غلط فہمیاں ہمارے نوجوانوں میں دکھائی دینے لگی ہیں احساسِ کمتری میں مبتلا دوسروں کے مقابلے میں اپنی قوم کو جاہل اور کمتر Backward سمجھ کر شادی جیسے اٹوٹ سماجی رشتے دوسری قوموں میں کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے جو ایک بدشگون امر ہے جس کی وبا ملک کے بڑے بڑے شہروں، قصبوں سے لیکر دیارِ غیر یوروپ و افریقہ میں پھیلنے لگی ہے۔ اس کی اصل وجہ ہمارے نوجوانوں کی کج فہمی اور قوم سے بیزاری ہے۔ جن کے نزدیک اپنوں کی کوئی عزت اور توقیر نہیں ہوتی بلکہ ان کا نظریہ حیات صرف اپنا گھر، بیوی، بچے اور کچھ کھنکتے ہوئے سکوں کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ حالانکہ

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا ' اقبال

بروقت ایسے خود پرستوں کو سمجھانے کی کوشش کرنے پر وہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہونے کا دعویٰ کرنے اور غیر مذہب لڑکیوں سے شادیاں کر کے دائرہ اسلام میں لانے میں نیکی اور ثواب کا فلسفہ بیان کرنے سے نہیں تھکتے۔ بلاشبہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہونے کے علاوہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے "تمام نوع انسانی ایک امت ہیں" (سورہ ۱۹/۱۰) کا بھی اعلان فرمایا ہے تاکہ دنیا میں اپنے ہم نفس بھائیوں میں کسی قسم کی نفرت اور عداوت باقی نہ رہے مگر افسوس کہ یہ ہم نفس بھائی مذہب، اور ذات پات اور رنگ و نسل کے تضاد میں خون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ گستاخی معاف! اسلام کے ان دعویداروں میں بہت ہی کم نوجوان ملیں گے جنہوں نے کسی سیاہ فام

دوشیزاؤں سے شادیاں کرکے اسلام دوستی کا ثبوت دیا ہو، بلکہ ان کا عام رجحان اپنی ہم رنگت گندمی اور عفید گلفام حسیناؤں کے گرد گھومتا ہوا نظر آتا ہے۔ بہر حال ہماری کوکنی قوم کی روایتی ہمدردی اور فراخدلی نے بلاامتیاز دوسری برادری کی لڑکیوں کو اپنی بہوئیں اور بھابیاں بنا کر انہیں اپنے گھروں اور سماج میں عزت اور مرتبے سے نوازتے رہیں۔

انسانی بھائی چارہ کے علاوہ ارشاد باری ہے "اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تم کو مختلف قوموں، قبیلوں اور خاندانوں میں بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو" (الحجرات) چنانچہ اس آیات کریمہ کی رو سے ہماری کوکنی قوم کی بھی ایک شناخت ہے جو پورے چار اضلاع میں پھیلی ہوئی ہے۔ جن کی تہذیب و تمدن ایک منفرد مقام رکھتی ہے اور ایک وقار و عظمت ہے جو اپنے بل بوتے پر صدیوں سے خود کار اور خود کفیل زندگی گزارتے چلے آرہے ہیں۔ آبادی کے تناسب سے ان کا شمار سترہ تا بیس فیصد ہونے کے باوجود اس خطہ اراضی پر ان کی صدیوں پرانی ایک خود مختار سابقہ ریاست (جنجیرہ جنشان) بھی رہ چکی ہے۔ حکمراں طبقہ سے لے کر شعراء و ادباء تک کتنی نابغۂ روزگار ہستیاں جن کو ہر شعبۂ زندگی میں عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ غیروں کی تقلید اور بہکاوے میں آکر یہ قوم آج بری طرح الجھ کر رہ گئی ہے۔ پہلے ان میں کوئی تعصب تھا نہ مذہبی فرقہ پرستی، وہابی اور بدعتی کے جھگڑے تھے، نہ شافعی، حنفی اور اہلحدیث کے تفرقے۔ زبان و ادب کا تضاد تھا نہ کسی قسم کی تنگ نظری۔ ان کا مسلک حیات رزق حلال کی روٹی کمانا اور امن وسکون سے زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ مگر یہ سب امسار عالبا پڑوسی ملکوں اور صوبوں کی دین ہے جس سے خطے کا سارا امن وسکون، محبت اور اپنائیت خطرے میں پڑ چکے ہیں۔

کوکنی قوم کی غیرت اور خودداری باوجود ان کی غربت، جہالت اور سادگی سے زمانے نے بہت فائدہ اٹھایا۔ جن دنوں بمبئی کی تجارت اور میونسپلٹی پر بیرونی صوبوں کی اجارہ داری تھی تب قوم کے کمسن اور غریب نوجوان میمن، خوجہ، اور بنیاؤں کے گھروں میں برتن مانجھنے، جھاڑو لگانے، اور آیا کی خدمات دینے پر مجبور تھے۔ تو کوئی چلیا اور ایرانیوں کے ہوٹلوں میں گندے برتن اٹھانے پر مجبور تھے۔ تو کوئی بدنصیب پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے سمندروں کے تیز تھپیڑوں کے شکار ہو جاتے تھے۔ مگر آج حالات پوری طرح بدل چکے ہیں۔ اب یہ قوم خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے نونہالوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے پر کمربستہ ہے۔ جہالت کا مقابلہ کرنے کے لئے کوکن میں سینکڑوں کی تعداد میں پرائمری، ثانوی اسکولوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ ڈگری کالجوں سے لے کر جونیئر کالجوں کا دورہ ہے۔ جدید ٹیکنیشن، فارمنگ، ایگری کلچر کے متعدد ادارے اور یونیورسٹیاں بچوں کو زیور علم و فن سے آراستہ کر رہی ہیں۔ ان میں نوجوان لڑکے لڑکیاں یکساں تعلیم حاصل کر رہی ہیں تاکہ ہمارا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ اپنے جیون ساتھی کے لئے دوسری برادری میں رشتے تلاش کرتا پھرے۔

دشمن کو مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے

والدین کا مرتبہ

☆ ننھا مجاھد

رحمتِ عالم ﷺ کا زمانہ خیر و برکت کا زمانہ تھا ہر مسلمان دوسرے کا بھی خواہ اور ان کے سینے بغض و عناد اور حسد و کینہ سے پاک وصاف ہوتے تھے۔ چھوٹے بڑوں کا ادب و احترام کرتے اور بڑے چھوٹوں پر شفیق و مہربان ہوتے۔ کبھی کبھار آپس میں کوئی بات ہو بھی جاتی تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ کر صلح و صفائی ہو جاتی خود آقائے دو جہاں ﷺ اپنے ہر صحابی کو پیار و محبت سے دیکھتے اور ان کا بہت ہی خیال فرماتے

ایک مرتبہ ایک نوجوان صحابی کئی دنوں تک آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے تو اللہ کے رسول ﷺ نے دوسرے صحابیؓ سے دریافت فرمایا کہ فلاں صحابی کئی دنوں سے نہیں آئے کیا بات ہے؟

لوگوں نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ ان کی طبیعت بہت خراب ہے۔ یہ سن کر سرکارِ دو جہاں نے ارشاد فرمایا چلو ان کی عیادت کر آئیں جب حضورؐ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں انکی جاں کنی کا وقت ہے روح نکلنے میں بڑی بے چینی اور الجھن ہے۔ تفتیش کرنے سے معلوم ہوا کہ ان کی ماں اپنے بیٹے سے ناراض ہیں۔ تب حضور ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ لکڑی کا ڈھیر لگادو صحابہ کرامؓ نے حکم پاتے ہی لکڑیاں جمع کر دیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا اب اس میں آگ لگادو"۔ جب آگ جلنے لگی تو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اب اس نوجوان کو آگ میں جھونک دو۔ ماں نے جب یہ حال دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ کیا میرے زندہ بیٹے کو اس آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

حضور نے فرمایا "میں ایسا ہی کروں گا چونکہ اس نے تمہارے دل کو دکھایا ہے اور تمہیں ناراض کیا ہے اور تم نے ابھی تک اس کا قصور معاف نہیں کیا اس لئے اس کی روح نہیں نکل رہی ہے۔ البتہ تم اسے معاف کر دو تو موت کی تکلیف سے اسے نجات مل جائے۔"

یہ سن کر ماں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنے بیٹے کی خطا معاف کر دی۔ ادھر ماں نے اپنے بیٹے کی خطا معاف کی ادھر ان صحابیؓ کی روح پرواز کر گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا "ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے اور اس حسنِ سلوک کی توفیق کو دونوں جہان کی سعادت سمجھئے اللہ تعالیٰ کے بعد انسان پر سب سے زیادہ حق ماں باپ ہی کا ہے۔" حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ 'ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے۔' ارشاد فرمایا "ماں باپ ہی تمہاری جنت ہیں اور ماں باپ ہی دوزخ" (ابن ماجہ) یعنی ان کے ساتھ نیک سلوک کر کے تم جنت کے مستحق ہو گے اور ان کے حقوق کو پامال کر کے تم جہنم کا ایندھن بنو گے۔"

حکم ہے کہ والدین کے شکر گزار رہئے۔ شکر گزاری احسان مندی، شرافت کا اولین تقاضہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے وجود کا سبب والدین ہیں پھر والدین ہی کی پرورش اور نگرانی میں ہم پلتے بڑھتے اور شعور

پہنچے ہیں اور وہ جس قربانی بے مثل جانفشانی و انتہائی
شفقت سے ہماری سرپرستی فرماتے ہیں اس کا تقاضا ہے کہ
ہمارے سینے ان کی عقیدت و احسانمندی اور عظمت و محبت
کے جذبات سے سرشار ہوں اور ہمارے دل کا ایک ایک
ریشہ ان کا شکر گزار ہو۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے اپنی شکر
گزاری کے ساتھ ساتھ ان کی شکر گزاری کی بھی تاکید
فرمائی ہے! قرآن میں ہے " اَنِ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ"
ہم نے وصیت کی کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کے
شکر گزار رہو۔ آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ ماں باپ کا مرتبہ
کتنا بلند ہے۔ ماں باپ کا دل کبھی نہ دکھانا چاہیے ••

بقیہ پڑھائی یا تعلیم صفحہ نمبر ۲۷ سے آگے

بچے پورے پورے اسباق کیسے یاد کر لیتے ہیں۔

بچوں کو گھر کا کام بہت زیادہ دیا جاتا ہے جس کو بچے
جلدی جلدی بغیر سمجھے ہی کر لیتے ہیں۔ نہ جانے ماہرین
تعلیم کا کیا خیال ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ تھوڑا پڑھایا ہوا
جو بچوں کے سمجھ میں آجائے زیادہ پڑھانے سے تو بہتر ہوتا
ہے۔ والدین کا کام ہے کہ بچوں کی مدد کریں اور گھر کا کام
نگرانی میں کروادیں ہر نئے سبق کو ذہن نشین کروانا استاد
کا فرض ہے۔ کیا وجہ ہے کہ بعض استاد اپنے اس فرض کی
ادائیگی صحیح طرح نہیں کرتے اس مسئلے کے متعلق ایک
پبلک اسکول کی ہیڈ مسٹریس سے بات ہوئی جس سے
اندازہ ہوا کہ استاد کی اس معاشرے میں وہ قدر نہیں جو ہونی
چاہیئے۔ ان کی تنخواہ بہت قلیل ہوتی ہے اور گھریلو
پریشانیاں زیادہ۔ انکے رہنے کے لئے مناسب بندوبست
بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دیگر چھوٹے موٹے مسائل
اور پریشانیاں بھی۔ بقول انکے جو شخص ذاتی طور پر مطمئن نہ
ہو گا وہ کیسے اچھی طرح تعلیم دے سکتا ہے۔ ضرورت اس
امر کی ہے کہ حکومت اساتذہ کو کم از کم اتنی سہولیات ضرور
دے کہ وہ پوری توجہ اور لگن سے اپنے فرائض انجام دے
سکیں۔

والدین کو بھی چاہیئے کہ وہ اساتذہ کو تنخواہ دار ملازم
نہ سمجھیں۔ بلکہ ان کی عزت و احترام کریں اور اساتذہ بھی
والدین کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیں اور بچوں کے مسائل
حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب بشیر صحیح بولے کا دورۂ کوکن

نقش کوکن کے دیرینہ رفیق جناب عباس حسین سرے
کے تعاون پر نقش کوکن کے کارکن جناب بشیر صحیح بولے
متوطن بھوین نے خریدار بنانے کے لئے کوکن کا دورہ
کیا جس میں شنو تعلقہ کھیڈ میں ۲۵ اور داپولی میں
۳ حضرات نے نقش نوازی کا ثبوت دیا۔ ••

الرجی اور استھما (دمہ) کی تنظیمی ہم کا قیام

گزشتہ دنوں ہوٹل کناٹ پیلس نئی دہلی میں عمل میں آیا ہے
بمبئی کے معروف ڈاکٹر وقار شیخ صاحب کو اس تنظیم کا
ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔
چونکہ یہ خبر ہمیں ایسے وقت موصول ہوئی
ہے جبکہ دسمبر ۹۹ء کا شمارہ پریس جانے کے لئے رخت
سفر باندھ چکا ہے اس لئے اس پروگرام کی تفصیلی
رپورٹ جو ۲ صفحات پر مشتمل تھی جگہ کی قلت کے سبب
شائع نہ ہو سکی۔ آئندہ ماہ ملاحظہ فرمائیں۔ ••

غزلیں

مونس اعظمی۔ لوور نورٹلی، انگلینڈ

عنوان آنسوؤں کو بنانے لگے ہیں لوگ
یوں غم کی داستان سنانے لگے ہیں لوگ
شاید گلوں سے اوب گئے ہیں تبھی تو آج
صحنِ چمن میں خار اُگانے لگے ہیں لوگ
ایسا نہیں کہ ہاتھ ہی وجہ معاش ہوں
خنجر کی نوک پر بھی کمانے لگے ہیں لوگ
کیوں آپ نے فضول یہ الزام سر لیا
مجھ کو تو خیر یوں ہی مٹانے لگے ہیں لوگ
کرتے ہیں دوسروں کے سہارے سے زندگی
بیساکھیوں کو پاؤں بنانے لگے ہیں لوگ
کیسے نہ راستوں کی فضائیں ہوں سرخرو
اب خون کا گلال اڑانے لگے ہیں لوگ
بہرِ دُعا اٹھائے ہیں مونس نے جب سے ہاتھ
اپنی دُعا سے ہاتھ اٹھانے لگے ہیں لوگ

وفا راجے واڑی۔

زندگی اتنی کہاں ہے کہ میں واروں تجھ پر
وقت نے جتنا بچایا ہے وہ ہاروں تجھ پر
لوگ تو جل کے اٹھا لیتے ہیں پتھر لیکن
کفر ہوگا میں اگر پھول بھی ماروں تجھ پر
پھر نہیں فکر کا موسم کوئی آنے والا
عمر کے چند یہ لمحات گزاروں تجھ پر
سوچتا ہوں کہ نئے دور کے پیمانے سے
تاج کی طرح کوئی نقش ابھاروں تجھ پر

ساز بن کر تو میرے درد کے جذبات میں آ
میں وفا آج کوئی گیت پکاروں تجھ پر

حکیم فاتح سلطان شاہی۔ میلاروکو۔

سخت بارش میں بھلا رکتا ٹھہرتا کون ہے؟
ماتمی ماحول میں سجتا، سنورتا کون ہے؟
درد کے آوارہ بادل جب ہوں دل کے آس پاس
شدتِ تکلیف سے تب آہیں بھرتا کون ہے؟
میں اسی مہتاب پیکر پہ ہوں قرباں دوستو!
عشق کہتے ہیں جسے جاں سے گزرتا کون ہے؟
ہمنواو ہم نفس، کچھ بھی بتاؤ تو سہی
آنکھ کے رستے سے ہر دل میں اترتا کون ہے؟
جاں ہتھیلی پہ لئے نکلا ہوں گھر سے اے فراز
موت آنی ہے تو آئے اس سے ڈرتا کون ہے؟

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

جو کہنی بات ہو مشکل وہ آساں ہے اشاروں میں
اشاروں کی زباں تو کام کرتی ہے ہزاروں میں
چمن میں کس قدر پُر کیف مستی کا سا عالم ہے
کہ شوخی بانکپن ناز و نزاکت ہے بہاروں میں
بہک جاتا ہے دل ان وادیوں میں آج دیوانے
عجب سی مستیاں پنہاں ہیں ان دلکش نظاروں میں
محبت کا بھی یہ انجام ہوگا کس نے سوچا تھا
کہ چنوائی گئی تھی ایک معشوقہ دیواروں میں
ظہور دامن بچا کے دور رہنے میں ہے دانائی
سمجھ لو تم کہ پوشیدہ ہیں انگارے شراروں میں

★ نیتی دستا

وہ کہتا ہے

سید محمود امین متوطن کالت بچلون کی نذر

وہ کہتا ہے
محروم ہوں میں بینائی سے
احساس کی آنکھیں زندہ ہیں
افکار مرے تابندہ ہیں

وہ کہتا ہے
یہ دنیا اُجلی کتنی ہے
یہ ساگر گہرے کتنے ہیں
یہ سبز پہاڑوں کا دامن
جیون ہے تمہارا جی لو اسے
تم زہر جسے تم سمجھو ہو
یہ امرت رس ہے پی لو اسے

وہ کہتا ہے
یہ چاند ستارے، ارض و سما
ہر شے ہے تمہاری ٹھوکر میں
پتھر ہیں ہٹا دو راہوں سے
ندی ہے جو اُس کو پار کرو

وہ کہتا ہے
ہم سنتے ہیں
صدیوں سے عمل یہ جاری ہے
تہذیب بڑی ہی کاری ہے ٭٭

نقش کوکن

غزل ★ منہ پھٹ ناگپوری

صاف صاف

چائے میں ذائقہ ہو کافی اچھا
بس یہ انداز ہے صحافی سا
جب بھی آیا نیا بجٹ کوئی
بڑھ گیا اور دام ثانی سا
لیڈروں کو تو روز اوّل سے
مشغلہ ہے وفا خلافی سا
تیرے گھر کا طواف کرتا ہوں
مل گیا ہے لقب طوافی سا
نیم کی پتیاں چبائیں گے
چھوڑ کر استعمال صافی کا
کارخانے میں لگ گیا تالہ
شور تھا اُجرتِ اضافی کا
قرض کے بعد کیوں نہ ہو درپیش
مسئلہ قرض کی معافی کا

اب قلم اپنا روک لو مُنہ پھٹ
ملنا دشوار ہے قوافی کا ٭٭

★ غزالہ مرزا۔ کلیان

ایک خیال

لفظوں کے بندھن میں
آرزوؤں کے جھرمٹ میں
یہ کون لے آیا مجھے!
مایوسیوں کے بادلوں سے دور
دھنک رنگوں میں کون لے آیا مجھے
یہ کون ہے جو چپکے چپکے
کچھ کہہ رہا ہے مجھ سے
یہ کون ہے جو مجھ میں سماتا جارہا ہے
اس اندھیری رات میں کوئی نہیں ہے میرا
پھر ستارہ کون سا یہ راہ دکھا رہا ہے
میں پریشان ہوں! اس اجنبی محفل میں
یہ کون لے آیا مجھے
کون ہے؟ کوئی تو ہے!
مگر... مگر یہاں تو کوئی نہیں
فقط میں! اور محض میرا دلکش خیال ہے
جو اکثر فریب دیتا ہے میرے بے کل وجود کو

★★

ایک صاحب نے اپنے دوست سے پوچھا "کیوں بھئی یہ اخبار میں سے کیا کاٹ رہے ہو؟"
دوست نے کہا "ایک خبر ہے۔" صاحب نے پھر پوچھا "ذرا ہم بھی تو سنیں کیا خبر ہے؟" جواب ملا "خبر یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس لئے طلاق دے دی کہ وہ اس کی جیبوں کی تلاشی لیا کرتی تھی۔" "لیکن تم اس خبر کو کیا کرو گے؟" اس نے کہا "اسے میں اپنی جیب میں رکھوں گا۔"

علم دوست حضرات سے N.K.T.F کا سوال

کوکن میں اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکولوں کی تعداد ۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔ ممکن ہے اور بھی ہائی اسکول ہوں جو ہماری دانست میں نہیں ہیں۔ ہر سال ایس ایس سی کے نتائج کے اعلان کے بعد N K T F کی جانب سے تمام ہائی اسکولوں کو سرکیولر بھیجے جاتے ہیں اور ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے اسکول کے ایس ایس سی کے نتائج کی تفصیلات اور بورڈ سے ملنے والے نتیجہ کے زیروکس کے ساتھ مقررہ فارم خانہ پوری کرکے ہمیں لوٹائیں۔ اولاً تو پچاس فیصد سے کم اردو ہائی اسکول ہماری درخواست پر توجہ دیتے ہیں اور جو تفصیلات وہ روانہ کرتے ہیں وہ بھی اکثر نامکمل ہوتی ہیں۔ مثلاً فارم میں کامیاب شدہ طلبہ کی تعداد میں اور ڈسٹنکشن اور دیگر کلاسوں کے درج کردہ تعداد میں میل نہیں ہوتا، کبھی تو کلاس وائز (Classwise) تعداد بھی نہیں لکھی ہوتی بعض فارموں میں "فیصد" یا تو درج نہیں ہوتا یا غلط درج ہوتا ہے۔ غرض نامکمل اور غلط خانہ پری اور مارکس شیٹ نہ جوڑنے کی وجہ سے موصولہ معلومات کی بنا پر بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹس کا انتخاب کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اور عین وقت پر خط وکتابت یا ٹیلی فون پر متعلقہ اسکولوں سے رابطہ قائم کرکے ان سے مصدقہ معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی ہم قطعی فیصلہ کرپاتے ہیں۔ اگر ہمارے اسکول فارم کی خانہ پری کرتے وقت ذرا توجہ دیں اور فارم کے ساتھ ریزلٹ شیٹ بھی ارسال کریں تو ہم ساری زحمتوں اور تضیع اوقات سے بچ سکتے ہیں۔

امسال ہمارے سرکیولر کے جواب میں صرف ۴۳ر اسکولوں نے یعنی ۵۰ فی صد سے بھی کم اسکولوں نے نتائج کی تفصیلات روانہ کیں۔ اس عدم تعاون اور بہتیرے اسکولوں کی غیر دلچسپی کی وجہ سے ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی یہ سرگرمیاں گذشتہ ۱۵ر سالوں کی مقبولیت کے باوجود موجودہ حالات میں جاری رکھیں یا بند کردیں۔

• ہم طلبہ اور اساتذہ کی ہمت افزائی اور قدر افزائی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اگر اس طرز پر کوئی دوسرا ادارہ سرگرم عمل ہوتا تو یقیناً ہم اپنی سرگرمیاں بند کرچکے ہوتے۔ کچھ ادارے اپنے اپنے حلقے میں ضرور اس قسم کی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، مگر پورے کوکن کو مدنظر رکھ کر کوئی ادارہ اس قسم کا کام کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ لہٰذا ان نامساعد حالات میں بھی ٹیلنٹ فورم اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ فورم کے اراکین میں بیشتر معمر حضرات ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس میں کام کرنے والے جوان اراکین نے سیکنڈ لائن کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھالنا شروع کردیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ان میں ان سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی صلاحیت بھی ہے۔ لیکن تعلیمی

اداروں کی عدم توجہ اور تساہل کی وجہ سے جو صورت حال گذشتہ کئی سالوں سے چلی آ رہی ہے اس کو کس طرح روکا جائے یہ ایک اہم سوال ہے جس کا جواب اسکولوں کے سربراہوں اور منتظمین کو دینا ہے۔ اگر یہ سرکیولر ہم اسکول کے صدر مدرسین کو براہِ راست ارسال کرتے ہیں تو ہمیں اندیشہ ہے کہ اس کا حشر بھی وہی ہوتا جو بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹس کے انتخاب کے لئے مطلوبہ معلومات کے لئے ارسال کیا جاتا ہے۔ (یعنی بند لفافہ ٹیبل پر پڑا دھول کھاتا رہتا ہے)

لہٰذا ان حالات کو ہم علم دوست حضرات اور تعلیمی اداروں کے منتظمین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ خصوصاً منتظمین حضرات اپنے اپنے اسکولوں سے اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے اسکول فورم کی مطلوبہ معلومات فراہم کرتے ہیں یا نہیں۔ فورم کے تعلیمی مقابلوں میں شریک ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

منتظمین حضرات اگر یہ سمجھتے ہیں کہ فورم کی سرگرمیاں جاری رہنا ضروری ہیں تو اسکولوں کی طرف سے عدم توجہی کے رویہ کا کیا علاج ہے؟ علاج بھی انہی کے ہاتھ میں ہے۔

اس صورت حال کو بدلنے کے لئے وہ بحیثیت ایک سربراہ کے کیا مثبت اور موثر قدم اٹھا سکتے ہیں یہ جاننا ان کے لئے مشکل نہیں ہے۔

علم دوست حضرات اور اداروں کے منتظمین کے جواب کا ہمیں انتظار ہے۔

ابراھیم احمد سندیلکر

سکریٹری N. K T F

☆☆☆

ہماری پسند کا بقیہ صفحہ نمبر ۴۲ سے آگے

مندرجہ بالا اشعار میں سے پینل آف ججز نے درج ذیل شعر کو انعام کا مستحق قرار دیا۔

تھے کبھی دل میں تمناؤں کے طوفان مگر
اب تو اتنا بھی نہیں یاد تمنا کیا ہے

شعر بھیجنے والے جناب لال کوٹ ارشد حسین محمد اسحاق کونڈ یورے تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگیری کو ایک کتاب بطورِ انعام روانہ کردی گئی ہے۔

☆☆☆

نتیجہ انعامی معمہ نمبر ا

قارئین کی جانب سے کئی حل موصول ہوئے، جس میں ۷ حل صحیح نکلے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سیّد کمال سیّد عبدالکریم (سرگم کارواری) ۷/ر موہنا، انوشکتی نگر ممبئی ۹۴

۲۔ اے، اے، قاضی۔ ۸۸/ر صفیہ زبیر روڈ، ٹرین چیمبر، ناگپاڑہ ممبئی۔ ۸

۳۔ عبدالمتین محمد شفیع صوبیدار، نیگڑی، پابرہ، مہسلہ، رائے گڈھ

۴۔ اشفاق عمر کوپے، 313/16 ناتھ پائی مارگ، ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی۔ ۱۰

۵۔ زاہد عبدالرحمٰن چوگلے، گولکوٹ، چپلون، ضلع رتناگیری

۶۔ ریحانہ عبدالغنی جوانے، انڈرے چال، مہسلہ، ضلع رائے گڈھ

۷۔ عفت محمود قاضی، اپر توڑیل، مہاڈ، ضلع رائیگڈھ

قرعہ اندازی کے ذریعہ عفت محمود قاضی کے صحیح حل کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا اور انعام کے طور پر ایک کتاب روانہ کی جارہی ہے۔

الهـ ـشر

پڑھائی یا تعلیم کا کوئی قصور نہیں

☆ مسز نسیم شیخ

میری عادت تھی کہ جب بچے اسکول سے آتے تو میں ان کی جماعت کا کام ان کی کاپیوں میں دیکھتی اور معلوم کرتی کہ بچے نے اسکول میں کیا کام کیا۔ اور گاہے بگاہے اسکول جاکر ان کی پروگریس پوچھتی رہتی تاکہ میں بھی بچوں کی تعلیم میں استاد کا ہاتھ بٹا سکوں۔ بعض استاد تو میری بات سے کافی دلچسپی لیتے اور کئی ایک ناراض بھی ہو جاتے۔

ایسے ہی ایک دفعہ اپنی بچی کے اسکول کی ہیڈ مسٹریس کے پاس بیٹھی تھی کہ میں نے کہا مجھے اپنی بچی کے فلاں مضمون کے استاد کے طریقۂ تدریس اتفاق نہیں ہے حالانکہ میں نے شکایتاً نہیں کہا تھا بلکہ مقصد صرف یہ تھا کہ استاد اپنے پڑھانے کا طریقہ تبدیل کر کے کوئی دوسرا اختیار کرے جو بچوں کے ذہن فوراً قبول کرلیں۔ ہیڈ مسٹریس بہت ہمدرد اور لائق تھیں اور میں اکثر بچوں کی پڑھائی کے متعلق ان سے تبادلۂ خیال کیا کرتی تھی اور مجھے ان کے تجربہ سے کافی فائدہ بھی ہوتا تھا۔ خیر انہوں نے ہمدردی سے میری بات سنی اور بچی کو بلا بھیجا۔ بچی کے آنے پر پوچھا کہ وہ آج کل کونسے سوالات کر رہی ہے چونکہ میں نے پہلے ہی بتایا تھا کہ بچی سوال سمجھ ہی نہیں پاتی بلکہ رٹے ہوئے انداز سے سوال کئے جاتی ہے۔ لہٰذا بچی نہ بتا سکی۔ ہیڈ مسٹریس نے ضرور متعلقہ استاد سے اس چیز کے بارے میں بات کی ہوگی مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ استاد نے اس بات کا غلط مطلب لیا اور بچی کے کان مروڑ کر کچھ لڑکیوں کے سامنے باز پرس کی کہ وہ کیوں اسے بدنام کر رہی ہے

مجھے اس واقعہ سے بہت دکھ پہنچا کاش پڑھانے والے یہ سمجھ لیا کریں کہ وہ بھی غلطی کر سکتے ہیں اگر کوئی ان کی غلطی ان کو بتادے تو ناراض ہونے کے بجائے بخوشی قبول کرلیا کریں۔ ہم لوگ اکثر کہتے ہیں کہ موجودہ تعلیم اچھی نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ پڑھائی یا تعلیم کا کوئی قصور نہیں ہوتا قصور تو سارا پڑھانے کے طریقہ کا ہے صرف وہی استاد اچھا پڑھا سکتا ہے جس کو اس اہم پیشہ سے دلچسپی ہو اور وہ تیاری کے ساتھ ایسے طریقے استعمال کرے کہ وہ جماعت میں ہر بات آسانی سے بچوں کے ذہن نشین کرا سکے اور جماعت کا ہر بچہ سمجھ سکے مگر برعکس ہوتا یہ ہے کہ آج کل اساتذہ اکثر بغیر کسی تیاری کے جماعت میں پہنچ جاتے ہیں۔ بہت سے ایسے استاد بھی دیکھے ہیں جو بہت ہمدردی اور پیار سے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ ایک بار اسکول کی ایک نوعمر استانی نے بتایا کہ بچے انگریزی کے اسپیلنگ ٹھیک سے یاد نہیں کرتے اور روزانہ ماسوائے چند بچوں کے سب کے غلط ہوتے ہیں۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ روزانہ وہ ایک صفحے کے ہجے یاد کرنے دیتی ہیں۔ جس پر میں نے ان سے کہا کہ آپ دس مشکل لفظ جن کے تین حروف ہوں یاد کرائیں اور پھر آہستہ آہستہ چار اور پانچ یا زائد حروف والے الفاظ دیں اور کوشش کریں کہ کام تھوڑا دیں۔ چند ماہ کے بعد میں جب دوبارہ اس اسکول میں گئی تو اسی استانی نے میرا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ میرا بتایا ہوا طریقہ بہت کامیاب رہا اور اب بقیہ صفحہ ۲۱ پر دیکھیں

अमिन को-ऑपरेटिव्ह
ीट सोसायटी मर्यादित
डा नाका, महाड, जि रायगड ४०२३०१

شاندار اور جاندار مستقبل کی تعمیر
خوش رنگ اور خوبصورت خوابوں کی تعبیر
معاشی اور اقتصادی خوشحالی کی ضمانت
خوشگوار اور پر بہار زندگی کی مسرت

الامین
کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ

مہاڈ ۴۰۲۳۰۱ ضلع رائے گڈھ، مہاراشٹر

★ آپ اپنے سرمایہ کے مکمل تحفظ کا اطمینان چاہتے ہیں؟
★ آپ زندگی کو سچی سنوری اور مستحکم دیکھنا چاہتے ہیں؟
★ آپ ایک مطمئن اور اپٹوڈیٹ خانگی لائف رکھتے ہیں؟
★ آپ ترقی کی راہوں میں مالی اعانت کے متلاشی ہیں؟
★★ تو پھر دیر کیسی اور سوچنا کیا۔ ؟؟

فوراً "الامین کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ" ضلع رائیگڈھ میں تشریف لائیے۔ یہاں آکر آپ زندگی کی سوغات پائیں گے۔ اپنی آرزوؤں اور خوابوں کو حقیقت میں تبدیل ہوتا ہوا دیکھیں گے۔ راحت کی سانس لیں گے۔ حاصل فرمائیں گے الامین کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ ضلع رائے گڈھ کا ایک اور انسانی خدمت کا تحفہ

الامین ایمبولینس

ضرورتمند مریضوں کیلئے ہنگامی حالات میں ایمبولینس حاضر ہے۔
شیخ حسین قاضی۔ اشرف کاپڑی۔ غلام محمد پٹیل۔ آدم
(چیئرمین) (وائس چیئرمین) (منیجنگ ڈائرکٹر) (منیجر)

03 74180 (@7663471) 22186
(®7669845)

بیت اللہ میں اعتکاف کرنے والوں کیلئے خصوصی انتظام

مکمل رمضان 50 ہزار

- ممبئی۔ جدہ۔ ممبئی ڈائرکٹ فلائٹ
- گھر جیسا پرسکون ماحول، بہترین ہوٹل، لفٹ، کمرے میں فون، فریج اور حمام۔
- حرم شریف سے بالکل قریب یعنی آذان کے بعد بھی جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں۔
- ۳ وقت لذیذ کھانے، دن بھر چائے، اور مشروبات۔
- جدہ، مکہ، مدینہ ایئر کنڈیشن بسوں میں سفر۔ ■ منیٰ میں تمام خیموں میں ایئر کولر۔
- عورتوں کیلئے خواتین کی رہنمائی اور مردوں کیلئے سرور رہنما جو ذاتی طور سے مکہ و جدہ میں رہ چکے ہیں۔
- پچھلے کئی سالوں سے دیگر ممالک کے حجاج کرام بھی ہمارے ٹور میں شامل ہوتے ہیں

آپ کے خادم اسلم منتال، آصف منتال، سعید ملا (مولانا عبدالسلام تکیائی۔ فون: 3770380)

کوکن ٹور کارپوریشن

363 [illegible] FAX. 3440243 PH: 3440245/3422941
(دبئی۔ گھر کا فون) 912-324018/912-320640

(حاجی [illegible] فون: 320025) ([illegible] فون: 311085)
(حاجی [illegible] فون: 7701987 / 7703600) ([illegible] فون: 74281)
([illegible] فون: 8102485) ([illegible] فون: 51796)
([illegible] فون: 30418) ([illegible] فون: 51977)

ڈاکٹر سہیل اندلے

: مشہور سرجن ڈاکٹر اے آر اندلے کے فرزند ڈاکٹر سہیل اندلے نے حال ہی میں نفسیات کا امتحان پاس کر کے نگین داس مینشن اوپیرا ہاؤس میں پریکٹس شروع کر دی ہے۔ ان سے ملاقات کے اوقات شام ۵ تا ۷ بجے۔ فون: 384126

نقشۂ کوکن

یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ تعلقہ کھیڈ کھاڑی پٹیوں سے گھِرا ہوا ہے ان کھاڑیوں کے دامن میں مسلم سماج کی بڑی گنجان آبادی ہے۔ گاؤں گاؤں نئے راستے تعمیر کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے لانچ یا کشتی کے ذریعے دابھول کھاڑی سے کیا جانے والا سفر اب کم ہو گیا ہے۔ اس کے باوجود اس کھاڑی پٹیوں میں رہنے والے لوگوں کے مسائل اب بھی اتنے ہی سلگتے ہیں جتنے پہلے تھے۔ کھاڑی پٹی کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر ان میں بیداری پیدا کرنا ایک اہم معاملہ تھا اور اس کے لئے مخلصانہ قدم اٹھانا ضروری تھا۔ اسی لئے یہاں کے باشعور افراد نے کھاڑی پٹی (مغربی) مسلم سماج ترقی کمیٹی کی بنیاد ڈالی تاکہ اس کمیٹی کے ذریعے درپیش مسائل پر آواز اٹھائی جاتی رہے۔ اس کمیٹی کے صدر صنعتکار جناب حسین ملاجی سے جب کمیٹی کے قیام کے بارے میں استفسار کیا گیا تو وہ بولے "ہم لوگ دابھول کھاڑی پٹی میں رہنے کی وجہ سے ہمارے سامنے بیشمار مسائل ہیں مثلاً اچھے راستے، صاف اور بھرپور پانی بجلی کی فراہمی وغیرہ۔ ان سب مسائل کو سیاست داں اپنے منشور کے طور پر استعمال کرتے ہیں مگر ان کو حل کرنے کی جانب توجہ نہیں دیتے۔ اسلئے ان مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنا پلیٹ فارم ہو تا کہ اجتماعی طور پر آواز بلند کی جا سکے۔"

کھاڑی پٹی مسلم ترقی کمیٹی (مغربی) میں نہالجہ، ہوڑ کھاد، بھرولی نمبر ۱، نمبر ۲ اور نمبر ۳، سونس، کرجی، شرشی، ململے، سنگلٹ، ناندگاؤں کھاری جیسے دس سے زائد گاؤں شامل ہیں۔ ان سب دیہاتوں کو ترقی کا احساس دلانا، ان میں بیداری لانا اور دیہاتوں کی ترقی کے لئے راستے کھول دینا ان سب امور ذمہ داری سماجی احساس کے طور پر جناب حسین ملاجی نے اپنے سر لی ہے۔ وہ خود بھی ایک کامیاب صنعتکار ہیں۔ لوٹے پرشورام (کھیڈ) میں گینس ہیٹ ٹرانسفر اور نئی ممبئی (واشی) میں گینس ریڈیٹر کے وہ ڈائرکٹر ہیں۔ اپنی مشغولیت کے باوجود وہ سماجی بیداری کے کاموں اور تعلیمی خدمات میں سرگرم عمل ہیں۔ جناب حسین ملاجی کرجی کے باشندے ہیں اور وہ کرجی ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر ہیں۔ مذکورہ سوسائٹی کے زیرِ اہتمام آدرش ہائی اسکول کرجی چلایا جاتا ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں رہنمائی کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ مسلم سماج میں تعلیمی پسماندگی کافی ہے جس کی وجہ سے نمایاں ترقی نہیں ہو سکی۔ اسی لئے اقتصادی طور پر کمزور طلبہ اگر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو وہ دست تعاون بڑھا دیں گے۔ مریضوں کو اکثر و بیشتر خون کی ضرورت پیش آتی ہے اس کے لئے وہ کھاڑی پٹی (دابھول، کھاڑی) میں ترقی کمیٹی کی جانب سے بلڈ گروپ جانچ کیمپ منعقد کروا کر گروپ، کی فہرست تیار کرنے والے ہیں تاکہ ضرورت مند مریضوں کو فوری طور پر خون مہیا کیا جا سکے۔

اپنی صنعت کو کامیابی سے چلاتے ہوئے
ہی کاموں میں وقت اور پیسہ خرچ کرنیوالی شخصیتیں
سماج میں بہت کم ملتی ہیں۔ جناب حسین ملاجی
یدہ ہے کہ ہم سماج کے ایک رکن ہیں اور سماج
ض ادا کرنے کا وسیلہ ہے سماجی خدمات۔ اور
عقیدے اور یقین کے ساتھ وہ سماجی کاموں میں
رہتے ہیں۔ انہوں نے کھاڑی پٹی مسلم سماج ترقی
(مغربی) کی جو ذمہ داریاں قبول کی ہیں ان کی کامیابی
ے ہماری دعائیں اور ہمیں امید ہے کہ اس کمیٹی کے
ے اس علاقے کے لوگوں کے مسائل اور تکلیفیں
ہوں گی۔۔

طنز و مزاح

سیاست گاہیں یا شرارت گاہیں

☆ جاوید دروے - بانکوٹ

وہ بھی کیا دن تھے جب ٹی وی پر، پارلیمنٹ نیوز براہ راست سنائی اور دکھائی جاتی تھی۔ ہم بچوں کو تو اور دوسری مار دھاڑ، کامیڈی، سسپنس اور اچھل کود والی سیریلس سے بھی زیادہ، اس میں لطف آتا تھا ۔ ہماری پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں ہمیشہ ہونیوالی، نت نئی دھینگا مشتیاں، ہاتھاپائیاں، مزیدار نوٹنکیاں، ایک سے ایک دھمال چوکڑیاں اور بے ڈھنگی خرمستیاں دیکھ دیکھ کر، تو ہم بچے، خوب ہنستے رہتے۔ مگر نہ جانے کیوں، ڈیڈی بیچارے، اپنا سر پیٹتے ہی رہ جاتے تھے۔ اس بیچ امی بیلن اٹھائے، کچن سے بپھری ہوئی نمودار ہوتیں، جھٹ سے ٹی وی بند کردیتیں اور یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ جاتیں کہ کتنی بار کہاہے کہ یہ واہیات پن دیکھ دیکھ کر ابھی سے تم لوگوں کے لچھن بگڑتے جارہے ہیں۔ بند کردو یہ فحش ماراماریاں اور غنڈہ گردیاں دیکھنا۔ ورنہ کل کو تم سب بھی ایسے ہی خطرناک شیطان بن کر رہ جاؤگے۔ ڈیڈی خاموشی سے مسکراتے ہوئے ہماری طرف تکتے رہتے۔ اور ہم بے چاری سوگوار ٹی وی پر ایک حسرت بھری نظر ڈال کر اپنا سامنہ لے کر رہ جاتے۔ پھر نہ جانے، ملک بھر کی ماؤں نے کیا کیاکہ ٹی وی پر سے یہ جدید اور دلچسپ مہابھارت والا رنگا رنگ سلسلہ ہی بند کردیا گیا پر اس میں بھلا ہم بچوں کا کیا قصور، جو اتنی دھمال اور بھرپور تفریح سے ہمیں یوں محروم کردیا گیا۔ پھر اخباروں سے پتہ چلاکہ اصل میں ہماری پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کے معزز دانشوران، بے پناہ مہذب اور حد درجہ تعلیم یافتہ ممبران کچھ بیرونی خباثت والے اثرات کی باعث ان خوش فہمیوں کے بری طرح شکار ہوگئے ہیں کہ یہ اونچے ایوان، ملک کی ترقی اور تعمیری کام کاج اور سنجیدہ امور پر بحث میں وقت ضائع کرنے کے لئے نہیں، بلکہ واہیات کج کلاہیوں، اخلاق سوز بدکلامیوں، فضول دھینگامشتیوں اور اوٹ پٹانگ تانڈو ناچ جیسے شرمناک مظاہرے اور ہنگامے برپا کرنے کے لئے ہیں ۔ اب بیچاری جنتا، جو خود اپنی ہی جان سے بیزار ہے، بھلا ان آسیب زدہ مہاپرشوں کے علاج کے لئے، کس کس ملک سے، تانترکوں کے وفد امپورٹ کرتی پھرے۔

پر ہمارے ان ذی شان مستقل ہنگاموں سے، دنیا بھر میں، ایک زبردست واویلا بلند تر ہوتا جارہاہے۔ مگر پتہ نہیں کیوں، ہمارے ماضی کے وزیراعظم شری گجرال جی کو، ان حرکتوں کی وجہ سے ہمارے ملک کا سر، دوسرے ممالک کے سامنے جھکتا ہوا نظر آیا۔ لندن ٹائمز کے ایک بڑے نامور نامہ نگار نے، ہمارے ایوانوں میں، پابندی سے اور بڑے اہتمام سے ہونے والی ان ہلڑ بازیوں پر، پیا بجگرا تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھاکہ "نظام فطرت کے اصول کے تحت اب انسان کو بھی اپنی اصل یعنی جنگل کی طرف لوٹ جانے کا دور آگیاہے۔ اور یہ دور غالباً ہندوستان کی پارلیمنٹ اور اسمبلیوں سے شروع ہوگیاہے۔" کتنا بڑا اخراج عقیدت ہے، ہمارے مہان ملک، ہماری امتیازی تہذیب اور ہمارے معزز ارباب اقتدار کے لئے!

ھــدایــات

قارئین۔ نقش کوکن کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ قارئین کے لئے گوناگوں دلچسپیاں اور مشغلے فراہم کرتا رہے جس سے نقش کوکن سے رابطہ بھی برقرار رہے اور دلچسپی کاسامان بہم بھی پہونچتا رہے۔ اس ماہ ہم آپ کو دے رہے ہیں "معمہ نمبر ۳" جسے آپ کو نہایت دانشمندی سے حل کرنا ہے۔ تو اٹھایئے قلم اذرا جلدی کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ دیر ہونے کی وجہ سے آپ کا روانہ کردہ حل ہمیں اس وقت موصول ہو جب کہ ہم نتائج کا اعلان کر چکے ہوں۔ معمہ حل کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھئے۔

۱۔ معمے کو ٹوٹی ہوئی قلم یا پینسل سے نہ بھرئے کہ آلودہ ہو جائیں۔ اور قبول نہ کیا جاسکے۔

انعامی معمہ نمبر ۳

۲ ایک قاری صرف ایک ہی حل بھیجنے کا مجاز ہوگا۔

۳ جس صفحے پر معمہ ہو اسے نہایت احتیاط سے شمارہ سے الگ نکال لیجئے اور حل کرنے کے بعد نقش کوکن کے پتے پر روانہ کر دیجئے۔ اور پتے کے اوپر "انعامی معمہ نمبر ۳" لکھنانہ بھولئے

۴ حل شدہ معمے کو اس طرح روانہ کیجئے کہ ادارہ کو مہینے کی ۲۵ تاریخ سے قبل موصول ہو جائے۔ ایک سے زائد صحیح حل موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی کے ذریعہ کسی ایک ہی حل کو انعام کا مستحق قرار دیا جائے گا اور انعام کے طور پر ادارہ کی جانب سے ایک کتاب روانہ کی جائے گی۔

مرتب (الف ۔ شین)

اشارات

دائیں سے بائیں

۱۔ پختہ تر کر دو مزاج میں اسے (اقبال) (۶) ضمیر جمع متکلم (۸) سپردگی (۹) شہر مدینہ کا رہنے والا (۱۱) ہیبت (۱۲) شاعری (۱۴) حرف "ہ" کا تلفظ (۱۵) چیونٹی (۱۶) گلہ (۱۸) ہر بات میں شک کرنے والا (۲۱) کھولنا، عقدہ کشائی (۲۲) ملک الموت، قدیم بادشاہ جمشید کا مخفف (۲۳) گھاس (۲۵) کرخت، سخت (۲۸) قیام (ہندی) (۲۹) رشتہ داری (۳۳) چنبیلی کا پھول (۳۴) ڈوبا ہوا (۳۵) روزی دینے والا۔ اللہ کا ایک صفاتی نام

اوپر سے نیچے

۱۔ آرزو (۲) دریافت کرنا۔ عقل (۳) ایک کڑوا درخت (۴) جشن۔ تہوار (ہندی) (۵) عرب کا ایک مشہور ملک (۶) فن۔ کمال (۷) مردہ۔ جنازہ (۱۰) ہیشگی (۱۳) ماہر نکلنا۔ برآمد (۱۵) دقعہ (۱۷) گھبراہٹ (۱۹) ضمیر جمع متکلم (۲۰) ٹھنڈا (۲۴) استاد کا خطاب (انگریزی) (۲۵) جھوٹ (۲۶) راستہ بتانے والا (۲۷) موٹا (۲۹) بڑی رکابی (۳۰) عرق (۳۱) لاروال (ہندی) (۳۲) درخت کے تنے سے اوپر اور شاخوں سے نیچے کا حصہ (۳۳) حرف ندا

انعامی معمہ نمبر ۳ ☆ مرتب الف شین

۷	۶	■	۵		۴		۳	۲	۱
		۱۰	۹	■					۸
				۱۳	۱۲	■			۱۱
	■		■			۱۵	■		۱۴
■	۲۰		۱۹	۱۸	■		۱۷		۱۶
۲۴	۲۳	■		۲۲	■		۲۱	■	■
	■	۲۷	■	■	■			۲۶	۲۵
■	۳۲		۳۱	۳۰	۲۹	■			۲۸
■						۳۳	■		
			۳۵	■					۳۴

نام .... تعلیم ....

پتہ ....

....

از: مسٹر تابڑ توڑ

آپ پوچھئے ہم بتائیں گے

اپنے سوالات (زیادہ سے زیادہ تین) پوسٹ کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر صاف اور خوشخط لکھ کر پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔ خیال رہے کہ نقش کوکن مذہبی جریدہ نہیں ہے۔ سوال بھیجنے والے کا نقش کوکن کا خریدار ہونا شرط نہیں ہاں! وہ خریداروں میں شامل ہوجائیں تو ہم شکرگزار ہوں گے۔
پتہ: "مسٹر تابڑ توڑ" ماہنامہ نقش کوکن ۳۴ ہے نوانگر۔ ایم ڈی نائیک روڈ مجگاؤں ممبئی ۴۰۰۰۱۰

امتیاز علی نورالدین سنگے۔ ہنسراج لین ممبئی

سوال: غصہ کے وقت چہرہ سُرخ کیوں ہوجاتا ہے؟

ج: جب غصہ آتا ہے تو سانس کی رفتار اور دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے جس سے دورانِ خون بڑھ جاتا ہے جو جسم کے سبھی حصّوں میں زیادہ مقدار میں خون پہنچاتا ہے چہرہ کی کھال چونکہ پتلی ہوتی ہے اس لئے کھال کے نیچے واقع باریک نسوں میں خون کی بڑھتی ہوئی مقدار سُرخی بن کر چہرہ پر جھلک آتی ہے۔

سوال: خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو عمر ثانی کیوں کہتے ہیں؟

ج: خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے صرف ڈھائی سال حکومت کی مگر ان کا دورِ خلافت ویسا ہی تھا جیسا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضؓ کا اس لئے تاریخ میں ان کو عمر ثانی کہا جاتا ہے۔

نجم النساء شرف الدین شیخ، جوگیشوری ممبئی

سوال: انسان دولت کا بھوکا ہوتا ہے یا اقتدار کا؟

ج: جو بھی سامنے ہو۔ دولت ہاتھ لگے تو اقتدار پانا کیا مشکل۔ اور اقتدار میں آئے تو دولت بھی قدم چومے گی۔ "بھوک پھر بھوک ہے لگ جائے تو بڑھ جائے گی"

سوال: عورت اور مرد کی فطرت میں کیا فرق ہے؟

ج: مرد گرجتا ہے۔ عورت برستی ہے۔

سوال: شوہر بیوی کے ساتھ راز داری سے کب کام لیتا ہے

ج: جب معاملہ آمدنی کا ہو۔

افتخار حسین احمد دلوی۔ سات بنگلہ اندھیری

سوال: کیا شیر اور بکری کو ایک گھاٹ میں پانی پیتے دیکھا ہے آپ نے؟

ج: جی ہاں! کئی بار (سرکس میں)

سوال: لوگ کہتے ہیں "خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ ہے" تو کیا خواب ناقابل اعتبار ہوتے ہیں اور افسانہ صرف خیال ہی خیال ہے؟

ج: [illegible] کہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہی کہتے ہوں گے مگر لطیفہ [illegible] ٹھیک نہیں ہے۔

رکن الدین امیر الدین پنتافوے شہر رتناگری

سوال: سنہ ہجری کی ابتدا کب سے ہوئی؟

ج: ۱۶ر جولائی ۶۲۲ءسنہ سے

سوال: جمعہ کی نماز کے لئے دو اذانیں دینے کا طریقہ کب سے شروع ہوا۔

ج: تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی کے دور سے

سوال: یہ دُنیا کتنی بڑی ہے؟

ج: یہ دُنیا بھی اتنی ہی بڑی ہے جتنا بڑا آپ کا سر (ذہن و دماغ) ہو گا۔

وحید الدین ناکاڑے - مجگاؤں، ممبئی

سوال: الیکشن مشینری میں الیکٹرول آفیسر کو رٹرننگ آفیسر کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہ اس نے رائے دہندگان کے ڈالے ہوئے تمام ووٹ بحفاظت تمام اُمیدواروں تک لوٹانا ہوتا ہے۔

سوال: بلّی اگر راستہ کاٹے تو؟

ج: لاحول پڑھ کر اپنا سفر جاری رکھیئے۔ شیطانی وسوسہ کو دِل میں جگہ مت دیجئے۔

سوال: کچھ والدین بیٹی کو کثیر الاولاد ہونے کی دُعا دیتے ہیں کیا یہ لوگ خاندانی منصوبہ بندی کا منہ نہیں چڑاتے؟

ج: نہیں! دُعا دینے والے جانتے ہیں کہ اب دُعاؤں میں پہلا سا اثر نہیں رہا۔

شیخ اسماعیل جوکی کوپر گاؤں، مہاراشٹر

سوال: نقش کوکن کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج: نقش کوکن کا اجراء ۱۹۶۲ء میں باشندگان کوکن کے لئے ایک معلوماتی جریدہ کے طور پر ہوا تھا لہٰذا کوکن کا نقش سمجھ کر اسے نقش کوکن نام دیا گیا تھا، مگر آج وہ صرف باشندگان کوکن ہی نہیں بلکہ اُردو داں طبقہ کا محبوب پرچہ ہے۔

سوال: علاقۂ کوکن کے مشہور و نامور شاعر کا نام بتائیے جو بقید حیات ہو۔

ج: یوں تو ایسے کئی شعراء ہیں جن میں حضرت مہر مسلائی۔ جناب عارف احمدجی۔ جناب محمود الحسن ماہر۔ جناب عارف سیمابی۔ جناب ساحر شیوی کے نام قابلِ ذکر ہیں مگر جناب شرف کمالی اپنی اُردو اور کوکنی شاعری کی وجہ سے نامور ہیں مقبول بھی ہیں اور مشہور بھی۔

طاہر دبیر آل بابا۔ منامہ، بحرین (خلیج العرب)

سوال: ٹماٹر پھل ہے یا سبزی؟

ج: سبزی

سوال: عشق اور اشک کے فرق پر روشنی ڈالئے۔

ج: فرق کیسا؟ یہ تو تقدیم و تاخیر کا معاملہ ہے۔ عشق شروع کیجئے اشک خود بخود نکل آئیں گے۔

سوال: نکاح میں مہر مقرر کرنا کس نبی کے زمانہ سے شروع ہے؟

ج: کسی عالم دین سے پوچھئے۔

❖ ❖ ❖

urney of three stalwarts from South Africa to India by car

Mr Ayub Parkar. born in Kalusta, Mr Hasan Parkar and Mr Afzal Harge. born in Cape Town started their journey from Cape Town eptember 10 to Zimbabwe From Zimbabwe they eeded to Sudan-Cairo-Jordan-Sirya-Turkey-Iran-stan to reach finally to India They came to Mumbai elhi. During their journey they had lots of excit-nd adventures experiences Naqshe Kokan con-ilates these young Kokani Muslims for their e adventure They have set an example for other sters to follow They made it a point to visit he Kokan office just to report and we are proud em The Managing Editor of NK expressed his on that such adventures will encourage the sport-ttitude in the youngsters and improve the ties be-the two countries Mr Mohd Parkar took spe-nterest to take them to different important places ding Kokan Bank where they attended a grand re-hosted in their honour People from different ns are flocking to meet and talk to these young-The journey carries lots of importance since it nique in its kind Those interested in more infor-n can write to them

Words of Wisdom from Prophet Muhammad (PBUH)

1 "Acquire knowledge, it enables its possessor to distinguish right from wrong, it lights the way to heaven It is our friend in the desert, our company in solitude and companion when friendless It guides us to happiness, it sustains us in misery, it is an ornament amongst friends and an armour against enemies" (Widely attributed to the Prophet Muhammad)

2 "A Muslim who plants a tree or sows a field, from which man, birds and animals can eat, is committing an act of charity" (Muslim)

3 "There is a polish for everything that takes away rust, and the polish for the heart is the remembrance of of Allah" (Bukhari)

زکوٰۃ

"جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دانا بو دیا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں" (۲:۲۶۱)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور جو کارکن ان صدقات پر متعین ہیں اور جن کی دلجوئی کرنا منظور ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرضداروں کے قرضہ میں اور جہاد میں اور مسافروں میں۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم و حکمت والے ہیں (التوبہ ۶)

ہر زکوٰۃ ادا کرنے والے ان ذکر شدہ ضرورتمندوں کا ملنا جو واقعی مستحق ہوں، کبھی کبھی دشوار ہوتا ہے۔

الحمدللہ! میسکو نے اس دشواری کو دور کیا ہے۔ میسکو گزشتہ ۳۱ سالوں سے زکوٰۃ جمع کرنے اور اسے مختلف اسکیموں کے ذریعے تحقیقات کے بعد قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ضرورتمندوں کو امداد فراہم کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ میسکو کی ہر اسکیم کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ آج کا زکوٰۃ لینے والا کل زکوٰۃ دینے والا بنے۔

آپ کے تعاون سے جو فلاحی کام میسکو زکوٰۃ کے پیسوں سے انجام دے رہا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

تعلیمی کفالت: تعلیم ایک ایسا واحد ذریعہ ہے جو ہماری قوم کے معاشی و سماجی حالات کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اب تک میسکو نے ۱۰۰ سے زائد ڈاکٹرس، ۲۰۰ انجینئرس، ۲۵۰ گریجویٹس، ۱۰۰ پوسٹ گریجویٹس، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اور ۵۰ ٹیچرس کے مستقبل کو بنانے کا کام انجام دیا ہے۔ اس اسکیم میں نہ صرف میسکو ان بچوں کا پورا تعلیمی خرچ برداشت کرتا ہے بلکہ سیمینار PERSONALITY DEVELOPMENT PROGRAMME GET-TOGETHER APTITUDE TESTSESSION جیسے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ ان طلباء و طالبات کی شخصیت کو نکھارا جائے فی الحال اس اسکیم کے تحت تقریباً تین سو ۳۰۰ بچوں کی امداد کی جا رہی ہے۔

اعلیٰ تعلیم: اس اسکیم کے تحت ایسے طلباء و طالبات کی امداد کی جاتی ہے جو بارہویں سائنس یا ڈپلوما انجینئرنگ کے آخری سال میں نمایاں نمبروں سے کامیابی حاصل کرنے کے باوجود صرف ایک یا ۲ فیصد کی کمی کی وجہ سے ایڈڈ میڈیکل یا انجینئرنگ کالجوں میں داخلہ نہیں لے پاتے اور جس کے لئے انہیں بہت بھاری فیس ادا کرنی پڑتی ہے میسکو کے ساتھ کچھ اور ٹرسٹ ایسے طلباء و طالبات کی امداد میں گامزن ہیں۔

تعلیمی امداد: کچھ طلباء جو مندرجہ بالا اسکیم کے تحت نہیں آتے ان کو بھی بقدر ضرورت تعلیم کیلئے مالی امداد دیجاتی ہے۔

انتہائی مہنگی طبی امداد: کچھ بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کے علاج کے اخراجات نہ صرف غرباء بلکہ درمیانی طبقے کے لوگوں کی مالی حیثیت سے باہر ہے اس طرح کے ۱۷۰ مریضوں کو اب تک مالی امداد فراہم کی گئی ہے۔ جن میں ۴۶ دل کے آپریشن اور ۲۹ گردے، ۴۰ کینسر کے آپریشن اور ۳۷ دیگر مہنگے علاج شامل ہیں۔

متفرق امدادی فنڈ: اس فنڈ سے ناگہانی آفات میں مبتلا افراد کو امداد دیجاتی ہے۔ اس کے علاوہ بیواؤں اور غریبوں کو سلائی مشینیں دیجاتی ہیں تاکہ وہ معاشی اعتبار سے خود کفیل بن سکے۔

تپ دق (T.B.) کا مفت علاج: تپ دق کے علاج کے لئے جن میں اکثر غریب لوگ مبتلا ہوتے ہیں میسکو اس مرض کیلئے مفت دوائیاں فراہم کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً انکی صحت کی جانچ بھی کی جاتی ہے۔

غیر زکوٰۃ فنڈ: ادارے کے کچھ اسکول غیر زکوٰۃ فنڈ سے چلائے جاتے ہیں جن میں ۷ انگلش نرسری اسکول ۲ اردو نرسری اسکول اور ایک پرائمری اسکول (مدرسہ مخدومیہ، ماہم) ۲ سلائی کلاسیں ایک الیکٹرانک کلاس اور تین عربی مدرسے شامل ہیں۔ میسکو نے ۱۹۹۷ء میں آرسی ماہم میونسپل اردو اسکول اور ڈی ایڈ کالج کی کفالت کی ذمہ داری لی ہے۔ میسکو اب تک اس اسکول کے طلباء و طالبات کیلئے تقریباً ۲ لاکھ روپیے خرچ کر چکا ہے۔

گذارش: ہماری آپ سے گذارش ہے کہ اس کار خیر میں ہمارا ساتھ دیں تاکہ ہم اور آپ مل کر اس مذہبی فریضہ کو تعلیم کے فروغ میں جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بیماریوں کی شفا کیلئے اور بیواؤں اور محتاجوں کو خود کفیل بنانے کے لئے پورا کریں۔ میسکو کو دی ہوئی رقم انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ جی – ۸۰ کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ ہے آپ اپنی رقم نقد چیک یا بنک ڈرافٹ کے ذریعے میسکو (MESCO) کے نام پر براہ راست روانہ کر سکتے ہیں بصورت دیگر ان فون نمبروں پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ فیکس: ۴۴۴۰۸۵۷
فون: ۴۴۴۸۶۳۲/۴۴۴۴۳۳۹/۴۴۴۴۴
۴۴۵۵۳۶۵

دفتر کے اوقات: صبح ۹ بجے سے شام ۵ بجے (اتوار بند) ...

ہمارا پتہ: **میسکو** ۴ سعید ہاؤس ۶۲/۶۵ ایس وی ایس روڈ، ماہم ممبئی ۴۰۰۰۱۶

صفحۂ خواتین

☆ مرتبہ الف ، شین

محترم حواتس ! گدشته شمارے میں اعلاں کے مطابق ہم آپ کا پسندیدہ کالم صفحۂ حواتین لے کر حاصر هیں ۔ اس میں آپ بھی اپنی تحلیقات کے دریعه شامل هوسکتی هیں ۔ بشرطیکه وہ عام حواتیں کے لئے بھی مفید هوں ۔ اپنی تحلیقات روانه کرتے هوئے درح دیل باتوں کا حاص حیال رکھئے ۔

١ جهاں تك ممکن هو اپنی تحلیقات کو محتصر اور حامع لکھئے ۔

٢ چونکه صفحات محدود هیں اس لئے افسانے یا طویل مصامیں نه بھیجئے ۔

٣ کاعد کے ایك هی حانب صاف اور حوشحط لکھئے اور دو سطروں کے درمیاں حگه بھی چھوڑیئے ۔

٤ اپنی تحلیقات کے نیچے اپنا پته صاف لکھئے ۔

اپنی تحلیقات کو اس پته پر روانه فرمائیں —

صفحۂ خواتین C/o نقش کوکن A / ۴۳ نوانگر ، نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن ، ممبئی ۱۰

اپنے مشوروں سے اس کالم کو مفید اورکارآمد بنانے میں تعاوں کیجئے ۔اس کالم میں آپ سوالات بھی کرسکتی هیں

دکھ سکھ دینے والے رشتے

عورت کے نزدیک سب سے تکلیف دہ اور سب سے پیارا رشتہ شوہر کا ہے ۔

خواتین سے ایک دلچسپ سروے

انجم وحید ۔ ریاض

رشتے ناطے ذات برادری انسانوں کے درمیان ایک تعلق ہے، جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ کوئی انسان ان سے کتنا ہی بھاگنا چاہے، نہیں بھاگ سکتا۔ رشتے ایسی مضبوط کڑیاں ہیں جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے۔ انسان ساری زندگی رشتوں کے محور پر گھومتا ہے۔ میاں بیوی کا رشتہ نئے وجود کو اس دنیا میں لانے کا باعث بنتا ہے۔ ماں باپ کے علاوہ بہن بھائی، ماموں چچا، خالہ پھوپھی، دادا دادی، نانا نانی۔ یہ رشتے سب سے قریب نظر آتے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ بھی کچھ رشتے ہوتے ہیں جن کو برادری کہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ برادری کا لفظ جب ہمارے بزرگ استعمال کرتے تو بہت عجیب لگتا تھا۔ کوئی ایسا شخص جس کو ہم نے کبھی دیکھا نہ ہو، جس سے کوئی رشتہ نہ ہو کہیں راستے میں بھی مل جاتا تو بڑی خوشی کا اظہار کیا جاتا کہ ہماری برادری کا ہے۔ کئی گھرانے تو ایسے ہوتے کہ جن میں باقاعدہ کئی خاندان پرورش پاتے۔

اتنی تمہید اس لئے باندھی کہ ابھی جو بڑا دلچسپ سروے میں نے کچھ خواتین سے کیا ہے اسکے لئے یہ بہت ضروری تھا۔ چند روز پہلے ایک دعوت میں خواتین ایک بہت دلچسپ موضوع پر بحث کر رہی تھیں کہ "عورت کے نزدیک سب سے تکلیف دہ رشتہ کون سا ہے" یا دوسرے معنوں میں کون سا رشتہ عورتوں کی زندگی میں سب سے زیادہ دکھ اور سکھ کا باعث بنتا ہے۔ بات تو بہت معمولی تھی مگر مجھے دلچسپ لگی۔ میں نے سوچا کیوں نہ اس سلسلے میں مختلف خواتین کی آراء معلوم کی جائیں۔ سب سے پہلے میری گفتگو مسز بینا تجمل سے ہوئی۔ وہ خاتون

خانہ ہیں اور بہت ہی سگھڑ اور سلیقہ شعار خاتون ہیں۔ سچ پوچھئے تو اس موضوع کا سبب بھی وہی تھیں۔

نینا کہنے لگیں۔ میرے نزدیک عورت کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ رشتہ شوہر کا ہوتا ہے۔ عورت ساری زندگی اسی ایک رشتہ کو نبھانے میں گزار دیتی ہے۔ اسکے لئے کئی دفعہ اپنی طبیعت اور عادت کے برخلاف کئی چیزیں اپنانی پڑتی ہیں۔ اپنی انا اور خودداری سب داؤ پر لگا دیتی ہے۔ وہ کئی دفعہ اندر سے ٹوٹتی ہے، بکھرتی ہے، مگر گھر کے سکون کے لئے اپنا وجود قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتی۔ اگر کبھی ایسا وقت آجائے کہ خون کا رشتہ شوہر پر قربان کرنا پڑے تو بھی وہ یہ کر گزرتی ہے۔ اسکے باوجود یہ رشتہ جتنا مضبوط نظر آتا ہے، اس کے ٹوٹنے کا ڈر اتنا ہی زندگی بھر لگا رہتا ہے"

بات چیت کا سلسلہ چلا تو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو اس سلسلے کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔ چنانچہ جب مسز ادریس سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے اپنا سوال ان کے سامنے بھی رکھا۔ مسز ادریس خاتون خانہ ہیں۔ تقریباً ۲۰ سال سے یہاں مقیم ہیں ان کا خیال تھا کہ رشتے تکلیف دہ نہیں بلکہ نازک ہوتے ہیں۔ اور سب ہی رشتے نازک ہیں ان کو نبھانے کے لئے بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ خاص کر سسرالی رشتوں کی نزاکت کو نبھانا ایک فن ہے۔ ادریس صاحب نے بھی اس سلسلے میں اپنی رائے دی جو میرے لئے دلچسپی سے خالی نہ تھی۔ ادریس صاحب کنگ سعود یونیورسٹی میں شعبہ سائنس سے وابستہ ہیں۔ ان کے مطابق عورت کے لئے سب سے تکلیف دہ رشتہ اس کے شوہر کا ہوتا ہے کیونکہ ہمارا معاشرہ ایسا ہے جس میں شوہر کی شخصیت Dominating ہوتی ہے۔ خاص کر پنجابی مرد۔ عورت بے چاری اس کے سامنے اپنی آواز بلند نہیں کر سکتی۔ بعض اوقات اپنی جائز خواہشات بھی پس پشت ڈال دیتی ہے اور دل کی بات زبان تک نہیں لا سکتی۔

لالہ رخ یہاں کے ایک مقامی اسکول میں پڑھاتی ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق سبھی رشتے پیارے ہوتے ہیں، مگر دکھ سکھ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو عورت کے لئے اس کے شوہر کا رشتہ سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کے بہت قریب اور اپنا ہوتا ہے، جس کے لئے عورت اپنی انا اور خودداری سب کچھ ختم کر دیتی ہے۔ اس کی بے اعتنائی سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔

عاصمہ اعتزاز پاکستانی اسکول کی برٹش سیکشن کی پرنسپل ہیں۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے میرے سوالات کا جواب دیا۔ عاصمہ کا کہنا تھا کہ اگر دیکھا جائے تو سوکن کا رشتہ ایک عورت کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں یہ ہر عورت کے لئے یکساں ہے لیکن اگر دوسرے رشتے بھی لئے جائیں جن میں ماں باپ بہن بھائی اور سسرالی رشتہ دار ہیں تو ان میں عورت کے لئے زیادہ دکھ کا باعث اس کے شوہر کا رشتہ ہوتا ہے۔ ماں باپ کا رشتہ کسی صورت میں تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ رہے بہن بھائی تو ان سے توقعات ضرور وابستہ ہوتی ہیں جو کبھی حالات کے مطابق پوری ہو جاتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں۔ کیونکہ بہن بھائی اپنے اپنے گھر والے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے تھوڑا

Margin ہمیں رکھنا چاہئے۔ سب سے قریبی تعلق اولاد کا ہے لیکن اولاد سے بھی زیادہ توقعات نہیں رکھنی چاہئیں۔ عورت جس بچے کو پال پوس کر جوان کرتی ہے اس کو معاشرے میں رہنے کے گر سکھاتی ہے، پھر اس کو زندگی کی راہ پر گامزن کر دیتی ہے تو جلد ہی اسکی زندگی اپنی زندگی ہوتی ہے۔ اس میں سے ماں نکل جاتی ہے اور جب زندگی میں کسی دوسرے کی شراکت ہو جاتی ہے تو پھر اولاد کے اپنے مسائل ہوتے ہیں۔ زیادہ توقعات ہی بعض اوقات تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ ہاں شوہر کا رشتہ ایک ایسا رشتہ ہے جس کو عورت سب سے قریب سمجھتی ہے۔ وہ اسکے دکھ درد کا ساتھی ہوتا ہے لیکن یہ رشتہ جتنا پیارا ہوتا ہے اتنا ہی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وہ اس کا مکمل اپنا ہوتا ہے اور اپنوں کے دئے گئے دکھ بھی زیادہ ہی لگتے ہیں۔ دوسرے رشتہ دار کچھ بھی کرلیں سب برداشت ہو جاتا ہے مگر شوہر کی بے اعتنائی عورت کو ختم کر دیتی ہے کیونکہ جو شریکِ زندگی اور شریک سفر ہوتا ہے اس سے کسی قسم کا دکھ ملے، وہ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ دنیا میں بہن بھائی، اولاد، رشتہ دار اچھا یا برا کریں تو خوشی یا غمی ایک حد تک ہوتی ہے مگر شوہر کا سلوک عورت کے لئے بہت معنی رکھتا ہے۔ اس کو اسکے اچھے سلوک سے جتنی خوشی ملتی ہے اس سے کہیں زیادہ دکھ اس کے ناروا سلوک سے ملتا ہے۔ اس لئے میرے خیال میں تو دنیا میں سب سے زیادہ جو رشتہ دکھ اور سکھ کا باعث بنتا ہے وہ صرف اور صرف شوہر کا ہوتا ہے۔

گلناز شاہ ریاض کے اسکول میں درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق اولاد والدین کیلئے بہت کڑا امتحان ہوتی ہے۔ خاص طور پر عورت کے لئے کیوں کہ عورت اپنے خون سے سینچے گئے اس پودے کو اپنی مرضی سے پروان چڑھانا چاہتی ہے مگر اکثر اس کے برعکس ہوتا ہے۔ کبھی شوہر آڑے آتا ہے کبھی رشتہ دار۔ اور کبھی اولاد ہی خود سر نکل آتی ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر اولاد نافرمان ہو یا دنیا میں کچھ بن کر نہ دکھا سکے تو اس کا الزام بھی عورت پر ہی آتا ہے۔ کئی دفعہ تو اس کو حالات کی چکی کے دو پاٹوں میں پسنا پڑتا ہے۔

کوثر اکمل بھی جو خاتون خانہ ہیں، گلناز سے متفق تھیں کہ رشتوں میں سب سے زیادہ دکھ اور سکھ عورت صرف اپنی اولاد سے پاتی ہے۔ اس رشتے کو وجود میں لانے کے لئے وہ بہت تکلیفیں اٹھاتی ہے۔ کئی دفعہ تو جان کی بازی لگ جاتی ہے۔ پھر اس کی ہنسی کے ساتھ ہنستی ہے۔ اسکے آنسوؤں سے بےچین ہوتی ہے۔ دن رات کا ہر پل اس کے لئے وقف کرتی ہے۔ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اولاد اپنے والدین کو بھول جاتی ہے۔ اپنے مفاد کے لئے وہ ماں کا خیال نہیں کرتی اور والدین کا بڑھاپا بہت خوار ہوتا ہے۔ میاں بیوی تو زندگی کے ساتھی ہوتے ہیں۔ قرآن و سنت میں بھی یہی تعلیم دی گئی ہے۔ ارشاد ہے "اپنے والدین کے احسانوں کو نہ بھولو، یاد رکھو خاص کر ماں کا، کیونکہ اسکے احسان کا بدلہ دینا مشکل ہے"

رضا ریاض پاکستان کے مشہور شاعر حفیظ جالندھری مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ یہاں کافی عرصہ سے مقیم ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ سب رشتے بہت پیارے ہوتے ہیں اور سکھ دکھ تو رشتوں سے ملتے ہی رہتے ہیں۔

مگر جو دکھ ناقابل برداشت ہے وہ صرف اور صرف سوکن کا دکھ ہے۔ دنیا کی ہر تکلیف اس تکلیف کے سامنے ہیچ ہے۔ عورت سب کچھ برداشت کر سکتی ہے مگر اپنے شوہر میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی۔

تو یہ تھیں مختلف خواتین کی آراء۔ موضوع دلچسپ تھا یا نہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوا کہ مختلف پارٹیوں میں خواتین نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک بھی خواتین نے یہ نہیں کہا کہ سسرال کا رشتہ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ شاید اس لئے کہ شوہر عورت کے لئے ایک ڈھال ہوتا ہے۔ ۸۰ فیصد خواتین کی رائے تھی کہ شوہر کی بے اعتنائی سب سے زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ شاید یہ سچ ہی ہے کہ مشرقی عورت کا محور صرف اور صرف اس کا شوہر ہوتا ہے اور ہمیں اس پر فخر ہونا چاہئے۔ (بشکریہ اردو ٹائمز لندن)

مرسلہ عبدالغنی عثمان یادسکر

پردہ سب کے لئے

نگبن عبدالرشد ناحدا ۔ بھیونڈی

پردہ لفظ کے ساتھ ہی ہمارے ذہن میں عورت کا تصور آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے لیے پردہ جسم چھپانے کا ذریعہ ہے۔ ہم مسلمانوں نے پردہ کے تصور کو بہت محدود کر لیا ہے اور نظر، ہاتھ، کان خیالوں کا پردہ ان سب کو یکسر بھلا کر صرف اور صرف "عورت کے لئے پردہ" یاد رکھا۔ پردہ صرف عورتوں کے لئے ہی نہیں بلکہ مردوں کے لئے بھی ہے۔ اسلام یہ نہین جو تمہیں پسند ہے لے لو، جو مشکل اور گراں گزرے اسے چھوڑ دو۔ اسلام ضابطۂ حیات ہے۔ اسلام ایک ایسا راستہ ہے جس کے آخر میں منزل ضرور ہے لیکن راستوں کے شرائط کے ساتھ۔

آپ اپنے بچوں کے بارے میں کیا جانتی ہیں

سلیمہ سراج الدین سروے

☆ پانچ ماہ کا بچہ دو ہفتے پہلے دیکھی جانے والی تصویر کو دوبارہ دیکھ کر پہچان سکتا ہے۔

☆ جب تک بچہ گھٹنوں اور کہنیوں کے بل سرکنے نہ لگے اس وقت تک انہیں بلندی سے گرنے کا خوف محسوس نہیں ہوتا۔

☆ جب بچے کی عمر نو ماہ کی ہو جائے اور وہ کھلونوں سے کھیلنے لگے اس وقت کھلونوں سے اس کا سلوک اس کے مستقبل اور اس کے ذہن کے بارے میں واضح اشارے دے سکتا ہے۔ مثلاً بعض بچے کھلونوں کو بہت غور سے دیکھتے ہیں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے بچے انتہائی ذہین ہو سکتے ہیں اور مسائل حل کرنے میں انہیں ملکہ حاصل ہو سکتا ہے۔ بعض بچے کھلونوں کی توڑ پھوڑ میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ ان بچوں میں مستقل مزاجی کا فقدان ہوتا ہے۔

☆ جو مائیں اپنے بچوں سے زیادہ بات چیت کرتی ہیں اور ان پر توجہ دیتی ہیں۔ ان کی بے معنی آواز کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں یا انہیں بار بار گود میں اٹھاتی ہیں اور ان کے ساتھ کھیل کود میں زیادہ وقت صرف کرتی ہیں ایسے بچوں کے ذہن میں بارہ ماہ کی عمر تک الفاظ کا زیادہ ذخیرہ محفوظ ہوتا ہے۔

ہماری پسند

شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے ہر ماہ ایک عنوان دیا جاتا ہے۔ آپکو اس عنوان کو شعر میں استعمال کئے ہوئے تین اشعار ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھیجنا ہے۔ اشعار کے ساتھ شاعر کا نام بھی ہو تو بہتر ہے ورنہ "نامعلوم" لکھئے۔ مگر کارڈ پر اپنا پورا نام و پتہ لکھنا نہ بھولئے۔ ہماری پسند کا کوپن ساتھ میں لگا ہونا ضروری ہے۔

موصولہ میں اشعار میں سے کوئی بھی ایک شعر آپ کے نام سے اگلے شمارے میں شامل اشاعت ہوگا۔ تین اصحاب کا بیبل آف خرچ جس کسی کے شعر کو پسند فرمائیں گے اسے ایک کتاب انعام کے طور پر تحفہ دی جائے گی۔ ہمارا پتہ یاد رکھئے۔

"ہماری پسند"

C/o Naqsh-e-kokan 43A Navanagar, M D Naik Road, Mazgaon Near Dockyard Road Railway Station, Mumbay-400 010

اگلے شمارے کے لئے لفظ دیا جاتا ہے **"درد"** ماہ دسمبر ۹۹ء کے آخر تک موصول ہونے والے اشعار ہی زیر غور ہوں گے۔ جن پر جنوری ۲۰۰۰ء میں غور کر کے فروری ۲۰۰۰ء کے شمارے میں فیصلہ سنایا جائے گا۔

اس بار جن حضرات نے ہمارے دئے ہوئے عنوان **"یاد"** پر اپنی پسند کے تین اشعار روانہ کئے ہیں ان کے نام ایک شعر کے ساتھ دئیے جا رہے ہیں۔ **ادارہ**

۱۔ بعد مرگ بھی لوگوں کے دل میں یاد میری
قضا تو آئی تھی لیکن قضا سے کچھ نہ ہوا
پیرکار رساگروی

ارسال کردہ بارش بشیر احمد پیرکار، فروس، کھیتر، رتناگیری

۲۔ ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا
غالب

ارسال کردہ حامد معین دامانہ، رسار روڈ، مرود جنجیرہ، رائیگڈھ
منس عبدالرشید ماخدا، بندر روڈ، بھیونڈی، تھانہ

- عفت محمود قاضی، ایرتوڑیل، مہاڈ، رائیگڈھ
- ریشماں لیاقت مقدم، سارنگ، اپولی، رتناگیری
- فوزیہ ذاکر خان سرگروہ، گرین لا مس، ماہم، ممبئی

۳۔ مسرور جس غزل میں ہے تنہائیوں کی یاد
جاتے ہیں وہ غزل سر محفل سنا کے ہم
علیہ مسرور

ارسال کردہ سراج اسمٰعیل مجاور، شیر گاؤں، رتناگیری

۴۔ ہم کر چکے ہیں حفظ ہر ایک زیست کا سبق
ہے یاد ہم کو قصۂ ہستی ورق ورق
معل اهمال احمر

ارسال کردہ رسیدہ عبدالغنی پرکار، کرجی، کھیتر، رتناگیری

۵۔ تمہاری یاد کے جب زخم بھرنے لگتے ہیں
کسی بہانے تمہیں یاد کرنے لگتے ہیں
فیض احمد فیض

ارسال کردہ تمیم احمد ماہر، ماڈنھہ، رائے گڈھ
فیض احمد عبدالحمید ملا، کاتلی راجہ پور، رتناگیری

۶۔ یاد تیری اک زمانے سے ہمارے دل میں تھی
تو یہاں آنے سے پہلے بھی اسی محفل میں تھی
اسرارالحق مجاز

ارسال کردہ اقبال سید، سینٹ میری روڈ، مجگاؤں ممبئی ۱۰

۷۔ اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے
بشیر بدر

ارسال کردہ قدسیہ خانم رشید احمد انصاری، ٹھاکورواڑی، سدھوڑگ

۸۔ غرض کہ کاٹ دیئے زندگی کے دن اے دوست
وہ تیری یاد میں ہوں یا تجھے بھلانے میں
فراق گورکھپوری

ارسال کردہ سہیل عبدالکریم ٹھاکور، ٹھاکورواڑی، سندھودرگ

۹۔ یاد میری آگئی منہ پھیر کر رونے لگے
انجمن میں ان کی جب ذکرِ وفا ہونے لگا
بسمل لکھنوی

ارسال کردہ عطاءاللہ شرف الدین ٹھاکور، ٹھاکورواڑی، سدھودرگ

۱۰۔ کسی کی یاد میرے آس پاس رہتی ہے
بہت دنوں سے طبیعت اداس رہتی ہے
صدیق جونپوری

ارسال کردہ یاسمین ٹھوکن، پندیری، منڈنگڈھ، رتناگیری

۱۱۔ ٹپک پڑتے ہیں آنسو جب تمہاری یاد آتی ہے
یہ وہ برسات ہے جس کا کوئی موسم نہیں ہوتا
نامعلوم

ارسال کردہ: ثاقب انصاری، وڈولی، شریوردھن رائیگڈھ

۱۲۔ ماضی کی یاد، آج کا غم، کل کی الجھنیں
سب کو ملایئے میری تصویر بن گئی
نامعلوم

ارسال کردہ: صبیحہ گلزار مستری، واشی، نئی ممبئی

۱۳۔ ہم نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا
غالب

ارسال کردہ: سید کمال سرگم، کاروار، موہنا بلڈنگ، انوشکتی نگر، ممبئی

۱۴۔ سب یہ کہتے ہیں کہ لگا رکھی ہے خوشبو میں نے
کس کی یادوں سے مہکتا ہوں کوئی کیا جانے
نامعلوم

ارسال کردہ: شفیع بھاردے، واشی، نئی ممبئی

۱۵۔ ہمیں شکست محبت کا مزہ یاد آیا
تم کیوں روتے ہو کیا یاد آیا

ارسال کردہ: مولکلو خلاق محمد سعید، امین ہوسٹل، کماس وڈ ڈونگری، ممبئی

۱۶۔ گھنی زلفوں کے سائے میں چمکتا چاند سا چہرہ
تجھے دیکھوں تو کچھ راتیں سہانی یاد آتی ہیں
محشر آرزو

ارسال کردہ: اشفاق عمر کوپے، ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی

۱۷۔ یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئیں
غالب

ارسال کردہ: وسیم عبدالغنی خوانے، اندرے چال، مہسلہ، رتناگیری

۱۸۔ خمار تو نے بھی تو کیسے کہ ہم نے سیکھ لیا
جو تو نہ ہو تو تیری یاد سے نشہ لینا
نامعلوم

ارسال کردہ: دلاور دلوی، ہرنئی، داپولی، رتناگیری

۱۹۔ بیٹھ کر سایۂ دل میں ناصر
ہم بہت روئے وہ جب یاد آیا
ناصر کاظمی

ارسال کردہ: ڈاکٹر ظفر اللہ دلوی، ہرنئی، داپولی، رتناگیری

۲۰۔ تم نے کیا نہ یاد کبھی بھول کر ہمیں
ہم نے تمہاری یاد میں سب کچھ بھلا دیا
ظفر

ارسال کردہ: عبدالخالق، دارالعلوم عزیزیہ، میرا روڈ، تھانہ

۲۱۔ یاد ہیں سارے مجھے وہ عیش و عشرت کے مزے
دل ابھی بھولا نہیں آغاز الفت کے مزے
حسرت

ارسال کردہ: طاہر دبیر کوکنی، پوسٹ بکس نمبر ۴۳ منامہ، بحرین

۲۲۔ تھے کبھی دل میں تمناؤں کے طوفان مگر
اب تو اتنا بھی نہیں یاد تمنا کیا ہے
رازی

ارسال کردہ: لال کوٹ ارشد حسین محمد اسحاق، کونڈیورے، رتناگیری

۲۳۔ زندگی اس کی یاد میں آزر
راحت بے حساب ہو جیسے

ارسال کردہ: عزیز آزر سوپاروی، کھارڈی، ملاڈ ویسٹ، ممبئی

۲۴۔ کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں
سودا

ارسال کردہ: شبانہ شاہنواز، ایرتوڑیل، مہاڈ، رائیگڈھ

۲۵۔ کانٹا سمجھ کے مجھ سے نہ دامن بچایئے
اجڑی ہوئی بہار کی میں یادگار ہوں
نامعلوم

ارسال کردہ: محمد عثمان، رگیکر، انتورہ، بین، رائے گڈھ

۲۶۔ ایک مدت سے تیری یاد بھی نہ آئی ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں
نامعلوم

ارسال کردہ: عمر احمد بھاٹکر، ملاڈ، ویسٹ ممبئی ۶۴

۲۷۔ کہتے ہیں کہ آتا ہے مصیبت میں خدا یاد
یہ کیسی مصیبت ہے کہ خدا بھی نہ رہا یاد
نامعلوم

ارسال کردہ: قمر النساء شفیع پاوسکر، واشی، نئی ممبئی

۲۸۔ کچھ نہ پوچھو کہ گذر جاتی ہے کیا کیا دل پر
رات کے بعد جو یادوں کی ہوا چلتی ہے
نامعلوم

ارسال کردہ: نگینہ عبدالمتین صوبیدار، ٹیکڑی، پابرہ، رائیگڈھ

بقیہ صفحہ ۲۷ پر دیکھیں

dmo

"اور کارواں بنتا گیا" ☆ ابراہیم بغدادی

بلیک برن یہ لنکاسٹر کاونٹی (County) کا مرکزی شہر مانا جاتا ہے۔ جو شمال مغربی انگلینڈ میں واقع ہے۔ جسے چند دہائیاں پہلے "ٹیکسٹائل انڈسٹری" میں کافی شہرت حاصل تھی۔ اور اسی گریٹر Greater بلیک برن کے علاقہ ڈاروین Darwen میں ۱۹۳۱ء میں مہاتما گاندھی نے بڑی دوراندیشی سے دورہ فرمایا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس دورے کے دوران اس علاقہ میں انڈیا مل (India Mill) نامی ٹیکسٹائل مل کا اجراء عمل میں آیا تھا اور موصوف کے اسی دورۂ خاص سے ملک میں بدیسی کپڑوں کے بائیکاٹ کی تحریک کو کافی تقویت حاصل ہوئی تھی۔ چنانچہ اب سے ٹھیک انچالیس ۳۹ سال پہلے یہ معروف شہر کسی کو کئی مسلم فرد کی آمد سے بالکل ناآشنا تھا۔ جسے ایک بلند ہمت اور پر حوصلہ شخصیت جناب یونس حسن سولکر، متوطن سائی، تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ کو ۱۹۶۰ء میں سب سے پہلے قدم رنجہ فرمانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ موصوف اپنی جہازی ملازمت سے تنگ آکر قسمت آزمائی کے لئے اللہ پر توکل کرتے ہوئے کسی قریبی بندرگاہ پہ اتر کر تنِ تنہا آگے کا رخت سفر شروع کیا۔ اور اتفاقاً ایک اجنبی پاکستانی شخص کے سہارے "بلیک برن" آکر آباد ہوگئے۔ بعد ازاں موصوف نے اپنے دو بھائیوں کو بھی بلا لیا اور ان تینوں بھائیوں کے باہمی مشوروں اور سہاروں کے بدولت ہم پیشہ جہازی حضرات یکے بعد دیگرے آتے گئے اور پہلی بار ۱۹۶۶ء میں پانچ افراد پر مشتمل دارالسلام تنزانیہ مشرقی افریقہ سے برطانوی شہریت یافتہ قافلہ آکر ان کے ساتھ آباد ہوا۔ اس طرح لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا۔

بفضلِ تعالیٰ فی الوقت تقریباً تین سو خاندان اس شہر میں آباد ہیں۔ اور ان کی مجموعی تعداد اندازاً چھوٹے بڑے مرد، عورتیں اور بچوں سمیت دو ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ انہیں متحد رکھنے میں "کوکنی مسلم ایسوسی ایشن بلیک برن، کوکنی مسلم ویلفیئر سوسائٹی اور کوکنی اتحاد المسلمین ادارے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اور ان تینوں اداروں کی شافعی مسلک کی مساجد پنج وقتہ نمازوں میں مصلین سے آباد ہو کر بچوں کی دینی تعلیم، تجہیز و تکفین اور شادی بیاہ کی تقریبات بڑی خوش اسلوبی سے انجام پاتی ہیں۔ نیز نوجوانوں نے کچھ اسپورٹس کلب بھی تشکیل دیئے ہیں جو جدید ترقی سے مزین ہو کر آپسی میل جول اور باہمی اتحاد و اتفاق کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔

لندن جیسا بین الاقوامی شہر کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہاں کا نظم ونسق، تعلیمی اور سیاسی سرگرمیاں، تحقیق و ترقیاتی منصوبے، پر وقار شاہی محلات، شخصی مگر پارلیمانی طرز کی جمہوری حکومت، دیدہ زیب اور پر وقار مجسمے، شہر کی صاف وستھرائی، تہذیب یافتہ ماحول، عجائبات و نادرات، زیر زمین Underground مواصلاتی نظام، شہرۂ آفاق برٹش میوزم، اور برٹش لائبریری دعوتِ شوق اور ذوق پیدا کرتے ہیں۔ اور گذشتہ نو آبادیاتی دورِ حکومت میں اسی شہر کو علمی اور بقیہ صفحہ نمبر ۱۵ پر دیکھیں

نام کتاب: ارکانِ اسلام وآداب
مرتب: فقیہ عباس فقیہ عبداللہ
ملنے کا پتہ: عمر جمال دبیر مقام بھوبن تعلقہ داپولی ضلع رتناگری۔ پن نمبر ۴۱۵۷۱۱

انسان خیر سے زیادہ شر کی طرف جلد راغب ہو جاتا ہے۔ خیر کی طرف اس کو متوجہ کرنے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں، وعظ نصیحتیں، بزرگوں کی صحبتیں، والدین اور سرپرستوں کی دیکھ ریکھ اور تلقین! اچھی اچھی کتابیں لیکن جیسے جیسے زمانہ بدلتا جا رہا ہے۔ انسان خیر سے شر کی طرف راغب ہو رہا ہے۔ اس کی رغبت کے کئی اسباب ہیں جو اس کے آس پاس پھیلے ہوئے ہیں۔ آج کے زمانے میں ایک انسان کا شریف النفس اور نیک سیرت رہنا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔

محترم فقیہ عباس فقیہ عبداللہ نے ایک کتاب "ارکان اسلام وآداب" اسی مقصد سے مرتب کی ہے کہ سماج پر پھیلے اندھیروں میں کہیں تو جگنو ٹمٹمائے۔ اس کتاب میں اسلام کے پانچ ارکان، کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض اور ضروری ہے۔ کیونکہ علم کے ذریعہ ہی ہر مسلمان دین کا صحیح راستہ اختیار کرکے ہر قسم کی ضلالت و گمراہی اور بدعات و خرافات سے بچا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث رسول شریعت اسلامیہ کے دو اہم بنیادی ماخذ اور مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے دستور حیات ہیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہوگے گمراہ نہیں ہوگے۔ ایک اللہ کی کتاب دوسری میری سنت"۔

قرآن و احادیث کی روشنی میں یہ کتاب "ارکانِ اسلام وآداب" تیار کی گئی ہے اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں صحیح دین سیکھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

یہ کتاب ہر اردو جاننے والے کے لئے ایک روشن ہدایت ہے قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ اس کتاب کو شائع کرکے مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ کتاب کو بڑی محنت اور تحقیق کے بعد بڑے آسان انداز میں مختصر طریقے سے لکھا گیا ہے گویا ایک سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اسلامی آداب کو بڑے موثر انداز میں بیان کیا گیا ہے جا بجا حوالے بھی دئے گئے ہیں تاکہ کتاب مستند اور ریفرنس بک کی حیثیت اختیار کرلے۔ یہ کتاب مسلمانوں کے لئے روشن چراغ ہے۔

کتاب کے مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ فقیہ صاحب جو اس کتاب کے مرتب ہیں ابتدا ہی سے دینی خدمات میں سرگرم عمل رہے۔ انہوں نے کھیڈ میں ۱۹۷۰ میں تعلیم بالغاں کے لئے مدرسہ کھولا جس میں قرآن شریف کی تعلیم اور ترتیب الصلوٰۃ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ۱۹۷۳ء میں فقیہ صاحب قطر چلے گئے۔ ۱۹۹۰ء میں

انہوں نے مدرسہ تعلیم القرآن کے نام سے کھیڈ میں ایک ادارہ مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ یعنی ابتدا ہی سے مسلمانوں کے عقائد و عبادات و اخلاق کی اصلاح کا کام کر رہے ہیں۔

۲۱۶ صفحات کی کتاب "ارکان اسلام و آداب" بڑے اہتمام اور خوبصورت انداز میں بڑے حروف میں، سفید کاغذ پر تزئین کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ سرورق بھی جاذب نظر ہے۔

ترتیب و تحقیق عبدالرحمٰن اعظمی عمری کی ہے۔ کتاب کو مندرجہ ذیل پتوں سے مفت حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (۱) صالح احمد الخلیفی۔ ص ب: ۳۴۱۴، الدوحہ قطر۔ (۲) عمر جمال دبیر مقام: بھوین، تعلقہ داپولی، ضلع رتناگری، انڈیا۔ (۳) شکیل احمد فقیہ عباس، کھیڈ۔ رتناگری۔ مہاراشٹر، پن نمبر: ۴۱۵۷۰۹۔ انڈیا۔

تبصرہ نگار: ——— م، ناگ

"رشتے ناتے"

مصنف: عباس اُپادھیہ۔ قیمت ستر ۷۰ روپے

ملنے کا پتہ: عابدہ پرکاشن فلیٹ نمبر ۳۰۱ بی ۲۵۔ کوکنس لینڈ اپارٹمنٹ شاستری نگر، اندھیری (مغرب) ممبئی ۴۰۰۰۵۳۔

عباس اُپادھیہ کا نام اس سے پہلے میں نے کبھی سنا نہیں تھا، بالکل غیر معروف آدمی ہندی زبان میں ۲۳۱ صفحے کا ناول لکھ کر خود ہی اسے شائع کرے، مجھے بڑا تعجب ہوا۔ عباس اُپادھیہ صاحب کا ناول رشتے ناتے، کوکن کے اس گاؤں کی کہانی ہے۔ جہاں مذہب و نسل و ذات کی تفریق زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ موہن اور عزیز مختلف مذہب کے ہوتے ہوئے بھی غربت کی وجہ سے ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ ساوتری موہن کی ماں ہے مگر وہ عزیز کو بھی اپنے گھر میں سہارا دیتی ہے اور موہن کی ہی طرح اُسے اپنی ممتا سے نوازتی ہے۔ اور اسے محسوس نہیں ہونے دیتی کہ موہن اور عزیز کے درمیان مذہب کی بڑی دیوار حائل ہے۔ دراصل پورے ناول میں قومی یکجہتی پر بھرپور زور دیا گیا ہے اور سارے کردار کو مذہبی جنون کے خلاف خود غرضی اور مفاد کے خلاف صف آرا کر دیا ہے۔

اس ناول کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ناول عباس اپادھیہ صاحب نے لکھا ہے جو ناول نویسی کے مقابلے میں بالکل نووارد ہیں مگر ہندی زبان میں انہوں نے سارے اسلامی آداب والقاب کا بھرپور خیال رکھا ہے۔ ہندی کی روانی اور اردو کی چاشنی دونوں کو مناسب اعتدال میں رکھا ہے۔ اس سے ہندی والوں کو اردو معاشرتی آداب سے بہت حد تک واقفیت حاصل ہوگی۔

ناول میں کردار نگاری اور پیکر تراشی کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ پورے ناول میں تسلسل ہے۔ قاری کا ذہن بھٹکتا نہیں اور نہ کہیں دلچسپی کا تانا بانا ٹوٹتا ہے۔ عباس اُپادھیہ کی یہ پہلی کوشش بڑی کامیاب ہے۔ ہم انہیں اس کامیاب کاوش پر پُر خلوص مبارکباد دیتے ہیں۔

تبصرہ نگار: ——— انجم عبّاسی

Gansons Radiators Pvt. Ltd.

Manufacturers of . **Heavy Duty Industrial And Automotive Radiators such as Genset, Earth Moving Equipments, Compressors, Excavators up to 2.5 MW Rating**

Special Features :

i) 6 Type of Fining Technology Advantage.
ii) Louvered Fins / Flat Fins choice.
iii) Up to 20 Row of Tubes under Single Header Plate.
iv) " Core Height Limit up to 72" (1830 m/m)
v) O.E.Suppliers

Factory / Office : Plot No 295/D, T T C Industrial Area, Turbhe Naka, Navi Mumbai - 400 705 * **Tel. : 767 2783 / 761 5992 * Fax : 767 2783**

H. KARMALI & CO.

MANDAP DECORATORS & EXHIBITION CONTRACTORS

ALSO ON LIST OF GOVERNMENT
MUNICIPAL PWD. MES. ETS.

SHARIFF MANSION,
115, S V.P. ROAD,
NEAR HAZRAT IMAM HUSEIN
(A S) CHOWK,
BOMBAY - 400 009

☎ 377 86 88 • 377 60 68 • 371 40 19
FAX : 9122 - 372 22 60

بیسٹ ٹیچرز کا انتخاب

تعلیمی دنیا کی ممتاز شخصیات عالیجناب پروفیسر عبدالعلیم بخارے، پروفیسر عبدالقادر چوروواڈوالا، پروفیسر اعجاز راؤت اور ڈاکٹر عبدالشکور قادری نے ہماری دعوت پر آل کوکن بیسٹ ٹیچرز کے انتخاب میں ہمیں تعاون بخشا اس کے لئے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے جملہ اراکین ان کے شکر گذار ہیں۔

امسال کوکن کے بائی اسکولوں سے ہمیں SSC کے حیرت نتائج موصول ہوئے۔ ماہر تعلیم اور فورم کے جواں عمر ساتھی جناب مبارک کاپڑی نے نہایت باریک بینی کے ساتھ ان کی جانچ پڑتال کی اور مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۹۹ء کی سہ پہر کو منعقدہ میٹنگ میں اس کی تفصیلات مندرجہ بالا ماہرین کے سامنے پیش کیں اور جو نتیجہ حاصل ہوا اس کے مطابق آل کوکن بیسٹ ٹیچرز کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ انشاء اللہ (حسب معمول) ماہ جنوری ۲۰۰۰ء میں منعقد ہونے والے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات کے جشن میں ان خوش نصیب اساتذہ کو انعام و اعزاز سے نوازا جائے گا۔ سکریٹری NKTF

اردو مدرسہ صفائی مقابلہ میں اوّل

۲۳ر اگست کو ساونت واڑی روٹری کلب کی جانب سے "صاف ستھرا مدرسہ اور صاف ستھری کلاس" کا مقابلہ رکھا گیا تھا۔ جس میں نگرپالیکا کے سبھی پرائمری مدارس شریک تھے۔ مدرسہ کی جانچ روٹری کلب کے صدر و دیگر اراکین نے کیا۔ جس میں ضلع پریشد اردو مدرسہ کا اول تا چہارم گروپ میں اول نمبر آیا۔ ۲۹ر ستمبر کو مدرسے کو روٹری کلب کے ڈسٹرکٹ گورنر کے ہاتھوں کپ اور پھلاور پاؤٹ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔

مدرسہ کو اول نمبر پر لانے کے لئے صدر مدرسہ جناب سلیمان بیگ، معاون معلمیں محترمہ ثریا بیگ، مہر والنساء ھینڈوارے اور میمونہ شیخ نے کافی محنت اٹھائی۔

سرپنچ رفیق چنیکر کی کامیاب کوشش

پچھلے دنوں مہسلہ گرام پنچایت کے سرپنچ جناب رفیق چنیکر کی قیادت میں نذیر حسن قادری، قاضی عبدالشکور، بال کرڈے، پرشانت راجے اور دیگر ممبران پر مشتمل ایک وفد نے مقامی ایم ایل اے شری شام بھائی ساونت کے توسط سے رائے گڑھ ضلع کے پالک منتری شری پربھاکر مورے سے

ملاقات کی اور ساڑھے تین کروڑ روپے تخمینے کا پینے کے پانی کے پروجیکٹ کی منظوری حاصل کی۔ اسی ملاقات میں جناب شام بھائی ساونت نے وفد کو ایم ایل اے فنڈ سے مہسلہ کی بستیوں میں پکی سڑکیں بنانے کا یقین بھی دلایا۔ پینے کے پانی کے اس اہم پروجیکٹ کو منظور کرانے میں سرپنچ جناب رفیق چھیکر کا بھرپور تعاون رہا۔

شکیل شاہجہاں۔ مہسلہ

محترمہ زلیخا نختارے کی ترقی

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور فورم کے رہنما پروفیسر محمد علیم نختارے (اسماعیل یوسف کالج جوگیشوری) کی رفیقۂ حیات محترمہ زلیخا نختارے کا جو فاروق ہائی اسکول فار گرلز میں تھیں ترقی پاکر مدنی ہائی اسکول جوگیشوری ویسٹ میں بحیثیت ہیڈ مسٹریس تقرر ہوا ہے۔

ڈاکٹر ندیم عبداللہ کی شاندار کامیابی

کویت میں مقیم اردو کے معروف شاعر عبداللہ ساجد کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر ندیم عبداللہ پیٹکر نے (M S,(E N T کا امتحان ناگپور یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کیا۔ ڈاکٹر ندیم کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم کویت میں پوری ہوئی۔ ہر جماعت میں اول نمبر میں کامیاب ہوتے رہے اور C B S E کے بارہویں کے امتحان میں کویت کے تمام اسکولوں میں اوّل نمبر حاصل کرنے کے بعد آل انڈیا میڈیکل انٹرنس امتحان کے ذریعہ گورنمنٹ میڈیکل کالج ناگپور میں داخلہ لیا۔ M B B S کے بعد وہیں سے پوسٹ گریجویشن میں داخلہ لے کر M S میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ ڈاکٹر ندیم آج کل ممبئی کے A J B میونسپل E N T ہاسپٹل میں بطور سرجن اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ میں ڈاکٹر ندیم کو ترقی کے لئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

از۔ ایچ ایم پرکار (برمنگھم)

فرارے اردو اسکول میں اعزازی جلسہ

۲۱؍اکتوبر کو داپولی تعلقے کے فرارے اردو اسکول میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبہ فرحت احمد کھوت جس نے ہائی اسکول اسکالر شپ امتحان ۹۹ء میں تعلقے سطح پر اول نمبر سے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ گاؤں کی تنظیم ینگ مین سرکل اور اساتذہ کی جانب سے حلقے کے مدرسین کے سیمینار میں تحفوں سے نوازا گیا اور سابق مدرس مثالی معلم جناب ایوب کھوت کو اعزاز دیا گیا۔ اعزاز یافتگان کو کیندر پرمکھ شری کھانچے سر، شری کاکا پرولیکر، محمود بھائی کھوت، اور گریجویٹ محبوب شیخ سر نے سراہا۔ کلاس ٹیچر احمد ناڈکر نے اعزاز یافتگان کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی۔ صدر مدرس رکھانگے عبدالرشید جناب نے بھی مبارکباد پیش کی اور طلباء و طالبات کو محنت کرنے اور شوق سے پڑھنے کی تلقین کیں۔

MES ستیوڑہ کا نیا انتخاب

مسلم ایجوکیشن سوسائٹی، ستیوڑہ، تعلقہ و ضلع رتناگیری کا سالانہ جلسہ ۲۶ر ستمبر ۹۹ء کو منعقد ہوا جس میں نئی مینجنگ کمیٹی کا انتخاب برائے 2000-99 عمل میں آیا۔ جس میں درج ذیل حضرات منتخب ہوئے۔

(۱) جناب عمر داؤد پلپلے (صدر) (۲) جناب عبدالکریم محمد حسین لانبے (نائب صدر) (۳) عباس محمود مالم (نائب صدر) (۴) یوسف حسین خطیب (نائب صدر۔ ممبئی) (۵) ابراہیم اسماعیل خان (جنرل سکریٹری) (۶) مجید محمود یاگرکر (جوائنٹ سکریٹری) (۷) عبدالرحمن حسین بھونسل (خازن) (۸) حسین داود جلے (ممبر) (۹) عبدالستار محمود خطیب (۱۰) جعفر اللہ محمد اسحاق کیاڈے (۱۱) عبدالغنی محمود چلوان (۱۲) احمد عبدالرحمن قاضی (۱۳) احمد اسحاق واکلے (۱۴) عبدالستار موسیٰ مادرے (۱۵) صمد اسماعیل کاپڑی (۱۶) سلیم فقیر محمد کاپڑی (۱۷) داؤد محمد کاپڑی (۱۸) محمود ابراہیم واکلے (۱۹) عبدالرحمن یوسف قاضی

مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ستیوڑہ، ماڈل انگلش اسکول اور ماڈل ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ چلارہی ہے۔ اگلے سال سے نان ایس ایس سی Non S S C بچوں کے لئے ویلڈنگ کورس شروع کرنا چاہتی ہے۔ جس کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ لہٰذا علم دوست حضرات سے گذارش ہے کہ اپنی مدد جنرل سکریٹری مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ستیوڑہ ضلع رتناگیری کے نام بھیج دیں۔ از۔ محمود واگلے۔ ممبئی

دارالرحمت میں ڈگری کالج کا سنگِ بنیاد

۱۳ر نومبر ۹۹ء کو سمبرا میں ادارہ دارالرحمت جس کے زیر اہتمام قسمت کالونی کوسہ میں اردو و انگلش اسکول اور یتیم خانہ بھی جاری ہے اور جس کے سربراہوں میں حاجی عبدالسلام راہل چیئرمین اور مینجنگ ٹرسٹی احمد مکلائی ہیں، سائنس و کامرس کی ڈگری کالج کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ (تفصیل اگلے شمارے میں)

مہاراشٹر کا واحد مسلم طالب علم نیشنل ٹیلنٹ سرچ میں کامیاب

پونے۔ نیشنل ٹیلنٹ سرچ اسکالر شپ ۹۹ء کے امتحان میں ریاست مہاراشٹر میں کامیاب ہونے والے ۱۵۰ر طلباء و طالبات میں پونے کے سینٹ وِنس جونیئر کالج کے گیارہویں جماعت کا ذکی امتیاز ملا واحد مسلم طالب علم ہے جبکہ ملک گیر سطح پر کامیابی حاصل کرنے والے ماسٹر ذکی، گزشتہ دسویں جماعت کے نتائج میں ۰۶ء فیصد مارکس کی کمی کے سبب میرٹ فہرست میں نہ آسکا۔ فی صد کی دوڑ میں ہوئی اپنی ہار کو طاقت بناکر اس ہونہار طالب نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

پروفیسر شکیل ہرزک کو ڈاکٹریٹ

مہاراشٹر کالج ممبئی کے وائس پرنسپل اور شعبۂ عربی و اسلامیات کے صدر پروفیسر شکیل محمد ہرزک متوطن پرار ضلع وایگڈھ

کو ان کے تحقیقی مقالہ فقہ امام شافعی عصر حاضر کے تناظر میں" کے لئے ممبئی یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ (P hd) کی ڈگری عطا کی ہے۔ یہ مقالہ انگریزی میں لکھا گیا ہے اور اس موضوع پر اپنی نوعیت کا منفرد مقالہ ہے۔ موصوف نے یہ مقالہ سینٹ زیویرس کالج ممبئی کے استاد ڈاکٹر نظام الدین ایس گوریکر کی رہنمائی میں مکمل کیا۔

اردو میلہ ناگپور - کامیاب انعقاد

۲۳ر اور ۲۴ر اکتوبر ۹۹ء کو ینگ مسلم فٹ بال گراؤنڈ پر اردو تقریبات کا نہایت شاندار اہتمام ہوا۔ ۲۳ر اکتوبر کے اردو جلوس میں شہر کی پرائمری اور ثانوی اسکولوں کے تقریباً بارہ ہزار طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ ان کے علاوہ ملک کے مشاہیر اہل قلم اور علم و ادب کی مقتدر شخصیات بھی جلوس میں شامل تھیں۔ افتتاحی تقریب میں اردو زبان کی ہمہ گیریت، یک جہتی، حب الوطنی اور اردو شعر و ادب کی وسعتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اردو ٹائمز بمبئی کے مدیر لوح و قلم انجم رومانی نے ریاستی سرکار سے مطالبہ کیا کہ اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا جائے۔ ایڈوکیٹ لیئین مومن نے مسندِ صدارت سے فرمایا کہ اردو اب صرف غریبوں کی زبان رہ گئی ہے اور انہیں کے دم سے اردو کا پرچم لہرارہا ہے۔ ایڈوکیٹ مومن نے اردو معاشرے کے اہل ثروت سے شکایت کی کہ وہ اردو تعلیم سے بے رُخی برت رہے ہیں۔ اپنی تقریر میں ایڈوکیٹ مومن نے دور درشن سے اردو چینل کے اجراء اور ممبئی، دور درشن کیندر سے اردو میں خبریں شروع کئے جانے کا مطالبہ بھی کیا۔

اردو میلے کے مختلف اجلاس میں اردو افسانہ، طنز و مزاح، شاعری، ڈرامہ، صحافت، تعلیم، ادب اطفال اور گوشۂ ناگپور سے متعلق گرانقدر مقالات پڑھے گئے۔ ہر سیشن میں سنجیدہ سامعین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ خواتین کا اجلاس بے حد کامیاب رہا۔ خواتین سے اپنے گھروں میں اردو چراغوں کو جلائے رکھنے کی اپیل کی گئی۔ مقتدر اہل قلم اور علمی و ادبی خواتین دانشوروں نے خواتین سے خطاب کیا۔

مشاعرہ اردو میلہ کی آخری تقریب تھی لیکن اس میں تشہیر پسندوں کی کثرت تھی بس کی وجہ سے اچھے اشعار اور اچھے شعراء کو نہیں سنا جاسکا۔ انصرام و اہتمام نظم و ضبط اور معیار کے لحاظ سے اردو میلہ شولاپور کے گراف کو ناگپور نہیں چھو سکا۔ تاہم دو روزہ اردو سرگرمیاں لائق تحسین تھیں۔

از عبدالرحیم نشتر، امبیت

یوم کوکن ریلوے کا انعقاد

اضلاع کوکن میں ریلوے کی شروعات ایک ناممکن سی بات سمجھی جاتی تھی کیونکہ پہاڑوں دریاؤں اور وادیوں میں بسے ہوئے اس علاقہ میں ریلوے لائن کی تنصیب آسان بات نہیں تھی مگر کوکن ریلوے بورڈ نے اس ناممکن کام کو ممکن کر دکھایا ہے۔ چونکہ کوکن ریلوے بورڈ کا قیام ۱۵ر اکتوبر ۱۹۹۰ء میں عمل میں آیا تھا اس لئے جمعہ ۱۵ر اکتوبر ۹۹ء کو نئی ممبئی میں نیرول کے کوکن ریل وہار میں کوکن ریلوے بورڈ کے صدر دی۔ کے۔ اگروال نے شرکت کی۔

[illegible] کے
[illegible] بورڈ ڈائرکٹر ،
ریلوے بورڈ کے ممبر ہوی کے اگی
[illegible] سنٹرل ریلوے اور ویسٹرن
ریلوے کے جنرل منیجر کے پی شنکرن
اور وی ڈی گپتا موجود تھے۔

کوکن ریلوے کے منیجر نے بتایا کہ شب و روز کی محنت کے بعد سات سال میں کام مکمل ہوا۔ کوکن ریلوے کی لمبائی ۷۶۰ کلومیٹر ہے۔ راستے میں آنے والے پہاڑوں میں ۹۱ سرنگیں بنائی گئیں جبکہ ندی نالوں اور دریاؤں پر ۱۵۳ پل تعمیر کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ براعظم ایشیاء میں سب سے اونچا پل اسی ریلوے لائن پر بنایا گیا ہے۔ سب سے طویل سرنگ (۶.۵ کلومیٹر) اور سب سے لمبا پل (۲.۰۶۵ کلومیٹر) اسی ریلوے لائن پر تعمیر ہوا ہے جو اپنے آپ میں ایک کارنامہ ہے۔

آل دھولیہ اردو تقریری مقابلہ

۱۵/اکتوبر ۹۹ء کو فرینڈ سرکل دھولیہ کے زیر اہتمام آل دھولیہ اردو تقریری مقابلہ کا انعقاد بمقام ہزار [illegible] کیا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت حاجی [illegible] نواب بیگ مرزا نے [illegible] کی۔ پروگرام کا افتتاح عالیجناب امین الدین شیخ صاحب (سابق ڈی، وائی، ایس، پی) نے کی۔ مقابلہ دو گروپوں پر مشتمل تھا۔ جن میں شہر دھولیہ کے مختلف اردو پرائمری ہائی اسکول اور دینی مدارس کے طلباء و طالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مقابلے کے نتائج درج ذیل ہیں۔

سینئر گروپ -(۱) شاہینہ پروین فاروق احمد۔ انجمن سلطانیہ، اوّل، (۲) شاہینہ شاداب محمد سلیم۔ سوئیس اردو ہائی اسکول، دوّم۔

جونیئر گروپ - (۱) مسعود احمد شکیل احمد۔ محمدیہ بوائز ہائی اسکول۔ اوّل (۲) امین الدین شیخ محی الدین ۔مدرسہ فلاح دارین۔ دوّم

جونیئر گروپ میں حاجی محمد عفان انصاری (صدر مدرس سوئیس) اور سینئر گروپ میں جناب عبدالسلام ماسٹر صاحب (چیئرمین سوئیس) کے دستِ مبارک سے طلباء میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کی پرنسپل کو اعزازی انعام

یونائیٹڈ وے آف چیریٹبل آئیڈیل ایجوکیشن اینڈ لٹریری ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے ۸/۱۴ اکتوبر ۹۹ء انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ میں ویسٹ زون کے اسکولوں میں ایس ایس سی میں شاندار کامیابی پانے والے طلباء و طالبات کے اعزاز میں تہنیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پرنسپل محترمہ سلمٰی لوکھنڈوالا صاحبہ کو اس سال کی بہترین خاتون کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ دسویں جماعت میں امتیازی نمبرات لینے والی طالبہ حمیرہ عبدالرزاق کو انعام کے ساتھ نقد رقم دو ہزار (-/2000) روپے دیے گئے۔ اسکول ہذا کے رزلٹ کو سراہا گیا۔ دیگر شریک طلباء کو بھی انعامات دیے گئے۔

ماہنامہ گل بوٹے اور طہورا سوئیٹس کی جانب سے پانچ پرنسپلز کو ایکسلینسی ایوارڈ دیا گیا۔ جس میں انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کی پرنسپل محترمہ سلمٰی لوکھنڈوالا صاحب کو بھی ایکسلینسی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ڈاکٹر خلیل مقدم صاحب طبیہ میڈیکل کالج کے چیئرمین نامزد

کوکن اور ممبئی کی طبی تعلیمی

ڈاکٹر خلیل مقدم

اور سماجی دنیا میں ڈاکٹر خلیل مقدم صاحب کا نام محتاج تعارف نہیں ہے حال ہی میں انہیں انجمن اسلام کی نگرانی میں جاری طبیہ میڈیکل کالج کا ایگزیکیٹو چیئرمین مقرر کیا گیا ہے وہ اس نامور ادارہ کے ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر بھی ہیں۔ طبیہ کالج کی نئی عمارت ورسوا(اندھیری) میں زیر تعمیر ہے اس پانچ منزلہ عمارت میں یونانی میڈیکل کالج اور ایلوپیتھی اسپتال بھی ہوگا۔ تعمیر عمارت کے لئے مخیر قوم حاجی عبدالرزاق کالسیکر نے خطیر رقم کا عطیہ دیا ہے۔ ڈاکٹر خلیل مقدم کی طبی خدمات کے پیش نظر مرکزی حکومت کے محکمہ صحت اور فیملی ویلفیئر نے انہیں نیشنل ایڈس AIDS کمیٹی کا ممبر بھی نامزد کیا ہے جس کا بنیادی مقصد اس خطرناک مرض کے متعلق عوام میں بیداری پیدا کرنا ہے۔

وہ انجمن خیر الاسلام ایجوکیشن سوسائٹی کے ٹرسٹی اور احمد ہوسپٹل اینڈ میڈیکل ریسرچ فاؤنڈیشن ممبئی کے ٹرسٹی اور جنرل سکریٹری بھی ہیں جس کے مقاصد میں ضرورت مندوں کی طبی رہنمائی اور خبر گیری شامل ہے۔

جلدی امراض کے ماہر ڈاکٹر خلیل مقدم نے حال ہی میں لندن اور برمنگھم (یوکے) کا دورہ کیا تھا۔ دورہ کا مقصد اسکین لیزر سرجری جیسے جدید طریقہ علاج میں مہارت حاصل کرنا ہے۔

ہانگ کانگ سے اردو روزنامہ کا اجراء

اردو دنیا کی وہ واحد زبان ہے جس کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک حالیہ جائزے کے مطابق اس وقت سارے جہاں میں اردو زبان کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ اب اردو کے حقیقی شیدائیوں کے لئے ایک مزید خوشخبری یہ ہے کہ مشرقی ایشیائی ملک ہانگ کانگ سے ایک اردو روزنامے کا اجراء دھوم دھام سے ہوا ہے۔ وہاں رہائش پذیر [illegible] پاکستانیوں نے اپنی زبان کی [illegible] کے لئے یہ روزنامہ شروع کیا ہے۔ اپنا دیس چھوڑ کر روٹی روزی کے لئے غیر ملک میں آباد ہونے والوں نے اس کا نام "پردیس" رکھا ہے۔ شروعات میں "پردیس" کی ۵ر ہزار کاپیاں شائع کی جائیں گی۔ ۲۶ر سالہ نوجوان اعجاز ندیم "پردیس" کے مدیر ہیں۔

عرضانہ

معروف شاعر جناب قاضی فراز احمد صاحب کی حمد، نعت کا مجموعہ بعنوان "عرضانہ" منظر عام پر آگیا ہے۔ جس کی اشاعت اہل قطر کی جانب سے ہوئی ہے۔ خواہشمند حضرات نقش کوکن سے رابطہ قائم کر کے کتاب حاصل کریں۔

"یہاں پہ خاک سے انسان بنائے جاتے ہیں"

[illegible] بروز بدھ بعد نماز عشاء بمقام سی پی ایس کالونی میں زیر اہتمام اسلامیہ مسجد مہاتما گاندھی نگر، کولیواڑہ، ممبئی ۳۷ میں زیر صدارت ہمدرد قوم وملت الحاج بشیر موسیٰ پٹیل صاحب ایم ایل اے دار العلوم ریاض الجنۃ کا افتتاح عمل میں آیا۔ جس میں بطور مہمان خصوصی جناب الحاج ڈاکٹر عبدالرؤف سمار صاحب، صدر کچھی میمن جماعت، ممبئی موجود تھے۔ اپنے صدارتی خطبہ میں الحاج بشیر موسیٰ پٹیل صاحب نے اس دار العلوم کے بانی حضرت مولانا جاوید ندیم کو مبارکباد دیتے ہوئے ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ فرمایا۔

قارئین کو معلوم ہو کہ مولانا جاوید ندیم خطۂ کوکن کا موقر جریدہ ماہنامہ نقش کوکن کی پندرہ سولہ سالوں سے کتابت کر رہے ہیں اور کچھی میمن قوم کا آرگن وترجمان سہ ماہی "رابطہ" میں بھی تقریباً ۱۰ سال سے وابستہ ہیں۔ وہ ایک مستند عالم دین بھی ہیں انہوں نے اپنے رفقاء حضرت مولانا تجمل حسین، مولانا الطاف حسین مولانا مزمل، حافظ محبوب عالم، جناب عبدالمنان وجناب قاسم سردار صاحبان کے توسط سے اس دار العلوم کا قیام فرمایا۔ اسی جلسہ میں جناب عبدالقاسم سردار ٹرسٹی اسلامیہ مسجد نے ایک دو منزلہ عمارت طلبہ کی رہائش کے لئے وقف کرنے کا اعلان فرمایا۔ بانی ومنتظم اعلیٰ مولانا تجمل حسین خطیب وامام نورانی مسجد بنگالی پورہ نے مہمانان کی گلپوشی کی اور رسم شکریہ ادا کیا۔ بعدہ مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا محمد حنیف اعظمی صاحب کی تقریر ودعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نقش کوکن

سونڈے گھر میں تعمیر مسجد

سونڈے گھر تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری میں تعمیر مسجد کا کام جاری ہے۔ اہل خیر فرزندان اسلام نے تعمیر میں کام آنے والی اشیاء کا فراخدلی سے عطیہ دے کر خانۂ خدا کی تعمیر کو تقویت پہنچائی ہے اور اس کے لئے ہم معطی حضرات کے شکر گذار ہیں مگر ہنوز کام باقی ہے۔ لہٰذا ہم برادران اسلام سے گذارش کرتے ہیں کہ تعمیر مسجد میں ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ہمارا اکاؤنٹ نمبر ہے 3382 آر ڈی سی بنک پالگڈھ۔

الملتمس عباس وحرم الدین
ناڈگاؤنکر، صدر جماعت المسلمین سونڈے گھر

I.D.B ایکنوز کے زیر اہتمام
اسکالر شپ کیلئے انٹرویو

۱۱ر نومبر سے ۲۳ر نومبر ۹۹ء تک آئی ڈی بی اسکالر شپ پری سلکشن انٹرویو کیمپ کا حج ہاؤس میں انعقاد ہوا جس میں مہاراشٹر گجرات اور گوا کے انجینئرنگ اور میڈیکل کے مسلم طلباء وطالبات نے حصہ لیا اور شہر کے معزز دانشوروں نے بھی شرکت کی۔ اس جلسہ میں آفیسر شرٹ کی جانب سے اسلامی، سائنسی اور تاریخی معلومات پر مبنی سوال مقابلوں کا اہتمام کیا گیا جس میں تینوں ریاستوں کے طلبہ وطالبات شریک تھے۔ اس موقعہ پر جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے طلبہ وطالبات کو علمی معلومات فراہم کی جناب اقبال حمید میمن (آفیسر) نے اپنی تقریر میں اعتراف کیا کہ ایسے سوالات کے جواب ان طلبہ نے دئے جس کا علم دانشوروں کو بھی بہت کم ہے اور میں خود بھی بہت سے سوالوں کے جواب سے ناواقف تھا۔ انہوں نے اس پروگرام کے انعقاد کے لئے جناب ڈاکٹر رحمت صاحب کی ستائش کی اور مقابلے میں حصہ لینے والے تمام طلباء وطالبات کی علمی بیداری کی تعریف کی اور کامیاب ہونیوالے تمام طلباء کو آفیسر شرٹ کی جانب سے انعامات تقسیم کئے گئے۔۔۔

دنیا کے مشہور آبشاروں (FALLS) کے نام + مُلک + بُلندی

بُلندی	مُلک	نام	
(FEETS) فیٹ 3,212	VENEZUELA	ANGEL FALLS	۱)
3,110	SOUTH AFRICA	TUGELA	۲)
2,665	NORWAY	UTIGARDSFOSSEN	۳)
2,425	U S A (AMERICA)	YOSEMITE	۴)
1,904	NEW ZELAND	SUDERLAND FALL	۵)
1,600	GUYANA	KING GEORGE VI	۶)
1,580	AUSTRALIA	WELLOMOMTI	۷)
1,400	TANZANIA-ZRUTIA	KALAMB	۸)
1,384	FRANCE	GAVARRUE	۹)
1,325	BRAZIL	GLASSFALLS	۱)
1,280	AUSTRIA	KRIMMIER FALLS	۱۱)
1,259	ZAIRE	LOFOL.CONGO	۱۲)
1,248	CANADA	TAKKAKA	۱۳)
1,033	ITALY	SERIO	۱۴)
978	SWITZERLAND	STAUBBACH	۱۵)
960	INDIA	JOG FALLS	۱)

ابراہیم بغدادی . U.K.
(ماخوذ)

نقش نواز

نقش کوکن کو مالی بحران سے نکالنے کے لئے نقش کوکن کی شرح خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔ درون ہند سالانہ خریداری سو روپے سے بڑھا کر ایک سو پچیس روپے اور اسی طرح (Donor) معطی خریداری کی شرح ۵۰۰ روپے مقرر کی گئی ہے۔ یہ اضافہ ناگزیر تھا۔ ہمیں امید ہے کہ نقش کوکن کی افادیت کے پیش نظر ہمیشہ کی طرح نقش نوازی کا ثبوت دیا جائے گا۔ اس ماہ جن خریدار حضرات نے اپنے زر تعاون سے نوازا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ادارہ ان تمام حضرات کا شکر گزار ہے۔

ڈونر ممبر

جناب ایچ اے خانزادہ 500/-
ڈاکٹر اشفاق احمد ٹھاکور 500/-
ڈاکٹر ایس آئی قاضی 500/-
جناب ابو صالح انصاری 1000/-
جناب جے اے بہاردے 1000/-
(اس میں 500/- روپے ڈونر ممبر شپ اور 500/- روپے ان کی جانب سے چار سالانہ عمومی خریداری کی رقم شامل ہے۔)
جناب عبدالاحد ساز 500/-
جناب احمد علی قاضی 500/-

مندرجہ بالا حضرات کے اسمائے گرامی جولائی کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔

ارمار برادرس پرائیویٹ لمیٹیڈ 500/-
ڈاکٹر نصیر دادوے 500/-
جناب اے آر ایچ لالہ 500/-
کیپٹن جے ایم پاٹنکر 500/-
جناب محمد ابراہیم مقری 500/-
جناب عبدالرزاق قادر دینکنکر 500/-
پروفیسر حاجی میاں کلانیا 1000/-
(اس میں ۵۰۰ روپے ڈونر ممبر شپ اور ۵۰۰ روپے ان کی جانب سے چار سالہ عمومی خریداری کی رقم شامل ہے)
جناب امتیاز دادوے 1000/-
(دو سال کے لئے ڈونر ممبر شپ)
جناب ایم ایچ باپے 500/-
ڈاکٹر این آئی پیلے 500/-
جناب حسین ایم دلوائی 500/-
جناب اے آر دلوائی 1000/-
(دو سالہ خریداری)
محمد علی سرکھوت 500/-
آر ڈی شریف 500/-
ڈاکٹر سمیر اے لانبے 1000/-
(دو سالہ خریداری)
ڈاکٹر این آئی جولے 500/-
نثار شیخ حسین نائیک 500/-
خلیل شیخ حسن نائیک 500/-
اے رحیم ظفر خانزادہ 500/-
محی الدین بھاوے 500/-
سعید دادورکر 500/-
ڈاکٹر زید کے خطیب 500/-
حوا آر قاسم 500/-
افضل ایچ مقادم 500/-
رودگھے چیریٹیز 500/-
شاہباز خان 1000/-
(دو سالہ خریدار)
محمود نائیک 500/-

مندرجہ بالا حضرات کے اسمائے گرامی اکتوبر کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔

جناب اے حمید داؤد صاحب ٹول 500/-
نسیمہ ظہور پیش امام 500/-
ڈاکٹر شہناز شیخ 500/-

مندرجہ بالا حضرات کے اسمائے گرامی نومبر کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔

ایڈوکیٹ ہارون آدم شیخ 500/-
جناب عبدالقادر ایچ منشی 500/-
ڈاکٹر عاشق اے راول 500/-

ہمدرد خریدار

(سالانہ 250/- روپیہ)

محترمہ فریدہ اسمٰعیل موڈک 250/-
جناب عبدالمجید کرتے 250/-
ایڈوکیٹ اے رحمٰن وائی قاضی 250/-
محترمہ دلشاد آئی قادری 250/-

جناب شوکت جی ایم جلال	250/-
جناب اسلم سعید جلال	250/-
جناب مشتاق اے حاجتے	250/-
عادل عبدالرشید نورے	250/-
واجدہ انور نورے	250/-
اسماعیل داؤد چکیئے	250/-
کنیز فاطمہ اشرف پالیکر	250/-
عبدالقادر احمد پالیکر	250/-
عباس اسماعیل پالیکر	250/-
وفیق ریاض پالیکر	250/-
ابراہیم جمیل مقادم	250/-
ابراہیم داؤد پالیکر	250/-
آمینہ مشتاق پالیکر	250/-
ذکیہ احمد چکیئے	250/-
عبداللطیف عبدالغنی مقادم	250/-
شریفہ عبدالغنی نورے	250/-
حسام الدین عبدالحمید علوی	250/-
زونیرہ کفایت اللہ فرفرے	250/-
ضمیر عبدالغنی پالیکر	250/-
حسین داؤد مہاڈک	250/-
عمر عبداللہ دلوی	250/-
ڈاکٹر صغیر۔ایم۔ سرگروہ	250/-

بیرون ہند

(سالانہ ۵۰۰ روپے)

عبدالباسط فقیہ (سعودی عربیہ)	500/-
قاضی عبدالغنی عیسیٰ (رر رر)	500/-
جناب محمد بارگیر (انگلینڈ)	500/-

بقیہ وفیات صفحہ ۹۹ سے آگے

ڈاکٹر امام الدین انڈرے کو صدمہ

سیرجن ڈاکٹر امام الدین انڈرے کے والد صاحب اسماعیل حسین انڈرے کا یکم نومبر ۱۹۹۹ء کو دوپہر ۲ بجے اپنے آبائی گاؤں سائیگاؤں تعلقہ شری وردھن ضلع رائے گڈھ میں ۹۴ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

جناب حسن میاں شہاب الدین مقدم کا انتقال

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے جوائنٹ چیف پرسنل آفیسر جناب ایس بی خطیب کے حقیقی ماموں جناب حسن میاں شہاب الدین مقدم متوطن کولتھرا تعلقہ داپولی ۲۱راکتوبر ۱۹۹۹ء بروز جمعرات مختصر سی علالت کے بعد اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

حاجی خاندان کو صدمہ

نوانگر ڈاکیارڈ روڈ ممبئی کے حاجی اسماعیل سلیمان کا ۱۹رنومبر کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہو گیا، وہ ۷۰ سال کے تھے۔

محمود بھارڈے کا انتقال

بی ایس ٹی (بیسٹ) کے ریٹائرڈ کنڈکٹر جناب محمد رکن الدین بھارڈے متوطن سارنگ تعلقہ داپولی، ضلع رتناگری، جو سبکدوشی کے بعد ممبرا میں سکونت پذیر تھے۔ طویل علالت کے بعد ۱۹ر نومبر ۹۹ء کو داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

مدرسہ دارالقرآن گوولکوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۰ر نومبر ۹۹ء بروز سنیچر کو مدرسہ میں ہی انعقاد پذیر ہوا جس میں کوکن کے ممتاز علمائے کرام نے شرکت کی۔ ادارہ نقش کوکن کی جانب سے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب اور سابق مدیر و خصوصی معاون جناب کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب و داؤد کرجیکر صاحب نے بھی شرکت کی۔ چونکہ یہ جلسہ اس وقت منعقد ہوا ہے جب دسمبر ۹۹ء کا شمارہ پریس جانے کے لئے بالکل تیار ہے اس لئے تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تصحیح: گزشتہ شمارہ میں صفحہ نمبر ۵۸ پر جناب ہاشم عبدالرزاق دھامسکر اور جناب ساحر شیوی صاحب کے کتابوں کے رسم اجرا کی خبر شائع ہوئی تھی جس میں جناب ہاشم دھامسکر صاحب کو ساحر شیوی کا شاگرد بتایا گیا تھا جبکہ ہاشم دھامسکر جناب ڈاکٹر یونس اگاسکر صاحب کے شاگرد ہیں۔۔۔

N.K.T.F. کے تحت
تعلیمی مقابلے کا انعقاد

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم تعلیم کے میدان میں اپنی نمایاں کارکردگی کے بناء پر کسی تعارف کا محتاج نہیں، گذشتہ ۷ سالوں سے کوکن میں تعلیمی بیداری لانے کے لئے ہمہ جہتی پروگراموں کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ اساتذہ کو بہتر کارکردگی کی بناء پر انعام و اکرام سے نوازنا، طلبہ کے درمیان مختلف تعلیمی مقابلوں کے ذریعے بلند حوصلگی اور تعلیم میں سبقت لے جانے کا جذبہ بیدار کرنے اور حوصلہ افزائی کے لئے انعام و اکرام دینے کو فورم نے اپنا مشن بنالیا ہے۔

اپنی اسی سابقہ روایات کی طرح اس سال بھی فورم نے طلبہ کے لئے ایک مقابلہ جاتی پروگرام کا انعقاد کیا۔ یہ پروگرام "آل کوکن تعلیمی مقابلے" کے عنوان سے ضلعی سطح پر ۲ مقامات پر منعقد ہوئے۔ ضلع رتناگیری کے لئے یہ پروگرام بتاریخ ۲۷ر نومبر ۹۹ء بروز سنیچر مراٹھا بھون کھیڑ میں منعقد ہوا، جس میں رتناگیری ضلع کے اردو اسکولوں کے طلبہ نے شرکت کی۔ ہمہ جہتی اور رنگارنگ اس پروگرام میں اردو مضمون نویسی اور تقریری مقابلے مراٹھی تقریری مقابلے، مراٹھی، انگریزی زباندانی، ریاضی، جنرل نالج وغیرہ مقابلے منعقد ہوئے جس میں طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

دوسرا پروگرام ضلع رائے گڑھ کے سطح پر انجمن حمایت الاسلام نزد ایس ٹی اسٹینڈ مہاڈ میں نومبر ۹۹ء منعقد ہوا جس میں رائے گڑھ ضلع کے اردو ہائی اسکولوں کے طلبہ نے شرکت کیا۔

ان تمام پروگراموں میں ہر مقابلے میں اول دوم سوم آنے والے طلبہ کو انعام و توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔ اسی کے ساتھ اول آنے والے طلبہ کے استاد کو بھی انعام سے نوازا گیا۔ چونکہ تھانے ضلع کا پروگرام ۴ر دسمبر ۹۹ء کو ممبرا میں منعقد ہونے والا ہے اس لئے تھانے، رتناگیری اور رائے گڑھ اضلاع کے پروگراموں کی مشترکہ تفصیلی رپورٹ آئندہ ماہ ملاحظہ فرمائیں۔ ادارہ

پانچ، پانچ ہزار روپئے کے ۲ عطیات

گاؤں کی مخیر ہستی جناب عبدالمجید سرنوبت صاحب نے نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں زیر تعلیم غریب طلباء کی مدد کے لئے اسکول کے "پوور بوائز فنڈ" (P B F) میں -/Rs 5000 پانچ ہزار کا عطیہ جمع کیا ہے۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے بھی اس کے علاوہ -/Rs 5000 پانچ ہزار کا عطیہ دیا گیا ہے۔ اللہ انھیں جزائے خیر سے نوازے نیز دوسروں کو بھی اس کی توفیق عطا کرے۔

مرسلہ۔ ج۔ عابدی۔ ہیڈ ماسٹر

علماء کے اعزاز میں جلسہ

موضع اپرتوڑیل تعلقہ مہاڈ میں مولوی مدثر معصوم خان جو امسال جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن سے عالمیت کے درجہ سے فارغ ہوئے۔ ان کے اعزاز میں نوجوانانِ اپرتوڑیل نے ایک شاندار جلسہ ۲۰ر نومبر کو جامع مسجد اپرتوڑیل میں منعقد کیا جس کی صدارت مولانا محمد عمر صاحب گجراتی نے کی۔ جو جامعہ مذکورہ میں حدیث کے مدرس ہیں۔ جلسے کا آغاز قاری عبداللہ محمد خان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حافظ شکیل صاحب نے حمد باری تعالیٰ اور قاری عثمان صاحب نے لحن داودی میں نعت پیش کی۔ محمد خان دیشمکھ نے اپنے تاثرات میں علم النافع کے فوائد مختصراً پیش کیے۔ بعد ازاں گاؤں کے سندیافتہ حفاظ و علمائے کرام کی خدمت میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ گاؤں اور اطراف و اکناف کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولوی امین صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ بعد دعا و اظہار تشکر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

وارث توڑیلوی۔ رائے گڑھ

علم دوستی کی روشن مثال

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں نویں کلاس کی طالبہ عطوفہ شریف شرگاؤنکر کی والدہ محترمہ منیرہ شریف شرگاؤنکر کی جانب سے نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کے لئے دو عدد سیلنگ فین (چھت کے پنکھے) بطور خاص عطیہ کیے ہیں۔ جس کے لئے اسکول کے طلباء و اسٹاف ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(مرسلہ ج۔ عابدی۔ ہیڈ ماسٹر)

شادی خانہ آبادی

راشد مہسانے والا .. نصرت سیّد

نئی پنویل میں رہائش پذیر

نقشِ کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب احمد مہسانے والا کے فرزند راشد کی شادی نصرت بنت عظیم سید (بریگیڈیر) کے ساتھ انجام پائی۔ اس سلسلے میں استقبالیہ تقریب (ولیمہ) ۳۱ر اکتوبر ۹۹ء کو یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کے گراونڈ پر منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

☆☆☆

ظفر عالم ..... شبانہ خان

نقشِ کوکن کے سرپرست اور دیرینہ بہی خواہ ہافا ہائسٹ پرائیویٹ لمیٹیڈ کے جناب نوراللہ شیخ کے فرزند ظفر عالم کی شادی شبانہ بنت رفیع الدین خان کے ساتھ ۱۰ر اکتوبر ۹۹ء کو جوہو بمبئی میں انجام پائی۔

☆☆☆

ڈاکٹر محمد عرفان . . ڈاکٹر عمیرہ

محسن راول ... سمیرہ مہالدار

نشیمن بلڈرس کے مالک اور کوسہ ممبرا کے معروف علم دوست شخصیت حاجی عبدالسلام راول (جنہوں نے عرصے دراز تک نقشِ کوکن کو اشتہار دے کر تعاون فرمایا) ان کے فرزند ڈاکٹر محمد عرفان کا عقد مسعود جناب فضل ماسٹر کی دختر ڈاکٹر عمیرہ کے ساتھ اور فرزند محسن کا عقد مسعود سمیرہ بنت ڈاکٹر عمر مہالدار کے ساتھ ۱۳ر نومبر ۹۹ء کو مسجد اسحاقیہ نشیمن کالونی کوسہ میں انجام پایا اور ولیمہ کی تقریب ۱۴ر نومبر کو اسلام جمخانہ نزد مرین لائن میں منعقد ہوئی۔

☆☆☆

ندیم مقدم ..... زرینہ ناخواہ

بی پی ٹی جنرل ورکر سابق مزدور رہنما جناب عباس حسین مقدم (مرحوم) کے فرزند ندیم کی شادی زرینہ بنت طاہر عباس ناخدا متوطن نوشتہ ضلع رتناگری کے ساتھ ۱۴ر نومبر ۹۹ء کو ان کے وطن سارنگ میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

☆☆☆

پروین قاضی .. اشفاق مستری

نئی ممبئی میں نقشِ کوکن کے نمائندۂ خصوصی جناب محمود حسن قاضی کی دختر پروین کا عقد مسعود ۲۱ر نومبر ۹۹ء کو مرحوم داؤد عبداللہ مستری کے فرزند اشفاق کے ساتھ ڈاکیارڈ مسجد ممبئی ۱۰۔ میں انجام پایا۔

☆☆☆

فرحانہ قاضی ... رضوان خان

ادارہ کوکن انٹرنیشنل کے سکریٹری اور کوکن میں سماجی حلقے کی معروف شخصیت لائن عبدالکریم اسماعیل قاضی کی دختر فرحانہ کی شادی رضوان ابن مبارک خان کے ساتھ ۱۳ر نومبر کو ممبئی سینٹرل ریلوے انسٹی ٹیوٹ گراونڈ ممبئی۔ ۸ میں انجام پائی۔

☆☆☆

فیروز بھاردے . ثمینہ مقدم

جناب احمد شہاب الدین بھاردے متوطن سارنگ تعلقہ داپولی (جو کئی سالوں سے قطر میں برسرِ ملازم ہیں) ان کے بڑے صاحبزادے جناب فیروز کے ساتھ (جو قطر ایرویز میں ہیں) جناب عبدالصمد نورالدین مقدم کی دختر اور کیپٹن فقیر محمد مستری کی نواسی ثمینہ کی شادی ۷ر نومبر ۹۹ء کو واشی کے مہاتما پھولے ہال میں انجام پائی۔

☆☆☆

اجمل بوتکے . ترنّم بوتکے

سدھار ممبئی سوپارہ کے جوائنٹ سکریٹری جناب اجمل محمود میاں بوتکے (گودریج کمپنی) کی شادی ترنم بنت عصمت بوتکے (معلمہ زلیخا بیگم زکریا انگلش اسکول، سوپارہ) کے ساتھ ۳۱ر اکتوبر ۹۹ء کو سوپارہ میں انجام پائی۔

☆☆☆

قلمکار حضرات متوجہ ہوں!

☆ اپنی تخلیقات اور مراسلات صاف، خوشخط دو سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھئے۔

☆ اپنا پورا نام مع پتہ صاف تحریر کیجئے۔

"کوپن برائے ہماری پسند"

لفظ .... چھ اشعار میں استعمال کیا گیا ہے۔

نام:

پتہ:

"ساری دنیا کہہ رہی ہے تیرا دیوانہ مجھے
کیا قیامت ہے کہ تو نے ہی نہ پہچانا مجھے"

اقبال یمین کو مبارکباد

ہرنی کے نامور تاجر ہرنی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے نائب صدر اور نقش نواز جناب اقبال اللہ رکھا یمین کی دختر ریشماں کی شادی مہاڈ میں فوٹ دیر کے نامور تاجر جناب ہارون ویندانی کے برخوردار جناب محمد انس کے ساتھ مورخہ ۱۶ اکتوبر کو انجام پائی۔ نکاح کے بعد حاضرین کو پرتکلف ظہرانہ (Lunch) دیا گیا۔

مرسلہ۔ عبدالغنی عثمان پادسکر

انا للہِ وانا الیہ راجعون ○

فیاض کوکاٹے روڈ حادثے میں ہلاک

سور (مہاڈ) ضلع رائے گڈھ کے معروف
اعر اور انڈسٹریلسٹ جناب عاصی
وری جنہوں نے کویت سے واپس آنے
کے بعد مہاڈ M I D C میں کارخانہ
روع کیا تھا۔ چند مہینے قبل ممبئی میں دل کا
ندید دورہ پڑنے سے جاں بحق ہوگئے
تھے۔ ان کا جواں عمر بیٹا فیاض کوکاٹے (عمر
۲۷/۲۸ سال) اپنے والد کا شروع کیا ہوا
اروبار دیکھ رہا تھا۔ اکتوبر ۹۹ء کو موٹر
سائیکل پر وہور سے مہاڈ جارہا تھا کہ حادثہ
کا شکار ہوگیا، علاج کے لئے ممبئی کے
سائن ہسپتال میں لایا گیا مگر جانبر نہ ہوسکا۔

☆☆☆

عبدالرزاق سردار کو صدمہ

کونڈیولی۔ تعلقہ کھیڑ ضلع رتنا
گیری کے عبدالرزاق سردار کے بڑے
بھائی ابراہیم محمد صالح سردار (ریٹائرڈ سی
مین) کا مختصر سی علالت کے بعد مورخہ
۴؍ اکتوبر ۹۹ء کو ممبئی میں انتقال ہوگیا۔
ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

☆☆☆

عمر داؤد صاحب ٹھاکور کا انتقال

جماعت المسلمین حجرہ مسجد راجہ پور
کے سابق پیش امام الحاج عمر داؤد صاحب
ٹھاکور طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۳؍
اکتوبر ۱۹۹۹ء متوطن راجہ پور میں رحلت
فرماگئے۔ حجرہ مسجد میں انہوں نے پچیس
سال امامت کی خدمات انجام دیں۔

از۔ **علی میاں عباس کرنیکر**

☆☆☆

محمد صالح بروڈ کو صدمہ

معروف تاجر دکوکن لٹریری سرکل
کے مشیر اعلیٰ محمد صالح بروڈ کے سگے
بڑے بھائی مولانا عبدالستار بروڈ نے ۲۶؍
اکتوبر ۹۹ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم
اپنی رہائش گاہ منصوریہ سے درس قرآن
کے لئے سالمیہ آئے ہوئے تھے۔ درس
دیتے ہوئے انہیں دل کا شدید دورہ پڑا اور
وہیں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ مرحوم پچھلے
تیس سالوں سے وزارۃ اوقاف میں اپنی
خدمات انجام دے رہے تھے۔

از۔ **انور قادری**

☆☆☆

اکبر چولے کو صدمہ

بازار محلّہ ہرنئی کے متولی جناب شیخ علی
چولے اور جناب اکبر چولے (کویت) کے

والد لطیف چ[illegible] نے ۱۲؍ اکتوبر [illegible]
علالت کے بعد ترابے [illegible]
کرگئے۔

از۔ **عبدالغنی عثمان پلوسکر** ہرنئی

☆☆☆

عظیم مہالدار کو صدمہ

بازار محلّہ ہرنئی کے جناب عظیم
مہالدار کے والد جناب زین الدین
مہالدار کا ۱۷؍ اکتوبر کی رات دل کا دورہ
پڑنے سے انتقال ہوگیا۔

از۔ **عبدالغنی عثمان پلوسکر**

☆☆☆

کیپٹن شبیر گونڈی کو صدمہ

بازار محلّہ ہرنئی کے کیپٹن شبیر گونڈی
کے ماموں اور معروف ڈائی میکر جناب
قادر بونڈارے متوطن کیلشی کا طویل
علالت کے بعد ۲۶؍ اکتوبر ۹۹ء کو انتقال
ہوگیا۔

از۔ **عبدالغنی عثمان پلوسکر** ہرنئی

☆☆☆

حمید مہالدار کو صدمہ

بازار محلّہ ہرنئی کے جناب حمید داؤد
مہالدار کی والدہ رشیدہ مہالدار کا طویل
علالت کے بعد ۲۷؍ اکتوبر ۹۹ء کے دن
انتقال ہوگیا تدفین کے وقت ہرنئی اور
مرود کے لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے۔

از ۔ عبد الغنی عثمان ملوسکر برنی

☆☆☆

جناب محمد بشیر فارانی نہیں رہے

مالیگاؤں کی معروف شخصیت اور حبیب ہائی اسکول ڈونگری (ممبئی) کے سابق سپروائزر جناب محمد بشیر فارانی صاحب کا سنیچر ۱۹؍اکتوبر کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ مرحوم عرصۂ دراز تک دی مالیگاؤں سوسائٹی آف ایجوکیشن (ممبئی) کے اعزازی سیکریٹری رہے اور مالیگاؤں کی مختلف سماجی اور تعلیمی انجمنوں سے وابستہ رہے۔

از ۔ محمد صادق کلیان

☆☆☆

ابراہیم احمد تاج نہیں رہے

مہاڈ پولادپور تعلقہ مسلم امن کمیٹی کے فاؤنڈر نائب صدر، انڈین نیشنل کانگریس پارٹی کے فعال رکن اور مسلم تاج کے بہترین ورکر و ہمدرد، مہاڈ شہر کے ذرائع فشن کے معروف بیوپاری جناب ابراہیم احمد تاج ۶۶؍سال کی عمر میں مورخہ ۶؍نومبر ۹۹ء کو یکایک حرکت قلب بند ہو جانے سے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

☆☆☆

عبدالرشید احسانے کو صدمہ

مہاڈ، پولادپور، اور مانگاؤں تعلقہ (ضلع رائے گڑھ) کی معروف شخصیت، سماجی خدمتگار اور کنٹریکٹر جناب عبدالرشید احسانے کی خوشدامن کا ۱۰؍نومبر ۹۹ء کو ان کے وطن ٹول بزرگ ضلع رائے گڑھ میں انتقال ہو گیا۔

☆☆☆

ریحانہ اندرے کو صدمہ

کوکن بینک اور رائے گڑھ بینک کی ڈائرکٹر محترمہ ریحانہ اندرے کے والد جناب حاجی احمد صاحب چوگلے متوطن گوولکوٹ، تعلقہ چپلون ضلع رتناگیری، ۲؍اگست ۹۹ء کو ممبئی میں بعمر ۸۸ سال اس دارِ فانی سے رحلت فرماگئے۔ مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد تھے اور نقش کوکن کے ہر سماجی و علمی کام میں معاون و مددگار رہا کرتے تھے۔

☆ ہمیں افسوس ہے کہ یہ خبر انتہائی تاخیر سے موصول ہوئی۔ محترمہ اندرے صاحبہ تو خیر انتہائی مصروف رہتی ہیں مگر ان کے عزیز و اقارب میں کیا کوئی بھی نقش کوکن سے واقف نہیں تھا کہ ہمیں بھی اس غم میں شریک کرلیتا؟

ڈاکٹر شیخ طاہر کا انتقال

حبیب اور نور ہاسپٹل میں خدمات انجام دینے والے مشہور ماہر امراضِ اطفال ڈاکٹر شیخ طاہر یکجا جی ۹؍نومبر ۹۹ء کو انتقال ہو گیا۔

☆☆☆

احمد قاضی کا انتقال

ڈاکٹر عبدالکریم نائک صاحب کے بھتیجے جناب اشرف، خلیل، نثار و صدیق نائک صاحبان کے ماموں جناب احمد قاضی متوطن شرگاؤں رتناگیری حلقے کے معروف میلاد خواں تھے ۱۴؍نومبر ۹۹ء بروز اتوار کو داعی اجل لبیک کہہ گئے۔

☆☆☆

رقیہ جولے صاحبہ کا انتقال

حجانی رقیہ ابراہیم جولے (.... کا نام معلوم نہیں) کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ میں سکونت پذیر تھیں ۲۲؍ا... ۹۹ء کو انتقال کر گئیں۔ مرحومہ بہت ... تک کینسر جیسے مہلک مرض کا شکار ... چھ ماہ قبل ان کے شوہر حاجی ا... صاحب کا بھی انتقال ہوا تھا۔

☆☆☆

حسن میاں حلفے کا انتقال

جناب حسن میاں علی صاحب حلفے ، بارایٹ لاء متوطن الاٹون ؟ تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگیری، جو برسوں سے کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں سکونت پذیر تھے اور عرصہ دراز سے بیمار بھی تھے، ۲۷ر اکتوبر ۹۹ء رحلت فرماگئے۔

از۔ **یوسف احمد سلوے**

☆☆☆

خلیل قاضی کو صدمہ

محلہ کونڈ، داپولی ، ضلع رتناگیری کے خلیل قاضی کے چھوٹے بھائی جناب ابراہیم عبدالغفور قاضی جو ایس ٹی میں ڈرائیور تھے۔ ۱۲ر نومبر ۹۹ء کو عمر ۴۰ سال انتقال کرگئے۔

☆☆☆

محمد علی شیخ کو صدمہ

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے سول انجینیر جناب محمد علی شیخ کے بھائی اور ڈاکٹر عبدالکریم نائک صاحب کے خالہ زاد بھائی مراد علی شیخ کی اہلیہ یاسمین کا ۳۱ر اکتوبر ۹۹ء کو باندرہ ممبئی میں انتقال ہوگیا۔

☆☆☆

سارنگ برادران کو صدمہ

ہرنئی بازار محلہ کے سابق صدر اور ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے خازن جناب ابراہیم داؤد سارنگ اور اڑکھل انجرلہ کے سوشل ورکر جناب عثمان سارنگ کی والدہ حمیدہ بی کا ضعیف العمری میں ۲۵ر اکتوبر ۹۹ء کی شب انتقال ہوگیا۔ مرحومہ محلہ میں خواتین کی سوسائٹی کی صدر تھیں۔ جلوس جنازہ میں ہرنئی، پاج، انجرلہ اور آڑہ سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

از۔ **عبدالغنی عثمان پلوسکر**

☆☆☆

قدیر خان ٹیلر کا انتقال

نواب ایاز مسجد (بھنڈی بازار) کے مقابل کرتا پاجامہ کے ماسٹر ٹیلر داؤد خان اینڈ سنس کے مالک جناب قدیر خان صاحب کا ۱۴ر نومبر ۹۹ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ تھے اور ہر سال عید نمبر کے لیے اپنے اشتہار کے ذریعے نقش کوکن کی مدد فرمایا کرتے تھے۔

☆☆☆

انور سونالکر کو صدمہ

مدھار کمیٹی سوپارہ ضلع تھانہ کے فعال رکن جناب انور سلیمان سونالکر کی والدہ ہاجرہ صاحبہ کا ۵ر نومبر ۹۹ء کو سوپارہ میں انتقال ہوگیا۔

ساکر سوپاروی

☆☆☆

پرویز ملا کو صدمہ

پرویز محمد آمین ملا صدر تھانہ ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی زون (اور شاہنواز و جاوید ملا) کے بہنوئی (پاپا) نسیم بھابھے کا ۲۹ر اکتوبر ۹۹ء کو بعمر ۴۰ سال مہاپولی ضلع تھانہ میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کئی مہینوں سے کوما میں تھے۔

ساکر سوپاروی

☆☆☆

رخسانہ سعید خان کا انتقال

سرسید ادبی سکم سوپارہ کے رکن جناب سعید احمد خاں (انگلش ٹیچر) کی بیگم رخسانہ صاحبہ کا ۷ر نومبر ۹۹ء کو سوپارہ میں انتقال ہوگیا۔

ساکر سوپاروی

☆☆☆

محمد علی فقیہ کو صدمہ

جناب محمد علی فقیہ، متوطن بھیونڈی کی اہلیہ راحت بی کا ۱۷ر نومبر ۹۹ء کو بعمر ۵۰ سال اندھیری ممبئی میں انتقال ہوگیا۔

إنا لله وإنا إليه راجعون

بقیہ وفیات ص ۵۶ پر

Naqshe Kokan

Urdu/English Monthly

SUBSCRIPTION FORM

43-A Nava Nagar M D Naik Road Near Dockyard Rly Stn Mumbai - 400 010 INDIA

(Kindly fill in the form in CAPITAL LETTERS)

UBSCRIPTION	ANNUAL FOREIGN	ANNUAL INDIA
SPONSOR	Rs 4000	Rs 2000
BENEFACTOR	Rs 2000	Rs 1000
SUPPORTER	Rs 1000	Rs 500
NORMAL	Rs 500	Rs 125

Sponsor and Benefactor types of Subscribers and Advertisers enable Nqshe Kokan to recover losses and to improve its standard

Give Naqshe Kokan as A SPECIAL GIFT and delight someone ! The Gift subscription envelope will carry the sender's name label (i e A Special Gift from ________________)

SPECIAL REQUEST Please become a subscriber for more than one year so as to ease the administrative burden for both of us

), Dated ____________

ie Manager,

ease enrol me as a Subscriber of Naqshe Kokan I am enclosing Rs ____________ Cash / Money Order/Postal Order/Crossed Cheque/Draft No ________________ in e name of Naqshe Kokan for __________ year/s

ame ______________________________ Tel No __________

ostal Address ______________________________

ncode __________ Country __________ e-mail __________ Fax __________

nrolled by (Name & Address) ______________________________

OTE Subscriber's Name and Address *must* be on the blank portion of the Money Order form otherwise it becomes difficult to mail your magazine,

Life Membership has been terminated

If you are kindly helping us, please make more copies of this form

In the Name of Allah Most Gracious, Most Merciful

REHMANI FOUNDATION

PUBLIC TRUST (Regn No E-7291 Bom)
13 A Nava Nagar M D Naik Rd Next to Dockyard Rly Stn Mazagaon
Mumbai - 400 010 India • Tel 3742232 3710656 3758074 3776601

Date November 1999

Ramadaan Zakaat Lillah, Donation Appeal

Assalamu Alaikum wa Rahmatullahi wa Barkatuhu

ALHAMDU-LILLAH For more than 20 years Rehmani Foundation has been serving humanity at large by uplifting the downtrodden Educationally Economically and Socially

We assist destitute ladies and needy students in academic technological and vocational fields We also conduct childcare centres (Baalwadis) family and mental health counselling and computer awareness programmes and maintain a girls orphanage and a primary school at Sayed Nagar in Pune Maharashtra state catering for the needs of poor Muslims

We collaborate with non-governmental organisations, hospitals, welfare and educational institutions to provide care for the needy We also organise Free Medical Camps for the poor regularly

Over the years Zakaat Lillah Donation funds managed by Rehmani Foundation have exceeded millions of Rupees thanks again to Almighty Allah s grace and the many generous donors like your goodself (We would be delighted to pass on to you the audited report of our Public Trust on request)

We undertake distribution of charity and act as *Aamil* in terms of Surah 9 Verse 60 including to relatives and the needy in outlaying areas

We pray that Almighty Allah grant you and your family the will to help less-fortunate people We sincerely believe that handouts are not an effective means of assistance and, instead promote self-sufficiency and thereby retain the human dignity of the needy

With Best Wishes on the auspicious occasion of Ramadaan and Eid

DR ABDUL-KARIM MOHAMMED NAIK
MBBS FCGP(Bom) FIPS MWFMH(USA) Ph D(Toronto)
Managing Trustee

ISMAIL NOORMOHAMMED PATNI
B Com(Hons) LLB Inter ICWAI
Executive Trustee

"The parable of those who spend their substance in the way of Allah, is that of a grain of corn it grows seven ears and each ear has a hundred grains Allah gives manifold increase to whom He pleases" (HOLY QURAN 2 261)

Under section 80G the Income Tax Act 1961 Your Contribution will be exempted from Income Tax in India
(No DIT(E)BC/BOG/CII-668-R/INS 22076/1702/96-97 valid upto 31-03-2002)

Please accept my contribution to be used for the following causes -

Name ______________________ Zakaat Rs ____________

Address ______________________ Lillah Rs ____________

______________________ Donation Rs ____________

Telephone ____________ Fax ____________ Total Rs ____________

Kindly send your crossed Cheques/M O /D D in favour of 'REHMANI FOUNDATION'

PS Mumbai and its suburban residents may telephone our co-ordiator to collect their charity

[illegible] Prophet Musa had invented the law of Zakat for his own gain. He even bribed people to oppose Prophet Musa, and to spread wicked rumours about him. Allah warned Prophet Musa of Qarun's plot. The prophet pleaded to Allah to punish Qarun for his stinginess and for defying Allah's law. Allah's anger fell on Qarun. The earth opened up and swallowed him, his mansion and all his wealth, as if he had never existed. This incident was a warning to Musa's people. The Qur'an states that the very people who had envied and praised Qarun began to say "It is indeed Allah Who enlarges or limits the provisions of any of His servants as He pleases. Had Allah not been gracious to us, He would have caused the earth to swallow us up. Those who reject Allah will not prosper. The abode of the Hereafter (Paradise) shall be reserved for those who do not seek glory on this earth or make mischief.(Qur'an 28 76-83)

Foundation ceremony

Foundation ceremony for the Daar-ul-Rehmat Trust's Degree college of Arts, Science and Commerce was held on November 13, 1999 at 3 30 pm at Kausa, Mumbra, Dist Thane. Mr Abdus Salam Rawal is the chairman of the trust.

MAAS function

Muslim Association for the Advancement of Science (MAAS) has held young Muslim scientist award and best paper award ceremony on November 7 at Hotel Aurora Towers, Pune. The chief guest of the function was Dr R.A Mashelkar, director general CSIR. The main speakers were Dr G B Pant, Director, IITM and Prof M R. Gajendragad, former vice-chancellor. Prof M.A Roquib, President MAAS presided over the function.

Dr. Zakir Naik on lecture tour to Gulf

Dr. Zakir Naik, President of Islamic Research Foundation is on a lecture tour to Bahrain, Saudi Arabia and UAE. He left on November 15. He will be delivering lectures on different topics at various places. There has been lots of happening at IRF and due to lack of space it is difficult to publish it in NK. Those who are interested can contact IRF on 3736875 & e-mail islam@irf.net.

Weddings :

Nadeem Sualeh, senior staff member of *NAQSHE KOKAN* got married to **Rukhsana** at a glittering ceremony held in Mumbai on October 31.

Rashid s/o Ahmed Mohammed Mehasanewala, patron of *NAQSHE KOKAN* got married to **Nuserat** on October 31, at Panvel

Tarique grandson of Maulana Mukhtar Ahmed Nadvi got married to **Shagufta** on November 8, at Bandra, Mumbai

Swaleha niece of Adv Rafique Shaikh got married to **Abdul Hamid** on November 12, at Pune

Dr. Mohd. Irfan & Mohsin sons of Mr Abdus Salam Rawal got married to **Dr. Umaira** d/o Mr Fazal & Neelam Master & **Sumaira** d/o Dr Omer Mahaldar respectively on November 13, at Kausa, Thane

Farhana d/o Mr Abdul Karim Kazi got married to **Rizwan** s/o Mubarak Khan on November 13, at Mumbai

Dr. Saba d/o Mr Abdulrehman Mohammed & Dr Zohra Modak got married to **Dr. Asadullah Junaid** on November 13, at Mumbai

Shaikh Ahmed Ali s/o Adv Yusuf Harnaker & nephew of Dr Arif Jaffer got married to **Nasreen** on November 13, at Mumbai

Mubeena d/o R D Shariff got married to **Abdullah Saji** on November 21 at Mumbai

Obituaries :

Mr. Ismail Suleman Haji (Kaka) brother of late A Latif S Haji (Badshah) passed away peacefully on November 19 in Mumbai

Mrs. Rashida Kazi's bhabi passed away recently Bhiwandi

Mrs **Ibrahim Seria** passed away on October 27 in Cape Town.

Patron of *NAQSHE KOKAN* and a great social worker of Kokan based in Cape Town, South Africa **Mr. Hasan Khalfe** passed away on October 25 in Cape Town at the age of 74.

Hamidullah Nadvi, retired professor of Arabi and Islamiyat of Bombay University, later research director at Anjuman-I-Islam, passed away in Mumbai on October 19

Mr. Ahmed Chogule, father of Mrs Rehana Undre passed away in Bombay on August 2 at the age of 84

Please send your comments, articles, news & information on e-mail : [illegible]

Editor-in-Chief : Dr. Abdul Karim Naik, Editor : Capt. F.M. Mistry, Associate Editor : Ajaz Malik

Islam first religion in Siberia

The Mufti of Siberia, Sheikh Taher Abdulrahman confirmed that Islam was the first divine religion even own in the area where Muslim Daawa activists coming om Bukhara and Samarkand went to spread the call to lam Siberia is the world's first ice desert, covering ore than 12,500,000 square kilometers It is part of e Russian Federation

The cheque's in the mail!

You sure have heard of a lot of free Web-based e-mail services-you probably even use a couple of them But ever heard of a free e-mail service at promises to pay you money for checking your mail?

hequemail com an Internet start-up company, founded four young Indian entrepreneurs promises to pay you oney for checking your mail! And all that the company asking from you in return is to "visit the site and check r cheque) your mail regularly- at least 30 times in a onth " The company says it is ready to share 30 per-nt of its advertisement revenues with its subscribers owever, remember that the money the company gives is t proportional to the number of times you use the ser-ce or the amount of mails that you send and receive he revenue is evenly distributed among regular users the e-mail service,' says Kamdar There is just one tch here "You will receive your cheque every three onths, the moment you cross a minimum earning of Rs ' he says

Shave trims his wealth

A Lebanese worker asked for a shave, but ended up with his wealth severely trimmed Sami Sure, a construction worker in the port city of Tyre who makes about 20,000 Lebanese pounds ($13) a day, did not have 1,000 pounds to pay for a shave so he offered he barber half a lottery ticket, *An-nahar* newspaper said on Wednesday The ticket won a prize of 200 million pounds, giving barber Abu Fares Taflain 100 million Lebanese pounds ($66,335) for the shave

Motherhood boosts memory

Every mother knows the downside of pregnancy-weight gain tiredness and morning sickness But scientists have said that giving birth improves arning ability and memory – in rats at least Hormones leased during pregnancy and after birth cause long-lasting changes in the brains of female rats that increase their ility to remember and learn new tasks Researchers believe the study could have implications for humans. But the neuroscientist added that if there were any behavioural changes in women after giving birth, they would probably be limited to behaviour directed towards the child. The changes may improve the mother's ability to do several things at the same time to care for her off-spring

Achievements :

Dr. Suhail A.R. Undre

Dr Suhail A R Undre is the eldest son of eminent surgeon Dr A R Undre After completing his post-graduation from Seth G S Medical college Mumbai he worked in R N Cooper Hospital gaining valuable experience under Dr V N Vahia Dr Suhail has now began practising as a Consultant Psychiatrist and is currently working as a junior to the noted Psychiatrist Dr A K M Naik Dr Suhail is well-versed in counselling and behaviour therapies He specialises in counselling in matters related to marital discord, families and problems related to studies and career He is the co-author of several papers and has conducted workshops on emotions & understanding at colleges

Dr. Abdul Basheer Khan

Dr Abdul Basheer Khan has successfully done his M D in Pediatrician and started practising in Arpan nursing home Kurla

Selected Stories from The Qur'an

Qarun, the wealthy

Qarun was a member of Prophet Musa's family He was very rich and lived in a magnificent mansion He wore only the most expensive clothes Numerous slaves waited on him and he indulged in every known luxury His enormous wealth made him arrogant Qarun treated the poor with contempt and told them that their poor condition was due to their lack of intelligence He believed that what he owned was due to his own cleverness and business ability Prophet Musa reminded Qarun to pay Zakaat on his wealth – that portion which was a rightful due to the poor, as charity It is a compulsory command of Allah on all believers Qarun was annoyed at this advice and told Prophet Musa that his being wealthy was proof that he was favoured by Allah who approved his life-style and increased his wealth daily Prophet Musa argued with him and warned him of the result of his wicked thoughts However, when Qarun calculated the Zakaat due on his wealth, he was shocked at the large amount he had to part with He not only refused to give Zakaat, but spread

Commemorative stamps

The department of posts has issued a set of commemorative stamps on two masters of classical music of the modern era – Ustad Allauddin Khan of the Hindustani school and Musiri Subramania Iyer from the Carnatic School The stamps are of the denominations of Rs 3 each The first day cover along with the information sheets are available at all philatelic bureaus and at selected post offices

New vocational course

The Railway Recruitment Board has introduced a two-year job linked vocational course called the railway commercial course, on completion of which candidates will be appointed as commercial clerks or ticket collectors with Indian Railways Candidates below the age of 18 and studying in standard X are eligible to apply for the course which is available at all the eight railway zones in the country Details are available at MIGS Jubilee Post Box 637 Hyderabad 500002

More Muslims elected in 13th general elections

The Muslim representation in the 542 member Lok Sabha went up from 29 to 31 in the 13th General Elections in the country, the three state assemblies of Andhra Pradesh Karnataka and Maharashtra also registered modesty increase in the number of Muslim MLAs The most notable increase has come from Maharashtra where 13 Muslims have been elected to the state assembly touching the highest number on par with the seventh assembly in 1980

Most illiterates in India

One out of every two Indians is an illiterate, constituting the largest percentage for any country About 40 per cent of men and 60 per cent of women above 15 years' of age are illiterate, posing a serious threat to the socio-economic development of the country, according to a Federation of Indian Chambers of Commerce and Industry report At least 40 per cent of the population does not meet the minimum calorific value levels needed for sustaining life The figure could be higher at 50 to 60 per cent, if poverty was defined in less conservative terms, as being without access to and control over basic productive resources needed for a dignified life the report adds

Naqshe Kokan wishes to all its' esteemed readers Ramadhan Mubarak.

Free education for girls in Maharashtra ITIs

The Maharashtra govt today decided to provide free education to girl students in the Industrial Training Institutes (ITIs) in the State with effect from the current academic year Altogether 18,583 girls in 312 ITIs would be beneficiaries of the decision

Food festival

Students of the Anjuman-I-Islam s A K Hafizka Institute of hotel management and catering technology hosted a food festival entitled India destination Millennium recently The theme was chosen in order to promote India as a tourist destination for the millennium The students also invited 30 senior citizens to the festival, keeping in mind that 1999 has been declared year of the senior citizens

Kasparov beats millions at chess on web

The world chess champion Garry Kasparov has beaten a global team of more than three million players in a four-month chess game on the Internet Kasparov, 36, made the opening move in June at a ceremony in New York on a Microsoft website People from 75 countries suggested moves to a players' panel in an effort to outsmart the champion Kasparov said in a website statement, when it became clear that he was heading for victory "I thank the world for a great fight At move 10, I congratulated the world on a great opening novelty and I would like to add that it was a phenomenal middle game, a crazy human endgame " The game lasted longer than many expected and ended on the 62nd move which put Kasparov in a superior position More than half the internet players then voted to resign

Avoid Nafil Haj, Umrah

Eminent Islamic scholar, Sheikh Dr Yusuf Al-Qaradhawi has asked Muslims to avoid Nafil Haj or Umrah and to divert these funds to support the poor He said this was more rewarding He said Muslims across the globe are facing acute hunger, yet you see millions of Muslims offering voluntary Umrah every Ramadhan and during other months, while many others repeat the Haj scores of times He added that billions of dollars were being spent on such voluntary worship "Yet we cannot collect enough funds for humanitarian organisations like the Islamic Charitable Foundation in Kuwait, for which we have not been able to collect even a fraction of the US$ one billion that is needed "

When My servants ask thee concerning Me, I am indeed close (to them) : I listen to the prayer of every suppliant when he calleth on Me : let them also, with a will, listen to My Call, and believe in Me : That they may walk in the right way. (Al Quran 2:186)

Ramadhan : A Month of Purification

The time of year has come when we find great increase in good works and we ask that we all increase in our *Femaan* and righteousness during this blessed month However we also find that for many Ramadhan is the only period of time when they make an attempt to pray regularly or read the Qur'aan or go to the masjid There are some who are never seen by the praying Muslims in any other time of the year and who show up only at festive occasions We do not aim to deride those who exhibit a profound lack of understanding of the purpose of fasting and prayer but we would like to offer some "food-for-thought" and perhaps suggest what each of us can do during this blessed and generous month

Does it really seem logical to you that one who is fasting continues nevertheless to slander and backbite or carry tales? Does it make sense that one observing restraint from eating during the day for an entire month because it is legislated by the Almighty continues to lie, cheat, verbally abuse or disobey the remaining commands of Allah? What is the true motivation of fasting for such a one? Is it to lose weight or not stand out among the other fasters? Is it merely to enable themselves to make the claim that they in fact made it through the month? Is Ramadhan the month of sleeping all day and wasting free time on hours of videos, and other forms of entertainment? Should a man spend his time longing lustfully for his wife (or worse at females who are haraam for him) whether it be in real life or looking at a photo or a film? Does the person who neither prays nor gives in charity nor pays zakaat when obliged to and who openly displays poor character and almost never thinks of religion nor are they interested in finding out how to go about things in the proper manner suddenly believe that to do the same things while fasting will make any real difference? How many slips of the tongue have we made and how many other sins have we committed since last Ramadhan? Let's make this Ramadhan a time of serious recommitment to doing that which is pleasing to our Creator Let's do our utmost to be freed from the Fire that may be awaiting us for all our misdeeds and neglect We are not promised to live another day Let's avoid during this month "trash-talking", gossip and backbiting and instead busy ourselves with listening to the Qur'an and reading it No sultry singer or rap artist will free us from Hell Indeed they may be leading us headlong into it!

Take the time to stand in prayer If you have been neglectful of the salaat then at least make an extra effort to pray the obligatory prayers on time Perhaps you will be blessed to gain the spirit and determination to join the other believers for the *Taraweeh* on a regular basis even to the point where you would hate to miss it! Be kind to your parents and treat them well and with the utmost respect especially if you have done anything to offend or harm your relationship with them Don't retaliate against those who act ignorantly with more ignorance just say ' I'm fasting
Try to give to those in need if you have been "tight-fisted" and love money and if you already give then be more generous Don't overeat when you break your fast or attack the table as though you will never have any chance to eat again! Instead be thankful to Allah for whatever bounty He has bestowed upon you and remember the masses of people especially Muslims who are actually starving, or who are facing other forms of deprivations and whose lives are considered cheap by merciless enemies who shamelessly slaughter innocent men women, and babies We must be determined not to be like those who come into Islam during Ramadhan only to practically go out of it as soon as the month is over We want to come out of Ramadhan *more* committed with renewed faith and a rejuvenated spirit ready to devote ourselves as we should for the remainder of the year May Allah bless us all during Ramadhan, Ameen

Morba Hospital of Kokan

Morba hospital was established long back by the Morba Committee of South Africa with a view to benefit the people of Kokan The hospital was fully equipped Due to some reasons the hospital stopped functioning Recently, the Chairman Mr Idris Rohekar, Dr Usman Barey and other people visited it and held discussions and came to the conclusion that they want to find out the ways and means to start the sick unit Voluntary help is also sought from professional doctors and consultants Those interested can contact Morba Committee, South Africa or Dr A K M Naik, Mumbai Tel 3770102/3755572

PRINTER PUBLISHER & EDITOR DR A M NAIK PRINTED AT APURVA PRINTERS BYCULLA BOMBAY DTP BY SUALEH COMPUTERS TEL 373 32 74 / 378 20 28 AND PUBLISHED BY 43 A NAVA NAGAR NEAR DOCKYARD ROAD RLY STATION MAZAGAON BOMBAY 400010 FOR NAQSHE KOKAN PUBLICATION TRUST R NO E 3006